هو الله الذی لا اله الا هو عالم الغیب والشهادة

الحمد لله والمنه که درین ایام میمنت التیام بشارت آغاز فرحت انجام [illegible] انصرام

مسرت اختتام محتوی حالات دار الاسلام معروف به دو [illegible]

اسم تاریخی آغاز طبع

تواریخ محمد آباد

۱۳۱۷ھ

حدیقه راجستان ٹونک

۱۳۱۸ھ

اسم تاریخی اختتام طبع

من تصنیف کشاف دقائق حالات سلف واقف رموز کوائف خلف ناظم و ناثر شاعر ماهر منشی و مولوی حکیم

سید محمد اصغر علی صاحب ابرو خلف اصغر زبدة الفضلا قدوة الحکما جناب مولانا حکیم سید محمد انور علی صاحب مغفور استاد و مصاحب خاص حضرت نواب [illegible]

در مطبع ستارهٔ هند واقع آگره زیور طبع پوشید

ناصبِ اعلامِ نامداری رافعِ رایاتِ شہریاری غرۂ ناصیۂ والاشکوہے قرۂ باصرۂ حق پژوہے فروغ دیدۂ فرمانروا سے چراغ افروز دودۂ کشورکشائے مصباحِ محفلِ اقبال شمسِ فلکِ اجلال واسطۃ العقد والاقربت مقدمۃ الجیش علو منزلت صاعدِ مصاعدِ شہامت وایالت عارجِ معارجِ شجاعت وبسالت موجبِ امن وامان کافۂ انام باعث درستی امورِ خاص وعام نگینۂ فصِّ خاتم والا جاہے نفسِ مصحفِ خلائق پناہی فاتحہ کتابِ کرم موردِ الطافِ قدم قیصر قلمرو قدردانی مخمرِ دودمانِ خانی آصفِ ثانی عادل باذل دریادل آسان کنندۂ کارہائے مشکل مشیدِ ارکانِ شرع واسلام مقننِ قوانینِ سنتِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام جناب مستطاب معلی القاب حضرت امین الدولہ وزیر الملک حافظِ قرآن نواب محمد ابراھیم علیخان بہادر صولت جنگ جی سی آئی اسی - ادام اللہ اقبالہ واجلالہ خلف الصدق حضرت یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ ابن حضرت وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ ابن حضرت امیر الدولہ امیر الملک نواب محمد امیر خان بہادر شمشیر جنگ آسودۂ جنت الفردوس والئے ریاست فیض بشارت دار الاسلام محمد آباد عرف ٹونک حرسہا اللہ عن اکدار الدھور وفساد الازمنۃ والشرور ہ

داور اسال تو ہمایون باد — عالم از بخشش تو ممنون باد

کمترین چاکرِ تو اسکندر — حاجبِ درگہت فلاطون باد

پایۂ مخفرِ تو برسرِ کیوان — بخششت از شمار افزون باد

ہر لباسیکہ در دکانِ عطاست — ہمہ بر قامت تو موزون باد

آستانت سوادِ مسکنِ جم — دل اعدا از رشک پرخون باد

چاکرِ درگہت کی و کسرے — تابع حکمِ ربع مسکون باد

روئے حسنِ عروس مقصدِ تو — از فروغِ نشاط گلگون باد

شاہدِ عدل بر تو مفتون است — لیلئے عقل نیز مجنون باد

سہمِ رشکِ نعیمِ حشمتِ تو — دشنۂ قالبِ فریدون باد

رشتۂ لبسِ فخرِ شوکتِ تو — درۃ التاجِ فرقِ گردون باد

ہر متاعیکہ در دیارِ غناست — جملہ با بخششِ تو مقرون باد

بہرِ اعدائے تو بہ سقم حسد | زہر والماس بودہ معجون باد

بہرِ قوت اگر خورد معجون | در حقِ دشمنِ تو افیون باد

در تمنائے حسنِ اقبالت | لیلائے انتقاع مجنون باد

ہر کمالے کہ در جہان پیداست | در عدد ہائے تو صورتِ خون باد

ہر زوالے کہ ہست در طالع | با عدوئے تو زود مقرون باد

عید در حق او شود شبِ غم | روزِ نور و ز ہم شبِ خون باد

اے سخایت ز حدِ امکان دور | بل ز وہم و خیال بیرون باد

صیدِ جانِ حسودِ بد طینت | طعمہ شاہبازِ طاعون باد

داغِ مہرِ تو ہر کہ بردارد | سینہ آتش رشکِ داغ گردون باد

جانِ بد گو کہ ہست مجرمِ تو | از دیارِ حباست بیرون باد

زالِ دنیا کنیزِ کمترِ تو | دولت دین بسان خاتون باد

عیش واحباب تو چو معنے و لفظ | رنج و اعدا چو شعر و مضمون باد

بکلاہِ تو جائے لعل و دُر | مہر و مہ زہرہ ہر سہ موزون باد

دست بردار آبرو بہ نیاز | از دعایت قبول ممنون باد

کاے براہیم خانِ والاشان | حافظ تو خدائے بیچون باد

نسب نامہ

امین الدولہ وزیر الملک نواب محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر صولت جنگ ۔ جی سی آئی ۔ ای ۔ ابن یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان صاحب بہادر صولت جنگ ۔ ابن وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ ۔ خلف الصدق امیر الدولہ امیر الملک نواب محمد امیر خان بہادر شمشیر جنگ ۔ ابنِ محمد حیات خان ابنِ طالع خان ابن کالیخان ابن بابو خان ابن موسیٰ خان ابنِ شید علیخان ابن فتح خان ابن غانمخان ابن الہداد خان ابن یوسف خان ابن کرسی خان ابن ملہی خان ابن سالارزی کہ جدِ قبیلہ

سالارزئی ست ابن الیاس ابن یوسف زئی ست ابن شیخا ابن کند ابن خیر الدین عرف خرشبون ابن ابراھیم المعروف بہ سٹربن ابن قیس عبد الرشید الملقب بہ پٹھان ابن عیص ابن سلول ابن عتبہ ابن نعیم ابن مرہ ابن جندر ابن سکندر ابن زمان ابن یمین ابن بہلول ابن سلیم ابن صلاح ابن قارود ابن اشم ابن بہلول ابن کرم ابن عمال ابن حدیقہ ابن میال ابن قیس ابن عیلم ابن شمویل ابن ہارون ابن قمرود ابن ابی ابن صلب ابن طلل ابن نوی ابن عالمی ابن تارخ ابن ارزندہ ابن مندول ابن سلیم ابن افعد ابن ارمیا ابن شاؤل الملقب بطالوت ابن قیس ابن اسال ابن صوار ابن محبوب ابن افح ابن باریش ابن بنیامین ابن یعقوب علیہ السلام ابن اسحق علیہ السلام ابن حضرت ابراہیم علیہ السلام ابن تارخ المعروف بہ آذر ابن ناحور ابن سروغ ابن رعو ابن فالغ ابن ہود علیہ السلام ابن شالخ ابن ارفخشد ابن سام ابن نوح علیہ السلام ابن لمک ابن متوشلخ ابن ادریس علیہ السلام ابن یرد ابن مہلائیل ابن قینان ابن انوش ابن شیث علیہ السلام ابن حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام۔

اوّل خاکسار نے اس منتخب التواریخ کو زبان فارسی بعبارت سلیس خاطر انیس لکھا تھا چونکہ فی زماننا زبان اُردو اکثر رائج ہے اور زبان فارسی کمتر شایع ہے بنابر علیہ حسب الایماے جناب والا خطاب ظل ہما نصفت وعدالت سحاب مدار فتوت و مروت عنوان صحیفہ سروری فہرست جریدہ والا گہری منہل مکارم اکرام سرچشمہ مراحم خاص و عام مسند نشین سرفرازی زیب وسادہ ممتازی مروج آئین دین وملت محیط البسیط عز و مرتبت فرازندہ چتر والاجاہی فروزندہ مصباح فیروز بختی حضرت افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نایب الریاست و ایس پریزیڈنٹ محکمہ عالیہ کونسل دام دولتہ و حشمتہ۔ خلف الصدق حضرت وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ ابن حضرت امیر الدولہ امیر الملک نواب محمد امیر خان بہادر شمشیر جنگ مرحوم مغفور ؏

تا ہست جہان بقاے تو باد — عالم ہمہ در دعاے تو باد
دایم سرکشان آفاق — افتادہ بزیر پاے تو باد
گیتی و بود ھر آنچہ در دے — مخصوص ہمہ براے تو باد
چیزے کہ رسد بخاطر تو — ہر لحظہ بمدعاے تو باد
تا نغمہ سرا است بلبل کلک — خوش در چمن ثناے تو باد

پیوستہ بچشم اہل بینش | چون مردم دیدہ جاے تو باد

اے باعث حفظ آبرویم | حافظ ہمہ جا خداے تو باد

بمصداق الامر فوق الادب - اِس تاریخ کو خاص زبان اردو مین لقیدِ تحریر لایا - اور قبل اختتام کتاب ہذا پیشگاہ حضور ذالاجناب وزیر اعظم معلےٰ سے خاکسار کو پروانجات خوشنودی مزاج وہاج خودبدولت براہ مزید قدردانی وقدرافزائی عطا ہوئے چنانچہ نقل ہر دو پروانہ نوک ریز خامہ ضراعت ختامہ ہے -

نقل پروانہ باجلاس حضرت امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ جی سی آئی ای - دام اقبالہ

سیادت مآب شرافت انتساب سید محمد اصغر علی بعافیت باشند - بعد سلام مسنون واضح باد - پیشگاہ حضور سے جو طلبی تمہاری ہوکر ماموری بدفتر دارالانشا عمل مین آئی ہے بنا برین قلمی ہے کہ بحسب خواہش مابدولت واقبال کارہاے متعلقہ خود کو بحزم وہوشیاری جس طرح کہ خیراندیشان براہ دلسوزی انجام کو پہونچاتے ہین بمصدۂ شہود لاؤ اور جس خیال سے کہ مابدولت نے تمکو اس دفتر خاص مین مامور کیا ہے براہ عقیدت اندیشی اس طرح سرانجام کو پہونچاؤ کہ مورد تحسین وآفرین ہو در باب ترقی تنخواہ تمہاری کے حضور کو کامل خیال ہے الحال جو مشاہرہ تمہارا کہ جائداد پدری سے ہے اوسکو بصیغۂ امیدداری تصور کرکے ہرگونہ سرور افزاے خاطر رہین کہ عنقریب مشاہرہ انجام دہی خدمات مفوضہ تمکو حاصل ہوگا فقط مرقوم یکم ماہ جون ۱۸۸۵ء مطابق ہفتدہم ماہ شعبان ۱۳۰۲ ہجری - حسب الحکم حضور انور دام اقبالہ مشافہتہً بقلم محمد ممتاز الدین نائب منشی خاص -

نقل پروانہ باجلاس حضرت وزیر اعظم - نائب الریاست بہادر دام دولتہ از دفتر دارالانشاے حضوری

سیادت مآب شرافت انتساب سید محمد اصغر علی بعافیت باشند بعد سلام مسنون واضح باد - تمنے روز ماموری خود سے بدفتر دارالانشا سرکار فیض مدار حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ کار مفوضۂ خود کو باحسن وجوہ انجام دیا اور بدین حسن کارگذاری خوشنودی

اینجانب نسبت تمہارے متصور ہونی چاہیئے کہ آیندہ بھی ہمبرین منوال کار متعلقہ خود کو بجزم و ہوشیاری انجام دیکر سرورافزاے
خاطر اینجانب رہین اور اس پروانہ کو سند خوشنودی مزاج تصور کر کے اپنے پاس رکھین فقط المرقوم بتاریخ ہشم ماہ جمادی الاول ۱۳۱۴ ہجری
مطابق سوم ماہ فروری ۱۸۹۷ء بقلم حافظ محمد ممتاز الدین نائب منشی خاص -
اُمید تخلبندان گلزار معانی او بہار افزایان گلشن خوش بیانی سے یہ ہے کہ اگر کہین کتاب ہذا مین سہو و خطا پائین بمقتضاے العفو عند کرام
الناس مامول ہا - براہ عیب پوشی تصحیح کو کام فرمائین ؎

چو حرفے پسند آیدت از ہزار — بمردی کہ دست طعنت مدار
نہ نازم بسرمایۂ فضل خویش — بدریوزہ آوردہ ام دست پیش
ببخشائے کانانکہ مرد حق اند — خریدار دکان بے رونق اند

وَ اِلَیہِ المَرجعُ والمآب

مقالۂ اوّل - بوتیرۂ کنونۂ ریاست دار الاسلام محمد آباد عرف ٹونک مع کوائف پرگنات وغیرہم -
خلاصہ احوال ۱۲

مقالۂ دوم مشتمل حالات حضرت نواب امیر الدولہ بہادر و نواب وزیر الدولہ بہادر و نواب یمین الدولہ بہادر و نواب امین الدولہ بہادر
مع عہدہ داران ریاست وغیرہ علی قدر مراتب -

مقالۂ اوّل بوتیرۂ کنونۂ ریاست فیض بشارت دار الاسلام محمد آباد عرف ٹونک مع دیگر پرگنات وغیرہم

واضح ہو کہ قصبہ ٹونک زیر کوہچہ رسیالب رود بناس پر واقع ہے شہر جے پور سے بجانب جنوب تیس کوس اور علی گڈھ سے
جانب مغرب بارہ کوس اور دہلی سے بجانب جنوب و مغرب ایکسو نو کوس اور دار الخیر اجمیر سے بجانب مشرق چالیس کوس اور میواڑ
سے بجانب شمال ایکسو چوبیس کوس ہے - عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۱۰ دقیقہ - طول بلد شرقی ۷۵ درجہ ۵۶ دقیقہ - ملک غربی
و شمالی متعلق ڈھونڈھار ہے اور شرقی و جنوبی ناگرچال اور یہ اندرگڈھ کی سرحد تک ہے اور وہان سے سرحد ملک کھیڑار اور ہاڑوتی کی شروع ہوتی ہے

بیان ابتدائے حال آبادی ٹونک

سمت ۱۰۰۳ بکرمی مین بروز یکشنبہ ماہ بدی ۳ مسمی ٹتن پال تو نر برادر راجۂ دہلی کہ بوجہ کسی سخت رنجش کے اپنے بھائی سے
جدا ہو کر اس جگہ وارد ہوا اور چند روز یہان قیام کیا پھر ٹتن پال کو راجۂ دہلی نے اپنے پاس بلوا لیا - بروقت روانگی اپنی طرف سے ٹتن پال

نے مسمی رام سنگہ ملازم خود کو بنا بر آبادی قصبہ مامور کیا اوسنے دامن کوہچہ مین کہ فی زماننا اوسکو رسیا کی ٹیکری کہتے ہین حسب الامر
آقائے خود ایک قصبہ معمور کرکے ٹونکرا نام رکہا اور اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ زبان ہندی مین کوہچہ لوکدار کو ٹونک کہتے ہین اس
سبب سے اوسکی آبادی زیرین کو ٹونکرے کے نام سے موسوم کیا اولا ٹونکرا قوم تونر دان کے قبضے مین تہا بعدازان قوم چوہان کے
تصرف مین رہا پہر سمت ۱۱۳۵ بکرمی مین سولنکہی گجرات سے خراب خستہ ہوکر دارالخیر اجمیر مین آئے اور بوڑپال سولنکہی کی شادی کنور پال
دختر راجہ سومیشر والی اجمیر سے ہوئی سولنکہی مذکور کو پرگنہ رامسر جاگیر مین ملا اور وہ تازیست اپنی گذر اوقات اوسی جاگیر مین کرتا رہا پہر
سمت ۱۱۵۹ بکرمی مین سولنکہی مرگیا اور اوسکی جگہ اوسکا بیٹا بال پساؤ مسند نشین ہوا بعدازان راؤ سالگا پسر بال پساؤ حکمران ہوا اوسکے
بعد گوبند راج پسر راؤ سالگا مسند پر بیٹہا سمت ۱۲۱۲ بکرمی مین ساتوجی راجپوت چوگوت نے ٹونکرے کو توڑے کے متعلق کر لیا تہا
اسی ایام مین گوبند راج پسر راؤ سالگا کے ساتوجی پاتوجی سے سخت لڑائی ہوئی ساتوجی پاتوجی قتل ہوئے توڑہ اور ٹونکرا گوبند راج
کے قبضے مین آیا بعد انتقال گوبند راج کے اوسکا بیٹا راؤ کوبنہا صدر نشین ہوا اوسکے بعد اوسکا بیٹا کیلن دیو ہوا بعدازان اوسکا بیٹا
پاتاجی مسند نشین ہوا سمت ۱۲۵۶ بکرمی مین مہیس داس آہیر ساکن بلرام پور نے بحکم سلطان علاؤالدین خلجی موضع مہدوا اسکو آباد
کیا اور ٹونکرے کی آبادی کو بہی بڑہایا اسنے اسی حسن خدمت مین حضرت سلطان علاؤالدین سے سند چودہرات حاصل کی چنانچہ
آج تک اوسکی اولاد حق چودہرات پاتی ہے سمت ۱۲۹۸ بکرمی مین پاتاجی پسر کیلن دیو کو اوسکے چہوٹے بہائی حقیقی مسمی روپال نے
قتل کر ڈالا اور اوسکی جگہ آپ حکمران ہوا بعدازان ساتل دیو پسر روپال صدر آرا ہوا سمت ۱۴۷۴ بکرمی مین ساتل دیو نے ساتو تالاب
کہ فی زماننا اوسکو تالاب چہتر بہوج کہتے ہین بنایا ۔ بعد ساتل دیو کے اوسکا بیٹا راؤ سیڈہو مسند نشین ہوا اور اوسکے بیٹے بدین
تفصیل پیدا ہوئے ۔ راؤ ڈونگر جی ۔ کہیم راج ۔ بہوجاجی ۔ کہیون جی ۔ دہیر راج جی ۔ باگہندجی ۔ بیر سال جی ۔ بعد انتقال سیڈہوجی کے
اوسکا بڑا بیٹا ڈونگر جی صدر نشین ہوا اور ناتہاجی پسر کہیم راج ۔ راج محل اور آنوہ اور کنواڑہ اور دونی پر قابض ہوا ۔ اور راؤ رتن پسر کلان
ڈونگر جی توڑہ کا حاکم ہوا اور اوسنے سمت ۱۵۱۵ بکرمی مین کوٹ اور محل بنا کیا ۔ اور جوگادیت پسر خرد ڈونگر جی ٹونکرے پر قابض ہوا ۔
اور ناتہاجی سے مہیس داس اور مہیس داس سے مانسنگہ اور مانسنگہ سے گیتاجی اور گیتاجی سے سورجن جی مرۃ بعد اخرے پیدا
ہوئے ۔ سورجن جی نے سورج پورہ کہ جسکو اب سانکہنا کہتے ہین آباد کیا ۔ اور بموضع سانکہنا سمت ۱۶۳۷ بکرمی جین مندر سنتہا ناتہہ جی کا
تعمیر ہوا چنانچہ یہی سمت اوسکے کتبہ مین کندہ ہے اور سمت ۱۵۷۵ بکرمی مین جوگادیت لاولد فوت ہوا اور اوس کی چار عورتین اوسکے
ساتہ ستی ہوگئین ۔ راؤ رتن پسر کلان ڈونگر جی حاکم توڑہ ٹونکرے پر قابض ہوگیا اور اپنی جانب سے مانک جی کو عامل ٹونکرے کا کر دیا

مانک جی سنے مانک چوک اپنے نام سے ٹونکڑے مین جدید تعمیر کیا - راؤ رتن سے سورسین اور سورسین سے پرتھی راج دیو پیدا ہوا پرتھی راج دیو کے دو بیٹے ہوئے - گمان جی - رامچندر جی - گمان جی یکماہ حکمرانی کرکے دیوانہ ہوگیا اوسکی جگہ رامچندر جی قابض ہوگیا بعد اوسکے کنور کلیان اوسکا نبیرہ مسند نشین ہوا سمت ۱۶۵۲ بکرمی مین بعہد اکبر بادشاہ مہاراجہ مانسنگہ رئیس آمیر نے فوج کشی کرکے ٹوڈہ اور ٹونکڑے پر قبضہ کرلیا - سمت ۱۶۷۲ بکرمی مین مہاراجہ مانسنگہ فوت ہوگیا اور اسی سمت مین بادشاہ جہانگیر نے کہ دار الخیر اجمیر سے بجانب قلعہ رنتھمبور تشریف فرما ہوئی تہے موضع کاریرہ علاقہ ٹونک مین قیام فرمایا تہا بعد انتقال مہاراجہ مانسنگہ کے جگت سنگہ اوسکے بعد راجہ مہا سنگہ مرۃ بعد اخریٰ آمیر مین حکمران ہوئے زان بعد راجہ جے سنگہ مسند نشین ہوا - اسکو اسکے پسر مسمی کیرت سنگہ نے بایماے شاہ اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ زہر دیکر ہلاک کرڈالا بعد ازان رام سنگہ و بشن سنگہ وقتاً فوقتاً صدر نشین ہوئے ان ہر دو راجہ کے عہد مین آمیر پر تنزل آیا صرف یہ تین پرگنے رہگئے - آمیر - دوسہ - بسوہ - سمت ۱۶۹۹ بکرمی مین بعہد راے سنگہ سیسودیہ نے ٹوڈہ اور ٹونکڑے پر قبضہ کیا - سمت ۱۷۰۱ بکرمی مین بعہد راے سنگہ بہولا ناتہ برہمن گوت گوڑ نے بارہ گانون ویران کرکے ٹونکڑے کو آباد کیا اور ٹونکڑے سے ٹونک نام رکہا اور یہی نام آج تک مشہور ہے پہر سمت ۱۷۵۳ بکرمی مین مہاراجہ بدہ سنگہ ہاڈا حکمران ہوا سمت ۱۷۶۴ بکرمی مین راجہ سوائی جے سنگہ نے ٹونک پر قبضہ کیا - بعد ازان ایسری سنگہ و مادہو سنگہ وقتاً فوقتاً قابض ہوئے سمت ۱۷۷۱ بکرمی مین مہاراجہ سوائی جے سنگہ بنا بر شادی خود ٹونک مین قائز ہوا بعد انفراغ کار شادی اپنے خسر سے سند بہوم دو سو ساٹہہ مواضع کی کہ عہد شاہی سے اوسکے پاس تہی لیکر ٹونک کو اوسکی جاگیر مین دیدیا اسی اثنا مین گرد قصبہ ٹونک کے شہرپناہ تیار ہوئی پہر سمت ۱۷۸۶ بکرمی مین راجہ سوائی جے سنگہ نے ٹونک اپنے خسر سے واپس لیکر بارہ گانون کی بہوم مقرر کردی آخر سمت ۱۸۰۷ بکرمی مین بوم بہی ضبط ہوگئی وجہ ضبطی کی یہ ہے کہ سمت ۱۸۰۷ بکرمی مین ملہار راو بنا بر انتظام و اہتمام مسند نشینی مادہو سنگہ ٹونک کے راستے سے جے پور جاتا تہا جسوقت فوج ملہار راو کی متصل قلعہ بہوم گڈہ کہ جسکو فی زمانا قلعہ امیر گڈہ کہتے ہین پہنچی اہل فوج نے نقارہ بجایا کرم چند بہوسیہ نے قلعہ بہوم گڈہ سے ملہار راو کے لشکر پر گولی برسائی جس قبل پر کہ نشان فوج کا تہا اوسکو گرادیا ملہار راو نے جے پور سے واپس آکر کرم چند بہوسیہ کو قتل کرڈالا اور قلعہ بہوم گڈہ کو خاک برابر کیا سمت ۱۷۹۹ بکرمی مین سوائی جے سنگہ فوت ہوگیا ایسری سنگہ اور مادہو سنگہ کے درمیان بابت صدر نشینی تنازع واقع ہوا آخر ایسری سنگہ زہر کہا کر مرگیا اور مادہو سنگہ صدر نشین ہوا سمت ۱۸۰۷ بکرمی مین مادہو سنگہ نے بجلدوے مدد دہی و کمک چالیس لاکہہ روپیہ اور پرگنہ ٹونک و رامپورہ عرف علی گڈہ ملہار راو ہولکر کو دیا بعد ایکسال کے مادہو سنگہ نے ٹونک کو واپس لے لیا بعد انتقال مادہو سنگہ کے پرتہی سنگہ صدر نشین ہوا سمت ۱۸۲۱ بکرمی مین تکوجی ہولکر ٹونک پر قابض ہوا بعد تکوجی کے کاشی راو ہولکر حاکم ہوا ابتداے سمت ۱۸۵۶

بکرمی مین کاشی راؤ ہولکر نے حکمرانی کی پھر آخر سمت مذکور مین عرصہ دو نیم ماہ تک ٹونک پروالی سجے پور کا قبضہ رہا پھر جسونت راؤ ہولکر نے
کاشی راؤ ہولکر کو مقید کر کے ٹونک پر اپنا قبضہ کر لیا سمت ۱۸۲۳ بکرمی سے سمت ۱۸۵۶ بکرمی تک شیو گوپال - گوبند کرپال
کرپال سنگھ - جیوا جی وغیرہم وقتاً فوقتاً عامل رہے سمت ۱۸۵۸ بکرمی مین بیرن صاحب نے ٹونک کو فتح کیا بعد چندے پھر کاشی راؤ ہولکر
ٹونک پر قابض ہو گیا پھر جسونت راؤ ہولکر نے کاشی راؤ ہولکر کو حکومت سے خارج کر کے کھنڈے راؤ پسر ملہار راؤ کو صدر نشین کیا
اور اوسکے نام سے سکہ جاری کیا اور بنا بر تالیف قلوب رعایا و برایا اپنی مُہر مین یہ عبارت کندہ کرائی - جسونت راؤ فدوی سوائی کھنڈے راؤ
سمت ۱۸۵۹ بکرمی مین کرنیل بیرو صاحب نے ٹونک اور علیگڈھ کو فتح کر کے سری بالکشن راؤ کے تفویض کر دیا - سمت ۱۸۶۰ بکرمی مین
شہر ٹونک چندے بتصرف دولت راؤ رہے اور چندے بقبضہ کھنڈے راؤ ہولکر و جنرل لیک صاحب بہادر رہا سمت ۱۸۶۱ و سمت ۱۸۶۲
بکرمی مین شہر ٹونک پر کئی اشخاص قابض رہے سمت ۱۸۶۳ بکرمی مین ٹونک اور رامپورہ عرف علی گڈھ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر
کے قبض تصرف مین آیا اوس وقت مین ہمرکاب نواب ممدوح الدرح کی اس قدر آدمی در تو پین یعنی (۳۵۰۰) مردم (۱۱۵) اتواپ
اس رئیس فرزانگی شعار کی حُسن توجہ اور اولوالعزمی سے یہ خارستان گلستان ہو گیا -

بیان بناہائے قدیمہ و جدیدہ

سمت ۱۴۹۸ بکرمی مین بائی جی دختر سورجن دیو زوجہ رانائی چیتوڑ نے ایک تالاب بائی لاؤ اپنے نام سے متصل کوہچہ پور نا کے بنوایا فی زماننا اوس
تالاب کو بائیلان کہتے ہین - اور اسی سمت مین بعہد ساتل دیو سکھہ رام سراوگی اجمیری نے ایک باؤڑی اور ایک باغیچہ بجانب شمال
تعمیر کیا - اور مانک جی نے بعہد راؤ رتن ایک تالاب بنوایا اور اوس کا نام تالاب مانک لاؤ رکھا اب اوسکو تالاب استیل کہتے ہین اور مانک جی
کے ایک مصاحب نے کہ اوسکو راؤ کہتے تھے ایک تالاب راؤ لاؤ بنوایا اب اوسکو تالاب علیگنج کہتے ہین اور راؤ مذکور سمت ۱۵۷۵ بکرمی مین فوت
ہوا - سمت ۱۶۵۲ بکرمی مین اکبر بادشاہ کی طرف سے مولنا منصور عامل ہو کر ٹونک مین آئے اور اونکا یہین انتقال ہوا چنانچہ اونکا مقبرہ
بزیر دامن کوہچہ رسیا موجود ہے اور مقبرہ کے کنارے پر میر جمیعت علی ولد میر علی ابن میر احمد ساکن اٹاوہ تعلقہ دار محمد گڈھ نے بعہد نواب
امیر الدولہ بہادر ایک مسجد تعمیر کی ہے چنانچہ دیوار مسجد پر یہ تاریخ کندہ ہے ؎

ز فضل خداوند ارض و سما جمعیت علی کرد خانہ خدا
چو تاریخ مسجد بجستم ز دل بگفتا - چہ مسجد خجستہ بنا
۱۲۳۶ھ

تصویر سرآمد شعرائے مستند نواب سلیمان خان صاحب بہادر اسد لکھنوی

اینجانب نسبت تمامی سے متصور ہونی چاہیے کہ آئندہ بھی ہر پرچہ سوال کا رمتعلقہ خود کو بحسن و خوبی انجام دیکر باعث افزائے

خاطر اینجانب رہین اور اس پروانہ کو بسند خوشنودی مزاج تصور کرکے اپنے پاس رکھیں فقط المرقوم تاریخ سوم ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۳ ہجری

مطابق سوم ماہ فروری سنہ ۱۸۹۶ء بقلم حافظ محمد ممتاز الدین نائب منشی خاص -

امید تکلبندانِ گلزار معانی و بہار افزایان گلشن خوش بیانی سے یہ ہے کہ اگر کہیں کتاب ہذا میں سہو و خطا پائیں بمقتضائے الانسان مرکب من الخطاء والنسیان

الناس ماول ۱۱۔ براہ عیب پوشی التصحیح کو کام فرمائیں ۔

چو حرفے پسند آیدت از ہزار | بمردی کہ دست طعنت مدار
نہ نازم بسرمایۂ فضل خویش | بدریوزہ آوردہ ام دست پیش
بجشائے کانانکہ مرد حق اند | خریدار دکان بے رونق اند

وَالَیہِ المَرجعُ والمآب

مقالہ اوّل - بوتیرہ گنونہ ریاست دارالاسلام محمد آباد عرف ٹونک مع کوائفِ پرگنات وغیرہم

تذکرہ حال ۱۱

مقالۂ دوم مشتمل بر حالات حضرات نواب امیر الدولہ بہادر و نواب وزیر الدولہ بہادر و نواب یمین الدولہ بہادر و نواب امین الدولہ بہادر

مع عہدہ دارانِ ریاست وغیرہ علیٰ قدر مراتب -

مقالۂ اوّل بوتیرہ گنونہ ریاست فیض بشارت دارالاسلام محمد آباد عرف ٹونک مع دیگر پرگنات وغیرہم

واضح ہو کہ قصبۂ ٹونک زیر کوہچہ رسیالب رود بناس پر واقع ہے شہر جے پور سے بجانب جنوب تیس کوس اور علی گڈہ سے

جانب مغرب بارہ کوس اور دہلی سے بجانب جنوب و مغرب ایکسو نو کوس اور دار الخیر اجمیر سے بجانب مشرق چالیس کوس اور میواڑ

سے بطرف شمال ایکسو چوبیس کوس ہے - عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۱۰ دقیقہ - طول بلد شرقی ۷۵ درجہ ۵۶ دقیقہ - ملک غربی

و شمالی متعلق ڈھونڈھار ہے اور شرقی و جنوبی ناگرچال اور یہ اندر گڈہ کی سرحد تک ہے اور وہاں سے سرحد ملک کھیراڑ اور ہاڑوتی کی شروع ہوتی ہے

بیان ابتدائے حال آبادی ٹونک

سمت ۱۰۰۳ بکرمی میں بروز یکشنبہ ماہ بدی ۳ - مسمی ٹُن پال تو زبرادر راجۂ دہلی کہ بوجہ کسی سخت رنجش کے اپنے بھائی سے

جدا ہو کر اس جگہ وارد ہوا اور چند روز یہاں قیام کیا پھر ٹن پال کو راجۂ دہلی نے اپنے پاس بلوا لیا - بر وقت روانگی اپنی طرف سے ٹن پال

نے مسمی رام سنگھ ملازم خود کو بنا بر آبادی قصبہ مامور کیا اوسنے دامن کوہچہ مین کہ فی زماننا اوسکو سیا کی ٹیکری کہتے ہین حسب الامر
آقائے خود ایک قصبہ معمور کر کے ٹونکرا نام رکھا اور اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ زبان ہندی مین کوہچہ تو کدار کو ٹونک کہتے ہین اس
سبب سے اوسکی آبادی زیرین کوہ ٹونکرے کے نام سے موسوم کیا اولاً ٹونکرا قوم تونروان کے قبضے مین تھا بعدازان قوم چوہان کے
تصرف مین رہا پہر سمت ۱۱۳۵ بکرمی مین سولنکہی گجرات سے خراب خستہ ہو کر دارالخیر اجمیر مین آئے اور بوڑپال سولنکہی کی شادی کنورپال
دختر راجہ سومیشر والئی اجمیر سے ہوئی سولنکہی مذکور کو پرگنہ رامسر جاگیر مین ملا اور وہ تا زیست اپنی گذراوقات اوسی جاگیر مین کرتا رہا پہر
سمت ۱۱۵۹ بکرمی مین سولنکہی مرگیا اور اوسکی جگہ اوسکا بیٹا بال پساؤ مسند نشین ہوا بعدازان راؤ سالگا پسر بال پساؤ حکمران ہوا اوسکے
بعد گوبندراج پسر راؤ سالگا مسند پر بیٹہا سمت ۱۲۱۲ بکرمی مین ساتو جی راجپوت چوگوت نے ٹونکرے کو توڑے کے متعلق کر لیا تھا
اسی ایام مین گوبندراج پسر راؤ سالگا کے ساتو جی پاتو جی سے سخت لڑائی ہوئی ساتو جی پاتو جی قتل ہوئے توڑہ اور ٹونکرا گوبندراج
کے قبضے مین آیا بعد انتقال گوبندراج کے اوسکا بیٹا راؤ کونہا صدرنشین ہوا اوسکے بعد اوسکا بیٹا کیلن دیو ہوا بعدازان اوسکا بیٹا
باتاجی مسند نشین ہوا سمت ۱۳۵۶ بکرمی مین مہیس داس آہیر ساکن بلرام پور نے بحکم سلطان علاؤالدین خلجی موضع مہدواس کو آباد
کیا اور ٹونکرے کی آبادی کو بہی بڑہایا اوسنے اسی حسن خدمت مین حضرت سلطان علاؤالدین سے سند چودہرات حاصل کی چنانچہ
آج تک اوسکی اولاد حق چودہرات پاتی ہے سمت ۱۳۹۸ بکرمی مین باتاجی پسر کیلن دیو کو اوسکے چہوٹے بہائی حقیقی مسمی روپال نے
قتل کر ڈالا اور اوسکی جگہ آپ حکمران ہوا بعدازان ساتل دیو پسر روپال صدرآرا ہوا سمت ۱۴۷۴ بکرمی مین ساتل دیو نے ساتو تالاب
کہ فی زماننا اوسکو تالاب جوتر بہوج کہتے ہین بنایا - بعد ساتل دیو کے اوسکا بیٹا راؤ سیڈہو مسند نشین ہوا اور اوسکے بیٹے بدین
تفصیل پیدا ہوئے - راؤ ڈونگرجی - کہیم راج - بہوجا جی - کہیون جی - دہیرراج جی - باگہند جی - بیرسال جی - بعد انتقال سیڈہو جی کے
اوسکا بڑا بیٹا ڈونگرجی صدرنشین ہوا اور ناتہاجی پسر کہیم راج - راج محل اور آنوہ اور کنواڑہ اور دونی پر قابض ہوا - اور راؤ رتن پسر کلان
ڈونگرجی توڑہ کا حاکم ہوا اور اوسنے سمت ۱۵۱۵ بکرمی مین کوٹ اور محل بنا لیا - اور جوگادیت پسر خورد ڈونگرجی ٹونکرے پر قابض ہوا -
اور ناتہاجی سے مہیس داس اور مہیس داس سے مانسنگہ اور مانسنگہ سے گیتاجی اور گیتاجی سے سورجن جی مرتہ بعد اخرے پیدا
ہوئے - سورجن جی نے سورج پورہ کہ جسکو اب سانکہنا کہتے ہین آباد کیا - اور بموضع سانکہنا سمت ۱۶۳۷ بکرمی جبین مندر ستہانا تہہ جی کا
تعمیر ہوا چنانچہ یہی سمت اوسکے کتبہ مین کندہ ہے اور سمت ۱۵۷۵ بکرمی مین جوگادیت لاولد فوت ہوا اور اوس کی چار عورتین اوسکے
ساتھ ستی ہوگئین - راؤ رتن پسر کلان ڈونگرجی حاکم توڑہ ٹونکرے پر قابض ہو گیا اور اپنی جانب سے مانک جی کو عامل ٹونکرے کا کر دیا

مانک جی نے ٹانک چوک اپنے نام سے ٹونگڑے مین جدید تعمیر کیا۔ راؤ تن سے سورسین اور سورسین سے پرتھی راج دیو پیدا ہوا
پرتھی راج دیو کے دو بیٹے ہوئے۔ گمان جی۔ رامچندجی۔ گمان جی بعد حکمرانی کرکے دیوانہ ہوگیا اوسکی جگہ رامچندجی قابض ہوگیا
بعد اوسکے کونر کا بیان اوسکا نبیرہ مسند نشین ہوا سمت ۱۶۰۲ بکرمی مین بعہد اکبر بادشاہ مہاراجہ مانسنگہ رئیس آمیر نے فوج کشی کرکے
ٹوڈہ اور ٹونگڑے پر قبضہ کرلیا۔ سمت ۱۶۷۱ بکرمی مین مہاراجہ مانسنگہ فوت ہوگیا اور اسی سمت مین بادشاہ جہانگیر نے گرد دارالخیر
اجمیر سے بجانب قلعہ رنتھمبور تشریف فرمائی ہوئی۔ بمقام موضع کابرہ علاقہ ٹونک مین قیام فرمایا تھا بعد انتقال مہاراجہ مانسنگہ کے جگت سنگہ لونک بعد راجہ
مہا سنگہ مرتو بعد اوسکے آمیر مین حکمران ہوئے ان بعد راجہ جے سنگہ مسند نشین ہوا۔ اسکی لڑکے کے پسر مسمی کیرت سنگہ نے بایمائے
شاہ اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ زہر دیکر ہلاک کرڈالا بعد ازان رام سنگہ وبشن سنگہ وقتاً فوقتاً صدر نشین ہوئے ان ہر دو راجہ کے عہد
مین آمیر تنزل آیا حصہ یہ تین پرگنے رہ گئے۔ آمیر۔ دوسہ۔ بسوہ۔ سمت ۱۶۹۹ بکرمی مین بعد راے سنگہ سیسودیہ نے ٹوڈہ اور
ٹونگڑے پر قبضہ کیا۔ سمت ۱۷۰۰ بکرمی مین بعد راے سنگہ بھولاناتھہ برہمن گوت گوڑ نے بارہ گاؤن ویران کرکے ٹونگڑے کو آباد کیا اور
ٹونگڑے سے ٹونک نام رکھا اور یہی نام آج تک مشہور ہے پہر سمت ۱۷۵۵ بکرمی مین مہاراجہ بدہ سنگہ ہاڑا حکمران ہوا سمت ۱۷۶۲ بکرمی مین
راجہ سوائی جے سنگہ نے ٹونک پر قبضہ کیا۔ بعد ازان ایسری سنگہ و مادہو سنگہ وقتاً فوقتاً قابض ہوئے سمت ۱۷۸۰ بکرمی مین مہاراجہ
سوائی جے سنگہ بنا بر شادی خود ٹونک مین قابض ہوا بعد انفراغ کار شادی اپنی خسر سے سند بوم دو سو ساٹھہ مواضع کی کہ عہد شاہی سے
اوسکے پاس تہی لیکر ٹونک کو اوسکی جاگیر مین دیدیا اور اثنائے گرد قصبہ ٹونک کے شہر پناہ تیار ہوئی پہر سمت ۱۷۸۶ بکرمی مین راجہ سوائی جے سنگہ نے ٹونک
اپنے خسر سے واپس لیکر بارہ گاؤن کی بوم مقرر کردی آخر سمت ۱۸۰۷ بکرمی مین بوم بہی ضبط ہوگئی وجہ ضبطی کی یہ ہے کہ سمت ۱۸۰۷ بکرمی مین
ملہار راؤ بنا بر انتظام و اہتمام مسند نشینی مادہو سنگہ ٹونک کے راستے سے جے پور جاتا تہا جسوقت فوج ملہار راؤ کی متصل
قلعہ بوم گڑہ کہ جسکو فی زمانا قلعہ امیر گڈہ کہتے ہین پہنچی اہل فوج نے نقارہ بجایا کرم چند بوہرہ نے قلعہ بوم گڈہ سے ملہار راؤ کے
لشکر پر گولی برسائی جس قبل پر کہ نشان فوج کا تہا اوسکو گرادیا ملہار راؤ نے جے پور سے واپس آکر کرم چند بوہرہ کو قتل کرڈالا اور قلعہ بوم گڈہ
کو خاک برابر کیا سمت ۱۷۹۹ بکرمی مین سوائی جے سنگہ فوت ہوگیا ایسری سنگہ اور مادہو سنگہ کے درمیان بابت صدر نشینی تنازع واقع ہوا
آخر ایسری سنگہ زہر کہاکر مرگیا اور مادہو سنگہ صدر نشین ہوا سمت ۱۸۰۱ بکرمی مین مادہو سنگہ نے بجلدوے مدد ہی کمک چوالیس لاکہ
روپیہ اور پرگنہ ٹونک و رامپورہ عرف علی گڈہ ملہار راؤ ہولکر کو دیا بعد ایکسال کے مادہو سنگہ نے ٹونک کو واپس لے لیا بعد انتقال مادہو سنگہ
کے پرتہی سنگہ صدر نشین ہوا سمت ۱۸۲۱ بکرمی مین کموجی ہولکر ٹونک پر قابض ہوا بعد کموجی کے کاشی راؤ ہلکر حاکم ہوا ابتدا سے سمت ۱۸۵۶

بکرمی مین کاشی راؤ ہولکر نے حکمرانی کی پہ آخر سمت مذکور مین عرصہ دو نیم ماہ تک ٹونک پر الی سے جے پور کا قبضہ رہا پہر جسونت راؤ ہولکر نے کاشی راؤ ہولکر کو مقید کر کے ٹونک پر اپنا قبضہ کر لیا سمت ۱۸۲۳ بکرمی سے سمت ۱۸۵۶ بکرمی تک شیو گوپال۔ گوبند کرپال کرپال سنگہ۔ جیواجی وغیرہم وقتاً فوقتاً عامل رہے سمت ۱۸۵۸ بکرمی مین پیرن صاحب نے ٹونک کو فتح کیا بعد چندے پہر کاشی راؤ ہولکر ٹونک پر قابض ہوگیا پہر جسونت راؤ ہولکر نے کاشی راؤ ہولکر کو حکومت سے خارج کر کے کھنڈے راؤ پسر ملہار راؤ کو صدر نشین کیا اور اوسکے نام سے سکہ جاری کیا اور بنا بر تالیف قلوب رعایا و برایا اپنی مُہر مین یہ عبارت کندہ کرائی۔ جسونت راؤ فدوی سوائی کھنڈے راؤ سمت ۱۸۵۹ بکرمی مین کرنیل پیرو صاحب نے ٹونک اور علیگڈہ کو فتح کر کے سری بالکشن راؤ کے تفویض کر دیا۔ سمت ۱۸۶۰ بکرمی مین شہر ٹونک چندے بتصرف دولت راؤ رہے اور چندے بقبضۂ کھنڈے راؤ ہولکر و جنرل لیک صاحب بہادر رہا سمت ۱۸۶۱ و سمت ۱۸۶۲ بکرمی مین شہر ٹونک پر کئی اشخاص قابض رہے سمت ۱۸۶۳ بکرمی مین ٹونک اور رامپورہ عرف علی گڈہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے قبض و تصرف مین آیا اوس وقت مین ہمرکاب نواب ممدوح الصدر کی اس قدر آدمی الہ تو مین تہین (۲۵۰۰۰) مردم (۱۱۵) اقواپ اس رئیس فرزانگی شعار کی حُسن توجہ اور اولوالعزمی سے یہ خارستان گلستان ہوگیا۔

بیان بناہائے قدیمہ وجدیدہ

سمت ۱۴۹۸ بکرمی مین بائی جی دختر سورجن دیو زوجۂ رانائی چیتوڑ نے ایک تالاب بائی لاؤ اپنے نام سے متصل کوہچہ پنورا کے بنوایا فی زمانا اس تالاب کو بائیلان کہتے ہین۔ اور اسی سمت مین بعہد ساتل دیو سکہہ رام سراوگی اجمیری نے ایک باوڑی اور ایک باغچہ بجانب شمال تعمیر کیا۔ اور مانک جی نے بعہد راؤ رتن ایک تالاب بنوایا اور اوس کا نام تالاب مانک لاؤ رکہا اب اوسکو تالاب استل کہتے ہین اور مانک جی کے ایک مصاحب نے کہ اوسکو راؤ کہتے تہے ایک تالاب راؤ لاؤ بنوایا اب اوسکو تالاب علیگنج کہتے ہین اور راؤ مذکور سمت ۱۵۷۵ بکرمی مین فوت ہوا۔ سمت ۱۶۵۲ بکرمی مین اکبر بادشاہ کی طرف سے مولنا منصور عامل ہوکر ٹونک مین آئے اور اونکا یہین انتقال ہوا چنانچہ اونکا مقبرہ بزیر دامن کوہچہ رسیا موجود ہے اور مقبرہ کے کنارے پر میر جمعیت علی ولد میر علی ابن میر احمد ساکن اٹاوہ تعلقہ دار محمد گڈہ نے بعہد نواب امیر الدولہ بہادر ایک مسجد تعمیر کی ہے چنانچہ دیوار مسجد پر یہ تاریخ کندہ ہے

بفضل خداوند ارض و سما
جمعیت علی کرد خانہ خدا
چو تاریخ مسجد بجستم ز دل
بگفتا۔ چہ مسجد خجستہ بنا
سنہ ۱۲۴۶ھ

رسیا کی دیوتری اگرچہ پیشتر سے تھی مگر بجلی کے صدمہ سے خاک برابر ہوگئی تھی سمت ۱۸۵۰ بکرمی مین پنڈت انبوا بن سنے ہو مگر کی جانب پھر چوتری بنوائی اور اب تک موجود ہے اس چوتری مین دیارام کایستہ مشہور باسم رسیا کہ وارفتہ مزاج تھا اکثر رہا کرتا تھا اور اشعار عاشقانہ پڑہتا تھا اسواسطے رسیا کی ٹیکری مشہور ہوگئی۔ اور کمر کوہچہ مذکورہ پر ایک پرانا منہ ہے کہ اوسکو ہزاجبتی کہتے ہین اور حوض اوسنا اوسپر تعمیر ہے کہ ایام بارش مین لبالب دیدۂ عاشق پرآب رہتا ہے سمت ۱۸۱۷ بکرمی مین اقوام کایستہ نے مکان اپنوناد یبی کی بنا قایم کی لیکن ناتمام رہی بعد ازان سمت ۱۸۶۶ بکرمی مین بینی رام ونند لعل وغیرہ قانونگویان ٹونک نے مکان اپنوزادیبی کو تیار کیا اس مین سمت ۱۸۷۸ لغایت ۲۶۰۹ صرف ہوئے اور زمحاصل اراضی معافی سماۃ ۶۲ گوشائین پوجاری کو معاف کیا مکان اپنونا مین ایک تصویر سنگ سپید سے تراشی ہوئی قدیم سے تھی مگر فی زمانہ بتاریخ یکم ماہ ربیع الاول ۱۲۳۳ھ مطابق ہیجدہم ماہ دسمبر ۱۸۱۷ء چوروں نے باین خیال کہ شاید جوف مین اس تصویر کے جواہرات ہے پاش پاش کر ڈالا سمت ۱۸۰۳ بکرمی مین لال سنگہ افسر کمپو نواب امیر الدولہ بہادر کہ ملقب بخطاب راجہ بہادر تھا فوت ہوا اوسکی چھتری لب تالاب چھتر بوج موجود ہے۔ مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ کی حویلی کے دروازہ پر یہ تاریخ مرقوم ہے ؎

محمود حوض مسجد و الحمد عجیب ہے	تاریخ اِس بناکی جاے غریب ہے ۱۲۱۲ھ

اب یہ مکان اعز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان صاحب بہادر شوکت جنگ کے قبض و تصرف مین ہے سمت ۱۸۷۶ بکرمی مین مختار الدولہ بہادر نے ایک باڑی اور ایک مسجد متصل مزار میان گلاب شاہ پیر کے براہ بندیہ پختہ تعمیر کی تھی چنانچہ اوسپر یہ کتبہ مرتسم ہے۔ یا اللہ۔ یا محمد ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ علی۔ امام حسن۔ امام حسین۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ؎

باوری کردہ بنا محمود خان عالی ہمم	سن زہجری یکہزار و دو صد و بست و دوم ۱۲۲۲

سنہ ۱۲۲۱ ہجری مین مختار الدولہ بہادر حسب الحکم نواب امیر الدولہ بہادر عامل پرگنہ ٹونک ہوئے اور کوہچہ رسیا کے دامن مین چھاونی کی بنا ڈالی نواب وزیر الدولہ بہادر نے اپنے عہد دولت مہد مین اوس چھاونی کا نام کمپو دوم رکھا اور یمین الدولہ نواب محمد علی خان بہادر نے اپنے وقت مین اوسکا نام حیدری کمپو رکھا نواب امیر الدولہ نے سنہ ۱۲۳۳ھ مین رود بناس پر لشکر کو فرودکش کر کے مکان تعمیر کرائے اور اوسکو بہیر کے نام سے موسوم کیا سنہ ۱۲۲۷ھ مین جامع مسجد بہیر کی تعمیر ہوئی سنہ ۱۲۳۸ھ مین اوس مسجد کا گوا تیار ہوا متصل مسجد مولانا حیدر علی صاحب مختار الدولہ بہادر کا ایک باغچہ ہے اوسکے کنوئین کے پتھر پر یہ شعر کندہ ہے ؎

چاہ کو چاہ کر بنایا ہے	باغ محمود نے لگایا ہے ۱۲۳۸ھ

بساون لال میر منشی نواب امیر الدولہ بہادر کی چھتری پر یہ عبارت منقش ہے میر منشی بساون لال ولد تن سکھ رائے ابن دوندا قوم کایستہ سکسینہ کہ ساکن بدہ بگرام سمت ۱۹۹۴ بکرمی۔ سنہ ۱۲۴۴ھ میں نواب امیر الدولہ بہادر نے اپنے نام سے امیر گنج معمور فرمایا چنانچہ سنہ اس قطعہ تاریخ سے ظاہر ہے ؏

گنجے بنا نمود چو نواب نامدار
از خرمی پرست و سد امیری زر گنج

تاریخ آن بجست چو شادان ز ہاتفے
گفتا ز دلکشا ست بنام امیر گنج ۱۲۴۴ھ

بعد تیاری امیر گنج نواب امیر الدولہ بہادر نے یہ حکم فرمایا کہ میرے فرزند سعادتمند کے نام سے بھی ایک گنج تیار کیا جائے اور اوسکا نام وزیر گنج رکھا جائے چنانچہ حسب الحکم والا تھوڑی مدت میں بندگان والا حکم حضور پر نور بجا لائے سنہ ۱۲۴۴ھ میں جامع مسجد و چاہ کلاں وزیر گنج تیار ہوا چنانچہ سن اس قطعہ تاریخ سے ظاہر ہے ؏

امیر الدولہ چون چاہ بنا ساخت
کہ آب او ست با کوثر برابر

سن تاریخ آن شادان رقم زد
کہ چاہ ہے چشمہ مانند کوثر ۱۲۴۹

سنہ ۱۲۳۴ھ مطابق سمت ۱۸۷۶ بکرمی میں قلعہ امیر گڈہ کی ترمیم ہوئی سنہ ۱۲۳۶ھ م سمت ۱۸۷۷ بکرمی میں نور محل و شیش محل و رنگ محل وغیرہ قلعہ امیر گڈہ میں تیار ہوئی اور دروازہ قلعہ اندرونی و بیرونی و حویلی پختہ عقب دیوانخانہ و حویلی دیگر متصل توشہ خانہ نواب وزیر الدولہ بہادر نے اپنے عہد دولت میں بنوائی قبل ازین نواب امیر الدولہ بہادر قلعہ معلی میں چند و کا مین ایک چاہ اندرون بالا قلعہ ایک تہخانہ بعمارت کہنہ اب تک موجود ہے سنہ ۱۲۳۹ھ میں حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے دیوانخانہ بنوایا چنانچہ اوسکی یہ تاریخ ہے ؏

چو نواب امیر الدولہ امجاد
کہ مثل حاتمش در خلق نام ست

بنا فرمود جائے بار عامی
کہ در خوبی بعالم خوش مقام ست

بہ صحن خانہ اش از وسعت جائے
تو گوئی وسعت عالم تمام ست

کند تا ہر شب اینجا فرش مہتاب
قمر سرگرم این خدمت مدام ست

بشوق خاکبوسے بر در او
ز خیل سروران بس ازدحام ست

چو شادان داری فکر سال تاریخ
بگو این قصر جائے بار عام ست ۱۲۳۹ھ

سنہ ۱۲۴۰ھ میں حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے ایک سہ دولتخانہ تعمیر فرمایا چنانچہ اوسکی یہ تاریخ ہے ؏

بنا فرمود چون عالی مکانے | امیر الدوله یا فرِ دل آرا

سرِ سر خیلِ سرداران عالم | زهیبت فیض او شهرت بهر جا

به پیشش جودِ آن فیاضِ دوران | نگیرد نام حاتم کس به دنیا

بمیدان چونکه اسپش گرد جولان | بیک دم شد قیامت آشکارا

زکین بگرفت چون آن تیغ در دست | چو گو برداشت از زین فرق اعدا

بهم گرگ و غنم در دورِ عدلش | همی نوشند باهم آب یکجا

بعهد او زبس دین را رواج است | تمامی کفر زائل شد سراپا

بنافِ نافه گردیده گرد بو | شمیمِ خُلق چون رفتش بصحرا

سپے تفریح خود در قلعهٔ خاص | بنا کرده مقامِ فرحت افزا

بخوبی در جهان ضرب المثل شد | سرِ اعدا ازو بر سنگِ خارا

بجاے آب و گل بس صرف کردند | زیاقوت و گهر الماس و مینا

ز انوار زر و الماس و گوهر | تو گوئی جلوهٔ صد مهر پیدا

بتوصیفش سخن دیگر چه رانم | که بیکار است فکرِ من در اینجا

ز ذاتِ آن مکین این فیض منزل | الٰہی تا ابد آباد بادا

چو شادان جُست تاریخِ بنایش | خرد گفتا۔ مقام عشرت افزا ۱۲۴۰ھ

اور اسی سال مین روبروے قلعه معلی ایک باغ لگایا گیا اور اوس کا نام **نظر باغ** رکھا گیا چنانچه یه اوسکی تاریخ ہے

چه خوش باغ از قلعه پیشِ نظر | نظر باغ نامش ازان شد مگر

زهر نوع اشجار خوش میوه دار | چه انجیر و امرود و نارنج و نار

بسا سیب و لیمون و انبه بهی | یکے از دگر برده گوئے بهی

بسا نخل خوشرنگ خوش سایه دار | ز بالا فرودش شده شاخسار

مگر از پئے سجده کین دمبین | بخدمت فرو کرده سر بر زمین

بفصل زمستان درو لاله زار | چو رخسار خوبان نموده بهار
زصد برگ داده دی رنگ زرد | بهار بهشتی درو جلوه کرد
گل نرگسش خوش بهاری فزود | باهل نظر شوخ چشمی نمود
پی مقدم آن امیر جهان | بود چشم او منتظر بی گمان
بیانش مکانی عجب دلکشا | که شد جلوهٔ باغ زر و پر ضیا
بجستم چو تاریخ او از سروش | ندا دلربا باغ آمد بگوش

۱۲۴۰ھ

اور یہ باغ بگوشۂ مغرب وملصق بکرانۂ شرق متصل محلہ امیر گنج ہے اور اس باغ مین پانچ کوٹھیان عظیم الشان طلاکار اور نہایت دلچسپ طرحدار تعمیر ہین اس باغ مین ایک عمارت نہایت عالیشان ہے جسکو **مچھی بھون** کہتے ہین اور اوس مین ایک نہایت عمدہ حمام بکرانۂ شمال واقع ہے اور اسی باغ کی وسط مین ایک مقام شیش محل نام ہے کہ سراپا مطلا ومذہب قابل دید ہے اس محل کی دید ہے نہ شنید ہے اور اس پرگنہ مین تین قلعے ہین اول قلعہ ہوم گڈھ کہ فی زماننا جسکو قلعہ امیر گڈھ وقلعہ معلی کہتے ہین یہ قلعۂ خاص ٹونک مین بجانب جنوب بارہ برج کا بسان بروج فلک واقع ہے اس قلعہ کا دور اور بلندی بحد اوسط ہے اور اندر قلعہ کے ایک چھوٹا قلعہ ہے جسکو **بالا قلعہ** کہتے ہین اور قلعہ مین تین مسجدین اور چار کنوین اور دو بنگلے بالا قلعہ پر ہین اور علاوہ اس کے مکانات عمدہ ودلچسپ مثل توشکخانہ وخزینہ ومنشی خانہ وکتب خانہ ودواخانہ وآبدارخانہ وپالکی خانہ وفراش خانہ وتوپ خانہ ومحکمۂ عالیہ کونسل ومحکمہ نیابت ومحکمہ حساب وجانچ وبخشیگری کل موقع بموقع تعمیر ہین بروج قلعہ معلی پر ۱۵۱ اتواپ تیار موجود ہین [illegible] باقی مدفون ہین دوسرا قلعہ محمد گڈھ ہے کہ ٹونک سے آٹھ کوس کے فاصلہ پر بجانب شرق واقع ہے تیسرا قلعہ مگرڈی ہے کہ ٹونک سے پانچ کوس کے فاصلہ پر بجانب شمال واقع ہے اگرچہ ٹونک مین بہت باغ ہین مگر نو باغ علاوہ نذر باغ کے مستثنا ہین اول گلزار ابراہیم کہ فی الواقع اسم باسمی ہے بجانب گوشۂ جنوب متصل موتی باغ عقب قلعہ معلی واقع ہے اسکے وسط مین ایک بنگلہ مختصر ہے بزمانہ سابق اسی جگہ ایک باغ تھا مگر بعہد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر بوجوہات چند در چند قطع کر دیا گیا تھا بعہد رئیس حال پھر لگایا گیا اور اسکا نام گلزار ابراہیم رکھا گیا **موتی باغ** گوشۂ مشرق واقع ہے اسکو **موتی بیگم** منکوحہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مرحوم ہمشیرہ منور خان عرف میان تھو نے بعہد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر لگایا ہے یہ باغ جملہ سردار شہر واعزۂ خاندان کا دفن گاہ ہے اور اس باغ کی غربی اور جنوبی گوشہ پر ایک چاہ اور مسجد اور تالاب ہے تالاب مین ہمیشہ پانی نہین رہتا ہے اور اس تالاب کے مشرق ومغرب وشمال رخ پر مکانات پختہ جہت آسائش

مسافرین و مترددین بعہد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بوساطت مختار الدولہ بہادر تعمیر کئے گئے ہین چنانچہ تاریخ تعمیر تالاب یہ ہے ؎

ز فضل خدا شد محمد امیر	بنا کرد مجمع و پاک غدیر

حضرت امین الدولہ بہادر رئیس حال نے اسی تالاب کے شمال رخ پر ایک مدرسہ تعمیر فرماکر مدرسۂ خلیلیہ نام کہا ہے - عیشگاہ باغ شہر سے باہر متصل بناس باغ بفاصلۂ یک میل واقع ہے اور اسکو نواب پسند بھی کہتے ہین ابتدا حضرت امین الدولہ بہادر رئیس حال نے اسمین ایک کوٹھی نہایت خوش قطع و خوش وضع بنوائی ہے بایام گرما اکثر حضور اسی باغ مین استراحت فرماتے ہین بناس باغ شہر سے باہر بفاصلۂ یک میل رود بناس پر واقع ہے اگرچہ یہ باغ بہت دیرینہ سال ہے مگر فی الحال رئیس حال نے از سر نو عریض و طویل احداث فرماکر بیگم باغ کے نام سے موسوم کیا ہے اور اسکے وسط مین ایک حوض نہایت آب و تاب کے ساتھ تعمیر کیا گیا ہے ایام برشگال مین اعلی درجہ کی تفریح گاہ ہے - باغ بند بیرون شہر بجانب شرق بفاصلۂ یک کروہ متصل رود بناس پائین کوہچہ عمق مین واقع ہے اور اسکی کنارۂ اعلی پر جانب شرق مکانات پختہ عمدہ تعمیر کئے گئے ہین اور اس باغ کے گوشۂ جنوبی پر بند آب نہایت وسیع و عمیق ہے اور بند آب مین جانوران آبی ہر قسم کے رہتے ہین اکثر حضور نواب صاحب بہادر یہان رونق افزا ہوتے ہین فیروز باغ بسمت شمال بیرون شہر لب شاہراہ عیدگاہ و عسکر فیروزی واقع ہے اسکو افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست نے برعایت فیروز جنگ فیروز باغ نام رکھا ہے حسن و خوبی اور دلفریبی مین یہ باغ رشک گلزار فرخار ہے چمن چمن طرفہ بہار ہے اسکے کنارۂ شرقی و شمالی پر ایک بنگلہ خوش وضع ہے اور اس بنگلہ مین ایک چھوٹا سا حوض فوارہ دار ہے - باغ خالہ صاحبہ لب دریاے بناس واقع ہے اس باغ کو خالہ صاحبہ نواب وزیر الدولہ بہادر اہلیخانۂ سید علی شاہ صاحب نے بعد انتقال و ارتحال شوہر خود اپنے نام سے موسوم کیا ہے بیگم باغ قدیمی متصل بناس باغ واقع ہے اس باغ کو والدۂ ماجدۂ حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے بعہد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر لگایا تھا اسمین قبور جناب اخوند محمد یار خانصاحب والد ماجد بیگم صاحبہ موصوفہ و دیگر قبور مثل سید علی شاہ صاحب و حافظ میر عالم خانصاحب و شاہ عالم خانصاحب موجود ہین علاوہ ان باغات کے اطراف شہر مین اکادن باغ سبز ہین خاص شہر مین چھپن ۵۶ مساجد پختہ موجود ہین از ان جملہ تین مسجدین کلان و خوش قطع ہین ایک جامع مسجد واقع امیر گنج لب شاہراہ عام تعمیر کی ہوئی نواب امیر الدولہ بہادر کی ہے چنانچہ اوسکی تاریخ پہلے لکھی گئی سنہ ۱۲۹۰ھ مین اس مسجد کی رئیس حال نے ترمیم فرمائی ہے یہ اسکی تاریخ ہے ؎

زہے مسجد و حوض عالی بنا	کہ دلچسپ آمد چو دار النعیم
ز سر کردہ باصر کہ آید دران	چو گل بشگفد از ہبوب نسیم

کنند سجدہ ہر کہ در وی با خدا | رہا نے در از عذاب الیم
چنان صرف شد زر بتعمیر او | کہ ہمسنگ شد سنگ با زر و سیم
چو نواب ہمنام حضرت **خلیل** | بنا کرد از فضل حق رحیم
پے سال تاریخ اتمام او | خرد گفت - بیت خدائے کریم
۱۲۹۸ھ

دوم مسجد قافلہ واقع وزیر گنج لب شاہراہ عام ہے کہ سنہ ۱۲۸۰ ہجری مین سادات قافلہ نے بنوائی ہے - سوم مسجد حکیم سردر شاہ واقع علی گنج لب شاہراہ عام ہے کہ سنہ ۱۲۵۳ ہجری مین حکیم صاحب موصوف نے بعہد نواب محمد علیخان صاحب بہادر بنوائی تہی مگر پہر صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر ناظم فوجداری و کیرائی نے سنہ ۱۲۹۵ ہجری مین اسکی ترمیم فرمائی چنانچہ تاریخ بصنعت صوری و معنوی قاضی مولوی حافظ محمد عبد الحلیم خان معجز سے یادگار ہے ؏

چون بعہد خسرو عالی تبار | یعنی ابراہیم خان باوقار
شد بنا این سجدہ گاہ خاص و عام | نوبت دیگر بفضل کردگار
بسکہ عالی ہست و مرزش ہم خوش ست | ٹونک را افزود از وی اعتبار
ہر کسے کو سعی ترمیمش نمود | باد از و راضی خدا روز شمار
با مظاہر جلوۂ حق جمع کرد | تا سن تعمیر او گشت آشکار
ہمچنین در صورت و معنے بخواند | دو صد و ہشت و نود را با ہزار
۱۲۹۰ھ

حویلی افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست واقع وزیر گنج قلعہ معلی سے بجانب شمال شاہراہ عام پر ہے عجب مقام راحت افزا ہے دیکھنے سے علاقہ ہے احاطے مین دو کوٹہیان پختہ دلچسپ دلفریب واقع ہین - اس حویلی کی محاذی مین بجانب شرق لب شاہراہ عام صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ صاحب کی حویلی ہے کہ کچہری کے نام سے مشہور ہے - حویلی شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ واقع امیر گنج قلعہ معلی سے بجانب شمال شاہراہ عام پر ہے اسکے روبرو ایک کوٹہی نہایت دلچسپ خوش وضع تعمیر ہے چنانچہ یہ تاریخ اسکی قاضی مولوی حافظ عبد الحلیم خان معجز سے یادگار ہے ؏

چونکہ محمود خان والا جاہ | آنکہ مقبول حضرت صمدست
ساخت ایوان نو بطرز عجیب | پیش او طارم سپہر پست

نیست مثلش بعالم امثال
غور کردم برائے تاریخش
سر زد آخر بنعمت توشیح

اشتراک غریب با بجار ١٢٩٦
در تعمیر پر سیم معجز

چرخ گر ہست لیک بے دوست
کین طریق تعلق ابد ست
سن تاریخ کان مراد خود ست
گر شود جسم مثل آن عدو ست
یک ہزار و دو صد شش و نود ست
١٢٩٦ھ

١٣١٢ ہجری میں اس کوٹھی کی ترمیم ہوئی چنانچہ تاریخ ترمیم یہ ہے ؎

رئیس قدر قدر محمود خان
چو کرد آبرو فکر تاریخ آن
نوشتم که ماند بنا یادگار
بنا نمود مکان عجب نظام الملک
چو فکر سال نمود آبرو سر دش خرد
چونکه صاحبزاده محمود خان
آبرو تاریخ او کرده رقم

بنا طرفه این قصر مسعود کرد
خرد در دمے حل مقصود کرد

بنا منزل خیر محمود کرد
١٣١٢ھ

ایضاً

محل راحت ہر دل مقام مسعود ست

بگفت مجلس عشرت مکان محمود ست
١٣١٢ھ

ایضاً

ساخته عالی محل عالی مقام

جلوهٔ صبح نشاط خاص و عام
١٣١٢ھ

اور اس کی محاذی میں بسمت شمال صاحبزادہ محمد اسفندیار خان بہادر جرنیل لشکر ظفر پیکر کی حویلی ہے نہایت مرتفع اور خوش رخ ہے
مؤلف نے تاریخ تعمیر صنعت براعۃ الاستہلال میں یوں لکھی ہے ؎

چونکه اسفندیار خان زمان
ابن نعمان خان ١٢
کرم کردگار کرد امداد
رعایت نام امداد احمد خان پسر کلان
ہست این ہم ہدایت الله
رعایت ہدایت اللہ خان
یونس از آبرو بہ آرزو گفت
یعنی محمد یونس خان آرزو ١٢
فکر کردم چو از پئے تاریخ

وه چه خوش منزل صفا بنیاد
١٣٠٠ھ

کرد تعمیر این عمارت را
به کفایت رسیده است بنا
برعایت کفایت اللہ خان ١٢
که حمید ست او بفضل خدا
برعایت حمید اللہ خان ١٢
که بکن سال این مکان انشا
که شد از غیب این ندا پیدا

بزمگاه رشک جنت الماوا
جواب سوال ١٢
١٣٠٠ھ

حویلی اشرف الامرا عمدۃ الملک جناب صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ واقع امیر گنج قلعہ معلی سے بجانب گوشہ مشرق

متصل موتی باغ واقع ہے۔

حویلی خاص الامرا اعتماد الملک صاحبزادہ محمد خان بہادر شمشیر جنگ واقع امیر گنج متصل نظر باغ ہے میان اعظم شاہ صاحب رامپوری خسر صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خانصاحب برادر خرد نائب الریاست نے بعہد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر تعمیر کی تہی اب صاحبزادہ صاحب موصوف کے قبض و تصرف مین ہے عالی شان رفیع المکان عمارت ہے۔ خاص ٹونک مین دو تکیہ مشہور ہین۔ ایک تکیہ کلان دوم تکیہ خرد۔ یہان بزرگان دین کے اکثر مزار ہین مگر از انجملہ دو مزار مشہور ہین ایک مزار حضرت سید محمود شاہ سید الشہدا کا کہ جسکو نوغزا کہتے ہین واقع کوہچہ متصل موضع شوپری کہ ٹونک سے بفاصلہ دو کروہ جانب مشرق بکنارہ شمال واقع ہے اور اوسکے قریب چند مزار اور بہی ہین مع مکانہائے پختہ اور ایک مندر کہنہ مہادیو کا اسکی سیدہی طرف ہے پہاگن کے مہینے مین مہادیو کا میلہ ہوتا ہے اور نوغزے صاحب کا میلہ اکثر ہوتا رہتا ہے۔ دوسرا مزار حضرت گلاب شاہ پیر کا ٹونک سے بفاصلہ یک کروہ بشاہراہ بند پختہ واقع ہے۔ شہر کے اطراف مین ۱۴ تالاب ہین مگر از انجملہ نو تالاب کلان ہین چار گہاٹدار اور پانچ غیر گہاٹ ہین بدین تفصیل۔ تالاب موتی باغ گہاٹ دار۔ تالاب علی گنج گہاٹ دار۔ تالاب چہتر بہوج گہاٹ دار۔ تالاب استل گہاٹ دار۔ تالاب ڈریواس غیر گہاٹ تالاب کہودم غیر گہاٹ۔ تالاب عیدگاہ غیر گہاٹ۔ تالاب تالکٹورہ غیر گہاٹ۔ تالاب گادولائی غیر گہاٹ۔ اور تین تالاب بڑے بڑے دیہات مین ہین شہر کے اطراف چند چہوٹی چہوٹی پہاڑیان ہین مگر ایک پہاڑی دریائے بناس سے بجانب شمال واقع ہے اور دیہات چرونج وہتونہ وپانہ وسہیلہ وبرونی وغیرہ اوسکے دونون طرف آباد ہین اوس پہاڑی مین جو متصل ہتونہ کے ہے بلور کی کان ہے چنانچہ حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے چند بار اوس پہاڑی سے بلور نکلوایا تہا۔ کہنہ اور جدید باوڑی شہر مین ۲۶ ہین۔ مندر مہادیو کے ۵ اور ہنومان کے نوزدہ۔ بہیرون اور دیبی کے بیس۔ سیتلا کے پندرہ۔ خاص ٹونک مین سراوگی جین مذہب بست ہین اور ادسوال کم اور اگروال خال خال۔

چار مندر شہر مین بڑے ہین دو سراوگیون کے اور دو بیشنون کے۔ چتر بہوج جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے پرانا مندر ہے اور قدیم سے ماہ بیساکہ مین اسکا میلہ ہوتا تہا اور پندرہ روز تک رہتا تہا جناب یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ نے اوس میلہ کو بہ تعصب مذہبی بکقلم موقوف فرمایا۔ مگر ہنود دون کے یہ تین چار میلے اسی ایام مقررہ پر ہوتے ہین میلہ نونا میلہ شیو راتری میلہ گنگور۔ اور زمینداری خاص قصبہ

کہا برہمن اور برہمنون کے نام مقرر ہے اور جو وہ براعات راؤ کیون کے نام ہے - واضح ہو کہ ریاست ٹونک واقع ملک راجپوتانہ
داخل رزیڈنسی راجستان ہے اور یہ پرگنات متفرق اضلاع پر منقسم ہین دو پرگنہ داخل ملک راجپوتانہ ہین اور تین پرگنہ داخل مالوہ سنٹرل
انڈیا ہین پرگنہ ٹونک و علیگڈہ کے متعلقات محکمہ رزیڈنسی مشرقی راجپوتانہ واقع ہے پورا ایجنسی ہاڑوتی و ٹونک واقع چہاونی دیولی سے
متعلق ہین اور پرگنہ پڑاوہ کے متعلقات محکمہ ایجنسی مغرب مالوہ واقع چہاونی آگر سے متعلق ہین اور پرگنہ نیماہیڑہ کے متعلقات محکمہ رزیڈنسی میواڑ
واقع اودیپور سے متعلق ہین - اور پرگنہ سرونج کے متعلقات ایجنسی سیہور علاقہ بہوپال سے متعلق ہین -

اس پرگنہ مین چاہ پختہ اس قدر ہین [illegible] چاہ خام [illegible] ہین - یہان سیر دو قسم کا مروج ہے ایک [illegible] روپیہ بہر کلدار کا جسکو سیر پختہ کہتے ہین
دوسرا سیر [illegible] روپیہ کلدار کا جسکو کچا سیر کہتے ہین - سنہ [illegible]ع مین یہان دار الضرب یعنی ٹکسال مقرر ہوئی عبارت سکہ روپیہ - ضرب ٹونک بعہد
ملکہ معظمہ سلطنت انگلستان قیصر ہند ۵

مبارک سکہ زد از فضل یزدان	رئیس ٹونک ابراہیم علیخان

عبارت سکہ فلوس ضرب ٹونک عہد ملکہ معظمہ انگلستان قیصر ہند محمد ابراہیم علی خان والی ٹونک - چونکہ سکہ مین چنور کی علامت ہے
اس سبب سے روپیہ سکہ چنورشاہی کہا جاتا ہے - سنہ ۱۸۶۴ء مین بعہد نواب محمد علیخان بہادر ریاست ہذا مین شفاخانہ مقرر ہوا اول اوس شفاخانہ کا
منصرم بہکو سنگہ نیٹو ڈاکٹر بمشاہرہ [illegible] کلدار مامور تہا - بعد ازان لالہ پربہو لال بمشاہرہ یکصد روپیہ سکہ کلدار مامور رہا فی الحال شفاخانہ کا منصرم
سید اصغر علی ہے - ریاست ہذا مین بہت سے طبیب ہین مگر فی الحال سات طبیب مثل سبعہ سیارہ سپہر حکمت پر تابندہ ہین از انجملہ
دو حکیم یعنی مولوی سید محمد دائم علی خان صاحب مع پسر حکیم مولوی سید برکات احمد صاحب معالج خاص حضور انور ہین و حکیم سید علی حسن صاحب
خلف اصغر حکیم سید نثار علی صاحب ساکن امروہہ و حکیم مولوی سید احمد علی صاحب المتخلص بہ سیماب و حکیم احمد علیخان صاحب داماد حکیم
سید سرور شاہ صاحب مرحوم و حکیم عابد علی خانصاحب المتخلص بہ کوثر خیرآبادی و حکیم محمد عبد الرحمن معالج اہل خاندان و نیز معالج رعایائے
شہر ہین اور فی زماننا حکیم محمد یوسف خان خلف جناب حکیم مولوی سلطان محمود خان صاحب بہی اچہے معالج ہین - یہان کئی مدرسے منجانب
ریاست مقرر ہین اون سب کے نگران پرنسپل حسن مرزا صاحب دہلوی بمشاہرہ مبلغ [illegible] مامور ہین اکثر اطفال پاس یافتہ موجود ہین اس پرگنہ
مین دو ندیان ہین ایک کا نام بناس ہے اور یہ ندی کوہ آبو سے نکلی ہے علاقہ میواڑ و علاقہ جے پور ہوتی ہوئی رود چنبل مین شامل ہوئی
ہے فصل ربیع مین خیار و خربزہ و تربوز و آلو و جو و بادنجان وغیرہ اس مین بکثرت پیدا ہوتے ہین اور سرکار مین محصول الشرح ضبطی فی بیگہ
چار روپیہ لیا جاتا ہے - دوسری ندی ڈوسی ہے کہ موضع گلود علاقہ ٹونک سے برآمد ہو کر بناس مین شامل ہو گئی ہے - اور ایام بارش

مین گگو و کھاٹ دلو غرنے گھاٹ سے ذریعہ کشتی بباعث طغیانی دریائے بناس باشندگان اندر دنی و بیرونی کو باخذ محصول کشتی عبور کرایا جاتا ہے۔ باصرار و استبداد بعض محبان صادق الوداد و مخلصان اخلاص نہاد اس ندی کی صفت مین چند فقرات فارسی سے لکھے جاتے ہین۔ وہ چہ خوش دریائیست عجیب و غریب کہ آبش بسان چشمۂ نوال اصحاب کرم دار باب ہمم جاریست و منہل صدا آبیاری سبزۂ بستان خضر را آب حیوان است و غنچہ طبعان بناحل را آب پیکان۔ اطفال نبات را دایہ۔ و مفلسان اشجار را مایہ۔ در حق سدہ کشت زار مسہل و غا شعار صدف و شفاف بے لاف و گزاف جوع را چارہ و لازمہ ہاضمہ ؎

بحر بناس آنکہ بخوبی ذات — نیست کم از نیل در ون صفات
از گہر آبش بصفا بیشتر — ہم بحلاوت عرق نیشکر
ہاضم و شیرین و سبک خوش گوار — شربت شیر و شکرست آشکار

و بموسم برشکال طغیانی آبش بیش از بیش کہ ہفت بحر اخضر بدریا بدریا امواج تسلسل روانی بسان سواران آب بگرداب انفعال غوطہ زن۔ و شادابی و سیرابیش طراوت بہار و لطافت گلزار را برنگ مہرگان زرد روئے رنگ بر و شکن۔ زہے لطافت و صفا کہ از روئے سلسبیل ارم ست و خنکی آب بہواکہ دافع داغ سودا و رافع خفقان رنج و الم ؎

لطیف و دلکشا آب و ہوائے — مبارک منزلے فرخندہ جائے

صفائی آبش آب گوہر را آب دادہ و روانیش روان در قالب طبع روان فشردہ ؎

شود تیغ آہن چو زین آب تر — ز خجلت شود آب آب گہر

و پہنائیش بعض جا یک میل و بعض جا نصف میل طولش بس طویل۔ ماہیان وران نہ چندان کہ بمیزان اہل قیاس آید بل از شست اندیشۂ دور بین سے جہد ؎

روان اندرو ماہیے سیم سیما — برنگ ہلال اندرون چرخ اخضر

و علاوہ این سبزۂ نوخیز رشک خط غالیہ بیز نوخطان فتنہ انگیز زیادہ از اندازہ کہ اندازہ نتوان ساخت باین یک بیت پرداخت ؎

اندرو سبزۂ نو خاستہ و آب روان — چشم بد دور نگوے کہ بہشت دگرست

و بسا جانوران و پرندگان خوش الحان و خوش رنگ وران رنگا رنگ و نیک آہنگ ؎

دران بسیار مرغان خوش آہنگ — بالحان از غنو نہا کردہ بر چنگ

دو بایام گرما خربزہ دہشنداند دران چنان شیرین ولذیذ می شود کہ لب نیشکر می چسپد و لنج زبان می از ذکرش با ہم نمی پیوندد حلاوتش کہ خرۂ خرما شکر دبار او ست و شکر شکر حلواو رکار ـ نوشین لبان شیرین دہان لنبہ جان خریدار و بہزار منت خواستگار ـ مذاقش را کہ کام جان شکر لبان شیرین می سازد و ذائقہ حلاوت سے بخشد فرہادمنشان از کوہ بہایش در خریداری بسبز بختان و فیروز طالعان در جان نثاری و جان سپاری ـ گر آبش خاصہ آب گوہر و یاقوت و زمرد دارد کہ بارش سفید و سرخ و برگش مینا رنگ برآید زہی حلاوت کہ بتمثیلش لبہای زمرد خطان شیرین بیان و دکش رنگ مرجان و لعل جنسان حق برگ بتمثالش خط نوخطان سبز رنگ ان محبوب حسن سنگ غیرت عنبر خطان برگ گفت نیکو گفت ؎

چکیدہ از شیرۂ او آب حیوان	جز این میوہ نباشد میوۂ جان
ندارد جز شکر گفتار آئین	ولی در پوست گوید حرف شیرین
بود شیرین و شہد او سے نماید	کسے را این سخن باور نیاید

آن آب شکر لبان جان پرور بردہ وین صدریزۂ الماس در جگر زمرد خطان بری پیکر نہادہ ؎

ز سبزی برز مرد لب کشادہ	بہار تازہ در سبزی نہادہ

اگر طوطی خامہ با وصاف ش ساز و برگ خاموشی ورزد بجاست واز فرط انفعال و وفور خجالت با ہجوم کوتاہی برنگ سوسن کبود گردد سزا ـ
پرگنہ کے دیہات میں اکثر قوم جاٹ اور کمتر قوم مینہ کاشتکار ہیں اور قدیم سے یہ پرگنہ دوازدہ پٹہ پر منقسم ہے اس تفصیل سے قصبہ ٹونک (۱)
بگڑی (۲) پیپلو (۳) محمد گڈھ (۴) بھور (۵) سانکنا (۶) رانولی (۷) بورکھنڈی کلان (۸) جھرانہ (۹) مہنداس (۱۰) پرانہ (۱۱) نانیر (۱۲)
حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کی عملداری سے پہلے زمانے مین قصبہ کی آبادی اور آمدنی کم تھی چنانچہ سمت ۱۸۳۰ بکرمی مطابق ۱۷۷۳ء
مین آمدنی پرگنہ یہ تھی [illegible] اور سمت ۱۸۶۳ بکرمی مطابق ۱۸۰۶ء مین یہ آمدنی تھی [illegible]
اب مع معافی و جاگیر و خالصہ یہ آمدنی ہے [illegible]

تعداد اسمائے کل مواضع تحصیل بگڑی مع کل رقبہ بدین تفصیل ہے

از روئے پیمائش سنہ ۱۹۴۷ مطابق سنہ ۱۲۹۸ فصلی

نمبر شمار	نام پرگنہ	نام تحصیل	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ	کیفیت
۱	ٹونک	بگڑی	امین پورہ	حاصہ گہ ۱۳ بسوہ	مارصہ بیگہ ۱۹ بسوہ	لماصہ گہ ۱۲ بسوہ	
۲	"	"	انور پورہ	الکمالہ للعہ گہ ۶ بسوہ	امالعہ گہ ۵ بسوہ	اعہ کمالعہ گہ ۱۱ بسوہ	
۳	"	"	ابراھیم آباد	صمالہ عہ گہ	کمامعہ گہ ۱۶ بسوہ	الکمالعہ گہ ۱۶ بسوہ	
۴	"	"	اکبر نگر	الماللعہ صہ گہ ۱۱ بسوہ	اکمالہ گہ ۱۶ بسوہ	السالہ للعہ گہ ۷ بسوہ	
۵	"	"	اعظم پورہ	سالہ للعہ گہ ۱۲ بسوہ	مارصہ معہ گہ ۱۷ بسوہ	سامعہ گہ ۹ بسوہ	
۶	"	"	خلیل آباد عرف اتالیق پورہ	اکماعہ گہ ۷ بسوہ	الکمالعہ گہ ۲ بسوہ	۱۰ الکمامعہ ۹ بسوہ	
۷	"	"	اسلام پورہ	اکمامعہ گہ ۲ بسوہ	مارمعہ گہ ۶ بسوہ	لماصہ بیگہ ۸ بسوہ	
۸	"	"	ابراھیم پورہ	المعہ گہ ۱۲ بسوہ	کمالعہ معہ گہ ۱۷ بسوہ	اعہ معہ بیگہ ۱۲ بسوہ	
۹	"	"	بردنی	اسالہ عہ گہ ۵ بسوہ	الصہ عہ گہ ۱۰ بسوہ	للعہ کمالہ معہ گہ ۱۵ بسوہ	
۱۰	"	"	بگڑی	للعہ صمالہ للعہ گہ ۱۱ بسوہ	الکامعہ گہ ۱۹ بسوہ	سمہ اکماعہ گہ ۱۰ بسوہ	

کیفیت	کل رقبہ	غیر مزروعہ	مزروعہ	نام موضع	نام تحصیل	نام پرگنہ	نمبر شمار
	الکامعسگہ ۵ بسوہ	السماعسگہ ۳ بسوہ	ماارصگہ ۲ بسوہ	بگڈودہ	ٹکڑی	ٹونک	۱۱
	کامعگہ ۱۷ بسوہ	کامعہ بگہ ۵ بسوہ	لعگہ ۱۲ بسوہ	بشیرپورہ	〃	〃	۱۲
	اعصللعگہ ۱۱ بسوہ	کامسگہ ۱۳ بسوہ	الماعگہ ۱۸ بسوہ	بیجوائر	〃	〃	۱۳
	اعلامعگہ ۲ بسوہ	اعمالسگہ ۱۴ بسوہ	مالعسگہ ۸ بسوہ	بورکھنڈی خرد	〃	〃	۱۴
	لعسما مسبگہ ۱۴ بسوہ	للعماللعگہ ۱۹ بسوہ	صماسگہ ۱۵ بسوہ	پرانہ	〃	〃	۱۵
	سماصگہ ۱۱ بسوہ	السالعگہ ۱۸ بسوہ	اعمالہللعگہ ۱۳ بسوہ	پالسریٹہ	〃	〃	۱۶
	سماممعگہ ۱۴ بسوہ	اعسماالعصگہ	سہلاعگہ ۱۴ بسوہ	جولا	〃	〃	۱۷
	سماللعگہ ایک بسوہ	الالامعگہ ۱۸ بسوہ	الکالعسگہ ۳ بسوہ	جوالی	〃	〃	۱۸
	اعالاسگہ ۱۸ بسوہ	الامالہلسگہ ۳ بسوہ	کالعمعگہ ۱۵ بسوہ	جوگا ٹین	〃	〃	۱۹
	الالاصمعگہ	السابسگہ ۱۸ بسوہ	صمالہللعگہ ۲ بسوہ	دوایہ	〃	〃	۲۰
	سہالہللعگہ ۱۲ بسوہ	اعصامعسگہ ۱۴ بسوہ	السابسگہ ۱۸ بسوہ	ڈائڑہ ترکی	〃	〃	۲۱

کیفیت	کل رقبہ	غیر مزروعہ	مزروعہ	نام موضع	نام تحصیل	نام ضلع	نمبر شمار
	للعہ للعسگہ ۹ بسوہ	اما للعسگہ ۸ بسوہ	اماعسگہ ایک بسوہ	دولت پورہ	بگڑی	ٹونک	۲۲
	للعما للعسگہ ۶ بسوہ	اما للعسگہ ۵ بسوہ	اما للعسگہ ایک بسوہ	ڈوڈواڑی	〃	〃	۲۳
	سما للعسگہ ایک بسوہ	سما معہ بیگہ ایک بسوہ	اصماعہ معسگہ	رانولی	〃	〃	۲۴
	الماسگہ	اماصسگہ ۱۹ بسوہ	سما للعمعسگہ ایک بسوہ	رحیم پورہ عرف دہولابہاٹہ	〃	〃	۲۵
	اماعسگہ ۷ بسوہ	الماسگہ ۸ بسوہ	ماماعسگہ ۱۹ بسوہ	چک حسن پورہ	〃	〃	۲۶
	للعسما للعسگہ	اما للعسگہ ۶ بسوہ	اماصسگہ ۴ بسوہ	رحیم پورہ عرف نیا گانون	〃	〃	۲۷
	الما للعہ بیگہ ۴ بسوہ	اما للعسگہ ۱۱ بسوہ	ساماسگہ ۱۳ بسوہ	سری نگر	〃	〃	۲۸
	سما للعسگہ ۱۸ بسوہ	للعسما للعسگہ ۲ بسوہ	الما للعسگہ ۱۶ بسوہ	سینٹرہ	〃	〃	۲۹
	کما للعسگہ ۱۹ بسوہ	اما للعسگہ ۱۶ بسوہ	چار بیگہ ۳ بسوہ	صدیق پورہ	〃	〃	۳۰
	صماعسگہ ۱۵ بسوہ	سامعسگہ ۱۱ بسوہ	ماصسگہ ۴ بسوہ	عنایت گنج	〃	〃	۳۱
	لما للعسگہ ۰ بسوہ	سما للعسگہ ۱۰ بسوہ	للعسگہ ۱۸ بسوہ	عزیز پورہ	〃	〃	۳۲

نمبر شمار	نام ریاست	نام پرگنہ	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ	کیفیت
۴۴	ٹونک	بگڑی	گلود	ا سما سـ بگہ ۹ بسوہ	اعـ سما للعـ عـ بگہ ۸ بسوہ	للعہ صما للعـ بگہ ۷ بسوہ	
۴۵	"	"	لانک	اسما بـ بگہ ۱ بسوہ	ہما لعـ بگہ ۸ بسوہ	ہما بـ صـ بگہ ۱۸ بسوہ	
۴۶	"	"	محمد نگر عرف ڈوانی	مالہ لـ بگہ	اسما لعـ بگہ ۱۲ بسوہ	اصما معـ بگہ ۱۲ بسوہ	
۴۷	"	"	مداری پورہ	لما للعـ بگہ ۱۱ بسوہ	مالعہ معـ بگہ ۹ بسو	اللعہ للعـ بگہ	
۴۸	"	"	ممانہ	السا ما سـ بگہ	اصما لعـ بگہ ۴ بسوہ	اعـ کما معہ ۴ بسوہ	
۴۹	"	"	مارکیڑا	لما مـ بگہ ۱۱ بسوہ	صما ما لعـ بگہ ۱۹ بسوہ	الما لعـ عـ بگہ ۱۰ بسوہ	
۵۰	"	"	نورنگ پورہ	سا عـ بگہ ۱۴ بسوہ	الما للعہ بیگہ ۱ بسوہ	اعـ صما عـ بگہ	
۵۱	"	"	ناتھڑی	لا سے بگہ ۹ بسوہ	لا صـ بگہ ۱۲ بسوہ	السما للعـ بگہ ایک بسوہ	
۵۲	"	"	نیماہیڑہ	الما مـ بگہ	الصما معـ بگہ ۱۰ بسوہ	ہما صما للعـ بگہ ۱۸ بسوہ	
۵۳	"	"	وزیرنگر	ماصر بیگہ ۴ بسوہ	الا للعـ بگہ ۱۷ بسوہ	سما مـ بگہ ایک بسوہ	
۵۴	"	"	وزیرآباد	الما عـ بگہ ۱۰ بسوہ	لما لعـ بگہ ۲ بسوہ	اعـ صما سے بگہ ۱۲ بسوہ	

دیہات استمرار پرگنہ ٹونک

نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	موضع
۱	ارنیا گھاٹہ	۴	پچھان	۷	کریم پورہ عرف	۹	کھیڑہ متصل ارنیا				
۲	ٹھولہ	۵	سندیلہ		نصیر پورہ		گھاٹہ				
۳	بیساوڑی	۶	علی پورہ	۸	کاردلہ	۱۰	منڈآور				

نوٹ چوپڑی تستیا رام پورہ - دیوگنج ہر سہ مواضع شامل منڈاور ہیں۔

دیہات جاگیر پرگنہ ٹونک

نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع
۱	احمد گنج	۱۱	احمد گنج ثانی	۲۱	بجل پورہ	۳۲	جبرانہ	۴۳	دوتانہ	۵۴	رام کشن پورہ
۲	اینددوہ	۱۲	احمد پورہ متصل	۲۲	بیگم پورہ	۳۳	بیباٹریہ	۴۴	ڈھوسری	۵۵	رگھوناتھ پورہ
۳	اسلام پورہ عرف		لیتن	۲۳	بنواڑہ	۳۴	جیکشن پورہ	۴۵	دیوپورہ	۵۶	رائے رام پورہ
	کاتا	۱۳	اسلام پورہ ثانی	۲۴	بلکمنڈیا	۳۵	جانکی بلب پورہ	۴۶	دیوربنا	۵۷	رحیم نگر
۴	السدپورہ	۱۴	ارنیا کانکڑ	۲۵	بجیوڑی	۳۶	حسن پورہ	۴۷	دیوپورہ ثانی	۵۸	رادھا کشن پورہ
۵	امین پورہ	۱۵	اسحاق پورہ	۲۶	باوڑی سوڑا	۳۷	چرونج	۴۸	دیولے	۵۹	زمان پورہ
۶	ارنیا کیدار	۱۶	ارنیامال	۲۷	بورکھنڈی	۳۸	خلیل پورہ	۴۹	ڈھوڈھیریا	۶۰	سانکھنا
۷	انور پورہ	۱۷	امام نگر	۲۸	بیتا داس	۳۹	حکیم پورہ	۵۰	ڈھونڈیا	۶۱	شوکل پورہ
۸	انور نگر	۱۸	بھوری	۲۹	بیلیو	۴۰	حنیف گنج	۵۱	رسول پورہ	۶۲	سیورام پورہ
۹	ایسر پورہ	۱۹	بھانجی	۳۰	باڈولہ	۴۱	حیات پورہ	۵۲	رحیم پورہ عرف بھوانی	۶۳	سوندی ہیل
۱۰	احمد پورہ عرف چوکی	۲۰	بیگم گنج	۳۱	شکریہ	۴۲	خان پورہ	۵۳	رسول پورہ عرف کھماس	۶۴	سیسولہ

نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع
۶۵	سوران	۷۵	تسلیم پورہ	۸۵	کلیان پورہ	۹۵	محمد نگر	۱۰۴	موہنی	۱۱۴	وزیرپورہ کلاں
۶۶	سوائی	۷۶	تلت پورہ	۸۶	گٹھانہ	۹۶	سولگر	۱۰۵	محمد نگر عرف [illegible]	۱۱۵	وزیرپورہ خرد
۶۷	سعید آباد	۷۷	کشن پورہ	۸۷	گمانس	۹۷	محمد پورہ عرف [illegible]	۱۰۶	محمت گنج	۱۱۶	ہڑی کلاں
۶۸	سہیل	۷۸	کیجوریہ	۸۸	گڈب پورہ		نیا گاؤں	۱۰۷	نواب پورہ	۱۱۷	اڑولی
۶۹	صفی پورہ	۷۹	کماتولہ	۸۹	لمین	۹۸	سیارام پورہ	۱۰۸	تانیسر	۱۱۸	ہنوتیا
۷۰	صمد پورہ	۸۰	گکراج کلاں	۹۰	لوہرواڑہ	۹۹	مرتضے نگر	۱۰۹	نور پورہ	۱۱۹	ہتونہ
۷۱	صولت پورہ	۸۱	گکراج خرد	۹۱	لطیف گنج	۱۰۰	محمود گنج	۱۱۰	پیپلولہ	۱۲۰	یمین پورہ عرف
۷۲	صدیق نگر	۸۲	کنور پورہ	۹۲	لچھمن پورہ	۱۰۱	مسعود پورہ	۱۱۱	نرپانہ		دہولکھیڑہ
۷۳	طالب پورہ	۸۳	گڑیڑیہ	۹۳	میوالی پورہ	۱۰۲	موتڈیہ	۱۱۲	نواٹیلہ	۱۲۱	یعقوب پورہ
۷۴	ظہور پورہ	۸۴	کیڑہ دیومشہ	۹۴	مہوتہ	۱۰۳	مواشی پورہ	۱۱۳	ولایتی پورہ	۱۲۲	یوسف پورہ

دیہات معافی پرگنہ ٹونک

نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع
۱	احمد اسد پورہ	۳	رحیم پورہ عرف	۴	سیتارام پورہ	۶	شوپوری	۸	محمد پورہ		
۲	دیوری		موتی پورہ	۵	سرور آباد	۷	عباس نگر		عرف ازنگا پورہ		

حال آبادی علی گڈہ علاقہ ریاست ٹونک

علیگڈہ ٹونک سے بارہ کوس بجانب شرق ہے اور جے پور سے پینتیس کوس بسمت جنوب و شرق ہے اور اکبر آباد سے بہتر کوس بجانب مغرب اور مادہو پور سے سات کوس بجانب گوشۂ جنوب و مغرب - اور ادینارہ علاقہ جے پور سے دو کوس سمت شمال و شرق ہے - عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۸ - دقیقہ - طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۱۴ - دقیقہ اس پرگنہ کا طول جنوباً و شمالاً بارہ کوس ہے - اور عرض شرقاً و غرباً ساڑہے دس کوس - سرحد مشرقی نو کوس اور شمالی پانچ کوس اور مغربی ڈیڑہ کوس اور جنوبی سات کوس ہے علی گڈہ سے بڑدائرہ علاقہ جے پور بجانب شمال تین

کوس سے بادشاہ نورالدین محمد جہانگیر کے عہد دولت میں بڑوارہ راجہ رگھوناتھ سنگھ بیلوری والے کے تحت تصرف مین تھا سمت ۱۶۶۲ بکرمی سے سمت ۱۶۹۱ بکرمی تک راجہ موصوف کے زیر حکومت رہا
اوسکی معزولی کے بعد سمت ۱۶۹۲ بکرمی مین شاہجہان بادشاہ نے رام سنگھ راٹھور رئیس جودہپور کو یہ پرگنہ جاگیر مین عطا فرمایا اور مواضع اوکھلانہ وغیرہ دیہات کلان کہ اب علی گڈہ کے متعلق
مین بڑوارہ سے تعلق رکھتے تھے سمت ۱۷۰۱ بکرمی مطابق سنہ ۱۰۵۶ فصلی با سندی ہ مین منجانب شاہجہان بادشاہ حکم عالی بنام رام سنگھ راٹھور
والی جودہپور درباره عطائے اراضی ۱۰۰۱ بیگھہ پرگنہ بڑوارہ سے نسبت بسنت رائے بوہرہ ساکن ٹوڈہ علاقہ سوائی جے پور کے صادر ہوا
راٹھور مذکور نے اراضی بموجب حکم شاہجہانی موضع اوکھلانہ پرگنہ بڑوارہ سے پیمائش کرکے مع سند معافی بوہرہ مسبوق الذکر کو دیدی اوسی سال مین
بوہرہ مذکور نے اراضی ۱۰۰۱ بیگھہ مین بناء علی گڈہ کی ڈالکر شہر پناہ اور بالا قلعہ وباغ وغیرہ مرتب کیا اور نام علیگڈہ کا رام پورہ رکھا اور باقی اراضی مین بوہرہ
مسطور نے کنوین بہت سے کہدوا کر قابل زراعت کرلیا - الحاصل سمت ۱۷۰۱ بکرمی مطابق سنہ ۱۰۵۶ فصلی سے سمت ۱۷۴۵ بکرمی مطابق سنہ ۱۰۹۵ فصلی
تک یہ پرگنہ علی گڈہ بوہرہ [illegible] کے قبض وتصرف مین رہا بعد انتقال بوہرہ مرقوم الصدر کے اوسکا بیٹا مسمی تلوک رائے قابض ہوا کلیان سنگھ وغیرہ
راو راجہ اروده سنگھ رئیس بوندی سے نے بوقت نصف اللیل قلعہ علی گڈہ مین شب خون مارا اور ایک پہر تک طرفین مین خوب تیغ زنی رہی اور دو سو
پچیس آدمی کشتہ وخستہ ہوئے آخر برادران راجہ موصوف نے علی گڈہ پر اپنا قبضہ کرکے چند مواضع پرگنہ بڑوارہ کے بھی شامل کر لئے تلوک رائے پسر
بسنت رائے بوہرہ واسطے دادرسی کے رئیس بوندی کی خدمت مین تین برس تک رہا آخر رئیس بوندی نے اپنے بھائیون کے نام ایک نامہ
درباره معافی اراضی تلوک رائے کے تحریر کیا برادران راجہ موصوف نے تلوک رائے کو اراضی بحالہ [illegible] پر قابض ودخیل کردیا - بادشاہ
اورنگ زیب عالمگیر کے عہد دولت میں بوجہ انواع مفسدہ پردازی ومنازعت ومخاصمت قوم راٹھور داوڈہ کے سمت ۱۷۹۵ بکرمی مین راجہ
سوائی جے سنگھ رئیس سوائی جے پور و مہاراو نے بحکم شاہی قلعہ علی گڈہ کو محاصرہ کیا محصوران قلعہ نے بوقت نصف اللیل فرار کو قرار پر ترجیح
دی راجہ سوائی جے سنگھ نے نصف دیہات علاقہ علی گڈہ مین اور نصف علاقہ بڑوارہ مین شامل کرکے بالاستقلال قبضہ کرلیا بعد پانچ برس
کے سمت ۱۸۰۰ بکرمی مین راجہ سوائی جے سنگھ فوت ہوا اور راجہ ایسری سنگھ اوس کی جگہ مسند نشین ہوا پانچ برس یہ قصبہ اوسکے قبضے مین رہا
سمت ۱۸۰۵ بکرمی م سنہ ۱۱۶۲ ہجری مین راجہ مادھو سنگھ برادر علاتی راجہ ایسری سنگھ نے بامداد فوج مہارانا والی اودےپور ولشکر ہولکر شہر جے پور
پر یورش کی راجہ ایسری سنگھ نے تنگ آکر زہر کہالیا آخر تھوڑی دیر مین مرگیا جے پور راجہ مادھو سنگھ کے قبض وتصرف مین آیا راجہ موصوف
نے پرگنہ ٹونک وپرگنہ علی گڈہ کو بعوض امداد واعانت تفویض کار پردازان ہولکر کیا چنانچہ سمت ۱۸۱۴ بکرمی م سنہ ۱۱۶۴ فصلی تک ہردو پرگنات ہولکر کے
قبض وتصرف مین رہے پھر بسبب منازعہ برادران ہولکر کے ہردو پرگنات پر راجہ جے پور کا قبضہ ہوگیا سمت ۱۸۱۵ بکرمی مطابق سنہ ۱۱۶۵ فصلی سے
سمت ۱۸۲۲ بکرمی م سنہ ۱۱۷۳ فصلی تک راجہ موصوف کی عملداری رہی پھر فوج ہولکر نے علی گڈہ پر بزور شمشیر قبضہ کیا سمت ۱۸۲۲ بکرمی م سنہ ۱۱۷۳ فصلی سے

سمت ۱۸۰۲ بکرمی م ۱۲۰۸ فصلی تک علیگڈھ ہولکر کے قبضہ مین رہا پھر سمت ۱۸۰۲ بکرمی م ۱۲۰۸ فصلی مین راجہ پرتاپ سنگھ نہت راجہ مادہو سنگھ نے ٹھیکہ پر بے جنگ و جدل قبضہ
کر کے اپنے گرو جگراج منتہ کو عطا فرمایا جگراج منتہ نے بالا قلعہ کو ترمیم کیا سمت ۱۸۴۲ بکرمی م ۱۱۹۰ ف تک جگراج منتہ کی حکمرانی رہی پھر مہاراجہ جسونت راو ہولکر
نے علیگڈہ قبضہ کیا سمت ۱۸۴۲ بکرمی م ۱۱۹۹ فصلی مین کرپال سنگہ کو ہولکر نے یہ پرگنہ عطا کیا سمت ۱۸۵۰ بکرمی م ۱۲۰۴ فصلی تک کرپال سنگہ نے حکمرانی کی بعدہ بوجہ
بغاوت و عدم اطاعت ہولکر جبرنیک صاحب بہادر ملازم ہولکر نے قلعہ علیگڈہ کا محاصرہ کیا اور چار مہینے تک یہ محاصرہ رہا آخر حکمت عملی سے کرپال سنگہ کو گرفتار کیا اور دو سال تک
بالاستقلال حکومت کی سمت ۱۸۵۵ بکرمی م ۱۲۱۱ فصلی مین جبرنیک صاحب بہادر و تمام ملازمان صالح پیشہ کر کے نامہ واقع ہوا مہاراج ہولکر ذکیس کو ٹٹ کی مدد سے جبرنیک صاحب کو مقید کیا بعد ازان جبرنیک
صاحب نے بامداد پیرو صاحب ملازم سندھیہ ٹونک اور علی گڈہ پر قبضہ کیا اور ایک سال تک بالاستقلال حکمرانی کی سمت ۱۸۶۰ بکرمی م ۱۲۱۲ فصلی مین
ہولکر کی طرف سے پنڈت بابوجی والی و حاکم حکمران ہوا بعدہ ڈونڈ صاحب بہادر جناب سرکار کمپنی موضع بامنیان مین کہ علی گڈہ سے ایک کوس
کے فاصلہ پر ہے چار مہینے تک فروکش رہا مگر علی گڈہ پر قابض اور دخیل نہو سکا پھر پنڈت مذکور واسطے شادی اپنے فرزند کے ریاست کوٹہ کو گیا
اور اپنی جگہ پنڈت بہاوجی اور ٹوہونڈجی کو مامور کر گیا اس اثنا مین دیارام پٹیل موضع اوکھلانہ نے صاحب موصوف سے سازش کر کے قلعہ علی گڈہ
مین آیا اور مردمان قلعہ کی غفلت دریافت کر کے صاحب مسبوق الذکر کو خبردار کیا صاحب مزبور نے موضع بامنیان سے بجانب قلعہ علی گڈہ
یورش کی قلعہ والون مین سے جسنے مقابلہ کیا قتل ہوا اکثر لوگ چھوٹے دروازہ سے بھاگ گئے چونکہ دروازہ پر فوج مسلح کمین گاہ مین بیٹھی تھی ہزاریون
کو ایک کھیت نہ جانے دیا دمین کھیت رکھا۔ پھر ڈونڈ صاحب مکل صاحب کو اپنا قایم مقام کر کے اپنی سکونت گاہ کو چلے گئے مکل صاحب دو سال
تک بالاستقلال حکمران رہے سمت ۱۸۶۲ بکرمی م ۱۲۱۵ فصلی مین مہاراج جسونت راو ہولکر راہ درہ مکندرہ علاقہ کوٹہ سے عازم علیگڈہ ہوئے صاحب
موصوف نے خبر آمد لشکر ہولکر سنکے بے اختیار افتان و خیزان بوقت نصف النہار فرار ہو گئے مہاراج ہولکر نے اپنی طرف سے محبوب راو
پنڈت کو ناظم کیا اسکی نظامت ڈیڑہ سال تک رہی پھر اگوجی ہولکر عامل ہوا سمت ۱۸۶۵ بکرمی م ۱۲۱۷ فصلی مین بازن راو پنڈت عامل رہا پھر لالہ جتے
پنڈت ساکن کوٹہ نے سمت ۱۸۶۹ بکرمی م ۱۲۲۱ فصلی تک بطور مستاجری کار نظامت کو انجام دیا بعد ازان بالاجی راو پنڈت سمت ۱۸۷۳ بکرمی م ۱۲۲۵
فصلی تک قابض و دخیل رہا پھر مانک راو پنڈت نے ایک سال تک عاملی کی سمت ۱۸۷۴ بکرمی م ۱۲۲۶ فصلی مین درمیان صاحبان انگریز بہادر اور
مہاراجہ جسونت راو ہولکر کے صلح بغرض ظہور آئی حسب الرقام مہاراجہ موصوف گارن صاحب بجاے مانک راو پنڈت قابض ہوا چندے گارن صاحب نے قیام کر کے میجر
ہربٹ صاحب کے تفویض کیا ہربٹ صاحب نے تحصیل فصل ربیع کر کے ماہ بہادون سمت ۱۸۷۵ بکرمی م ۱۲۲۷ فصلی مین حسب الحکم سرکار کمپنی بعوض دیپالپور یہ پرگنہ حضرت نواب
امیر الدولہ بہادر کو تفویض کیا بحمدہ تعالی و تقدس آج تک ۱۳۰۸ ھ م ۱۹۰۰ ع ہے حضرت امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ دام اقبالہ قابض
متصرف ہین اللہ تعالی اس رئیس دریا دل کو جب تک ابر رحمت زمین پر سایہ فگن رہے سلامت باکرامت رکھے آمین ثم آمین یا رب العالمین

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

کیفیت قلعہ علی گڑہ

یہ قلعہ زمین نشیب مین واقع ہے اور دور قلعہ کا دوہزار پانچ سو چہتر گز اور بلندی مین اوسکی دیوار چہ گز تین گرہ اور عرض مین ایک گز قلعہ کے برج (ساڑھے چھ گز) لمعہ مین ۱۴ بڑے چار چہوٹے ۱۸ برجون مین ۳۰ توپین تیار ہین افسران توپخانہ قلعدار ایک کپتان ایک اجیٹن ایک صوبہ دار ایک جمعدار ایک گولنداز ۵۰ بلعس مرزان ۵۰ بہ بندی ایک کپتان ایک اجیٹن ایک صوبہ دار ایک جمعدار ایک سپاہی ۵۲۰ کل اور ۴۲ سوار واسطے تحصیل مال واجب کے سترہ مین اس پرگنہ مین دو تہانے مسافران وبیوپاریان وانتظام واردات وغیرہ کے لئے موضع پاڈلیا و موضع کہواڑیا مین مامور ہین جیلخانہ نہین ہے ایک مکان بالا قلعہ مین محبوس سنگین کے لئے تیار کیا گیا ہے اور بعض مکانات بالا قلعہ کے سنہ ۱۹۱۸ بکرمی مین بارود کے صدمہ سے منہدم ہو گئے خاص قصبہ علی گڑہ مین مساجد پختہ چہ ہین از انجملہ ایک مسجد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے تعمیر فرمائی ہے دیہات مین چودہ مسجدین ہین گیارہ مندر خاص قصبہ مین ہین از انجملہ تین مندر بہت پرانے اور ایک مندر جسکو سراوگیون کا مندر کہتے ہین عمارت قدیمہ سے ہے اور دیہات مین ۹۲ مندر ہین از انجملہ ۱۵ مندر پختہ ۷۷ مندر خام ہین اور اس پرگنہ مین چار قلعہ ہین ایک قلعہ واقع خاص قصبہ جسکا ذکر پہلے ہو چکا۔ اور تین چہوٹے قلعہ ہین شکستہ ایک بموضع کرواڑیا دوسرا بموضع کہاتولی تیسرا بموضع بالسلا اور ایک باوڑی موسومہ بہ سنگا شاہ موضع شوپ مین قابل دید ہے اس پرگنہ مین سات قصبہ اور تین مواضع بہت بڑے ہین کہ اون مین آبادی ایکہزار آدمی سے زائد ہے چنانچہ اس نقشہ سے تعداد مرد و زن معلوم ہو سکتی ہے ۔

نمبر	نام موضع	تعداد خانہ	تعداد مرد	تعداد عورت	تعداد کل مرد و زن	فاصلہ از قصبہ	سمت	کیفیت
۱	علی گڑہ	۵۴۵	۱۵۵۶	۱۶۳۴	۳۲۳۶			
۲	چورو	۳۲۵	۸۲۱	۹۲۸	۲۰۶۴	دو کوس	شرقاً	
۳	شوپ	۳۱۶	۶۰۵	۶۰۹	۱۲۲۰	تین کوس	شرقاً	

آب و ہوا سے قصبہ ایام گرما و سرما مین عمدہ اور ایام بارش مین بسبب عفونت آبہائے غلیظ کہ اکثر نشیب مین ٹہر جاتا ہے موجب مضرت کے باشندگان قصبہ کا رنگ گندم گون اوسط قد اوسط اندام ہوتا ہے اس پرگنہ مین دار الضرب نہین ہے روپیہ اور فلوس ضرب ٹونک کا رائج ہے مدرسے چہ ہین ایک مدرسہ فارسی کا اور پانچ مدرسے ہندی کے ہین۔ بعہد سلطنت یہان پانچ مرتبہ قحط سالی ہوئی ہے اول بار سمت ۱۸۶۹ اور سمت ۱۸۷۰ بکرمی مین

اِس قحط سالی مین آٹھ سو سات آدمی ضایع ہوکے دوسری بار سمت ۱۸۹۱ بکرمی مین اِس قحط سال مین تین سو بیالیس آدمی فوت ہوئے تیسری بار سمت ۱۸۹۴ بکرمی مین اِس قحط سال مین ایک سو چھبیس آدمی ضایع ہوئے چوتھی بار سمت ۱۹۲۵ بکرمی مین اس قحط سال مین سات سو آدمی فوت ہوئے پانچوین بار سمت ۱۹۳۵ بکرمی مین اس قحط سال مین ساٹھ آدمی ضایع ہوئے - اِس پرگنہ مین تین پہاڑیان بسمت مشرق ہین ایک موضع آلی دوم موضع ملاپورہ سوم موضع کرواڑیا - اور بجانب مشرق دو ،، دو ،، روان ہین ایک بجانب مشرق کہ سرحد بلون اور اندرگڑھ کی طرف چلی گئی ہے اسمین پانی ہمیشہ جاری رہتا ہے اور خیار و خربزہ و ہندوانہ وغیرہ خوب پیدا ہوتے ہین دوسری ندی بسمت جنوب بشاہراہ ٹونک واقع ہے اسکو کھوا کہتے ہین اسکا پُل ستمدرہ بعہد دولت عہد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ تیار ہوا ہے اسمین پانی ہمیشہ جاری نہین رہتا ہے خربزہ وغیرہ خوب ہوتے ہین - اس پرگنہ مین چھبیس تالاب ہین ازانجملہ بارہ تالاب بڑے ہین کہ اون سے زراعت کو پانی دیتے ہین اور اونکے نیچے اراضی [illegible] بیگہ شامل اراضی چاہی ہے باقی رہے تیرہ تالاب پانچ اونمین خشک ہوجاتے ہین اونمین گندم کی کاشت کاری ہوتی ہے اور آٹھ تالابون سے آٹھ ماہ تک مویشی پانی پیتے ہین - بمقام [illegible] موضع اوکملاوہ مین ایک میلہ ہوتا ہے اوسکو دیوار کا میلہ کہتے ہین اور اس میلہ مین سانپ کی پرستش ہنود کرتے ہین آدمی قریب [illegible] کے جمع ہوجاتے ہین

مزروعہ	افتادہ	کل رقبہ
[illegible] بیگہ	[illegible] بیگہ	[illegible] بیگہ

چاہی	بارانی	قابل زراعت	ناقابل زراعت
[illegible] بیگہ	[illegible] بیگہ	[illegible] بیگہ	[illegible] بیگہ

کل اراضی معافی

[illegible] بیگہ

معافی	خیرات	حق الخدمت
[illegible] بیگہ	[illegible] بیگہ	[illegible] بیگہ

محاصل پرگنہ

[illegible]

[illegible]

تعداد دیہات پرگنہ علی گڈہ

نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع
۱	دکھلانہ	۱۷	پھان	۳۳	عمر پورہ		دیہات استمرار	۶۱	جھنڈوا	۷۷	کماریہ
۲	چک ادکھلانہ	۱۸	دولت پورہ	۳۴	کھاتولی	۴۹	آملی	۶۲	چورد	۷۸	گاڑولی
۳	ابراہیم گنج	۱۹	دیولی	۳۵	کٹھرے	۵۰	پاڑلیو	۶۳	حیدری پورہ	۷۹	گانگلی
۴	ابراہیم نگر	۲۰	رحمن پورہ	۳۶	کرکواڑیہ		دیہات جاگیر	۶۴	روہیت	۸۰	گکلوانیان
۵	انور نگر	۲۱	رگھناتھ پورہ	۳۷	کوتری			۶۵	رتن نگر	۸۱	لساریہ
۶	اسلام نگر	۲۲	رسول پورہ	۳۸	گوبند پورہ	۵۱	اسگنج	۶۶	سندیلی	۸۲	مولوی نگر
۷	آلی	۲۳	رحیم نگر	۳۹	گوبالے	۵۲	احمد نگر عرف	۶۷	شوب	۸۳	منوہر پورہ
۸	اسپر پورہ	۲۴	رینجھبودہ	۴۰	گوپال پورہ		میان خانکی جھونپڑی	۶۸	صدیق پورہ	۸۴	محبوب نگر
۹	اصل گاؤں	۲۵	روشن پورہ	۴۱	مستدار	۵۳	اللہ پورہ	۶۹	صولت پورہ	۸۵	مہوا
۱۰	اسگنج	۲۶	سبحان پورہ	۴۲	محمد پورہ عرف نگر	۵۴	بشن پورہ	۷۰	عثمان پورہ	۸۶	وزیر پورہ
۱۱	بیلوتہ	۲۷	سالم پورہ	۴۳	موتی پورہ	۵۵	باہدریہ	۷۱	عتیق پورہ	۸۷	ہنوتیا
۱۲	بانسلا	۲۸	سیدری بانیان	۴۴	مبارک نگر	۵۶	پچالہ	۷۲	علی نگر	۸۸	یمین پورہ
۱۳	بشن پورہ	۲۹	سیدری گوجران	۴۵	محمد پورہ عرف باری کی جھونپڑی	۵۷	بجال	۷۳	علی پورہ		دیہات معافی
۱۴	بانیان	۳۰	شاہ پور خرد	۴۶	ملا پورہ	۵۸	پائگاہ کلاں	۷۴	عالم پورہ		
۱۵	برالہ	۳۱	شاہ پور کلاں	۴۷	نواب گنج	۵۹	پاٹولی	۷۵	غفور پورہ	۸۹	مدن پورہ
۱۶	شکریہ	۳۲	قصبہ علی گڈہ	۴۸	نواب پورہ	۷۰	پاڈلی	۷۶	قیصر پورہ	۹۰	نظیم پورہ

بیان آبادی پڑاوہ علاقہ ریاست ٹونک

شہر پڑاوہ علاقہ ریاست ٹونک لب شاہراہ اوجین و کوٹہ واقع ہے اوجین سے بجانب شمال اکتیس کوس اور کوٹہ سے چھتیس کوس بجانب جنوب۔ ٹونک سے ایکسو چالیس کوس سمت جنوب عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۹ دقیقہ۔ طول بلد شرقی ۷۶ درجہ چار دقیقہ اطراف پرگنہ مین بجانب جنوب و مغرب اقوام سوندھیہ اور راجپوت سکونت پذیر ہے اور اسی وجہ سے دیہات جنوبی و مغربی پرگنہ ہذا کو سوندواڑہ اور دیہات شمال و مشرقی کو رجواڑہ کہتے ہین اور یہ پرگنہ علاقہ اندور و گوالیار و جہالاواڑ سے ملحق ہے حد شرقی سرحد موضع دہرونیان تک کہ قصبہ سے ڈہائی کوس ہے سرحد قصبہ سوہت علاقہ گوالیار سے ملصق ہے اور حد غربی سرحد موضع آینا کہیڑی تک کہ چھہ کوس ہے موضع سیل گڈہ علاقہ جہالاواڑ اور سورہ و گیلانی علاقہ اندور سے ملزق ہے اور حد شمالی سرحد موضع ودلیا تک کہ ساڑھے آٹھہ کوس ہے موضع گاویہ علاقہ اندور سے متصل ہے۔

کہتے ہین کہ سنہ ۹۴۱ھ ہجری م سنہ ۹۳۱ فصلی مین لشکر بادشاہ ابو اسحق سبکتگین غزنوی کا یہان آکر پڑاو پڑا تہا اور جہان اب قلعہ پڑاوہ ہے خاص خیمۂ شاہی نصب تہا اوس زمانہ مین یہان چند گہر بینون اور بہیلون کے تہے اوسی عہد مین ہر دو قوم مشرف باسلام ہوکر عہدہ پاسبانی و چوکیداری پر مامور ہوئین چنانچہ شیخ وزیر وغیرہ اوسی قوم سے ابتک اپنے عہدہ پر مامور ہین۔ بہ حکم شاہی نسبت فتح محمد خان صوبہ دار بنا بر آبادی شہر صادر ہوا صوبہ دار مسبوق الذکر نے چندروز مین مکانات دلچسپ و محلات دلکش خوش قطع بنا کئے اور بائیس پرگنہ متعلق کرکے باعتبار پڑاو شاہی کے پڑاوہ کے نام سے موسوم کیا رفتہ رفتہ پڑاوہ مشہور ہوگیا۔

اور بعض کا یہ قول ہے کہ سمت ۹۲۵ بکرمی مین بعہد راجہ بہرتری والی چتوڑ پیارجی مینہ منڈلوی دو پرتہا پٹیل نے اس شہر کو آباد کرکے پیاڑوہ نام رکہا کثرت استعمال سے پڑاوہ مشہور ہوگیا قول اول سے قول ثانی اصح معلوم ہوتا ہے اسلئے کہ بادشاہ ابو اسحق سبکتگین کا یہان آنا کتب تواریخ سے مفہوم نہین ہوتا ہے اور بادشاہ موصوف سنہ ۹۷۶ھ مین سریر آرائے سلطنت ہوا اور سنہ ۹۷۷ھ مین انتقال فرمایا اس بادشاہ نے کل تین برس حکمرانی کی۔ عہد بادشاہ بابر سے بادشاہ محمد شاہ تک یہ پرگنہ سلاطین مغلیہ کے تحت تصرف مین رہا سمت ۱۶۹۲ بکرمی مین شاہجہان۔ بادشاہ نے یہ پرگنہ تن سنگہ رئیس رتلام کو عطا فرمایا سمت ۱۸۰۱ بکرمی تک روسا رتلام قابض و دخیل رہے پہر سنہ ۱۷۳۵ء مین صوبہ مالوہ باجی راؤ پیشوا کے نام ہوگیا پہر سمت ۱۷۸۵ اور سمت ۱۷۸۶ مین رانا سنگرام سنگہ رئیس میواڑ و سوائی جے سنگہ والی جے پور کی حکومت مشترک رہی سمت ۱۷۹۳ بکرمی مین یہ پرگنہ ملہار راؤ ہولکر کے تحت تصرف مین

آیا جب ملہار راؤ ہولکر فوت ہوا اوسکی زوجہ مسماۃ اہلیہ بائی بوجہ لاولدی کے مسند نشین ہوئی - پیشوا والئی پونا ستارا نے بنام
رانی مذکورہ یہ لکھا کہ تین لاکھ روپیہ کی جائداد وجہت مصارف ضروری کافی ہے باقی جائداد زائدہ سے رانی دست بردار ہوجائے
رانی مذکورہ نے بمجرد دریافت تحریر ہذا کے یہ جواب لکھا کہ ہمارے بزرگوں نے اس ملک کو بزور شمشیر لیا ہے اگر تم اس ملک
کو لینا چاہتے ہو تو ہمین کوئی دم مین میدان - پیشوا نے رانی مذکورہ کا جواب سنکر بیس ہزار سپاہی ہزار بنا بر مقابلہ و محاصرہ
بھیجے اہلیہ بائی کہ ایک عورت مردانہ تھی چالیس ہزار موجرا لیکر اوسکے مقابل ہوئی اور یورش کرکے برہان پور تک پہونچی

نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد — خدا پنج انگشت یکسان نکرد

افسران لشکر پیشوا نے بوا وید دلیری و مردانگی عورت کے مقابلہ سے اعراض کیا اور پیشوا سے جا کر عرض کی کہ اگر آپ
ایک عورت پر فتحیاب ہوگئے تو کچھ بہادری نہوئی اور اگر خدانخواستہ آپ پر عورت کامیاب ہوگئی تو موجب سبکی اور باعث بدنامی
ہے آخر کار پیشوا کے سرداران فوج نے اوس عورت مردانہ سے صلح کی استدعا کی اہلیہ بائی نے اپنے ملک کی طرف
مراجعت کی پھر بطور خود پیشوا کی ملاقات کے لیے ملک پونا کو گئی دو تین لاکھ نذر گذرانی پیشوا نے خلعت فاخرہ اور داد و دہش سے مالامال
کیا چند روز اہلیہ بائی ملک پونا مین رہی بعد ازان اپنے ملک کو واپس آگئی پھر سمت ۱۸۵۲ بکرمی م ۱۷۹۵ء مین اہلیہ بائی نے
انتقال کیا اوسکی جگہ تکوجی ہولکر صدر نشین ہوا اسنے دو برس تک حکومت کی سمت ۱۸۵۴ بکرمی م ۱۷۹۷ء مین فوت ہو گیا اوس کا
بیٹا کاشی راؤ حکمران ہوا اسنے چند ماہ حکومت کی پھر جسونت راؤ ہولکر قابض و دخیل ہو گیا -

الحاصل سمت ۱۸۶۶ بکرمی مین یہ پرگنہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے قبض و تصرف مین آیا بحمدہ تعالی و تقدس اب تک
کہ سنہ ۱۳۱۱ھ ہے حضرت نواب امین الدولہ بہادر کے قبضہ اقتدار مین ہے - سنہ ۱۸۵۷ء مین بایام غدر حاجی محمد عثمان خان
پیشکار پرگنہ ہذا نے باعانت چند اوشان نکبت تواماں براہ بغاوت مسمیان شیو بخش و بہاری مل ساہوان پرگنہ کو میان ہمت خان
مرحوم کی حویلی مین مقید کیا اور اون سے دس ہزار روپیہ طلب کیا ریاست کیطرف سے جہت انتظام مالاکلام کپتان محمد سعادت علیخان
خلف محمد علیخان ابن مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ کو مامور کیا گیا کپتان موصوف نے بحسن انتظام و ضابطہ تمام اوس باغی
بدمعاش کو مع رفقاے نابکار مقید کرکے حاضر در دولت کیا -

بعد ایام غدر وہ باغی بدکردار ریاست سے اخراج کیا گیا - اسی ایام مین باغیان ہمراہی تانتیا ٹوپی نے جھالراپاٹن پر یورش کی مہاراجہ پرتھی سنگھ
رئیس جھالاواڑ مع دو چار کس بحالت سراسیمگی قصبہ سوہت علاقہ گوالیار مین آئے چونکہ قصبہ سوہت پرگنہ ہذا سے بہت قریب ہے

عامل پرگنہ پڑاوہ سے بہ پیرا ستدراک حال سراسیمگی مہاراجہ صاحب موصوف یک قبضہ شمشیر ہندی و یک راس اسپ تازی پیشکش کیا اور بنا بر حفاظت مہاراجہ صاحب موصوف سوار و پیادے ہمرکاب کر کے ڈگ علاقہ جہالاوار تک پہنچا دیا بعدہ انکی مہاراجہ صاحب تانیا توپی کے فوج قصبہ سوسنیر مین آئی از انجملہ تھوڑے سوار قصبہ پڑاوہ مین پہونچے اور مقیدان سلسلۂ زندان کو رہا کر کے بجانب قصبہ سوسنیر چلے گئے اس واقعہ کے آمدورفت بعد کپتان شور صاحب بہادر مع فوج پرگنہ ہذا مین تشریف لائے عامل پرگنہ نے بدستور قدیم استقبال کیا اور حسب معمول کار رسد رسانی کو انجام دیا صاحب بہادر موصوف ایک مقام کر کے باغیان بدمعاش کے تعاقب مین چلے گئے اس پرگنہ کے دو حصے ہین حصہ اعلی کو سوندھواڑہ کہتے ہین اور حصہ اسفل جہالاوار کے نام سے مشہور ہے سوندھواڑہ کی زمین مین پیداوار اعلی درجہ کی ہوتی ہے اور جہالاوار کی زمین ناقص اور کم رقبہ ہے یہان کی آب و ہوا ملک مالوہ کی طرح ثقالت رکھتی ہے اکثر اشخاص کے شکم اور سینہ اور پشت پر داغ لگائی جاتے ہین - اس پرگنہ مین اکثر عمارت گلی و خشتی سفالپوش ہے قوم سوندھیہ اکثر اور دیگر اقوام کمتر سکونت پذیر ہین یہان ہمت خان کہ بعہد حضرت نواب امیرالدولہ بہادر مشرف باسلام ہوئے قوم سوندھیان سے تھے حضور اعلی انکو اپنے فرزند کے برابر سمجھتے تھے چنانچہ انکو جاگیر ع ہزار کی مرحمت فرمائی تھی اونہون نے قلعہ ہمت گڈہ و دیگر مکانات وغیرہ تعمیر کئے ہین -

اس پرگنہ مین چار تھانہ ہین ایک جانب مشرق موضع دہرنیان مین کہ قصبہ سے دو کوس ہے - دوسرا تھانہ سمت مغرب موضع کمار یہ کلان مین کہ قصبہ سے تین کوس ہے - تیسرا تھانہ بطرف شمال موضع مغیث پور مین کہ قصبہ سے ساڑہے تین کوس ہے چوتھا تھانہ بسوئے جنوب موضع دہرناوده گجا مین کہ قصبہ سے چار کوس ہے - اس پرگنہ مین تین ندیان ہین - ایک کا نام آہو ہے کہ بجانب مغرب ملک مالوہ سے نکلکر رود کالی سند مین شامل ہوئی ہے - اور اس ندی سے زراعت کی آبپاشی ہوتی ہے - دوسری ندی چوسنلے ہے کہ بجاوہ کی پہاڑی سے نکلکر قصبہ پڑاوہ مین ہوتی ہوئی رود کالی سند مین شامل ہوگئی ہے اس سے بھی زراعت کی آبپاشی ہوتی ہے تیسری ندی ریجہڑ کہ سرحد موضع ہٹ مرد پرگنہ کوٹری علاقہ اندور سے نکلکر رود آہو مین شامل ہوئی ہے - یہان پہاڑ سلسلہ وار نہین ہین جدا جدا معدے پہاڑیان ہین اور تین قلعے ایک خاص قصبہ مین کہ بعہد محمد شاہ بادشاہ دہلی سنہ ۱۷۳۵ بکرمی مین دیا بہادر صوبۂ مالوہ کا بنایا ہوا ہے - اسکا دور پانچ بیگہ تین بسوہ مین ہے اسکی دیوار عرض مین بعض جا ایک گز اور بعض جا اس سے کچھ کم ہے اور بلندی مین بجانب جنوب تیرہ گز اور بسمت شمال و مشرق و مغرب آٹھ آٹھ گز ہے اور اس قلعہ کے چار برج ہین اور اوپر توپین قایم ہین - دوسرا قلعہ صاحب گڈہ کہ جسکو فی زمانا

ہمت گڈھ کہتے ہین میان ہمت خان جاگیردار نے سمت ۱۸۵۸ بکرمی مین بعہد دولت مہد حضرت نواب امیرالدولہ بہادر یہ تعمیر پختہ طیار کیا ہے اِسکے چار برج ہین اور اوسکی دیوارون کی بلندی پندرہ پندرہ گز ہے ایام سابق مین اس قلعہ کو صاحب خان ٹہاکر نے بہ تعمیر خام طیار کیا تہا چنانچہ اوسکی قبر اوس قلعہ مین اب تک موجود ہے بعد ازان میان ہمت خان نے اِس قلعہ کو پختہ بنوایا۔ تیسرا قلعہ پختہ موضع ماتہنیا سمت ۱۷۹۰ بکرمی مین لال سنگہ ٹہاکر نے بنوایا تہا چنانچہ اب تک اوسکے نشانات باقی ہین علاوہ ان قلعجات کے اوہی قلعہ ہین مگر سراسر منہدم ہین از انجملہ ایک گڑہی کہ جسکو کرن گڈہ کہتے ہین موضع فتح پور کی پہاڑی پر واقع ہے اسکو کرن سنگہ ٹہاکر نے بزمانۂ سابق تعمیر کیا تہا۔ دوسری گڑہی بوچن گڈہ کے نام سے مشہور ہے۔ اور یہ متصل موضع سیلے چوہان ہے اسکو بوچن بیگ نے بنایا ہے۔ تیسری گڑہی دارا خان روہیلہ نے سمت ۱۷۶۹ بکرمی مین بموضع نولائی تعمیر کی ہے چوتھی گڑہی بعمارت خام جیت مال ٹہاکر نے موضع کوٹرہ مین بنائی ہے فی الحال یہ چارون گڑہیان ویران ہین۔

تعمیر جدید مین دو حویلی پختہ یادگار رہین اوّل حویلی گردہاری لعل سیٹہ۔ دوئم حویلی رام رتن ساہوکار۔

اور دو باوڑیان قابل یادگار ہین ایک بموضع مغیث پور کہ سمت ۱۸۰۱ بکرمی مین اوسکی بنا ڈالی گئی اور سمت ۱۸۲۰ مین بعہد احمد شاہ بادشاہ تیار ہوئی چنانچہ یہی سمت اوسپر کندہ ہے۔ دوسری باوڑی موضع کوڑدیا مین واقع ہے اوسپر یہ عبارت بخط ہندی کندہ ہے سمت ۱۸۱۷ بکرمی دساکہہ (۱۶۸۲) ماگہہ ۵ - بروز شنبہ۔ باوڑی تیار ہوئی۔ پرگنہ ہذا مین منجانب سرکار کوئی میلہ مقرر نہین ہے اس سے پہلے ایک میلہ زیارت گاہ سالار غازی پر ماہ بیساکہہ سدو لونون مین ہوتا تہا اور ایک روز رہتا تہا سمت ۱۹۲۲ بکرمی سے بعہد حضرت نواب یمین الدولہ بہادر مغفور موقوف ہوگیا۔ البتہ ایک میلہ بیرون قصبہ ماہ بیساکہہ مین ہوتا ہے اور پندرہ روز تک رہتا ہے۔ اِس شہر مین مارواڑ قوم بیسری واگروال واوسوال سکونت پذیر ہین اور افیون کی خرید فروخت اور بوہرگت کرتے ہین اور سرکار مین منوتی اور ضمانت دیگر آسامی کی جانب سے زر قسط ادا کرتے ہین اور آسامی سے افیون خریدتے ہین کنکوت اور بٹائی نہین ہے۔ اس پرگنہ مین تین دفاتر ہین ایک دفتر قانونگوئی دوسرا دفتر چودہرات تیسرا دفتر پٹیر نویس۔ قانون گو قوم کایستہ اور چودہری قوم سراؤگی اور پٹیر نویس قوم برہمن دکہنی ہین مندرا و بہیٹ وغیرہ ہمیشہ پرگنہ سے لیتے ہین اور منجانب سرکار ایدقرار بنام قانونگو و چودہری و پٹیر نویس جاگیر بدین تفصیل مقرر ہے موضع آمدنی سالانہ للعہ بنام چودہری - موضع آمدنی سالانہ اللعہ بنام قانونگو - اور موضع آمدنی سالانہ صامعہ بنام پٹیرنویس یہان زمین دو قسم کی ہے ایک بری کہ قسم اوسط ہے - دوسری کہابدن یہ قسم اول سے ہے یہان تین اقساط سے زر مال گذاری لبکہ اندرونجین ادا کیا جاتا ہے - رقبہ پرگنہ ہذا

حاصلات بعد کرے ۹ بسوہ سمت ۱۹۰۹ بکرمی مین پرگنہ ہذا کی آمدنی ہوئی للعہ کل آمدنی پرگنہ مع دیہات جاگیر و خالصہ للعہ سلاطین
مغلیہ کا سکہ سمت ۱۷۱۲ تک مروج رہا اور سکہ بوندی سمت ۱۷۹۵ سے سمت ۱۹۱۵ تک جاری رہا اور سکہ اندور و اوجین سمت ۱۹۱۶ سے
رائج ہوا اور اب تک مروج ہے ایک جانب روپیہ سکہ اوجین پر یہ عبارت کندہ ہے علی جاہی دین محمد شاہ غازی دوسری
جانب سن جلوس میمنت مانوس - روپیہ سکہ اندور پر ایک طرف صورت خورشید مرتسم ہے اور دوسری جانب لفظ بادشاہ
مضروب ہے ان دونون سکون کا وزن گیارہ گیارہ ماشہ ہے پرگنہ مین ٹکسال نہین ہے سمت ۱۷۸۵ بکرمی مین سیر کا وزن ۸۲
کلدار کا تھا سمت ۱۹۴۰ بکرمی سے ۸۰ روپیہ کلدار کا رائج ہوگیا قصبہ و دیہات مین ۱۷ باغ ہین ازانجملہ تین باغ بڑے اور
۱۴ چھوٹے ان مین ایک باغ سرکاری ہے اور ۱۶ باغ ملازمین اور رعایا وغیرہ کے ہین یہان کے باشندے
اکثر گندم گون اوسط قد اوسط اندام ہین مگر یہ لوگ جفاکش اور محنت پسند ہین تعداد مرد و زن از روے مردم شماری (۳۹۱۶۷) کل دیہات
(۱۳۲) ازانجملہ دس مواضع کلان ہین باقی خرد۔

تفصیل دیہات پرگنہ پڑاوہ

نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع
۱	آواکھیڑی	۹	برکھیڑی	۱۷	ٹکٹکیا	۲۵	دلاورا	۳۳ ۳۴	دہابلہ بھوج دہابلہ کھینچی	۴۲	رمائی ماہو
۲	الہی پورہ	۱۰	بنجارے	۱۸	جیلین	۲۶	دوبلیہ	۳۵	دہابلی	۴۳	روپاریل
۳	امیرپورہ	۱۱	بٹ کھیڑہ	۱۹	جھنکری	۲۷	دولت پورہ	۳۶	ڈہنڈیرہ	۴۴	روشن باڑی
۴	آنیان کھیڑی	۱۲	بہورکھیڑی	۲۰	جیتاکھیڑی	۲۸	دہارد کھیڑی	۳۷	راج پورہ	۴۵	رام پوریا
۵	اودلیاکھیڑی	۱۳	پیٹرسرکاری	۲۱	چونڈریا	۲۹	دہتوریہ کلان	۳۸	راجاکھیڑی	۴۶	سارنگاکھیڑہ
۶	اسندیا	۱۴	پیپلیا	۲۲	چنولی	۳۰	دہڑیچہ کھیڑی	۳۹	راسٹی	۴۷	سادنت کھیڑی
۷	اونیل	۱۵	قصبہ پڑاوہ	۲۳	خضرپورہ	۳۱	دہرونیہ	۴۰	رسول پورہ	۴۸	سرکھیڑی
۸	بانس کھیڑی	۱۶	پگاریہ	۲۴	داتنا	۳۲	دیوچی	۴۱	رمائی وپست	۴۹	سرورپورہ

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۵۰	سرپوئی خرد	۶۴	فتح گڈھ	۷۹	کھجڑیا	۹۴	محمد پورہ	۱۰۹	ہنوتیا ہند وسنگھ	۱۲۱	داتیا
۵۱	سرونیان	۶۵	فتح پورہ	۸۰	کھجوری	۹۵	منیث پورہ	۱۱۰	یمین پورہ	۱۲۲	دہتوریہ خرد
۵۲	سلوری	۶۶	فرشس پورہ	۸۱	کونڈلا کھیمرج	۹۶	ممانا	دیہات جاگیر پرگنہ پڑاوہ		۱۲۳	نادر پورہ
۵۳	سنوریا	۶۷	کالی تلائی	۸۲	کوٹھرا پرتاب	۹۷	زانیا			۱۲۴	کڑودیا
۵۴	سنوانسڑہ	۶۸	کھرا کھیڑی	۸۳	کھیڑہ بنانیان	۹۸	نگر			۱۲۵	کھاریہ کلان
۵۵	سیلا	۶۹	کرالیا اوساؤ	۸۴	کھیرانہ	۹۹	نور پورہ	۱۱۱	اوریا کھیڑی	۱۲۶	کماتا کھیڑی
۵۶	سیملی چوہان	۷۰	کرالیا شیرپور	۸۵	کھیڑی	۱۰۰	نولائی	۱۱۲	اعظم پورہ	۱۲۷	میرپورہ
۵۷	سیملی زنتار	۷۱	کلیان پورہ	۸۶	کیتہ کھیڑی	۱۰۱	نیماہیڑہ	۱۱۳	اوساؤ	۱۲۸	سوڑی
۵۸	سیملی کہام	۷۲	کونڈلا پرتاب	۸۷	کھڑک پورہ	۱۰۲	وزیر پورہ	۱۱۴	بالنور	۱۲۹	نیانیان
۵۹	سیدکھیڑی	۷۳	تمریا کھیڑی	۸۸	گوبند پورہ	۱۰۳	ہرنودہ پتھا	۱۱۵	بورنیند	۱۳۰	ہمت گڈھ
۶۰	شیام پورہ	۷۴	کولوسی	۸۹	گوڑاڑیہ	۱۰۴	ہرنودہ گجا	۱۱۶	تیلیا کھیڑی	دیہات معافی پرگنہ پڑاوہ	
۶۱	شیرپورہ	۷۵	کولوکھیڑہ	۹۰	گیلانی	۱۰۵	ہنوتیا دوبلیا	۱۱۷	جھکریا		
۶۲	عزیز پورہ عرف	۷۶	کوٹھری خرد	۹۱	لوئی	۱۰۶	ہنوتیا وہرونیا	۱۱۸	رام پورہ		
	بورکھیڑی	۷۷	کھاریہ خرد	۹۲	ماتھنیان	۱۰۷	ہنوتیا رائگل	۱۱۹	ردیا کھیڑی	۱۳۱	کوٹڑہ جمال
۶۳	علی پورہ	۷۸	کھنگر	۹۳	مایہ کھیڑی	۱۰۸	ہنوتیا کوٹھری	۱۲۰	روپ پورہ	۱۳۲	نہکلنک

حال آبادی چھبڑہ گوگور علاقہ ریاست ٹونک

قصبہ چھبڑہ بجانب جنوب قصبہ گوگور سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے مگر ہر دو قصبہ کی آبادی شامل ہو کر ایک پرگنہ قرار دیا گیا ہے گوگور کی آبادی چھبڑہ کی آبادی سے پہلے ہوئی ہے چنانچہ اسناد شاہی میں قصبہ گوگور چھبڑہ مندرج ہے - اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ سمت ۱۳۵۲ بکرمی میں گوگل جی پسر دہارو جی کھینچی اولاد نسل راؤ چوہان نے قصبہ گوگل اپنے نام سے آباد کر کے پہاڑ پر قلعہ تعمیر کیا اور یہیں اپنی بود و باش اختیار کی - کہتے ہیں کہ مانک راؤ کے عہد تک خاندان کھینچی و خاندان راجگان بوندی مسلسل رہا -

جب اجی راؤ پسر رنگ راؤ نے کھینچی پور پاٹن کو آباد کیا لقب کھینچی مشہور ہوا۔ بعدازان پیتھورا سے والی دہلی نے راجہ دیونسے
کو کہ مانک کی اولاد سے تہا باون پرگنات عطا کر کے مالوہ کا حاکم کیا راجہ دیونسے کی ہمشیرہ مسماۃ گنگا بائی بیجل دیو رئیس دہولرگدہ
کو منسوب تہی گنگ داس راجہ بیجل دیو کا مدار راجہ دیونسے سے پنہان عداوت رکہتا تہا آخر باغواے گنگ داس درمیان ہر دو راجگان
مذکورہ بالا کے لڑائی ہوئی راجہ بیجل دیو مع گنگ داس کا مدار سر میدان قتل ہوا پہر راجہ دیونسے نے دہولرگدہ پر قبضہ مالکانہ
کر کے گاگرون نام رکہا اور قلعہ تعمیر کیا بعدازان اولاد راجہ دیونسی سے ساتوین پشت مین عادل جی عرف ایدل جی گاگرون کا راجہ
ہوا اور اوسنے املاکودہ آباد کیا بعد انتقال عادل جی کے اوسکا پسر دہاروجی صدر نشین ہوا پہر راجہ دہاروجی اور سارنگ دیو راجہ شیرگدہ
سے باہم لڑائی ہوئی راجہ سارنگ دیو قتل ہوا شیرگدہ پر راجہ دہاروجی نے قبضہ کیا پہر دہاروجی افواج سلطان علاؤالدین خلجی سے
قلعہ بلاس مین مارا گیا گوگل جی پسر دہاروجی مسند نشین ہوا اور قصبہ گوگل کو اپنے نام سے آباد کیا مگر کثرت استعمال سے بجاے
گوگل ۔ گوگور مشہور ہو گیا ۔ گوگل جی کے انتقال کے بعد سیڈہو پسر خرد دہاروجی مسند نشین ہوا بعدازان ساتل جی بازان بعد
ہیمان جی بعدہ اسال جی من بعد رنال جی در بناس جی و درگا داس جی دہمیر سنگہ و نراین داس جی مرۃً بعد اُخری مسند نشین ہوئے ۔
راجہ نراین داس ہمایون بادشاہ کے عہد دولت عہد مین ہوا ہے بعدازان سالباہن صدر آراے ریاست ہوا یہ راجہ جنگ آسیر
مین ہمرکاب بادشاہ اکبر شاہ کے تہا بعد فتح آسیر اس راجہ کو منجانب بادشاہ اکبر شاہ پرگنہ کوتاوشیوپور عطا ہوا بعدازان درمیان
راؤ سرجن والی بوندی اور سالباہن کے لڑائی ہوئی سالباہن قتل ہوا ۔ سالباہن کے تین بیٹے تہے بہوپت ساہ ۔ دیپ ساہ
کلیان ساہ ۔ بعد قتل سالباہن کے بہوپت ساہ پسر کلان سالباہن مسند نشین ہوا ۔ بعدازان چتر سال حکمران ہوا ۔ اس راجہ نے
سمت ۱۶۹۰ بکرمی مین گوگور سے بجانب گوشۂ مشرق و شمال جزیرہ رود پاربتی مین ایک محل تعمیر کرا کے چتر گنج نام رکہا سمت ۱۷۱۲ بکرمی مین
راجہ چتر سال فوت ہوا اور اوسکی جگہ اوسکا بیٹا سہل ساہ صدر نشین ہوا ۔ یہ راجہ شاہجہان کے عہد دولت عہد مین تہا اس راجہ کو اسکے چچا
مسمی غریب داس خلف دیپ داس نے بوجہ غفلت و ذہولت حکومت سے خارج کیا اور بالاستقلال خود حکمران ہوا اور سہل ساہ
کو بطور جاگیر چہپرہ دیا چہپرہ کی آبادی کو ترقی سہل ساہ کے زمانے مین ہوئی اور شہر پناہ اور قلعہ کو پسر رتن سنگہ کہینچی نے سمت ۱۷۱۱ بکرمی
مین بنایا ۔ غریب داس کے تین بیٹے تہے لال سنگہ ۔ تیجی سنگہ ۔ عجب سنگہ ۔ بعد انتقال غریب داس کے لال سنگہ اوسکا بڑا بیٹا حکمران ہوا
اس راجہ نے بعہد اورنگ زیب عالمگیر غازی راکہوگدہ کو آباد کر کے قلعہ تیار کیا اور گوگور کے صدر کو موصوف کر کے راکہوگدہ کو صدر قرار دیا
اور پرگنہ گوگور کی تحصیل کو چہپرہ مین قایم کیا ۔ لال سنگہ کے تین بیٹے تہے ۔ دہیرت سنگہ ۔ سوجان سنگہ ۔ کیسری سنگہ ۔ لال سنگہ کے

انتقال کے بعد دہیرت سنگہ پسر کلان لال سنگہ صدر نشین ریاست راگھوگڈہ ہوا - یہ راجہ بادشاہ بہادر شاہ کے عہد دولت مہد مین تہا
بادشاہ موصوف نے اسکی فرمان برداری سے خوشنود ہوکر خلعت فاخرہ عطا فرمایا تہا - اور سوجان سنگہ پسر دومی لال سنگہ نے قصبہ
رام نگر کو آباد کیا اسکو منجانب سلطان پرگنہ جہرکون عرف بجرنگ گڈہ جاگیر مین عطا ہوا اور کیسری سنگہ پسر سومی لال سنگہ نے گڈہ بسایا منجانب
سلطان جاگیر مین دمدواسہ پایا - پہر راجہ دہیرت سنگہ راجہ راگھوگڈہ قلعہ بجرنگ گڈہ مین اہیرون کے ہاتہ سے قتل ہوا - راجہ دہیرت سنگہ
کے پانچ بیٹے تہے - گنج سنگہ - بکرماجیت - ارجن سنگہ - ہمیر سنگہ - رائے سنگہ - گنج سنگہ پسر کلان دہیرت سنگہ راگھوگڈہ کا راجہ ہوا اور محمد شاہ
بادشاہ سے خلعت فاخرہ پایا اور منجانب سلطان بکرماجیت کو پرگنہ مقصود گڈہ عطا ہوا چونکہ بکرماجیت کو مقصود نگڈہ کی حکومت
سے مقصد نہ تہا راگھوگڈہ کی ریاست چاہتا تہا اور شب و روز اسی فکر مین رہتا تہا جب سوائے جے سنگہ حاکم مالوہ کا ہوا اسکی اعانت
اور امداد سے بکرماجیت کو راگھوگڈہ مل گیا گنج سنگہ نے مہارانا اودیپور اور بہیم سنگہ مہاراو کوٹہ سے استغاثہ کیا الحاصل ہر دو رئیس کی امداد سے
عوض راگھوگڈہ کے پرگنہ بہار پایا بعد چندے گنج سنگہ وہین فوت ہوا - اندر سنگہ پسر گنج سنگہ نے رئیس اودیپور و رئیس کوٹہ و رئیس بوندی
کی کمک سے قلعہ گوگور کو محاصرہ کیا جب اس قلعہ پر کامیاب ہوا ارادہ راگھوگڈہ کا کیا بلبہدر سنگہ پسر کلان بکرماجیت اور بخشی برتہی راج کہ دونون
لشکر کے سردار تہے اندر سنگہ کے آنے کی خبر سنکر آگے بڑہ کے جنگ جو ہوئے اس لڑائی مین بہت آدمی اندر سنگہ کے قتل ہوئے
اور خود بہی مارا گیا چونکہ فوج بے سردار رہگئی تہی متفرق ہوکر واپس چلی گئی بکرماجیت نے قصبہ چہیپڑہ کو سہل ساہ کی اولاد سے لیکر خالصہ کر لیا
بعد چندے دوست محمد خان بانی ریاست بہوپال نے کہیچی واڑہ کو تاراج کیا اس ایام مین بکرماجیت نے پیشوا کی اطاعت اور فرمانبرداری
اختیار کی - بکرماجیت کے تین بیٹے تہے بلبہدر سنگہ - بنیاد سنگہ - مدہ سنگہ - بکرماجیت کے انتقال کے بعد بلبہدر سنگہ راگھوگڈہ
کا راجہ ہوا اور مقصود نگڈہ مین قلعہ تعمیر کیا - بلبہدر سنگہ کے بعد بلونت سنگہ مسند نشین ہوا - اس راجہ نے مہاراجہ ہولکر کو خراج دیا اور پرگنہ
گوگور کو رہن رکہا اوسوقت پرگنہ گوگور کہیچیون کے تصرف سے نکل گیا - وجہ تسمیہ چہیپڑہ - جہان اب چہیپڑہ آباد ہے یہان بزمانہ
سابق چہیپے رہتے تہے اور اب تک قصبہ کے اطراف مین چہیپے رہتے ہین بوجہ سکونت چہیپیون کے اسکا نام چہیپرہ رکہا تہا
بسبب کثرت استعمال چہیپڑہ ہوگیا - اور بعض کا یہ قول ہے کہ جب راوت بہوج بکراوت نے راجہ درجن سال پر فوج کشی کی اور تمام قوم
بکراوت کو قتل کرڈالا تو ایک عورت اوسی قوم کی کہ قتل سے بچ گئی تہی اپنے شیر خوار بچے کو چہبڑے مین رکہکر جہان اب قلعہ چہیپڑہ
ہے وارد ہوئی چہبڑو ہندی زبان مین ٹوکرے کو کہتے ہین پہر یہان آبادی کی صورت ہوئی اسواسطے اس کا نام چہبڑہ رکہا گیا زمانہ
سابق مین یہ قاعدہ مستمرہ تہا کہ جو راجہ راگھوگڈہ یا گاگرون یا گوگور کا فوت ہوتا تہا تو اوسکی رانی سماہنجی کے بنائے ہوئے مرگہٹ واقع گوگور

مین اکر راجہ کے ساتھہ ستی ہو جاتی تہی چنانچہ اس نقشہ سے ستی ہونے کا ظاہر ہوتا ہے۔

نقشہ ستی ہاے کہنہ کہ بر سنگ ستی باکندہ شدہ است

نمبر	نام راجہ	سمت ہندی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	تعداد سال گذشتہ	تعداد زنان ستی شدہ		عہد سلاطین ماضیہ
						رانی	خواص	
۱	٠	سمت ۱۵۵۵	سنہ ۹۱۵ھ	سنہ ۱۴۹۸ع	۳۸۹	٠	٠	سکندر شاہ لودی عرف نظام خان
۲	٠	سمت ۱۶۷۵	سنہ ۱۰۳۵ھ	سنہ ۱۶۱۸ع	۲۶۹	۲	۵	جہانگیر بادشاہ
۳	راجہ چھتر سال	سمت ۱۷۱۲	سنہ ۱۰۷۲ھ	سنہ ۱۶۵۵ع	۲۳۲	٠	٠	اورنگ زیب عالمگیر غازی
۴	سبل ساہ	سمت ۱۷۱۴	سنہ ۱۰۸۴ھ	سنہ ۱۶۶۷ع	۲۲۰	یک	٠	ایضاً
۵	غریب داس	سمت ۱۷۵۰	سنہ ۱۱۱۰ھ	سنہ ۱۶۹۳ع	۱۹۴	یک	یک	ایضاً
۶	مہاراجہ لال سنگھ	سمت ۱۷۹۹	سنہ ۱۱۵۹ھ	سنہ ۱۷۴۲ع	۱۴۵	یک	۱۰	ایضاً
۷	کوک سنگھ ولد بجے سنگھ	سمت ۱۷۷۱	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۴ع	۱۷۳	۳	۲	معین الدین رفیع الدولہ محمد شاہ
۸	راجہ کلیان سہائے ولد کرن سہائے	سمت ۱۷۸۱	سنہ ۱۱۴۱ھ	سنہ ۱۷۲۴ع	۱۶۳	یک	٠	نصیر الدین بادشاہ

سنہ ۱۲۲۳ ہجری مین والی اندور نے بالارائو انگلیہ قابض چھپڑہ سے خراج طلب کیا بالارائو اپنا حملہ کا روبار میر باز خان قلعہ دار کو تفویض کر کے بحیلہ فراہمی سپاہ فرار ہو گیا حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے کہ شیر گڈہ مین رونق افروز تہے داؤد خان و محمد منو میان منو کو بنابر افتتاح قصبہ چھپڑہ روانہ کیا بافضال فتاح حقیقی قلعہ گو گور مفتوح ہو کر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے قبضہ میں آیا۔ تعداد باشندگان از روے مردم شماری بابتہ سنہ ۱۲۷۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۵۶ع ۱۲۱ ۔۔ کس اور مساجد پختہ ۔۔ مسجد ۔۔ معہ ۔ مندر پختہ انہائیس از انجملہ خاص قصبہ مین ۔۔ دیہات مین ۔۔ ۔ اس قصبہ مین ندیان چار ہین۔ پاربتی۔ اندہری۔ تیتری پچکی۔ اس قصبہ مین دو باغ عمدہ ہین۔ باغ کلان۔ باغ قادری۔ باغ کلان ندی تیتری پر واقع ہے۔ پہاڑیان ۔۔ پختہ تیر ۔۔

قصبہ مین اور تینتیس۳۳ دیہات ہین - اس پرگنہ مین تین میلے ہوتے ہین - ایک میلہ خاص قصبہ مین ماہ پوس ہوتا ہے اور پندرہ روز تک رہتا ہے اور آدمی قریب چھہ ہزار کے جمع ہو جاتے ہین دوسرا میلہ ماہ پھاگن بدی ۱۴ - کو قصبہ گوگور مین ہوتا ہے اور ایکدن رہتا ہے اور اسکو سوتی کا میلہ کہتے ہین تیسرا میلہ ماہ چیت بدی - ۱ - کو ہوتا ہے اسکو پھول ڈول کا میلہ کہتے ہین یہہ بھی ایک روز رہتا ہے اس پرگنہ مین دو سکہ کا روپیہ رائج ہے سکہ کلدار سکہ رگمان شاہی - وزن سیر ۵۶ کلدار - تعدلو
رقبہ مزروعہ [illegible] آمدنی سالانہ [illegible] سکہ کلدار موضع (۱۹۴) بدین تفصیل ہین -

نقشہ تعداد و اسماے دیہات پرگنہ چھپڑہ علاقہ ریاست ٹونک

نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع
۱	امین پورہ حرت	۱۲	افضل پورہ	۲۴	بدلواسس	۳۶	بہولین	۴۷	پیپلو	۵۹	حفیظ پورہ
	جاٹ پورہ	۱۳	آنجوسے	۲۵	پربت کیٹری	۳۷	بہنور	۴۸	ترکی پاڑہ	۶۰	خالق پورہ
۲	ابراہیم پور جدید	۱۴	اسد پورہ	۲۶	بردیا	۳۸	بہیلواڑی	۴۹	ٹیسلنی	۶۱	ڈانگ پورہ
۳	امین پورہ سرحد پٹنہ	۱۵	امان پورہ	۲۷	بڑپارہ	۳۹	بیل کھیڑہ	۵۰	ٹوری	۶۲	دیلود
۴	اسلام پورہ	۱۶	بہلواڑہ پنجیہ	۲۸	بشن کھیڑہ پار	۴۰	پاسے	۵۱	جالا	۶۳	دوہنی
۵	آساپورہ	۱۷	برونی	۲۹	بنداراڑا	۴۱	پٹنہ	۵۲	جھرکھیڑی	۶۴	دہری
۶	اسلام نگر	۱۸	بہوزا	۳۰	بنداراڑی	۴۲	پچپاڑہ	۵۳	چھپلا	۶۵	دہنگاراڑی
۷	احمد پورہ	۱۹	باری	۳۱	بشن کھیڑہ جینیہ	۴۳	پرولیا	۵۴	چاند پورہ	۶۶	رام پورہ
۸	ارنیان پار	۲۰	بامورہ	۳۲	بلاہر پورہ	۴۴	پیلیا	۵۵	چانچوڑہ	۶۷	راج پورہ
۹	انسد پورہ	۲۱	باوڑی کھیڑہ	۳۳	بورکھیڑی	۴۵	بیل کھیڑی متصل	۵۶	چانجروندہ	۶۸	رسولپورہ
۱۰	اودلپورہ	۲۲	بالاپورہ	۳۴	بہواکھیڑی		باجہ	۵۷	قصبہ چھپڑہ	۶۹	روپاریل
۱۱	ابراہیم پور قدیم	۲۳	بناودواونچیہ	۳۵	بھوج پور	۴۶	بیل کھیڑی متصل کنجر	۵۸	چھتر پورہ	۷۱	رنجھا

۷۱ رنجھڑی
۷۲ رنجھیڑا
۷۳ ساگور
۷۴ سبحان پورہ جدید
۷۵ سبحان پورہ قدیم
۷۶ سعادت پورہ
۷۷ سونے
۷۸ سیمل کھیڑی
۷۹ سیون کھیڑی
۸۰ شیخا پورہ (یہ موضع ویران ہے)
۸۱ عالم پورہ
۸۲ عمر تھنہ
۸۳ فیض پورہ
۸۴ قادر پورہ
۸۵ کالا کھیڑی
۸۶ کانس
۸۷ کراریہ
۸۸ کھیڑیا بن
۸۹ کھیڑیا چھتری
۹۰ کھیڑیا راؤ
۹۱ کرسی کھیڑی
۹۲ کیشورے
۹۳ کشور پورہ
۹۴ کلینجڑا
۹۵ کمال پورہ
۹۶ کند اللہ پورہ
۹۷ کوٹھرا میگناتھ
۹۸ کومری
۹۹ کولہو کھیڑہ
۱۰۰ کونڈی
۱۰۱ کہولو کھیڑی
۱۰۲ کھوکتی
۱۰۳ کھوپر
۱۰۴ کھترے
۱۰۵ کھترلے
۱۰۶ کھیڑلا
۱۰۷ کھاتولی عرف
لچھمن پورہ
۱۰۸ کھانکرہ
۱۰۹ کھجورے
۱۱۰ کھیر کھیڑہ بھنورا
۱۱۱ کھیر کھیڑہ گوشائیں
۱۱۲ کھیر کھیڑہ دمینہ
۱۱۳ کھیر کھیڑہ لچھمن
۱۱۴ کھیر کھیڑہ ناتھورام
۱۱۵ کیل کھیڑی
۱۱۶ کیسجرہ
۱۱۷ گانگا کھیڑی
۱۱۸ گوکہ پورہ
۱۱۹ قصبہ گوگور
۱۲۰ گوگا توری ویران
۱۲۱ گوپال پاڑہ
۱۲۲ گوبند پورہ
۱۲۳ گوریا چارن
۱۲۴ گھنا
۱۲۵ گھٹی
۱۲۶ گیونکھیڑے
۱۲۷ لیکنہ
۱۲۸ مان پورہ
۱۲۹ مانک چوک
۱۳۰ مانڈو کھیڑی
۱۳۱ محمد پورہ
۱۳۲ مدنا کھیڑی
۱۳۳ مکند کھیڑی
۱۳۴ موریلا
۱۳۵ مونڈلا
۱۳۶ مہوا کھیڑہ
۱۳۷ مونڈیا کھیڑی
۱۳۸ مونڈکیا
۱۳۹ مور کھیڑی
۱۴۰ مہیش پورہ
۱۴۱ نانو کھیڑی
۱۴۲ نرسنگپورہ
۱۴۳ نظام کھیڑی
۱۴۴ نعمت پورہ
۱۴۵ نگڈا
۱۴۶ نواب پورہ
۱۴۷ نواب گنج
۱۴۸ نور پورہ
۱۴۹ نیم تھور
۱۵۰ نیم کھیڑہ
۱۵۱ وزیر پورہ
۱۵۲ ہاتا ہیڑی
۱۵۳ ہنگلوٹ
۱۵۴ ہلگنا
۱۵۵ ہنسا کھیڑی
۱۵۶ ہنونت کھیڑہ پائیں
۱۵۷ ہنونت کھیڑہ
متصل چاپخورہ
۱۵۸ یمین پورہ عرف
نیا گاؤں

دیہات استمرار پرگنہ چھپڑہ

۱۵۹ چوکی
۱۶۰ شکور پورہ
۱۶۱ فرید پورہ
۱۶۲ کھوری
۱۶۳ گگروا

دیہات جاگیر پرگنہ چھپڑہ

۱۶۴ ادجیادو
۱۶۵ اکودیا
۱۶۶ بابچہ
۱۶۷ بالمہ
۱۶۸ بٹادرہ پار
۱۶۹ بھیلواڑہ دنچہ
۱۷۰ پیپلیا
۱۷۱ تیتر کھیڑی
۱۷۲ جانول کھیڑی
۱۷۳ دہولارا
۱۷۴ رنجھڑی عرف نوہرہ
۱۷۵ راہرون
۱۷۶ سیملہ
۱۷۷ سیملے
۱۷۸ صولت پورہ
عرف مالیڑہ
۱۷۹ غفور پورہ
۱۸۰ کابرکوہ
۱۸۱ کوٹھرا پار
۱۸۲ کڑہیا چور
۱۸۳ کھجادن
۱۸۴ کریہا نوہر
۱۸۵ کمانا کھیڑی
۱۸۶ گرانا کھیڑی
۱۸۷ گوریا مہ
۱۸۸ موہسر دولما

۱۸۹	سواسہ بیاس	۱۹۱	نیانی	۱۹۳	یوسف پورہ	۱۹۴	ہنجابی	۰	۰	۰	۰
۱۹۰	موریلی	۱۹۲	نیانیان	دیہات معافی پرگنہ نیماہیڑہ							

بیان آبادی قصبہ نیماہیڑہ علاقہ ریاست ٹونک

قصبہ نیماہیڑہ واقع علاقہ میواڑ و مالوہ ہے اور ریاست ٹونک سے اٹھہتّر ۹۸ کوس کے فاصلہ پر میدان وسیع گوشہ جنوب و غرب مین آباد ہے اور شہر پناہ پختہ ہے کہ سنہ ۱۸۲۲ع مین لبعد عملداری رئیس اندور اسی ہزار روپیہ کے صرفہ سے تیار ہوئی ہے اور اس شہر پناہ کے برج ۱۹ ہین اور اسکی خندق عمیق ہے - اس قصبہ سے قلعہ چتوڑگڈہ بجانب شمال نو کوس ہے اور قصبہ نیمچہ علاقہ گوالیار گوشہ شرق و جنوب مین آٹھہ کوس - اس پرگنہ کے دیہات شرقی و جنوبی مالوہ مین شمار کیے جاتے ہین اور دیہات غربی و شمالی میواڑ مین گنے جاتے ہین اسکی حد شرقی سرحد موضع کیلی تک ساڑہے تین کوس ہے اور حد جنوبی موضع سرحد باڑی تک پانچ کوس ہے - اور حد شمالی سرحد موضع ہنکنسڈہ تک پانچ کوس ہے اور حد غربی سرحد موضع ہریاکہیڑی تک پندرہ کوس ہے - جانب شرق علاقہ گوالیار سے ملحق اور سمت غرب و جنوب و شمال علاقہ میواڑ سے ملحق ہے - موضع کالو و علاقہ اندور اور موضع کہیڑہ علاقہ گوالیار جنوب کی طرف اس پرگنہ کے درمیان مین واقع ہین - اس قصبے کو نیمجی راجپوت پنوار نے سمت ۱۱۱۵ بکرمی مطابق سنہ ۱۰۵۵ع مین لبعد عملداری سرسی اور چیوڑ رئیس میواڑ آباد کر کے نیماولی نگری نام رکہا تہا رفتہ رفتہ نیماہیڑہ مشہور ہوگیا - اور پرانی پوتہیون سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس قصبہ کو نیما مینہ نے آباد کر کے برعایت نام خود نیماہیڑہ نام رکہا تہا چنانچہ مینون کی پٹیلائی اس پرگنہ مین ابتک چلی آتی ہے - عہد پیشین کا حال لوجہ تعصب مختلف دریافت نہو سکا جس قدر ہنود کی پوتہیون سے معلوم ہوا لکہا جاتا ہے - واضح ہو کہ رانا رئیس میواڑ بجائے راج سنگہ بتاریخ جیٹ بدی ۱۲ سمت ۱۸۱۷ بکرمی م سنہ ۱۷۶۰ع مسند نشین ہوا مگر لوجہ زور سندہیہ میواڑ مین سکونت پذیر رہا لبعد ازان اہلیہ بائی زوجہ ملہار راؤ ہولکر قابض اندور ہوئی کہ اوسکا مفصل حال پہلے بیان ہو چکا ہے سمت ۱۸۳۲ بکرمی م سنہ ۱۷۷۵ع مین نیماہیڑہ بر بعد مواضع تعدادی ۱۶۱ یکسو اکسٹھہ کے قبضہ کر لیا پہر سمت ۱۸۵۲ بکرمی م سنہ ۱۷۹۵ع مین اہلیہ بائی کا انتقال ہوگیا اسکی جگہ تکوجی ہولکر صدر نشین ہوا وہ بہی سمت ۱۸۵۴ بکرمی م سنہ ۱۷۹۷ع مین فوت ہوا اسکی جگہ اسکا بیٹا کاشی راؤ مسند نشین ہوا لبعد چند ماہ کے جسونت راؤ ہولکر پسر تکوجی ہولکر نے کہ بطن حرم سے تہا سمت ۱۸۵۵ بکرمی م سنہ ۱۷۹۸ع مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کی رفاقت اور امداد سے کاشی راؤ ہولکر کو حکومت سے خارج کیا پہر جسونت راؤ ہولکر نے لبسبب رفاقت و کمک سمت ۱۸۶۶ بکرمی م سنہ ۱۸۰۹ع مین یہ پرگنہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کو دیدیا سمت ۱۸۷۴ بکرمی م سنہ ۱۸۱۷ع مین درمیان نواب صاحب و سرکار انگریزی کے عہد و پیمان ہوگیا یہ پرگنہ

بہی ٹونک کیطرح حضرت نواب صاحب بہادر کے قبض و تصرف مین رہا اور اب بھی بعنایۃ تعالیٰ و تقدس و شامل دار الریاست ٹونک ہے ۔ سنہ ۱۹۱۴ بکرمی م سنہ ۱۸۵۷ء مین بہنگام غدر بعد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ و شور صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ میواڑ نے بامداد افواج سرکار انگریزی پرگنہ ہذا دار الریاست ٹونک سے خارج کر کے رانا سروپ سنگہ رئیس اودے پور کے سپرد کر دیا تھا فوج پرگنہ نیماہیڑہ بوجہ عدم استجازت آقا سے خود لشکر سرکار انگریزی کے مقابل ہوئے بخشی غلام محی الدین خان خلف بخشی امام الدین خان جاگیردار بلا اجازت ریاست اپنی حفظ جان کے واسطے صبح سے شام تک لڑا آخر وقت شب اپنے اہل و عیال کو لیکر موضع ہیرتر علاقہ ریاست پرتاب گڈہ مین پناہ پذیر ہوا جب رئیس میواڑ پرگنہ ہذا پر قابض ہوا کل دفتر فارسی کو یکقلم جلا دیا اور چہار ضرب توپ اور سامان وغیرہ پر قبضہ کیا اور منجانب رئیس میواڑ اسمیان مہتا شیر سنگہ و رکہداس بیدو مہتا اجیت سنگہ و مہتا بختاور سنگہ مرۃ بعد اخری حکمران رہے ۔ ماہ جیٹہ سنہ ۱۹۱۹ بکرمی م سنہ ۱۸۶۲ء مین بحکم گورمنٹ پرگنہ ہذا مع [illegible] سکہ شاہ عالم شاہی بابتہ آمدنی سالہاسے گذشتہ بعد مجرائے مصارف معمولی نواب صاحب بہادر کو واپس ملا اور عوض چار ضرب توپ کے سرکار انگریزی سے چہار ضرب توپ مرحمت ہوئین

قطعہ تاریخ واپسی نیماہیڑہ

چون بحسن نیت نواب عالی مرتبت — قبض نیماہیڑہ باز آمد بحکم ذوالجلال

در تلاش سال تاریخش تفکر بید رنگ — رفت تا چیند گل رنگین ز بستان خیال

ناگہان از ہاتف غیب این ندا آمد بگوش — دوستش آباد باد و دشمن او پائمال

۱۲۷۹ھ

اور اس مصرع سے بھی تاریخ برآمد ہوتی ہے (م)

شد روان آب رفتہ باز از جو

۱۲۷۹ھ

نیماہیڑہ اور قصبہ ڈونگلہ کی آب و ہوا بہت اچھی ہے کل چاہات پرگنہ کا پانی شیرین ہے اور گیارہ گز کے عمق پر پانی زمین سے نکل آتا ہے حد غربی اور جنوبی کی زمین بالائی رکھتی ہے اور حد شرقی و شمالی کی زمین نشیب مین واقع ہے اس سبب سے ندیان بجانب شمال روان ہین اس پرگنہ مین آٹہ ندیان اس تفصیل سے ہین کہٹری ۔ سرسن ۔ ناگن ۔ کدنالی ۔ سوکر ۔ شیونامنی ۔ گانگلی ۔ ہانکلی ۔ اس پرگنہ مین پہاڑیان کہین زمین دوز کہین بلند توکدا رہین از انجملہ تین کان گیرو کی قصبہ تنوج کی پہاڑیون مین ہین اور ایک کان لوہے کی ڈونگلہ کے پہاڑ مین ہے اور ایک کان گل سفید کی موضع بیتونہ مین ایک کان گل زرد کی موضع مانگڑول مین واقع ہے اس پرگنہ مین دو باوڑی پختہ

بدرجۂ اوسط قابل یادگار ہین ایک موضع بیتوتہ کے باہر موڈہ سنگہ راوت بیتوتہ نے سمت ۱۶۱۹ بکرمی م ۱۵۶۲ء مین بنائی ہے دوسری
باوڑی کچہری خاص کے متصل ہے جسے رام برہمن نے سمت ۱۸۰۲ بکرمی م ۱۷۴۵ء مین بنائی ہے اس پرگنہ مین تین گڑہیان ہین - ایک
قنوج مین واقع ہے اسکو ملہار راؤ ہولکر نے بعد اہلیہ بائی قائمقام اندور سمت ۱۸۳۵ بکرمی م ۱۷۸۲ء مین بنائی ہے فی زماننا اس مین تہانہ دار
سرکاری رہتا ہے - دوسری گڑہی قصبہ بھربڑیا مین بنائی ہوئی لکماجی مرہٹہ کے ہے کہ بعہد جسونت راؤ ہولکر تیار ہوئی تیسری گڑہی پختہ
میواسہ کے پہاڑ پر ہے کہ سمت ۱۸۶۷ بکرمی م ۱۸۱۰ء بعہد عاملی نواب جمشید خان ملازم حضرت نواب امیر الدولہ بہادر امان سنگہ ٹہاکر
میواسہ نے بنائی تہی - قصبہ ہذا مین پانچ کنڈہ مین ایک سمت ۱۱۱۶ بکرمی م ۱۰۵۵ء مین تیار ہوا دوسرا سمت ۱۱۸۰ بکرمی م ۱۱۲۳ء مین بنا ہے
تیسرا سمت ۱۲۴۳ بکرمی م ۱۱۸۶ء مین باہر قصبہ کے تیار ہوا ہے اسکو مہادیوجی کا کنڈہ کہتے ہین اور اسپر عبارت ہندی کندہ ہے -
چوتہا واقع موضع منڈلان کہ سمت ۱۲۵۶ بکرمی م ۱۱۹۹ء مین تیار ہوا اسپر بہی عبارت ہندی منقش ہے پانچوان واقع موضع بہگوان پورہ کہ سمت ۱۰۲۳
بکرمی م ۹۶۶ء مین بنا ہے اسپر بہی ہندی عبارت کندہ ہے اس قصبہ کے دیہات مین بڑے دو تالاب ہین ایک موضع منڈلان
چاریان کے قریب ہے دوسرا موضع کیسرپورہ کے متصل اور اس مین بارہ مہینون پانی رہتا ہے - یہان کے باشندون کا رنگ گندم گون
اوسط اندام مائل بہ لاغری ہوتا ہے یہ لوگ نہایت محنت کش ہین - اور یہان کے قدیمی باشندے قوم مینہ و بہیل ہین بجائے حرف سین مہملہ
کے ہائے ہنوز بولتے ہین چنانچہ سیتارام کو ہیتارام کہین گے - اس پرگنہ مین چاہ اسقدر ہین (۴۳۲۲) اون سے یعنی ڈہیکلے (۲۶۵)
منجملہ چاہات (۷۳) جہت آبنوشی باقی بنا بر آبپاشی - تفصیل اقسام اراضی کالی ۱ پیلی ۲ دہامنی ۳ بہوری ۴ راتڑی ۵ کانکری ۶
اس اراضی مین کالی زمین قسم اول ہے باقی اوسط - مردم شماری کل مرد و زن (۵۹۰۵۴) مرد (۳۰۸۰۶) عورت (۲۸۲۴۸) اس پرگنہ
مین میلہ نہین ہوتا ہے - خاص قصبہ مین ایک حویلی ست کہنی ساختۂ سنگ نیلگون تارانا ہرکی ہے مابین کود باڑی کے جسکو ساندہ گڑہ
کہتے ہین ایک محل پختہ تعمیر کہنہ روٹہی رانی کے نام سے مشہور ہے اور اسکی وجہ تسمیہ مین یہ روایت بیان کرتے ہین کہ اگلے زمانہ مین کسی
راجہ کی رانی روٹہکر یہان چلی آئی تہی اوسنے یہ محل بنوایا تہا اسلئے روٹہی رانی کے نام سے مشہور ہو گیا کل پرگنہ مین دس باغ ہین ایک
باغ خاص قصبہ مین اور نو باغ دیہات مین - کل مساجد اٹہارہ ہین گیارہ خاص قصبہ مین اور سات دیہات مین - کل مندر (۳۲۵) ہین - اس
پرگنہ مین ڈانڈل دو طرف سے ہے ایک بسرحد موضع بھربڑیا جانب شرق متصل شاہراہ نیمچ و جاورہ واقع ہے دوسری نیاہیڑہ کے قریب بسمت غرب ہے
پرگنہ ہذا جب تک رئیس اندور کے قبضہ مین رہا سکہ اودے پور رائج تہا اور بعہد جسونت راؤ ہولکر سکہ عالم شاہی مروج ہوا سمت ۱۹۲۳ بکرمی
م ۱۸۶۶ء مین بعہد حضرت نواب یمین الدولہ بہادر سکہ کلدار جاری ہوا اور آج تک بہی مروج ہے داد و ستد رعایا علاوہ ملازمین ریاست سکہ تمام شاہی

سے ہوتی ہے۔

نام سکہ	وزن سکہ	آنہ کلدار
اودے پور	۱۱ ماشہ	۱۲؍
شاہ عالم شاہی	۱۱ ماشہ	۱۲؍
کلدار	۱۱ ماشہ	۱۶؍

بعد جسونت راؤ ہولکر سیر پختہ بوزن [illegible] سکہ عالم شاہی - اور سیر خام بوزن [illegible] سکہ عالم شاہی مروج تھا۔ سنہ ۱۸۸۲ء میں بعد حضرت نواب یمین الدولہ بہادر مرحوم سیر انگریزی رائج ہوا اب تک یہی مروج ہے۔ کل زمین مزروعہ [illegible] آمدنی [illegible] کلدار تعداد موضع [illegible] بدین تفصیل ہے۔

نقشہ دیہات پرگنہ نماہرہ

نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع
۱	ارتودہ	۱۱	انبروا	۲۳	پیپرسرکاری	۳۴	تبسٹی	۴۵	پیرکیڑہ	۵۶	چاندپورہ
۲	احمد پور سر جانپڑولی	۱۲	اللہ کیڑی	۲۴	بورکھیڑی	۳۵	بیاری پورہ	۴۶	پرمیشرپورہ	۵۷	چکارہ
۳	السی پورہ عرف	۱۳	ابراہیم گنج	۲۵	بٹ کوڑی	۳۶	بارٹے	۴۷	پاٹیرے	۵۸	چوناکھیڑہ
	افضل گڈہ	۱۴	اونچا	۲۶	بھیلی	۳۷	پھرپیریا	۴۸	تتیرا	۵۹	چارن کھیڑی
۴	اسحق پورہ	۱۵	ارنیہ برہمنان (استمرار برگی)	۲۷	بہادرپورہ	۳۸	بیلواس	۴۹	ٹانے	۶۰	چکیتیا
۵	ارنیان مالی	۱۶	اعظم پورہ	۲۸	بیریا کھیڑی (استمرار برگی)	۳۹	پیپلیا کلان	۵۰	جنگ پورہ	۶۱	چاکورہ
۶	الیسر پورہ اتھر پورہ	۱۷	آچاری	۲۹	بلوٹ (جاگیر برگی)	۴۰	پیپلیا گادیہ	۵۱	جلیا	۶۲	چاپنیا کھیڑی
۷	احمد نگر متعلقہ پنڈ	۱۸	برولی گماڑ	۳۰	برکھیڑہ	۴۱	پنڈ	۵۲	جوگن کھیڑی	۶۳	حسن پورہ
		۱۹	بوجاکھیڑی								
۸	اوکھلیا	۲۰	بوراکھیڑی	۳۱	بھورکیا کلان (استمرار برگی)	۴۲	پگاران	۵۳	چھانجلواس (استمرار برگی)	۶۴	حضورپورہ
۹	امیرپورہ	۲۱	بانگرپیڑہ	۳۲	بھورکیا خرد	۴۳	پنڈری	۵۴	جمال کھیڑہ	۶۵	حشمت گنج (جاگیر برگی)
۱۰	آرتھلہ	۲۲	باہمنان عرف محمود گنج	۳۳	باگ پورہ	۴۴	پیانجھرا سیر	۵۵	چھینگرے	۶۶	خیرآباد

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۶۷	خان پورہ	۸۸	سانگریہ	۱۰۹	کھیڑہ ماتاجی	۱۳۰	بھوانا کھیڑی (استمرار ہوگیا)	۱۵۰	ہریا کھیڑی	۱۶۸	بھونریا کھیڑہ
۶۸	دیولی	۸۹	سینگرہ	۱۱۰	کھیڑہ شاہ خان	۱۳۱	قصبہ موردن	۱۵۱	بھین پورہ	۱۶۹	بھوٹوال
۶۹	دیبی پورہ	۹۰	سائیلیاداس	۱۱۱	کھڑہ (استمرار ہوگیا)	۱۳۲	مان گمان پورہ	۱۵۲	دیہات منضبطہ از جاگیر بدم پورہ	۱۷۰	پالری
۷۰	دولت پورہ	۹۱	سانپلیا	۱۱۲	کھیڑہ جبا جھلواس	۱۳۳	مکن پورہ عرف	۱۵۳	پالود	۱۷۱	بھابجز سونکی
۷۱	دیوکھیڑہ	۹۲	سیملیا	۱۱۳	کمار ونکا کھیڑہ		مکند پورہ	۱۵۴	تیج پورہ	۱۷۲	تونیا
۷۲	ڈونگلہ	۹۳	سگواڑہ	۱۱۴	کیرونکا کھیڑہ (استمرار ہوگیا)	۱۳۴	ملوک اس کھیڑی	۱۵۵	شیو پورہ	۱۷۳	جھیلا کھیڑہ
۷۳	رانوسلے	۹۴	سانڈ	۱۱۵	کریم پورہ	۱۳۵	ملک پورہ	۱۵۶	گردانہ	۱۷۴	ٹھاٹر مالا
۷۴	رام پورہ	۹۵	سونی	۱۱۶	کھیڑہ نبستی	۱۳۶	نرسنگ گڈہ		دیہات استمراریہ قصبہ	۱۷۵	چلیا
۷۵	رسولپورہ	۹۶	سہج کھیڑی	۱۱۷	کیسر پورہ	۱۳۷	نورنگ آباد کلاں		نیماہیڑہ	۱۷۶	چرلیسا
۷۶	رانی کھیڑہ	۹۷	شاہ آباد	۱۱۸	کھیڑہ عرف محمد پورہ	۱۳۸	نورنگ آباد خرد	۱۵۷	اجل پورہ	۱۷۷	دلال عرف
۷۷	روپا کھیڑی	۹۸	صولت پورہ	۱۱۹	کشن پورہ	۱۳۹	نوگاوان	۱۵۸	امیر پورہ		کشن پورہ
۷۸	راا کھیڑہ	۹۹	فتح چکارہ	۱۲۰	گاڈولہ	۱۴۰	نمودڑہ	۱۵۹	آکیا	۱۷۸	دہرول
۷۹	سانگریہ	۱۰۰	قصبہ قنوج	۱۲۱	گنیشن پورہ	۱۴۱	نظیر پورہ	۱۶۰	الوارہ عرف	۱۷۹	درشوان
۸۰	ست کنڈہ	۱۰۱	قنوجیا	۱۲۲	گنپت کھیڑہ	۱۴۲	نرسا کھیڑی		ناہر گڈہ	۱۸۰	دوڑیہ
۸۱	سانکلہ کھیڑہ	۱۰۲	کوٹھری کلاں	۱۲۳	گراؤلیہ (استمرار ہوگیا)	۱۴۳	قصبہ نیماہیڑہ	۱۶۱	بردلی بادرزد شان	۱۰۱	رنجھور پورہ
۸۲	سوجا کھیڑہ	۱۰۳	کوٹھری خرد	۱۲۴	لکمی پورہ	۱۴۴	نواب پورہ	۱۶۲	بیسن پورہ	۱۸۲	رنجھاجنان
۸۳	سرتل	۱۰۴	کاروندہ	۱۲۵	لچھمن پورہ	۱۴۵	ناردیہ	۱۶۳	باہمنیان	۱۸۳	سبہاؤلی
۸۴	سگری	۱۰۵	قصبہ کیلی	۱۲۶	مانگرول	۱۴۶	نگ پورہ	۱۶۴	بینوتہ	۱۸۴	سیملیا
۸۵	سگوا	۱۰۶	کملاہیڑہ	۱۲۷	مرجوئی (جاگیر ہوگیا)	۱۴۷	نواکھیڑہ	۱۶۵	بھگوان پورہ	۱۸۵	سیملیا ٹیلا کھیڑہ
۸۶	سانپلیا کھیڑی	۱۰۷	کلیان پورہ	۱۲۸	مونڈلہ	۱۴۸	وزیر گنج	۱۶۶	بالنا	۱۸۶	کان پور خرد
۸۷	سگواریہ	۱۰۸	کشن کری	۱۲۹	محمد نگر عرف بناولی	۱۴۹	وزیر پورہ عرف چترو کھیڑہ	۱۶۷	بھولوا	۱۸۷	کشاریہ

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۱۸۸	کر بارام کھیڑی	۱۹۴	کلان پورہ کلان	۱۹۹	موا سہ	۲۰۳	اریٹیان جوشی	۲۰۹	چاند کھیڑا	۲۱۴	کرتھانہ
۱۸۹	کوٹھرا	۱۹۵	کرسانہ	۲۰۰	منڈانہ	۲۰۴	اعظم پورہ	۲۱۰	سیرائی (عرف سیرونیا)	۲۱۵	کمیرہ اریران
۱۹۰	کماران	۱۹۶	کوری کھیڑہ	۲۰۱	منڈوا سے	۲۰۵	انند پورہ	۲۱۱	سارنگ پورہ	۲۱۶	منڈان گل فروشان
۱۹۱	کشن کریرہ	۱۹۷	محمد پورہ عرف	۲۰۲	موتیان	۲۰۶	بیلوودہ	۲۱۲	قلندر گڈہ عرف	۲۱۷	نادیہ کھیڑی
۱۹۲	کیجرا کھیڑی		نیا کھیڑہ		دیہات جاگیر پرگنہ	۲۰۷	سپلوورہ		رام گڈھ	۲۱۸	ہٹی پورہ
۱۹۳	کدماسے	۱۹۸	منڈاچاران		نیماٹھرہ	۲۰۸	پیرانہ	۲۱۳	قلندر کھیڑہ		

حال آبادی پرگنہ سرونج

قصبہ سرونج ایک پہاڑی کے دامن مین واقع ہے جسکو مولی علی کے ٹیکری کہتے ہین اس قصبہ سے نصیر آباد گوشہ جنوب و مغرب مین ایکسو چھتیس ۱۳۶ کوس ہے اور ساگر گوشہ مشرق و شمال مین اونتالیس ۲۹ کوس ہے اور بھیلسہ علاقہ گوالیار جانب مشرق اٹھارہ ۱۸ کوس بھوپال گوشہ مشرق و شمال مین تیس ۳۰ کوس - چندیری علاقہ گوالیار سمت جنوب مین پچیس ۲۵ کوس - ٹونک بجانب غرب ایکسو ۱۰۰ کوس علاقہ کوروائی و علاقہ گوالیار بجانب مشرق چھ ۶ کوس - علاقہ مقصود نگڈہ و راگھو گڈہ و گدنا بطرف مغرب چودہ ۱۴ کوس - علاقہ گوالیار جانب شمال نو ۹ کوس - سمت ۱۱۵۱ بکرمی م ۱۰۹۴ء مین راجہ سدہ راج راجپوت سولنکی والی ریاست اہلواڑہ ملک گجرات نے راجہ جے چند نبیرہ راجہ بھوج راجپوت والی ریاست اجین کو گرفتار کیا اور آپ قابض و دخیل ہو گیا شنکر سنگھ - گردھر سنگھ - راناجی راجپوت سینگار قوم سولنکی سے ہے اب سینگار کو سینگر کہتے ہین ہمراہیان راجہ جے چند نے سنہ ۱۱۶۰ بکرمی م ۱۱۰۳ء مین اپنے نام سے مواضع ذیل کو حسب شرح ذیل معمور کئے اور غارتگری کا پیشہ اختیار کیا - شنکر سنگھ = سرونج - گردھر سنگھ - گردھر پورہ = راناجی - رانا پورہ = جب انکی غارتگری کا شہرہ زبان زد خاص و عام ہوا مصلحتاً انہون نے یہان رہنا مناسب نہ جانا آخر تینون شخصون نے ایک جائے محفوظ تلاش کر کے یہ تینون قلعے تعمیر کئے - شنکر سنگھ - لیسین گڈہ - گردھر سنگھ - کوکن گڈہ - راناجی کالا دیو - سمت ۱۲۰۰ مین جگدیو راجپوت چوہان نے ریاست اوجین کو بزور شمشیر سولنکیون سے لیکر اپنے تحت و تصرف مین لا کے ان دیہات کو صوبہ مالوہ کے شامل کر دیا چنانچہ اکثر اسناد قدیمہ مین پرگنہ سرونج متعلقہ چندیری مضاف صوبہ مالوہ مرقوم ہے اور راجہ چندیری اور ساگو کا باغ بھی سرونج مین اب تک موجود ہے - راجہ مالدیو گیارہوین پشت مین اولاد جگدیو سے اوجین کا حکمران ہوا سمت ۱۲۸۸ بکرمی م ۱۲۳۱ء مین شمس الدین بادشاہ دہلی نے

اوجین کو فتح کرکے اپنی جانب سے ایک حاکم مامور کیا - ناصر الدین محمود تغلق کے عہد مین سلطنت دہلی پر زوال آیا سمت ۱۴۵۸ بکرمی م سنہ ۱۴۰۱ع
مین دلاور خان غوری حاکم مالوہ بجائے خود شاہ مالوہ ہوگیا دلاور خان کی ساتوین پشت مین محمود شاہ ثانی ملک مالوہ کا حکمران ہوا سمت ۱۵۸۸
بکرمی م سنہ ۱۵۳۱ع مین بہادر شاہ بادشاہ گجرات نے اِسکو گرفتار کرکے صوبہ مالوہ کو ملک گجرات مین شامل کرلیا سمت ۱۵۹۹ بکرمی م سنہ ۱۵۴۲ع
مین شیر شاہ عرف سور شاہ بادشاہ دہلی نے مالوہ کو فتح کرکے مُلّو غلام حاکم مالوہ گرفتار کیا اور پورن مل راجہ چندیری کو قتل کیا اسی بادشاہ
نے شیر گدہ اور شیر کوٹ اور قلعہ رہتاس کو بنایا ہے اور شاہراہ پر میل نصب کئے ہین اور مسافرین و مترددین کے واسطے سرائین جابجا
بنائین ہین اوس زمانہ مین بھی راجپوتان گوت سینگر سکنائی لسیل گدہ و کوکن گدہ وغیرہ غارتگری کرتے تھے جب شیر شاہ بادشاہ سرونج مین
آیا راجپوتان مذکورین نے اسد شاہی کو لوٹ لیا بحکم شاہی جملہ راجپوت اپنے کیفر کردار کو پہونچے پہر بادشاہ موصوف نے سرونج کو آباد
کرکے **شیر گنج** کے نام سے موسوم کیا اور تین سو اونسٹھ ۳۵۹ کا دن اس کے متعلق کرکے علاقہ اوجین کو مضاف دہلی قرار دیا - سنہ ۹۵۲ ہجری
مین شیر شاہ بادشاہ نے وفات پائی چنانچہ مادہ تاریخ وفات یہ ہے (زآتش مرد) ۹۵۲ سمت ۱۶۷۳ بکرمی م سنہ ۱۶۱۶ع مین شاہ جہانگیر مع شاہزادہ
شاہجہان کہ بنا بر تسخیر ملک دکن تشریف فرما ہوئے تھے وارد سرونج ہوئے بموجب حکم شاہی دکاکین بازار سرونج و شہر پناہ و قلعہ و چہار برج
تعمیر ہونے بلندی دیوار ہا کی ۲۰ درعہ - دور قلعہ ۳ بسوہ بگہ مربع بجریب شاہجہانی - سمت ۱۷۷۶ بکرمی م سنہ ۱۷۱۹ع مین محمد شاہ بادشاہ
تخت نشین دہلی ہوا راجہ جے سنگہ رئیس سوائی جے پور کو صوبہ مالوہ عطا کیا سمت ۱۷۹۲ بکرمی م سنہ ۱۷۳۵ع مین بجانب سلطان بامداد راجہ موصوف
باجی راؤ پیشوا صوبہ دار مالوہ ہوا اس سال سے صوبہ مالوہ بخلاف سابق سلطنت دہلی سے خارج ہوا پہر سمت ۱۸۱۱ بکرمی م سنہ ۱۷۵۴ع مین مہاراؤ
نے پرگنہ سرونج پر قبضہ کیا سمت ۱۸۵۵ بکرمی م سنہ ۱۷۹۸ع مین جسونت راؤ ہولکر نے پرگنہ مذکور بامداد و رفاقت حضرت نواب امیر الدولہ بہادر
کو دیدیا سمت ۱۸۷۴ بکرمی م سنہ ۱۸۱۷ع مین درمیان حضرت نواب امیر الدولہ بہادر و سرکار انگریزی کے عہد و پیمان عمل مین آیا پرگنہ مسطور
متعلق ٹونک کے نواب صاحب بہادر کا قبض و تصرف رہا ماہ بہادون سمت ۱۹۱۴ بکرمی م ماہ ستمبر سنہ ۱۸۵۷ع مین عادل محمد خان جاگیردار موضع
امباپانی علاقہ بھوپال نے بمعیت نانا راؤ پیشوا و جمعیت چار ہزار سوار و پیادہ کے مقام پاٹن سے سرونج پر یورش کرکے مولوی
خیر الدین عامل پرگنہ مذکور کو محصور کیا اس دار و گیر مین تیس آدمی ضایع ہوئے تین روز تک یہ حادثہ در پیش رہا چوتھے روز جاگیردار مسطور
پاٹن کو واپس گیا پہر جاگیردار مزبور بمعیت نانا راؤ تانتیا و فوج باغیان کہ جمعیت قریب اسی ہزار آدمی کے تھے سرونج پر حملہ آور ہوا اور عامل
کو گرفتار کرکے ساٹھ ہزار روپیہ کے طلبگار ہوئے عامل نے اپنی گرفتاری کی خبر بطور خفیہ جنٹلی سیہور گونا مین پہونچائی میجر کاٹ صاحب
بہادر راجنٹ بھوپال چہاؤنی سیہور سے اور کپتان مین صاحب بہادر چہاؤنی گونا سے مع فوج و توپخانہ داخل سرونج ہوئے باغیان ہزیمت

قواہان خبر آمد لشکر انگریزی مُلک سرونج سے دو ضرب توپ لیکر بجانب موں گا ولی علاقہ ہمکو الیار فرار ہوگئے اور یہ فتنۂ فساد سرونج مین پندرہ روز تک برابر رہا - بیان کتبہ ہاے کہنہ کتبہ مسجد واقع کویرہ کہنہ بیرون شہر تعمیر در عہد سلطان تیمور گورکان یہ مسجد ایک شخص سید نے بنائی ہے چنانچہ یہ قطعہ تاریخ ہے

مسجدِ خوش بنا نمود حمید | سجدۂ شکر کرد ہر کہ بدید
سال تاریخش از خرد جستم | خرد گفتش یافتم بفضل مجید

۹۰۰ھ

کتبہ لوح قبر واقع سرونج کہنہ - اللہ باقی ۱۰۶۹ ھ سنہ ۱۰۶۹ھ مین بعہد حضرت اورنگ زیب عالمگیر غازی معرفت خواجہ ادریس حمام اندرون کوٹ تعمیر ہوا چنانچہ یہ اوسکا کتبہ ہے

شایستہ بنائیست کہ خانِ عادل | بنیاد نہاد اندرین عالم گل
در چشمِ زمانہ خوشتر از مردم چشم | در جسم جہان گرم تر از خانۂ دل

کتبہ جامع مسجد بیرون کوٹ واقع صدر بازار کہ سنہ ۱۰۷۱ ہجری مین بعہد شاہ اورنگ زیب تیار ہوئی چنانچہ یہ قطعہ تاریخ ہے

عہد اورنگ زیب عالمگیر | شد مرتب چو روضۂ رضوان
یافت توفیق خضر از سبحان | عالمے در نظارہ اش گویان
الف ہفتاد و یک ز ہجر رسول | شہر خالی مباد از نیکان

۱۰۷۱

مادۂ تاریخ مسجد اندرون کوٹ کہ اورنگ زیب عالمگیر غازی کے عہد مین معرفت شیخ عبدالقادر نورالدین کے تیار ہوئی مصرع

سجدہ گاہِ رسیدگانِ خدائے

۱۰۷۳ھ

مادہ تاریخ وفات شیخ محمد صالح کہ اوسکی لوحِ مزار پر کندہ ہے (منزلش خلد باد) اور اسی مزار کے متصل ایک مسجد ساختۂ شیخ مرحوم ہے ۱۰۶۰ھ اوسکا مادہ تاریخ یہ ہے (معبدِ مشایخ) مادۂ تاریخ وفات مرزا جانی کہ اوسکے سنگِ مزار پر یہ مصرع کندہ ہے مصرع

۱۰۶۷ھ

مرزا جانی ز دنیا دولتِ اللہ برد

۱۱۰۶ھ

شہر پناہ کے باہر بارہ پورے ہین اوس مین دس آباد ہین اور دو غیر آباد - شہر پناہ کے دروازے بارہ تھے اور دو دریچے مگراب سراسر منہدم ہین سنہ ۱۱۵۳ھ مین بعہد محمد شاہ بادشاہ بالاجی راؤ ناظم صوبہ مالوہ نے سنڈی دروازے کی مرمت کی تھی چنانچہ تہریر سنہ منقش ہے سنہ ۱۱۸۴ فصلی مین بحکم تکوجی ہولکر بالاجی پنڈت نے بھیلہ دروازے کی مرمت کی تھی چنانچہ تہریر سنہ مرقوم ہے

بیشتر ازین اندرون شہر بارہ بازار اور دو محال تہانے کے تھے اب ایک محال متعلق کوتوالی ہے اور دوسری محال مین ڈاکخانہ انگریزی ہے

مکانات قدیمہ

سلہ[۵]

حویلی چودھری بھوج راج معروف رائے جی - حویلی قانون گویان - حویلی تعمیر کنندہ سکونت نواب محمد سعید خان مرحوم - حویلی میری متبوضہ صاحبزادہ غلام غوث خان - حویلی بندرا سے رائے
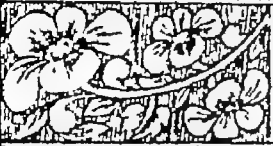
مکانات جدید بعہد حضرت نواب امیرالدولہ بہادر

حویلی ست کہنی - حویلی مرزا داور بیگ - حویلی منشی موہن لعل - حویلی گنیش رائے - حویلی کالو رام اگروال

اور یہی بارہ حویلیان حضرت نواب امیرالدولہ بہادر کے عہد مین تیار ہوئی ہین، ازانجملہ سید اسد خان قدیمی کی حویلی ہے اومین قدرے تعمیر کنندہ ہے اور قدرے جدید ہے - اس پرگنہ مین باغ ۵ قطعہ ہین ازانجملہ ۱ قدیم للعہ ۴ جدید - کل مساجد اکیسو اٹھہ ازانجملہ سائبہ سایہ دار ۹ بلاسایہ قدیم ۶ جدید تکیے ۳ ازانجملہ فریق قادریہ ۱ و فریق مداریہ ۲ ۲۹ زیارتگاہ بزرگان دین ۲۳ ازانجملہ مزار گنبددار ۱۲ مزار بلاگنبد ۱۱ - شہر کے اطراف مین ایک پہاڑی ہے جسکو اشخاص مولی علی کی ٹیکری کہتے ہین اور اوسپر تعمیر شاہی اب تک موجود ہے ٹیکری کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ایک سنگ سیاہ پر حضرت مولی علی کرم اللہ وجہہ کا پنجہ بنا ہوا تھا اور اوسکے متصل ایک چھوٹا سا حجرہ تھا اوسکو لوگ زیارتگاہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی کہتے تھے اور یہان سال بھر مین ایکبار میلہ ہوتا تھا اور تمام اہل اسلام جمع ہوتے تھے حضرت نواب یمین الدولہ بہادر مرحوم نے اوس مکان کو بتعصب مذہبی بالکل منہدم کرادیا موضع اوکلیان پورہ و کہام کھیڑہ و سوہن تال وغیرہ مین اسٹیشن صاحبان کپاس کی تعمیر کردہ اب تک موجود ہین قصبہ ہذا کی زمین غربی کو اوریٹی اور زمین شرقی کو تلیٹی کہتے ہین کاشتکارون کو تخم بطور تقاوی سرکار سے دیا جاتا ہے بروقت پیداوار کے اصل تخم مع سوائین ان سے لیا جاتا ہے چار من وزن کو مانی اور سومانی کو مناسہ اور سو مناسہ کو کناسہ کہتے ہین یہان داد وستد غلہ کی اسی وزن پر مقرر ہے اس پرگنہ مین فصل ربیع فصل خریف سے بہتر ہوتی ہے کاشتکار قوم راجپوت اکثر ہین اور اہیر و مینہ کم اور پٹواری قوم کایستہ ہین - یہان کے باشندے سر کے بال لمبے لمبے اور عمامے بڑے بڑے رکہتے ہین اور پارچہ نفیس بڑی بڑی آستینون کا پہنتے ہین مسلمان قوم دافاعنہ کبثرت ہین

سلہ[۵] یہ حویلی تین لاکہ روپیہ مین تیار ہوئی تہی اور اسکے باون چوک تھے اب بہی سات چوک باقی ہین باقی ویران اور دو دروغ اور سات کنوین ہین بارہ ۱۲ سال سے ریاست ہذا کے تصرف مین ہے ۱۲ منہ

قوم ہنود مین بوہرہ ترکیہ واگروال مہاجن پیشہ وغیرہ بھی زائد ہین - بزمان شاہان سلطنت تیموریہ یہان روپیہ کامل العیار رائج تہا پھر رفتہ رفتہ کم عیار ہو گیا تہا
حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مغفور کے عہد مین روپیہ کامل العیار بنام محمد خانی معرفت دیوان شمس الدین احمد جاری ہوا چنانچہ اب تک
مروج ہے یہ روپیہ کامل العیار ہے زیور وغیرہ اِس روپیہ سے تیار ہوتا ہے وزن سکہ محمد خانی ۱۱ ماشہ سیم خالص ۱۱ ماشہ کسر ۰ ماشہ
اور دار الضرب اس پرگنہ مین عہد شاہی سے ہے چنانچہ دو سکون کے یہ الفاظ ہین سکہ زد بر ہفت کشور سایہ فضل آلہ - حامی دین محمد شاہ عالم
بادشاہ - سکہ مبارک محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی صاحبقران ثانی حضرت امین الدولہ بہادر کے عہد مین جو سکہ جاری ہوا اوسکی یہ عبارت ہے
ایک جانب در عہد سلطنت ملکہ معظمہ رفیعہ الدرجہ وکٹوریہ ضرب سرونج - بجانب دیگر امین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ
موضع اونارسی وکریم آباد مین برگ تنبول بکثرت ہوتے ہین چنانچہ لوگ گوالیار تک لیجاتے ہین - شکارگاہین اس پرگنہ مین بہت ہین اکثر
صاحبان انگریز یہان آکر شکار کہیلتے ہین - پرگنہ ہذا مین تین میلے ہوتے ہین - ایک مذہبی میلہ ہنود کا کہ ماہ اساڑہ مین بروز سہ شنبہ موضع کریم آباد
مین ہوتا ہے - دوسرا میلہ کشن کنڈ کا ماہ کاتک سدہ پونون موضع دیوپور مین ہوتا ہے اور تین روز تک رہتا ہے - تیسرا میلہ موضع آگن
مین متصل لیٹری کے ماہ کاتک ہوتا ہے اور چار دن تک رہتا ہے - اس پرگنہ مین پانچ بڑی ندیان ہین باقی چہوٹی ہین -
یہان دو سیر رائج ہین ایک بوزن ۸۰ کلدار اسکو سیر پختہ کہتے ہین دوسرا سیر بوزن ۹۸ کلدار اسکو سیر خام کہتے ہین غلہ وغیرہ سیر پختہ سے
فروخت ہوتا ہے اور ظروف مسی و برنجی وغیرہ سیر خام سے فروخت ہوتے ہین پرگنہ ہذا مین چہار مواضع کلان ہین کہ اونمین ایک ایک
ہزار آدمی سے زائد سکونت پذیر ہین -

نمبر	نام موضع	تعداد خانہ	تعداد مردم	مرد	عورت	فاصلہ از سرونج	سمت از سرونج	کیفیت
۱	خاص قصبہ سرونج	۲۷۸۰	۱۱۳۵۶	۵۶۲۵	۵۷۳۱	۰	۰	
۲	لیٹری	۴۷۵	۲۱۰۷	۱۰۸۳	۱۰۲۴	دس کوس	گوشہ جنوب ومغرب	
۳	اننددپور کلان	۲۹۴	۱۱۹۷	۶۱۲	۵۱۵	نو کوس	غرب	
۴	اونارسی کلان	۲۱۸	۱۰۹۶	۵۶۱	۵۳۵	بارہ کوس	گوشہ غرب و شمال	
۵	رسلی ساہو	۲۱۲	۱۰۶۸	۵۴۶	۵۲۲	پانچ کوس	غرب	
	میزان	۳۹۷۹	۱۶۸۲۴	۸۴۹۷	۸۳۲۷	۰	۰	

رقبہ کل پرگنہ مزروعہ وغیر مزروعہ پرگنہ سرونج علاقہ ریاست ٹونک [illegible] بیگہ ۱۷ بسوہ

مزروعہ [illegible] بیگہ — غیر مزروعہ [illegible] بیگہ

چاہی [illegible] بیگہ — بارانی [illegible] بیگہ — قابل زراعت [illegible] بیگہ — ناقابل زراعت [illegible] بیگہ ۱۷ بسوہ

محاصل سالانہ

معہ [illegible] سکہ رحمخانی

نقشہ دیہات پرگنہ سرونج ریاست ٹونک

نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع
۱	اسد کہیڑی	۱۱	احمد نگر عرف	۲۲	اکودیا	۳۳	بابل کہیڑی	۴۵	بامن کہیڑی سلی	۵۷	بلرام پورہ
۲	احمد آباد عرف		موتی پورہ	۲۳	اہیر کہیڑی	۳۴	برکہیڑہ کیدار	۴۶	بانس کہیڑی اسپال	۵۸	بانسکہیڑی اجیت
	کیلی کہیڑہ	۱۲	انندپورہ کلاں	۲۴	اعظم نگر عرف	۳۵	بھوریہ اودا	۴۷	باخبان	۵۹	برکہیڑہ گہوسی
۳	ابراہیم پور	۱۳	الیسرداس		شہزادپور	۳۶	بشن پور کلاں مع [illegible]	۴۸	باموری مزرعہ	۶۰	بہادرپور للیپیا
۴	ادلا کہیڑی	۱۴	امیر گنج	۲۵	آنوانڈہٹہ	۳۷	بہونرہ	۴۹	پانجہ	۶۱	بھوگائی خرد
۵	ابواڈہانہ	۱۵	اسلام نگر	۲۶	املائی	۳۸	برکہیڑہ بہونرہ	۵۰	بیرپور کلاں	۶۲	بہلاکہیڑی کلاں
۶	اندیرہ	۱۶	آم کہیڑہ یعقوب	۲۷	اوراکہیڑی	۳۹	بلرام پورہ	۵۱	بہورہ کہیڑہ نوآباد	۶۳	باندرسیمنا
۷	اوکری کہیڑہ کلاں	۱۷	آدری نوآباد	۲۸	اگرہ	۴۰	بندی پورہ	۵۲	بھوگائی کلاں	۶۴	بسیل گڈہ
۸	اہمائی	۱۸	اکبرپور	۲۹	احمدپور کلاں	۴۱	بھگونت پورہ	۵۳	بنارسی	۶۵	لیہار عرف ہیرا کندل
۹	امین پورہ عرف	۱۹	ادکھلے کہیڑہ خرد	۳۰	بہوکرے	۴۲	بکتا	۵۴	برکہیڑہ دیو	۶۶	بھتولی سدپورہ
	بکتا کہیڑہ	۲۰	اتھائین کہیڑہ	۳۱	پورہ کہیڑہ	۴۳	بہوجوکہیڑی	۵۵	بہادرپور سنکھر	۶۷	برکہیڑہ ماگن
۱۰	اونارسی کلاں	۲۱	ادیرام پورہ	۳۲	بہونریا	۴۴	برکہیڑی عرف بکرم پور	۵۶	بہلابڈی	۶۸	برکہیڑہ ہرگن

۶۹	بانس کھیری کہرلتی	۸۹	بیرپور پربت پور	۱۱۰	پاہان کیتری	۱۲۸	تبیت پور	۱۴۹	چریان کہوہ	۱۶۸	دوند کھیری
۷۰	بامن کھیری سانکلا	۹۰	بہلا کھیری خرد	۱۱۱	پوریہ	۱۲۹	جھوکر حوض	۱۵۰	چندرہے	۱۶۹	دو رلا
۷۱	بوڈہنا	۹۱	بہراپرسے	۱۱۲	پربت پور ویران	۱۳۰	جاوُتے	۱۵۱	چناور	۱۷۰	دوند کھیڑہ
۷۲	بوریہ ڈل	۹۲	بہراگدہ	۱۱۳	تیندوراڑہ	۱۳۱	جھوجھلا کھیڑہ	۱۵۲	چھپالیو	۱۷۱	ڈوڈگراڈلی
۷۳	بشن پور خرد عرف	۹۳	بہلاراری	۱۱۴	تسیا	۱۳۲	جھوکر عمریا	۱۵۳	چین پور	۱۷۲	دہرگا
	تتاکھیڑی	۹۴	باستو ویران	۱۱۵	تاج پورہ	۱۳۳	جھرے	۱۵۴	چونپڑہ	۱۷۳	دینپاکھیڑہ
۷۴	بانسکھیڑی گوگل	۹۵	بیچوکھیری	۱۱۶	ترمون پور عرف	۱۳۴	جرسینا	۱۵۵	چھیاری	۱۷۴	دھینگرا
۷۵	بیرپور خرد	۹۶	برکھیڑہ دہنو		ملیاکھیڑی	۱۳۵	جان پور ویران	۱۵۶	حسن پور مزرعہ	۱۷۵	دھمرولی
۷۶	بھولی	۹۷	بڑاگاوُں	۱۱۷	تھوانگر	۱۳۶	جگتر		بھوریہ	۱۷۶	دینگیاکھیڑہ
۷۷	بگرودہ	۹۸	پیلپیا	۱۱۸	قصبہ تال	۱۳۷	جلال پورہ	۱۵۷	حیدر پور	۱۷۷	دموور کھیڑی
۷۸	بہاڈکھیڑی	۹۹	پیکوسے	۱۱۹	تروریہ	۱۳۸	چونیان کلان	۱۵۸	حسین گڈہ	۱۷۸	دام کھیڑہ
۷۹	بامن کھیڑی کلان	۱۰۰	پڑہ برہان	۱۲۰	تمانہ ویران	۱۳۹	چاند پور	۱۵۹	حفیظ نگر	۱۷۹	دہرم پور
۸۰	برکھیڑہ تال	۱۰۱	پگرانے	۱۲۱	ٹونکڑہ	۱۴۰	چاندریہ	۱۶۰	حسین پور	۱۸۰	درام کھیڑہ
۸۱	بڑودہ تال	۱۰۲	پروریا	۱۲۲	ٹونکا	۱۴۱	چک ناہر کھیڑی	۱۶۱	حفیظ پور عرف	۱۸۱	دیری پاہان
۸۲	بسی پور	۱۰۳	پٹرہ جاندو	۱۲۳	جمونیان کلان	۱۴۲	چیناکھیڑی		کموٹیتا	۱۸۲	دکین
۸۳	باجاکھیڑی	۱۰۴	پچھنڈی	۱۲۴	جھنڈوا	۱۴۳	چونیا نوآباد	۱۶۲	خورم پور نوآباد	۱۸۳	دہسرگدہ
۸۴	بردہی	۱۰۵	پاردوا	۱۲۵	حسرت کھیری	۱۴۴	چمرعمریہ	۱۶۳	خانپورہ	۱۸۴	دیبی لوری
۸۵	باموری حوض	۱۰۶	پیراکمار		عرف کریا	۱۴۵	چندیری	۱۶۴	خلیل پور نوآباد	۱۸۵	دولت پورہ
۸۶	برکھیڑہ سجن	۱۰۷	پرسورہ	۱۲۶	جمونیان خرد	۱۴۶	چیت پور	۱۶۵	دیلو پور	۱۸۶	دام کھیڑہ
۸۷	برسینڈہ	۱۰۸	پیلکھیڑہ		یعنی پٹھار	۱۴۷	چنداڑہنہ	۶۶	درسیمو کھیڑی	۱۸۷	دیودا اس
۸۸	برکھیڑی بوراکھیڑی	۱۰۹	پاٹن	۱۲۷	جاجم کھیڑی	۱۴۸	چیپی کھیڑہ	۶۷	دوررنگ	۱۸۸	رلم پور دولت پور

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۱۸۹	رام ٹیک کوٹرا	۲۱۰	زور آور کھیڑی	۲۳۱	سمن کھیڑی	۲۵۲	علی نگر	۲۷۱	کریل پور	۲۹۰	کولوا
۱۹۰	رسالا ابیراخ	۲۱۱	سنتھو کہ پورہ	۲۳۲	ساپور خرد	۲۵۳	عزیز پور ویران	۲۷۲	کندن کھیڑی	۲۹۱	کریم آباد
۱۹۱	رتن بری	۲۱۲	سرسواسں	۲۳۳	قصبہ سروج	۲۵۴	سمر کھیڑے		عرف کندنالے	۲۹۲	کھنونیا
۱۹۲	رسنا کھیڑی	۲۱۳	سالرے	۲۳۴	ساکھلون	۲۵۵	علیگڈہ عرف کوڑا	۲۷۳	کیٹر کھیری کلاں	۲۹۳	کانکر کھیڑی خرد
۱۹۳	ردیدا کھیڑی	۲۱۴	سری کوہ	۲۳۵	سمیر پور پربت پور	۲۵۶	فرید پور	۲۷۴	کولو کھیڑی عرف	۲۹۴	کیترہ
۱۹۴	رسلی ساہو	۲۱۵	سید پورہ	۲۳۶	ساہن کھیڑی	۲۵۷	فیض پور عرف		موتی پورہ	۲۹۵	کانکر کھیڑی کلاں
۱۹۵	رگناتھ پورہ	۲۱۶	سیمبر پور نو آباد	۲۳۷	سری امیر		گلاب گنج	۲۷۵	کوکن گڈہ	۲۹۶	کھام کھیڑہ کلاں
۱۹۶	رسلی اہرن	۲۱۷	ست پارہ	۲۳۸	سیر کھیڑہ	۲۵۸	فیروز گنج	۲۷۶	کند کھیڑی جادوتے	۲۹۷	کلیان پورہ
۱۹۷	راگھو گڈہ	۲۱۸	سانکلا حویلی	۲۳۹	سوجنان	۲۵۹	نوج پور	۲۷۷	کیلن کھیڑی	۲۹۸	کمریا
۱۹۸	رحمن پورہ عرف نراین پور	۲۱۹	سنکیترہ	۲۴۰	سملا بوت	۲۶۰	نادر پور عرف	۲۷۸	کمر کھیڑی عرف نوگراں	۲۹۹	کگراج
۱۹۹	رنگنان	۲۲۰	سادکھیڑی دیو	۲۴۱	سمرا سیگناتھ		کھوکھلا کھیڑہ	۲۷۹	کولاپورہ	۳۰۰	کھیر کھیڑی خرد
۲۰۰	راے پور ویران	۲۲۱	سرداتہ	۲۴۲	شاہ پور مزرعہ نو آباد	۲۶۱	قاضی کھیڑی	۲۸۰	کالادیو	۳۰۱	گوپال پور
۲۰۱	ریتان	۲۲۲	سارہ	۲۴۳	شاہ پور	۲۶۲	کجناریا	۲۸۱	کھیار کھیڑہ نو آباد	۳۰۲	گوریہ کھیڑی
۲۰۲	رسلی ہاٹ	۲۲۳	سگرہ	۲۴۴	شایستہ آباد	۲۶۳	کونڈی	۲۸۲	کھام کھیڑہ جر سینا	۳۰۳	گیون کھیڑی
۲۰۳	رام نگر ویران	۲۲۴	سگنان کھیڑی	۲۴۵	صفدر پور	۲۶۴	کشن پورہ	۲۸۳	کولوا پٹھار	۳۰۴	گولہ کھیڑہ
۲۰۴	ریسول	۲۲۵	سمری بصیر	۲۴۶	طاہر پورہ	۲۶۵	کمرا کھیڑی	۲۸۴	کھیر بیا ہاٹ	۳۰۵	گریٹھہ
۲۰۵	رسلی دامان	۲۲۶	سمری سکندر آباد	۲۴۷	طاؤ کھیڑی	۲۶۶	کری کھیڑی کلاں	۲۸۵	کریرہ عرف مراگن	۳۰۶	گوپال نگر عرف نگر
۲۰۶	رتنا کھیڑی	۲۲۷	سیجی کھیڑہ	۲۴۸	علی گڈہ	۲۶۷	کورواسے	۲۸۶	کولو اکھیڑہ نو آباد	۳۰۷	گھوسوا تال
۲۰۷	رنیجھن	۲۲۸	ساپور کلاں	۲۴۹	عمرپامیٹہ	۲۶۸	کمینجرا اددا	۲۸۷	کھوندر پور	۳۰۸	گوارے
۲۰۸	رسول پور	۲۲۹	سنگھائی	۲۵۰	علی گڈہ مزرعہ	۲۶۹	کھانا کھیڑی	۲۸۸	کربکرہ خرد	۳۰۹	گنگا کھیڑی
۲۰۹	رام پور نو آباد	۲۳۰	سانگلا جگتھر	۲۵۱	علی گنج	۲۷۰	کاچی کھیڑہ	۲۸۹	کوزہ	۳۱۰	کھونوا نو آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقالۂ دوم مشتمل بر حالات حضرت نواب امیر الدولہ بہادر و نواب وزیر الدولہ بہادر و نواب یمین الدولہ و نواب امین الدولہ بہادر مع عہدہ داران ریاست وغیرہ علیٰ قدر مراتب

واضح ہو کہ مولف تاریخ حالات مفصل شجاعت و سخاوت حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے تاریخ ہذا مین اس غرض سے نہین لکھی کہ امیر نامہ مین سر و کاست درج ہین - ہان البتہ کچھہ کچھہ حال بطور سلسلہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کا لکھکر حالات ہر سہ رؤسا ذوی الاحترام کہ انکے حالات - الیٰ یومنا ہذا - قلم بند نہوئے تہے نوک ریز خامۂ صراحت ختامہ ہین - رائے وقائع پسندان تفرج مخفی نرہے کہ بعہد سلطنت جلالت پناہ محمد شاہ بادشاہ دہلی طالب خان عرف طالع خان ابن کالے خان بنیر وال قوم کی جد امجد جناب نواب امیر الدولہ بہادر قصبہ جوہڑ علاقہ ملک بنیر سے آکر چندے مصطفےٰ آباد عرف رامپور مین قیام پذیر رہے وہان سے پہر موضع بزولی مین کہ ترینہ سرائے سے چھہ کوس کے فاصلے پر ہے ایک مدت تک سکونت گزین رہے پہر موضع مجاہد پور مین کہ ترینہ سرائے سے دو کوس کے فاصلہ پر واقع ہے اور بزمانہ پیشین موضع مجاہد پور ترینہ سرائے سے کچھہ بیشتر معمور و آباد تہا چند سال تک مقیم رہے پہر وہان سے آکر ترینہ سرائے مین قیام گزین ہوئے اور ترینہ سرائے ایک محلہ ہے محلات بلدہ سنبہل ضلع کیٹہر سے اور اوس زمانہ مین کٹہر کے نواب محمد علیخان بہادر رئیس تہے جب نواب علی محمد خان صاحب نے انتقال کیا اور بجائے نواب صاحب کے نواب دوندی خان مختار ضلع قرار دیئے گیے اسکے کچھہ دنون بعد طالع خان جد امجد امیر شیر گیر نے بہی اس سرائے فانی سے رخت اقامت

بانمود اس ایام مین انکے فرزند ارجمند مسمی محمد حیات خانصاحب یعنی حضرت والد امیر الدولہ بہادر خورد سال
مختار ضلع کیچر نے محمد حیات خان صاحب کو بسبب رفاقت طالع خانصاحب مرحوم کے زمرۂ اہل عزت درماکر
اعزاز بخشا بعد چندے نواب دوندی خان بھی راہی ملک بقا ہوئے محمد حیات خانصاحب بسبب بے بنیادی ناپائدار
ملازمت روسا سے برداشتہ خاطر ہوکر اکثر اوقات عبادت الہی مین مصروف رہتے تھے اور بعض اوقات حضرت
شیخ یحیی رحمۃ اللہ علیہ جانشین ہوکر تصنیفہ قلوب مین سعی کماینبغی فرماتے تہے - چونکہ وجہ معاش ہر دو لولابد سے ہے آخر الامر
بوجہ فہمایش غلام محی الدین خان وغیرہ اور روسار بلدہ سنبھل محمد حیات خانصاحب نے پیشہ ... اختیار کیا اور تا مدت العمر
بے غمی اور آسودگی کے ساتھ رہے محمد حیات خانصاحب علوم فلاسفہ و حساب و ہندسہ و نجوم سے ترمین مہارت کلی
رکہتے تہے -

بیان ولادت باسعادت امیر الدولہ بہادر و حال مختصر از عہد آغاز ریاست تا وفات

سنہ ۱۱۸۲ ہجری مطابق سنہ ۱۷۶۸ء مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بوقت شب تولد ہوئے ان قطعات فارسی و اُردو
سے اونکی تاریخ ولادت مفہوم ہوتی ہے

قطعہ

چو بخت طالع بخت حیات خان افغان — عروج کرد کہ فرزند یافت فخر جہان
سروش گفت دو تاریخ دم بدل سال — سر افاغنہ ۱۱۸۲ھ برجیس قدر قوم پٹھان ۱۱۸۲ھ

ایضاً

سخاوت نے مبارکباد دی اگر شجاعت کو — کہ دونون کے لئے ایک مظہر کامل ہوا پیدا
ہوا تاریخ گویا یون سراپا لیکے اندیشہ — جواد و پیل نیرو شیر و دریا دل ہوا پیدا ۱۱۸۲ھ

اور الفاظ شب فرخ ۱۱۸۲ھ سے بھی تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے - آثار ثروت و دولت امیر شیر گیر کے جبین مبین سے نمایان
و درخشان تہے اور نشان بلند اختری و علو ہمتی کستی ہی مین اپنا نشان ظفر فرق اقدس پر لئے کہڑے تہے مصداق شعر ہذا

بالائے سرش ز ہوشمندی ❊ میتافت ستارہ بلندی

لڑکپن مین اکثر لڑکے اونکے ہمراہ رہتے تھے اور اونکی رضامندی کو اپنے امور ضروری پر مقدم رکھتے تھے سیرت پسندیدہ و عادت حمیدہ اوس مولود مسعود کی یہ تھی کہ کھیل مین بھی شغلِ نوکری و تقسیم ماہواری اطفالِ ہم عمر سے رہتا اگر کچھ اونکے پاس ہوتے تو کوڑیان جمع کرکے لڑکون کو ماہانہ علیٰ قدر مراتب تقسیم کرتے بعض اطفال کو اونمین سے بہ نیتِ عطائے عمدہ انتخاب فرماتے اطفالِ امیر خجستہ تدبیر کو اپنے کاندہون پر سوار کرکے گلی کوچون مین پہراتے اور بآواز بلند (نواب صاحب بہادر) کہتے جاتے - لڑکون مین کوئی نائب کوئی افسر کوئی رسالہ دار کوئی نقیب کوئی چوبدار بنتا امیر تہور تخمیر کا دل اسیطرح کے کھیل مین خوش رہتا جو کچھ نقد گھر مین پاتے والدین سے پوشیدہ با ہر لڑکون مین تقسیم کرجاتے ہر چند اونکے والد بزرگوار کلمات نصیحت آمیز گوش گذار کرتے تھے لیکن وہ عالی فطرت اِس کان سے اوس کان اوڑاتے طریقۂ داد و دہش کو ہمیشہ مسلوک رکھتے ایک دن ایک درویش مجذوب نے کہ ترینہ سرائے مین سکونت پذیر تھے اور ہر ایک چھوٹا بڑا اونکی ولایت کا معتقد تھا امیر تہور تخمیر کو اپنے پاس بُلاکر فرمایا اے بابا دودہ پیئے گا امیر والا تبار نے جواباً عرض کیا اگر براہِ عنایت دودہ عنایت ہوگا تبرکاً پی لونگا اوس درویش کامل نے پیالہ شراب کا جو اوسکے روبرو رکہا ہوا تہا اوٹہا لیا اور اوسمین سے دو گھونٹ پیکر امیر کو دیا اور کہا بابا اسکو پی لے چونکہ امیر نے اس سے پہلے کبھی شراب نہ دیکھی تھی اور اوسکی بو اور مزے سے بھی واقف نہ تھے درویش کے ہاتہ سے پیالہ لے لیا - اور ارادہ پینے کا کیا اور قریب مُنہ کے لاکر جب اوسکا مزہ اور رنگ اور بُو دودہ اور دوا کے خلاف پایا زمین پر پھینک دیا اور اوس فقیر کو سخت سُست کہکر اوسکے پاس سے چلنے کا قصد کیا اوس درویش انجام اندیش نے اوس جام کا حال بیان کیا اور کہا اے بےخبر یہ تو نے کیا کیا مینے تجکو آبِ حیات دیا تہا افسوس صد افسوس تو اوس سے سیراب نہوا ورنہ مدام سرمستِ بادۂ کام رہتا خیر جس قدر تیری قسمت مین تہا اوتنا تجکو ملا - امیر کو بسبب کم سنی کے اوس مجذوب کے کلام کا نتیجہ بخوبی دریافت نہوا [illegible] تصور کرکے چلے آئے جب امیر کے شباب کا زمانہ آیا اور گُلِ عارض نے اپنا رنگ بدلنے دریا کے کنارے بیٹھکر بو المردی امیر شیر گیر کے دل تہور منزل مین بڑے بڑے حوصلون نے گھر بنایا خاطر شجاعت مناظر جنبہ بڑا صدمہ پہونچا کہ تا زیست اور طبیعت والا فطرت پر خیال ارتقائے مدارج علیا غالب ہوا جب تہانہ دل مین حوصلہ نے زیادہ تر پاؤن پہیلایا کیسے بہائی کرم خجستہ تدبیر والد ماجد کے روبرو رخصت کا نام زبان پر لاکے اجازت کے خواستگار ہوئے لیکن شفقت پدری برآمد ہوتی - وفورِ محبت مانع آئی آخر والد ماجد نے اجازت سفر ندی چونکہ شوق بسفر دامنگیر

امیر تو رخمیر از جمہ تہا بلا اجازت پدری گہر سے صحرا کا راستہ لیا اوّل لکہنو گئے بعد ازان میرٹہہ مین آکر شامل فوج غلام قادر خان
ہوئے روزگار معقول کے بارہ مین نہایت کوشش کی مگر یاوری بخت بفحوائے کُلُّ اَمرٍ مرہونٌ باوقاتہٖ ایک وقت معہود
پر موقوف ہے سعی سب بے سود مفقود ساعی ہو توقف ہے - آخر امیر والا تدبیر نے اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ مین نے یہ دردہ بلے اجازت
والدین کیا ہے - امید حصول مطلب بیجا ہے اب یہی مناسب ہے کہ بجانب وطن مالوفہ جاکر والدین کی قدمبوسی حاصل کیجیے
پہر حسب استجازت والدین بعد طے مراحل وقطع منازل قدرت خدا کا تماشا دیکہیئے - الحاصل یہ خیال دل مین ٹہرا کر جانب
وطن معاودت کی والدین کی قدمبوسی سے سعادت دارین پائی - اپنے رفقائے ہمجلسہ سے ملے جن لڑکون کو ماہانہ تقسیم
کرتے تہے اونکے ہمراہ مشق فنون سپاہگری مین مشغول رہنے لگے جب محمد حیات خان نے دیکہا کہ یہ جوان ہونہار ہے
اور علامت امارت ونشان ثروت اسکی جبین بچپن سے نمودار ہے ایک دن بدل خوشی امیر سے فرمایا کہ اچہا بیٹا تمسے
آدمی کا گہر مین بیٹہا رہنا مصلحت نہین تمہارا اچہا خیال خالی منفعت سے نہین جاؤ ہمنے تمہین حافظ حقیقی کے سپرد کیا اپنے دلپر
صبر کا پتہر رکہہ لیا - روزگار کر کے دل کے حوصلے نکالو - بعد ازان امیر شیر گیر نے حسب استجازت پدری ۱۲۰۲ھ ہجری مطابق سال
بستم جلوس شاہ فرخ سیر محمد شاہ عالم بہادر الملقب بہ علی گوہر ہین کہ اسی سال سے ایک سال پہلے غلام قادر خان نے اوس
بادشاہ بیگناہ کو نابینا کر دیا تہا بمقتضائے علو ہمتی وجوانمردی ہمراہ اپنے بہائی کرم دین خان کے کہ بطن حرم سے تہے
جانب دارباڑہ وگجرات وخاندیس سفر کیا پہر اپنے دولت خانہ کیطرف لوٹ آئے - چونکہ جائداد واملاک پدری پر بسبب علو ہمتی کے
اکتفا نفرماتے تہے بفحوائے اَلسَّفَرُ وَسِیلَۃُ الظَّفَرِ امیر شیر گیر نے دوبارہ سفر اختیار کیا اور جانب مالوہ تشریف لے گئے
چونکہ شجاعت جبلی وبلند حوصلگی امیر شیر گیر کی فطرت مین تہی بعنایت الہی اقبال نے یاوری کی اور دولت دنیوی نے روز بروز
ترقی پائی اگرچہ اپنے دولتخانہ سے مع چند رفقا رتو دہ منش سفر اختیار کیا تہا مگر بسبب اخلاق ذاتی وسیر چشمی ودریا دلی کے
انکی جمعیت یوماً فیوماً بڑہتی گئی اور جو ہر کس وناکس ان سے ملا انکی رفاقت [illegible] ہوا خواہی کو اپنی ترقی کا باعث
سمجہنے لگا حتی کہ روسا کہیچی واڑہ ودیگر سرداران علاقہ مالوہ کے کہ دونون کے لئے ایک منظر نواب امیر الدولہ بہادر کی جاگیر مین
ہوئی - چنانچہ جسوقت راجہ سبھے سنگہ کہیچی والی ریاست راگہوگڈہ اور جواد بیل نیروشیر [illegible] آباہیہ بہادر سے لڑائیان متواتر در پیش
ہوئین تو والی راگہوگڈہ نے نواب صاحب بہادر بالقابہ کو اپنی رفاقت ودولت آمادہ کیا اور حضرت نواب صاحب بہادر ممدوح
حسب استدعاے راجہ موصوف اوسکی فوج مین مع یکہزار رفقاے ظفر فرق اقدس کے داخل ہو کر سرداران سندہیہ سے مقابل

ہوئے اور چند لڑائیاں بہت خوبی و اسلوب کے ساتھہ لڑین فوج سیندہیہ باوجود کثرت افواج کے گاہے مغلوب و گاہے غالب ہوئی مگر سرداران سیندہیہ کے حوصلے یکقلم پست ہوگئے چونکہ منجانب راجہ جے سنگھ بہی چندان تواضع و اخلاق بندگان حضرت نواب صاحب بہادر نے ملاحظہ نفرمائے تو حسب درخواست سرداران علاقۂ سیندہیہ اونکے معاون رہے قریب سات مہینے کے وہان رہکر بجانب بلدۂ بہوپال چلے گئے **نواب محمد حیات خان بہادر** والی بہوپال نے تذکرۂ شجاعت و جوانمردی حضرت نواب صاحب بہادر کا سُنکر اونکو مع اونکے رفقا کے بدلجوئی تمام بہوپال مین ٹہیرایا لیکن **نواب محمد حیات خان بہادر** سے بہی انکی خاطرداری قرار واقعی بمعرض وقوع نہ آئی پہر یہ کیفیت مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر والی اندور کے گوش زد ہوئی مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر نے بسبب ناچاقی کاشی راؤ ہولکر اپنے بڑے بہائی کے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بالتفاق کو سنہ ۱۲۱۴ ہجری مین بذریعہ تحریر شوقیہ اپنی رفاقت مین بشہر شجاعلپور طلب کرلیا - چنانچہ اس قطعہ سے تاریخ ملاقات ہر دو سردار نامدار معلوم ہوتی ہے ؎

چو پر خورد ندامیر ور اؤ ہو لکر	معاہد مہر ورزی را بہر حال
ز ہاتف خواست تاریخش خرد گفت	قِران ترک و ہندو حَلِّ اقبال

۱۲۱۴ ھ

پہر جسونت راؤ ہولکر نے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سے یہ وعدہ مستحکم کیا کہ جسقدر ملک فتح ہوگا مین میرے اور آپکے نصف نصف تقسیم ہوجائیگا چنانچہ نواب صاحب بہادر نے لشکر جسونت راؤ ہولکر مین شامل ہوکر وہ کارہائے نمایان کیے کہ زبان زدِ خلق ہین اور بدولت حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر کے کاشی راؤ ہولکر پر بہی جسونت راؤ ہولکر نے فتح پائی -
جب مہاراجہ ہولکر قابض ملکِ مالوہ ہوا تو نواب صاحب بہادر کو اختیارات دیکر بدرجہ غایت خوشنود فرمایا اور باہم سلسلۂ اتحاد کو اسقدر بڑہایا گویا مہاراجہ ہولکر اور حضرت امیر الدولہ بہادر مین کچہ فرق نرہا نواب صاحب بہادر نے سنہ ۱۲۱۵ ہجری مین مہیسر اور دہار پر قبضہ کیا اور میجر بنگیک صاحب کو جام کہاٹی پر اپنا محکوم بنایا اِسی ایام مین مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر کی آنکہہ پر صدمہ پہونچا اوسکی تفصیل اس طرح سے ہے کہ ایک رات ہولکر نے دریا کے کنارے بیٹہکر پانی مین مشعل چہوڑوائی اور اوسپر گولیان لگانا شروع کیا قضارا بندوق شق ہوگئی اور ہولکر کی ایک آنکہہ پر ایسا صدمہ پہونچا کہ تا زیست اوسکا داغ رہا بعد ازان نواب صاحب بہادر نے شہر شجاعلپور پر لشکرکشی کرکے فتح کرلیا مگر نواب صاحب بہادر کے بہائی کرم دین خان کہ بطن حرم سے تہے ضرب غلولہ بندوق سے شہید ہوگئے تاریخ رحلت لفظ (دریغا) سے برآمد ہوتی ہے حضرت نواب صاحب بہادر کو اِنکے انتقال سے سخت رنج و الم ہوا
۱۲۱۵ ھ

پہر نواب صاحب بہادر نے بجاے برادر مرحوم صاحبزادہ صالح محمد خان ہمشیرہ زادۂ خود کو مقرر کیا کرم دین خان مرحوم کی دو
حقیقی ہمشیرہ تہین بختاور بیگم منکوحۂ محمد دین خان وگل بیگم منکوحۂ محب اللہ خان ولایتی - اور نواب صاحب بہادر کی
دو ہمشیرہ حقیقی تہین خدیجہ بیگم منکوحۂ شیخ تبارک اللہ وزینت بیگم منکوحۂ دلیل خان ۱۲۱۶ سنہ ہجری مین بسبب
اشتعالک کجاکنور بدگہر بیستانہ وارثہ جاجلپور کے امیر شیرگیر و مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر مین یک گونہ شکر رنجی ہوگئی تہی - آخر مجبور ہو کر ایک
دن امیر والاتدبیر نے براہ حکمت عملی مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر کا تخلیہ مین کمر بند پکڑ کے سیدہے ہاتہ سے کٹاری یہ چہوٹی جو اوسکی کمر
مین تہی نکالکر کہا کہ اسوقت مین تن تنہا ہون اگر میرے مار ڈالنے مین تمہارا عروج متصور ہے تو اسوقت دریغ نکرو اچہا موقع ہے
اپنے جی کی حسرت نکال لو اور جو محض مخالفوں کے بہکانے پر عمل درآمد ہے تو مین تمکو اسی وقت ہلاک کرتا ہون آیندہ جو کچہہ ہوگا
دیکہا جائےگا ہولکر نے نادم ہو کر امیر شیرگیر سے عذر کیا اور کہا کہ ایسا معاملہ جو خلاف راستی و دوستی ہو ہرگز ہرگز وقوع مین نہ آئیگا -
تم مجکو اس عہد پر ہمیشہ محکم سمجہو مجہے چہوڑ دو پہر امیر خوش تدبیر نے اوس سرکش کو اسطرح نیچا دکہایا کہ پہر کبہی سر نہ اوٹہایا اور مخالف بہی نادم
و پشیمان ہوئے بلکہ بعض بعض اپنی سزا کو پہونچے - متعلقان مہاجی سیندہیہ کا پونا سے اوجین مین آنا ہولکر کی فوج سے
لٹ کر چیتور مین لکہوا کے پاس جانا پہر قلعۂ شاہجہان پور مین لکہوا کا محصور ہو کر شکست کہانا کلوس صاحب فرنگی ملازم دولت راؤ
والی دکن کا مع کمپو سرونج مین آنا یوسف خان عامل کا امیر شیرگیر کو اطلاع کرنا امیر والاتدبیر کا برسبیل یلغار بجانب سرونج
روانہ ہونا فرنگی مذکور کا آرون کیطرف سراسیمہ ہو کر چلا جانا پہر راجہ ناگپور کا مع فوج راجہ ساگر بمقام دیوری کو جا امر علاقہ بندیل کہنڈ پر امیر شیرگیر
سے مقابلہ کرنا شام کو شکست کہا کر بہاگ جانا پہر دولت راؤ سیندہیہ کا بافسری بلونت راؤ بانکڑہ وکپتو جورس صاحب کا کہ اوسکے
ہمراہ بیس ہزار سوار جرار پنڈارے تہے روانہ ہو کر اوجین پر آنا اور ہولکر کا بوجہ کمی سپاہ طرح دیکر بجانب سوری کہ شہر ہنڈیا سے
ایک منزل ہے چلا جانا وہان دو پلٹنون پر (جو دکن سے بنا بر کمک بلونت راؤ بانکڑہ آکر سکونت پذیر تہین لوٹ لینا پہر ہولکر کا
امیر شیرگیر کو مقام شجاعلپور سے بغرض مقابلہ فوج بلونت راؤ جورس صاحب کے بلوانا پہر ہولکر کا مع امیر شیرگیر فوج حریف سے
مقابلہ کرنا جورس صاحب اور بلونت راؤ بانکڑہ کا شکست کہا کر بہاگنا اور دو سو گورے فرنگی اور کئی سو تلنگون کا فوج حریف سے
سر میدان کام آنا ۱۲۱۷ سنہ ہجری مین یہ کل واقعات واقع ہوئے ہین - پہر دولت راؤ والی دکن کا مع سرجی راؤ گہاٹکیہ وسداشیو راؤ
بخشی و بالا راؤ انگلیہ و ہرسہ کمپوہاے فرنگی یعنی لسترکیل صاحب و دالیس صاحب و بیرو صاحب و فوج جنسی سواران
رسالہ وسواران پنڈارہ ولشکر مرہٹی کے کہ ستاون ہزار سوار و پیادے تہے امیر شیرگیر و ہولکر سے اوجین پر مقابلہ کرنا اور ہولکر کا بنظر

کمی سپاہ متعینہ تسخیر چاندور جانا اور امیر والاتدبیر کا خاندیس و دولت آباد و نرائن گڈہ کا فتح کرنا پھر مقابلہ ہونا لشکر سداشیو راؤ
بخشی و والیس صاحب ملازم سیندہیہ کا کہ پچیس ہزار سوار و نکے ساتہہ آیا تہا فوج نواب شہامت خان و ناگوجی پنڈت
ہمراہیان حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سے اور نواب و پنڈت کا پس پا ہونا پھر فوج امیر شیر گیر کا مع جمل کس بہادران شجاعت
توامان مثل نواب جمشید خان و نواب محمد سعید خان وغیرہ کے حملہ کرنا مخالفین کا شکست کہا کر پونا کو واپس جانا پھر لشکر کشی کرنا
امیر شیر گیر و ہولکر دلیر کا پونا پر اور لڑنا دولت راؤ سیندہیہ کا مع فوج باجی راؤ پیشوا کے اور بخشی اعظم خان ملازم امیر شیر گیر کا
جو لاکہہ روپیہ ماہوار پاتے تہے بر سر میدان جنگ داد شجاعت دینا اور والیس صاحب کا واصل جہنم ہونا باجی راؤ پیشوا کا
شکست کہا کر بہاگنا پونا پر نواب امیر الدولہ بہادر و ہولکر کا قبض و تصرف ہونا پھر باجی راؤ پیشوا کا مع اٹہارہ ہزار پیادے بندوقچی
کے قلعۂ ماڑہ پر کہ کوہستان ملک کوکن مین قریب دریائے شور کے واقع ہے چلا جانا امرت راؤ پیشوا ولیعہد سرمنیت
رگہناتہہ راؤ والد باجی راؤ کے جو قلعۂ جنیر مین کہ پونا سے چار منزل پر واقع ہے استقامت پذیر تہا بلوا کر مسند نشین کرنا پھر امیر شیر گیر
کا قلعۂ ماڑہ کا فتح کرنا اور باجی راؤ پیشوا کا قلعۂ ماڑہ سے بہاگ کر قلعہ سرنگ ورگ کو جو جزیرے مین واقع ہے چلا جانا اور شمشیر
بہادر پسر علی بہادر کا جو سوا دن مین قلعہ بند تہا امیر شیر گیر سے امان خواہ ہونا امیر کا پندرہ روز تک اوس قلعہ مین رہنا پھر باجی راؤ
کا تن تنہا بسواری جہاز بسئی مین جو قریب ممبئی کے ہے جرنیل واسلی صاحب فرنگی کے پاس جانا اور وہان کلوس صاحب
سفیر دولت انگلشیہ حاضر باش پونا سے عقب مین امیر شیر گیر کے امرت راؤ سے رخصت لیکر جرنیل موصوف کے
پاس آنا پھر رگہناتہہ راؤ پیشوا کا انگریزونکو حیہ ائی بدستور سابق لکہنا اور فوج انگریزی کو اپنی کمک پر لیکر بجانب پونا روانہ ہونا اور امیر والا
تدبیر کا متعلقان باجی راؤ کو تسلی و دلاسا دیکر پونا مین لانا اور اسی ایام مین محمد شاہ خان کو کہ پہلے ایک پلٹن کے افسر تہے
خلعت فیل و پالکی دیکر بخطاب کرنیل سرفراز فرمانا پھر باجی راؤ و جرنیل واسلی صاحب کا مع بائیس پلٹنونکے مقام بسئی سے بجانب
پونا روانہ ہونا اور دولت راؤ سیندہیہ و رگہوجی گہوسلا سرداران علاقۂ پیشوا کا بہی بے شمار فوج لیکر اسطرف متوجہ ہونا اور مہاراجہ جسونت راؤ
ہولکر کا بہ ہجوم افواج لشکر پونا سے نکل کے اورنگ آباد کو چلا جانا اور امیر والاتدبیر کا مع نواب شہامت خان و ناگوجی و فتح سنگہ
مانیا و کرنیل محمد شاہ خان و امام بخش و قادر بخش افسران پنڈارہ و فتح خان و احمد خان وغیرہ رسالداران لشکر بجانب مرچ کوچ کرنا اور اثنای
راہ مین رحیم بیگ و محب اللہ خان لنگ کا جو عامل کوٹہ سے زر معاملہ لینے گئے تہے فائز المرام ہو کر داخل لشکر امیر شیر گیر ہونا
بعد ازان جرنیل واسلی صاحب فرنگی کا مع فوج بیکران بکمک باجی راؤ پیشوا آنا یہ کل واقعات ۱۲۱۸ھ ہجری مین بمعرض وقوع آئے تہے

ہین تان بعد بانوج بے شمار شیر الملک مختار کار نواب نظام علیخان والی حیدر آباد اور رگہوجی گہوسلا اور دولت راؤ سیندہیہ کا مع
تین لکہو اسّی ہزار سوار کے ضلع برہان پور مین آنا اور مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر کا امیر شیر گیر کو اورنگ آباد مین طلب کرنا - اور شیر الملک
مختار کار نواب نظام علیخان والی حیدر آباد کا دربارۂ آشتی نواب امیر الدولہ بہادر کے جرنیل واسلی صاحب سے گفتگو کرنا جرنیل
صاحب موصوف کا حسب رائے شیر الملک کے امیر شیر گیر کیواسطے ایک کرور روپیہ نقد اور ایک کرور ملک کا اقرار کرنا
اور غلامی خان معتمد امیر کو شیر الملک کا بواسطۂ ہموطنی اندرینباب طلب کرکے مافی الضمیر کا اظہار کرنا - اور غلامی خان کا حضرت
نواب امیر الدولہ بہادر سے صلح کا پیام اداکرکے جواب لینا حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کا بغیر صلاح مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر
کے جنگ سے گرگ آشتی کو بہتر جاننا پہر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کا میرزا رحیم بیگ کو شیر الملک کے پاس بہیجنا شیر الملک کا
اپنے ایک معتمد کے ساتہہ مع یک کرانی جرنیل واسلی صاحب کیطرف سے ساٹہہ لاکہہ روپیے کی ہنڈویان دیکر امیر کے پاس
بہیجنا پہر مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر سے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کا اندرین بارہ گفتگو کرنا مہاراجہ ہولکر کا اس امر مین ششدر و
متحیر ہونا امیر شیر گیر کا روبرو ہولکر کے ہنڈویون کو چاک کرکے پہینک دینا پہر دولت راؤ سیندہیہ کا مہاراجہ ہولکر سے بمعاہدۂ
باہمی صلح کرنا اور امیر والاتدبیر و جسونت راؤ ہولکر کا بجانب مہلیسر جانا پہر دولت راؤ سیندہیہ و گہوسلا کا لشکر انگریزی سے
سر میدان شکست کہاکر صلح کرنا جرنیل واسلی صاحب کا گہوسلا سے صوبۂ اڑلیسہ و ابرار کی دست آویز اپنے نام لکہوانا اور
دولت راؤ سیندہیہ کو قلعہ آسیر وغیرہ دیکر پونا کو چلا جانا ۱۲۱۹ھ ہجری مین یہ واقعات ہوئے ہین پہر مہاراجہ ہولکر کا بجانب شاہپور
و دار الخیر اجمیر جانا وہان سے طرف کشنگڈہ کے بارادۂ مقابلۂ لیک صاحب امیر شیر گیر کا بجانب بندیل کہنڈ اور کالپی کے
نہضت فرما ہونا اور مقام کونچ پر بہمراہی نواب محمد سعید خان و نواب سرور خان و نواب جمشید خان و صاحبزادۂ صالح محمد خان و
سواران آفریدی جین صاحب فرنگی کا محاصرہ کرنا پہر جان بتیس صاحب فرنگی سے بقصد مقابلہ کرنا جان بتیس کا خوف امیر شیر گیر
سے خائف و ہراسان ہوکر بجانب دشت سرسی اور شعاب جبال مین پناہ گزین ہونا پہر لیک صاحب کا مالی سین صاحب
و لوکین صاحب و پولین صاحب کو مہاراجہ ہولکر متعین کرنا پہر فرنگیون کا سر میدان منہزم ہوکر بجانب متہرا جانا پہر پولین صاحب
کا کردت پر لشکر مہاراج ہولکر سے مقابلہ کرکے مع بہت گوردن کے کشتہ ہونا اور افضل خان سردار فوج کوٹہ کا اس جنگ مین
کام آنا اور فیض طلب خان سردار بہریچ کا زخمی ہونا دریا سے چتلا پر فوج غنیم کا خوف سواران ہمراہی غلامی خان معتمد امیر سے
تیس توپین چہوڑکر فرار ہو جانا پہر مالی سین صاحب کا اکر لشکر مہاراج ہولکر سے مقابلہ کرنا پہر توپین چہوڑکر فقط ایک توپ ہمراہ لیکر بہاگ جانا

پہر خوش حال گڈہ مین مال سین صاحب کا آکر محاصرۂ لشکر مہاراج ہولکر سے تنگ آنا اور ایک توپ باقیماندہ کو بھی چھوڑ کر دہلی کی
جانب فرار ہو جانا - پہر جرنیل لیک صاحب کا کانپور مین خبر آمد لشکر ہولکر سنکر متھرا کیطرف بافوج بیکران روانہ ہونا پہر لیک صاحب کا
خبر محاصرۂ جرنیل لونی اختر صاحب ناظم دہلی جو مہاراجہ ہولکر کے کپہو نے بسرکردگی ہرناتہ چیلہ کر رکہا تہا سنا اور دہلی کا قصد کرنا مہاراجہ ہولکر کا متعاقب
جانا - فرخ آباد پر یورش کرنا بسبب عدم تندہی بابو سیندہیہ رتنا نیتا سیندہیہ و اشرف بیگ کپتان توپخانۂ ہولکر لیک صاحب سے
شکست پانا کمپنو اور مہاراج کا لوٹ کر ڈیک آنا اور اشرف بیگ کپتان کا جماعت لشکر مہاراج سے نکلکر فوج انگریزی مین داخل
ہونا یہ واقعات سنہ ۱۲۲۰ ہجری مین وقوع پذیر ہوئے ہین مہاراج ہولکر کا بہرت پور جانا امیر شیر گیر کو بہیلے سے کمک پر بلانا جرنیل
لیک صاحب کا بہرت پور پر مورچے لگانا یورش کرنا بے نیل و مرام رہنا امیر شیر گیر کا آنا انگریزون کا محاصرہ سے بیدل ہونا
امیر کا سنبہل مراد آباد وسے غارت مین اموال کثیر لانا پہر بیلغار لوٹ کر بہرت پور مین مہاراج ہولکر سے آملنا اور محمد شاہ خان کرنیل کو
امیر والا تدبیر کا بخطاب مختار الدولہ سرفراز فرمانا جرنیل لیک صاحب کا امیر شیر گیر کو بواسطۂ موٹہی صاحب فرنگی ناظم بندیل کہنڈ
یہ پیام دینا کہ بیشتر ازین اورنگ آباد مین جرنیل ہاسلی صاحب سے جو اقرار ملک و مال درمیان آیا تہا تیرہ لاکہہ روپیے کا ملک
او سپر مستزاد لوٹ و تاراج چھوڑ دو اس پیام کو امیر شیر گیر کا نہ قبول کرنا پہر جرنیل جون صاحب کا مع کمپنو ئے انگریزی گرد و
جرنل فریزر صاحب و بری صاحب کے بڑودہ علاقہ گجرات سے مالوہ مین آنا اور راجہ جی طرف دار امیر شیر گیر کو جرنل جون صاحب
و جرنیل لیک صاحب کا در بارۂ علیحدگی از فوج امیر چٹہی لکہنا پہر راجہ درجن سال کہیچی کا مختار الدولہ محمد شاہ خان کو مع بنگاہ و خدام
محلسرا شاہ ہورہ متعلقۂ مالوہ مین لانا پہر راجہ ظالم سنگہ والی کوٹہ کا محمد نور خان نامی افغان کو جو معتمد علیہ کو بنا بر طلب پاس مختار الدولہ
محمد شاہ خان بہادر کے بہیجنا اور مختار الدولہ بہادر کا مع بنگاہ و خدام و محلسرا شیر گڈہ مین سکونت پذیر ہونا بہرت پور کے راجہ کا
دس لاکہہ روپیہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کو بہیجکر اپنی کمک چاہنا حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کا جانب سنبہل جانا جرنیل اسکاٹ صاحب
سے مقابلہ ہونا اکثر اہل لشکر کا بسبب تاخت و تاراج نعمائے بیکران حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سے جدا ہو جانا پہر شیر کوٹ
اور افضل گڈہ پر امیر شیر گیر کا بسرداران جان نثار مثل نواب جمالدین خان و نواب محمد سعید خان و نواب رحمت خان و باقی محمد خان
و نواب شہامت خان حملہ آور ہونا پہر نواب امیر الدولہ بہادر کا سنبہل وطن مالوفہ مسعود کو آنا اور روسا و بزرگان شہر کو علی قدر مراتب خلعت
و انعام دینا پہر سکندر صاحب کا معیت دو ہزار سوار سنبہل مین آنا امیر شیر گیر کا سکندر صاحب کو گہیر لینا صاحب موصوف کا تنگ آکر
تدبر کرنا پہر مالی سین صاحب کا بنا بر کمک سکندر صاحب کے آنا ابراہیم پور کے احاطے مین محصور ہونا پہر مالی سین صاحب کی کمک

کیواسطے اسمٹ صاحب کا وہان آنا امیر کا مصلحت وقت سمجھکر وہان سے طرح دیکر کوچ کرنا بہر فہمایش نواب
باقی محمد خان و نواب شہامت خان و نواب جمشید خان و فیض اللہ خان بنگش و عمر خان آفریدی و منور خان و عبید اللہ خان
قدیمی کہ خسر مولف کے حقیقی نانا ہوتے تھے وہان سے کوچ کرکے بجانب بھرت پور روانہ ہونا اسی اثنا مین راجہ
رنجیت سنگہ والی بھرت پور کا لیک صاحب سے صلح کرنے کا حال امیر شیر گیر کو معلوم ہونا اور بخشی بہوانی سنگہ اور مرتضی خان بنگش
و بہادر خان وغیرہ سرداران ہولکر کا رفاقت آقاے خود چہوڑکر جرنیل لیک صاحب سے مل جانا۔ مہاراجہ ہولکر و امیر شیر گیر کا انباجی انگلیہ
کو تنگ کرنا بہر انگلیہ کے ایما سے دولت راو سیندہیہ کا انگریزون سے مل جانا حضرت نواب امیر الدولہ بہادر و مہاراجہ جسونت راو
ہولکر کی رفاقت چہوڑنا بہر مہاراجہ ہولکر اور امیر شیر گیر کا امرت سر جانا اور انگریزون سے مصالحت کرنا۔

کیفیت مختصر انگریزون سے مصالحت کی اسطور پر ہے کہ مہاراجہ ہولکر اور امیر شیر گیر نے مشورت کرکے دار الخیر اجمیر سے
بعزم پٹیالہ کوچ کیا مختار الدولہ نواب محمد شاہ خان بہادر کا کچہ بیان چہوڑکر موجودہ فوج سے مہاراجہ ہولکر کے ہمراہ ہوئے سانبہر کشو کنڈیلہ
نارنول ضلع ہریانہ ہانسی حصار کی راہ زر معاملہ لیتے ہوئے پٹیالے پہنچے راجہ صاحب سنگہ رئیس پٹیالہ سے ملے وہان سے زر معاملہ
لیا اسی اثنا مین جرنیل لیک صاحب با فوج جرار تہہراے کرنال کے قریب آ گئے یہ خبر سنکر دونون سردارون نے اس عزم پر
نہضت کی کہ رنجیت سنگہ سے سازش کرکے انگریزون پر لوٹ گر کرین اگر سکہ کمک مدین تو شاہ شجاع الملک بادشاہ کابل سے
ملین شاہ کی ظل حمایت مین معاندین سے انتقام لین ستلج اور دوآب اوتر کر مہاراج نے نواب شہامت خان کو آگے بہیجدیا تہا
تاکہ یہ اول پہنچکر رنجیت سنگہ سے تقریب موافقت کرین نواب شہامت خان نے امرت سر تک سکہون کے کئی سردارون سے
سازش کرکے مہاراج ہولکر کو لکہا کہ مینے چند سرداران نامی کو موافق کرلیا ہے عنقریب رنجیت سنگہ کو راہ پر لاتا ہون مہاراجہ ہولکر نے
بہاو بہاسکر معتمد خاص کو بہی رنجیت سنگہ کے پاس بہیجا امیر والاقدر و مہاراجہ ہولکر منتظر و نگران بعزم کابل اٹک کیطرف چلے جاتے
تہے کہ بہاو بہاسکر نے ایک تسلی نامہ متضمن طلب امیر و ہولکر رنجیت سنگہ سے لکہوا کر بہیجا اوسے وصول پاکر دونون مطمئن ہوئے
امرت سر کی جانب چلے راجہ رنجیت سنگہ نے دو تین کوس بڑہکر استقبال کیا شہر مین لیجاکر ٹہہرایا ڈیڑہ مہینے وہان مقیم رہے اس اثنا
مین لیک صاحب کرنال سے پٹیالے آئے وہان سے ستلج کے کنارے آکر زیر قلعہ خیمہ زن ہوئے آخر بہیر کو وہان چہوڑکر تنہا
فوج سے جلندہر کے پاس آ گئے چونکہ صدر کلکتہ سے متواتر چٹہیان بدین مضمون آرہی تہین کہ امیر و مہاراج سے نہ لڑو صلح کرلو اور
لیک صاحب کو بہی یہ خوف پیدا ہوا تہا کہ مبادا سکہ کمک بر آئین مقابلہ دشوار ہوجائے اس لئے چاہا کہ کسی ایسے فیلسوف دانا کو ابہ

کام ہم پہین جو حکمت عملی امیر و مہاراج ہی کو بادی پیام آشتی کرے آخر ایک مسلمان شیخ کو مامور کیا شیخ موصوف لیک صاحب سے
رخصت پاکر اول لشکر امیر مین آئے امیدواری کرکے نوکر ہو گئے چند روز کے بعد امیر سے کہنے لگے میرا بھائی سرکار انگریزی مین
ملازم ہی اگر آپ کہین تو اوسکی معرفت معاملہ مصالحت طے ہو جائے امیر نے کہا معلوم ہوا تم انگریزون کی طرف سے اسی کام کو
آئے ہو تمہارے حق مین یہی بہتر ہے کہ تم ہمارے لشکر سے نکلجاؤ شیخ موصوف رخصت ہو کر سیٹھہ بالارام مصاحب و مشیر
مہاراج سے ملے اوسکی واسطے سے مہاراج ہولکر کو مصالحت پر راضی کرکے جرنیل لیک صاحب کو بشارت دی جرنیل لیک
صاحب نے خوش ہو کر اپنے خزانچی ہرسکھہ رائے سے ایک خط بالارام سیٹھہ کو بھجوایا یہ دونون ہمقوم اور دوست تھے
اِسنے اوسے لکھا کہ تم مہاراج کو راضی کرکے یہان آجاؤ ہماری سرکار چاہتی ہے کہ تمہاری رای سے کل مقدمات مصالحت
طے ہو جائین سیٹھہ نے وہ خط مہاراج ہولکر کو دکھایا مہاراج اس کام کو عین مصلحت جانکر امیر کے پاس آئے بات کو چباکر
امیر سے کہا رنجیت سنگھ وغیرہ رئیسون مین یہ ہمت نہین کہ ہماری امداد کرین شجاع الملک کا لانا کیسا وہان تک پہنچنے ہی کا خرچ
ہمارے پاس نہین کہیئے آپ کی کیا صلاح ہے امیر نے کہا رنجیت سنگھ وغیرہ مین ہمت نہین نہسہی مین کابل جاتا ہون
پھر طور شاہ کو ملک پر لاتا ہون ہمارے پاس دس پندرہ لاکھہ کے جواہر ہین یہ شاہ کو دونگا۔ باقی دہلی لکھنؤ سے وصول کرکے
دینے کا اقرار کرونگا۔ انگریزون کو ہند سے نکالونگا مہاراج نے کہا جو شاہ نہ آئے امیر نے کہا کچھہ پرواہ نہین اٹک تک جاکر
اپنے ہم وطن اور ہم قوم پٹھانون کو جمع کرون گا لاکھون یوسف زئی ساتھہ لے کر لوٹون گا الغرض اس ملک کو لوٹون گا اعداء سے
انتقام لون گا (سر نہین یا سر ہی نہین، جب اوکھلی مین سر دیا تو موسل سے کیا ڈرنا) مہاراج نے کہا دو چار ہزار سوار ہمرکاب لیے بغیر
تمہارا کابل جانا نازیبا ہے بس اتنے ہمراہیون کے مصارف کی ناگزیر فکر کرنا ہے اس لئے مین چاہتا ہون کہ وہ جواہر
بالارام سیٹھہ کو دیکر اوسے کوٹ کانگڑہ کے ضلع مین بھیجون وہان سیٹھہ جوہری بہت ہین یہ روپیہ لے آوے پھر جو صلاح ٹھہرے
کیا جاوے امیر شریر گیرتہ کار سے واقف نہ تھے راضی ہو گئے پھر مہاراج ہولکر نے امیر الدولہ بہادر سے پوشیدہ اپنے
سردارونکو جمع کیا اظہار حال کے بعد صلاح لی سب نے باتفاق کہا کہ اگر امیر الدولہ بہادر کابل گئے اور شجاع الملک بادشاہ کابل کو
اپنے ہمراہ لائے تو تمہین بجز نقصان کیا فائدہ ہوگا اور وہ حکومت کرینگے تمہین ہرگز دخل نہ دینگے تم انگریزون سے صلح کرلو تم
بیٹھو مہاراجہ ہولکر نے جمنا بھاؤ وغیرہ اپنی مشیر سرداروں کی اس رائے صائب کو پسند کیا سیٹھہ کو اوسی حیلے سے خزانچی کے پاس لشکر جرنیل مین بھیجدیا وہ اوسکی معرفت سے
جرنیل لیک صاحب کی خدمت مین حاضر ہوا مصالحت کے سوال و جواب ہوئے عہدنامہ لکھا گیا جرنیل لیک صاحب نے فوراً لکھدیا کہ جرنیل سے ادہر مالوے سے کے

محالات جو مہاراجہ ہولکر کے قبضے مین ہین وہ اونکے پاس بحال رہین اضلاع ملک دکن چنبل سے اودہر کے مضافات راجستان کا معاملہ سرکار انگریزی سے متعلق رہے اسپر مہرین ہوگئین سیٹھ مذکور مہاراج کے پاس بلایا مہاراج اس معاملہ سے خوش ہوئے مگر لین یہ خیال کیا کہ اس مصالحت مین امیر الدولہ بہادر کو شریک کرنا مناسب ہے ورنہ قضیہ منعکس ہو جائیگا اس وجہ سے مہاراج نے امیر کے مشیر خاص صائب راے یعنی بہت راے کو بلایا اور اس معاملہ سے آگاہ کیا اور کہا کہ اب تم بہائی صاحب کو اچہی طرح سمجہاؤ مصالحت کی طرف رجوع کرو اونکی عالی ہمتی و بلند فطرتی کام نہ آئیگی شاہ کابل سے کچہہ مطلب براری نہو گی بہت راے نے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کو اس حال سے مطلع کیا امیر کو اس واقعہ صلح سے کہ خلاف راے امیر تہا ایک جوش آیا فرمایا کہ مہاراج نے انگریزون سے عہد کر کے اپنے عہد باہمی کو توڑ دیا ہمارا ساتہہ نبہا خیر کیا مضایقہ تن تنہا کابل جاؤن گا شاہ کابل یا ہمقوم پٹہانون کو اپنے ہمراہ لاؤنگا یہ کہکر سرداران لشکر کو جمع کیا مشورہ لیا سب سرداران فوج کی راے امیر والا تدبیر کی راے سے متفق ہوئے بلکہ بعض بعض ہنگامہ دست سردار مہاراج سے جدا ہو کر امیر سے آملے امیر والا تدبیر نے مع رفقائے قدیم دحال لشکر مہاراج سے کوچ کیا پانچ کوس کے فاصلہ پر جا کر خیمہ لگایا مہاراج اس واقعہ سے سخت پریشان ہوئے اودہر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جدا ہوگئے اودہر واحد خان میر صدر الدین خدا بخش وغیرہ رسالداران لشکر جدا ہو لیے اتفاقاً اوسی روز مسٹر مٹکاف صاحب بہادر جنرل لیک صاحب کی طرف سے لشکر مہاراج مین داخل ہوئے مسٹر مٹکاف صاحب بہادر نے امیر کے لشکر کے جدا ہونیکا حال معلوم کر کے مہاراجہ ہولکر سے کہا جبتک نواب امیر الدولہ بہادر کی اس عہدنامہ پر مہر نہو گی صلح ہرگز ہرگز منظور نہین مہاراج ہولکر مسٹر صاحب موصوف کی یہ گفتگو سنکر سخت پریشان ہوئے سمجہے کہ اب دیدہ و دانستہ کمند بلا مین پہنسے مگر مسٹر صاحب سے فوراً یہ حیلہ کیا کہ نواب امیر الدولہ بہادر مصالحت مین متفق ہین لیکن جو صاحبان انگریز زر معاملہ دکن و راجستان پر متصرف ہین اور لشکر امیر کا اسی پر گذارا ہے اس لئے امیر رنجیدہ ہو گئے آپ یہ زر معاملہ نہ لین تو وہ ابہی مہر کر دین مسٹر زر معاملہ راجستان چہوڑنے پر فی الحال اور دکن کے زر معاملہ دینے پر بسال آیندہ راضی ہو گئے مہاراج سراسیمہ امیر الدولہ والا تدبیر کے پاس جو پانچ کوس کے فاصلہ پر خیمہ زن تہے گئے اور عذر چند در چند پیش کئے امیر نے کہا عہد شکنی سراسر غداری ہے پاؤن توڑ کر بیٹہہ جانا بالکل کم ہمتی ہے سردارون کو یہ دونون امر نازیبا ہین - مہاراج ہولکر نادم ہو کے خلوت مین ہاتہہ جوڑ کر امیر سے کہا کہ اس منصب ریاست پر تمہاری بدولت پہنچا ہون یہ معاملہ میرے نزدیک میرے حق مین بہتر ہے آپ میری دستگیری کرین ادسے منظور کر لین امیر نے کہا میری جوانمردی اس کم ہمتی کو ہرگز قبول نہین کرتی مہاراج نے بلجاجت والحاج پذیرائی چاہی اور پائے امیر پر سر رکہدیا اور تا زیست رفاقت والفت کا بقسم وعدہ کیا اور کہا کہ عمر بہر یہ مہربانی نہ بہولونگا ہمیشہ ممنون رہون گا آپ دوست نما دشمنون کا کہنا نہ مانین مفسدون کی راے پر نہ چلین مصالحت منظور کرین ایک کروڑ بیس لاکہہ روپیہ کے ملک سے جو مجہے ملتا ہے نصف آپ لین منجملہ تیس لاکہہ

کا ملک مین آپ دیتا ہون باقی ملک دکن پایا اور ملک پا کر دونگا حاضر الوقت راے ہمت راے مہاراج کا موسمہ اغرض کی مہاراج
کو رنجیدہ نکیجیے نصف مال صلح لیکر منظوری لکھدیجیے امیر ناچار چپ ہوئے اور مہاراج کے ساتھہ اُنکے لشکر مین آگئے مہاراج نے
عہدنامہ دکھاکر کہا مہر کر دیجیے امیر نے کہا مین تمہاری خاطر سے آگیا ہون تم صلح کرلو مین کیون مہر کرون کیا کم ہمت ہون مہاراج چپ
ہو گئے امیر رخصت ہو کر اپنے خیمے مین آئے ہمت راے کو بلایا فرمایا مہاراج سے بالمناصفہ تقسیم ملک کے کاغذ لکھوا لاؤ
ہمت راے گیا مہاراج نے حسب ایماے نواب گورنر جنرل بہادر وایسراے کشور ہندر احسان سے ٹونک و علی گڈہ
اور مالوے سے سرونج و پڑاوہ اور میواڑ سے نیماہیڑہ اور کہیچی واڑے سے جہبڑہ گو گور نواب صاحب بہادر کے تصرف
مین مستقل کیے پہر مہاراج جسونت راؤ ہولکر نے مسٹر مشکاف صاحب سے کہا دونون مین کچہہ مغایرت نہین میری ہی مہر عہدنامہ پر
کافی ہے امیر میرے شریک حال ہین میرے ساتھہ چلین گے لیکن تم پہلے لیک صاحب کا کوچ کرادو وہ راستہ سے ہٹ
جائین ہم اپنے ملک کو چلے جائین مسٹر مشکاف صاحب بہادر اپنا مدعا حاصل سمجھکر رخصت ہوئے لیک صاحب نے اپنے
ملک کی طرف معاودت کی مہاراج ہولکر مع امیر شیر گیر اپنے ملک کی جانب نہضت فرما ہوئے ٹونک ۔ علی گڈہ ۔ پڑاوہ
وغیرہ کل ملک صلح انگریزون نے چہوڑا پہر دونون سردارون نے وہان سے کوچ کیا اور جانب ملک جے پور آئے پہر
مہاراج کا لشکر جانا اپنے متعلقون کو جودہپور سے بلانا راجہ مانسنگہ والی جودہپور سے ملنا مانسنگہ و جگت سنگہ والیان
جے پور و جودہپور کا دختر بہیم سنگہ رانا ے اودیپور کے بیاہنے پر منازعت کرنا امیر شیر گیر کی شادی دختر اخوندزادہ محمد ایاز خان
سے دار الخیر اجمیر مین ہونا یہ کل واقعات ۱۲۲۱ھ ہجری مین بمعرض وقوع آئے ہین بعد ازان امیر شیر گیر کا مع راجہ جگت سنگہ
کے جودہپور پر لشکر کشی کرنا مانسنگہ کا پربت سر سرحد جودہپور پر آکر مقابل ہونا بعض سردارون کی دغا سے شکست پاکر
لوٹنا جگت سنگہ کا جودہپور تک متعاقب پہنچنا امیر شیر گیر کا جگت سنگہ سے رنجیدہ ہو کر جے پور آجانا ۔ بخشی شیولال کا
با فوج بے شمار تدارک کو آنا بمقام مادہورا جپورہ مقابلہ و مجادلہ بمعرض وقوع آنا امیر شیر گیر کی ظفریابی فوج جے پور کی ہزیمت
جگت سنگہ کی رجعت بعد ازان امیر شیر گیر کا کشنگڈہ مین آنا دختر اخوند محمد ایاز خان سے شیر گڈہ مین فرزند ہونے
کی خبر سنا خوشی کی نوبتین بجنا سلک مبارک باد مسرہونا ارباب نشاط کا ہجوم ہو کر مبارک سلامت کا غل مچنا دبایا ے
حضرت نواب امیر الدولہ بہادر اس نونہال چمن اقبال کا نام نامی صاحبزادہ محمد وزیر خان رکہا جانا ۱۲۲۲ھ ہجری مین بمعرض وقوع
آیا ہے چنانچہ یہ قطعات تاریخ ولادت مولود مسعود یہ ہین ؎

چون محمد وزیر خان نواب
یعنی ابن امیر خان نواب

شد بسلخ مہ ششم پیدا
گشت عالم بجشن او شیدا

پدرش را چو این نوید رسید
از خوشی در قبائے خود بالید

گنج بکشاد و جشن شادی ساخت
ہر یکے را بقدر او بنواخت

فکر کردم چو سال میلادش
که بلوح جہان بود یادش

ہمدران وقت سعد در گوشم
داد آواز ہاتف ہوشم

سال میلاد آن ہمایون فر
شد رعیت نواز دین پرور

۱۲۲۲ھ

ایضاً

چو فرزند امیر الدولہ جم جاه
تولد گشت رشک درکش ماه

سزاوار کلاه سرفرازی
وزیر الدولہ نصرت جنگ غازی

خدا ایشان جاودان با فر و صولت
نگہدارد بصد اقبال و دولت

پدر چون مژده میلاد بشنید
ز شادی در قبائے خود نگنجید

در گنج از پئے شکرانه بکشاد
بمسکینان و محتاجان صلا داد

امیران را که آن بود ممتاز
نوازِ خلعت و نعمت سرافراز

کسے را سیلہ و مندیل بخشید
کسے را پالکی و فیل بخشید

کسے را داد اسپ و اشتر انعام
کسے را داد جاگیر از پئے نام

ہمہ را از خور توقیر بنواخت
بنعمت ہر کسے را بہره ور ساخت

پئے تاریخ آن فرزند نامی
درخشان گوہر کان گرامی

دران دم ہاتف طبعم ندا داد
ولے و سرور ملک خدا داد

۱۲۲۲ھ

ایضاً

صاحبِ اقبال خداوندِ نعمت — درخورِ اکلیل و سزاوارِ تخت
آصفِ تدبیر محمد وزیر — خان زمان ابنِ محمد امیر
چونکہ تولد شدہ از بطنِ اُم — بست و نہم بود ز ماہِ ششم (یعنی ماہ جمادی الثانی)
بود مرا فکر پئے سالِ او — گفت بمن ہاتفِ اقبالِ او
کاے تو را ہے چہ باندیشہ — فہم بکن گر تو ہنر پیشہ
مولدِ آن حاتمِ ملکِ سخا — ہست - زہے حاتمِ ملکِ سخا
۱۲۲۲ھ

اور اِن ہر دو فقرات سے بھی تاریخِ ولادت برآمد ہوتی ہے - شمسِ چرخِ بُدیٰ (۱۲۲۲ھ) = ادبختور باد (۱۲۲۲ھ) = اور اسی سال مین مؤلف کے والد ماجد زبدۃ الفضلا قدوۃ الحکما جناب حکیم سید انور علی صاحب مرحوم مصطفےٰ آبادی فائز ٹونک ہو کر بزمرۂ حکماے ریاست مامور ہوے بعد ازان حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے دس برس تک تمام راجستان مین خود حاکمی سے بسر کی جس ریاست راجستان مین چاہتے تھے ہر طرح کے احکام جاری و ساری فرماتے تھے چنانچہ یہ کل حالات **منتخب التواریخ** مولفۂ خود مین جو بزبانِ فارسی ہے مفصل لکھے ہین انشاء اللہ تعالےٰ وہ بھی عنقریب طبع ہو کر شائع ہوگی - امیر شیر گیر کو حالتِ بیماری مین افغانون کا بسبب طلب تنخواہ تنگ کرنا اور بفہمایش راجہ مانسنگہ تقاضاے تنخواہ دور ہونا سنہ ۱۲۲۳ھ ہجری مین یہ واقعہ بعرضِ وقوع آیا ہے اور جانا امیر شیر گیر کا ناگور کو بصلاح راجہ موصوف اور قتل ہونا سوائی سنگہ وہان کے راجہ کا اور فتح ہونا ناگور کا اور وہان سے دہونکل سنگہ اور راجہ بیکانیر کا فرار ہونا یہ واقعہ سنہ ۱۲۲۴ھ مین وقوع پذیر ہوا ہے - ازان بعد امیر شیر گیر کا کشنگڈہ سے بلا فوج کوچ کر کے براہِ ٹونک واندرگڈہ بعرصہ دو روز شیرگڈہ مین پہنچنا وہان چار پانچ روز قیام کر کے مع صاحبزادہ **محمد وزیر خان بہادر** کے وہان سے روانہ ہونا اور لشکر مہاراج ہولکر مین جو بہان پورہ پر مقیم تہا پہنچنا اور مہاراج ہولکر کو بحالتِ دیوانگی دیکہکر نہایت متاسف اور شکستہ خاطر ہونا بعد ازان مرزا روشن بیگ وغیرہ سرداران لشکر ہولکر کا امیر سے اگر عرض کرنا کہ ملہار راو پسر مہاراج جسونت راؤ ہولکر ابہی شیر خوار ہے اور انتظام ریاست کا آپ پر دار مدار ہے پہر امیر دالا تدبیر کا انکو تسلی و تشفی دینا اور دہرمان چیلہ ہولکر کو قید سے رہا کر کے افسر توپخانہ و پلٹن وغیرہ مقرر کرنا اور میان مٹہو و صدر الدین خان وغیرہ کو مختاری پائیگاہ ہونکی دینا اور بالا رام سیٹہ اور جمنا بہاؤ کے کاروبار پرگنات سپرد کرنا اور تانتیا جوگ کو اہلکار ریاست اور گنپت راؤ کو دیوان ملک قرار دینا اور **عبد الغفور خان** کو بخطاب نواب

افتخار الدولہ بہادر ہزبر جنگ سرفراز فرما کے مختار و مدار المہام ریاست ہولکر مقرر کرنا اور محمد حبیب سعید خان کو بخطاب نواب نصیر الدولہ بہادر استقامت جنگ اور راجن پڈاوہ کو بخطاب اختیار الدولہ بہادر ستقیم جنگ اور شہامت خان کو بخطاب نواب سرفراز الدولہ بہادر اور محمد سعید خان کو بخطاب نواب شمس الدولہ بہادر ظفر جنگ سرفراز فرمایا اور سرور خان کو بخطاب سرفراز الدولہ بہادر تیغ جنگ سرفراز فرما کے عامل پرگنہ سرونج علاقہ ٹونک کا مقرر کرنا اور نصیر الدولہ نواب جمشید خان بہادر استقامت جنگ کو عامل پرگنہ نیماہیڑہ قرار دینا اور ہر کارہ ونگی جماعہ دار مانسنگہ کو خطاب راجہ کا عطا فرمانا سنہ ۱۲۲۷ ہجری مین وقوع پذیر ہوا ہے اور اسی سال مین واراشاہ خان رامپوری مختار فوج نواب امیر الدولہ بہادر کدم گڑھی علاقہ میواڑ ہنگام یورش شہید ہوے۔
اسی سال کے آخر مین مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر نے انتقال کیا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ رحلت منشی لالہ بساون لال مؤلف امیر نامہ فارسی نے کہ اوس ایام مین راجہ موہن سنگہ کے کاروبار کو حضور مین حاضر تہا یون لکہا ہے ؎

راؤ جسونت بہادر ہولکر — کہ نشاید صفت او بسخن
چون ز دنیا بجز افسوس ندید — چشم پوشید ازین دار محن
مردم چشم جہانے پوشید — جامۂ رنگ سیہ زین شیون
پے تاریخ وفاتش شادان — کردہ از چشم اشارت با من
گفت تاریخ ببینہ فی الحال — بجنان رفتہ بیک چشم زدن ۱۲۲۷ھ

سنہ ۱۲۲۹ ہجری مین بشکوے مختار الدولہ اخوندزادہ محمد ایاز خان استقامت جنگ فرزند تولد ہوا امیر عالم خان نام رکہا گیا سنہ ۱۲۳۰ ہجری مین محمد سعید خان وقطب الدین خان وغیرہ رسالداران آفریدی نے مع چند رفقاے خود حسب ایماے نواب امیر الدولہ بہادر ریاست جودہپور مین ناتہہ اندراج کو قتل کیا۔ اسی سال مین مختار الدولہ نواب محمد شاہ خان بہادر ثابت جنگ نے بعارضہ چند در چند بوقت صبح صادق بمقام میرتہہ علاقہ جودہپور انتقال فرمایا حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے اونکو وہین دفن کیا پہر مختار الدولہ بہادر کا کل کاروبار حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے میان محمد اکبر خان کو دیدیا۔ نواب محمد شاہ خان بہادر مرحوم کی خدمت مین ایک مسماۃ ننہی طوائف تہی اوسکے پاس بہت سے چھوکریان تہین بعد انتقال نواب موصوف جو اوسکا کل سامان بسبب لاولدی کے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے توشک خانہ مین داخل ہوا ازانجملہ چالیس چہوکریان مسماۃ ننہی طوائف کی حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کی خدمت مین حاضر ہوئین اون چالیس مین سے دس عورات مفصلہ ذیل بہ نذر حضرت

نواب امیر الدولہ بہادر ہوکر زیر فراش خاص کی گئین اور باقی عورات کے نکاح کردیے جو عورات منظور نظر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر
ہوکر زیر فراش خاص ہوئی تہین اونکے یہ نام ہین تابو ساز نگو ساز گار سبحانی اوجاگر کستوری وفادار
گنگا ہاجرہ مہتاب۔

بعد ازین علاوہ عورات مذکورہ بالا کے اوربہی عورات مثل حیتن و جانکی وغیرہ وغیرہ زیر فراش خاص ہوئین اور وقتاً
فوقتاً ان سے اولادین پیدا ہوئین- جنابہ امیر بیگم صاحبہ دختر مختار الدولہ اخوندزادہ محمد ایاز خان بہادر استقامت جنگ و
جنابہ آزاد بیگم صاحبہ دختر خانصاحب شاہ دین خان افغان حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کی خاص بیبیان تہین بطن
دختر اخوندزادہ صاحب موصوف سے حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر پیدا ہوئے چنانچہ سنہ ۱۲۲۲ ہجری مین یہ ذکر آچکا ہے ازان بعد
موتی بیگم ہمشیرۂ محمد منور خان عرف میان منو حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے عقد نکاح مین آئین مگر ان سے کوئی اولاد نہین
ہوئی حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے ان بیگم کے نام سے موتی باغ و موتی تالاب بنوائے چنانچہ اسکی تاریخ مقالہ
اول مین درج ہوچکی ہے بتاریخ چہارم ماہ ربیع الاول سنہ صدر ڈاکخانہ پرگنہ سرونج علاقہ ٹونک مین قائم ہوا اسی سال کے آخر
مین بشگوئے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عباد اللہ خان نام رکہا گیا اسی ایام مین بشکوئے
اخوندزادہ محمد ایاز خان بہادر فرزند متولد ہوا محمد عظیم خان نام رکہا گیا سنہ ۱۲۳۱ ہجری مین بشکوئے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر
فرزند اقبال پیوند تولد ہوا صاحبزادہ محمد جمال خان نام رکہا گیا- سنہ ۱۲۳۲ ہجری مین بشکوئے حضور والا فرزند متولد ہوا صاحبزادہ
محمد جلال خان نام رکہا گیا سنہ ۱۲۳۲ ہجری مین بشکوئے اقبال و دولت فرزند باسعادت بطن جنابہ آزاد بیگم صاحبہ دختر خانصاحب
شاہ دین خان افغان سے متولد ہوا اور بزرگوار نے اوس گوہر دریائے کرمی کا نام صاحبزادہ محمد عبد الکریم خان رکہا
ان صاحبزادہ کو موتی بیگم نے بسبب لاولدی کے متبنی کرلیا تہا چنانچہ انکا ذکر آئندہ لکہا جاوے گا انشاء اللہ تعالی اسی سال
مین سرکار انگریزی نے بعض امور کا بندوبست براہ عدالت مناسب سمجہکر نصیر الدولہ جنرل لونی اختر صاحب کو راجستان پر مامور
فرمایا اوس ایام مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر قلعہ مادہوراج پورہ کے محاصرہ مین مشغول تہے کہ دفعتاً جنرل ڈنکین صاحب
بہادر و جنرل لونی اختر صاحب لشکر نواب صاحب بہادر کے آپہونچے اوسوقت نواب امیر الدولہ بہادر نے مجبور ہوکر جنرل لونی
اختر صاحب سے ملاقات کی اور سرکار انگریزی سے طریقۂ مصالحت مسلوک فرماکر اوس ملک پر جو مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر سے
علیحدہ کئے گئے تہے اور نواب صاحب بہادر کے تصرف مین تہے صلح جدید اختیار کی اور عہد نامہ لکہا گیا اور اوس پر اپنی مہر اور دستخط

کر کے ریاست ٹونک کو اپنی دار الامارت قرار دیا اور یہین رہنا اختیار کیا ۔ سنہ ۱۲۳۳ ہجری مین براہِ نمک حرامی افتخار الدولہ نواب
محمد عبد الغفور خان بہادر ہزبر جنگ داماد مختار الدولہ اخوندزادہ محمد ایاز خان بہادر استقامت جنگ نے جنرل طامس صاحب و مالکم صاحب
بہادر منتظم صوبۂ مالوہ سے بے اطلاع و بغیر صلاح حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بمعرفت حکیم ظفر علی وکیل سند گلشن آباد عرف جاورہ
وغیرہ جو جاگیر صاحبزادہ محمد وزیر خان صاحب فرزند اقبال پیوند حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے تہی حاصل کر کے اپنا
تبقض و دخل کیا اور اِسی سال مین بشگون دولت فرزند خوش سیرت تولد ہوا نواب صاحب بالقابہ نے صاحبزادہ احمد یار خان
نام رکہا ۔ چونکہ عہدنامہ امیر صاحب السلسلہ بیر مین یہ شرط مندرج تہی کہ صاحب زادہ بلند اقبال محمد وزیر خان بہادر چند روز دہلی مین
منتظم الدولہ مسٹر مٹکاف صاحب بہادر کے پاس رہین تا واسطۂ اتحاد مابین امیر اور صاحبانِ عالیشان کے مستحکم ہو جاوے
بنا بر علیہ امیر نے اپنے فرزند دلبند کو ہمراہ سید علی شاہ صاحب اپنے ہمزلف کے بہمراہی جماعتِ سوار و پیادہ بجانب دہلی
رخصت کیا جب وہ قریب دار السلطنت پہونچے تو منتظم الدولہ مٹکاف صاحب بہادر نے بسبب کسی ضرورت کے استقبال
سے معذرت کر کے اپنے بہائی طامس صاحب کو واسطے استقبال جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف کے بہیجا اور
اونہون نے بخوبی استقبال و تعظیم کر کے ملاقات کی اور اپنے ہمراہ شہر مین لا کر مکان عمدہ مین کہ سابق سے واسطے فرودگشی
کے مقرر کر رکہا تہا فرودکش کیا اور بوقت خاص منتظم الدولہ مسٹر مٹکاف صاحب بہادر نے جناب صاحبزادہ موصوف کو اپنی قیام گاہ
پر بلوا کر ملاقات کی اور رسوم تعظیم ادا کر کے پیشکش شایستہ پیش کر کے بابت عدم فرصت استقبال مین نہ جانے سے معذرت
کی جب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف ملاقات کر کے بخوشی و خرمی واپس آئے تو دوسرے دن منتظم الدولہ مسٹر مٹکاف صاحب
بہادر جناب صاحبزادہ صاحب بہادر کی فرودگاہ پر تشریف لائے اور بطور مربیانہ فرما کر نہایت خاطرداری و تسلی فرمائی پہر جناب
صاحبزادہ صاحب بہادر نے پیشکش عمدہ پیش کر کے رخصت کیا چونکہ شاہزادہ مرزا سلیم شاہ بہادر سے جناب صاحبزادہ
صاحب موصوف کی قرابت قریبہ تہی لہذا محل شاہی سے واسطے ملاقات جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف کی طلب بتاکید
ہوئی بنا بر علیہ صاحبزادہ موصوف نے معرفت منتظم الدولہ بہادر کے جناب شاہزادۂ والا جاہ بہادر سے ملازمت حاصل کر کے
بعنایات سلاح فاخرہ وغیرہ کے افتخار حاصل کیا پہر ہمیشہ جناب شاہزادہ مرزا سلیم شاہ بہادر بجہت قرابت قریبہ اور منتظم الدولہ مسٹر
مٹکاف صاحب بہادر بخیال انضباطِ رابطۂ اتحاد جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف سے ملا کرتے اور بار بار اظہار رضامندی
و خوشنودی کے انعام اکرام سے سرفراز فرماتے رہتے تا آنکہ حضرت اکبر شاہ بادشاہ دہلی سے سندِ خطاب نواب وزیر الدولہ

امیر الملک بہادر نصرت جنگ عطا ہوا چنانچہ نقل سند بجنسہٖ درج ذیل ہے۔

نقل سند خطاب منجانب ابو النصر معین الدین محمد اکبر بادشاہ غازی بنام حضرت وزیر الدولہ امیر الملک محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ ابن حضرت امیر الدولہ امیر الملک نواب محمد امیر خان بہادر شمشیر جنگ والی ریاست ٹونک باسم سبحانہٗ وشانہٗ تعالےٰ

مہر

۱۲۲۱
محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی
ابو النصر معین الدین سنہ ۔۔۔ آخر
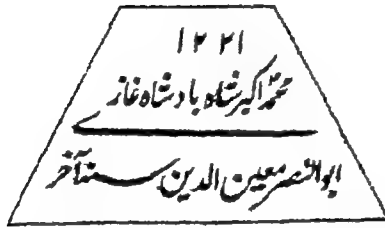
درین زمان میمنت اقتران فرمان والا شان واجب الاذعان صادر شد کہ بمقتضائے وفور مراحم خاقانی و فرط تفضلات خسروانی کہ نمونۂ افضال یزدانی ست فدوی خاص لائق العنایت والاحسان محمد وزیر خان را بخطاب وزیر الدولہ امیر الملک بہادر نصرت جنگ بین الاعیان والارکان وفی الاشال والاقران سرفراز و ممتاز فرمودیم۔ باید کہ فرزندان نامدار کامگار والا تبار ووزرائے ذوالاقتدار و امرائے عالی مقدار و جمیع ارکان دربار جہاندار و حکام ممالک فدوی خاص معزی الیہ را از جناب فیض مآب بادشاہی بشمول این خطاب برگزیدہ والقاب پسندیدہ معزز و مباہی دانستہ الطاف عنایت ما بدولت واقبال را با حوال عقیدت اشتمال بہادر معزی الیہ یوماً فیوماً بتزائید و بے نہایت دانند فقط بتاریخ بست وپنجم شہر شوال سال چہاردہم از جلوس ابد مانوس معلی زیب تحریر و زینت تسطیر پذیرفت = اسی ایام مین راسے داتارام کہ حسب ایماسے امیر صاحب التدبیر ہمراہ جرنیل نصیر الدولہ بہادر کے گورکھپور گیا تھا لاٹ گورنر بہادر سے ملازمت حاصل کرکے سعادت اندوز خدمت امیر شیر گیر ہوا پھر دوبارہ حسب الارشاد سراپا بشارت امیر والاتدبیر کے جرنیل موصوف کی خدمت مین کہ عہدۂ رزیڈنٹی دہلی کی سرفرازی حاصل کی تھی اور مختاری سوال وجواب راجپوتانہ و افسری افواج متعینہ ضلع نیمچہ و مالوہ و اودے پور بیاوڑ و جے پور و دہلی وغیرہ اونکے نام زد ہوئی تھی راسے داتارام شرف یاب ہوا جب ایک عرصہ کے بعد جرنیل موصوف دار الخیر اجمیر مین تشریف لائے تو راسے مذکور بھی ہمرکاب سے جے پور تک آیا پھر وہان سے بحصول رخصت شرف یاب ملازمت امیر شیر گیر ہوا۔ اور جرنیل موصوف براہ کشنگڈہ عازم دار الخیر اجمیر ہوئے بعد ازان حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بارادہ ملاقات جرنیل موصوف ہمراہ داتارام ٹونک سے بجانب دار الخیر

اجمیر روانہ ہوئے قریب کشنگڈہ پہونچے تھے کہ سواری جرنیل موصوف کی نمودار ہوئی اور سرِ سواری اتفاق ملاقات ہر دو سرداران
ممدوح الدح بعرضِ وقوع آیا اور جانبین سے مراسم تعظیم و قواعد تکریم بخوبی ادا ہوئے پھر کشنگڈہ مین مقیم ہو کر بالاتفاق راہی دار الخیر
اجمیر ہوئے وہان چند مقام کر کے ملاقاتین کین - اور زیارت مزار خواجہ بزرگوار حضرت معین الدین چشتی سنجری سے برکات
حاصل کر کے فائز دار الریاست ٹونک ہوئے چونکہ جرنیل نصیر الدولہ بہادر کو بنابر انتظام بعض امور ضروریہ چند ماہ سے جےپور مین رہنے
کا اتفاق ہوا تو امیر خجستہ تدبیر نے راے داتارام کو ہمراہ اونکی خدمت مین روانہ کیا تاکہ ہمرکاب جرنیل موصوف دہلی جا کر
جناب وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ کو بحصولِ رخصت لے آئے اسی سال مین
بشنکوئی ممتاز الدولہ فرزند تولد ہوا محمد عظیم اللہ خان نام رکھا گیا - بعد ازان سنہ ۱۲۳۴ ہجری مین امیر والاتدبیر بنابر انتظام پرگنہ سرونج
تشریف فرما ہوئے اور عین بارش مین بہ یلغار لوٹ آئے چونکہ صاحبان انگریز بہادر نے پرگنہ سنبھل کے دینے مین موافق
شرطِ عہد کے عذر کیا اور اوسکے عوض مین پرگنہ پلول علاقہ میوات بدین شرط دینا تجویز کیا کہ بندوبست سرکار انگریزی سے
اور اوسکا زرِ محاصل جناب وزیر الدولہ بہادر نصرت جنگ کے مصارف کو پہونچا دیا جایا کرے راے مذکور نے اس امر کو قرینِ
مصلحت سمجھا مگر سند سالانہ ڈیڑہ لاکھ روپیہ کے بنام نواب وزیر الدولہ بہادر بالقابہ حاصل کر کے رخصت کی درخواست پیش
کی پھر برضامندی جرنیل بہادر اجازت انصراف جناب نواب وزیر الدولہ بہادر موصوف حاصل کر کے مغنت فرماے ٹونک ہوئے
جرنیل موصوف نے ہنگام رخصت جناب نواب وزیر الدولہ بہادر کو ایک زنجیر فیل اور مالاے مروارید اور جیغہ اور پارچہاے نفیس
دیکر بخوشی رخصت کیا جب جناب وزیر الدولہ بہادر مع سید علی شاہ صاحب و راے داتارام براہ ریواڑی جےپور مین آئے
تو راجہ سوائی سنگہ سے بنابر اداے رسم تعزیت پدر یعنی جگت سنگہ متوفی کے ملاقات بمعرضِ ظہور آئی - اور اوسکی تعزیت کی
رسم اور اسکی مسند نشینی کی تہنیت مرۃً بعد اُخریٰ ادا کی کاربردازان راج سوائی جےپور نے بھی ایک زنجیر فیل و اسپ و جیغہ و مالاے
مروارید جناب موصوف کے پیشکش کر کے رخصت کیا - بتاریخ نہم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۳۴ ہجری کو فائز ٹونک ہو کر فرحت افزاے
خاطر محبت و خاطر والدین ہوئے اسی سال مین بتاریخ بست و ہشتم ماہ رجب بشنکوئی حضور نواب امیر الدولہ بہادر فرزند تولد ہوا
صاحبزادہ احمد علیخان نام رکھا گیا سنہ ۱۲۳۵ ہجری مین ترمیم قلعہ امیر گڈہ وغیرہ عمل مین آئی چنانچہ اکثر عمارات کی تاریخین پرگنہ ٹونک
کے بیان مین پہلے درج ہو چکی ہین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سنہ ۱۲۳۶ ہجری مین بغرض انتظام مالی و ملکی بجانب سرونج
تشریف لے گئے بعد آٹھ مہینے کے مغنت فرماے دار الریاست ہوئے - اسی سال مین بشنکوئی حضرت نواب

امیرالدولہ بہادر فرزند رشک ماہ منیر تولد ہوا صاحبزادہ محمد منیر خان نام رکہا گیا - اِسی ایام مین مشکوی ممتاز الدولہ فرزند تولد ہوا -
محمد کمال الدین نام رکہا گیا - ماہ جمادی الاوّل سنہ ۱۲۳ ہجری مین حضرت نواب امیرالدولہ بہادر مع نواب وزیرالدولہ
بہادر بجانب پرگنہ سرونج و چہبڑہ گوگور تشریف فرما ہوے - بعد مرورِ عرصہ پنج ماہ کے فائز ٹونک ہوئے اِسی سال مین حضرت
نواب امیرالدولہ بہادر بطرف رام پورہ عرف علیگڈہ منعطف فرما ہوئے - جرنیل نصیرالدولہ بہادر لونی اختر بہادر کی خبر بسمت چہاؤنی نیمچہ
سنکر بنابر ملاقات اوّل ایک منزل پیشتر جناب نواب وزیرالدولہ بہادر کو روانہ کیا دوسرے روز خود بنفس نفیس سوار ہو کر علیگڈہ
سے دو کوس جاکر ملاقات کی اور ہمراہِ خود لاکر بعد ادائے شلک سلامی وغیرہ چار روز مہمان رکھکر بکمال خوشی بجانب نیمچہ رخصت
کیا ماہ جمادی الثانی سنہ مذکور مین معتمدان بیگم صاحبہ امتیاز الدولہ ممتاز الملک بالو جے راؤ سیندہیہ بہادر اقربائے مہاراجہ دولت راؤ
سیندہیہ متوفی بنابر شادی جناب نواب وزیرالدولہ بہادر کہ سابق حینِ حیاتِ سیندہیہ موصوف مین رسومات نسبت قرار پاچکی
تھی خدمتِ امیرِ خجستہ تدبیر مین آئے اور تحف و ہدایا پیش کر کے مستدعی اِس امر کے ہوئے کہ اگر اب کارِ شادی سے
فراغت حاصل کیجائے تو عین مدعا ہے امیر حاتم نظیر نے اونکے التماس کو قبول فرمایا اور تدبیر سامان شادی اور تہیہ لوازم کدخدائی
مہیا کیا اور وکلائے راجہائے نامی و سرداران گرامی کو ہر طرف سے بلواکر شریکِ محفل سرور کیا جرنیل نصیرالدولہ بہادر واختر لونی
بہادر نے کہ یہ ہر دو سردار اون دنون چہاؤنی نیمچہ مین تھے نویدِ شادی کتخدائی جناب نواب وزیرالدولہ بہادر سنکر بنابر ادائے رسوم
اتحاد و اظہار نسبت یکجہتی اپنی جانب سے منشی کریم الدین کو مع تحائف و ہدایائے نفیس از قسم پارچہ و زیور وغیرہ کے
حضرت نواب امیرالدولہ بہادر کے پاس بہیجا الحاصل نواب امیرالدولہ بہادر نے اپنے فرزند دلبند کو بنابر شادی کتخدائی
با فوج فراوان و سامان بیکران بجانب لشکر گوالیار رخصت فرمایا اور خود بدولت نے بسبب فوت ہوجانے بلو سیندہیہ کے
وہان اپنا جانا مناسب نہ جانا اور اپنے سردارانِ عظام کو مثل میان محمد اکبر خان و راے دا تارام و صاحبزادہ کریم اللہ خان خلف بخشی
صاحبزادہ صالح محمد خان و تاج محمد خان رسالہ دار و داؤد خان و میان ہمت خان وغیرہ کے بنابر انتظام امور شادی روانہ فرمایا جب یہ
لشکر فرحت اثر قریب لشکر گوالیار کے پہونچا وہان کے عمائد و امرا نے بخوبی استقبال کر کے بمقام دلکش فرو کش کیا اور ساز و
سامان عشرت کا ہر نوع مہیا کر کے ادائے رسوماتِ شادی مین بدل و جان متوجہ ہوئے - الغرض بعد چند روز کے اوس
نونہالِ گلستانِ امارت کو ساعتِ سعید دادانِ حمید مین اوس گوہر دُرجِ عصمت و ماہِ برجِ عفت سے ازدواج بخشکر سعادت قران السعدین
بہم پہونچائی پہر بعد الفراغ رسومات عشرت و شادی بخوشی و خرمی رخصت ہو کر فائز ریاست ٹونک ہوئے اور بیگم صاحبہ کو حضرت

امیر الدولہ بہادر سے سلطان جہان بیگم خطاب ہوا حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے نہایت خوشی کے ساتھ نذر گوہر سے دامن تمناسے عالم کو بھرا اور اس تقریب زحمت ترتیب مین ایک محفل طرب انگیز عیش خیز ترتیب دیگئی اور جملہ روساء عظام وامراے کرام وسرداران فوج ظفر موج جمع ہوے اور مطربان خوش نواخوش گلو و رامشگران ہمہ تن سحر دبا دو رقاصان پری انداز خوش ادا دلربائی مین طاق جانستانی مین مشاق گانے ناچنے مین شہرۂ آفاق بتانے مین طرّاق پرّاق دل لبہانے مین اوستاد جیتون بد لنے مین دل آزار عاشق ناشاد حاضر محفل عشرت تشاکل ہوے ایک زہرہ تمثال مشتری خصال نے حسب فرمائش کسی عاشق پُر ملال کی یہ غزل کسی آشفتہ سر کی سرِ دست گائی راگنی سامنے آکہڑی ہوئی اہل محفل کی بُری گت ہو گئی بیخودی یہ راگ لائی کہ تماشائیون پر حیرت چہاگئی محفل کے اس رنگ سے غزل کا دونا رنگ ہو گیا دولہ دالہ و شیدا کا اس نوبت کو پہنچا کہ تماشائیون کا خود تماشا۔ تماشا دیکہنے کو آکہڑا ہوا

غزل

مدارِ گردشِ دوران تمہارا دامان سے ہے
ظہورِ فتنۂ عالم تمہاری چشمِ فتان سے ہے

دہان غنچہ بنزاکت سے جو تن پر بار دامان ہے
یہان زورِ جنون سے طوق ہمشکلِ گریبان ہے

ہوسے جاروب کش آکر یہ بعدِ مردن بھی
شہیدِ ناز کی تربت سے باگورِ سلیمان ہے

فدا روزِ ازل سے ہین تمہاری زلفِ شبگون پر
ہمین اوّل ہی سے صبحِ وطن شامِ غریبان ہے

ہوئی مدت مگر پورا نہین ہوتا نہین ہوتا
تمہارا وعدہ بھی شاید کہ میرے دل کا ارمان ہے

نمک پاشی نہین کرتا جو قاتل میرے زخمون پر
عدو کی شور بختی سے بھرا شاید نمکدان ہے

خیالِ خام سے کچے گھڑے کی چڑھ گئی زاہد
زمانے بھر مین گو مشہور تو پکا مسلمان ہے

دلیلِ سرخروئی زردئی رخسارِ عاشق ہے
شکستِ رنگ بھی گویا کہ اک فتحِ نمایان ہے

کسی کا خونِ ناحق ہے حنا سمجھے ہو تم جس کو
جسے کہتے ہو آئینہ کسی کی چشمِ حیران ہے

دل و جان لوٹے ہین از بسکہ تیری جامہ زیبی پر
ہلالِ عیدِ قربان انکو شمشیرِ گریبان ہے

بہفتاد و دو ملت گردشِ چشمِ تو مے سازد
جسے کہتے ہین دورِ چرخ تیرا دورِ دامان ہے

بہ بزمِ مے پرستان سرکشی بر طاق نہ زاہد
عبث اِس گنبدِ دستار پر تو اپنے نازان ہے

برنگِ غنچہ ام جز بوسے او در دل نمی گنجد
بغیر اوس گل کے صحنِ باغ مجھکو کنجِ زندان ہے

حیاتِ جاودان خواہی بصحرائے فنا رو کن
حدیث از مطربے گو و رازِ دہر کمتر جو
جدائی از تو آسان ست پیوستن بتو مشکل
ہُوَ الاوّل ہُوَ الآخر ہُوَ الظاہر ہُوَ الباطن

اگر تشنہ لب ہین جسکے خضر یہ وہ آبِ حیوان ہے
چمن سبزہ ہین ہر سمت جوشِ ابرِ باران ہے
جدا ہو کر عدو تجھسے عبث ملنے کا خواہان ہے
اوسیکا نور ہر تن مین بشکلِ روح پنہان ہے

غبارِ خاطرِ دانا ست اظہارِ سخن کردن
بیانِ رازِ دل اے آبرو بس کارِ نادان ہے

اہلیہ مختار الدولہ اخوندزادہ محمد ایاز خان بہادر استقامت جنگ یعنی حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر کی نانی صاحبہ نے شیرگڈھ علاقہ کوٹہ راجپوتانہ مین بحالتِ قیام کہ وہان مع اہل وعیال حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سکونت پذیر تہین چار چہوکریان بقیمت یکصد روپیہ سکہ کوٹہ باسماءِ مفصلۂ ذیل خریدکی تہین اونمین سے ایک کو سلطان جہان بیگم صاحبہ منکوحۂ اولین حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر کی خدمت مین دیا اسکی بطن سے حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر کے تین اولادین پیدا ہوئین۔ باقی رہین تین چہوکریان اونکے یہ نام ہین زینب۔ زُملی۔ سیجی۔ مسماۃ زینب کا نکاح سرور خان ولایتی ملازم سیّد علی شاہ صاحب دام ظلہٗ جناب ممتاز الدولہ اخوندزادہ محمد ایاز خان بہادر استقامت جنگ سے ہوا۔ اسکے بطن سے چار لڑکیان تولد ہوئین تین لڑکیان سرور خان ولایتی نے برادرزادگانِ خود مسمیان روضہ خان و اعظم خان و سوسلے خان کے عقدِ نکاح مین دین۔ اور چوتہی لڑکی کا عقدِ نکاح قدرت اللہ خان خلف مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ سے کردیا۔ یہ سرور خان ولایتی بعہد مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ رسالہ دار دستہ ہوگیا تہا۔ مسماۃ زُملی کا نکاح سیّد علی شاہ صاحب نے ایک شخص مسمی علی محمد ساکن ہالپورہ علاقہ جےپور سے کردیا تہا اوسکے بطن سے ایک لڑکا ہوا اوسکا نام گل محمد خان تہا وہ لڑکا ہمیشہ سیّد علی شاہ صاحب کی خدمت مین رہا مسماۃ سیجی کا نکاح کسی سے نہوا وہ ہمیشہ اہلیہ سیّد علی شاہ صاحب کی خدمت مین رہی۔ بعد ازان ایک مسماۃ نامعلوم الاسم از قوم شریف ہنودان مع برادرِ خود علاقہ ٹونڈہی سے حضور مین حاضر ہوکر حسبۃً للہ مشرف باسلام ہوئے حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے بکمال رغبت اوس سے عقدِ نکاح فرمایا۔ ۱۲۳۷ھ ہجری کے آخر مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مع حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر وراہے دانا رام بنابر ملاقات نصیر الدولہ جنرل لونی اختر صاحب منتظم راجستان بر انتظام پرگنہ نیماہیڑہ علاقہ ریاست ٹونک کے

بجانب چہاونی نیمچہ تشریف لے گئے نصیر الدولہ جنرل لونی اختر صاحب نے بمشایعت معقول ملاقات فرماکر عمدہ مقام واقع چہاونی مذکورۂ بالا مین فروکش کیا۔ تا ایک ہفتہ جانبین سے ملاقات و مدارات و مشایعت حسب معمول بصد سرور عمل مین آئی۔ پہر نصیر الدولہ جنرل لونی اختر صاحب سے رخصت ہوکر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر پرگنۂ نیماہیڑہ علاقہ ریاست ٹونک مین رونق افروز ہوئے وہان چندے قیام فرماکر پرگنہ کے انتظام مالی و ملکی کو انجام دیا بعد الفراغ انتظام حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مع حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر معاودت فرمائے ریاست ٹونک ہوئے۔ پہر ماہ ربیع الثانی اسی سال مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بنا بر ملاقات جنرل موصوف بجانب چہاونی نیمچہ دوبارہ تشریف فرما ہوئے بعد ملاقات مفصت فرمائے ریاست ٹونک ہوئے۔ ۱۲۳۸ھ ہجری مین بزم شادی کتخدائی عقد نکاح و دمین حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر کہ دختر خدیجہ بیگم صاحبہ ہمشیرۂ حقیقی حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سے قرار پاب ہوا تہا بصد تزک و احتشام بمقام ٹونک منعقد ہوئی۔ حسب ایمائے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنابہ بیگم صاحبہ کو خطاب (بادشاہ جہان بیگم) عطا ہوا۔ اِس تقریب راحت آمناز فرحت فرجام مین ایک بزم دلکش باجتماع جمیع امرائے صف شکن لشکرکش وغیرہ کے منعقد ہوئی رامشگران پری دیدار و مطربان زہرہ رخسار ورقاصان مشتری طلعت و مغنیان خوبصورت محفل بشاشت منزل مین عجب انداز و ادا سے آکر گائے کہ بڑے بڑے ہوشمندان دانش گزین کے ہوش گنوا دئے اونمین سے ایک پریوش آواز دلکش کسی دلدادہ و شیفتہ کی یہ غزل گانے لگی

غزل

وہ ہولی کھیلنے مین بہی ستم ایجاد کرتا ہے
کہ خون عاشق کا پچکاری مین تجائے رنگ بہرتا ہے

جو ٹھنڈی گرمیان وہ آتشین رخسار کرتا ہے
تو کیا کیا دل مرا سینے مین آہین سرد بہرتا ہے

ترش روئی سے جاتا ہے کوئی جوش محبت الفت
یہ وہ نشہ نہین ہے جو کہٹائی سے اوترتا ہے

لب شیرین کا بوسہ دیدیا اوس بت نے بے مانگے
شکر خورے کا منہ سچ ہے خدا شکر سے بہرتا ہے

پریرو اک طرف ترک فلک کے ہوش اوڑتے ہین
وہ سبزہ رنگ غصے سے جب آنکہین لال کرتا ہے

تمہارے جہوٹے وعدون سے بہی ہوتی ہے ہمین تسکین
تمہاری خالی باتون سے بہی یہ دل اپنا بہرتا ہے

گلے کو کاٹ لینا یا دابرو مین ہے کیا مشکل
جو سر پر کہیل جاتا ہے وہ یہ بہی کر گزرتا ہے

عبث جراح کو فکرین علاج زخم دل کی ہین
کہین مرہم سے اوس تیغ زبان کا زخم بہرتا ہے

تصور جبکہ آتا ہے دُرِ دندانِ جانان کا
الا یا ایہا الساقی اَدِر کاساً وناولہا
بوئے نافہ کاخر صبا زان طرہ بکشاید
مرا در منزلِ جانان چہ امن و عیش چون ہر دم
ہمہ کارم ز خود کامی بہ بدنامی کشید آخر
شب تاریک و بیم موج و گردابی چنین ہائل
بدم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی
پشیمانی چہ سود آخر چو در اوّل خطا کردی
ز عشق ناتمام ما جمالِ یار مستغنی ست
بے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید

لہو پانی دلِ بیتاب اپنا ایک کرتا ہے
چمن مین ابر پانی سے کٹورا گل کا بھرتا ہے
تو کیا کیا باغ مین سنبل اولجھا ہے بکھرتا ہے
رقیبِ روسیہ آ آکے اوسکے کان بھرتا ہے
ہوا جسکے لیے بدنام وہ ہی نام دھرتا ہے
مگر کچھ غم نہین وہ دم مین بیڑا پار کرتا ہے
برا کہتا ہے کیا اک تو زمانہ نام دھرتا ہے
عبث اے دل دبکھکر زلف مین فریاد کرتا ہے
عبث وصاف اوسکے حسن کی تعریف کرتا ہے
بجا در پردہ حافظ آبرو ارشاد کرتا ہے

سنہ ۱۲۳۹ ہجری مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بنابر زیارت سراپا برکت مرقد فیض مسند حضرت خواجۂ خواجگان معین الدین چشتی سنجری قدس سرہ العزیز دار الخیر اجمیر مین تشریف فرما ہوئے بعد الفراغ زیارت کیمپ نصیر آباد مین کہ دار الخیر اجمیر سے سات کوس فاصلہ پر ہے واسطے ملاقات جنرل نصیر الدولہ لونی اختر صاحب بہادر کے تشریف لے گئے بعد ملاقات نہضت فرمائے ریاست ٹونک ہوئے بعد ازان جنرل موصوف نے انتقال کیا۔ بجاے جنرل استیفی کے مسٹر [illegible] صاحب بہادر ریزیڈنٹ راجپوتانہ مقرر ہوئے حسب دستور دورہ کرتے ہوئے [illegible] ریاست ٹونک مین تشریف لاے نواب امیر الدولہ بہادر کی ملاقات بشاشت و تعظیم مقررہ معززانہ وقوع آئی۔ اسی سال مین [illegible] اقبال فرزند مبارک [illegible] نواب صاحب بہادر نے صاحبزادہ محمد اکرم [illegible] دولت [illegible] نام پر رکھے گئے صاحبزادہ محمد [illegible] صاحبزادہ [illegible] صاحبزادہ فتح [illegible] صاحبزادگان نے کمسنی مین انتقال کیا۔ [illegible] صاحبزادہ [illegible] امیر الدولہ [illegible] سنہ ۱۲۴۲ ہجری مین گورنر جنرل [illegible] صاحب بہادر [illegible] نواب امیر الدولہ بہادر کی ملاقات [illegible]

بخشی محمد زمان خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ احمد یار خان نام رکھا گیا سنہ ۱۲۴۳ ہجری مین نواب صاحب بہادر بجانب
پرگنہ چوپڑا گوگو تشریف لیگئے وہان چندے قیام فرما کر پرگنہ سرونج مین رونق افروز ہوئے وہان چند روز اقامت گزین ہو کر پرگنہ پڑاوہ مین تشریف فرما ہوئے پھر وہان سے
واپس سرونج مین تشریف لے گئے اسی ایام مین حسب الارشاد فیض بنیاد حضور نواب صاحب بہادر مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ نے
قلعہ لوہرواڑہ مضافات پرگنہ ہذا کو بسبب رہزنی و تمردی و بغاوت منتشی راجپوتان و زمینداران نکبت توامان مفتوح کیا بتاریخ
بست و سوم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۴۴ ہجری بطن جناب سلطان جہان بیگم صاحبہ منکوحہ اولین حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر سے
فرزند سعادت پیوند تولد ہوا۔ بارشاد و جد امجد صاحبزادہ محمد نصیر خان نام رکھا گیا۔ تاریخ ولادت اوس نو بادۂ چمن اقبال کی مصرع ہذا
سے برآمد ہوتی ہے مصرع

مردم چشم عزت و اقبال
۱۲۴۴ھ

اسی ایام مین بایماے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر۔ وزیر الدولہ بہادر بنابر تنسیق و تنظیم امور ملکی و مالی بمعیت صاحبزادہ صالح محمد خان صاحب
عارض فوج خاص و تاج محمد خان رسالدار پرگنہ سرونج پر مامور ہوئے۔ اسی ایام مین بشکوے بخشی صاحبزادہ صالح محمد خان صاحب
فرزند تولد ہوا محمد مجید اللہ خان نام رکھا گیا۔ بتاریخ بست و سوم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۴۵ ہجری بطن جنابہ بادشاہ جہان بیگم صاحبہ
منکوحہ دوم حضرت وزیر الدولہ بہادر سے فرزند اقبال پیوند تولد ہوا حسب ایماے جد امجد۔ صاحبزادہ محمد نذیر خان نام رکھا گیا
تاریخ ولادت اوس نخل گلشن دولت کی اس مصرع سے برآمد ہوتی ہے مصرع

از برج حمل مہر جہانتاب برآمد
۱۲۴۵ھ

اسی ایام مین حسب الحکم حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ نے قلعجات کے ڈہوان و بہور
مضافات پرگنہ نو تمکمت کو [illegible] راجہ [illegible] اوینارہ بدعوی بیجا ہر دو مواضع پر قابض متصرف تہا بمعیت چند سرداران سپاہ مثل داؤد خان
ہمراہی محمد منور خان [illegible] خلف بخشی صاحبزادہ صالح محمد خان صاحب فتح کیا۔ پیشگاہ سرکار والا سے اس
خدمت شایستہ کے [illegible] بہادر کو ایک زنجیر فیل و علم و خلعت فاخرہ و اضافہ مشاہرہ مرحمت ہوا اور دیگر سرداران
تہور توامان کو بہی حسب حیثیت خلعت [illegible] والا سے عطا ہوے سنہ ۱۲۴۶ ہجری مین حضرت وزیر الدولہ بہادر حسب ارشاد
فیض بنیاد والا بزرگوار پرگنہ سرونج سے [illegible] گئے۔ اسی سال مین بشکوے بخشی صاحبزادہ صالح محمد خان صاحب فرزند
تولد ہوا محمد رحمت اللہ خان نام رکھا گیا [illegible] حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بنابر ملاقات نواب معلی القاب گورنر جنرل

…یم نینیلک کو مذمس صاحب بہادر فرمانروا ئے کشور ہند بمقام دار الخیر اجمیر تشریف فرما ہوئے بعد ملاقات کے نواب گورنر جنرل
…رموصوف نے جملہ راجہائے راجستان کے روبرو حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کی بہت کچھ تعریف و توصیف فرمائے بعد استحصا…
…ات حضرت نواب صاحب بہادر فائز ریاست ٹونک ہوئے ۱۲۴۸ھ ہجری میں حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بنا بر تنظیم و تنسیق
…ور ملکی و مالی کے بجانب پرگنہ چھبڑہ و سرونج تشریف فرما ہوئے اسی سال میں بتاریخ ہفتم ماہ ربیع الثانی بطن جنابہ بادشاہ جہان بیگم
…صاحبہ منکوحہ و دمین جناب وزیر الدولہ بہادر سے فرزند سعادتمند تولد ہوا پایائے حضور نواب امیر الدولہ بہادر صاحبزادہ فیض محمد خان
…م رکھا گیا تاریخ تولد اس سرو جویبار سروری کے اس مثنوی اور قطعہ سے معلوم ہوتی ہے ؎

نقابت پناہا فرد پرورا	قوی دستگاہا بلند افسرا
بہفتم ربیع دوم اے مطاع (یعنی ربیع الثانی)	ز میلاد تو یافتم اطلاع
ہماندم ز نار سپہائے شگرف	پے سال تو گفتم اے نیک ظرف
یکے ہست اے سرور بیعدیل	فصیح زمان و شریف و نشکیل ۱۲۴۸ھ
دوم ہست اے پرتمیز زمان	شجاع و سخی و عزیز زمان ۱۲۴۸ھ
سوم ہست از انجلاے باعذاے	حق اندیش و حق پرور اہل راے ۱۲۴۸ھ
بچہارم از انست اے پر ضیا	جوان و جوان بخت صاحب حیا ۱۲۴۸ھ

قطعۂ تاریخ دیگر

بود ہفتم مہ ربیع دوم (یعنی ربیع الثانی)	از عنایات لطف داور ذی الجود
خلف الصدق حضرت نواب	شد تولد بساعت مسعود
سال میلاد او سروش خرد	نور فیضان محمدی فرمود ۱۲۴۸ھ

…ال میں بتاریخ چہاردہم ماہ رجب المرجب شب جمعہ منکوحہ جناب وزیر الدولہ بہادر فرزند سعادتمند تولد ہوا
…شاد حبد امجد صاحبزادہ محمد علیخان نام رکھا گیا تاریخ میلاد اس مثنوی سے مفہوم ہوتی ہے ؎

چو فرزند نواب والا نسب	بوقت سعید و بماہ رجب
محمد علیخان والا تبار	تولد شد از فضل پروردگار

خرد گفت تاریخ آن با ادب | محمد علیخان مبارک لقب ۱۲۴۸ھ

اس سجع اور الفاظ سے بھی تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے مصرع

خبر دار حال محمد علی
۱۲۴۸ھ

باغ مراد - اسی سال مین لنکوسے بخشی محمد زمان خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد اسفندیار خان نام رکھا گیا ۱۲۴۸ھ
سنہ ۱۲۴۹ ہجری مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بجانب پرگنہ چھبڑہ گوگور علاقہ ریاست ٹونک تشریف فرما ہوئے اوس
زمانہ مین محمد منور خان عرف منو میان برادر موتی بیگم منکوحہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر عامل پرگنہ چھبڑہ گوگور تھے حسب الحکم
نواب صاحب بہادر شادی ازدواج مسرت امتزاج صاحبزادہ محمد کمال خان صاحب و صاحبزادہ حافظ محمد عبد الکریم خان
صاحب دختران منو میان سے منعقد ہوئی - اسی سال مین طبیعت حق طویت حضور نواب امیر الدولہ بہادر کی جادۂ
اعتدال سے منحرف ہوگئے چندے صاحب فراش رہے جو قدرے افاقہ بمعرض ظہور آیا واسطے درستی امور ملکی
مالی کے پرگنہ نیماہیڑہ کو تشریف لے گئے بفضل متفضل حقیقی حضور نواب صاحب بہادر کو صحت کامل ہوگئی وہان سے
نواب صاحب بہادر دار الامارت ریاست ٹونک مین رونق افروز ہوئے پھر امراض انواع مثل استسقا و سل وغیرہ
نواب صاحب بہادر مبتلا ہوئے باوجود ازدیاد امراض نماز پنجگانہ و ادعیہ روزمرہ مین فرق نہ آیا آخرکار بتاریخ بست و پنجم
ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۰ ہجری مطابق سنہ ۱۸۳۴ء بعمر شصت و ہفت سال اس جہان فانی سے بملک جاودانی گیارہ فرزند
ارجمند اور نو دختر نیک اختر چھوڑ کے انتقال فرمایا - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ تاریخ وفات حضرت نواب امیر الدولہ بہادر
اس قطعہ سے ظاہر ہوتی ہے قطعہ

چون امیر الدولۂ عالیجناب | رفت از دنیائے دون سوئے عدم
پنجۂ غم دامن دل کرد چاک | ساختم تاریخ او با درد و غم
در وفاتش بے سر و پا گشتہ اند | ہمت و رتق و سخا فیض و کرم
۱۲۵۰ھ

کنارہ موتی باغ پر متصل مسجد و تالاب مدفون [illegible] امیر الدولہ بہادر امیر بے نظیر اور سخاوت اور شجاعت مین بے عدیل تھے
اون سے کارہائے نمایان جو کمال شجاعت [illegible] سے ممالک ہندوستان مین بمعرض وقوع آئی کتب تواریخ مثل
تاریخ الکم و جارج نامہ و امیر نامہ [illegible] امیر الدولہ بہادر کو شوق حکمرانی نہ تھا مزاج درویشانہ و سپاہیانہ

تھے اور اگر شوق کشورستانی و ملک گیری کا ہوتا تو بعنایت تعالیٰ اوسوقت مین کچہ مشکل نہ تہا اونکے کارہائے نمایان ملک گیری کا پتہ دیتے تہے سوائے رنجیت سنگہ کے جمیع سرداران راجستان پر سکۂ شمشیر امیرخانی نقش ہو گیا تہا۔ مگر بمقتضائے تقدیرات و حکم قاضی الحاجات انہین چہہ محال پر اکتفا فرمایا۔ الخیر فی ما وقع بتاریخ بست و ہشتم ماہ مذکور سنہ مذکورہ نواب وزیرالدولہ امیرالملک نواب محمد وزیرخان صاحب بہادر نصرت جنگ مسند نشین ہوئے چنانچہ تاریخ جلوس بطور مانوس یہ ہے۔

چو نواب نامی محمد امیر	دلیر و جوانمرد آفاق گیر
سفر کرد از دار ناپایدار	سوئے گلشن خلد دائم بہار
محمد وزیر آنکہ فرزند اوست	جگر پارۂ خاص و دلبند اوست
بجایش نشست و سپہ را نواخت	بقدر محل ہر یکے را شناخت
بپائے خود آراست صدر مہی	بصد شوکت و فر و فرماندہی
از و شوکت دین حق تازہ شد	شکوہ شریعت پر آوازہ شد
ہمہ بدعت و شرک و فسق و فجور	ز ملک خداداد او گشت دور
در آفاق از بخشش عام او	سمر شد بجود و سخا نام او
زوم قرعہ بر یاد اقبال او	کہ آرم بکف گوہر سال او
در آن جستجو ہاتف ہوش من	رسانید این مژدہ در گوش من
کہ سال جلوس است اے نیک رائے	امیر عدو بند کشور کشای

۱۲۵۰ھ

سجع مہر کندہ فرمایا گیا۔ خداست سلطان محمد وزیر شاہ

بتاریخ پنجم ماہ رمضان المبارک سنہ صد تہنیت نامہ مشعر مبارکباد مسند نشینی منجانب نواب گورنر جنرل لارڈ بنٹنگ صاحب بہادر فرمانروائے منتظم کشور ہند بنام نامی حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر شرف صدور لایا اور بتاریخ دوازدہم ماہ ذی قعدہ مسٹر ٹریولیان کیلین صاحب بہادر اسسٹنٹ رزیڈنٹ راجستان سرکار انگریزی کی طرف سے خلعت مسند نشینی لائے اور بعد ادائے رسم تہنیت واپس تشریف لے گئے اسی سال مین محمد سنورخان عرف سنو میان نے نواب صاحب

بہادر سے منحرف ہوکر ال واجبی سرکاری ایک سال تک داخل خزینۂ عامرہ یکتا ولی داد خان و محب اللہ خان وغیرہ

جواونکے رفیق تہے بسبب اسی البغاوت کے اون سے جدا ہوکر حاضر حضور نواب صاحب بہادر ہوئے اسی سال مین

بمشکوے بخشی صاحبزادہ صالح محمد خانصاحب فرزند تولد ہو صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان نام رکھا گیا ۱۲۵۱ھ ہجری مین صاحبزادہ

حافظ محمد عبد الکریم خانصاحب و صاحبزادہ محمد کمال خانصاحب ہر دو داماد محمد منور خان حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر

سے پوشیدہ بہاگ کر اپنے خسر سے جا ملے نواب صاحب بہادر نے بتاریخ بستم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر لشکر جرار

و عسکر خونخوار بسرداری مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ بجانب پرگنہ چہبڑہ گوگور بارادۂ تخریب و تادیب محمد منور خان

روانہ کیا مختار الدولہ بہادر نے بوساطت ولی داد خان و محب اللہ خان وغیرہ محمد منور خان کو بہت کچہہ ہدایت کی مگر کچہہ موثر

نہوئی - ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۲ھ ہجری مین صاحبزادہ محمد عبد الکریم خان صاحب واسطے نالش کے چہبڑہ سے اکبر آباد نواب

لفٹنٹ گورنر جنرل مسٹر مٹکاف صاحب کے پاس تشریف لے گئے اور صاحبزادہ حافظ محمد کمال خان صاحب چہبڑہ مین

اپنے خسر کی رفاقت مین رہے بتاریخ بست و نہم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر روز آدینہ بوقت صبح مختار الدولہ بہادر نے میدان مین لشکر

کی صف آرائی کی اور اوس طرف سے بہی لشکر کی آراستگی ہوئی پہر دونون جانب سے جنگ دلیرانہ و یورش رستمانہ ہوئی آخر

محمد منور خان لشکر نواب صاحب سے عاجز ہوکر قلعہ گوگور مین محصور ہوئے اور بتاریخ ہفتم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر

محمد منور خان مع صاحبزادہ حافظ محمد کمال خان صاحب بوقت شب قلعہ سے نکلکر بجانب گوالیار فرار ہو گئے بتائید الہی فتح

نصیب اولیاے دولت قاہرہ ہوئے اس فتح کی تاریخ الفاظ بہت شکستہ ۱۲۵۲ھ سے برآمد ہوتی ہے - مختار الدولہ بہادر

بعد انتظام مہام بتاریخ یازدہم ماہ ذی قعدہ سنہ صدر حاضر حضور ہوئے - اور بتاریخ شانزدہم ماہ ربیع الثانی سنہ صدر نواب

لفٹنٹ گورنر جنرل مسٹر مٹکاف صاحب بہادر نے دعوی بیجائی صاحبزادہ محمد عبد الکریم خان صاحب کو خارج کر دیا صاحبزادہ

صاحب موصوف اکبر آباد سے محمد منور خان صاحب کے پاس گوالیار تشریف لے گئے پہر حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر

نے دونون صاحبزادون کو گوالیار سے طلب کر کے ماہانہ موافق آمدنی و محاصل ریاست کے مقرر کر دیا اسی سال مین حسب

تجویز جناب امیر بیگم صاحبہ والدۂ حقیقی حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر رسم تزویج نواب بیگم صاحبہ دختر نیک اختر نواب وزیر الدولہ

بہادر محتشم الدولہ نواب غوث محمد خان بہادر شوکت جنگ خلف نواب افتخار الدولہ محمد عبد الغفور خان بہادر ہزبر جنگ والی ریاست

گلشن آباد عرف جاورہ سے عمل مین آئی سنہ ۱۲۵۴ھ ہجری مین محمد منور خان سر بگریبان اور کردۂ خود سے پشیمان ہوکر معرفت

سید حمید الدین صاحب حاضر حضور نواب وزیر الدولہ بہادر ہوئے نواب صاحب بہادر نے خان موصوف سے بغلگیر ہوکر جرایم گذشتہ کو معاف فرمایا اور پانسو روپیہ ماہانہ مقرر کر دیا مگر بوازگونی طالع و ناموزونی بخت ریاست سے برخاست ہوکر صاحبزادہ حافظ محمد عبد الکریم خان صاحب کے پاس دار الخیر اجمیر مین چلے گئے اور وہین انتقال کیا بتاریخ بست و پنجم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر صاحبزادہ حافظ محمد کمال خان صاحب نے بامراض چند در چند مبتلا ہوکر لاولد اس جہان فانی سے بجانب ملک جاودانی انتقال فرمایا بتاریخ یازدہم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر کرنل تھانل الوس صاحب بہادر رزیڈنٹ راجپوتان واسطے ملاقات نواب وزیر الدولہ بہادر کی ٹونک مین تشریف لائے ریاست سے مدارات حسب دستور ہوئے صاحب بہادر موصوف سات مقام فرماکر واپس تشریف لیگئے - اسی سال مین راجہ مدن سنگہ ریاست پاٹن پر مسند نشین ہوا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ مسند نشینی ہے ؎

دربار مدن سنگہ بہادر رانا ۔ برصدر چو گردید تمکن فرما
درداد ندائے این ہاتف از غیب ۔ قدر صدر افزائے بشد مہارا جا
١٢٥٤ھ

سنہ ١٢٥٥ ہجری مین مصطفے خان خلف تاج محمد خان رسالہ دار عامل پرگنہ پڈاوہ نے حسب ایماے نواب صاحب بہادر سکنا ئے موضع دہابلا ہوج کو کہ مرتکب خطاے رہزنی اور سرکشی کی ہوتی تہی سزاے واقعی اور تنبیہہ پوری پوری دی اسی سال مین مشکوے بختی صاحبزادہ صالح محمد خانصاحب فرزند تولد ہوا صاحبزادہ حمید اللہ خان نام رکہا گیا سنہ ١٢٥٦ ہجری مین صاحبزادہ محمد عبد الکریم خان صاحب نے پرگنہ چہبڑہ و گوگور پر ارادہ تاخت و تاراج کا کیا - نواب صاحب بہادر نے واسطے کمک کے احمد علیخان برادر تاج محمد خان رسالہ دار و محمد امان خان رسالہ دار و محب اللہ شاہ رسالہ دار وغیرہم کو مامور فرمایا اولاً بوقت شب یورشش در شہر ہوئی آخر الامر اوس دار وگیر مین احمد علیخان و محب اللہ شاہ رسالہ دار کشتہ ہوے ؎ خاموش شدہ ١٢٥٦ھ انکی تاریخ شہادت ہے - اور محمد امان خان رسالہ دار پست پا ہوکر قلعہ گوگور مین محصور ہوے صاحبزادہ حافظ محمد عبد الکریم خان نے قابو پاکر قلعہ کو محاصرہ کیا - پہر محمد امان خان رسالہ دار و غلام حیدر رسالہ دار ہر دو متفق ہوکر بارادہ جنگ قلعہ سے باہر نکلے اور میدان مین صف آرا ہوے اور داد مردانگی اور شجاعت دی صاحبزادہ صاحب موصوف پست ہوکر عملداری سرکاری سے نکل گئے اور محمد امان خان رسالہ دار غلولہ تفنگ سے مجروح ہوے چنانچہ اس فتح کی تاریخ - یار طنت از بام افتاد - ١٢٥٦ھ سے برآمد ہوتی ہے - نواب وزیر الدولہ بہادر نے سب افسرون کو خلعت اور نعمت سے سرفراز کیا صاحبزادہ حافظ

محمد عبدالکریم خان صاحب چبوترہ کو کورسے سبب نیل مرام کرنیل جان صدرلین صاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان کے
پاس واسطے استغاثہ حصہ ملک موروث کے گئے بجوابدہی سید تفضل حسین خان وکیل سرکار حاضرباش رزیڈنسی راجستان
منجانب حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر بتاریخ بستم ماہ جمادی الاول ۱۲۹۵ھ سنہ ہجری مین دعوے بیجا سے محجوب ہوکر
اوسی مشاہرہ دو ہزار روپیہ پر راضی ہوے اور بحکم سرکار انگریزی یہ امر قرار پایا کہ بغیر رضامندی نواب وزیرالدولہ بہادر کے
صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خان صاحب ریاست ٹونک مین نہ جائین آخر صاحبزادہ موصوف نے بمقام دارالخیر اجمیر سکونت
اختیار کی اور دو ہزار روپیہ ماہوار ریاست ہذا سے حسب دستور علی الدوام اونکو ملتا رہا۔

تفصیل اسماے فرزندان حضرت نواب امیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ

اول حضرت وزیرالدولہ امیرالملک نواب محمد وزیرخان بہادر نصرت جنگ۔ دوم صاحبزادہ حافظ محمد عباداللہ خانصاحب عامل
پرگنہ ٹونک۔ سوم صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صاحب حاکم عدالت شریعت۔ چہارم صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب۔
پنجم صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خان صاحب شرق تخلص۔ ششم صاحبزادہ احمد یار خانصاحب آفی تخلص۔ ہفتم
صاحبزادہ احمد علیخانصاحب رونق تخلص۔ ہشتم صاحبزادہ محمد منیر خانصاحب۔ نہم صاحبزادہ محمد کمال خان صاحب۔
دہم صاحبزادہ محمد بخت بلند خانصاحب۔ یازدہم صاحبزادہ حافظ محمد اکرم خان صاحب۔ یہ صاحبزادگان موصوف سنہ مرقوم الصدر
تک بفضلہ تعالی وشانہ اعلی صحیح وسالم ہین۔ یہ تمام حضرت نواب امیرالدولہ بہادر کے دامادونکی ہین اور بقید حیات ہین۔

تفصیل دامادہاے نواب امیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ

اول۔ صاحبزادہ محمد کریم اللہ خانصاحب خلف بخشی صاحبزادہ صالح محمد خان صاحب۔ دوم۔ صاحبزادہ غلام قادر خان صاحب
سوم۔ صاحبزادہ محمد نادر شاہ خانصاحب۔ چہارم۔ اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ
پنجم۔ صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب جرنل فوج ظفر موج حضوری۔ ششم۔ صاحبزادہ علی محمد خانصاحب۔ ہفتم صاحبزادہ
محمد قاسم علی خانصاحب قلعہ دار۔ ہشتم۔ صاحبزادہ امیر شاہ خانصاحب ولایتی۔ نہم۔ صاحبزادہ ابراہیم علیخانصاحب قلعہ دار۔
حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر دریادل عادل باذل دانا سے فرزانگی وسخاوت وشجاعت وجوہرشناسی وقدردانی شرفا
وتعظیم سادات عظام وتکریم علماے کرام مین یگانہ روزگار تھے اور تمام علوم عقلی ونقلی خصوص حدیث وسیر مین مہارت
کامل رکھتے تھے اور اونکی بارگاہ سلیمان جاہ مرجع ارباب فضل وکمال ومجمع دانان روزبختہ کاران باوقار تھے اور

اسیوجہ سے خوش تدبیری وعدالت گستری وبیدارمغزی وہوشیاری مین کہ شیوہ امرائے عالی وقار وشاہان ذوی الاقتدار ہے یکتائی زمانہ اور تمام ہندوستان کے رؤسامین ثانی شاہجہان رہے یہانتک کہ انکی لیاقت ذاتی وخیرخواہی ومدبری کا لوہا کار پردازان عالی وقار برٹانیہ باوجودیکہ اسوقت ادنکی شجاعت وفرزانگی وہوشیاری کا نقش تمام عالم کے دلون پر کرسی نشین ہے مان گئے تھے اگرچہ عدالت وشجاعت وخبرگیری رعایا درایا مین یہ رئیس نامدار مستغنا سے روزگار تھے لیکن سب سے زیادہ راہ مستقیم وصراط قویم دین متین حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم واتباع شریعت مبین پر کہ تمام صفات وحسنات انسانی وکمالات بشری اسی پر منحصر ہے ابتدا سے انتہا تک قایم رہے اور ایام ولیعہدی مین بمقام دہلی حسب اجازت ومنشا سے پدر بزرگوار حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ حاضر دربار معدلت مدار شہریار جم اقتدار ابوالنصر معین الدین محمد اکبر بادشاہ غازی تاجدار ہندوستان ہوکر بعد چند مدت خطاب سندی وزیر الدولہ امیر الملک محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ پیشگاہ سلطنت دہلی سے حاصل کیا۔ انکے عہد دولت مہد مین اوّل عہدہ کارگزاری وکارروائی ملکی ومالی پر غلام خان افغان ساکن کنجپورہ اور خدمت انشاپردازی پر راے ہمت راے قوم کایست بلگرامی مامور تھے بعد ازان راے داتارام خلف راے ہمت راے میرمنشی ہوگئے اور انکے دونائب اوّل منشی بھوانی پرشاد دوم منشی لبسادن لعل مصنف امیرنامہ فارسی کہ تذکرۂ بعد اخیری مقرر ہوئے اور منصب وکالت پر راے زرنجن لال کایست شاہجہان آبادی ومحمد عمرخان مصطفےٰ آبادی وسید تفضل خان خیرآبادی مقرر رہے وبخشی کل فوج صاحبزادہ صالح محمد خانصاحب اور انکے خلف صاحبزادہ کریم اللہ خان صاحب رہے۔ محمود خان قبل وثوق عہدنامہ سرکار انگریزی کے ہمراہی مختار الدولہ محمد شاہ خان بہادر ثابت جنگ توپخانہ اور تھوڑی سپاہ کے افسر تھے بعد وثوق عہدنامہ کل سپاہ سواران وپیادگان وتوپخانہ کے افسر ہوگئے۔ اور خدمت حفاظت قلعہ امیرگڈھ انکے تفویض ہوئے اور محمد اکبر خان مرحوم امرائے نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ سے کارپرداز وشیر کاردبار تھے خدمت حفاظت قلعہ علی گڈھ پر مامور رہے اور محمد منور خان عرف منومیان برادر موتی بیگم منکوحہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر آسودۂ جنت الفردوس خدمت حفاظت قلعہ سرونج وقلعہ چھبڑہ گوگور پر مقرر ہوئے اور میان ہمت خان کہ نواب صاحب بہادر مرحوم نے انکو بجائے فرزندون کے پرورش کیا تھا خدمت حفاظت قلعہ پڑاوہ پر معین کیے گئے اور تاج محمد خان رسالدار واحمد علیخان کہ دونون بھائی مصاحب خاص شجاع ودلیر اور خیرخواہ سرکار آفاق گیر تھے بحکم حضور کبھی کار ملکی ومالی کو انجام دیتے تھے اور کبھی کار سفارت کرتے تھے راقم نے ان جملہ امرا کا حال تواریخ خاندان مصنفہ خود مین تمام وکمال لکھا ہے جسکا جی چاہے دیکھ لے۔ یہان بنظر اختصار اسی پر اکتفا کیا گیا۔ بعد ازان مولوی سید حمید الدین خان

المتخلص بہ حمیدی عہدۂ منشی گری سے ممتاز ہوئے اور حافظ عبدالرحمن خان دہلوی بعہدۂ اہلکارِ اعلیٰ سرفراز ہوئے بعد قتل حافظ صاحب موصوف کے کہ بماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۶۰ ہجری علی بہادر خان وخان بہادر خان رامپوری کے ہاتھ سے قتل ہوئے اور انکے قتل کا حال بھی تواریخ خاندان مین بالتفصیل مرقوم ہے مولانا سید حیدر علی صاحب مصطفےٰ آبادی عہدۂ دیوانی پر مامور ہوئے۔ اور حضرت سید زین الدین صاحب برادر سید ابوالقاسم صاحب عرف بانکے میان اور قطب الامرا حضرت سید عبدالرحمن صاحب بہادر مظفر جنگ کہ پیشتر حیدرآباد سندہ مین بعہد قرانِ روا سے نواب میر مراد علیخان بہادر والی خیرپور سندہ نہایت اعزاز سے زمرۂ مصاحبین مین ملازم ستھے حسب الطلب نواب صاحب بہادر فائز ٹونک ہوکر بعہدۂ اہلکاری ومصاحبت وجرنلی سپاہ مظفر کیو مامور ہوئے اور سید محمد سعید صاحب عہدۂ نائب دیوانی واہلکاری پر مقرر ہوئے اور معتمد خاص فخر الزمان سید ارشاد حسین خانصاحب برادر سید تفضل حسین خانصاحب عہدۂ سفارت محکمۂ عالیہ رزیڈنسی راجستان پر ممتاز ہوئے - حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مرید جناب فیض یاب والی ارشد صنعِ امجد شمسِ انجمِ کرامت۔ نیرِ اعظمِ ہدایت قطب جہان غوثِ زمان شہیدِ اسعد حضرت سید احمد صاحب مجاہد وغازی علیہ الرحمۃ والغفران کے ستھے اونکا حال و قال مشتہرِ روزگار کالشمس فی النہار ہے توضیح وتشریح کیا درکار ہے سنہ ۱۲۵۶ ہجری مین بمشکوئے جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب خلف حضرت نواب امیر الدولہ بہادر فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبدالحکیم خان نام رکھا گیا - یہ تاریخ ولادت مولف خاکسار سے یادگار ہے ؎

فرزندِ جلال خان چو شد خلق	گویا شدہ خلق رشک ماہ است	چون گشت مرا خیالِ تاریخ
کین دیدہ یا در انگاہ است	تاریخ تولدش بگفتم	تابان شدہ آفتاب جاہ - است ۱۲۵۶ھ

بتاریخ دوازدہم ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۲۵۷ ہجری میان محمد اکبر خانصاحب نے بامراض چند در چند انتقال کیا - خان مرحوم شریف جوانمرد ستھے انکے آبا آج تک بھوپال مین برسرِ حکومت ہین یہ جب سے امیر شور تخمیر کے ساتھ ہوئے آخر وقت تک ساتھ دیا ساتھی ہو تو ایسا ہو نواب صاحب بہادر مرحوم کی رفاقت مین بڑے بڑے کار نمایان کیے نواب صاحب نے بعد انقباضِ ریاست انکو جاگیر خاطرخواہ عطا فرمائی تھی انکے انتقال کے بعد انکے فرزند ارجمند میان بہادر محمد خان کے نام وہ جاگیر بحال رہی چنانچہ آج تک اونکی اولاد جاگیر عطیہ سرکاری پر قابض ومتصرف ہے - اسی سال مین بمشکوئے جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب فرزند اقبال پیوند متولد ہوا اوس گوہر تاجِ ارجمندی کا نام نامی واسم گرامی صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان رکھا گیا چنانچہ تاریخ ولادت اس قطعہ سے ظاہر ہوتی ہے ؎

بمشکوئے سردار عالی وقار	تولد چو شد پور فرخ لقب
بگوشم پئے سال او ہاتفی	چنین گفت خورشید اقبال اب
	۱۲۵۷ھ بمعنی پدر ۱۲

اسی سال مین بشگون سے بخشی صاحبزادہ صالح محمد خانصاحب فرزند تولد ہوا صاحبزادہ عبد القادر خان نام رکہا گیا - اسی سال مین بشگون سے صاحبزادہ کریم اللہ خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان نام رکہا گیا - اور بتاریخ بست وچہارم ماہ جمادی الثانی ۱۲۵۸ھ ہجری روز شنبہ صاحبزادہ محمد نذیر خانصاحب نے بمرض استسقا سے ہیضہ انتقال فرمایا اللہ تعالی مغفرت فرماسکے بتاریخ بست وسوم ماہ جمادی الثانی سنہ صدر بشگون سے اقبال حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر فرزند سعادت پیوند تولد ہوا صاحبزادہ عبد اللہ خان نام رکہا گیا اور تاریخ ولادت اوس سرو چمنِ ثروت کے اِن قطعات سے ظاہر ہوتی ہے ؎

چو عبد اللہ خان فرزند نواب
سروشِ فکرم از رو سے اشارت
چونکہ عبد اللہ خانِ محترم
پیر فکرم سالِ میلادش بگفت

خوش اخلاق وخوش اوصاف وخوش لقب
کہ تاریخست آن جمشید صولت

دیگر

دُرۃ التاجِ سلاطینِ جہان ۱۲۵۸ھ

تولد شد بمن داد این بشارت
کلاہ تارکِ اقبال ودولت ۱۲۵۸ھ
شد تولد افتخار خاندان
اِسی سال مین بشگون سے صاحبزادہ

حافظ محمد جمال خانصاحب خلف نواب امیر الدولہ بہادر فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عنایت اللہ خان نام رکہا گیا - اسی سال مین راجپوتانِ موضع کروڑیہ علاقہ پرگنہ علی گڈہ کہ براہ تمردی وسرکشی رہزنی کرتے تھے اپنے کیفر کردار کو پہونچے بتاریخ بست وپنجم ماہ جمادی الاول ۱۲۵۹ھ ہجری دیوان رائے داتا رام بسبب جور وتعدی رعایا وبرایا معزول ہو کر مقید ہوے زوالِ دریغ - تاریخ معزولی ہے ۱۲۵۹ھ - اور بتاریخ دوازدہم ماہ شوال المکرم ۱۲۶۰ھ ہجری قید سے رہائی پاکر بانعام حضوری بعطاے جواہر زواہر پالکی وفیل وبجاے جاگیر وغیرہ سرفراز ہوئے - فرخندہ فرجام = تاریخ بحالی ہے ۱۲۶۰ھ راے مسطور چندے بقید حیات رہکر ماہ رجب ۱۲۶۲ھ ہجری مین فوت ہو گئے - بتاریخ سیزدہم ماہ محرم الحرام ۱۲۵۹ھ ہجری بروز شنبہ ملاقات نواب وزیر الدولہ بہادر کے لارڈ الیس برا بہادر ویسراے گورنر جنرل بہادر کشور ہند سے بمقام اکبر آباد ہوے - اسی سال مین بخشی صاحبزادہ صالح محمد خانصاحب نے انتقال کیا اونکی جگہ اونکے بیٹے صاحبزادہ کریم اللہ خانصاحب مامور ہوئے - اور بتاریخ ہشتم ماہ جمادی الاول سنہ صدر مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ نے اس جہان فانی سے بجانب ملک جاودانی رحلت فرمائی گورستان عسکر فیروزی مین متصل باغ عیدگاہ کے اونکو مدفون کیا اونکے مرقد پر یہ عبارت اور بیت کندہ ہے بجانب راست

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ - سر بالین اللہ اکبر - بجانب چپ ؎

وفاتِ خانِ والاشان محمود ❋ ہزار ودو صد وپنجاہ ونہ بود

سنہ ۱۲۶۰ھ ہجری مین جناب عالیہ قدسیہ والدہ حقیقی حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر بیت اللہ شریف تشریف لیگئین وہان پہونچکر انتقال فرمایا اور

اونکو قریب مزار حضرت شیخ ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کے مدفون کیا - بتاریخ ہفتدہم ماہ شوال المکرم سنہ صدر بمشکوئے صاحبزادہ محمد نصیر خان صاحب خلف نواب وزیر الدولہ بہادر فرزند محمود تولد ہوا اسم مبارک صاحبزادہ محمود خان رکھا گیا چنانچہ آخر مصرع مثنوی ہذا سے تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے

چو فرزندِ خانِ محمد نصیر
نہادند محمود خان نام او
نگہدار او را بحفظ امان
چو در گلشنِ طبع کردم خیال

تولد شد از فضلِ ربِ قدیر
ہمیشہ خداوندِ بالا و پست
ز ہر آفت و رنج و غم ہر زمان
خرد گفت سالش کہ آن کامِ جان

چو دیدند روئے دل آرام او
بر اعدائے دین دار وش چیرہ دست
پئے سالِ میلادِ آن نونہال
گلِ گلشنِ کامِ محمود خان
سنہ ۱۲۶۰ھ

اور الفاظ خورشیدِ علم (سنہ ۱۲۶۰ھ) - شمسِ برجِ مہتری (سنہ ۱۲۶۰ھ) - سے بھی تاریخ تولد برآمد ہوتی ہے - بتاریخ دہم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۶۱ ہجری بمشکوئے صاحبزادہ محمد نصیر خان صاحب فرزند حمید تولد ہوا اسم مبارک صاحبزادہ احمد خان رکھا گیا چنانچہ اس قطعہ سے تاریخ تولد برآمد ہوتی ہے

خانِ والا مکان احمد خان
غیرتِ رستمِ سیستانی
چون تولد شد او بماہِ ششم (جمادی الثانی)
گفت در گوشِ من سروشِ خرد

شرفِ دودمانِ افغانی
جاہ و اقبال و عمر و دولتِ او
روزِ عاشر بفضلِ ربانی (یعنی تاریخ دہم ۱۲)
سالِ او ہست رستمِ ثانی
سنہ ۱۲۶۱ھ

در کمال و شجاعت و جرأت
دمبدم باد در فراوانی
بکمالِ سرور و فرحانی

ایضاً

دہم بود تاریخ ماہِ ششم (جمادی الثانی)
تولد شد از فضلِ ربِ العباد
امیرِ امیران والا گہر
بہین نامِ او خان احمد نہاد
سروشِ خرد گفت در گوشِ من
خدایا جہانش نگہدار باد
سنہ ۱۲۶۱ھ
ہاتفِ فکرم بگوشم مژدہ داد

کہ شخصم بگوشم چنین مژدہ داد
چہ فرزند خوش منظر خوش لقا
رئیسِ رئیسانِ عالی نژاد
بگنجینۂ دل چو کردم نظر
پئے سالِ آن نخلِ باغ وداد

کہ فرزند خانِ محمد نصیر
مبارک سرشت و مبارک نہاد
بروزِ عقیقہ جدِ امجدش
کہ آرام بگفت شب چراغِ مراد
کہ این مصرعہ ہست تاریخِ او

ایضاً

چونکہ احمد خانِ والا منزلت
بہر سالش ثروت و اقبال و جاہ
سنہ ۱۲۶۱ھ

شد تولد از عنایاتِ الٰہ

اور اسی سال مین بمشکوئے صاحبزادہ محمد عبد الکریم خان صاحب خلف حضرت نواب امیر الدولہ بہادر فرزند سعید تولد ہوا صاحبزادہ محمد سعید خان نام رکھا گیا بتاریخ یکم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر بمشکوئے صاحبزادہ فیض محمد خان صاحب خلف نواب وزیر الدولہ بہادر فرزند سعادت پیوند تولد ہوا صاحبزادہ محمد خان نام رکھا گیا چنانچہ

قطعہ ہذا سے تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے ؎

محمد خانِ والاشانِ جم جاہ	چو شد پیدا شنیدم این بشارت	کہ در گوشم سروش غیب گفت	سزاوار است تاج امارت
ابن ابن وزیرانِ امیر	شد تولد بغرۂ رمضان ایضاً	بانگِ شادی برفت در عالم	زہرہ بر چرخ گفت رقص کنان
بست این مصرعہ تولدش	مینارِ جہان محمد خان		

اور اسی سال مین ساکنان ادنیارہ سے سرحد موضع گاڈولی علاقہ پرگنہ علی گدہ پر جدال و قتال ہوا آخر بتجویز کرنل جان صدرلین صاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان فیصلہ سرحد مین ادنیارہ و علی گدہ عمل مین آیا - بتاریخ دہم ماہ ربیع الاول ۱۲۶۲؁ہجری صاحبزادہ کریم اسد خان صاحب بخشی الملک نے انتقال کیا - صاحبزادہ کفایت اللہ خان صاحب کہ اونکے خلف اکبر اور ہوشیار تھے نواب وزیر الدولہ بہادر نے بجاے اونکے والد کے اونکو مامور کیا - اور بتاریخ بست و سوم ماہ ربیع الاول سنہ صدر ریک سیجر صاحب بہادر قایم مقام رزیڈنٹ راجستان بنابر ملاقات نواب صاحب بہادر وارد ٹونک ہوئے ملاقات حسب دستور عمل مین آئی - بتاریخ بست و پنجم ماہ رجب المرجب سنہ صدر صاحبزادہ محمد نصیر خانصاحب خلف اکبر نواب وزیر الدولہ بہادر نے دو صاحبزادے ایکے صاحبزادہ محمود خانصاحب و دیگرے صاحبزادہ احمد خان صاحب کو چھوڑ کر بمرض وبا اس جہان فانی سے انتقال فرمایا غفور الرحیم منفرت فرمائے - اور اسی سال مین مشکوے صاحبزادہ محمد عبد الکریم خانصاحب خلف حضرت نواب امیر الدولہ بہادر فرزند تولد ہوا صاحبزادہ محمد خان نام رکھا گیا - اسی سال مین مشکوے صاحبزادہ قاسم علیخان صاحب داماد حضرت امیر الدولہ بہادر فرزند تولد ہوا صاحبزادہ محمد نظام علیخان نام رکہا - اسی ایام مین مشکوے صاحبزادہ محمد ابراہیم علیخان قلعہ دار داماد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر فرزند متولد ہوا صاحبزادہ یعقوب علیخان نام رکہا - اسی زمانے مین مشکوے صاحبزادہ محمد بشیر خانصاحب داماد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر فرزند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبد الکبیر خان نام رکہا - اسی سال مین ماہ شعبان المعظم شمس الدولہ اعتماد الملک نواب محمد سعید خان بہادر ظفر جنگ جاگیر دار سرونج علاقہ ٹونک راہی ملک بقا ہوئے - اور اسی سال عمدۃ الحکماء حسب مرضی مولانا سید حیدر علیصاحب بوسلیمان منشی ظہور علیصاحب عباسی کو سرکار دولا سے عطا ہوا - بتاریخ بست و سوم ماہ شوال المکرم مشکوے اقبال حضور لامع النور مین فرزند سعادت پیوند تولد ہوا اسم مبارک صاحبزادہ عبید اللہ خان رکہا گیا - تاریخ ولادت اوس نخل گلستان نعمت کی اس قطعہ سے صاف ظاہر ہے قطعہ

عبید اللہ خان فرزند نواب	قوی بخت و قوی پشت و قوی دست	تولد گشت چون در ماہِ شوال	جہان شد از بلندِ قدر او پست
اگر جوئی تو سالِ مولدِ او	عبید اللہ خان شمس جہان ست	ماہ محرم الحرام ۱۲۶۳؁ہجری مین سرفراز الدولہ نواب سردار خان بہادر	

تیغ جنگ برادر شمس الدولہ اعتماد الملک نواب محمد سعید خان بہادر ظفر جنگ جاگیردار پرگنہ سرونج نے انتقال کیا۔ اور اسی سال مین مہاراجہ رانا پرتھی سنگہ بہادر رئیس جہالاواڑ بتقریب شادی کتخدائی خود سرحد نواب صاحب بہادر پر بیم ہیرو سے وارد ہوئے چونکہ ابین ریاست پاٹن و ریاست ہذا اتحاد قدیمی ہے معرفت سید مسعود الدین احمد اہلکار اعلیٰ و نصیر محمد خان ہمشیرزادہ اہلکار موصوف وعدہ ملاقات بعد الفراغ کار شادی قرار پایا ہوا چنانچہ بتاریخ چہاردہم ماہ ربیع الاول سنہ صدر راجہ صاحب موصوف حسب وعدہ داخل ٹونک ہوئے مراتب مہمانداری و تعظیم و تکریم عمل مین آئی۔ بتاریخ چہاردہم ماہ شوال سنہ صدر شادی دختران صاحبزادہ حافظ محمد عبد الکریم خانصاحب فرزندان نواب صاحب بہادر سے ہوئی۔ اور اسی سال مین سید نور الہدیٰ صاحب بخشی الملک خان بہادر مہیبت جنگ کا خطاب پاکر عہدۂ بخشیگری پر سرفراز ہوئے ۱۲۶۵ھ ہجری مین ابو سلیمان منشی ظہور علیصاحب بحصول رخصت وطن مالوفہ کو گئے اور اپنی خوشی سے خانہ نشین ہوئے۔ چونکہ کارگذاری سرکاری بند نہین ہو سکتی ہے حضرت سید مسعود الدین احمد مصطفےٰ آبادی عہدۂ دیوانی پر بعطائے خلعت فاخرہ مکمل بالکی و یک زنجیر فیل و جاگیر وغیرہ مامور ہوئے۔ بتاریخ بست و دوم ماہ ذالحجہ ۱۲۶۵ھ ہجری روز پنجشنبہ چھ گھڑی دن رہے بشگون دولت صاحبزادہ محمد علیخانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا حسب الارشاد جد امجد یعنی حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر صاحبزادہ محمد ابراہیم علی خان نام رکھا گیا تاریخ ولادت باسعادت اِس قطعہ تاریخ سے حاصل ہوتی ہے **قطعہ**

چون تولد گشت ابراہیم خان
از عنایاتِ جنابِ کبریا
شد مبارک بخت سالِ مولدش
بیشک و بے شبہ و بے ریب و ریا
سنہ ۱۲۶۵ھ

اور اسی سال مین نواب وزیر الدولہ بہادر بنابر انتظام ملکی و مالی بجانب پرگنہ سرونج و چھبڑہ گوگور و علی گڈہ بطریق دورہ تشریف فرما ہوئے گیارہ مہینے پرگنہ سرونج مین اور چند روز چھبڑہ گوگور و علی گڈہ مین قیام فرماکر بجانب ٹونک مراجعت فرمائی ۱۲۶۶ھ ہجری مین بشگون صاحبزادہ محمد عبد الکریم خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ حامد خان نام رکھا گیا۔ بتاریخ ہشتم ماہ جمادی الاول ۱۲۶۷ھ روز سہ شنبہ کرنل جان لو صاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان تفرج کنان داخل موضع بیرونی علاقہ ریاست ٹونک ہوئے حسب معمول سامان رسد وغیرہ بصحابت شیخ عبد اللہ کوتوال عمل مین آیا اور بنابر استقبال صاحب بہادر موصوف کے قطب الامرا حضرت سید عبد الرحمن صاحب بہادر مظفر جنگ و سید مسعود الدین احمد صاحب اہلکار اعلیٰ و سید تفضل حسین خانصاحب وکیل رزیڈنٹی راجستان و معتمد خاص فخر الزمان سید ارشاد حسین خانصاحب و فیض اللہ خان رسالدار بجمعیت صد سوار و پیادہ ایک روز پیشتر روانہ ہوئے تھے بوقت یک نیم پاس روز برآمدہ معتمدین ریاست ملاقات صاحب رزیڈنٹ بہادر سے مشرف ہوئے نواب صاحب بہادر نے مع صاحبزادگان والا تبار اور بندگانِ جان نثار کے سواد موضع بارٹی مین رزیڈنٹ بہادر سے ملاقات فرمائی جب نواب صاحب بہادر د

صاحب رزیڈنٹ بہادر تقریب نظر باغ کے تشریف لائے حسب معمول سترہ ضرب توپ توپخانۂ خاص سے سر ہوئین بتاریخ دہم ماہ مسطور روز شنبہ جیکین صاحب بہادر وسکرٹر رزیڈنٹ بہادر مقام قرولی سے داخل ٹونک ہونے پر دونو صاحب بجانب دار الخیر اجمیر تشریف فرما ہوئے اور اسی سال مین ساکنان موضع موہنی علاقۂ ٹونک نے قلعچہ تیار کر کے صورت بغاوت پیدا کی تھی اسکی پوری کیفیت تواریخ خاندان مین مرقوم ہے آخر مخالفان بدکیش اپنے کیفر کردار کو پہونچے - بتاریخ دوازدہم ماہ شوال المکرم سنہ حصہ مشکوے صاحبزادہ فیض محمد خانصاحب فرزند سعادتمند تولد ہوا حسب الارشاد جد امجد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر صاحبزادہ محمد اسمعیل خان نام رکھا گیا چنانچہ تاریخ ولادت اس قطعہ سے برآمد ہوتی ہے ؎

چونکہ اسمعیل خان محترم	شد تولد از عنایات علی	ہمدران دم ہاتف طبعم بگفت	بہر سالش مصدر فیض جلی

اور ان الفاظ سے بھی تاریخ میلاد برآمد ہوتی ہے شمس چرخ جلال ؁ اسی سال مین بماہ ذی قعدہ ساکنان اونیارہ نے براہ تعدی و سرکشی ایک موضع پر مواضع علاقۂ ٹونک سے قبضہ کر لیا تمام ریاست ہذا سے سپاہ جرار بسرداری قطب الامرا سید عبد الرحمن خان صاحب مظفر جنگ مع چہار ضرب اتواب روانہ ہوئے آخر الامر جانبین سے جنگ و جدال ہوا ہنگام غروب آفتاب فتح نصیب اولیاے دولت قاہرہ ہوئی اور مخالفان بداندیش کینہ کیش منہزم ہوے اس جنگ مین قلندر بخش رسالدار غلولہ تفنگ سے مجروح ہوے تھے بفضل حکیم مطلق بعد چندے شفا پائی اور ایک سپاہی شہید اور چار سپاہی زخمی ہوئے طرف ثانی مین پچاس آدمیون سے زیادہ کشتہ و خستہ ہوے بعد کرنل جالون صاحب رزیڈنٹ راجستان نے سرحد متنازعہ پر آکر فیصلہ فرما دیا ۱۲۶۸ھ ہجری مین بھوانی سنگھ خلف راجہ بہونت سنگھ رئیس نرسنگڈہ واقع ملک مالوہ بتقریب شادی کتخدائی خود کہ کیتھڑی مین تھی برسم رہرو ے وارد پرگنہ علی گڈہ علاقۂ ریاست ٹونک ہوے ریاست سے رسم مہمانداری و خاطرداری عمل مین آئی چونکہ مابین ریاست نرسنگڈہ و ریاست ہذا اتحاد قدیمی ہے بھوانی سنگھ بعد الفراغ شادی بنا بر ملاقات نواب وزیر الدولہ بہادر داخل ٹونک ہونے سرکار سے مراسم مہمانداری و مراتب تواضع و مدارات بدرسم و دیار و جواہر زواہر و اسپ و فیل و خلعت وغیرہ عمل مین آئی بعدہٗ بھوانی سنگھ بجانب نرسنگڈہ وطن خود راہی ہوے اسی سال مین بتاریخ یازدہم ماہ ربیع الاول بموجب حکم نواب وزیر الدولہ بہادر حصار لادہ پر یورش ہوئی -

اسماے برادران و فرزندان و عزیزان کہ شریک جنگ تھے یہ ہین

صاحبزادہ احمد علیخان صاحب رونق - محمد نجابت بلند خانصاحب - صاحبزادہ محمد منیر خانصاحب - صاحبزادہ محمد اکرم خانصاحب ہر چہار برادران حضور پرنور - صاحبزادہ فیض محمد خانصاحب - صاحبزادہ محمد علی خان صاحب - صاحبزادہ عبد اللہ خانصاحب -

ہر سہ فرزندان حضور انور- اشرف الامراعمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ داماد حضرت نواب امیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ - و صاحبزادہ بخشی محمد کفایت اللہ خانصاحب خلف بخشی صاحبزادہ کریم اللہ خانصاحب و سید محمد مسعود الدین احمد اہلکار اعلی بخشی الملک سید نور الہدیٰ خان ہیبت جنگ و محمد فیض اللہ خان داماد مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ و احمد علیخان کپتان و شاہ اعظم شاہ صاحب و میان ہمت خان و شیخ قلندر بخش کپتان پلٹن و احمد خان کمیدان و سید عبد العزیز اجیٹن پلٹن و شیخ فرحت اللہ اجیٹن و سید محمد حسن کپتان توپخانہ و سید علی حسین اجیٹن توپخانہ و عبد اللہ اجیٹن توپخانہ و میر عبد الرحمن رسالدار غول محمدی و محب اللہ خان رسالدار غول احمدی و سید ظفر علی رسالدار و مصری خان رسالدار و احمد علیخان رسالدار غول ہائے افغانیان و محمد امان خان رسالدار- و محمد اکبر خان رسالدار غول و حافظ محمد جمال خان رسالدار سواران و اسپان سرکاری و دلی داد خان رسالدار و محمد صدیق خان رسالدار و سید سراج احمد برادر زادہ سید محمد مسعود الدین احمد اہلکار اعلی و متو خان رسالدار و نادر شاہ خان رسالدار خود اسپہ-

اسمائے محصوران حصار لاوہ اقربائے ٹھاکر

ہنونت سنگہ- و سرجن سنگہ- برادران کرن سنگہ- رام سنگہ و شام سنگہ پسران ہنونت سنگہ- ریونت سنگہ و ہرناتھ سنگہ- پسران سرجن سنگہ- بختاور سنگہ و رنجیت سنگہ- و سبحان سنگہ- برادران و عم زادگان ٹھاکر-

نام اون ٹھاکرون کے جو کمک کو واسطے ٹھاکر لاوہ کے آئے تھے

گوردہن سنگہ برادر خورد پرتاب سنگہ ٹھاکر لدانہ و شام سنگہ ٹھاکر سیدریہ- ہنونت سنگہ ٹھاکر سیملیا- حکم سنگہ ٹھاکر اجمیری- ہنونت سنگہ ٹھاکر سردہی- ہنونت سنگہ سوڑہ- ہرناتھ سنگہ ٹھاکر دہنوالیا- شیو لال سنگہ ٹھاکر ہتیلی- بہوپال سنگہ راو بجاگیردار باو سوغیرہم-

الحاصل جانبین سے آتش حرب و ضرب مشتعل ہوئی اور ہر ایک بہادر نے داد مردانگی دی مصری خان رسالدار اور رستم خان جماعدار نے بہت کافرون کو داصل جہنم کر کے جام شہادت نوش کیا اسیطرح گوہر خان جماعدار و جہانگیر خان جماعدار و سید روشن علی سپجر جرعہ نوش بخانۂ شہادت ہوئے من بعد سید مسعود الدین احمد اہلکار اعلی کہ احوال انکا تواریخ خاندان مین من و عن مرقوم ہے باکمال دلیری و جوانمردی بادہ نوش شہادت ہوئے-

اسمائے مقتولان بیرونی قلعہ لاوہ کہ کمک کو قلعہ والون کے آئے تھے

بالجی ہنونت سنگہ ساکن کیڑہ- مہتاب سنگہ مہرون- ریونت سنگہ نزد کہ مہرون- تہوانا دہا بائی مہرون- دیو بخش دابائی گید یہ پسیر

قلعہ دار آنوہ علاقہ اونیارہ - مشاہیر نگر علاقہ اونیارہ سے تین نفر - ٹہاکران باروت سے دو نفر - پرتھی سنگہ ٹہاکر گیدیہ - پسر ٹہاکر جورون - ہنونت سنگہ ساکن سوڑہ - بلونت سنگہ ساکن بوندی - چندربی سمیلہ - رکہ جی دول سنگہ - موتی سنگہ ساکن گوپی پورہ - اناربی ساکن بسالو - چاند سنگہ - بہیم سنگہ تہنکر سنگہ - ساکنان پالوخرد - جادو سنگہ ساکن جاکہیڑہ - جتن سنگہ بہوتر - سگرام سنگہ ساکن اونیارہ صاحب سنگہ ساکن اجمیر - بلونت سنگہ نزدک ساکن سمیلہ - بہوم سنگہ ٹہاکر ساکن شنکر پورہ علاقہ جے پور - شیون سنگہ ٹہاکر اجمیری - ٹہاکر ہری پورہ علاقہ جے پور - منگل سنگہ نزوکہ اجمیری - بختاور سنگہ رسالہ دار ملازم ٹہاکر مہردن - پنج سپاہی وو دو ٹہاکر تنوہ ہمراہی ارجن سنگہ رسالہ دار الور - گمان سنگہ و شیونا تہہ ٹہاکران بچپالہ علاقہ جے پور - کنور سرہی وغیرہم -

اسماے مقتولان اندرونی قلعہ لاوہ

کالورام پسر گنیش - لچہمن سنگہ ٹہاکر - داروغہ ملازم ٹہاکر - گوبند سنگہ - سادول سنگہ - زنانہ دابالی - ہاتہی سنگہ نزدکہ - ارجن سنگہ - قوم اساوت سے پانچ نفر - ریونت سنگہ پسر درجن سنگہ برادر زادہ کرن سنگہ ٹہاکر - زمیندار لاوہ - کالورام چودہری - شیوداس گروٹہاکر - لال سنگہ قلعہ دار لاوہ - لال جی فوجدار - شیوناتہہ مقدم لاوہ - گنیش سنگہ گردہاری داس چیلہ - کہیم بہجن - سلح سنگہ - بختاور سنگہ فوجدار - لالہ پسر گنیش تواری - سکہا برادر داروغہ - پسر بہیما شحنہ - گوبند سنگہ برادر رنجیت سنگہ پسر سلح سنگہ - اور اسی سال مین بتاریخ چہارم ماہ ربیع الثانی محمد مصطفےٰ خان پسر تاج محمد خان رسالہ دار نے پرگنہ چہبڑہ مین انتقال کیا - اور اسی سال مین شنبہوناتہہ قوم کایست عہدۂ دیوانی پر بعطاے زنجیر فیل و خلعت فاخرہ سرفراز ہوا چنانچہ اس قطعہ سے تاریخ عطاے عہدۂ دیوان شنبہوناتہہ و تاریخ شہادت سید مسعود الدین احمد اہلکار اعلیٰ دار الریاست ہذا برآمد ہوتی ہے

قطعہ

سید مسعود شد شہید و خوشش خفت
شد قالبش اہلکار پیشں شحسے رفت

پس باولِ با یوس عزیزے تاریخ
مردود نشست جاے مسعود بگفت
سنہ ۱۲۹۸ھ

ایضاً

پنجم رجب کی روز دو شنبہ بوقت چاشت
گردون مصطفائی کا کوکب ہوا غروب
سنہ ۱۲۹۹ھ

بتاریخ بست و یکم ماہ شوال المکرم سنہ صدر صاحبزادہ محمد اسحق خان تولد ہوئے چنانچہ اس قطعہ سے تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے ؎

چونکہ صاحبزادۂ اسحق خان ‖ شد تولد از عنایات الٰہ
خواند ہاتف مصرعۂ میلاد او ‖ صفدر اعداکش دولت پناہ
سنہ ۱۲۶۸ھ

اسی سال مین مشکوے صاحبزادہ محمد منیر خانصاحب فرزند تولد ہوا صاحبزادہ عالمگیر خان نام رکہا۔ اور مؤلف بتاریخ بست و ہشتم ماہ صفر المظفر سنہ ۱۲۶۹ھ ہجری روز جمعہ بوقت شب تولد ہوا ہے چنانچہ میرے والد کے دست نے یہ تاریخ ولادت کہی ہے ؎

مشفق من حکیم دہم سعید ‖ یافت فرزند شل در نجف
ہاتفی گفت این تاریخ ‖ کہ بگو آفتاب برج شرف
سنہ ۱۲۶۹ھ

سنہ ۱۲۷۰ھ ہجری مین کرنل لارنس صاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان نے نواب وزیر الدولہ بہادر سے ملاقات بمقام گرواڑیہ علاقہ ملیگڈہ فرمائی اور واسطے معائنہ نہر نواحدات کی کہ دانایان فرنگ نے بنابر رفاہ عام دریاے گنگ سے نکالی تہی بوعدہ فائزی ٹونک ہنگام واپسی روانہ ہوے چنانچہ بعد معائنہ نہر نواحدات حسب وعدہ داخل ٹونک ہوکر بعد ملاقات حضور والا بکوہ آبو تشریف فرما ہوئے۔ بتاریخ بست و یکم ماہ جمادی الثانی سنہ صدر تاج محمد خان رسالدار بمقام چوبٹرہ علاقہ ریاست ٹونک عرض سرطان مین مبتلا ہوکر راہی ملک بقا ہوئے نواب وزیر الدولہ بہادر نے بنظر استحقاق و قدامت اونکے نبیرہ مسمی عبد اللہ خان کو عہدۂ رسالداری و جاگیر عطا فرمائی۔ اسی سال مین سید تفضل حسین خانصاحب وکیل سرکار حاضرباش رزیڈنٹی راجستان نے بمرض چند در چند اس جہان فانی سے بجانب ملک جاودانی رحلت کی اور اونکی جگہ معتمد خاص فخر الزمان سید ارشاد حسین خان صاحب مامور ہوئے بتاریخ نوزدہم ماہ رمضان المبارک روز جمعہ سنہ صدر مشکوے حضور انور فرزند نیک اختر تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان نام رکہا گیا چنانچہ اس نظم سے تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے ؎

پیدا شد عبد الرحمن ‖ خان سزاے تاج سری
ہست این سال مولد او ‖ عبد الرحمن خان جری
سنہ ۱۲۷۰ھ

اور الفاظ سرو بستان تمنا سے بہی تاریخ تولد برآمد ہوتی ہے اسی سال مین بتاریخ ہیجدہم ماہ ذی الحجہ روز سہ شنبہ بوقت سہ پہر شور صاحب بہادر داخل ٹونک ہوکر بحکم حضوری محچی بہون مین فروکش ہوئے بعدہ قرولی کو تشریف لے گئے۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر صاحبزادہ محمد عبد الصمد خان تولد ہوئے چنانچہ تاریخ ولادت باسعادت یہ ہے ؎

چو ابن محمد علی خان نامے ‖ مسمی بہ عبد الصمد خان گرامی
شدہ آخر ماہ ذی الحجہ پیدا ‖ بر و لیش مہ مہر گردید شیدا
محمد پئے سال آن ظل رافت ‖ رقم کرد لولوئے درج شرافت
سنہ ۱۲۷۰ھ

بتاریخ سیزدہم ماہ رجب المرجب سنہ ۱۲۷۱ھ ہجری مین نواب محمد سعید خان بہادر رئیس رامپور نے انتقال فرمایا اور اونکی جگہ اون کے فرزند نواب یوسف علی خان مسند نشین ہوئے چونکہ ریاست رامپور اور ریاست ہذا مین اتحاد قدیمی ہے دو قطعہ تاریخ نظم

بجناب نواب وزیرالدولہ بہادر کے مشعر تعزیت و دیگرے متضمن تہنیت ملفوف پروانہ اسمی مولوی سید عبد العلی صاحب ابن کے گئے۔ بتاریخ بست و یکم ماہ رجب المرجب سنہ صدر صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان تولد ہوئے چنانچہ قطعۂ تاریخ در وقت یہ ہے ؎

نامیٔ نام آوران عبد الرحیم — خان عالی منزلت والا نژاد
چون بدر بست و یکم ماہ رجب
مہر میلادش بشیری مژدہ داد — باغبان گلشن طبعم بگفت
بہر سالش دو حجرۂ باغ مراد
سنہ ۱۲۷۲ھ

بتاریخ ہفتم ماہ رمضان المبارک مطابق بست و چہارم ماہ مئی سنہ ۱۸۵۵ع روز پنجشنبہ تہنیت سالگرہ سیؔ و پنجسال ملکہ معظمہ وکٹوریہ قیصر ہند مین توپون کے فیر سر ہوئے = بتاریخ بست و ہشتم ماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۷۲ ہجری روز پنجشنبہ حیات بیگم والدہ صاحبزادہ بخشی کفایت اللہ خان نے انتقال کیا۔ بتاریخ چہاردہم ماہ جمادی الثانی روز دوشنبہ سنہ ۱۲۷۲ ہجری مہاراجہ شیو سنگہ رئیس اندرگدہ نواب وزیرالدولہ بہادر سے بموضع کرواڑیہ علاقہ علیگدہ ملاقی ہوئے بعد ملاقات نواب وزیرالدولہ بہادر بتاریخ ہفدہم ماہ مذکور روز پنجشنبہ داخل قصبہ علیگڈہ ہوئے وہان چودہ روز رہکر بتاریخ سی ام ماہ مزبور ٹونک مین تشریف لائے بتاریخ بست و چہارم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر بشکوئے صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا حسب الحکم حضور صاحبزادہ محمد یعقوب خان نام رکھا گیا۔ چنانچہ اس مثنوی سے تاریخ ولادت باسعادت برآمد ہوتی ہے ؎

چو یعقوب خان غیرت ماہ تابان — تولد شدہ خاص در ماہ شعبان
و بہر خرد سال آن کان ہمت — رقم کرد سرو گلستان ہمت
۱۲۷۲ھ

اور اس مصرع اور الفاظ سے بھی تاریخ تولد برآمد ہوتی ہے مصرع زندہ باد اے شاد خرم یا اللہ۔ سنہ ۱۲۷۲ھ

زہے ورتاج امارت۔ سنہ ۱۲۷۲ھ بتاریخ دہم ماہ شوال المکرم سنہ صدر علی بہادر خلف نواب ہمت بہادر ذوالفقار جنگ گوالیار سے داخل ٹونک ہوئے سرکار کی طرف سے استقبال کیا گیا۔ تیسرے روز نواب وزیرالدولہ بہادر سے ملاقات ہوئی حضور نے سروقد تعظیم دیکر معانقہ فرمایا۔ بتاریخ نہم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر مشارٌالیہ کو سرکار والا سے خلعت ہفت کشتی پارچہ و مالائے مروارید و یک راس اسپ و یک زنجیر فیل عطا ہوا بتاریخ ہفدہم ماہ مذکور معزی الیہ جانب گوالیار روانہ ہوئے۔ بتاریخ شانزدہم ماہ مسطور روز دوشنبہ بعد زوال حضرت مولانا سید حیدر علی صاحب نے انتقال فرمایا ان تینون مصرعون سے تاریخ وفات برآمد ہوتی ہے مصرع

بہ خلد برین شد محب ودود
سنہ ۱۲۷۲ھ
رفت زین عالم سوئے دار بقا
سنہ ۱۲۷۲ھ
جنت فردوس گردد مسکن و ماوائے او
سنہ ۱۲۷۲ھ

بتاریخ سوم ماہ صفر المظفر سنہ ۱۲۷۳ ہجری روز جمعہ والدۂ ماجدۂ صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب نے انتقال فرمایا - چنانچہ تاریخ وفات یہ ہے ؎

چون ازین کاشانۂ ناپایدار	کرد رحلت جانبِ دار القرار	ام عبداللہ خانِ نامور
روزِ جمعہ ثانیِ ماہِ صفر	سال تاریخِ وفاتش اے ندیم	بیشک و بے ریب شد کرب العظیم ۱۲۷۳ھ

اور اسی سال و ماہ میں صاحبزادہ محمد اسماعیل خان خلف صاحبزادہ فیض محمد خانصاحب نے انتقال فرمایا چنانچہ تاریخ وفات یہ ہے ؎

چونکہ اسمعیل خانِ خیر سیر	بست از بیماری در ماہِ صفر	والدش فرمود از روئے بکا	بہرِ سالش - واے برخوردارِ ما ۱۲۷۳ھ

بتاریخ بست و پنجم ماہ جمادی الاوّل سنہ صدر روز پنجشنبہ ہنگام یکپاس شب گذشتہ بمشکوے جناب صاحبزادہ محمد علیخان صاحب بہادر فرزند ارجمند تولد ہوا حسب ایماے حضرت جدِ امجد صاحبزادہ محمد صدیق خان نام رکھا گیا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ ولادت ہے ؎

شد تولد پسرِ نیک محمد صدیق	خانِ والا صفت و مظہرِ احسان و وفا	بعد یکپاس شبِ یومِ خمیسِ مسعود
خاص در پنجمین تاریخ جمادی الاولیٰ	مصرعِ مولدِ او خواند سروشِ طبعم	گوہرِ کانِ سخا لولوے دریاے حیا ۱۲۷۳ھ

بماہ جمادی الثانی سنہ صدر شیو سنگہ رئیس اندرگڈہ فوت ہوا بتاریخ دہم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر بمشکوے جناب صاحبزادہ بلند اقبال محمد علیخان بہادر فرزند سعادت پیوند تولد ہوا حسب ایماے حضرت جد امجد صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان نام رکھا گیا چنانچہ اس مصرع اور عبارت سے تاریخ برآمد ہوتی ہے مصرع حامی شرع وقامع بدعت ۱۲۷۳ھ +

ورودِ گلشنِ عز و شرف ۱۲۷۳ = اسی سال میں میرے والد ماجد زبدۃ الفضلا قدوۃ الحکما حکیم سید محمد انور علی صاحب نے بوقت صبح اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال فرمایا - اسی سال میں صاحبزادہ میر عالم خانصاحب خلف اکبر جناب ممتاز الدولہ اخوندزادہ محمد ایاز خان بہادر استقامت جنگ خسر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بوجہ سرغنگی باغبان تمردتوامانِ فوجِ ریاست کے ہنگامہ آرائی میں قتل ہوئے اور اوسی ہنگامہ میں صاحبزادہ صاحب مقتول کے ہاتھ سے بیان خان رسالدار کشتہ ہوئے اور انہیں دنون میں صاحبزادہ عظیم اللہ خان عرف ننھے میان برادرِ خرد صاحبزادہ صاحب مقتول نے بقید جیل ریاست ہوکر بحالتِ مقیدی انتقال کیا - بتاریخ بست و چہارم ماہ ذی الحجہ یوم شنبہ سنہ ۱۲۷۴ ہجری مفسدانِ گوالیار نے کہ تخمیناً بیس ہزار سوار اور پیادے تھے لگراج علاقہ ٹونک میں اوّل قیام کیا بتاریخ بست و ششم ماہ مذکور روز پنجشنبہ سنہ صدر مفسدان خسارت منش نے اپنے لشکر کے تین حصے کرکے تین جانب سے ٹونک پر یورش کی وقتِ عصر سے غروب آفتاب تک بازار کارزار گرم رہا بعدہ بتاریخ بست و ہفتم مفسدین خبر آمد لشکر انگریزی سنکر بوقت نصف النہار فرار ہو گئے - بتاریخ یکم بوقت

یک نیم پاس شب دوم ماہ رجب المرجب سنہ صدرشکوہ سے صاحبزادہ محمد علیخان صاحب فرزند سعادت پیوند تولد ہوا حسب ایمائے جد امجد صاحبزادہ محمد عتیق اللہ خان نام رکھا گیا چنانچہ اس مثنوی سے تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے ؎

چو ابن محمد علیخان ستیر ‌‌ ‌‌ محمد عتیق اللہ خان دلیر ‌‌ ‌‌ بماہ رجب شد تولد ز ام
پس نیم کیپاس لیل دوم ‌‌ ‌‌ خرد گفت تاریخ آن خوش لقب ‌‌ ‌‌ شریف شریفان اہل ادب ۱۲۷۴ھ

بتاریخ سی ام ماہ رجب المرجب سنہ صدرشکوہ سے صاحبزادہ محمد علیخان صاحب فرزند اقبال پیوند تولد ہوا حسب ایمائے جد امجد صاحبزادہ محمد عبد الحمید خان نام رکھا گیا۔ بتاریخ بست و ششم ماہ رمضان المبارک سنہ صدرشکوہ سے صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان صاحب فرزند تولد ہوا حسب الحکم نواب وزیر الدولہ بہادر صاحبزادہ محمد عبد الرؤف خان نام رکھا گیا چنانچہ اس قطعہ سے تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے ؎

چونکہ عبد الرؤف خان پیدا ‌‌ ‌‌ شد بہ بست و ششم مہ رمضان ‌‌ ‌‌ ہست سال تولدش بیشک ‌‌ ‌‌ مرشد خلق و بخشش یزدان ۱۲۷۴ھ

اور ان الفاظ سے بھی تاریخ تولد برآمد ہوتی ہے = صدر شریعت = (۱۲۷۴ھ) اور یہ صاحبزادہ کم سنی مین فوت ہو گئے۔ اسی سال مین صدرشکوہ سے صاحبزادہ محمد اسفندیار خان فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان نام رکھا۔ اسی سال مین صاحبزادہ محمد قاسم علیخان صاحب قلعہ دار دادا حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے بامراض چند در چند انتقال کیا۔ بتاریخ بست و چہارم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۷۵ ہجری روز دوشنبہ مطابق یکم ماہ نومبر سنہ ۱۸۵۸ء روشنی چراغان قلعہ معلی و بازار و کوچہ و کوہچہ رسیا وغیرہ مین بتقریب جشن تسلط خطۂ ہند بتصرف اولیائے دولت گورنمنٹ عمل مین آئی۔ یکصد و یازدہ ضرب توپ اس تہنیت مین سر ہوئین۔ اسی سال مین مولوی الٰہی بخش صاحب نازش تخلص خلف مولوی محمد صالح صاحب خیرآبادی شاگرد رشید تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی مظفر علیخان بہادر مرحوم لکھنوی رشتہ دار منشی سید تفضل حسین خانصاحب خیرآبادی وارد دار الریاست ہذا ہو کر بتقرری عہدۂ وکالت رزیڈنسی دار الخیر اجمیر سرفراز فرمائے گئے بعد ازان بعہدۂ وکالت اجنٹی میواڑا مامور ہوئے زان بعد اوس خدمت سے استعفا دیکر حاضر در دولت ہوئے حضور نواب وزیر الدولہ بہادر نے بمزید قدردانی ہزار روپیہ سالانہ مولوی صاحب کا بطور پنشن مقرر فرمایا اور یہ سالانہ سنہ ۱۲۸۹ ہجری تک کہ یہی سال وفات مولوی صاحب کا ہے ملتا رہا۔ یہ شخص فن شعر و سخن مین اپنے وقت کا استاد کامل تھا مضامین و بندش و مذاق شعر سے کما حقہٗ بہرہ حاصل تھا چنانچہ لکے اکثر اشعار بزبان فارسی و اُردو مولف نے منتخب التواریخ مولفہ خود مین لکھے ہین اس موقع پر مولوی صاحب مرحوم کا کچھ کلام لکھا جاتا ہے طبیعت خداداد کا رنگ دکھایا جاتا ہے۔ قصیدہ نعتیہ

ستارہ جنکے چمکا میم احد مین نقشِ احمد کا
دہانِ تنگ پر طرہ ہوا میم مشدد کا
تصور رات دن رہتا ہے زلف و روے احمد کا
سپر نارِ جہنم کی ہے داغِ عشق احمد کا
پرِ جبریل کا تکیہ ہے اوسکے آستانے پر
کہ سر پر بارِ عصیان اٹھاتے ہین جہان محمد کا
بچا ہے کیسے صحنِ یار کو گردادی ایمن
جبین پر ہے یہ داغِ سجدہ سگ ہے محمد کا
لیے تسکینِ خاطر صورتِ پیراہن یوسف
کس آب و تاب پر ہے ہیچہ ابروے احمد کا
فلک جگر مین ہے خورشید کو عارض تپ لرزہ
حجاب نو عروسی ہے مگر سایہ محمد کا
اندھیرا موت کا جب آ گئے یارب یہ تمنا ہے
مرا عطرِ کفن نفحہ ہو گیسوے محمد کا
زبان جبتک چلے نازش یہی لب پر حکایت ہو
معاصی سے کہین بڑھکر ہے سر پر بارِ احسان کا
اوٹھا تابوت یارب کس حریقِ سوزِ ہجران کا
کوئی یہ وقت ہے ظالم شکستِ عہد و پیمان کا
طمانچہ الفت دستِ حنائی کا اگر کھائے
چراغِ گور ہو جائے ستارہ صبحِ ہجران کا
ہوا افزا ہے یارب ہمین قاتل کے دامان کا

ایضاً

ہوا ہے اور طرہ حسنِ مطلق پر مقید کا
ہتیلی چومتا ہون میم لکھکر محمد کا
مری آنکھون مین سرمہ ہے سوادِ نورِ مرقد کا
زمین سے عرشِ اعظم خاکِ پا کی سربلندی سے
مقام سدرہ سے عالی ہے پایہ اوسکی مسند کا
ستارہ عرش کا ہے سیرِ فرشِ مجلسِ انور
چراغِ طور کا شعلہ کلس ہے اوسکے گنبد کا
ترے وابستہ دامن ہمین کیا خورشید محشر کو
محمد کو جو بھیجا حق نے سایہ رکھ لیا قد کا
کیا دستِ شفاعت نے یفانہ روے عصیان پر
نہین آسمان ہے نظارہ تری روضے کے گنبد کا
محمد دستگیر اپنا ہے دنیا اور عقبیٰ مین
کہ مجکو گھیر لے چارون طرف سے نور مرقد کا
قصیدہ ہے مرصع کہکشان ہر نقطہ اختر ہے
کہ مقراضِ سعادت صف ہے معدن احمد کا

ایضاً

ہلالِ قاب سر حلقہ ہے احمد کے گریبان کا
جو شعلہ آگ کا ندہا دکہ گیا برقِ درخشان کا
وبالِ سوزِ دل یارب تو نکے سر پہ پڑ جائے
لہو اوسکے دہانِ زخم بنکر بخیہ مرجان کا
جفا سے بچا پا کا ذرا پردہ تو رہ جاتا
انہین گلیون مین رنگ اوڑتا ہے خونِ شہیدان کا

حسین کا حسن کھلتا ہے جو نام آیا محمد کا
کہ دستاویز جھلا ہے عروسِ حسنِ سرمد کا
نڈر ہین جبطر مین تیغِ محشر کی تم آنچون سے
سراپا عالمِ بالا ہے سایہ اوس سہی قد کا
مرا پلہ ہے بھاری تول لین میزانِ محشر مین
کمانِ قاب کا چلہ ہے ہر تار اوسکی مسند کا
یقین ہے جنکے خورشیدِ قیامت ایکدن مجکے
مدام آتا ہے جو نکا روح ریحانِ مخلد کا
سپر بن جنکے قبضہ کر لیا ملکِ شفاعت پر
کہ پہچانا نہین جاتا ہے چہرہ نیک اور بد کا
قدم پڑتا نہین ہے حجلہ وحدت سے کثرت مین
جھکا رہتا ہے یہ دو طرف میم مشدد کا
عروسِ مغفرت آکر گلے کا ہار ہو جائے
ہوا سدرہ نشین مرغِ معانی وصفِ احمد کا
ادا سے شکر کیجیے کس زبان سے خالقِ جان کا
نظامِ عالم ناسوت سر رشتہ ہے دامان کا
درِ میخانہ پایا آنکھون مین نشہ جوشِ یاران کا
گلِ داغِ محبت طرہ ہو زلفِ پریشان کا
خدا خالِ رخِ جانان دکھا کر کچھ نہ کھلائے
دیا ہوتا کفن فرہاد کو شیرین کے دامان کا
جنون مین کھینچتے رہتے ہین نقشہ زلفِ جانان کا

سولو شام غربت سے غبار اپنے بیابان کا | مسی ملکر و کہا وہ تم جو عالم اپنے دندان کا | دہن میں لو طیبا میں سوسن کے دیار و جرے بدخشان کی
بہار زندگانی کے مزے مرمر کے لوٹے ہین | کنار گور تک پیچھا کیا عمر گریزان کا | سحر کو پھول بستر سے اٹھے کس دلبر کے
سمن زار صباحت سے سفیدہ صبح ہجران کا | دو پٹہ تان کر وہ سو رہے مین تارے گنتا ہون | نثار گو ہو جائے شگفتہ زلف پیچان کا
دم توصیف جانان گویا منہ سے پھول جھڑتے ہین | چمن سبزہ ہے رنگین بیانی سخندان کا | اور اسی سال مین صاحبزادہ عتیق اللہ خان

خلف جناب صاحبزادہ محمد علیخان صاحب بہادر نے انتقال کیا- اور انکے دو بھائیون سے کہ ایک کا نام صاحبزادہ محمد دین خان اور دوسرے کا صاحبزادہ عبد المجید خان تھا کسنی مین مرۃً بعد اخریٰ انتقال کیا- بتاریخ بست و ہفتم ماہ صفر المظفر ۱۲۷۶ھ ہجری مسمی کرم علیخان برادر سید ہو خان معتمد منجانب رئیس جھالاوار بنابر تعزیت صاحبزادہ فیض محمد خان صاحب فائز ٹونک ہوا- بتاریخ سی ام روز چہارشنبہ ہنگام یکپاس روز برآمد حضور نواب وزیر الدولہ بہادر سے ملاقات کر کے بعد ادائے رسم تعزیت راہی جھالاوار پاٹن ہوا- بتاریخ بست و نہم ماہ مذکور سنہ صدر مرزا اسفندیار بیگ دیوان ریاست الورؔ وارد ریاست ٹونک ہو کر کوٹہ کو گیا- بتاریخ بست و ہفتم ماہ ربیع الثانی ۱۲۷۶ھ مطابق بست و سوم ماہ نومبر ۱۸۵۹ء نواب وزیر الدولہ بہادر بنابر ملاقات لارڈ کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل ہند داخل اکبرآباد ہوئے میجر ایڈن صاحب بہادر قائم مقام اجنٹ گورنر جنرل بہادر راجستان نے مع کپتان وارڈ صاحب اسسٹنٹ خود- نواب صاحب بہادر کا دو کوس تک استقبال کر کے ہاتھیون کی سواری پر ملاقات کی بعد ملاقات نواب وزیر الدولہ بہادر داخل خیمہ ہوئے اکبرآباد کی چھاؤنی کے توپخانہ سے بطور سلامی فیر توپون کے سر ہوئے بتاریخ بست و ششم نواب گورنر جنرل بہادر اکبرآباد مین تشریف لائے- بتاریخ بست و نہم روز شنبہ نواب وزیر الدولہ بہادر نواب گورنر جنرل بہادر سے ملاقی ہوئے گورنر جنرل بہادر نے گیارہ قدم پیشوائی کر کے مزاج پرسی اور مصافحہ کیا اور نواب وزیر الدولہ بہادر کے ہمراہ یہ پانچ سردار تھے صاحبزادہ احمد علیخان صاحب صاحبزادہ محمد امیر خانصاحب ہر دو برادران نواب صاحب بہادر- صاحبزادہ محمد علیخان صاحب- صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان صاحب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب ہر سہ فرزندان نواب صاحب بہادر- ایک گھنٹہ جلسہ رہا بعد تقسیم عطر و پان رخصت ہوئے بسر فیر توپون کے سر ہوئے صاحب فارن سکرتر اعظم نے در خیمہ تک پیشوائی کی- او کپتان وارڈ صاحب بہادر اسسٹنٹ رزیڈنٹ اور ایک مصاحب نواب گورنر جنرل بہادر نے دو کوس تک پیشوائی کی- بتاریخ سی ام ماہ نومبر دربار عام روسائے راجستان کا بوقت نو ساعت یک گھنٹہ روز قرار یاب ہوا تو نواب وزیر الدولہ بہادر بوقت مقررہ دربار مع ہمراہیان مفصل ذیل حاضر دربار ہوئے-

تفصیل اسمائے ہمراہیان

صاحبزادہ وزیر محمد خان صاحب داماد نواب وزیرالدولہ بہادر۔ صاحبزادہ احمد یارخان صاحب داماد نواب امیرالدولہ بہادر
صاحبزادہ محمد علیخان صاحب خلف حضور نواب وزیرالدولہ بہادر۔ صاحبزادہ محمد اسفندیارخانصاحب داماد نواب امیرالدولہ
بہادر بعدہٗ نواب گورنر جنرل بہادر نے کرسی پر استادہ ہوکر حاضرین دربار کے روبرو اسپیچ مطول مشتمل شکرگذاری وامداد ایام غدر پڑھی و
نسبت نواب وزیرالدولہ بہادر الفاظ شکریہ بسبب امداد ایام غدر کے فرمائی اور والیسی نیاہیڑہ کا واحدہ رئیس میواڑ سے مع اضافہ
دو ضرب اتواب پندرہ ضرب اتواب سلامی برقرار فرمایا۔ بعد اختتام کلام نواب گورنر جنرل بہادر کے نواب وزیرالدولہ بہادر نے
بکلمات شائستہ وبائستہ شکریہ عنایت ومرحمت سرکار انگریزی کا منجانب خود وجملہ رؤسائے ہندوستان ادا کیا بعد تقریر
نواب وزیرالدولہ بہادر کے نواب محمد یوسف علیخان صاحب رئیس رامپور نے اندرین باب گفتگو فرمائی بعدازان ہر ایک
رئیس کو منجانب سرکار انگریزی خلعت عطا ہوا پچیس کشتیان نواب وزیرالدولہ بہادر کو مرحمت ہوئین اور نواب گورنر جنرل بہادر
نے مالائے مروارید اپنے ہاتھ سے زیب گلوئے نواب وزیرالدولہ بہادر فرماکر یک قبضہ شمشیر ولایتی کو پیش کیا بعدازان
ہمراہیان رؤسائے راجستان نے نذرین گذرانین بعد اُخری پیشکش کرکے خلعت پائے۔ بتاریخ یکم ماہ دسمبر سنہ صدر نواب
گورنر جنرل بہادر بطور ملاقات بازدید خیمہ ہائے جملہ روسا پر تشریف لے گئے چنانچہ بعد ملاقات رئیس الور کے نواب گورنر
جنرل بہادر خیمہ نواب وزیرالدولہ بہادر پر تشریف لائے بست ویک شلک اتواب بدستور سر ہوئین ایک ساعت جلسہ رہا
بعدہٗ کارگزاران نواب وزیرالدولہ بہادر نے کشتی ہائے تواضع نواب گورنر جنرل بہادر کے پیش کین پھر نواب وزیرالدولہ بہادر
نے اپنے ہاتھ سے مالائے مروارید زیب گلوے نواب گورنر جنرل بہادر فرماکے شمشیر ولایتی ہاتھ مین دی۔ بعد
تقسیم عطر وپان نواب گورنر جنرل بہادر رخصت ہوکر داخل خیمہ خود ہوئے اور حسب معمول اتواب سلامی سر ہوئین۔
بتاریخ دوم ماہ وسنہ صدر منجانب گورنر جنرل بہادر جلسہ دعوت بنا بر جلیہ روسائے ہندوستان تاج گنج مین منعقد ہوا چنانچہ
نواب وزیرالدولہ بہادر مع ہر سہ صاحبزادگان سعادتمند ان مفصل ذیل بوقت معین رونق افروز جلسہ ہوئے۔

تفصیل صاحبزادگان ہمراہی

۱ صاحبزادہ محمد علیخان صاحب۔ ۲ صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب۔ ۳ صاحبزادہ محمد عبیداللہ خانصاحب
بتاریخ ششم ماہ وسنہ صدر روز شنبہ نواب وزیرالدولہ بہادر نے اکبرآباد سے بجانب ٹونک مراجعت فرمائی اور منزل
بمنزل کوچ فرماکے آخر ماہ جمادی الاول مین بموضع معمور علاقہ ریاست ٹونک صاحب کلان بہادر سے ملاقات کی اور اینسی

سال مین بتاریخ شانزدہم ماہ رمضان المبارک بشگوے صاحبزادہ محمد علیخان صاحب فرزند اقبال پیوند تولد ہوا حسب ایماے جدامجد صاحبزادہ محمد مصطفی اللہ خان نام رکھا گیا۔ اور اسی سال مین بتاریخ ہفتم ماہ ذی قعدہ مطابق پنجدہم ماہ اپریل خریطہ نواب کیننگ صاحب بہادر متضمن اضافۂ دو ضرب اتواپ سلامی شرفِ صدور لایا اور اسی سال مین عقدِ نکاح ثانی صاحبزادہ محمد علیخان صاحب کا مشرف بیگم دختر صاحبزادہ محمد عبد الکریم خانصاحب سے جو اس سے پہلے صاحبزادہ فیض محمد خانصاحب مرحوم کے نکاح مین تہین منعقد ہوا چنانچہ تاریخ نکاح یہ ہے ؎

سرِ سرفرازان خلافت مآب
بہ امرِ خود و بارضاے خدا
محمد علی خان مہین پور اوست
مزین کنِ صدرِ خیر الورے
درین باغ گیہانِ مینو نشان
درین محفلِ عیش و فرحت فزا
خدا لے جہانش مبارک کناد
پے سالِ تاریخ این ماجرا

امیرِ فریبندہ کشورکشا
خداوندِ فرمان محمد وزیر
سحابِ کرم بحرِ جود و سخا
گزین کرد چون رتبہ صد رشید
رسیدش ہمین حورِ فرخ لقا
جوان گشتی از خرمی باز پس
بفرخندہ بختی باین کدخدا
برآورد کلک از قلمدان نوشت

کہ شائع کن سنتِ مصطفٰے است
کہ دائم بود مالک اورا لقا
جوان و جوان بخت روشن روان
دو چنگ بر سنتِ مصطفٰے
اگر کاشت مے بود پیرِ فلک
ندیدی کس اورا بہ پشتِ دوتا
چو از منشیِ فکر سائل شدم
ادا کردہ شد سنتِ مصطفٰے
سنہ ۱۲۷۶ھ

بتاریخ بست و دوم ماہ جمادی الثانی یوم یکشنبہ سنہ صدر صاحبزادہ ہدایت اللہ خان رامپوری بنا بر ملاقات نواب وزیر الدولہ بہادر حاضرِ دربار ہوے حضور والا نے یک قدم استقبال کیا اور صاحبزادہ صاحب موصوف سے مصافحہ کر کے بجانبِ راست ایک ہاتھ کے فاصلہ پر بٹھایا بعد ایک ساعت کے گفتگو کر کے رخصت فرمایا۔ بتاریخ بست و پنجم اسی ماہ و سال مین حکیم امام الدین خانصاحب دہلوی نے مع حکیم تفضل حسین خان خلفِ اکبر خود حضور مین حاضر ہو کر خلعتِ فاخرہ سے سرفرازی پائی بعدہٗ بحصول رخصت راہی دہلی ہوے۔ اسی سال مین بشگوے صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ ہدایت اللہ خان نام رکھا۔ سنہ ۱۲۷۰ ہجری مین شادی کتخدائی شمس الامرا انتظام الملک جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ کے زبیدہ بیگم دختر نیک اختر صاحبزادہ عبد الکریم خانصاحب خلف حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سے بمعرض ظہور آئی چنانچہ تاریخ شادی یہ ہے ؎

روز عاشوره چو صاحبزاده محمود خان
فی البدیہ گفت پیشِ نوشتہ والا مکان
چو محمود خانِ معلّے تبار
بہ لیلِ خمیس از سعادت شعار

ایضاً

کدخدا گردید از فضلِ خداوندِ جہان
منبعِ دریائے فیضِ مظہرِ لطفِ احد
سنہ ۱۲۷۶ھ
سالِ تاریخش محمد از برائے تہنیت
مخزنِ اقبال و دولت رشکِ خوبانِ زمان
سنہ ۱۲۷۶ھ

بہ محبوبۂ خویشتن شد ہمکنار
خرد خواند این مصرعِ تہنیت
بتاریخ چارم ز اوّل ربیع
عروسِ امیدش بود ہمکنار
سنہ ۱۲۷۶ھ

اِسی سال میں مشکوئے صاحبزادہ شاہ زمان خان صاحب فرزندِ اقبال پیوند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبد الرؤف خان نام رکھا گیا۔ بتاریخ دوم ماہِ جمادی الثانی سنہ ۱۲۷۵ ہجری شاہزادہ فیروز شاہ مع فوج باغیان علاقہ علی گڈھ مفسدانِ ریاست ٹونک میں فرودکش ہوئے بتاریخ ہفتم ماہ و سال مسطور خبر آمدِ لشکرِ انگریزی سنکر کسی اور طرف چلے گئے۔ بتاریخ بست و ہفتم اِسی ماہ و سال میں شاہد خان معتمد رئیس جھالاواڑ پاٹن داخلِ ریاست ہذا ہو کر بتاریخ بست و ہشتم مع خریطہ محتوی رونق افروزی نواب صاحب بہادر بہ بزمِ شادی کتخدائی دخترِ رئیس پاٹن کہ مہاراجہ شیودان سنگھ بہادر رئیس الور سے قرار یاب ہوگئے تھے حاضرِ حضور ہوا حضور والا نے عذرِ کثرتِ مہماتِ ریاست خود فرما کر بتاریخ ہفتم ماہ رجب سنہ صدر صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب کو مع الہام الدین خان رسالہ دار و چہل سوار و سیزدہ شتر و یک زنجیر فیل و پانصد اشرفی بطور نیوتہ کے روانہ فرمایا۔ بتاریخ پنجم ماہ شعبان المعظم یوم چہارشنبہ منجانب رئیس پاٹن صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب کو مع ہمراہیان کہ کل تئیس ۲۳ آدمی تھے خلعت اناسی پارچہ کا عطا ہوا اور اِسی ایام میں میان اعظم شاہ صاحب مصطفےٰ آبادی خسر صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان صاحب نے اس جہانِ فانی سے بجانبِ ملکِ جاودانی رحلت فرمائی چنانچہ تاریخ رحلت یہ ہے ؎

این مکانِ دستار و دولت و جاه
حاجتِ مفلسان روا کردی
آسمان را رسد بنوحہ کشد
چون نشستم بفکرِ سالِ وفات
گفتم او را بطرزِ نو دیگر

جملہ ماندند نماند اعظم شاه
خستگان را ز جور بود پناه
در عزائیش ز سینہ نالہ و آه
سر برآورد فکرتم ناگاه
بایدت گفت با دلِ آگاه

سرفرازی کہ بود مجتبیٰ او
بود در عہدِ امنِ لطفش
حق باد آن کند کہ او میکرد
سالِ تاریخ مُرد حاتمِ شہر
سنہ ۱۲۷۶ھ
زینت و لطف بذل بیشِ شمر

با این بیوگانِ نشستہ دوتاه
ہر کس آسودہ از غمش جانکاه
لطف و رحمت بہ بندگانِ الٰہ
گفت در گوشِ من بنالہ و آه
در جہان از وفاتِ اعظم شاه
سنہ ۱۲۷۶ھ

جو لفظ سر فکرت کو مرد حاتم شہر سے ضم کریں تو اعداد بطریق تعمیہ کے برآمد ہوتی ہیں اور جو سر زینت و لطف بذل کو اعداد اعظم شاہ سے حذف کریں تو تاریخ سال وفات بطریق تخرجہ کے برآمد ہوتی ہے قطعہ تاریخ سالِ وفات ؎

حیف واحسرتا کہ اعظم شاہ ‌‌ رفت زین خاکدان رنج طراز
مظہر رحمت الٰہی بود ‌‌ مایۂ عیش جملہ اہل نیاز

مشکلات زمانہ حل کردی ‌‌ مفلسان را درست کردی ساز
در سخاوت مروت و ہمت ‌‌ بود از جملہ سروران ممتاز

چون تجسس ز سال تاریخش ‌‌ خامہ ام خواست تا نماید باز
از سر آہ و انکسار نوشت ‌‌ سال تاریخ او غریب نواز
سنہ ۱۲۱۰ھ

یعنی ہر دو الف آہ و انکسار کو شامل الفاظ غریب نواز کریں تو تاریخ وفات حاصل ہوتی ہے۔ بتاریخ ہیجدہم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر روز پنجشنبہ بوقت نواخت نو گھنٹہ روز ہول مین صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک کہ اکبر آباد سے چھاونی دیولی کو براہ قصبہ سواے علاقہ جے پور جاتے تھے نواب وزیر الدولہ بہادر نے خبر تشریف آوری صاحب بہادر موصوف سنکر خریطۂ شوقیہ محتوی شکایت عدم ملاقات باوصف قرب و جوار بصحابت کپتان محمد سعادت علیخان المکار نبیرۂ مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ روانہ کیا صاحب بہادر موصوف خریطۂ حضور کو دیکھتے ہی راہی ریاست ٹونک ہوئے اور بعد فایز ی نظر باغ مین فروکش ہوکے بجانب حضور والا مشایعت و اتواب سلامی بدستور عمل مین آئی اون ایام مین حضور والا کی طبیعت ناساز تھی صاحب بہادر نے علاج ڈاکٹری کے واسطے فرمایا مگر نواب صاحب بہادر نے قبول نہین کیا بعد ازان صاحب بہادر موصوف بجانب چھاونی دیولی تشریف لے گئے۔ بتاریخ بست و یکم ماہ و سال مذکور یکشنبہ صاحبزادہ احمد یار خانصاحب آفی خلف نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ نے اس جہان فانی سے انتقال فرمایا چنانچہ تاریخ رحلت یہ ہے ؎

روز یکشنبہ بُد و بست و یکم ‌‌ بود از ماہ صیام اے مہربان
پیر فکرم از سر افسوس گفت ‌‌ مُردہ صاحبزادہ احمد یار خان
سنہ ۱۲۷۵ھ

ایک دیوان فارسی اور ایک مثنوی بہ گلزار خیال ان سے یادگار ہے مشتے نمونہ از خروارے یہان ایک غزل صاحبزادہ صاحب مرحوم کی لکھی جاتی ہے

غزل

زبس در گلشن کوئے تو خون شد غنچہ سان دلہا ‌‌ برنگ بوئے گل راحت ز جانہا بست محملہا
ببجانان گوہر جان دادن و بیجان بسر بردن ‌‌ (continued below)

تراآسان نمود اے دل مرا افتاد مشکلہا ‌‌ چو بیشہ سبحہ گر سر رشتۂ زہدی بدست آرم
گرہ در کار من گردد براہ عشق منزلہا

بنازم فیض آب تیغ قاتل راکہ در کویش ‌‌ بہار تازہ خون ہر طرف گل کردہ از گلہا
نثار نظم گوہر بار حافظ میکنم آفی ‌‌ دُر من گر نسیرزد باحذف از فکر باطلہا

بتاریخ چہاردہم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۷۵ ہجری یوم سہ شنبہ قلعۂ علی گڈہ مین سقف مکان سے ایک پتھر علو لکہ آہنی پر گرا اوسکی ضرب سے آتش برآمد ہوکر بارود مین پہونچی اکثر آدمی سپاہ و رعایا سے بسبب اس صدمۂ جانکاہ کے

ہلاک ہوگئے اور ایک سو تیرہ آدمی مجروح ہوئے اور رعیت کے تیئس منزل مکان منہدم ہوگئے - اور اسی سال میں بتاریخ چہاردہم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر بزم عقدِ نکاح جناب صاحبزادہ بلند اقبال حافظ محمد ابراہیم علی خانصاحب بہادر کا بدرِ جہان بیگم صاحبہ دخترِ نیک اختر معتمد الامرا منتظم الملک جناب صاحبزادہ وزیر محمد خانصاحب بہادر غضنفر جنگ سے بصد تزک و احتشام منعقد ہوئی لبعد ازان اسی تاریخ عقدِ نکاح جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خانصاحب کا محمودہ بیگم صاحبہ دختر فرخندہ اختر جناب صاحبزادہ محمد بخت بلند خانصاحب سے اور عقدِ نکاح جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب کا گیتی آرا بیگم صاحبہ دختر فرخندہ پیکر صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب خلف معتمد الامرا منتظم الملک جناب صاحبزادہ وزیر محمد خان صاحب بہادر غضنفر جنگ سے اور عقدِ نکاح جناب صاحبزادہ محمد عبد الصمد خان صاحب کا فاروق زمانی بیگم دختر صاحبزادہ محمد منیر خانصاحب ساکن گلشن آباد عرف جاورہ سے بساعت سعید و اوان حمید منعقد ہوا -

چنانچہ تاریخ تہنیت نکاح جناب صاحبزادہ بلند اقبال حافظ محمد ابراہیم علیخانصاحب بہادر اس قطعہ سے ظاہر ہے ؎

چون براہیم خانِ والاشان ۔۔۔ تازہ شمشادِ بوستانِ امید
گشت پیوند با سمن روئے ۔۔۔ غیرتِ ماہ و روکشِ خورشید
روز سہ شنبہ چارمی ذی الحجہ ۔۔۔ با داقبالِ دولتش جاوید
بہرِ تاریخِ عقدِ آن نوشاہ ۔۔۔ مخبرِ فغفور قیصر و جمشید
بالمشافہ بگفت پیرِ خرد ۔۔۔ درکنارت بود عروسِ امید
سنہ ۱۲۷۸ھ

قطعہ تاریخ تہنیت عقدِ نکاح صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خانصاحب ؎

خان والامکانِ عالی شان ۔۔۔ یعنی اسحق خانِ نیک نژاد
گلبنِ گلشنِ امید و نیاز ۔۔۔ نخلِ بستانِ آرزوے مراد
شد عروسیش در مہِ ذی الحجہ ۔۔۔ روز شادیش عشرتین دلشاد
عز و اقبال و دولت و جاہش ۔۔۔ حسبِ خواہش ہمیشہ باد زیاد
گفت پیرِ خرد بوقتِ نکاح ۔۔۔ این عروسی ترا مبارک باد
سنہ ۱۲۷۸ھ

تاریخ تہنیت نکاح صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب یہ ہے ؎

زہے خانِ جم جاہ عبد الرحیم ۔۔۔ نہالِ سہی سروِ باغِ مراد
چو پیوند شد با صنوبر قدے ۔۔۔ خداوند عالم مبارک کناد
سروشِ خرد گفت وقتِ نکاح ۔۔۔ عروسِ نشاطش ہزادار باد
سنہ ۱۲۷۸ھ

تاریخ تہنیت صاحبزادہ حافظ محمد عبد الصمد خانصاحب یہ ہے ؎

چو عبد الصمد خانِ والا تبار ۔۔۔ شریفِ شریفانِ عالی وقار
گلِ گلشنِ سروری و مہی ۔۔۔ درِ مخزنِ شوکت و فرہی
بیاراست از خلعتِ نوشہی ۔۔۔ تنِ خویش را از رشکِ سروِ سہی
محرم مہ و روزِ آدینہ بود ۔۔۔ کہ از برکت و خیر گنجینہ بود
پس از جمعہ در جامع او از نکاح ۔۔۔ بہ بستند با بانوے پُر فلاح
بتہنیتش تاریخِ این تہنیت ۔۔۔ بصد آرزو و خلوص و نیت
سرِ خود فرو بردہ بودم عجیب ۔۔۔ کہ در گوشم آمد ندای ز غیب
کہ سالش بگو از سرِ انبساط ۔۔۔ بود در کنارش عروسِ نشاط
سنہ ۱۲۷۸ھ

اسی سال مین نجم الدولہ دبیر الملک حضرت مرزا اسد اللہ خان غالب دہلوی نے ایک قصیدہ بزبان فارسی حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر بالقابہ کی مدحت مین ترقیم فرماکر بذریعہ عرضداشت بہیجا پیشگاہ حضور والا سے جو اوسکے جواب اور صلہ مین کچہہ تامل ہوا تو مرزاے موصوف نے پہر ایک قطعہ بطور عرضداشت بخدمت حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر روانہ کیا سرکار والا سے صلہ قصیدہ حسب دلخواہ مرزاے موصوف عطا ہوا چنانچہ نقل قطعہ عرضداشت بجنسہ درج ذیل ہے ؎

گفتم بخرد بخلوت انس
کاے شمع و چراغ ہفت ایوان

آن گونہ عریضہ کہ دانی
در روش نوشتہ سوے سلطان

این ہر دو رسید نیست پیدا
ز انسو اثرے بہیچ عنوان

ہیہات چہ گفتہ ام کہ باشم
از گفتۂ خویشتن پشیمان

نواب بفکر ارمغان ست
تا نامہ فرستدت بسامان

ز دست کہ جمع نیز گردد
دیر ست کہ دادہ است فرمان

دیباے دمشق مخمل از روم
الماس ز معدن و زر از کان

فیروزۂ نغز از نشاپور
یاقوت گزیدہ از بدخشان

پشمینۂ قیمتی ز کشمیر
زربفت گران بہاء ایران

چون پیر خرد بدل فریبی
گفت این ہمہ رازہاے پنہان

گفتم کہ چو پاس این کرم کرد
آن قبلہ و کعبہ گاہ اعیان

من نیز طلب کنم برایش
این مشکل اگرچہ نیست آسان

از عالم غیب جام جمشید
از چشمۂ خضر آب حیوان

آیا ز چہ رو بود کہ نواب
نہ نوشت جواب نامہ ام ہان

آن گونہ قصیدۂ کہ گوئی
از صفحہ دمید سنبلستان

رنجید مگر ز مدح نواب
اے کاش نگشتمے ثناخوان

عقلم بجواب گفت غالب
زنہار مخور فریب شیطان

و آنہا کہ بخاطرش گذشت ست
زود آن ہمہ جمع کرد نتوان

تا راہروان بحر و بر گرد
آرند بکوشش فراوان

فیل از دکن و زمرد از کوہ
توسن ز عراق و در ز عمان

جمازۂ تیز رو ز بغداد
شمشیر برندہ از صفاہان

بالجملہ درنگ چون ازین روست
بر رنج و ملال نیست برہان

گشتم بدم امیدواری
مرہم نہ ز خشم یاس و حرمان

ناچار ز راہ حق گزارے
تا کردہ شود تلافی آن

آئینہ و تاج از سکندر
انگشتر و تخت از سلیمان

عمر ابد و نشاط دائم
نیروے دل و ثبات ایمان

توفیق جواب نامۂ خویش
التعجیل عطا و بذل احسان

بتاریخ پانزدہم ماہ رجب المرجب سنہ صد بمشکوے دولت و اقبال جناب صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب خلف جناب صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خانصاحب عامل پرگنۂ ٹونک فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد حبیب نور خان نام رکھا گیا اور اسی سال مین مشکوے جناب صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خانصاحب خلف اکبر جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب مغفور فرزند تولد ہوا صاحبزادہ عبد العلیم خان نام رکھا گیا

اور اسی ایام مین مشکوے صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب فرزند حبیبہ و مولود سعید تولد ہوا صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان نام رکھا گیا اور انھین دنون مین مشکوے جناب صاحبزادہ محمد امان خانصاحب خلفِ اصغر بخشی محمد زمان خانصاحب فرزند سعادت پیوند تولد ہوا۔ صاحبزادہ محمد ایوب خان نام رکھا گیا۔ اور اسی زمانہ مین مشکوے خاص الامرا اعتماد الملک صاحبزادہ محمد خان بہادر شمشیر جنگ فرزند تولد ہوا صاحبزادہ عبدالعلی خان نام رکھا گیا چنانچہ =چراغِ دودۂ اہلِ ہدا= مادۂ تاریخِ ولادت ہے اس مولود نے کمسنی مین انتقال کیا۔ اسی ایام مین مشکوے اعزاز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ فرزند تولد ہوا صاحبزادہ عبدالحکیم خان نام رکھا گیا چنانچہ تاریخِ ولادت اس مثنوی سے ظاہر ہے ؎

چو فرزندِ خانِ معلّی تبار — باسمِ سعید احمدِ نامدار
تولد شد از فضلِ ربِّ بدیع — بشامِ عشرِ ماہِ اوّل ربیع
جدِ امجدِ او کہ نامش دراست — سکندر شکوہ و فریدون فرست
جوان و جوان بخت روشن روان — قوی بازو و گُرد دل و پُر توان
فصیح و بلیغ و ذکی و فہیم — جسیم و فخیم و شکیل و وجیہ
عدو بند پیل افگن و شیرگیر — مسمّی باسمِ محمد وزیر
چو بشنید این مژدۂ جانفزا — ز شادی ببالید اندر قبا
صلا داد بیگانہ و خویش را — غنی کرد محتاج و درویش را
بحسبِ مراتب ہمہ را نواخت — بالنعام و اکرام خوشنود ساخت
پے سالِ آن نونہالِ خوشی — چو کردم خیال از کمالِ خوشی
کہ شد سالِ میلادِ آن نازنین — شجاع و سخی و ملیح و حسین
۱۲۷۵ھ

رفیع المکان خان عبدالحکیم — وحیدِ زمان رشکِ دُرِّ یتیم
چو طالع شد آن رشکِ ماہ و مہر — جہان از ز شادی برافروخت چہر
خداوندِ دولت خداوند بخت — سزاوارِ تاج و سزاوارِ تخت
سخی و کریم و شجاع و جری — تہمتن زمان و تہور فرے
دُرِ دُرجِ اقبال و والا سری — خورِ برجِ اجلال و بالاتری
دلش خرم و خاطرش شاد باد — سپاہش خوش و ملکش آباد باد
طرب خانۂ جشن را ساز کرد — درِ مخزنِ جود را باز کرد
کہن قصۂ حاتمے تازہ کرد — جہان از بخشش پر آوازہ کرد
بر اموال و دوشالہ و سیم و زر — بمندیل و سیلہ قبا و کمر
چنین مژدہ از سروشِ خرد — یکایک شنیدم ز گوشِ خرد

اور (گلِ گلزارِ عشرت) ۱۲۷۲ھ بھی مادۂ تاریخِ ولادت ہے۔ افسوس صد افسوس یادس مولودِ مسعود نے بامراض چند در چند کمسنی مین انتقال کیا اور اسی سال مین ڈاکخانہ انگریزی ریاست ٹونک مین قائم ہوا سنہ ۱۲۷۵ ہجری مین عقدِ نکاح صاحبزادہ محمد عبدالحمید خانصاحب کا ولایتی بیگم دخترِ نیک اختر صاحبزادہ محمد عبداللہ خانصاحب سے منعقد ہوا چنانچہ تاریخِ تہنیتِ نکاح یہ ہے ؎

رفیع المکان خانِ عبدالحمید — وحیدِ زمان ارجمند و سعید
ز پیشانیش فرۂ مہتری — نمایان بصد خوبی و بہتری

شد است چو بانش نجم دار باد | هر کار و هر شکلش یار باد
پیوسته عقد آن خان والا نژاد | بجا تو تن سر و سے عشمت نماد
ز ماه محرم ششم روز بود | سعادت فزا برکت اندوز بود
محمد پئے سال این مژده داد | عروس مهی در کنار تو باد

آور اسی سال مین مشکوے صاحبزادہ محمد عبداللہ خانصاحب فرزند سعادت پیوند تولد ہوا صاحبزادہ نورالدین خان نام رکھا گیا چنانچہ تاریخ ولادت اوس نونہال چمن اقبال کی یہ ہے ؎

نورالدین است صاحب عزت | ذی حشم ذوالوقار ذی حشمت
گوہر کان عزت و ثروت | نیّر برج حشمت و دولت
گفت تاریخ سال آن خوشحال | ہاتف طبع مظہر اقبال

اور اسی سال کے آخر مین مشکوے صاحبزادہ عبداللہ خانصاحب موصوف فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ زین العابدین خان نام رکھا گیا چنانچہ تاریخ ولادت یہ ہے ؎

جو ابن خان عبداللہ جم جاہ | حق اندیش و حق اندوز و حق آگاہ
رفیع القدر زین العابدین خان | تولد گشت رشک ماہ تابان
بروز جمعہ کان بے شور و شر بود | ز ماہ پنجمین رابع عشر بود
الٰہی این نہال گلشن ناز | بود جاوید سبز و سرافراز
ز عمر خویش برخوردار باشد | بہر حالش خدا اینش یار باشد
محمد بہر سال آن خوش اقبال | دعائیہ بخواند این بیت فی الحال
مبارک باشد این طفل گرامی | بامید دل رنگ نامی

اور اس صاحبزادہ کا کمسنی مین انتقال ہو گیا - بتاریخ چہار دہم ماہ صفر المظفر سنہ صدر یوم دوشنبہ خریطۂ جنرل سنٹ جارج پاٹرک لارنس صاحب بہادر ریذیڈنٹ راجستان حسب الحکم فرمان فرماے ممالک ہندوستان و انگلستان ملکہ وکٹوریہ قیصر ہند بنام نواب وزیرالدولہ بہادر مع سند استجازت تبنّی بعدم فرزند صلبی شرف نزول و عز حلول لایا اسی تقریب فرحت قریب مین دربار منعقد ہوا اکادن توپ سلامی سر ہوئین جملہ اقرباے سرکار ابد قرار اور اہلکاران دربار نے نذرین پیش کین دوسرے روز افسران سپاہ نے بدستور عیدین کی نذرین گزارین اور سات دن رات نوبت نوازی رہی اور روشنی چراغان بیرون قلعہ اور مکانات سرکاری اور بازار وغیرہ مین ہوئی اور اسی طرح پر پانچون پرگنات مین روشنی بوجہ احسن بمعرض ظہور مین آئی - بتاریخ بست و ہشتم ماہ جمادی الثانی سنہ صدر کپتان ہول بین صاحب بہادر اجنٹ کوٹہ فائز ٹونک ہوئے حسب دستور ریاست سے استقبال وغیرہ عمل مین آیا تاریخ پنجم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر نواب وزیرالدولہ بہادر بنابر ملاقات نواب معلی القاب لارڈ الجن صاحب بہادر بجانب اکبرآباد تشریف لے گئے - بتاریخ پانزدہم ماہ مذکور حضور والا کا ارادہ قیام کا بیانہ علاقہ جے پور مین مدنظر تھا مگر چونکہ رئیس کوٹہ بنابر ملاقات نواب صاحب بہادر بیانہ مین آکر قیام پذیر ہو گیا تھا حضور پر نور نے دو کوس آگے بیانہ سے بمقام نارولی علاقہ بھرت پور قیام فرمایا اور خریطۂ شوقیہ بنام رئیس کوٹہ متضمن عذر عدم ملاقات بصحابت احمد حسن خان صاحب مصطفےٰ آبادی بھجوایا خانصاحب کا حال حضرت یمین الدولہ بہادر کے عہد دولت عہد مین لکھا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ

بتاریخ نوزدہم بوقت نصف النہار حضور نواب صاحب بہادر فیل پر سوار ہو کر متصل شاہ گنج کے پہونچے تھے کہ کرنل برک صاحب بہادر قائم مقام
رزیڈنٹ راجستان نے آکر استقبال باغ کھنہ تک کیا باقی ملاقات کا قاعدہ حسب آئین مستمرہ بمعرض وقوع آیا بعد ملاقات حضور والا وہان سے روانہ
ہو کر مع الخیر والعافیہ وارد دار الریاست ہوئے اسی ایام میں مشکوے اعز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ فرزند متولد ہوا صاحبزادہ ناظم الدین
خان نام رکھا گیا اور اسم تاریخی (نقی حسین خان) ۱۲۷۹ھ تجویز ہوا مظہر اقبال ۱۲۷۹ھ - مادۂ تاریخ ولادت قرار دیا گیا - افسوس صد افسوس اس مولود نے بعد چندے
بامراض چند در چند انتقال کیا انہیں دنوں میں مشکوے جناب صاحبزادہ احمد اسد خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد شفیع اللہ خان نام رکھا گیا
اسی ایام میں مشکوے جناب صاحبزادہ محمد امان خانصاحب فرزند متولد ہوا صاحبزادہ محمد یعقوب خان نام رکھا گیا - اسی زمانے میں مشکوے جناب
صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خانصاحب فرزند سعادتمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبد اللطیف خان نام رکھا گیا - اسی ایام میں مشکوے صاحبزادہ محمد حفیظ اللہ
خانصاحب فرزند تولد ہوا صاحبزادہ عزیز اللہ خان نام رکھا گیا انہیں دنوں میں خانصاحب محمد نادر شاہ داماد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے
انتقال کیا - بتاریخ چہار دہم ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۰ ہجری احمد علیخان وکیل منجانب رئیس کوٹہ حاضر دربار دُربار نواب وزیر الدولہ بہادر ہوا مشار الیہ کے
تعظیم منجانب سرکار عظمت مدار نوسے کی چندی دار ہوائے عطا تاریخ بست و ہفتم ماہ مسطور تک مومی ایلچی جاری رہی بروقت رخصت مشار الیہ کو خلعت
مع ہمراہیان سرکار والا سے عطا ہوا - اسی سال میں مشکوے جناب اعز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ فرزند سعادتمند
تولد ہوا صاحبزادہ حامد خان نام رکھا گیا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ ولادت ہے ؎

خداے خالق و رازق و صانع — که خلق از کاف و نون آورد موجود
چو از دریاے فیضش دُرِ شهوار — برون آورد مقدارش بیفزود

ز انوارش فروزان دیدهٔ دل — ز دیدارش منور شمعِ مقصود
که صاحبزاده حامد خانست نامش — حسین از ماه و از برجیس مسعود

چراغِ دیدهٔ اعزاز امرا — معز الملک صاحبزاده با جود
که احمد خان بهادر شوکت جنگ — بود نامش که یارش باد معبود

بنصف اللیل جمعه وقتِ فرخ — ز رمضان المبارک هشتمین بود
خرد تاریخش اندر گوش جانم — چراغِ دیدهٔ احمد بیفزود
۱۲۹۱ھ

اور اسی سال میں مشکوے جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب فرزند اقبال پیوند تولد ہوا صاحبزادہ محمد یونس خان نام رکھا گیا اور اسی
سال میں جناب صاحبزادہ محمد شاہ زمان خانصاحب خلف بخشی محمد زمان خانصاحب نے دست قطع ہونے کے صدمہ سے کہ بسبب شق تفنگ
یہ صدمہ شدید ہاتھہ پر پہنچا تہا انتقال کیا چنانچہ اس مصرع سے تاریخ رحلت برآمد ہوتی ہے مصرع — از دست برفت لو
۱۲۰۰ھ
اسی سال کے آخر میں مشکوے جناب صاحبزادہ محمد امان خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد یوسف خان نام رکھا گیا - تاریخ
ماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۸۱ ہجری روز یکشنبہ ہنگام نماز پیشین حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے فرمان روائے ریاست خداداد بعدل و داد تا لیسی

فرماکر نظر باغ کی بیچ کی کوٹھی مین انتقال فرمایا - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ بوجہ احتمال سکتہ کار پردازان ریاست نے سکوت اختیار کیا کیونکہ کوئی مرض الموت حضرت نواب صاحب بہادر بالقابہ کا مفہوم نہین ہوتا تھا اطبا حیران تھے مقربان بساطِ دولت و حشمت پریشان تھے الحاصل دوسرے روز بوقت گیارہ بجے روز برآمدہ جانب جیب مزار حضرت نواب امیر الدولہ بہادر آسودہ جنت الفردوس کے مدفون کیا قطعہ تاریخ انتقال حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ من نتائج افکار گہربار صاحبزادہ مجید اللہ خانصاحب خاور خلف الصدق جناب بخشی صاحب زادہ صالح محمد خانصاحب مرحوم یہ ہے ؎

حضرت وزیر الدولہ فرزند محمد امیر خان ‏ ہستی سے ملک نیستی مین جب ہوئے روانہ ‏ سال سن ہشتاد و یک بارہ سو ہجری تھے عیان ۱۲۸۱ھ

کیا الامان وہ وقت تھا ساعت تھی کیا وہ قیامت ‏ خاور نے تب تاریخ یہ فوتِ ولی نعمت لکھی ‏ غم سے اک عالم کو جو دیکھا زمین پر لوٹتا

تیغ سے تیری قضا یہ ہائے بے سر ہو گئی ‏ ملک و حشم خلق و شہی اقبال و بہ عز و سخا ۱۲۸۱ھ

تفصیل اسماے اخلاف حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ = جناب صاحبزادہ محمد نصیر خان بہادر مرحوم از بطن جنابہ سلطان جہان بیگم صاحبہ محل اوّل - صاحبزادہ مغفور محمد خان بہادر مغفور از بطن جنابہ بادشاہ جہان بیگم صاحبہ محل دوم - جناب صاحبزادہ محمد علیخان بہادر کہ الحال مسند نشین ریاست ہوئے - (جناب صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان بہادر - جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر - جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان بہادر) ایک والدہ سے یہ تینون صاحبزادے عالم وجود مین آئے - تفصیل اسماے داماد ہاے حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر آسودہ جنت الفردوس - محتشم الدولہ نواب غوث محمد خان بہادر ہزبر جنگ والی جاورہ - جناب صاحبزادہ احمد اللہ خان بہادر - جناب صاحبزادہ محمد عمر خان صاحب سنبلی - جناب صاحبزادہ محمد منیر خان صاحب گلشن آبادی جناب صاحبزادہ وزیر محمد خانصاحب سنبھلی جناب صاحبزادہ مولوی عبد المجید خانصاحب عرف نوشہ میان بیجاپلی - بتاریخ یازدہم ماہ و سال صدر روز سہ شنبہ بعد اداے مراسم تعزیت جمیع برادران و فرزندان حضور مغفور و جملہ متوسلین و ملازمین نے نذرین مسند نشینی کی صاحبزادہ بلند اقبال محمد علیخانصاحب بہادر کو دین بعدہٗ کپتان ہوپال سین صاحب بہادر قائم مقام اجنٹ جیپور فائز ٹونک ہوکر نظر باغ مین فرودکش ہوئے دوسرے روز بوقت عصر صاحب بہادر بنا بر تعزیت نواب صاحب بہادر مرحوم قلعہ معلی مین تشریف لائے اور جس امر کی دریافت کرنیکو آئے تھے دریافت کر کے بجانب جیپور مراجعت فرمائی اور اُس امر معلومہ کی اطلاع صاحب رزیڈنٹ بہادر کو دی بتاریخ نہم ماہ صفر سنہ صدر خریطہ کرنیل الیٹ صاحب بہادر قائم مقام حضور ایجنٹ راجستان مشعر تعزیت نواب غفران مآب و اجازت رتق و فتق امور ریاست بنام نامی یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخانصاحب بہادر صولت جنگ شرفِ صدور و عز ورود لایا جمیع خویش و اقارب و متوسلین و ملازمین نے نذرین پیش کین اور آٹھہ آٹھہ فیر التواب کی ہر چہار توپخانہ احمد جیبی توپخانہ کمپو خاص و فتح کمپو و علاقہ کپتان احمد علیخان و علاقہ قلعہ امیرگڈہ سے سر ہوئے پھر حضور والا فیل پر سوار ہوکر قلعہ معلی سے

تشریف لائے اور کپتان احمد علیخان کے علاوہ کے قریب قیام فرمایا پھر ایک توپخانہ سے اکیس اکیس فیر توپ کے جملہ اکیسو اٹھہ بطور سلامی سر ہوئے۔ اور اوس جگہ زر کثیر فرق اقدس پر تصدق کیا گیا دوسرے روز حضور والا بنا بر ادائے دوگانہ مع اراکینِ دولت و معززین ریاست جامع مسجد میں تشریف لائے اور تین سو روپیہ خادمانِ مسجد و فقرا و غربا کو عطا فرمائے اس دن بھی زر کثیر نثار فرق مبارک ہوا۔ اس تقریب فرحت قریب میں مؤلف نے یہ قصیدہ لکھکر پیش کیا۔ قصیدہ

چمن شد از گل خورشید صبح نورانی — بسبزه کرد ز شبنم هوا در افشانی

هزار شکر که اکنون غزالهٔ خورشید — رهائی یافته از دام سنبلستانی

ز جوش سبزهٔ نورسته باغ شد ریان — نسیم کرد بصحن چمن گل افشانی

بباغ چشمک نرگس به لاله می شد باز — که کرد گل بچمن غنچه راز پنهانی

کشید از سمن و یاسمن صبا عطری — بباغ از گل و سنبل شده فراوانی

درین بهار که گلشن نشاط انگیز است — شروع مرغ چمن میکند غزل خوانی

قسم بطرهٔ یار که گشت طولانی — نماند خاطر من جمع از پریشانی

نشد ست تا بنظر بازی رخش مایل — ز روی آئینه پیداست گشت حیرانی

به دید خواب نگه شد گران ز بالش نرم — قماش مخمل سبز خط است کاشانی

ز نظر شبنم گل کن که صبحدم از باغ — بآفتاب رسیده ز پاک دامانی

به پیچ و تاب زبان آید و گرفتارم — مناص نیست مرا زین کمند طولانی

سپهر لطف و کرم آفتاب علم و عمل — محیط حلم و علم گوهر سخندانی

بخلق مثل در بها گران بعد — بود در انجمنش عیش و عشرت ارزانی

شود به رود دگر نغمه تری جاری — به بزم او چو کند ارغنون گل افشانی

ز نان و نوش حلاوت برند الفه وان — چنان ز نعمت الوان بود فراوانی

بخوان بزم ولی فروز او بهای خرد — ببال و پر خودش میکند مگس رانی

برآید آنچه ز دستش ز کس نمی آید — بخلق و خلق ندارد درین جهان ثانی

شفق بجام بلورین صبح باده لعل — ز مهر ریخت بر فع خمار ظلمانی

شگفت گل بگلستان ز فیض جوش بهار — بسبزه زار فگندست غنچه بارانی

فتاد طوق بعشق بگردن قمری — قبای سبز ببر کرد سرو بستانی

شگفت لاله و نسرین و نسترن بچمن — گذشت فصل خزان موسم زمستانی

صراحی می ناب است غنچه را در دست — خمار نرگس از ان بشکند بآسانی

غزل

ز ابر تیره ز باران پر است غم کاشانه — ز گریه کشتی چشمم منست طوفانی

شدیم کافر زنار بسته طرهٔ یار — نماند هیچ سر و کار با مسلمانی

ز تیغ ناز تو خنجر شکایتم ز زبان — هزار بار بنجوئیم اگر لغاطعانی

کسی به پیرهن تو چو غنچه نساخت — خوش است خاطر دیوانه ام بعریانی

مگر به ظل ظلیل حمایت شاهی — خدیو مملکت بذل ظل سبحانی

رئیس ٹونک یمین الدول وزیر الملک — عدیل او چو عدم چون ز نور ظلمانی

شود به بزم طرازی اگر دلش مایل — ز انبساط بر قصد بجسم روحانی

پیاله حلقه ز چشم پری کند طیار — که تا ز شیشه ستاند شراب ریحانی

بتار ساز زند زهره از طرب ناخن — به تهنیت بکند مشتری نواخوانی

بگاه ثبت صفت خامه گر بیارائید — دبیر چرخ فتد زیر پا بآسانی

ز رای او اگر آباد موضعی گردد — چه ممکن است که رو آورد بویرانی

سیکہ درخت بگردد ز تو چشم امید
نمی کند ہوس سدرۂ صفاہانی

تو آن نہال کرم گستری کہ از جنت
کسے نماند کہ بیخش نگردد انی

ز دستِ آن تو شدہ کہ میان بلند قمے
بود بدستِ تو انگشتر سلیمانی

ہزار عقد کشائی بناخن توفیق
تو آن نئے کہ بکارِ کسی فرو مانی

بچشم لمعہ شود ہر ماسے اجا حصر
بسی کار کسے گر زبن بجنبانی

کشودِ کارِ جہان جملہ بر تو موقوف است
تو مشکلاتِ ہمہ حل کنی بآسانی

در آن حدیقہ کہ لطفِ تو باغبان گردد
فسردہ اش نکند موسم زمستانی

ز درگہِ تو رسد گر کسے بجمعیت
تمام عمر نہ بیند رخِ پریشانی

چنان کشادہ جبین ست صبح اقبالت
کہ آفتاب ورد سودہ است پیشانی

قرابتِ فرسِ تو کند چہ خامہ رقم
کہ صورتش چو پری ہست پیکر انسانی

بہ تیزگامی او می خورد صبا سوگند
بدل مقرر شدہ بر تنش ز گرم جولانی

ز اعتقاد در سوخم تو خوب میدانی
کہ میزنم دمِ مداحی و ثنا خوانی

درین زمان بہ ثنائی تو بستہ ام عہدے
مدیحِ خاصِ تو ام آشکار و پنہانی

بدوستیٔ تو اقرار کردہ ام ز نخست
بدل ہراس ندارم ز دشمنِ جانی

تصورِ تو چنان جا گرفتہ است بدل
کہ ہیچو آئینہ ام نقش بندِ حیرانی

رموزِ اہلِ معانی تو خوب مے فہمی
کلامِ نکتہ طرازان تو خوب میدانی

کنم چو ختم سخن بر دعائے دولت تو
فرشتگان ہمہ آیند در دعا خوانی

چراغ شمس و قمر تا کہ مشتعل باشد
فلک کند ز کواکب چو سبحہ گردانی

فزون ہمیشہ بود عمر و جاہ اقبالت
مدام باد بتو التفات یزدانی

بمدح و مدحتِ ممدوح آبروئے تو شدم
بلند رتبۂ من گشت در سخندانی

حضور والا نے براہ قدردانی اس قصیدہ کے صلہ مین انعام معقول عطا فرما کر بالمشافہ یہ ارشاد فرمایا کہ مولانا حکیم عبد العلی سے کہ تمہارے والد کے شاگرد رشید ہین تحصیل علم حکمت کرو اور مطب کا ڈہنگ سیکھو جو تنخواہ تمہارے والد کی سرکار سے مقرر تہی وہی تمہارے نام ہوجائے گی خاکسار تعمیل حکم حضوری آداب بجالایا اور اوسی روز سے تحصیل علم حکمت مین مصروف ہوا۔ بتاریخ دوازدہم اسی ماہ و سال مین اوّلاً ہر چہار توپخانہ سے دو دو فیر توپون کی کنارہ رود بناس پر بطور سلامی سر ہوے بعدہٗ گولہ اندازان چابکدست نے اپنی صنعت گولہ اندازی و نشانہ بازی ظاہر کر کے حضور والا کو خوشنود فرمایا۔ بتاریخ بست دیکم ماہ مسطور صاحبزادہ وزیر محمد خانصاحب داماد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مغفور کہ واسطے کار سرکار کے دار الخیر اجمیر کو گئے تہے بوقت یکپاس شب گذشتہ مع خریطہ رزیڈنٹ بہادر واپس آئے بعد دریافت مضمون خریطہ رزیڈنٹی حکم عالی در بارہ معافی محصول یک روزہ نسبت سوداگران و بیوپاریان و روشنی چراغان صدر مین تین روز اور پرگنات مین ایک روز صادر ہوا بتاریخ بست و ہشتم روز شنبہ بموجب حکم والا روشنی چراغان بازار علی گنج مین بمعرض ظہور آئی اور بتاریخ یکم ماہ رجب المرجب سنہ صدر خاص قصبہ ٹونک اور کمپو دوم اور عسکر فیروزی مین روشنی چراغان ہوئی اور بتاریخ پنجم ماہ مسطور روشنی چراغان اندرون محل سرا بطرز بہترین اور آئین خوشترین عمل مین آئی اور اسی سال مین نواب صاحب بہادر نے یہ شعر مہر مین کندہ کرایا شعر

در آفاق و افلاک این منجلی ست | کہ منقادِ حکمِ محمد علی ست

اور یہ تینون سجعے نواب صاحب بہادر کے جدا جدا مہرون مین کندہ ہوئے سجعے

امیرِ وزیرِ محمد علی | نگہبانِ دینِ محمد علی | چہارم خلیفہ محمد علی

اور مولف نے یہ قطعہ تاریخ مسند نشینی کہا ؎

یمین الدولہ عالیجاہ نواب | شدہ مسند نشین از بخت یاؔر
نمودم آبرو چون فکرِ تاریخ | بگفتم از تفاخر نیک اختر
۱۲۸۱ھ ۱۲۸۱ھ

بتاریخ بست و دوم ماہ ربیع الثانی روز آدینہ بعد ادائے نماز جمعہ جانب موضع ہمبور حضور پُر نور تشریف فرما ہوئے اور وہان پر آبادی موضع جدید کا حکم فرما کر محمد گڈھ کو تشریف لے گئے بتاریخ بست و سوم ماہ مذکور روز شنبہ حضور والا داخل علی گڈھ ہوئے گیارہ فیر توپ سلامی کے قلعہ علی گڈھ سے سر ہوئے تجویز رتق و فتق و آبادی دیہات بسرحد اکثر مواضعات فرما کر موضع بانسلا تشریف فرما ہوئے۔ ہوشدار خان نامی ملازم رئیس اندرگڈھ نے اپنے آقا کی جانب سے حاضر حضور ہو کر پیغام ملاقات کا پہونچایا۔ حضور والا نے اقرار ملاقات کا فرمایا اور موضع کروارٹیا مین رونق افروز ہوئے بتاریخ یازدہم ماہ جمادی الاول روز پنجشنبہ رئیس اندرگڈھ بعد ملاقات حضور انور سے مراسم تعزیت حضور مغفور ادا کر کے واپس گیا بتاریخ دوازدہم ماہ مسطور روز آدینہ حضور والا نے رئیس اندرگڈھ سے ملاقات فرمائی اکیس فیر توپ کی سر ہوئے بتاریخ یازدہم رئیس موصوف خیمہ سرکار والا مین حاضر ہو کر مستفید ملازمت ہوا بتاریخ شانزدہم حضور والا بتقریب دعوت قلعہ اندرگڈھ مین تشریف فرما ہوئے بعد دعوت رئیس اندرگڈھ نے بہت سامان بطور تحفہ پیشکش کیا حضور انور نے بعد منت و سماجت رئیس موصوف یک قبضہ شمشیر اور دوشالہ قبول فرمایا۔ بتاریخ ہفدہم رئیس موصوف بنابر ملاقات خیمہ حضور انور مین آیا سرکار والا سے رئیس موصوف کو مبلغ پانصد و چہل روپیہ بابت قیمت شمشیر و خلعت وغیرہ عطا ہوا اوسی روز سرکار فیض مدار وہان سے روانہ ہو کر موضع کرواڑیا مین تشریف لائے اور بتاریخ ہیجدہم روز آدینہ علی گڈھ مین تشریف فرما ہوئے بعد ادائے نماز جمعہ بوقت عشا ٹونک مین رونق افروز ہوئے بتاریخ ہفتدہم ماہ جمادی الثانی سنہ صدر کپتان لچمن صاحب بہادر افسر توپخانہ ہند و انگلستان مع ملازمان سرکار انگریزی براہ ست کہنڈہ فائز بنا ہیڑہ علاقہ ریاست ٹونک ہوا۔ بتاریخ سیزدہم ماہ رجب المرجب سنہ صدر سید ولایت شاہ معتمدِ ریاست جاورہ مع سامانِ خلعت مسند نشینی منجانب محتشم الدولہ نواب غوث محمد خان بہادر ہزبر جنگ رئیس جاورہ وارد ٹونک ہوا۔ بتاریخ بست و پنجم سید مذکور نے سرکار مین سامانِ خلعت پیش کیا حضور سے سید مذکور کو خلعت و زر نقد بطور رخصتانہ عطا ہوا۔ بتاریخ ہفتدہم ماہ شعبان المعظم

سنہ صدر جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب داماد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر آسودہ جنت الفردوس کو سرکار دولا سے خطاب اشرف الامرا احمد الملک بہادر فتح جنگ عطا ہوا - اور صاحبزادہ محمود خان صاحب خلف اکبر صاحبزادہ محمد نصیر خان صاحب کو خطاب شمس الامرا نظام الملک بہادر تہور جنگ اور صاحبزادہ محمد خان خلف صاحبزادہ فیض محمد خان صاحب کو خطاب خاص الامرا اعتماد الملک بہادر شمشیر جنگ - اور صاحبزادہ احمد خان صاحب خلف اصغر صاحبزادہ محمد نصیر خانصاحب کو خطاب اعزاز الامرا معز الملک بہادر شوکت جنگ اور صاحبزادہ وزیر محمد خان صاحب داماد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ کو خطاب معتمد الامرا منتظم الملک بہادر غضنفر جنگ - اور حکیم سید سردر شاہ کو خطاب مسیح الزمان وفادار خان بہادر صمصام جنگ - اور مولوی سید علی احمد صاحب میر منشی کو خطاب فخر العلما دبیر الملک - اور دیوان شمس الدین احمد کو خطاب موتمن المہام معین الملک اور منشی محمد ظہور علی صاحب کو خطاب مشیر خاص ابو سلیمان اور مولوی فضل اللہ صاحب کو خطاب افضل الفضلا واکمل العلما استاد خاص - اور سید عبد الرحمن صاحب عرف چھوٹے میاں کو خطاب قطب الامرا خان بہادر مظفر جنگ - اور سید ارشاد حسین خان صاحب کو خطاب معتمد خاص فخر الزمان اور بخشی سید انوار الہدی صاحب کو خطاب بخشی الملک خان بہادر ہیبت جنگ - اور مولوی محمد نجف علی خان صاحب کو خطاب تاج العلما قلزم بحر علوم اور مولوی حکیم سلطان محمود خان صاحب گرامی کو خطاب مسیح الدولہ اعجاز الملک سلطان الشعرا مظفر جنگ - اور جناب مولوی الہی بخش صاحب نازش کو خطاب ملک الشعرا - اور احمد حسن خانصاحب ذکائی کو خطاب فدوی خاص - دلیر بخت عطا ہوئے - (دلیر بخت) سے سن ولادت خانصاحب موصوف برآمد ہوتا ہے - حضرت یمین الدولہ بہادر بالقابہ نے مسند نشینی کے چندروز بعد خانصاحب معزی الیہ کو ناظم پرگنہ پڑاوہ مقرر فرمایا حضور والا نے انکی خوش انتظامی معائینہ فرمائی نہایت خوش ہوئے اور بمزید قدردانی ترقی منصب کے ساتھ پرگنات چھبڑہ گوگور - پڑاوہ - سرونج پر بعہدہ افسری نظامتہائے پرگنات مذکورہ بالا بہ تقرر سہ صد روپیہ ماہوار العطائے خلعت فاخرہ نصب فرما کر بوعدۂ عطائے جاگیر لائق موعود و مشکور فرمایا - بعہد دولت مہد امین الدولہ وزیر الملک حافظ محمد ابراہیم علی خان صاحب بہادر صولت جنگ دام اقبالہم رئیس حال بار دیگر نظامت پرگنہ پڑاوہ پر مامور ہوئے - رعایائے پرگنہ ان سے بکمال درجہ خوشحال و شاکر رہے - بعد ازاں حسب الحکم حضور والا انکے خدمات صدر مین منتقل ہوئین چنانچہ بعہدہ پنچایت محکمہ دیوانی مال مین بطور در پیشدست جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر افسر مال کام انجام دیتے رہے - جس وقت صاحبزادہ صاحب بہا

موصوف الصدر عہدۂ نیابت ریاست پر مامور فرمائے گئے چند مدت تک یہ اونکے پیشدست رہے۔ جب صاحب زادہ صاحب بہادر کار نیابت سے دست کش ہوئے۔ تو خان صاحب نے بھی اپنے خدمات سے استعفا دیا اوسوقت سے آج تک خان صاحب جناب صاحب زادہ صاحب بہادر کی رفاقت مین نج کی تمام خدمات و نگرانی مال و انتظام دیہات وغیرہ کو بحسن وجوہ انجام دیتے ہین بتاریخ بست ونہم شعبان المعظم روز شنبہ سرکار والا رونق افروز چھاونی دیولی ہو کر شاہ پورہ وغیرہ ملاحظہ فرماتے ہوئے بتاریخ سوم ماہ رمضان المبارک قبل عصر داخل نیاہیڑہ ریاست ٹونک ہوئے تیرہ فیر سلامی سے قلعۂ نیاہیڑہ سے سر ہوئے بتاریخ چہار دہم ماہ مذکور علی الصباح جمیع کارپردازان و متوسلان نے حاضر ہو کر نذرین پیشکش کین بعد ازان انتظام آبادی چند دیہات کا حکم فرمایا آسی اثنا مین سید ولایت شاہ و محمد حسین خان نے بعد ادائے نذر منجانب رئیس جاورہ پیغام ملاقات پہونچایا۔ بتاریخ بستم ماہ مذکور رئیس جاورہ داخل علاقہ نیاہیڑہ ہوئے سرکار والا نے ایک گروہ بشالیت کر کے ہاتھیون پر ملاقات فرمائی بعد ازان ہر دو رئیس نیاہیڑہ مین تشریف لائے توپخانہ نیاہیڑہ سے فیر سلامی کے سر ہوئے۔ رئیس جاورہ مع والدۂ خود و والدہ خان جہان خان اندرون شہر متصل رانی کھیڑہ فروکش ہوئے۔ چندی دو صدر روپیہ یومیہ کے سرکار سے مقرر کئے گئے۔ بتاریخ بست وسوم حضور انور مع رئیس جاورہ و لشکر ہمراہی عازم جاورہ ہوئے اول منزل ملہار گدہ مین ہوئی دعوت منجانب رئیس جاورہ بجمیع لشکر سرکاری عمل مین آئی۔

دوسری منزل کھیڑہ مین ہوئی رئیس جاورہ کہ ہمراہ حضور تھے قبل فائری سرکار والا جاورہ مین پہونچے اور سامان جمع کر کے موضع ابنیان تک کہ جاورہ سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے بنابر استقبال آئے۔ اور حضرت نور خان مختار کار رئیس موصوف نے چار کوس تک استقبال کیا الحاصل بروز پنجشنبہ وقت یک نیم پاس روز برآمدہ حضور والا شہر جاورہ مین داخل ہوئے اور وقت فائری حضور اکیس فیر تواب سلامی کے توپخانہ جاورہ سے سر ہوئے بعدہ حضور انور نے کوٹھی رئیس موصوف مین نزول اجلال فرمایا بروز عید بندگان حضور مع ملازمین و متوسلین سرکاری مع رئیس موصوف بنابر ادائے نماز عیدگاہ مین تشریف فرما ہوئے وقت سواری حضور اکیس فیر تواب کے توپخانہ رئیس جاورہ سے سر ہوئے بعد ادائے نماز سرکار والا کوٹھی رئیس موصوف مین تشریف لائے پھر اکیس فیر توپخانہ مذکور سے سر ہوئے بتاریخ سوم ماہ شوال المکرم وقت چار ساعت روز برآمدہ حضور والا بجانب نیاہیڑہ تشریف فرما ہوئے جسوقت کہ متصل چھاونی نیمچ کے پہونچے وہان کے جرنیل نے نیم فرسنگ پیشوائی کی اور وقت فائری حضور انور چھاونی مذکورہ بالا سے سترہ فیر تواب سلامی کے سر ہوئے اور

بروقت ملاقات جرنیل موصوف نیز سلامی القواب بدستور عمل مین آئی جسوقت حضور چھاونی مسطورہ سے روانہ ہوئے
مکرر سلامی القواب منجانب جرنیل موصوف بعرض ظہور آئی قبل اذان عشا داخل بنا ہیڑہ ہوئے حسب معمول سلامی
القواب کی عمل مین آئی بموجب حکم حضور پُرنور جناب خسرو زمانی بیگم صاحبہ و انتخار الامر اختار المہام صاحب زادہ
محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ فائز بنا ہیڑہ ہوئے بعد استجازت بندگان والا
صاحب زادہ صاحب موصوف بنا بر ملاقات رئیس جاورہ بجانب جاورہ روانہ ہوئے - بتاریخ ہشتم ماہ
مذکور حضور پُرنور روانہ جانب ریاست ہذا ہوکر بتاریخ دوازدہم ماہ مذکور رونق افزائے ٹونک ہوئے - اِسی ایام مین
مشکوئے حضور لامع النور سے فرزند ارجمند تولد ہوا - صاحب زادہ محمد رفیق خان نام رکھا گیا اور اِسی
اثنا مین خبر وحشت اثر ارتحال و انتقال الیٹ صاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان و تقرری کرنیل ایڈن صاحب
بہادر ایجنٹ میواڑ بجائے رزیڈنٹ میواڑ متوفی پہونچی - ازان بعد خریطہ موسومہ حضور منجانب رزیڈنٹ موصوف
متضمن ماموری خود بعہدۂ رزیڈنٹی راجستان شرف ورود وغیرہ صدور لایا حسب درخواست صاحب رزیڈنٹ
متوفی کے سامان خلعت جو واسطے حضور انور کے ارباب صدر عالی قدر کے جانب سے تجویز ہوا تھا باہتمام
کارپردازان سرکاری روانہ دار الخیر اجمیر ہوا بموجب درخواست مجیب الدولہ حافظ محمد حسن خان بہادر - بتاریخ
ہفتم ماہ ذیقعدہ پچاس سوار رسالۂ خاص و پیادگان پلٹن خاص بنا بر حفاظت خلعت بجانب دار الخیر اجمیر روانہ ہوئے -
صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان نے قبل فائزی خود سپاہ سرکاری کو رخصت کیا اور میجر میگڈالن صاحب بہادر کمان
افسر چھاونی دیولی کو تحریر کیا کہ مع دو کمپنی پلٹن و یک ترپ سواران رسالۂ خاص بتقریب فرحت قریب خلعت
رسانی فائز ٹونک ہون اور نیز کپتان فیل پاٹ صاحب بہادر ایجنٹ ہاڑوتی کو دربارۂ فائزی ٹونک ترقیم فرمایا حسب ایما ئے
رزیڈنٹ بہادر راجستان میجر صاحب ممدوح و کپتان صاحب موصوف مع فوج بتاریخ بستم ماہ ذیقعدہ وقت یک پاس روز برآمدہ فائز
ٹونک ہوکر نظر باغ مین فروکش ہوئے اور اسی تاریخ کپتان ہول مین صاحب بہادر ایجنٹ جیپور تشریف فرمائے ٹونک ہوئے
ریاست ہذا سے حسب دستور قدیم پیشوائی عمل مین آئی - اور بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور کرنیل ولیم فریڈ رنگ ایڈن صاحب
بہادر رزیڈنٹ راجستان تشریف لائے حضور پُرنور نے بنفس نفیس رو بپاس کے پیشوائی کرکے نیل پر حسب قاعدہ ملاقات کی و اثنا راہ
مین تا نظر باغ گفتگو باہم رہی بعد حضور والا قلعہ معلی مین تشریف لائے اور صاحب رزیڈنٹ بہادر نظر باغ مین فروکش ہوئے سترہ فیر القواب سلامی کے سر ہوگئے

بعدہٗ خریطۂ صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان محتوی نوید فرحت جاوید تقرری عہدہ مستقل رزیڈنٹی راجستان بنام اون کے حضور انور کے ملاحظہ مین گذرا اس خبر کے معلوم ہوتے ہی حکم عالی نسبت افسران توپخانہ صادر ہوا کہ اکتالیس سلامی سر ہون پانچون توپخانہ سے جوکہ باہر قلعہ کے صاحبان انگریزی کی سلامی کے واسطے لیس تہے گیارہ گیارہ فیر سلامی سر ہوئے - اور عصر کے وقت رزیڈنٹ بہادر و ڈاکٹر ڈہوک صاحب و میجر میکڈالن صاحب بہادر و کپتان بروس صاحب بہادر باستقبال معمول قلعۂ معلے مین تشریف لائے سترہ فیر سلامی توپ خانہ کمپو خاص سے سر ہوئے حسب دستور مشایعت وغیرہ بہی عمل مین آئی - وبوقت رخصت بہر سترہ فیر سر ہوئے اور شب کو امیر گنج و وزیر گنج و علی گنج و قصبہ ٹونک مین روشنی چراغون کی بڑی دہوم دہام سے ہوئی - نوبت نوازی کا جلسہ قلعۂ معلی کے دروازے کے روبرو اور آتش بازی کا ہنگامہ نظر باغ کے دروازہ کے سامنے تہا روشنی کا اوسپر طرہ مزید بران تماشائیون کا ریلہ بالحاصل صاحب رزیڈنٹ بہادر بہنگام طلوع آفتاب مع دیگر صاحبان رفیع المکان باخلعت وسامان و بصد تزک و شان کے مع ہر دو کمپنی بٹالن چہارنی دیولی و ترپ سواران کے قلعۂ معلی مین تشریف لیگئے لیکن سپاہ قلعہ کے باہر رہی اور حسب معمول سلامی ہوئی بعد گفتگو کے جانبین مجلس برخاست ہوئی رزیڈنٹ بہادر راجستان نواب صاحب بہادر کو فیل پر سوار کر کے قلعہ کے باہر لائے پچپن پچپن فیر توپون کے ہر ایک توپخانہ سرکاری سے سر ہوئی بہر سترہ فیر کی سلامی سر ہوئی اور گیارہ فیر حضور کی سلامی کے توپ خانۂ کمپو خاص سے سر ہوئے بعد ازان رزیڈنٹ بہادر اور دیگر صاحبان ہمراہی رخصت ہوکر فرودگاہ پر آئے - اس تقریب فرحت قریب کی خوشی مین الکہ روپیہ نقد اور چہل من شیرینی وغیرہ انگریزی فوج کو تقسیم ہوئی - اور عصر کے وقت حضور پرنور رزیڈنٹ صاحب بہادر کے خیمہ مین تشریف فرما ہوئے سترہ فیر سلامی کے رزیڈنٹ بہادر کی طرف سے سر ہوئے بوقت دو ساعت روز باقیماندہ رزیڈنٹ بہادر مع تمام صاحبان بہادر رخصت ہوئے اور صاحبان موصوف کی رخصت کیوقت سترہ فیر بہر سر ہوئے اور یہ قاعدہ اوسوقت سے آج تک جاری وساری ہے اسواسطے کہ چلنا توپونکا بوقت رخصت صاحب رزیڈنٹ بہادر اس سے پیشتر مقرر نہ تہا نواب امین الدولہ بہادر بکمال اتحاد اور مزید وداد اس قاعدہ کے موجد ہوئے - چنانچہ ابہی تک وہی عملدرآمد ہوتا ہے اور اسہی اثنا مین پروانجات بنام عمال پرگنات اندرین باب جاری ہونے لگے کہ بجائے اسم ٹونک محمد آباد - اور بجائے چہپڑہ رحیم آباد - اور بجائے نیاہیڑہ اسحق آباد - اور بجائے پڑاوہ ابراہیم آباد - نام رکہے گئے ہین اور انہین نامون سے مشہور ہونا چاہیے - اور بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور سنہ صدر صاحبزادہ زین العابدین خانصاحب نبیرۂ نواب کلب علیخان صاحب بہادر رئیس رامپور بہ استقبال معززان ریاست وارد ریاست ٹونک ہوکر رشید سراج احمد کے مکان پر فروکش ہوئے بتاریخ بست و سوم ماہ مذکور سنہ صدر صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب (یعنی بہنوئی کہ) نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال فرمایا

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن و بتاریخ بست و پنجم ماہ مذکور صاحبزادہ زین العابدین خان صاحب نے مع فرزند ارجمند نظر باغ مین حاضر ہوکر ملازمت بندگان والا حاصل کی اور حسب قاعدہ حضور مین نذر کرکے ایک گھڑی بیٹھکر اپنے فرودگاہ پر آگئے اور بتاریخ چہارم ماہ ذی الحجہ سنہ مذکور خلعت رخصت صاحبزادہ صاحب موصوف کو سرکار والاتبار سے مرحمت ہوا - اور بتاریخ پنجم ماہ مزبور سنہ صدر نواب غوث محمد خان بہادر والی جاورہ بعارضہ ہیضہ رہگرائے منزل ناگزیر ہوئے اور بتاریخ ہشتم ماہ مذکور احمد خان وکیل مہا راؤ رام سنگھ بہادر والی کوٹہ مع سامان ٹیکہ صدر نشینی وارد ٹونک ہوا اول نذر کرکے پنجاورے کے بعد ازان خریطہ رئیس ممدوح کا پیش کرکے سامان ٹیکہ کا پیشکش کیا موی الیہ پیشگاہ حضور والا مین آدہ گھنٹہ توقف کرکے اپنی فرودگاہ پر چلا آیا بتاریخ بست و نہم ماہ صفر ١٢٩٢ھ مین سورجمل چانداوت اور سید یوسف علی فتح گدہ کے رئیس کی جانب سے بتقریب صدر نشینی حضور پُرنور سامان ٹیکہ کا لائے اور بتاریخ بست و یکم ماہ ربیع الاول سنہ مذکور مشار الیہما حاضر حضور ہوئے اور نذرین گذار کر فتح گدہ کے رئیس کا خریطہ اور سامان ٹیکہ کا پیش کیا بندگان والا نے اوسکو قبول کرلیا - بتاریخ بست و پنجم ماہ مذکور سنہ صدر موی الیہما خلعت کے ساتھ رخصت ہوئے - بتاریخ بست و یکم ماہ رجب المرجب سنہ مذکور محمد میڈہو خان معتمد رئیس راج گدہ بسامان ٹیکہ وارد ریاست ہذا ہوئے - اور اسی ماہ کی بارہوین تاریخ کو معزی الیہ نے دربار مین حاضر ہوکر اول نذر پیش کی بعدہ خریطہ رئیس راج گدہ کا ملاحظہ والا مین پیش کرکے سامان ٹیکہ کا پیش کیا اور بتاریخ شانزدہم ماہ مرقوم الصدر معزی الیہ حضور سے خلعت رخصت پاکر راہی راج گدہ ہوا موی الیہ کی چندی ریاست سے روز رخصت تک جاری رہی اور بتاریخ بست و ہفتم ماہ اپریل سنہ ١٨٧٦ع بیساکہ سدی ١٣ سمت ١٩٢٢ یوم جمعہ مہاراؤ رام سنگھ بہادر رئیس کوٹہ راہی ملک بقا ہوئے و بتاریخ سوم ماہ ربیع الاول سنہ ١٢٩٢ھ کو خاص الامرا اعتماد الملک صاحبزادہ محمد خان بہادر شمشیر جنگ و صاحبزادہ محمد عمر صاحب و صاحبزادہ محمد جلال خانصاحب بنابر سر انجام مراسم عقد نکاح محمد ابراہیم علیخانصاحب کہ دختر نیک اختر صاحبزادہ محمد زین العابدین خان سے قرار پاب ہوا تہا مع پچیس ٢٥ سوار و یک کمپنی پیادہ طرف جے پور روانہ ہوئے اور ماہ مذکور کے ساتوین تاریخ کو جیپور مین داخل ہوکر اوا سے مراسم نکاح مین جانبین سے گفتگو ہوئی اور ماہ مرقوم الصدر کے آٹہوین تاریخ کو سعد اللہ خان ملازم ریاست جے پور نے صاحبزادگان مسبوق الذکر کی دعوت کی اور نوین تاریخ کو محمد عثمان خانصاحب خلف مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ نے صاحبزادون کی دعوت کی اور دسوین تاریخ یوم پنجشنبہ کو نکاح ہوا اٹھارہوین تاریخ صاحبزادگان موصوف داخل ریاست ہذا ہوئے اور اسی تاریخ عقد نکاح دختر نیک اختر حضور پُرنور کا صاحبزادہ محمد رضا خان عرف پیارے صاحب خلف صاحبزادہ زین العابدین خان سے

منعقد ہوا توپ کے گیارہ فیر اس تقریب فرحت قریب مین سر ہوئے اور گیارہوین تاریخ ماہ ربیع الثانی سنہ صدر شنبہ کے روز دو گھڑی دن چڑھے صاحبزادہ عبداللہ خان صاحب برادر حضور پر نور بعارضہ استسقا مبتلا ہوکر بوقت شب دو گھڑی رات رہے راہی ملک بقا ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن اور بارہوین تاریخ کو موتی باغ مین کہ دفن گاہ رؤسائے ریاست ہذا ہے مدفون کیا۔ اور بتاریخ گیارہوین ماہ جمادی الاول سنہ صدر کو کپتان بروس صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی مع میم صاحبہ و پسر خورد کہ اکبرآباد جاتے تھے ٹونک مین داخل ہوئے گیارہ فیر توپ سلامی حسب معمول سر ہوئے اور بوقت باقی رہنے چار گھڑی دن کے میم صاحبہ مع پسر خورد بسواری فینس کہ کہارون کی ڈاک قصبہ نوائی تک سرکار سے مامور تھے راہی اکبرآباد ہوئین اور ماہ اکتوبر کی تیسری تاریخ سنہ ۱۸۶۶ء کو چہارشنبہ کے روز میجر میگڈالن صاحب بہادر ٹونک مین داخل ہوئے۔ گیارہ توپین سلامی کی سر ہوئین اور کچہری بھون مین فروکش ہوئے۔ اور بوقت سہ پہر حضور انور واسطے ملاقات صاحبان موصوف کے نظرباغ مین تشریف لائے اور بعد ادائے رسوم عطر و پان وغیرہ حضور رخصت ہوکر کوٹھی بالاخانہ مین تشریف لائے بعد دو ساعت کے ہر دو صاحب واسطے ملاقات حضور انور کے بالاخانہ کی کوٹھی مین آئے بعد ادائے رسوم عطر و پان ہر دو صاحبان موصوف بجانب جے پور راہی ہوئے۔

کیفیت تشریف بری حضور انور بسوئے دارالخیر اجمیر شریف بتقریب ملاقات صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان

بتاریخ ہیجدہم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر نواب صاحب بہادر مع متوسلان و معززان بجانب دارالخیر اجمیر روانہ ہوئے بتاریخ بستم ماہ مذکور اجمیر مین داخل ہوئے صاحب رزیڈنٹ بہادر نے حسب معمول دو کردہ تک استقبال کیا بعد ازان حضور والا نے پرتاب مل سیٹھ کے بنگلہ پر قیام کیا ستر۱۷ہ فیر توپون کے بطور سلامی رزیڈنٹ بہادر کی طرف سے چلے سہ پہر کو حضور انور صاحب رزیڈنٹ بہادر کے بنگلہ پر واسطے ملاقات کے تشریف فرما ہوئے۔ لفٹنٹ بلیر صاحب نے قیام گاہ تک حضور کی پیشوائی کی اور حسب معمول رزیڈنٹ بہادر کی طرف سے سلامی کے ستر۱۷ہ فیر چلے بعد تین گھنٹہ کے حضور انور رخصت ہوکر اپنے فرودگاہ پر تشریف لائے سلامی اتواپ حسب معمول عمل مین آئی۔ اور بتاریخ بست دوم اسی ماہ کی صاحب رزیڈنٹ بہادر واسطے

ملاقات حضور انور کے تشریف لائے حضور نے موجب قاعدۂ قدیم کے استقبال کیا۔ سترہ توپ سلامی کی حضور پُرنور کی طرف سے سر ہوئین۔ ریزیڈنٹ بہادر نے قریب تین گھنٹہ کے قیام کیا بعد عطر و پان کے رخصت ہوئے۔ التواپ سلامی نواب صاحب بہادر کی جانب سے سر ہوئین بتاریخ بست ۲۲ و دوم صبح کے وقت حضور پُرنور صاحبزادہ محمد عبدالکریم خان صاحب کے مکان پر تشریف لائے قریب تین گھنٹہ کے وہان قیام فرما کر اپنی فرودگاہ مین تشریف لائے اور شام کے وقت واسطے زیارت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ کے گئے اور خانقاہ کے خادمون کو قریب دو ہزار روپیہ کے عنایت فرمایا اور بتاریخ بست و سوم حضور والا پھر واسطے ملاقات ریزیڈنٹ بہادر کے تشریف فرما ہوئے قریب تین گھنٹہ کے قیام فرما کر رخصت ہوئے پھر حضور والا واسطے زیارت مقبرہ حضرت سید حسین شہید نور اللہ مرقدہٗ کے تاراگڈھ کو گئے اور وہان کے خادمون کو بہت سا زر و سیم عطا فرمایا۔ اور اسی روز چار گھڑی دن رہے صاحب ریزیڈنٹ بہادر آبو کو راہی ہوئے۔ حضور والا مع ملازمین و اہل عملہ صاحبزادہ محمد عبدالکریم خان صاحب کے مکان پر واسطے تناول طعام ضیافت کے تشریف لیگئے پھر تاریخ بست و چہارم کو سید وزیر علی اور سید حفیظ علی نے سرکار والا کی دعوت کی حضور نے بوجہ ناسازی مزاج وہاج انکے مکان پر نزول اجلال و حلول اقبال نفرمایا صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب کو مع ملازمان معزز و اہل کاران ممتاز کے تناول طعام ضیافت کی اجازت دی اور بتاریخ بست ۲۵ و پنجم حضور انور نے مع لشکر ظفر پیکر دار الخیر اجمیر سے کوچ فرمایا خیام اقبال انضمام چھاونی نصیرآباد مین نصب کئے گئے ٹاؤن ماسٹر نے ایک کروہ تک استقبال کیا جنرل صاحب بہادر چھاونی دیولی نے بوجہ رحلت زوجۂ خود کے معذرت کر کے پیشوائی نکی سترہ فیر سلامی کے بوقت فائز ہی و واپسی چھاونی نصیرآباد سے سر ہوئے۔ اور اسی قدر بوقت رخصت فیر سر ہوئے۔ اور بعد ازان موضع کو تبانہ علاقہ کشن گڈھ مین قیام ہوا اور گوبند سنگہ ٹھاکر جاگیردار موضع مذکور مع ہر دو برادران مسمیان لچھمن سنگہ و آنند سنگہ حاضر ہو کر نذر ادا کر کے یک راس اسپ پیشکش کیا حضور والا سے ہر دو نابرادگان کو خلعت عطا ہوا اور تاریخ بست و ہفتم کو کنارۂ جوئی سوور بر کہ اوڑری سے یک کروہ کے فاصلہ پر غرب کی جانب سے لشکر حضوری فرودکش ہوا و بتاریخ بست و ہشتم شام کے وقت حضور والا قلعہ امیرگڈہ مین داخل ہوئے التواپ سلامی حسب معمول سر ہوئین اور بتاریخ سوم ماہ شوال المکرم سنہ مذکور دیوان شمس الدین پیشکار حضور پُرنور سے بنا بر انتظام بعض کارہائے متعلقہ پرگنہ سرونج مامور ہو کر راہی پرگنہ مسطور ہوئے اور بتاریخ ۱۲ دوازدہم ماہ مذکور پرگنہ مزبور مین جا پہونچے چونکہ طبیعت حق طویت حضور پُرنور کی دیوان مسطور کے حرکات ناشائستہ سے مکدر تھی بنا بر علیہ نسبت محمد دستگیر خان رسالدار کو کہ وہ عہدہ عاملی سرونج پر سرفراز تھے حکم فرمایا کہ دیوان کو گرفتار کر کے قلعۂ رحیم آباد عرف چھیڑہ مین مقید کرین حسب الحکم والا بتاریخ بست و پنجم رسالدار مذکور داخل سرونج ہوئے

اور دیوان کو مقید کر کے رحیم آباد مین پہونچایا بتاریخ بست و ششم ماہ شوال المکرم سنہ صد کپتان بروس صاحب بہادر اجنٹ
حاروتی مع میم صاحبہ کہ بتقریب دورہ تشریف لائے تھے اندرگڈہ سے باستقبال معمولی ٹونک مین داخل ہوئے اور نظر باغ کے
دروازہ کے محاذی ٹھیرے سلامی اتواپ کی بدستور سر ہوئین دو گھڑی دن رہے حضور والا واسطے ملاقات صاحب اجنٹ بہادر
کے تشریف لائے حسب معمول صاحب اجنٹ نے لب فرش تک استقبال کیا حضور انور دو ساعت تک جلوس فرما کر
بعد عطر و پان کے رخصت ہوئے دوسرے روز چار گھڑی دن رہے صاحب اجنٹ بہادر بنابر ملاقات حضور پرنور نظر باغ مین
تشریف لائے۔ اور حسب معمول پیشوائی عمل مین آئی صاحب اجنٹ بہادر نے دو ساعت قیام فرمایا بعد عطر و پان کے
حضور والا اور اجنٹ صاحب بہادر نے قواعد کمپو خاص کی مشاہدہ فرمائی وقت غروب آفتاب کے قواعد موقوف ہوئی اور شام
کے وقت صاحب اجنٹ بہادر کے خیمہ کے روبرو آتشبازی شروع ہوئی اسی ماہ کی آٹھوین تاریخ صاحب اجنٹ بہادر چھاونی
دیولی کو روانہ ہوئے۔ گیارہ فیر توپ خانہ کمپو خاص سے سر ہوئے۔ اور بتاریخ بست و ششم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر وہیرت سنگھ
ٹھاکر لاوہ مع ریونت سنگھ ٹھاکر عمری خود و یک کس ٹھاکر و ذو کارپرداز بنابر نذر حضور انور بتقریب عید الضحیٰ داخل ٹونک ہو کر حبی لال
سیٹھ کے نوہرہ مین واقع علی گنج فرد کش ہوئے دوسرے روز علی الصباح نظر باغ مین حاضر ہو کر نذر ادا کی بعد نذر نیم ساعت بیٹھکر
رخصت ہوئے ریاست سے چندے حسب معمول تا واپسی ٹھاکر جاری رہے اور بتاریخ سوم ماہ محرم الحرام ۱۲۸۳ھ گنگا پرشاد
معتمد رئیس جھالاوار مع سامان ٹیکہ کے بہتر نفر سوار و پیادہ ٹونک مین داخل ہوئے چندے سرکار سے مقرر ہوئے اور تاریخ
پنجم روز یکشنبہ حسب درخواست مشار الیہ ایک ترپ رسالہ اور ایک کمپنی پٹالن کمپو خاص واسطے لانے سامان ٹیکہ کے مامور ہوئے
اور بوقت ایک پاس روز بر آمدہ مومی الیہ و جواہر علی نے نظر باغ مین حاضر ہو کر اول نذر ادا کر کے سامان ٹیکہ کا پیشکش کیا اور ایک
اشرفی نذر کی اور پانچ روپیہ نثار کئے اور جواہر علی نے دو عدد روپیہ نذر اور ایک روپیہ نثار کیا مومی الیہما ایک ساعت بیٹھکر رخصت
ہوئے اور اسی ماہ کی آٹھوین تاریخ مشار الیہ نے مع جواہر علی حاضر دربار ہو کر پنجروپیہ نذر اور دو روپیہ نثار کئے جواہر علی بحسب سابق نذر
و نثار عمل مین لایا من بعد جانب بندگان عالی بنام نامبردگان خلعت عطا ہوا اور اسی تاریخ وہ جھالاوار چلے گئے اور بتاریخ دہم ماہ مذکور
نکاح دختر نیک اختر حضور پرنور کا صاحبزادہ محمد عبد العلیم خان صاحب خلف الصدق افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان
صاحب سے جامع مسجد مین منعقد ہوا گیارہ فیر اتواپ اس تقریب فرحت قریب مین سر ہوئے اور اسی ماہ کی سترہوین تاریخ کو چار گھڑی
دن رہے حضور انور مع مصاحبان خاص خورشید باغ مین رونق افروز ہو کر پہر دن چڑھے علیگڈہ کو تشریف لے گئے حسب دستور

قلعۂ علیگڈھ سے انواب سلامی سر ہوئین اور اسی ماہ کی بیسوین تاریخ چہار گہڑی دن چڑہے علیگڈہ سے موضع لاکہیری علاقہ بوندی مین مقام ہوا اور بتاریخ بست و دوم مانگرول علاقہ کوٹہ مین قیام ہوا اور بتاریخ بست ۲۳ وسوم باران علاقہ کوٹہ مین قیام کیا چہار گہڑی دن رہے سے پرتاب چند گماشتہ سیٹہ دان مل نے دربار مین حاضر ہوکر نذر کی اور میوہ سبز کی ڈالی پیشکش کی اور بتاریخ بست وچہارم روز جمعہ بندگان والا رحیم آباد عرف چہبڑہ مین داخل ہوئے یازدہ شلک انواب سلامی قلعۂ رحیم آباد سے سر ہوئین اور نذرہا ئے عامل پرگنہ وافسران سپاہ واہل عملہ وسیٹہان ومہاجنان وغیرہ بمعرض قبول آئین حضور کے بنفس نفیس انتظام ملکی ومالی فرماکر چند مواضع جدید معمور اور آباد کئے اور بجانب صولت جنگ دروازہ ایک گنج جدید آباد کر کے موسوم بہ علی گنج فرمایا حسب الحکم بتاریخ پنجم ماہ صفر المظفر سنہ صدر جناب خسرو زمانی بیگم صاحبہ رونق افروز رحیم آباد ہوئین اور اسی ماہ کی بیس تاریخ کو محب اللہ خان معتمد رئیس جہالاوار رحیم آباد مین فائز ہوا اوسکی مہمان نوازی کی گئی اور یکم تاریخ ماہ ربیع الاول سنہ صدر کو محب اللہ خان مذکور حضور پرنور سے خلعت پاکر رخصت ہوا اور بتاریخ سوم ماہ مذکور سنہ مذکور دیوان شمس الدین احمد کہ متقید قلعۂ رحیم آباد مین تہے حسب الحکم حضوری لبعد عفو قصور رہا ہوکر مورد تفضلات حضوری ہوئے اور اسی تاریخ کو صاحبزادہ محمد حافظ جلال خان صاحب نے اس جہان فانی سے طرف ملک جاودانی رحلت فرمائی - اور اسی ماہ کی ساتوین تاریخ شیخ اعظم علی و شیخ چاند متعینہ توشے خانہ کو منجانب ریاست ہذا مع سامان خلعت صدر نشینی رئیس کوٹہ بجانب کوٹہ روانہ فرمایا گیا اور بتاریخ چہاردہم ماہ مذکور یوم آدینہ لبعد ادائے نماز جمعہ حضور پرنور سرونج کو روانہ ہوئے - اور بتاریخ ہفتدہم بوقت نصف اللیل سرونج مین پہونچے صبح کو نذر تمام کارپردازون کی قبول فرمائی اور انتظام مالی وملکی کو سرانجام دیا اور بتاریخ بست و دوم چہار گہڑی دن چڑہے سرونج سے حضور پرنور نہضت فرماکر لبعد قطع مراحل ومنازل بوقت عصر فائز ٹونک ہوئے -

کیفیت ملاقات یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خان صاحب بہادر صولت جنگ بانواب لارڈ سر جان لارنس صاحب بہادر ویسرائے گورنر جنرل بہادر بمقام اکبر آباد

بتاریخ بست ونہم ماہ جمادی الثانی سنہ صدر نواب یمین الدولہ بہادر داخل اکبر آباد ہوئے صاحب ریزیڈنٹ بہادر راجستان مع بلیر صاحب بہادر شاہ گنج تک کہ لشکرگاہ سے بفاصلہ دو کوس کے واقع تہا بجہت مشایعت تشریف لائے - اور جسوقت

کہ نواب صاحب بہادر داخل خیمہ گاہ ہوئے ہفتدہ شلک اتواپ سلامی قلعہ اکبر آباد سے سر ہوئیں اور بتاریخ سے ۳۰ ماہ مذکور
نواب گورنر جنرل بہادر رونق افروز اکبر آباد ہوئے اور بتاریخ دوازدہم ۱۲ ماہ نومبر ۱۸۶۶ء مسٹر منسکوٹ صاحب افسر اسٹیشن بد یلکھنڈ
نے مع چہار سواران اردلی صاحب رزیڈنٹ بہادر کے مشایعت نواب یمین الدولہ بہادر کے فرمائی نواب صاحب بہادر مع
ہفت سرداران مفصلہ ذیل داخل خیمہ نواب گورنر جنرل بہادر ہوئے صاحبزادہ حافظ محمد ابراہیم علی خانصاحب ۔ صاحبزادہ حافظ محمد
اسحاق خانصاحب ۔ افتخار الامرا مختار المہام صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ ۔ اعزاز الامرا معز الملک
صاحبزادہ احمد خان صاحب بہادر شوکت جنگ ۔ اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ ۔
صاحبزادہ علی محمد خان صاحب ۔ حافظ احمد حسن بدایونی ۔ حسب معمول اتواپ سلامی سر ہوئیں سواران رسالہ وکمپنی نے
سلامی ادا کی نواب صاحب بہادر نے یکصد و یک اشرفی پیشکش کی وہ نذر معاف ہوگئی چہار منٹ تک جلسہ رہا بعد تقسیم
عطر و پان رخصت ہوئے ۔ اور بتاریخ سیزدہم ۱۳ ماہ مذکور تاج گنج میں روشنی چراغان ہوئی نواب صاحب بہادر بنابر تماشائے
چراغان مع ہمراہیان مذکورین مثل دیگر رؤسا رونق افروز تاج گنج ہوئے ۔ اور بتاریخ شانزدہم ماہ نومبر نواب ویسرائے گورنر جنرل
بہادر نے جملہ رؤسا سے ملاقات بازدید کی چنانچہ بعد ملاقات رئیس الور خیمہ نواب صاحب بہادر میں رونق افروز ہوئے
بست ۲۱ و یک ضرب اتواپ سلامی عمل میں آئیں بعدہ پنجاہ ۵۰ و یک کشتی ہائے سامان قیمتی ہشت ہزار روپیہ کار گذاران نواب
صاحب بہادر نے پیشکش کیں اور مالائے مروارید بدست خود نواب صاحب بہادر نے زیب گلوئے ویسرائے بہادر
فرمائی بعد تقسیم عطر و پان رخصت ہوئے ۔ اور بتاریخ ہفتم ماہ مذکور دربار عطائی تمغہ منعقد ہوا نواب صاحب بہادر مع افتخار الامرا
مختار المہام صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ و حافظ احمد حسن بدایونی داخل خیمہ نواب گورنر جنرل بہادر
ہوئے ۔ سلامی کسی رئیس کی نواب گورنر جنرل کی جانب سے بعرض عمل میں نہ آئی رئیس جودہ پور اور رئیس قرولی کو بجناب ویسرائے
بہادر تمغہ رئیس دلاور اعظم ستارہ ہند عطا ہوا بعد ازان صاحبان انگریز کو سی ۳۲ و سہ تمغہ مرحمت ہوئے بعد تقسیم عطر و پان رخصت
ہوئے بتاریخ یازدہم ۱۱ ماہ مذکور دربار عام مقرر ہوا نواب صاحب بہادر مع پنج ہمراہیان یعنی صاحبزادہ حافظ محمد ابراہیم علیخانصاحب
بہادر و افتخار الامرا مختار المہام صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر و شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خان صاحب
بہادر تہور جنگ و اعزاز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان صاحب بہادر شوکت جنگ و خاص الامرا اعتماد الملک صاحبزادہ
محمد خان صاحب بہادر شمشیر جنگ داخل خیمہ گورنری ہوئے نواب یمین الدولہ بہادر نے یک صد و یک اشرفی اور صاحبزادہ

حافظ محمد ابراہیم علیخانصاحب بہادر نے پنجاہ و یک اشرفی و دیگر ہمراہیان نے یک یک اشرفی پیشکش کین نواب گورنر جنرل بہادر نے قبول فرما کر اپنا ہاتھ رکھ رکھ دیا بعد ہ تمام اشرفیان داخل گنجینہ گورنری ہوئین اور خلعت بجانب گورنر جنرل بہادر نواب صاحب بہادر کو عطا ہوا اور بتاریخ چہاردہم[۱۴] ماہ شعبان المعظم سنہ صدر لشکر کپتان بروس صاحب بہادر اجنٹ بازدوی ٹونک کہ اکبرآباد سے بجانب دہلی کے جاتا تھا وارد ٹونک ہوا اور بحاذی دروازہ نظرباغ قیام کیا۔ بتاریخ شانزدہم ماہ مذکور صاحب موصوف مع ڈاکٹر باستقبال معمولی تشریف لاکر نظرباغ مین قیام کیا یازدہ[۱۱] توپ سلامی بحسب معمول عمل مین آئین بعد نماز مغرب حضور پرنور دیوانخانہ مین تشریف لائے تماشا گر انگریزی حاضر ہو کر تماشا دکہانے مین مشغول ہوا صاحب ایجنٹ بہادر و میم صاحبہ بہی اس محفل مین شامل ہوئین قریب دو ساعت کے تماشا رہا بعد تماشا تواضع عطر و پان رخصت ہوئے اوسکے دوسرے روز کہ انگریزونکا بڑا دن تہا گلدستہ و میوہ وغیرہ سرکار والاتبار سے صاحبان ممدوح کے خدمت مین بہیجے گئے اور بعد نماز ظہر خاص کمپو پریٹ پر حاضر ہوا اور بندگان حضور والا بعد نماز عصر پریٹ پر تشریف لاکر سپاہ کا سلام قبول فرما کے خیمہ اجنٹ صاحب بہادر مین داخل ہوئے۔ صاحب اجنٹ بہادر نے خیمہ تک پیشوائی کی بندگان عالی قریب ایک ساعت کے بیٹھ کر بعد عطر و پان کے برخاست ہوئے۔ اور ہاتہیون پر سوار ہو کر پریٹ پر تشریف لائے۔ تا قواعد غروب آفتاب تک رہے۔ بعدازان حضور انور نے نظرباغ مین تشریف لاکر نماز مغرب ادا کی صاحبان موصوف کے خیمہ کے روبرو روشنی چراغان ہوئی اور آتشبازی چہوڑی گئی اور بتاریخ ہیجدہم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر رخصت ہوئے گیارہ توپ سلامی سر ہوئین۔ بتاریخ نوزدہم[۲۹] ماہ مذکور لشکر صاحب اجنٹ بہادر کا کوچ ہوا۔

کیفیت معزولی جناب یمین الدولہ وزیر الملک جناب محمد علی خان صاحب بہادر صولت جنگ - و مسند نشینی حضرت امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علی خان بہادر صولت جنگ دام اقبالہٗ

جناب یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ نے تا مدت سہ سال و ہشت ماہ بصد کروفر حکومت فرمائی۔

آخرکار بجرم کشش ٹھاکران قصبہ لاوہ کہ بیشس ازین متعلقہ ریاست ہذا برنگ گلشن آباد عرف جاورہ تھا بحکم صاحبان انگریز مقیم بلدہ بنارس ہوئے اوسکی کیفیت بطور خلاصہ لکھی جاتی ہے کہ بتاریخ یکم ماہ اگست ۱۸۶۷ء بوقت یکپاس شب گزشتہ مسمی ریونت سنگھ عم دہیرت سنگھ ٹھاکر قصبہ لاوہ مع یک پسر و دو کامدار و سیزدہ ہمراہیان بمکان رئیس الحکما مشیر الملک مسیح الزمان وفادار خان حکیم سید محمد سرور شاہ خان بہادر صمصام جنگ سپاہیان ولایتی کے ہاتھہ سے مارے گئے مگر ٹھاکر دہیرت سنگھ مع چند مصاحبان خود کہ دیوان شمس الدین احمد کی حویلی پر فرو کش تھا قتل سے بچ گیا - بتاریخ بست و سوم ماہ شعبان المعظم ۱۲۸۴ھ مطابق بستم ماہ دسمبر ۱۸۶۷ء خریطہ مشعر معزولی نواب صاحب بہادر و مسند نشینی خلف اکبر یعنی صاحبزادہ حافظ محمد ابراہیم علیخانصاحب بہادر بنجانب اجنٹ ہاٹر دتی آیا نواب صاحب بہادر نے بنفس نفیس اپنے خلف اکبر کو زیب مسند فرما کر اولاً بجہادنی دیولی تشریف فرما ہوئے بعدازان بحکم صاحبان انگریز بلدہ بنارس مین سکونت پذیر ہوئے اور نواب صاحب بہادر ممدوح کو بوقت روانگی بنارس بنجانب اجنٹ بہادر ۲ لک روپیہ نقد اور جنس کی اجازت ہوگئی تہی چنانچہ نواب صاحب بہادر نے نقد ایک لک ۱۸۰۰۰/۔ اور جنس ۱۰۰۰۰ موجودہ خزینہ عامرہ سے اپنے ہمراہ لیگئے اور باقی یک لک و چہل ہزار روپیہ بطریق قسط ۱۸۷۴ء تک ریاست ہذا سے وقتاً فوقتاً بہیجا گیا اور پنشن شصت ہزار روپیہ سالانہ مقررہ اجنٹی موصوفہ کہ پانچ ہزار روپیہ ماہانہ ہوتے ہین تاحین حیات ریاست ہذا سے جاری رہا اور مصاحبان جدید نواب صاحب بہادر مثل حکیم سید سرور شاہ و مولوی محمد حسن بدایونی و نصیر الدین کوتوال ریاست ہذا سے برخاست کیے گئے حکیم مقدم الوصف اولاً قلعہ چنار گڈہ مین مقید رہے بعدہٗ زیر قلعہ مذکور نظر بند رکہے گئے اور بتاریخ ۱۲ ماہ فروری ۱۸۶۸ء اول حکیم مسطور کی خوراک کے لیئے بحکم سرکار انگریزی شانزدہ ۱۶ روپیہ ماہوار مقرر ہوئے تہے بعدہ حسب الحکم صاحب کلان بہادر چہل ۴۰ روپیہ ماہوار تا حین حیات موصی الیہ مقرر کیے گئے ابتدا از نواب صاحب بہادر کے ۱۵ فیر اتواب سلامی کہ سرکار انگریز کی طرف سے مقرر تہی وقت معزولی نواب صاحب بہادر چند فیر اتواب سلامی سے کم ہوکر گیارہ فیر رہگئے اور بتاریخ یکم ماہ رمضان المبارک ۱۲۸۴ھ مطابق یکم جنوری ۱۸۶۸ء کرنیل کیٹنگ صاحب بہادر اجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ رونق افروز ریاست ہذا ہوئے امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخانصاحب بہادر دام اقبالہٗ سے ملاقات فرمائی نواب صاحب بہادر نے دیوانخانہ کے لب زینہ تک استقبال کرکے صاحب بہادر کا ہاتہہ اپنے ہاتہہ مین لیکر دیوانخانہ مین لائے بعدازان صاحب کلان بہادر نے دیوانخانہ پر چڑہکر سواد قلعہ معلی کو ملاحظہ فرمایا بعد ایک گہنٹہ کے اپنی فرودگاہ پر تشریف لیگئے ازان بعد بتاریخ یازدہم ماہ مذکور علی الصباح بجانب قصبہ نوائی علاقہ جےپور مع صاحبزادہ حافظ عباد اللہ خان صاحب کے کوچ کیا دوسرے روز بعد فہمائش بسیار از بسیار در بارہ انتظام امور ریاست صاحبزادہ صاحب ممدوح کو

رخصت فرمایا اور تین روز کے بعد کپتان بروس صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک صاحب کلان بہادر سے رخصت ہو کر ٹونک
مین تشریف لائے اور ایک ماہ تک قیام پذیر رہے اور اسی اثنا مین کپتان جیمس بلیر صاحب بہادر بعہدۂ اسسٹنٹی مامور ہوگئے
اور انتظام اکثر امور کا ارباب پنچایت کی رائے سے سرانجام دیتے تھے **تفصیل ارباب پنچایت** صاحبزادہ حافظ
محمد عباد اللہ خان صاحب مدار المہام - افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ - اشرف الامرا
عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ - معتمد الامرا منتظم الملک صاحبزادہ وزیر محمد خان بہادر غضنفر جنگ - مدبر الملک مشیر خاص
ابو سلیمان منشی محمد ظہور علی خان عباسی بعد ازان منشی صاحب موصوف بباعث ضعف و پیری خواہان پنشن ہوئے سرکار والا سے
اونکی پنشن منظور ہوگئی اور اونکی جگہ شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ مامور ہوئے اسی ایام مین ایک
قانون بہ تجویز صاحب اجنٹ بہادر بنا بر کارروائی محکمہ جات مرتب ہوا اوسکی ایک ایک نقل ہر ایک محکمہ مین بجہت عملدرآمد بھیجی گئی اور
اسی زمانے مین جیمس بلیر صاحب بہادر قائم مقام اجنٹ سے جے پور ہو کر فایز ریاست ہذا ہوئے اتواپ سلامی بدستور سر ہوئین
پھر چند روز کے بعد صاحب موصوف ریاست بھرت پور کے اجنٹ ہوگئے اور یہان اونکی جگہ کرنل سی بلیر صاحب اسسٹنٹ
اجنٹ گورنر جنرل بہادر مامور ہوئے - بتاریخ بست و ہفتم ماہ صفر المظفر ۱۲۸۶ھ مطابق نہم ماہ جون ۱۸۶۹ء کپتان بروس صاحب
بہادر اجنٹ ہاڑوتی نے انتقال کیا اونکی جگہ کپتان ڈبلو جی ڈبلیو میور صاحب بہادر اجنٹ ریاست ہذا ہوئے حسب دستور ریاست
سے خریطہ تہنیت بنام اجنٹ صاحب موصوف لکھا گیا - بتاریخ بست و پنجم ماہ جمادی الثانی ۱۲۸۶ھ ہجری نواب صاحب بہادر
مع شیخ نذیر محمد اتالیق و چند کسان مصاحبین و ملازمین بطریق سیر و شکار بہ قصبہ بگڑی متعلقہ ریاست ٹونک تشریف لے گئے وہان
سے بسواری شتران تیز رفتار عازم سیر بلدہ جے پور ہوئے بتاریخ یکم رجب المرجب یوم پنجشنبہ داخل جے پور ہو کر ماجی کے باغ
مین قیام فرمایا اور اوسی روز بسواری اسپ شہر جے پور کی سیر فرمائی بتاریخ دوم روز آدینہ دیوان شمس الدین احمد نے خبر تشریف آوری
حضور والا سنکر فواکہ تر و خشک و شیرینی ہر قسم و طعام ہر انواع پیشکش کیے اوسی روز حضور والا نے بازار اور گھاٹ کی بھی سیر فرمائی
اور بتاریخ سوم روز شنبہ آمیر کی سیر کی اور بتاریخ چہارم روز یکشنبہ حضور والا کی ملاقات مہاراجہ رام سنگہ بہادر والی جے پور سے بوساطت
کپتان بلیر صاحب بہادر کہ اوس ایام مین انچارج صاحب رزیڈنٹ بہادر کے تھے راج محل مین کہ سیون پر ہوئی اور مہاراجہ رام سنگہ بہادر
نے لب فرش تک استقبال حضور پر نور کا کیا بعد ادائے رسوم اتحاد و دوستانہ طوائفان پری پیکر کا ایک گھنٹہ تک رقص رہا بعد ازان
نواب صاحب بہادر مہاراجہ صاحب بہادر سے رخصت ہو کر اپنی فرودگاہ پر تشریف لائے بتاریخ پنجم روز دوشنبہ سامان دعوت اور ایکہزار روپیہ نقد مہاراجہ رام سنگہ بہادر

سے نے نواب صاحب بہادر دام اقبالہ کو بھیجا اور بوقت شام مہاراجہ صاحب بہادر تن تنہا نواب صاحب بہادر کی فرودگاہ پر آئے حضور پُر نور نے تا لب فرش استقبال کیا اور کرسیوں پر ملاقات ہوئی بعد طے مراسم رسمیہ و عرفیہ مہاراجہ صاحب بہادر مرخص ہوئے بتاریخ نہم روز آدینہ بوقت سہپر نواب صاحب بہادر مع صاحب اجنٹ بہادر ٹونک میں تشریف لائے بتاریخ یازدہم ماہ صفر المظفر ۱۲۸۷ھ مطابق سیزدہم ماہ مئی ۱۸۷۰ء کرنل سی ہلبر صاحب بہادر اسسٹنٹ اجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ تبدیل ہو کر بجانب ملک دہار روانہ ہوئے اور اسی تاریخ بوقت یک پاس شب گذشتہ دختر نیک اختر مشکوئے کلاں حضور پر نور تولد ہوئے ہر ایک توپخانہ سے اتواپ سر ہوئیں۔

کیفیت ملاقات امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علی خان بہادر صولتجنگ بانواب لارڈ آف میو صاحب گورنر جنرل بہادر وسیرائے کشور ہند بمقام دار الخیر اجمیر

بتاریخ بست و دوم ماہ رجب المرجب ۱۲۸۷ھ مطابق ہیجدہم ماہ اکتوبر ۱۸۷۰ء نواب امین الدولہ بہادر دار الخیر اجمیر میں داخل ہوئے کپتان ڈبلو جی ڈبلو سیور صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک و کپتان کوٹ صاحب اسسٹنٹ رزیڈنٹ بہادر راجستان و کمشنر اجمیر نے حسب معمول دو کوس تک استقبال کیا بعد ازاں نواب صاحب بہادر داخل خیمہ گاہ خود ہوئے انگریزی کمپنی نے حسب معمول سلامی ادا کی چونکہ توپخانہ انگریزی چھاؤنی نصیر آباد میں تھا نواب صاحب بہادر کے توپخانہ سے گیارہ فیر بطور سلامی حسب رائے صاحبان موصوف سر ہوئے۔ بتاریخ بستم ماہ اکتوبر نواب گورنر جنرل بہادر کی خبر تشریف آوری سنکر جملہ روسائے ہندوستان نے باغ شاہ علی تک کہ دار الخیر اجمیر سے بفاصلہ ایک کروہ ہے استقبال کیا اوسی روز آٹھ بجے شب کے مصاحب وسیرائے بہادر اسسٹنٹ اجنٹ گورنر جنرل بہادر و پولٹیکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک و یک صاحب سکرتر بنابر مزاج پرسی حضور نواب صاحب بہادر فرودگاہ پر تشریف لائے بعد مزاج پرسی واپس تشریف لے گئے بتاریخ بست و یکم ماہ مذکور دربار خاص رؤسا منعقد ہوا نواب گورنر جنرل بہادر نے ہر ایک رئیس سے وقتاً فوقتاً علی قدر مراتب ملاقات فرمائی چنانچہ سات بجے دن کے بعد ملاقات رئیس کشنگڈہ حضور نواب صاحب بہادر سے مع شش سرداران مفصلہ ذیل ملاقات ہوئی۔

اسمائے سرداران ہمراہی حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ

صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان صاحب ۔ افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان برادر حضور ۔ صاحبزادہ محمد سعید خان ماموں حضور ۔ اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ ۔ صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب جرنل فوج ظفر موج حضوری ۔ عند الملاقات مسٹر صاحب رزیڈنٹ بہادر و قارن سکرتر نے تا دروازہ احاطہ استقبال کیا اور انگریزی پلٹن نے سلامی ادا کی اور توپ سلامی بدستور سر ہوئیں حضور نواب صاحب بہادر نے یکصد و یک اشرفی پیشکش کی اور دیگر سرداران ہمراہی نے ایک ایک اشرفی بطور نذر پیشکش کی بعد ازاں حضور ممدوح کو منجانب نواب گورنر جنرل بہادر ویسرائے کشور ہند خلعت عطا ہوا ویسرائے بہادر نے مالائے مروارید اپنے ہاتھ سے نواب صاحب بہادر کو پہنائی بعد عطر و پان مرخص ہو کر حضور والا مع سرداران ہمراہی اپنی فرودگاہ پر تشریف لائے بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور نو بجے دن کے دربار عام مقرر ہوا نواب صاحب بہادر مع شش سرداران مذکورۂ بالا بمشایعت و توپ سلامی معمولی خیمہ گاہ نواب گورنر جنرل بہادر میں داخل ہوئے ویسرائے بہادر نے اپسیچ کھڑے ہو کر پڑھی بعد ازاں نواب صاحب بہادر نواب گورنر جنرل بہادر سے مرخص ہو کر اپنی فرودگاہ پر تشریف لائے اوسی روز ویسرائے بہادر نے جملہ روسا سے ملاقات بازدید فرمائی چنانچہ نواب صاحب بہادر سے بھی حسب دستور ملاقی ہوئے عند الملاقات یہ سردار نواب صاحب بہادر کے ہمراہ تھے ۔ صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان صاحب ۔ افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ ۔ صاحبزادہ حافظ محمد اسحاق خان صاحب برادر حضور صاحبزادہ حافظ محمد عبد الصمد خان صاحب برادر حضور ۔ اشرف الامرا عمدہ الملک صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ ۔ صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب جرنل فوج ظفر فوج حضوری ۔ صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب ماموں حضور ۔ صاحبزادہ امداد اللہ خان صاحب خلف اکبر صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب ۔ جلال الدین خان ۔ و کمال الدین خان و سید نور الہدیٰ بخشی الملک و محمد امین الدین میر منشی و معتمد خاص فخر الزمان سید ارشاد حسین خان و حکیم سید دائم علیخان طبیب خاص و کپتان محمد سعادت علیخان نبیرۂ مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ ۔ و حافظ محمد نعیم خلف اکبر ابو سلیمان منشی محمد ظہور علیخان و کپتان شیخ مرتضیٰ ۔ نواب گورنر جنرل بہادر نے اپنے ہاتھ سے مالائے مروارید زیب گلوئے حضور نواب صاحب بہادر فرمائی بعد تقسیم عطر و پان و قبول پیشکش رخصت ہوئے اکیس فیر توپ کے بطور سلامی سر ہوئے اور وہ سردار کہ استقبال کے

لئے بھیلے گئے تھے نواب گورنر جنرل بہادر کو رئیس جہالاواڑ کے خیمہ تک پہونچا کر واپس آئے بتاریخ بست و یکم ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۲۸۷ ہجری مطابق یکم ماہ جنوری سنہ ۱۸۷۱ء کپتان سی بلیر صاحب بہادر مع خریطہ صاحب کلان بہادر راجستان مشعر حصول اختیار ریاست نسبت حضور پُرنور دام اقبالہٗ تشریف فرمائی ریاست ہوا ہوکر جمیع خاندان وارکین والاشان کے روبرو نواب صاحب بہادر کو اختیارات کلی کا مژدہ سُنایا اس تقریب فرحت تریب مین القاب تہنیت سرہوئین اور جملہ اقارب وملازمین ریاست نے حضور مین نذرین گذارین اور منجانب ریاست بنام جمیع عمال پرگنات پروانہ جات متضمن مژدۂ اختیار ریاست سراسر راحت مع اجازت سرہونے القاب سلامی بست و یک ضرب کے جاری ساری ہوئی اور صاحب اسسٹنٹ بہادر موصوف بدستور سابق نگران ریاست رہے ہے مولف نے اس تقریب فرحت تریب مین جو قصیدہ لکھا ہے وہ یہ ہے۔

قصیدہ

صبحِ نوروز پے تہنیت از جا برخاست ‏ ‏ پردہ از عارضِ خورشیدِ دل آرا برخاست

عَلَمِ دولت و اقبال بجنبش آمد ‏ ‏ از پے مرحبا آواز تبیرا برخاست

(یعنے نقارہ ۱۲)

دستِ ذرات نقاب از رخِ خورشید کشود ‏ ‏ شبنم آئینہ بکف بہرِ تماشا برخاست

نوعروسانِ چمن جلوہ برنگے کردند ‏ ‏ کہ بدامادشدن بلبلِ شیدا برخاست

شانہ بر طرۂ شمشاد صبا تا بکشید ‏ ‏ دامن و جیب پُر از عنبرِ سارا برخاست

نرگس و نسترن و یاسمن و نسرین را ‏ ‏ پردہ از دیدہ ز دل شورِ تمنا برخاست

غنچہ در دست چو مینائے مئی ناب گرفت ‏ ‏ در چمن جام بکف نرگسِ شہلا برخاست

می زند چشم بمردم گل بادام بسے ‏ ‏ تا شگوفہ بتماشائے کہ از جا برخاست

رنگ گل خامۂ من ریخت ازین تازہ غزل ‏ ‏ کہ ز مرغانِ چمن شورش و غوغا برخاست

غزل

نالہ تا از دلِ سودازدۂ ما برخاست ‏ ‏ گرد می شد و از دامن صحرا برخاست

گل بسر جام بکف خنده بلب ناز بپا / بیجهانگ فسون دلبر رعنا برخاست

جلوه گر دید چنان غنچهٔ بباده فروش / که حجاب از نظر مومن ترسا برخاست

بود در عارض یوسف چه غضب برق گزد / دود از خرمن امید زلیخا برخاست

مردمان را همه در خون جگر بنشانید / فتنهٔ چشم تو روزیکه بیغما برخاست

جانب صورت خوب آئینه اقدام کند / بهر تعظیم پری شیشه هم از جا برخاست

در جهان نقش نشانید چنان نومیدی / کز نگین دل من نام تمنا برخاست

وای بر عاشق دیوانه که او در کویش / بچه اندوه نشست و بچه غوغا برخاست

آبرو گشت غبار نظرم از گریه / از برم دوش که آن آئینه سیما برخاست

قلم را بسر از مدح همایون سوزیست / تا شنید اسم بزرگش بتولا برخاست

عدل و دادش بچمن تا که قد خود آراست / یک قلم مو به تن سرو سراپا برخاست

آفتابی شده از مطلع کشور طالع / لله الحمد حجاب شب یلدا برخاست

لطف حق ست که نواب امین الدوله / موی کز هیبت او بر تن اعدا برخاست

باذل و عادل و زیبا کش حسن دانش / بر وساده که نشست او خرد از پا برخاست

تا که نامش چو نگین نقش در ایام نشاند / حکم فرمان و حشم قیصر و دارا برخاست

ابر نیسان خجل ست از کف در افشانش / شور از همت او در دل دریا برخاست

بسکه او ذره نوازی بجهان کرد چو مهر / ناتوان صبح که بود ست توانا برخاست

کس بعهدش نکند شکوهٔ جور افلاک / رسم ظلم و ستم از عالم دنیا برخاست

آشیان در کنف لطف وی چون صعوه بپست / صید کش از در او چو شاهین بمدارا برخاست

بخششش آمده که کند همین به پیشش دامان / بعطا دست او چون از همه بالا برخاست

خط اقبال او در دهر بکرسی بنشست / هر که از حکم او برخاست ز دنیا برخاست

وصف الطاف او ای آبرو دار نه حد / عالم از دوستی او بتولا برخاست

اور بتاریخ بست و دوم ماہ شوال المکرم مطابق چہاردہم ماہ جنوری ۱۸۷۱ء صاحب کلان بہادر بتقریب خلعت بحضور والا موضع سنداوا
علاقہ ریاست ہذا مین وارد ہوئے استقبال کے لئے معتمد الامرا منتظم الملک صاحبزادہ وزیر محمد خان بہادر غضنفر جنگ و صاحبزادہ
محمد اسفندیار خان جرنل فوج ظفر موج و کپتان محمد سعادت علیخان اہلکار و سید محمد سعید صاحب اہلکار داخل موضع مذکور کے ہوئے
اور بعد پیشکش طعام و لوازم الیہا سے سرز و رسد رسانی صاحب کلان بہادر سے بوقت سہہر ملاقات کی بتاریخ بست و سوم ماہ
شوال المکرم مطابق شانزدہم ماہ جنوری ۱۸۷۱ء حضور نواب صاحب بہادر مع کپتان میور صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی کہ صاحب کلان
بہادر سے ایک روز پہلے روانہ ہوئے تھے اثنائے راہ مین درمیان موضع سورن اور بھمور کے کہ ہر دو مواضع علاقہ ریاست
ٹونک سے ہین حضور انور نے صاحب کلان بہادر سے بسواری اسپ ملاقات فرمائی اول صاحب کلان بہادر نے فرمایا
کہ کل سات بجے دن کے قلعہ معلی مین باجتماع جملہ اہل خاندان و معتمدان دربار عطائے خلعت منعقد ہوگا بعد تجویز عطائے
خلعت بوقت سہہر قرار یاب ہوئی چنانچہ صاحب کلان بہادر و کپتان میور صاحب بہادر و صاحب ڈاکٹر بسواری فیلان مع صاحبزادہ
حافظ محمد عباد اللہ خانصاحب مدار المہام ریاست۔ و صاحبزادہ محمد بخت بلند خانصاحب و صاحبزادہ محمد منیر خان صاحب اخلاف
حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مرحوم و صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خانصاحب خلف اصغر جناب وزیر الدولہ بہادر و محمد ممتاز علیخان
و سید فضل حسین وکلا کہ پیشوائی کے لئے گئے تھے مع مولوی محی الدین میر منشی رزیڈنسی کہ خریطہ گورنری لائے تھے خلعت
کی کشتیاں لیکر اپنے خیمہ گاہ سے بجلوس سواران و پیادگان چھاونی ریولی بصد تزک و احتشام بازار علی گنج و امیر گنج مین
ہوتے ہوئے قلعہ معلی مین داخل ہوئے حسب معمول اتواپ سلامی سر ہوئین صاحب کلان بہادر نے روبرو جملہ اہل خاندان
و معتمدان خلعت مسند نشینی عطا کر کے مالائے مروارید خاص اپنے ہاتھ سے زیب گلو کئے نواب صاحب بہادر مع مالی
اور مولوی محی الدین میر منشی رزیڈنسی نے خریطہ گورنری موسومہ نواب صاحب بہادر کھڑے ہو کر پڑھا نواب صاحب بہادر نے
بکمال خیر اندیشی دو دو بینی گورنمنٹ ملکہ معظمہ عالیہ انگلستان کا شکریہ ادا کیا بعدہ دربار برخاست ہوا صاحب کلان بہادر تشریف لے گئے
بتاریخ شانزدہم ماہ ذی قعدہ مطابق ہشتم ماہ فروری سنہ صد افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب فیروز جنگ
کلکتہ کے سفر سے باستقبال حضور پر نور داخل ریاست ہذا ہوئے اور بتاریخ بست و پنجم ماہ ذیقعد مطابق بست و ہفتم ماہ فروری
سنین صدر صاحبزادہ صاحب ممدوح الیہ پیشگاہ حضور معدلت دستور سے بعہدۂ نیابت سرفراز فرمائے گئے اور باجتماع جملہ اہل
خاندان و اعیان و ملازمان پروانۂ عہدۂ نیابت مع خلعت معمولہ سی کشتی و یک زنجیر فیل و یک راس اسپ و پالکی و چتر بادکش زرین حضور والا سے

عطا ہوا موئف نے جو اس تقریب فرحت ترتیب مین قصیدہ لکھا ہے وہ یہ ہے

قصیدہ

ضیائے نیّرِ چرخِ برین زہے نائب — چراغِ روشنِ اہلِ زمین زہے نائب

طبیبِ دانش و امر گزین زہے نائب — برتبہ از ہمہ بالانشین زہے نائب

نہالِ جود و سخاوت بہارِ لطف و عطا — گلِ شگفتہ باغِ یقین زہے نائب

بعید نیست کہ او سرورِ زمانہ شود — بہر نقیر کہ باشد معین زہے نائب

شکستہ دل ز درِ او نمیرود سائل — نشد ز روے کسے شرمگین زہے نائب

مہِ سپہرِ کرم آفتابِ جاہ و حشم — جلائے مرآتِ اہلِ زمین زہے نائب

وگر بادبنود احتیاجِ ظلِ ہما — بہر سریکہ نہد آستین زہے نائب

سلوک او بجہان کرد دشمنان را دوست — بدل نداشتہ جز مہرِ کین زہے نائب

بہ بذل و لطف برآورد نام در عالم — لُٹاند نقش سخا بر نگین زہے نائب

بدامِ خویش کند بند نسرِ طائر را — جو بر شکار نماید کمین زہے نائب

کند موافقِ ارشادِ حق تعالیٰ کار — رموز دانِ کلامِ مبین زہے نائب

ز بخل و بغض و عداوت کشیدہ دامن دور — بلطف و مہر و مروت قرین زہے نائب

سپاہ خصم کجا تابِ جنگ او دارا — درو ہزار صفِ آہنین زہے نائب

شوند بستہ سرِ سرکشان لفتراکش — نہد بہ توسنِ جرأت چو زین زہے نائب

اور اسی سال مین عقد نکاح صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست کا دختر نیک اختر صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم سے منعقد ہوا چنانچہ تاریخ جشن کتخدائی اس قطعہ سے ظاہر ہے

عبید اللہ خان نوشاہ عالم — چہ شانِ او تعالےٰ اللہ تبارک

چہ بزم فرحت و عشرت بیاراست — طرب از دے بیکدم نیست منفک

بفکرِ گفتنِ تاریخ بودم — شنیدم از لسانِ غیب اینک
بناگہ حسن مے گوید باتما — مبارک جشنِ جمشیدی مبارک

۱۲۸۷ھ

اور اس مصرع سے بھی تاریخ برآمد ہوتی ہے مصرع

عبید اللہ خان نوشا بنے ہین

۱۲۸۷

بتاریخ بست وپنجم ماہ ذی الحجہ مطابق بست وہشتم ماہ مارچ سنین صدر کپتان میو صاحب داخل ریاست ہذا ہوکر نظر باغ مین فروکش ہوئے اور نواب صاحب بہادر سے ملاقات کرکے کپتان جمیس ملیر صاحب بہادر کے عیادت کے واسطے بجانب قرولی روانہ ہوئے اتفاقاً اسی تاریخ آٹھ بجے دن کے کپتان جمیس صاحب بہادر نے بمقام قرولی انتقال کیا بتاریخ بست و ششم ماہ ذالحجہ مطابق بست ونہم ماہ مارچ سنین صدر حضور نواب صاحب بہادر نے صفیہ بیگم دختر صاحبزادہ محمد بخت بلند خان صاحب مغفور سے نکاح ثانی فرمایا اور اسکے دوسرے روز طعام ولیمہ علما و صلحائے شہر کو نظر باغ مین کھلوایا بتاریخ ہفتدہم ماہ اکتوبر ۱۸۷۱ء بشکوے حضور انور فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد یونس علیخان نام رکھا گیا - افسوس صد افسوس بعد چندے اوس مولود مسعود نے انتقال کیا - اور اسی سال مین صاحب زادہ حافظ محمد عبد الکریم خان صاحب خلف الصدق حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے کہ مقام دار الخیر اجمیر مین عہد نواب وزیر الدولہ بہادر سے بسبب نزاع باہمی سکونت پذیر تھے - ریاست ہذا مین آکر انتقال فرمایا صاحبزادہ صاحب مرحوم کی مُہر مین یہ سجع کندہ تھا -

اخترِ برجِ کرم عبد الکریم ابنِ امیر

اور اسی سال مین جنابہ سلطان جہان بیگم صاحبہ محل اول حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ نے انتقال فرمایا اونکی جاگیر تعدادی لعہ ۳۱ ـ شامل خالصہ ہوئے - اور اسی سال مین سند رونگی درستی اور تعمیر کی اجازت کہ چالیس برس سے مسدود تھی بصلاح اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک بمعرضِ وقوع آئی بتاریخ بست و ششم ماہ ذی الحجہ مطابق ہیجدہم ماہ مارچ سنین صدر موافق دوازدہم چیت بدی سمت ۱۹۲۷ روز شنبہ وقت نصف شب بشکوے دولت و اقبال افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ نائب الریاست فرزند ارجمند تولد ہوا اوس - آفتاب چرخ نکو اختری - خوب سیرت - بلند اختر - مہر کشورستان - آفتاب عبید اللہ خان کا اسم تاریخی صاحبزادہ محمد عبد اللطیف خان حاکم الملک رکھا گیا اور تاریخ ولادت اس مثنوی کے آخر مصرع سے بھی صاف ظاہر ہے ؎

مدار المہام ریاست کہ ہست | برقدر او قدر افلاک پست
چو گردید سرسبز باغ مراد | شدہ یعنی روشن چراغ مراد
بمشکوئے والائے آن نامور | ز برج حمل مہر شد جلوہ گر
چو غواص طبعم بہ بحر سخن | پئے سال تاریخ شد غوطہ زن
گہر سنج شد خضر فرخ نہاد | کہ طفل جوان بخت والا نژاد

١٢٨٧ ہجری

اور اسی سال میں مشکوئے اعزاز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ فرزند ارجمند بطن دختر صاحبزادہ فیض محمد خان صاحب مرحوم سے تولد ہوا اوس کا نام صاحبزادہ **عبد القیوم خان** رکھا گیا۔ چنانچہ تاریخ ولادت ہذا سے صاف ظاہر ہے ؎

بافضال خداوند یگانہ | کریم و خالق و رزاق متعال
چو صاحبزادہ نامی عبد قیوم | گرامی خان والاشان باقبال
چو خورشید درخشان گشت طالع | فروزان شد جہان جاہ و اجلال
سکان حضرت اعزاز امرا | معز الملک بحر جود و افضال
کہ صاحبزادہ احمد خان بہادر | بشوکت جنگ ہست آن فرخ افعال
شدہ بیت الشرف خورشید و مہ را | گزان برجیس گیرد فرخی فال
کہ بود از پنجشنبہ نہم روز | ز رمضان ہفتمین بے قیل و بے قال
کہ ہاتف اختر اعزاز تاریخ | بگوشش جان من فرمود فی الحال

١٢٨٧ھ

بتاریخ پنجم ماہ محرم الحرام ١٢٨٩ ہجری کپتان چیک صاحب بہادر وارد ریاست ہذا ہو کر بنگلہ واقع کوہچہ پر فروکش ہوئے بعد ازان صاحب موصوف حضور نواب صاحب بہادر کی ملاقات کے واسطے قلعہ معلی میں تشریف لائے حسب قاعدۂ مجریہ سابق نواب صاحب بہادر نے پانچ قدم مشایعت کر کے ملاقات فرمائی بعد اختتام کلام شوقیہ و انفراغ عطر و پان صاحب بہادر رخصت ہو کر تشریف لے گئے۔ بتاریخ ہفتدہم ماہ ذیقعد ١٢٨٩ ہجری مطابق نوزدہم ماہ جنوری ١٨٧٣ء نواب صاحب بہادر کرنل جارس بروک صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجستان کی ملاقات کے واسطے بوقت مغرب پالکی پر سوار ہو کر جانب چھاونی

دیولی تشریف فرما ہوئے - جب سواری نواب صاحب بہادر کی صاحب کلان بہادر کے خیمہ کے قریب پہونچی سواران رسالہ
وپیادگان پلٹن انگریزی نے حسب دستور سلامی ادا کی جب نواب صاحب بہادر سواری سے اُترے صاحب کلان بہادر وموٹر
صاحب بہادر سکرتر وسور صاحب ڈاکٹر نے شامیانہ سے نکل کر لب فرش استقبال کیا - اور صاحب کلان بہادر نواب صاحب بہادر
کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر خیمہ میں تشریف لائے اور کرسیون پر جمیع صاحبان مذکورین علی قدر مراتب بیٹھے آدہ گھنٹے کے قریب بیٹھکر
بعد عطر وپان کے نواب صاحب بہادر مرخص ہوئے - اور اپنے خیمہ گاہ پر تشریف لائے - بتاریخ سی ام ماہ مذکور صاحب کلان
بہادر گیارہ بجے دن کے مع کپتان میور صاحب بہادر نواب صاحب بہادر کی ملاقات کے واسطے تشریف لائے - سواران
رسالہ وپیادگان پلٹن نے حسب قاعدہ سلامی ادا کی حضور انور بنگلہ سے نکلکر صاحب کلان بہادر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر
بنگلہ میں رونق افروز ہوئے اور کرسیون پر بیٹھے دو گھنٹہ گفتگو ئے شوقیہ رہی بعد عطر وپان کے صاحب کلان بہادر مرخص ہو کر اپنی
فرودگاہ پر تشریف لائے بعد ازان کوچ فرمایا بماہ فروری ۱۸۷۲ء رائٹ آنربل ارل آف میو صاحب بہادر نواب گورنر جنرل نائب السلطنت
ناظم اعظم کشور ہند نے انتقال فرمایا - اور اسی ایام میں صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان خلف صاحبزادہ کریم اللہ خان نے اِس جہان
گزران سے رخت اقامت باندہا -

کیفیت دورۂ نواب امین الدولہ بہادر بجانب پرگنہ چہپڑہ وگوگور وغیرہ علاقہ ریاست ٹونک

بتاریخ بست ودوم ماہ ذی الحجہ ۱۲۸۸ھ ہجری مطابق سوم ماہ مارچ ۱۸۷۲ء نواب صاحب بہادر مع خاصان درگاہ فلک استناد
بنا بر انتظام پرگنہ چہپڑہ روانہ ہو کر بتاریخ بست وچہارم ماہ مذکور رونق افروز پرگنہ مزبور ہوئے - عامل وپیشکار وکارپردازان ومعززان سرکار
فیض آثار وساہوکاران ومہاجنان پرگنہ مذکور نے حسب دستور استقبال کر کے نذرین پیش کین اور بطور چراغان کوچہ وبازار میں چراغ
روشن کئے گئے - نواب صاحب بہادر نے بنفس نفیس مقدمہ ہا ایک مستغیث کا فیصل فرما کے رعایا اور برایا کو شادان وفرحان
کیا اور استمرارات مشتملہ آبادی اراضی غیر آباد وداجازت کندگی چاہات ورعایت محصول سائر راہداری جاری کئے چنانچہ چند روز میں بسبب
نیک نیتی وخوش اقبالی بندگان حضور معدلت نشور کے ایک سو چاہ جدید کندہ ہوئے بعد انتظام ضروری ہولاہدی نواب صاحب
بہادر بنا بر شکار کہ شیوۂ امرائے ذوی الاقتدار ہے متوجہ ہوئے اور اسی سال میں بشکوے صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خانصاحب
فرزند متولد ہوا - باسمہ صاحبزادہ ظہور احمد خان موسوم کیا اسی ایام میں بشکوے صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان صاحب فرزند تولد

ہوا اوسکا نام صاحبزادہ ولی محمد خان رکہا گیا بعد چندے انتقال ہوگیا اور اسی ایام مین مشکوے صاحبزادہ محمد بشیر خان خلف
صاحبزادہ محمد منیر خان فرزند تولد ہوا اسم اوسکا **صاحبزادہ عبد القیوم خان** رکہا - اور بتاریخ بست و دوم ماہ محرم الحرام
سنہ ۱۲۸۹ھ بروز شنبہ نواب صاحب بہادر دام اقبالہٗ بعد شکار بسواری اسپان بطریق ڈاک روانہ بجانب پرگنہ سرونج ہوئے
کپتان مارٹین صاحب بہادر سے بمقام چہاولی گوناہ ملاقات فرمائی اور اوسی جگہ حضور والا نے دو خیمے اور قالین نفیس خریدی اور
اضافہ تنخواہ شیخ ہاشم علی معتمد سرکار حاضر باش محکمہ اسسٹنٹی کا بنظر پرورش و پرداخت فرمایا اور اسی تاریخ مین بوقت شب وہان
سے کوچ کیا - بتاریخ بست و چہارم ہنگام یکپاس روز برآمدہ حضور والا داخل پرگنہ سرونج ہوئے عامل و پیشکار و جملہ کارپردازان و ساہوکاران
و مہاجنان پرگنہ مسطور نے استقبال کرکے نذرین پیش کین چونکہ مدت انتظام دوازدہ سالہ اجارہ مقررہ عہد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر
مغفور نے انقراض پایا تہا نواب صاحب بہادر مع ارکین دولت ابدمدت اجارے کے انتظام مین مصروف ہوئے - الحاصل
بندوبست اجارہ ہشت سالہ عمل مین آیا ازان بعد نواب صاحب بہادر نے خلعت خوشنودی عامل و پیشکار و کارپردازان و پٹیلان
و پٹواریان و عہدہ داران کو عطا فرمایا بتاریخ بست و پنجم ماہ صفر المظفر سنہ صدر پرگنہ مذکور سے مراجعت کرکے بتاریخ بست و ششم
داخل پرگنہ چہپڑہ ہوگئے - اور بتاریخ دوم ماہ ربیع الاول سنہ مرقوم الصدر پرگنہ مذکور سے روانہ ہوکر بتاریخ چہارم داخل پرگنہ علیگڈہ ہوگئے
اور ایک روز وہان قیام فرماکر بتاریخ ششم ماہ مذکور بوقت یکپاس روز برآمدہ رونق افروز ریاست ٹونک ہوئے جمیع اہل خاندان
و ارکین دولت و کارپردازان ریاست نے موضع چوکی تک استقبال کیا - نصیب دشمنان اس سفر مین طبیعت حق طویت
بندگان حضور معدلت نشور بہ سبب تمازت آفتاب و حرارت موسم وحدت باد سموم مرکز اعتدال سے سوء المزاج کیطرف مائل ہوئے
آخر صدقات و خیرات و دعائے سحری و نیم شبی اہل اللہ سے صحت حاصل ہوئی - بعد غسل صحت جملہ کارپردازان و معززان ریاست
نے حضور والا مین نذرین پیش کین اور اتواپ تہنیت چار دن توپخانون سے سر ہوئین اور مولوی حکیم سید محمد دائم علیخان
طبیب خاص کو اس تقریب فرحت قریب مین خلعت خاص عنایت ہوا اور اسی سال مین لارڈ میو صاحب ایک مسلمان ولایتی
کے ہاتہ سے ہلاک ہوگئے - بتاریخ نوزدہم ماہ ربیع الآخر سنہ صدر بمشکوے صاحبزادہ عبد المجید خان خلف صاحبزادہ محمد
بخت بلند خان صاحب فرزند تولد ہوا اوسکا اسم عبد الحمید خان رکہا گیا - بتاریخ پنجم ماہ جمادی الاولے سنہ صدر مطابق دوازدہم
ماہ جولائی سنہ مذکور کپتان میور صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک بحصول رخصت سہ ماہ بجانب ولایت تشریف فرما ہوئے
بتاریخ چہاردہم ماہ جمادی الاخری سنہ صدر حافظ لطف اللہ ناظم عدالت دیوانی ریاست ہذا و جاگیردار موضع موہ و مرتضیٰ پورہ نے اس

جہان فانی سے رخت اقامت باندھا۔ بتاریخ سیزدہم ماہ شعبان المعظم مطابق ہفتدہم ماہ اکتوبر سنین صدر کپتان میور صاحب بہادر
اجنٹ از دتی و ٹونک ولایت خود سے سبب پور ہوتے ہوئے ٹونک مین تشریف لائے اوسی روز بعد مغرب بجانب چہاؤنی
دیولی روانہ ہوئے۔ بتاریخ شانزدہم ماہ اکتوبر سنہ صدر شاہزادہ ثریا جاہ مع مرد و زن تخمیناً تین سو پچاس بسواری پالکی و بہلیان و رتہہ
وغیرہ فایز ٹونک ہوکر حکیم سید ور شاہ صاحب کے مکان پر فروکش ہوئے بعد چندے عقد شادی کتخدائی شاہزادہ موصوف
بصد تزک و احتشام ہمشیرۂ عزیزۂ حضور نواب صاحب بہادر سے منعقد ہوا اور اسی سال مین کہ محکمۂ اپیل و محکمۂ شرع شریف برخاست
ہوئی تہی بدستور سابق مقرر فرمائی گئی بتاریخ ششم ماہ ذیقعدہ سنہ صدر بشکوے حضور لامع النور دختر نیک اختر تولد ہوئی اوسکا
اسم مبارک ابرار النسا بیگم رکہا گیا اور اسی سال مین ضرب سکہ بنام نامی حضور پرنور دام اقبالہٗ اس عبارت سے مزین ہوئی ؎

مبارک سکہ زد از فضل یزدان	رئیس ٹونک ابراہیم علیخان

اور مہر کو چک پر یہ شعر کندہ ہے ؎

سر آرائے عالم تا جہانست	خلیل اللہ ابراہیم خان ست

اور اسی سال مین بشکوے صاحبزادہ حافظ حفیظ اللہ خانصاحب خلف صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب فرزند
سعادت پیوند تولد ہوا اوسکا نام کرامت اللہ خان رکہا گیا اور اسی ایام مین بشکوے صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خانصاحب
شرف خلف الصدق صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا اوسکا نام صاحبزادہ
عبداللہ خان رکہا گیا۔ صاحبزادہ مذکور بعد چندے راہی ملک بقا ہوا۔ بتاریخ پنجم ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۲۹۰ھ بشکوے حضور
لامع النور دختر نیک اختر تولد ہوئی۔ اوسکا اسم ہمایون اختر النسا بیگم رکہا گیا بتاریخ دہم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر جناب افتخار الامرا فخر الملک
صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ بعد نماز عید الضحیٰ گہوڑے سے زمین پر گرے۔ دست بخیر دہنے
پاؤن پر سخت صدمہ پہنچا۔ بتاریخ سوم ماہ محرم الحرام سنہ صدر بشکوے حضور پرنور دختر فرخندہ پیکر تولد ہوئی اوسکا نام احمر النسا بیگم
رکہا گیا۔ بتاریخ بستم ماہ مذکور سنہ صدر نائب صاحب بہادر نے غسل صحت فرمایا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ غسل صحت نواب محمد سلیمان خان
بہادر اسد لکہنوی سے یادگار ہے **قطعہ**

امیر اعظم رئیس ذی شان لقب ہے فیروز جنگ جسکا	حسین و خوش خُلق و ذی مروت سخی دوران ہزبر جرأت
فہیم و عادل شریف پرور خجستہ خو صاف طینت از حد	نیابت اسکے پر بیت کعبہ ہے موجب رونق ریاست

نہایا افضال ایزدی سے مہِ محرم کی بیسوین کو | جو گر کے گھوڑے سے رہنے پا مین تھی سیدۃ النسٰی کو اک نزہت
اسد کو تھی فکر سال زبس کہ فرقِ اعدا کو دور کر کے | کہا مسیحا نے یون فلک سے مبارک اب ہوئی غسلِ صحت
۱۲۷۴ھ

اور اسی سال مین نائب صاحب بہادر نے کار نیابت اپنی عموی صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان صاحب کو تفویض فرمایا صاحب زادہ صاحب موصوف نے کار نیابت کو بحسنِ انتظام و بکمال نظم و نسق انجام دیا اور اسی سال مین لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر ویسرائے گورنر جنرل کشور ہند رپن صاحب بہادر گورنمنٹ کی جانب سے ہندوستان مین رونق افروز ہوئے - اور اسی سال مین صاحب زادہ محمد مصطفٰے خان خلف نواب عبد الصمد خان عرف سمند خان ہمراہی نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرام گاہ نے انتقال کیا اور انہین دنون مین صاحب زادہ محمد منیر خان صاحب خلف حضرت امیر الدولہ بہادر شمشیر جنگ نے انتقال فرمایا سجع اوس عرفان مآب کا یہ ہے -

زنورِ الٰہی محمد منیر

بتاریخ بست و چہارم ماہ فروری ۱۸۷۵ء بمشکوے حضور خود بدولت و اقبال فرزند مہ جمال تولد ہوا اوسکا اسم ہمایون صاحبزادہ محمد غیاث الدین خان رکھا گیا - چنانچہ مؤلف نے یہ قطعہ تاریخ کہا

در وقتِ سعد و نیک بمشکوے ذی حشم | پوری کہ مثلِ او نہ بآفاق خلق گشت
گر آبرو تو داری بدل فکر سال او | گو - مہر نیم روز سپہر سرور - ہست
۱۲۹۱ھ

الفاظ مہا الشمس الضحٰی ۱۲۹۱ھ سے بھی تاریخ تولد برآمد ہوتی ہے - بتاریخ سوم ماہ فروری ۱۸۷۶ء حیف صد حیف وہ نونہال چمن اقبال باد خزان ممات سے پامال ہوا اور اسی ایام مین بمشکوے اعز الامرا معز الملک صاحب زادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ فرزند ارجمند تولد ہوا - اسم مبارک صاحبزادہ محمد عبد القدوس خان رکھا گیا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ ولادت ہے

خداوندِ جہان خلاقِ عالم | منزہ از شریک و مثل ہمسر
بہ صاحب زادۂ اعزاز اُمرا | معز الملک احمد خان بہادر
دلاورِ شوکتِ جنگ ابرِ نیسان | بجفل فیض و در میدان غضنفر
عطا فرمود صاحب زادہ نامی | حسین و خوبرو و ماہ پیکر
محمد عبدِ قدوس ست نامش | کہ بادش دولت و اقبال یاور

ز شعبان ہفدہم در پنجشنبہ — بہ نصف شب برآمد ماہ انور

میلاد از میر نو مسعود

ز تاریخ او در بحر فکرت — چو جستم مثل غواص شناور

خرد گفتا از سر اقبال تاریخ — ز برج شوکت و اعزاز نیر

۱۲۹۱ھ

بتاریخ سلخ ماہ رجب المرجب سنہ صدر بشکوئے صاحبزادہ احمد سعید خان عرف ولایتی میان خلف الصدق صاحبزادہ حافظ محمد بخت بلند خان صاحب فرزند سعادتمند تولد ہوا اوسکا اسم سعید صاحب زادہ ابو سعید خان رکھا گیا اور اسی ایام مین بشکوئے صاحب زادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب برادر حضور پرنور دام اقبالہٗ فرزند سعادتمند تولد ہوا اوسکا اسم مبارک صاحبزادہ محمد عبد السمیع خان رکھا گیا چنانچہ تاریخ ولادت اس قطعہ سے ظاہر ہے ؎

ز لطف باغبان باغ ہستی — شگفتہ شد گل امید و آمال

ز روئے خرمی در دہر فانی — جوانی نو شدہ پیر کہن سال

ز فیض مولد آن راحت جان — دل عالم شدہ مسرور و خوش حال

چو تاریخ تولد آن سر حسن — بجستم در دلم بگذشت فی الحال

ہمیشہ از سر حشمت لطافت

بود تابندہ این خورشید اقبال

۱۲۹۲ھ

بتاریخ ہفتدہم ماہ محرم الحرام ۱۲۹۲ھ مطابق چہاردہم ماہ فروری ۱۸۹۶ع صاحب زادہ احمد اللہ خان صاحب و صاحب زادہ حافظ محمد عبد الوہاب خان صاحب بحکم بندگان عالی واسطے استقبال صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان کے تا موضع دوتانہ تشریف لے گئے اور حضور والا نے تالاب دریاے بناس استقبال فرمایا صاحب رزیڈنٹ بہادر موصوف فایز ٹونک ہوکر بنگلہ پر فرودکش ہوئے - اتواپ سلامی کے تیرہ فیر سر ہوئے - چار بجے دن کے صاحب رزیڈنٹ بہادر ممدوح الیہ بنابر ملاقات حضور انور قلعہ معلی مین تشریف لائے اور قبل تشریف آوری صاحب رزیڈنٹ بہادر کے ہر دو صاحبزادگان مسبوق الذکر نے بموجب حکم سرکار تا جامع مسجد واقع امیر گنج مشایعت فرمائی اور حضور والا نے بھی تا در دیوان خانہ استقبال فرمایا حضور پرنور نے بعد تقسیم عطر و پان بنفس نفیس خود ہار مقیشی زیب گلوئے صاحب موصوف فرمایا بعد رخصت ہر دو صاحبزادگان موصوف نے جامع مسجد تک پیشوائی کی اور اوسی تاریخ بعد نصف اللیل صاحب موصوف راہی چھاونی دیولی ہوئے - بتاریخ نوزدہم ماہ محرم الحرام مطابق

شانزدہم ماہ فروری سنین صد اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ حسب الحکم حضور والا چھاونی
دیولی کو تشریف لیگئے اور اسی تاریخ بوقت نصف اللیل حضور پرنور موضع دہوان پرگنہ ٹونک کو تشریف لیگئے وہان سے علی الصباح
نائر چھاونی دیولی ہوکر صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان سے ملاقات فرمائی بعد استحصال ملاقات حضور والا موضع دہوان مین
ہوتے ہوئے موضع ساکنا مین رونق افروز ہوئے وہان سے چلیگڈہ علاقہ ٹونک مین تشریف زما ہوکر سیر و شکار مین شاغل
ہوئے بعد انفراغ سیر و شکار ٹونک مین واپس تشریف لائے - بتاریخ دہم ماہ صفر المظفر سنہ صد ہمشکو کے اعزاز الامرا معز الملک
صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ فرزند سعادت پیوند تولد ہوا اوسکا نام صاحبزادہ باقی محمد خان رکھا گیا چنانچہ تاریخ ولادت یہ ہے

بتائید خدائے حی قیوم — خداوند یگانہ پاک داور
چو صاحبزادہ باقی محمد — بخان فرخندہ اختر نیک اطوار
بعالم شمع ہستی را بیفروخت — ز نورش روز روشن شد شب تار
ز شادی حضرت اعز از امرا — معز الملک صاحبزادہ سردار
کہ احمد خان بہادر شوکت جنگ — بود آن سرور ابر گہر بار
چو بلبل برگل رویش نجندید — بہار تازہ اش آمد بگلزار
دہم تاریخ از ماہ صفر بود — ز شنبہ صبح صادق بعد اسحار
سروش غیب گفت از روے الہام — کہ سالش اختر ملک ست بشمار

۱۲۹۲ھ

بتاریخ بست و یکم ماہ شوال المکرم سنہ ۱۲۹۲ ہجری نواب مستطاب معلی القاب لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر کشور ہند تشریف فرمائے
پرگنہ نیماہیڑہ علاقہ ریاست ٹونک ہوئے - چونکہ حضور والا کی طبیعت ناساز تھی اپنی جانب سے صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب
و صاحبزادہ حافظ عبد الوہاب خانصاحب کو مع اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ بجانب
نیماہیڑہ روانہ فرمایا صاحبزادگان موصوف نے مع عامل و استمرار داران تا سرحد پرگنہ نیماہیڑہ نواب گورنر جنرل بہادر کا استقبال
فرمایا نواب گورنر جنرل بہادر بعد مزاج پرسی صاحبزادگان و استدراک خیریت دربار فایز پرگنہ مذکور ہوئے - اتواب سلامی
کے اکیس فیر سر ہوئے اور بعد آدہ گھنٹہ کے تیرہ ۱۳ فیر سلامی صاحب رزیڈنٹ بہادر راجپوتانہ کے سر ہوئے دو خوان طعام
و بست ۲۵ و پنج کشتی فواکہ و بست ۲۵ و پنج سبوچہ شیرینی و بست ۲۵ و پنج سبد مقبولات خدمت مین نواب گورنر جنرل بہادر کے

پیش کیے گئے اور ایک خوان طعام و یازدہ سبد بقولات سبز و یازدہ کشتی فواکہ و یازدہ سبو چہ شیرینی صاحب رزیڈنٹ بہادر کی خدمت مین پیش کیے گئے بعد تناول طعام نواب گورنر جنرل بہادر دو ساعت قیام فرما کر تشریف فرمائے چتوڑ ہوئے بتاریخ بست و دوم ۲۲ ماہ مذکور بوقت آٹھ بجے شب کے نواب گورنر جنرل بہادر مع ہمراہیان واپس تشریف لائے اتواپ سلامی کے فیر حسب معمول سر ہوئے اور میوہ جات کی کشتیان حسب دستور سابق پیشکش ہوئین صاحبان موصوف نے بعد تناول طعام آتشبازی و روشنی چراغان کو معائنہ فرمایا اور کلمات خوشنودی مزاج زبان پر لائے بتاریخ بست و سوم ماہ مرقوم الصدر نواب گورنر جنرل بہادر رخصت فرمائے اودھیپور ہوئے بتاریخ ہیجدہم ماہ ذی الحجہ مطابق شانزدہم ۱۶ ماہ جنوری سنین صدر حضور نواب صاحب بہادر بنا بر ملاقات شہزادہ پرنس آف ویلز بہادر ولی عہد ملکہ معظمہ بجانب اکبر آباد بسواری کالسکہ روانہ ہوئے صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان و صاحب اسسٹنٹ صاحب ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک وغیرہ نے حضور والا کی پیشوائی اگرہ کے اسٹیشن تک فرمائی اور اتواپ سلامی کی سترہ فیر قلعہ اکبر آباد سے سر ہوئے بتاریخ بست و پنجم ماہ جنوری سنہ صدر نواب صاحب بہادر نے بمعیت دیگر روسائے ہند مع سرداران مفصلہ ذیل متابعت فرمائی ۔

تفصیل اسمائے صاحبزادگان ہمراہی

افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ ۔ صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان صاحب ۔ صاحب زادہ احمد اللہ خانصاحب ۔ صاحب زادہ محمد صدیق خانصاحب ۔ اعزاز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خانصاحب بہادر شوکت جنگ ۔ صاحب زادہ محمد خان صاحب خلف الصدق صاحب زادہ حافظ محمد جمال صاحب مرحوم ۔ صاحبزادہ علی احمد خانصاحب خلف صاحبزادہ احمد علی خانصاحب رونق ۔ شہزادہ والاجاہ چار بجے داخل خیمہ گاہ ہوئے اتواپ سلامی کے فیر حسب دستور سر ہوئے بتاریخ بست و ششم ماہ مسبوق الذکر رئیسون کی ملاقات گیارہ بجے دن سے شروع ہوئی چنانچہ بعد ملاقات رئیس کشنگڈھ کے حضور نواب صاحب بہادر کی ملاقات بشمول بمتابعت معمولی مع ہشت صاحبزادگان مذکورین بمعرض وقوع آئی یک صد و یک اشرفی نواب صاحب بہادر نے خدمت مین شہزادہ موصوف کے بطور نذر پیشکش کی شہزادہ موصوف نے نذر قبول فرمائی بعد ازان شہزادہ ممدوح الملیح نے اپنے ہاتھ سے نواب صاحب بہادر کو عطر و پان دیا اسی روز بوقت ۹ بجے شب کے محفل عشرت بتقریب دعوت شہزادہ موصوف منجانب گورنر جنرل بہادر قلعہ اکبر آباد مین

منعقد ہوئی حضور پُرنور مع چہار سرداران مفصلہ ذیل و نُہ خدمتگاران داخل بزم جلسہ ہوئے۔

تفصیل سرداران ہمراہی

صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خانصاحب۔ افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ۔ صاحب زادہ احمد اللہ خان صاحب۔ صاحب زادہ حافظ محمد عبدالرحیم خان صاحب برادر حضور۔ بروز پنجشنبہ وقت سہ پہر شہزادہ والاجاہ مہاراجہ کشنگڈھ سے ملاقات کرتے ہوئے حضور والا سے ملاقی ہوئے النواب سلامی کی اکیس فیر سر ہوئے نواب صاحب بہادر واجنٹ صاحب بہادر ہاڑوتی و ٹونک نے کہ قبل تشریف آوری شہزادہ والاجاہ سے بابر معائنہ آرایش دربار تشریف لائے تھے تا لب فرش مشایعت فرمائی بعدہٗ ان چاردہ سرداران مفصلہ ذیل نے شہزادہ والاجاہ کو نذریں دیں۔

تفصیل سرداران ہمراہی

صاحب زادہ محمد عباد اللہ خانصاحب۔ صاحبزادہ حافظ محمد اکرم خانصاحب۔ افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ۔ صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان صاحب۔ شمس الامرا نظام الملک صاحب زادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ اعزاز الامرا معز الملک صاحب زادہ احمد خان صاحب بہادر شوکت جنگ صاحب زادہ حافظ محمد عبدالرحیم خان صاحب بہادر برادر حضور صاحب زادہ حافظ محمد صدیق خان صاحب صاحب زادہ محمد خانصاحب ماموں حضور۔ صاحب زادہ محمد خانصاحب خلف صاحب زادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم صاحب زادہ احمد اللہ خانصاحب۔ صاحب زادہ علی احمد خان صاحب خلف اکبر صاحب زادہ احمد علی خان صاحب رونق۔ صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب۔ صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب۔ بعد ازاں شہزادہ والاجاہ نے حضور والا کو یہ عطیہ عطا فرمایا۔

تفصیل عطیہ

بندوق برج لوٹن ساخت نو یک عدد (۱۶ فیر) = دوربین ساخت نو دوخمی یک عدد = نیام کتاب نقشہ تصاویر مرصع دو عدد۔

بعدازان نواب صاحب بہادر نے تحائف شہزادۂ والاجاہ کی خدمت مین پیشکش کئے اور اپنے ہاتھہ سے عطر و پان تقسیم فرمایا اور دو ہار مقیشی مع گلوبند طلا و جگنو طلا مرصع شہزادۂ والا تبار کے زیب گلو فرمائی اور دوسرے صاحبانِ عالی شان کو صاحب زادہ محمد عباد اللہ خانصاحب نے عطر پان تقسیم کیا وقت رخصت کے حضور والا کی جانب سے چار سرداران نے تا خیام دیگر رئیس مشایعت فرمائی اور فیر توپ سلامی کے حسب دستور سر ہوئے بتاریخ بست و ہشتم ۲۸ ماہِ ذی الحجہ بست و ششم ماہ جنوری سنین صدر بشکوئے حضور لامع النور فرزند ارجمند تولد ہوا اوسکا اسم مبارک صاحب زادہ محمد علاؤ الدین خان رکھا گیا۔ بتاریخ سیزدہم ماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۹۳ھ روز یکشنبہ بمشکوئے حضور معدلت دستور فرزند سعادتمند تولد ہوا اوس کا اسم ہمایون صاحب زادہ محمد عبد الحفیظ خان رکھا گیا۔ بتاریخ ششم ماہ ربیع الاول سنہ صدر صاحب زادہ محمد بخت بلند خان صاحب نے انتقال فرمایا بتاریخ ہفتدہم ماہ ربیع الثانی سنہ صدر صاحب زادہ محمد اسفندیار خانصاحب کو عہدہ جرنیلی منجانب حضور عطا ہوا بتاریخ شانزدہم ۱۶ ماہ جمادی الاولی روز آدینہ سنہ صدر بمشکوئے اقبال صاحب زادہ محمد عبد الحفیظ خانصاحب اور اسم تاریخی۔ مظاہر الدین احمد رکھا گیا اور اسی ماہ و سال مین بخانۂ راقم فرزند تولد ہوا اوسکا نام سید غضنفر علی رکھا اور اوسکا قطعۂ تاریخ ولادت یہ کہا ہے

تولد چو شد پور فرخ سیر	ز الطافِ خالق بوقتِ پگاہ
خرد گفت از بہر تاریخ آن	بر آمد بگو اختر عز و جاہ ۱۲۹۳ھ

اور اسی سال مین بمشکوئے صاحب زادہ احمد اللہ خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا اوسکا نام صاحب زادہ احمد خان رکھا گیا اور اسی ایام سعادت اقتران مین بمشکوے صاحب زادہ محمد سعید خان صاحب خلف صاحب زادہ محمد عبد الکریم خان صاحب فرزند سعادتمند تولد ہوا اوسکا اسم تاریخی اختر خان ۱۲۹۳ھ رکھا گیا بتاریخ سلخ ماہ جمادی الثانی سنہ صدر بمشکوے صاحب زادہ محمد سعید خان خلف صاحب زادہ محمد بخت بلند خان صاحب فرزند خوش جمال تولد ہوا اوسکا اسم شریف صاحبزادہ محمد شریف خان رکھا گیا اور اسی سال مین بمشکوے صاحب زادہ محمد عبد الغفور خان صاحب خلف صاحبزادہ محمد اکرم خان صاحب فرزند سعادت پیوند تولد ہوا اوسکا نام صاحب زادہ محمد عبد الشکور خان رکھا گیا اور اسی ایام مین خانصاحب محمد جلال الدین خان خلف ممتاز الدولہ اخوندزادہ محمد ایاز خان بہادر استقامت جنگ نے اس جہان فانی سے انتقال کیا بتاریخ ہشتم ماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۹۳ھ حافظ محمد یوسف خلف میر محمد امین الدین نائب اوّل میر منشی بخطاب منشی خاص سرفراز ہوا بتاریخ پانزدہم

ماہ شعبان المعظم سنہ صدر صاحبزادہ محمد علاؤ الدین خان خلف حضور والا نے اس جہان فانی سے انتقال کیا بتاریخ
بست و نہم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر کپتان بیلی صاحب بہادر قائم مقام صاحب اجنٹ بہادر جے پور و اسسٹنٹ صاحب
اجنٹ بہادر راجستان چار بجے دن کے فائز ٹونک ہوئے منجانب حضور بنا بر استقبال صاحب موصوف صاحبزادہ
محمد عبد الحکیم خان صاحب خلف اکبر صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب مرحوم و صاحبزادہ محمد امان خان صاحب برادر خُرد
اشرف الامرا بہادر بھیجے گئے اتواپ سلامی گیارہ فیر قلعہ معلی سے سر ہوئے بتاریخ سی ام ماہ مسبوق الذکر چار بجے دن
کے حضور والا نے مع صاحبزادگان مفصلہ ذیل صاحب موصوف سے بنگلہ پر ملاقات فرمائی۔

تفصیل صاحبزادگان موصوف یہ ہے

صاحبزادہ محمد خانصاحب ماموں حضور۔ صاحبزادہ محمد اسحق خان صاحب برادر حضور۔ صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب برادر حضور۔
صاحبزادہ احمد اسد خانصاحب۔ اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب
بعد عطر و پان کے حضور والا قلعہ معلی میں تشریف فرما ہوئے بتاریخ یکم ماہ شوال المکرم مطابق بستم ماہ اکتوبر سنہ صدر تین بجے
دن کے صاحب بہادر نواب صاحب بہادر کی ملاقات کو اونہیں ہر دو صاحبزادگان موصوف کے استقبال سے جو
پہلے پیشوائی کے لئے گئے تھے نظر باغ میں تشریف لائے اور حضور پُرنور سے ملاقی ہوئے بعد اختتام کلمات اشتیاق
و تقسیم عطر و پان صاحب بہادر واپس بنگلہ پر آگئے اور دو گھنٹہ قیام فرما کر بجانب جے پور تشریف فرما ہوئے گیارہ فیر توپ
کے بطور سلامی سر ہوئے بتاریخ بست و پنجم ماہ رجب المرجب سنہ صدر کپتان میور صاحب بہادر پولیٹیکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک
مع میم صاحبہ بوقت صبح داخل ٹونک ہو کر بنگلہ پر فرودکش ہوئے کشا لیعت معمولی و سلامی منجانب ریاست عمل میں آئی چونکہ
صاحب بہادر علیل تھے حضور والا بنا بر عیادت و ملاقات بنگلہ پر تشریف فرمائی بعد ملاقات بندگان عالی قلعہ معلی میں تشریف لائے

کیفیت روانگی حضور پُرنور جانب دہلی بتقریب دربار حضرت ملکہ معظمہ قیصر ہند دامت سلطنتہا

بتاریخ ہشتم ذی قعدہ سنہ مرقوم الصدر لشکر حضوری روانہ ہو کر بتاریخ بست و نہم ماہ مذکور مطابق شانزدہم ماہ دسمبر ۱۸۷۶ء فائز دہلی

آوری حضور والا ہوا اور اسی تاریخ حضور والا بذریعہ ڈاک مقام لسبی علاقہ جے پور میں داخل ہوئے وہاں پہلے سے خبر تشریف
تھے نواب سنکر نواب زین العابدین خانصاحب عرف نواب کلن خان خسر حضور پُرنور مع دس کس مصاحبین کے قیام پذیر
زین العابدین خانصاحب نے دس روپیہ فرق مبارک حضور والا پر نچھاور کئے مصاحبین نے نذریں پیشکش کیں - بتاریخ
بستیم ماہ و سنہ صدر بوقت صبح ریل پر سوار ہو کر شام کو فائز اسٹیشن دہلی ہوئے اسٹیشن پر سواران اردلی خاص عمائد ریاست
حاضر تھے کرنیل برکلی صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک نے مع یک صاحب افسر فوج و یک صاحب کمپ بہادر دہلی
اسٹیشن تک پیشوائی کی اور انگریزی توپخانہ سے سترہ فیر توپوں کی بطور سلامی سر ہوئے اور پلٹن کی دو کمپنی نے کہ خیام
دولت پر حاضر تعین سلامی حضور انور کی ادا کی بتاریخ چہارم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر حضور والا مع صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان
صاحب بنا بر ملاقات صاحب بہادر قائم مقام ریذیڈنٹی راجستان بذریعہ سواری کالسکہ تشریف فرما ہوئے - اور بتاریخ پنجم ماہ
مسطور کرنیل برکلی صاحب بہادر ہاڑوتی و ٹونک مع ڈاکٹر ڈفنوک صاحب بہادر و کرنیل فوج چھاؤنی دیولی جہت معائنہ سامان
لشکر حضوری تشریف لائے سواران و پیادگان سرکاری نے بدستور سلامی ادا کی مگر توپوں کی سلامی بوجہ ممانعت کرنیل
برکلی صاحب بہادر نہوئی حضور والا نے بعد اختتام کلمات اشتیاق ہر سہ صاحبان مذکورہ بالا کو عطر و پان اپنے ہاتھ سے دیا اور مقیشی ہار زیب
گلو کیا پھر صاحب ایجنٹ بہادر نے اپنے ہاتھ سے مقیشی ہار زیب گلوئے حضور والا کیا بعد رخصت مشایعت و سلامی فوج
حسب دستور عمل میں آئی بعدازاں حضور جہت ادائے نماز جمعہ بگی پر سوار ہو کر جامع مسجد میں گئے اور اسی تاریخ خانصاحب سعداللہ خانصاحب نے یک
جمعدار منجانب مہاراجہ صاحب بہادر رئیس جودہ پور بنا بر مزاج پرسی حضور والا حاضر دربار ہو کر پنجروپیہ بطور نذر پیشکش کئے بتاریخ
دوازدہم ماہ ذالحجہ سنہ صدر حضور والا بنا بر ادائے مراسم تعزیت شیودان سنگہ بہادر متوفی رئیس ریاست الور مہاراجہ
منگل سنگہ رئیس حال ریاست الور کی فرودگاہ پر تشریف فرما ہوئے بوجہ تعزیت حسب قاعدہ راجستان سلامی ہوئی پھر حضور
انور بعد ادائے مراسم تعزیت جہت ادائے ماتم پرسی مہاراجہ رانا پرتہی سنگہ بہادر متوفی رئیس جہالاوار و رئیس حال ریاست
موصوفہ کے خیمہ گاہ پر فائز ہو کر حسب قاعدہ مستمرہ ملاقی ہوئے - بتاریخ سیزدہم ماہ مسبوق الذکر سنہ صدر وقت نصف النہار
ڈاکٹر ڈفنوک صاحب بہادر مع جیکٹ صاحب بہادر بنا بر ملاقات حضور والا تشریف فرمائے خیمہ گاہ ہوئے حضور انور
نے تا در خیمہ مشایعت فرمائی ہنگام رخصت بندگان عالی نے اپنے ہاتھ سے عطر ملا اور پان دیا اور ہار مقیشی زیب گلو
کیا بعدہٗ بوقت ایک بجے دن کے صاحب اسسٹنٹ بہادر منتظم ریاست کوٹہ بنا بر ملاقات خیمہ گاہ حضور والا پر تشریف

فرما ہوئے پیشوائی و تواضع عطر و پان حسب دستور عمل مین آئی اسی روز معتمد رئیس الور مع یک کس بنا بر مزاج پرسی حضور پرنور
حاضر حضور ہوا اور پانچ روپیہ بطور نذر پیشکش کر کے دو روپیہ فرق مبارک بندگان عالی پر نچھاور کرکے مشار الیہما کی تعظیم نہین
ہوئی بعد ازین منجانب رئیس جہالاواڑ و بہائی مع یک کس جمعدار جہت مزاج پرسی حضور والا حاضر ہوا اور پانچ روپیہ بطور نذر
پیشکش کئے انکی بھی تعظیم نہوئی بتاریخ بست و چہارم ماہ دسمبر ۱۸۷۶ء حسب ترقیم کرنل جی سی برکلی صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ
ہاڑوتی و ٹونک کمپنی ہائے پیدل و پلٹن رنگین داسپان باسامان زرین و فیل نشان و نوبت صدا توامان دو ضرب توپ تحت
باہتمام صاحبزادہ محمد اسفندیار خان و دیگر افسران با تحت شیخ کریم بخش میر سامان قلعہ کے متصل جلوس گاہ معینہ پر قیام پذیر ہوئے اسیطرح ہر ایک رئیس کا سامان جلوس موقع موقع جلوس گاہ
معینہ پر مرتب تھا بعد ازان ہر ایک رئیس بگی پر سوار ہو کر جلوس گاہ پر آیا چنانچہ روانگی سے ایک گھنٹہ پہلے ڈاکٹر ڈفنوک
صاحب بہادر خیمہ گاہ حضور والا پر تشریف لائے بعد ازان حضور انور مع ڈاکٹر صاحب موصوف و اشرف الامرا عمدۃ الملک
صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ چار گھوڑونکی بگی پر سوار ہو کر مع چار سواران اردلی کے مکان جلوس گاہ مین رونق افروز ہوئے
دو بجے دن کے ویسرائے کشور ہند اسٹیشن پر تشریف لائے اکیس فیر توپون کی بطور سلامی سر ہوئے بعد ازان
ویسرائے کشور ہند نے ہر ایک رئیس سے علی قدر مراتب ملاقات فرمائی بتاریخ بست و پنجم ماہ مذکور سنہ صدر روز دوشنبہ
ساڑھے دس بجے دن کے میجر پی ڈی صاحب ہنڈرسن صاحب بہادر اور ایک محافظ رجمنٹ منجانب نائب السلطنت
گورنر جنرل بہادر کشور ہند بنا بر مزاج پرسی جملہ رؤسا ہندوستان تشریف لائے بعد مزاج پرسی رئیس بھرت پور مزاج پرسی
بندگان عالی عمل مین آئی حضور والا نے جہت استقبال صاحبان موصوف صاحبزادگان مفصلہ ذیل کو بسواری کالسکہ
مع چار سواران اردلی رئیس بھرت پور کے خیمہ گاہ تک بھجوایا ہنگام تشریف آوری صاحبان ممدوح الیہ حضور والا نے
تا لب فرش استقبال کیا اور بعد انفراغ کلام اشتیاق حضور انور نے اپنے دست مبارک سے عطر و پان اور ہار زیب
گلو کئے صاحبان موصوف فرمایا حسب ممانعت صاحبان ممدوح الیہ تا خیام مہاراجہ اور مشایعت عمل مین نہ آئی - بتاریخ بست و
ششم ماہ مسطور سنہ صدر روز سہ شنبہ بارہ بجے دن کے ڈاکٹر صاحب موصوف حضور کے خیمہ مین تشریف لائے بعدہ
حضور والا مع شش سرداران مفصلہ ذیل بنا بر ملاقات ویسرائے کشور ہند تشریف فرمائے -

تفصیل سرداران ہمراہی

صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان صاحب - افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ -

اعزاز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ - صاحبزادہ محمد خان صاحب ماموں حضور - صاحبزادہ محمد خان صاحب خلف اصغر صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم - صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب - بتاریخ بست و نہم ماہ دسمبر سنہ صدر ساڑھے تین بجے رات کے نواب گورنر جنرل بہادر مع فارن سکرتر و ایجنٹ گورنر بہادر راجپوتانہ بطور ملاقات بازدید بعد ملاقات رئیس الور حضور والا کے خیمہ مین تشریف لائے حسب معمول مدارات و مشایعت عمل مین آئی بتاریخ بست و نہم ماہ مرقوم الصدر حسب مضمون کیفیت اجنبٹی ہاڑوتی و ٹونک واسطے لانے نشان کے کہ سرکار انگریزی سے حضور والا کو عطا ہوا تھا ایک کس ہوشیار مع شتر کسان تومند بنابر برداشت نشان روانہ کئے گئے جس وقت لشکر حضور مین نشان پہونچا اکیس فیر توپ سلامی سر ہوئے بتاریخ شستم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر ایک سیٹھ نامعلوم الاسم باشندہ بنارس بنابر سلام حضور والا حاضر دردولت ہوا اور حسب قاعدہ نذر پیش کی لیکن اوسکی تعظیم نہوئی تاریخ دوازدہم ماہ مسطور سید عبدالسبحان اہلکار عرف لالہ میان منجانب حضور والا بنابر مزاج پرسی رئیس جودھپور بھیجے گئے اور سید صاحب نے راجہ موصوف کو پانچ روپیہ بطور نذر پیش کئے بتاریخ چہاردہم ماہ مرقوم الصدر بعد ادائے نماز مغرب حضور والا بنابر ملاقات رئیس ممدوح الدح مشایعت و سرداران تعظیمی رئیس مسبوق الذکر تشریف فرما ہوئے رئیس موصوف نے حضور انور کی تا لب فرش مشایعت فرمائی بعد اختتام کلام اشتیاق وغیرہ تقسیم عطر و پان عمل مین آئی اور اس آمد و رفت مین تیرہ تیرہ فیر توپ بطور سلامی سر ہوئے بتاریخ یکم ماہ جنوری ۱۸۷۷ء مطابق پانزدہم ماہ ذی الحجہ ۱۲۹۳ھ ہجری روز دوشنبہ دربار قیصری منعقدہ ہوا اور جملہ رو سا ہندوستان علی قدر مراتب داخل دربار ہوئے چنانچہ قبل روانگی حضور پرنور سواران خاص رسالہ و پیادگان پٹالن خاص و توپخانہ وغیرہ دس بجے دن کے دربار کے متصل فائز ہوئے اور حسب قاعدہ صف بندی عمل مین آئی بعد ازان حضور والا مع ڈاکٹر ڈفنوک صاحب بہادر رونق افروز دربار قیصری ہوئے مشایعت و سلامی حسب دستور عمل مین آئی بعدہٗ منجانب نواب گورنر جنرل بہادر چہار تمغہ بذریعہ فارن سکرتر حضور والا کو عطا ہوئے بعد برخاست دربار حضور انور اپنی فرودگاہ پر تشریف لائے بتاریخ ہفدہم ماہ ذی الحجہ مطابق سوم ماہ جنوری سنین صدر بارہ بجے دن کے حضور والا بنابر ملاقات رئیس ریاست الور تشریف فرما ہوئے مشایعت و سلامی حسب معمول عمل مین آئی بعد ازان رئیس الور حسب ملاقات حضور والا بمشایعت چند معتمدان سرکاری فائز خیمہ گاہ ہوا حضور والا نے تا لب فرش مشایعت فرمائے

تفصیل صاحبزادگان و اہلکاران و مصاحبان ہمراہی

افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ خاص الامرا اعتماد الملک صاحبزادہ محمد خان بہادر شمشیر جنگ - صاحبزادہ

محمد عبدالرحمن خان صاحب شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ صاحبزادہ محمد خان صاحب ماموں حضور اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ۔ صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب۔ صاحبزادہ محمد عبدالکبیر خان صاحب و صاحبزادہ محمد کمال الدین خان صاحب۔ سوائے صاحبزادگان موصوف اہلکاران و مصاحبان سرکار نے حسب الحکم بندگان عالی رئیس موصوف کو نذرین پیشکش کین۔

تفصیل اسمائے اہلکاران و مصاحبان ہمراہی

فخر الزمان معتمد خاص سید ارشاد حسین خان حکیم سید محمد دائم علیخان۔ شیخ محمد نذیر اتالیق پیر محمد امین الدین نائب اوّل میر منشی حافظ محمد یوسف منشی خاص۔ رحیم بخش پسر میر سامان شیخ محمد عبدالرحمن و شیخ علی محمد و شیخ عبدالعزیز برادران محمد نذیر اتالیق عبدالرحمن خان خلف کپتان اختر بلند خان۔ وزیر خان۔ ناصر خان۔ احمد سعید خان خلف محمد دستگیر خان رسالدار رستم خان پسر سوبیخان۔ کریم اللہ خان۔ رام چندر۔ انگریزی دان۔ رئیس الور نے فخر الزمان معتمد خان سید ارشاد حسین خان و حکیم سید محمد دائم علیخان طبیب خاص حضوری و شیخ محمد نذیر اتالیق کی نذرین مسند سے اوٹھکر لین بعد الفراغ نذر وغیرہ حضور والا نے رئیس الور کو عطر و پان دیا بعد ازان رئیس موصوف رخصت ہوا حسب الحکم حضور والا معتمدان سرکاری نے رئیس موصوف کی تا در خیمہ مشایعت کی اور اسی روز مہاراجہ ظالم سنگہ رئیس جہالاوار پاٹن حضور والا کی ملاقات کو تشریف لائے منجانب حضور انور فخر الزمان معتمد خاص سید ارشاد حسین خان و شیخ محمد نذیر اتالیق نے رئیس موصوف کی تا در خیمہ پیشوائی کی اور حضور والا نے تا لب فرش مشایعت فرمائی وقت رخصت عطر و پان کی تواضع عمل مین آئی ہر دو معتمدان نے تا در خیمہ رئیس موصوف کا استقبال کیا اور اسی روز صاحب اجنٹ بہادر مع ڈاکٹر ڈفونک صاحب بہادر بنا بر ملاقات حضور انور خیمہ پر تشریف لائے حضور والا نے تا لب فرش مشایعت فرمائی اور بہنگام رخصت عطر و پان دیا گیا اور ہار مقیشی حسب قاعدہ حضور والا نے زیب گلوئے ہر دو صاحبان بہادر فرمایا بعد ازان صاحب رزیڈنٹ بہادر راجپوتانہ حضور انور کی ملاقات کو تشریف فرما ہوئے حضور والا نے تا لب فرش استقبال فرمایا اور اپنے ہاتھ سے عطر و پان دیا اور ہار مقیشی زیب گلوئے صاحب رزیڈنٹ بہادر کیا اور اسی تاریخ نو بجے رات کے رئیس جودہ پور حضور والا کی ملاقات کو تشریف لائے اور ہر دو معتمدان مذکور بالا نے تا لب خیمہ مشایعت کی اور تواضع و مدارات حسب دستور عمل مین آئی بتاریخ سیزدہم ماہ ذی الحجہ

سنہ صدر منجانب حضور والا سامان شہیکہ مسند نشینی رئیس جھالاواڑ مع بست و پنج کشتی سامان مصحوب سید حافظ احمد حسن خان وسید عبد السبحان عرف لالہ میان بھیجا کیا اور بست و پنج کشتی سامان منجانب حضور انور معیت فخر الزمان معتمد خان سید ارشاد حسین خان وشیخ محمد نذیر اتالیق بھجوائے گئے بتاریخ چہاردہم ماہ فروری ۱۸۷۶ء صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک بنا بر ملاقات حضور پُر نور دام اقبالہ تشریف فرمائے ریاست ہذا ہوئے حسب قاعدہ مشایعت وسلامی التواپ وغیرہ عمل مین آئی بتاریخ پنجم ماہ مذکور صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان موضع جولہ پرگنہ ٹونک مین قیام پذیر ہوئے منجانب سرکار والا تبار ہر دو صاحبزادگان والاشان و دو اہلکاران فراست تواامان بنا بر استقبال روانہ کیے گئے بتاریخ ششم ماہ مسطور صاحب ذیشان رزیڈنٹ راجستان رونق افروز ٹونک ہوئے سرکار والا نے چہار میل تک مشایعت فرمائی سلامی و مدارات حسب دستور قدیم بمعرض ظہور آئی اور اسی تاریخ ہنگام دو ساعت روز باقیماندہ صاحب رزیڈنٹ بہادر مع سکرتران بنا بر ملاقات حضور لامع النور دیوانخانہ خاص مین تشریف لائے سلامی و مدارات حسب دستور عمل مین آئی۔ بتاریخ ہفتم ماہ مرقوم الصدر حضور والا بنا بر ملاقات صاحب رزیڈنٹ بہادر تشریف فرما ہوئے مشایعت و مدارات وسلامی حسب معمول عمل مین آئی اور اسی روز صاحب رزیڈنٹ بہادر نے مدرسہ وشفاخانہ وجیلخانہ کو ملاحظہ فرما کر عدالت دیوانی وفوجداری کو معائنہ کیا بتاریخ ہشتم ماہ مزبور مقدم الوصف ٹونک سے واپس تشریف لے گئے بتاریخ یازدہم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۴ ہجری یوم شنبہ بمشکوے صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان صاحب شرف خلف صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم فرزند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبد الحلیم خان نام رکہا گیا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ حضرت نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکہنو سے یادگار ہے ؎

دیا فرزند مہ طلعت خدا نے	رئیس ذی شرف عالی نسب کو
دعا کو ہاتہہ اوٹہا کر بہر تاریخ	اسد کہہ نیر بیت الشرف ہو

۱۲۹۴

بتاریخ نہم ماہ ربیع الثانی سنہ مرقوم الصدر خان جہان خان صاحب ساکن گلشن آباد عرف جاورہ ملازمت حضور فیض گنجور سے مشرف ہوئے حضور والا نے براہ مزید قدر دانی مسند سے اوٹہکر معانقہ فرمایا خان موصوف نے ایک اشرفی اور پانچ روپیہ پیشکش کیے حضور والا نے قبول فرما کر دوسری بار معانقہ فرمایا۔ بتاریخ ہفدہم ماہ مرقوم الصدر صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب کو عہدۂ جرنیلی فوج ظفر موج عطا ہوا۔ بتاریخ بست و سوم ماہ جمادی الثانی سنہ صدر روز آدینہ صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خانصاحب نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی۔ مولف نے یہ قطعہ تاریخ وفات کہا ؎

چل بسے حیف خان عبد اللہ | دارِ فانی سے سوئے دار البقا
لکھی تاریخ آبرو نے یہ | مملکت کا ستون آہ گرا ۱۲۹۲ھ

اوس مسافر ملکِ بقا کو منزلِ ناگزیر تک پہنچا کر موتی باغ مین مثل گنجینۂ گوہر مدفون کیا۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ رجب سنہ صدر منصب حضور معدلت نشور خان جہان خانصاحب ساکن گلشن آباد عرف جاورہ بعہدۂ نیابت و سید محمد عثمان خلف اکبر بخشی الملک سید نورالہدےٰ صاحب بعہدۂ بخشیگری۔ و میر محمد امین بعہدۂ میر منشی گری سرفراز ہوئے۔ اور ہر سہ صاحبان موصوف کو سرکار والا سے خلعت فاخرہ علےٰ قدر مراتب عطا ہوا۔ بتاریخ پنجم ماہ ذی قعدہ سنہ صدر محمد یوسف خان ہمراہی خان جہان خان صاحب کو عہدۂ نظامت پرگنۂ ٹونک عطا ہوا۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ مذکور چہارم ماہ دسمبر ۱۸۷۸ء روز چہارشنبہ جنابہ بادشاہ جہان بیگم صاحبہ والدۂ ماجدۂ صاحبزادہ فیض محمد خانصاحب مرحوم نے اِس جہان فانی سے طرف عالم جاودانی کے رحلت فرمائی۔ اور اسی ماہ کے آخر مین سردار بے انت سنگھ مع سامان ٹیکہ حضور والا کی جانب سے ریاست پٹیالہ کو روانہ ہوا اور اسی سال مین بشکوئے صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا۔ صاحبزادہ محمد عبد الوحید خان نام رکھا گیا۔ اور اسی سال مین بشکوئے اعزاز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ فرزند سعادتمند تولد ہوا۔ صاحبزادہ عبد الباسط خان نام رکھا گیا۔ بتاریخ چہارم ماہ صفر المظفر سنہ ۱۲۹۵ ہجری روز پنجشنبہ دس بجے دن کے کرنیل جی سی برکلی صاحب پولیٹیکل اجنٹ ہاروتی و ٹونک مع سانڈرس صاحب بہادر کمشنر اجمیر داخل ریاست ٹونک ہوئے۔ حضور والا نے بسواری بگی مع خانجہان خانصاحب مدار المہام ریاست کے ایک کوس تک بطور رنج کے استقبال فرمایا پھر صاحبان مسبوق الذکر و حضور والا و مدار المہام ریاست چار گھوڑون کی بگی پر باہم سوار ہو کر ہوا خوری کو تشریف لے گئے۔ اتفاقاً بازار علی گنج مین بگی کے گھوڑے نے براہ بدلگامی شتران بے مہار کے طرح رو بفرار رکھا۔ اوّلاً کوچوان بگی سے گرا بعدہ ٹونک کے دروازۂ قدیم پر جو جنوب رویہ ہے اور بازار علی گنج سے متصل ہے خانجہان خانصاحب مدار المہام ریاست بے اختیار زمین پر گرے اور اونکے سر پر ضربت سنگ کا اِس قدر صدمہ پہنچا کہ چار پہر مین جان بحق ہوگئے۔ بعد نماز جمعہ اونکو موتی باغ مین مدفون کیا ہنگام دفن حضور والا ہر دو صاحبان موصوف جنازے کے ہمراہ تھے بعد انفراغ تجہیز و تکفین حضور فیض معمور و صاحبان بہادر جہت تعزیت خانجہان خانصاحب کے مکان پر تشریف فرما ہوئے اور آغا جان خلف خانجہان خانصاحب مرحوم کو کلمات صبر آمیز سے تشفی فرمائی بعد ایک گھنٹہ کے وہان سے حضور پر نور قلعہ معلی مین تشریف لائے۔ صاحبان بہادر بنگلہ پر تشریف لیگئے۔

اور کوچوان نے بھی بعد دو روز کے ہمراہی خانخانانصاحب مرحوم کے اختیار کی - اور خانخانانصاحب مرحوم کی لوح مزار

پر یہ ہر دو قطعہ تاریخ وفات منقش ہین ؎

صد حیف کہ گشت خانِ خانان زمان — در عین شباب اسیر سرپنجہ موت

از خان جہان خان - بدم دادن جان — اللہ برآمد و ہمان شد سن وفوت

ایضا

برزمین چونکہ زکالسکہ بیفتاد و نمود — حسرتہ خان جہان خان بسوے خلد صعود

اسد دل شد تاریخ دعائیہ بگفت — باد با شافع محشر بمقام محمود

قطعہ تاریخ از مولف ؎

حیف خانِ جہان زدار فنا — سوئے ملکِ بقا چو عازم شد

آبرو کرد فکرِ تاریخش — ہاتفِ غیب گفت ناظم شد ۱۲۹۵

بتاریخ ششم ماہ مذکور روز شنبہ دس بجے دن کے صاحبان بہادر بجہت ملاقات حضور والا قلعہ معلی مین تشریف لائے سلامی اور شایعت معمول عمل مین آئی بعد اختتام کلام اشتیاق وانفراغ تواضع عطر و پان صاحبان بہادر بنگلہ پر تشریف لیگئے بتاریخ ہفتم ماہ مسطور سات بجے دن کے صاحب کمشنر اجمیر بجانب جے پور روانہ ہوئے سلامی اتواپ حسب دستور عمل مین آئی - بتاریخ ہشتم ماہ مسبوق الذکر سات بجے دن کے کرنیل جی سی برکلی صاحب بہادر بجانب دیولی روانہ ہوئے - حسب دستور سلامی عمل مین آئی - بتاریخ ہفدہم ماہ مذکور روز چہارشنبہ بشکوے حضور لامع النور دختر نیک اختر فردوس اعلی زمانی بیگم صاحبہ کے بطن سے تولد ہوئی اوسکا نام حمرۃ النسا بیگم رکھا گیا - بتاریخ سی ام ماہ ربیع الاول سنہ صدر منجانب حضور والا صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب خلف صاحبزادہ حافظ عباد اللہ خانصاحب مرحوم نائب الریاست ہوئے - اور اسی تاریخ منجانب سرکار صاحبزادہ محمد خانصاحب ماموں حضور افسر اعلے کل محکمہ جات کے مقرر ہوئے - بتاریخ دوم ماہ ربیع الثانی سنہ مذکور شب شنبہ حافظ محمد نعیم خلف اکبر ابو سلیمان منشی محمد ظہور علیخان نے انتقال کیا - بتاریخ بستم ماہ جمادی الاول سنہ صدر روز جمعہ صاحبزادہ محمد عبد الحلیم خان خلف صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب مشرف نے اس جہان فانی سے انتقال کیا اور اسی سال مین بشکوئے صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا اوس نونہال اقبال کا نام صاحبزادہ محمد رضا الدینخان

رکھا گیا - یہ تاریخ ولادت ہے

چیند اگر ز باغ بہارت گلے خزان | صد داغ بر نہد بدلِ روضۂ جنان

از ضعف دل نحیف و نزاریم ناتوان | کو آن طبیب کش بکنم حالِ دل عیان

بوئے اگر ز کوچۂ خلقت بوے رسد | بر شاخِ بوستان نہ نہد بلبل آشیان

کوہِ الم کجا و منِ کاہِ دشتِ فکر | دستِ ستم کجا و منِ خستہ نیم جان

از تلخیِ فراق ز جان سیر میکند | فریاد از حلاوتِ ظلمِ شکر لبان

از شورشِ دلِ غمِ جان کاہِ خویشتن | با حسرتِ کمال نمودم چو من فغان

ناگاہ ز غیب عشرت ہاتف نشان بگفت | خوش باش ہیچ غم مخور اے مورد فغان

اکنون زمانہ آن شدہ از لطفِ عام حق | عالم تمام گشت بہ بین رشکِ گلستان

باز شد بروے عشرت و راحت خویش دل | گفتم کہ چیست باعث این جوشِ جاودان

گفتا کہ چیست ہیچ کسے مہربان من | غافل ازین نوید طرب ہستی این زمان

مولود گشت جوہر سبحانیِ عطا | در دہر نور بخش شد از امر کن فکان

آن نونہالِ باغِ شرف کز کمالِ حسن | گوہر نثار بحر کند اختر آسمان

تاریخ مولدش ز دلِ پر ضیاے خویش | گفتم نسیم نورِ دیدہ عبد الرحیم خان

۱۲۹۵ھ

اور اسی سال میں بماہ رمضان المبارک منجانب ویسرائے گورنر جنرل بہادر کشور ہند جناب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سفارت کابل پر مامور ہو کر راہی کابل ہوئے - اور اسی سال میں بمشکوئے صاحبزادہ حفیظ اللہ خانصاحب خلف صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب فرزند تولد ہوا - صاحبزادہ سعید اللہ خان نام رکھا گیا بتاریخ شانزدہم ماہ دسمبر ۱۸۷۸ء حسب تحریر سید فضل حسین وکیل سرکار حاضر باش اجنٹی ہاڑوتی و ٹونک منجانب سرکار والا بنا بر استقبال صاحب اجنٹ بہادر صاحبان مفصلہ ذیل روانہ ہوئے - صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب نائب الریاست و اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ - صاحبزادہ محمد خان صاحب خلف صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مغفور - صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خانصاحب - صاحب اجنٹ بہادر بوجہ تبدیلی عہدہ خود تاریخ مقررہ پر داخل ٹونک نہوئے بلکہ تاریخ نوزدہم ماہ مسطور چار بجے

دونکہ رونق افروز ریاست ہذا ہوئے - اتفاقاً حضور فیض گنجور نے بسبب ناسازی مزاج کے ملاقات نفرمائی - پہلے اجنٹ صاحب بہادر بنابر ملاقات بندگان عالی رونق افروز قلعہ معلی ہوئے - کیا فیر سلامی کے قلعہ معلی سے سر ہوئے اور مدارات معمولی عمل مین آئی - بتاریخ بستم ماہ مذکور بنابر استقبال صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان منجانب حضور والا صاحبان مفصلۂ ذیل روانہ ہوئے - صاحبزادہ محمد خان صاحب افسر اعلے - صاحبزادہ حافظ محمد اسحاق خان صاحب - فخر الزمان معتمد خاص سید محمد ارشاد حسن خان - سید محمد عبد السبحان اہلکار - اور حضور والا نے قبل روانگی صاحبان موصوف خریطہ اشتیاق وشیقہ بنام صاحب رزیڈنٹ بہادر متضمن عدم حضوری خود بوجہ ناسازی مزاج ترقیم فرمایا اسی تاریخ بروز جمعہ بندگان عالی نے غسل صحت فرمایا اس تقریب فرحت قریب مین عمایہ ریاست ہذا نے نذرین پیشکش کین - اور اکیس اکیس فیر توپون کے ہر ششہ پرگنات متعلق ریاست ہذا سے سر ہوئے - حضور والا بعد الفراغ نذر وغیرہ بنابر استقبال صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان بناس تک تشریف فرما ہوئے - بعد ملاقات صاحب رزیڈنٹ بہادر و اجنٹ صاحب بہادر و حضور نواب صاحب بہادر ایک بگی مین سوار ہوکر چار بجے دن کے داخل شہر ہوئے صاحبان بہادر نے بنگلہ پر قیام فرمایا اور حضور والا قلعہ معلی مین تشریف لائے - فیر توپ کے حسب دستور سر ہوئے - دوسرے روز بوقت نصف النہار صاحب رزیڈنٹ بہادر و پالٹ صاحب بہادر سکتر بنابر ملاقات حضور انور قلعہ معلی مین تشریف لائے مشایعت و مدارات و سلامی حسب دستور عمل مین آئی - بعد ملاقات صاحبان بہادر نے توشک خانہ و سلحخانہ و کتب خانہ ملاحظہ فرمایا اور اسی تاریخ چار بجے دن کے جیلخانہ و شفاخانہ معائنہ کیا - دوسرے روز صاحبان موصوف ریاست ہذا سے رخصت ہوئے رسد رسانی لشکر حسب قاعدۂ قدیم عمل مین آئی - بتاریخ بست و چہارم ماہ محرم الحرام ۱۲۹۶ھ ہجری روز شنبہ کرنیل نیبن صاحب بہادر اجنٹ جے پور مع ڈاکٹر قصبہ لاوہ سے فائز ٹونک ہوکر بنگلہ پر قیام پذیر ہوئے - اسی روز چار بجے دن کے حضور والا نے اجنٹ صاحب سے بنگلہ پر ملاقات فرمائی - دوسرے روز دس بجے دن کے اجنٹ صاحب بنابر ملاقات حضور پُر نور قلعہ معلی مین تشریف لائے ہر دو ملاقات مین مشایعت و مدارات حسب معمول عمل مین آئی - اسی روز صاحبان موصوف چار بجے دن کے بجانب ادنیارہ علاقہ ریاست جے پور روانہ ہوئے سلامی و مشایعت و مدارات حسب دستور عمل مین آئی - بتاریخ سی ام ماہ مذکور سنہ صدر روز پنجشنبہ کرنیل صاحب موصوف دس بجے دن کے ادنیارہ سے فائز ٹونک ہوئے حسب دستور سلامی وغیرہ عمل مین آئی کرنیل صاحب بہادر حضور والا سے ملاقات فرماکر بتاریخ یکم ماہ صفر المظفر سنہ صدر روز جمعہ علی الصباح راہی جے پور

ہوئے - اور اسی تاریخ پالٹ صاحب بہادر قائم مقام اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک دس بجے دن کے اندر گڈہ سے فائز ریاست ہوئے حسب ممانعت صاحب موصوف پیشوائی وغیرہ نہوئی اوّل ملاقات صاحب موصوف نے حضور والا سے فرمائی من بعد حضور انور صاحب بہادر سے ملاقی ہوئی - بتاریخ پنجم ماہ مذکور صاحب بہادر بجانب چہاؤنی دیولی روانہ ہوئے سلامی و بمشایعت حسب معمول عمل مین آئی - بتاریخ یازدہم ماہ مذکور سنہ صدر بمشکوے حضور لامع النور فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان نام رکہا گیا - بتاریخ بستم ماہ مذکور سنہ صدر بمشکوئے حضور پرُنور فرزند سعادت پیوند تولد ہوا اوس نونہالِ چمنِ سعادت کا نام صاحبزادہ محمد سعادت علیخان رکہا گیا - بتاریخ چہاردہم ماہ رجب المرجب سنہ صدر مطابق بست و پنجم ماہ جون ۱۸۷۹ء روز چہارشنبہ بتقریب فرحت قریب مژدۂ فتح کابل روشنی چراغان جملہ کوچہ و بازار و امکنۂ سرکاری و مکانات عمائد ریاست ہذا مین بمعرضِ ظہور آئی اور اسی تاریخ صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک نے فائز ریاست ہوکر روشنی چراغان اور آتشبازی کا تماشا معائنہ فرمایا - بتاریخ بست و ہفتم ماہ رجب سنہ صدر صاحبزادہ نور الدین خان خلف صاحبزادہ عبد اللہ خان مرحوم کا نکاح مسماۃ صادقہ بیگم دختر صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خانصاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر پانچہزار روپیہ دو ہزار معجل و سہ ہزار مؤجل - بتاریخ سلخ ماہ رجب سنہ صدر نکاح صاحبزادہ حامد خان خلف صاحبزادہ احمد خانصاحب کا عائشہ بیگم دختر صاحبزادہ احمد علیخانصاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر پنجہزار روپیہ سہ ہزار مؤجل دو ہزار معجل بتاریخ بست و ہشتم ماہ مرقوم الصدر صاحب اجنٹ بہادر رخصت فرمائے دیولی ہوئے سلامی و مدارات حسب معمول عمل مین آئی بتاریخ پانزدہم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر سرکار فیض مدار سے خلعت نیابت افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ کو عطا ہوا اور بحکمہ تعالیٰ و تقدس شانہ اعلیٰ صاحبزادہ صاحب بہادر آجتک کہ سنہ ۱۳۱۷ھ ہے کارہائے ملکی ومالی کو باحسن وجوہ انجام فرما رہے ہین مؤلف نے اس تقریب فرحت قریب مین یہ قصیدہ پیشکش کیا

تراز جوہرِ جان آفریدند
سراپا نورِ یزدان آفریدند

قدِ تو ہست آن سروِ دل آرا
کہ در باغش خرامان آفریدند

ز رنگِ حسنِ تو رشحی چکیدست
کہ از وے این گلستان آفریدند

زنخدانِ تو آن چاہیست کو را
لبالب ز آبِ حیوان آفریدند

غبارِ نرگسِ مستانۂ تست
گر و چشمِ غزالان آفریدند

چہ بے رحمانہ کردند ابروان را
چہ بے دردانہ مژگان آفریدند

سنانِ غمزهٔ شوخِ تو مخصوص
بخون ریزئ شهیدان آفریدند

دو زلفِ کافرِ ایمان شکن را
بلای هر مسلمان آفریدند

تو بدعهدی ترا ای بی‌مروت
نهایت سست پیمان آفریدند

قسم های تو هرگز باورم نیست
پی سوگندِ قرآن آفریدند

ترا ای ماه و خرمن سوزِ هستی
قیامت برقِ جولان آفریدند

شوم قربان سرای ابرو کمانت
که آنرا تیرِ باران آفریدند

چرا آئینه‌سان حیران نباشم
مرا مشتاقِ جانان آفریدند

زوصلِ دوست محرومم مرا چون
بیابان گردِ هجران آفریدند

بزخمِ من منه مرهم که او را
فقط بهرِ نمکدان آفریدند

ولی دارم که همچون لاله در وی
هزاران داغِ حرمان آفریدند

بیا بنگر که از دریای چشمم
چه گوهرهای غلطان آفریدند

نم اشکی ز مژگانِ ترم است
کزو دریای عمان آفریدند

مرا از داغ سوزی در جگر هست
ازان چون شمع گریان آفریدند

جهان خورسند و بهرِ خاطرِ من
الم های فراوان آفریدند

درین عالم سخن‌فهمی نمانده است
عبث ما را غزل‌خوان آفریدند

نشانی از سخاوت پیشگان نیست
جهان بهرِ لئیمان آفریدند

ندارد آسمان بیش از دو نانی
که آن را بهرِ دونان آفریدند

ازین مردم نشد چشم کسی سیر
گرسنه خلق را زان آفریدند

سخی محتاج و نعمت های الوان
همه بهرِ بخیلان آفریدند

کریمی هست فخرالملک آری
ورا با ذل بدوران آفریدند

تویی آن آفتابِ اوجِ اقبال
که دستت را زرافشان آفریدند

ترا اے معدنِ جود و سخاوت — برائے بذل و احسان آفریدند
کفِ گوہر نثارت را العالم — بسانِ ابر نیسان آفریدند
قوی بازو بمثلِ تو دگر نیست — جوان ہمت بدوران آفریدند
سخن مستانہ از من سے ترا دو — مرا ہست بمئی آن آفریدند
بباغِ مدحِ تو آن عندلیبم — کہ منقارم گل افشان آفریدند
تو سے فہمی طریقِ گفتگو را — ترا آری سخندان آفریدند
اگر ورزے کرم بیجا نباشد — کرم بہرِ کریمان آفریدند
ثنا گفتم و عنایت سے نمایم — زبانم را دعاخوان آفریدند
بایں اقبال دولت زندہ باشے — ترا اشرف در انسان آفریدند

اور اسی سال مین شاہزادی رفیعہ الدرجہ ایلس صاحبہ دختر نیک اختر ملکہ معظمہ وکٹوریہ نے انتقال کیا - اور اسی سال مین بمشکوے صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب فرزند تولد ہوا اوسکا نام صاحبزادہ احسان اللہ خان رکھا گیا - اور اسی ایام مین بمشکوے صاحبزادہ محمد عبد الغفور خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبد الصبور خان نام رکھا گیا اور انہین دنون مین بمشکوے صاحبزادہ محمد عبد الرؤف خان صاحب کپتان توپخانہ بخاری فرزند ارجمند تولد ہوا اوس نونہال چمن اقبال کا نام صاحبزادہ محمد خان رکھا گیا بتاریخ چہارم ماہ صفر المظفر ۱۲۹۷ھ سید مہدی حسن و شیخ فخر الدین معتمدان پٹیالہ مع سامان تہنیت تولد فرزند ارجمند حضور والا فائز ریاست ہذا ہوکر شاہزادہ ثریا جاہ کی حویلی مین بموجب حکم حضوری فروکش ہوئے چندے وغیرہ سرکاری مقرر ہوگئی بعد تین روز کے معتمدان ریاست مذکورہ مع سامان تہنیت حاضر دربار حضور والا ہوئے اور پانچ پانچ روپیہ بطور پیشکش کیے - اور سامان تہنیت پیشگاہ حضور والا مین پیش کیا - ہر دو معتمدان مذکور کی تعظیم منجانب سرکار بمعرض ظہور آئی - بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور معتمدان بنابر استجازت رخصت قلعہ معلی مین حاضر ہوئے حضور سے ہر دو معتمدان مذکور کو خلعت رخصت عطا ہوا بتاریخ چہاردہم ماہ مسطور سنہ صدر روز سہ شنبہ حضور فیض معمور مع چند صاحبزادگان و مصاحبان بنابر ملاقات صاحب رزیڈنٹ بہادر نیمچ کے طور پر چھاونی دیولی کو تشریف لے گئے - بتاریخ پانزدہم صاحب کلان بہادر ریاست کوٹہ سے فایز چھاونی ہوئے اسی تاریخ حضور والا سے ملاقات بمعرض ظہور آئی - بتاریخ نوزدہم ماہ مذکور کو روز یکشنبہ وقت نصف النہار سرکار دولتمدار مع الخیر والعافیت

فائز ریاست ہوئے - بتاریخ سیزدہم ماہ ربیع الاول سنہ صدر ہشتکو کے حضور والا دختر سعادت اختر تولد ہوئی سعادت النساء بیگم
نام رکھا گیا - بتاریخ پنجم ماہ ربیع الثانی سنہ صدر ہشتکو کے حضور پُرنور فرزند اقبالمند تولد ہوا اوس نونہال گلشن اقبال کا نام
صاحبزادہ محمد عبد الرشید خان رکھا گیا - بتاریخ دہم ماہ مسطور روز دوشنبہ ساڑھے دس بجے دن کے صاحب ایجنٹ بہادر
ہاڑوتی و ٹونک فائز ریاست ہذا ہوئے بوجہ ممانعت ایجنٹ صاحب بہادر مشایعت عمل مین نہ آئی - بتاریخ یازدہم ماہ مذکور
چار بجے دن کے صاحب بہادر موصوف بجانب جے پور نہضت فرما ہوئے - آمد و رفت مین توپ سلامی حسب معمول
سر ہوئین - اور اسی تاریخ ہشتکو کے حضور لامع النور فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان نام رکھا گیا - اور اسی تاریخ نواب
خسرو زمانی بیگم صاحبہ حضور کی خالہ حقیقی وقت نصف النہار باستقبال برادران حضور و عمائد ریاست بنارس سے فائز قلعہ معلی
ہوئین بتاریخ پانزدہم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر شیخ کریم بخش میر سامان بموجب حکم حضوری خزینہ و دیگر کارخانجات کے اہلکاری
پر مامور ہوئے - بتاریخ دوازدہم ماہ شوال المکرم سنہ صدر مطابق ماہ دسمبر ۱۸۸۰ء شب شنبہ مہاراجہ رام سنگہ بہادر رئیس جے پور
نے انتقال کیا بتاریخ بست و سوم ماہ مذکور بست و نہم ماہ مسطور کرنیل براڈ فورڈ صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجستان
نے دس بجے دن کے حسب وصیت رئیس جے پور متوفی قائم سنگہ ٹھاکر ایسردہ کو مسند نشین ریاست جے پور کیا اور بجائے
نام قائم سنگہ کے اسم مہاراجہ سوائی مادہو سنگہ بہادر تجویز کیا اکیس فیر سلامی کے سر ہوئے - بتاریخ بست و پنجم ماہ ذیقعدہ
سنہ صدر ہشتکو کے صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا اوس گوہر دریائے اجلال کا نام صاحبزادہ
محمد عبد التواب خان رکھا گیا - اور اسی سال مین ہشتکو کے صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب سعادتمند تولد ہوا - صاحبزادہ
محمد عبد الستار خان نام رکھا گیا - اور اسی ایام مین ہشتکو کے صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب فرزند تولد ہوا صاحبزادہ اسد اللہ خان
نام تجویز ہوا - اور انہین دنون مین ہشتکو کے صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب **شرف** خلف اصغر صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب
مرحوم ابن نواب امیر الدولہ بہادر فرزند دلبند تولد ہوا - اوس نونہال چمن اقبال کا نام صاحبزادہ احتشام علیخان رکھا گیا - اور مولف نے
حسب ایمائے والد ماجد مولود مسعود محمد فتح اسد خان (۱۲۹۷ھ) تاریخی نام تجویز کیا - اور یہ قطعہ تاریخ ولادت بدیہہ کہا ؎

ابن عبد الرحیم خانِ **شرف**	گشت پیدا ز لطف و فضلِ خدا
آبرو مہر سالش گفت خرد	کہ بگو آفتاب چرخ ہوا (۱۲۹۷ھ)

اور انہین دنون مین ہشتکو کے صاحبزادہ محمد ایوب خانصاحب فرزند سعادتمند تولد ہوا - صاحبزادہ محمد ادریس خان نام رکھا گیا - بتاریخ

بستم۔ واکتوبر ۱۹۰۳ء آٹھ بجے دن کے صاحب ایجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک مع یک صاحب کرنیل بہادر بنا بر حسب ایماے تمغہ کمپنی اسٹار آف انڈیا جیت افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ قلعہ معلی مین تشریف لاے اوسوقت جلسہ آرا باحضور پرنور و عمائد ریاست دربار مین حاضر تھے اوّل صاحب ایجنٹ بہادر نے صاحبزادہ صاحب بہادر نایب الریاست کی توصیف مین ایک اسپیچ دیا بعد ازان اپنے ہاتھ سے تمغہ زیب گلوے صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف فرمایا بعد انفراغ عطر و پان صاحب ایجنٹ بہادر رخصت ہوئے اِسی دن ہنگام شب صاحبزادہ بہادر کے مشکوے دولت پر جلسہ دعوت بصد تزئین و آئین ہمین منعقد ہوا قطعہ تاریخ عطاے تمغہ فرحت وثیقہ من نتائج افکار گہربار شاعر مستند نواب محمد سلیمان خانصاحب بہادر لکھنوی یہ ہے ؎

ہمین فیضِ شہنشاہِ ہند و انگلستان | بڑا ہے رتبہ فیروز جنگ عالی شان
سی ایس آئی کا اول عطا خطاب ہوا | چمک کے اخترِ اقبال آفتاب ہوا
پنہایا تمغہ اعلاے قیصری امسال | ایجنٹ صاحب ذی قدر نے خوشی کے کمال
سنائی اور اک اسپیچ بہی کہڑے ہو کر | کہ جسمین شکر و ثناے رئیس تہی یکسر
یہ مژدہ سُنکے ہوئے دوست دلمین خرم و شاد | اسیرِ غم دہ ہوئے تہادلونمین جنکے عناد
مجہے تہی فکر کہ تاریخ اے اسد لکہون | بطورِ نذر اوسے پیشکش یہان سے کرون
ندا یہ آئی سپے سال از سرِ افلاک | عطاے تمغہ والا مبارک ایزد پاک

۱۸۸۱ء

اسی سال مین حافظ قاری علی احمد پانی پتی نے کہ حضور نواب صاحب بہادر کے علم قرأت مین اوستاد تھے انتقال کیا مولف نے یہ قطعہ تاریخ کہا ؎

حافظ علی احمد کہ بقرأت ہمہ دان بود | اوقات بخوبی بجہان گذران کرد
کوتاہ نظر را تاب کہ اوصاف او سازد | آرے صفت ہیچو جوانے نتوان کرد
آن بلبل خوش نغمہ و آن گلبن نوخیز | در جوشش بہارش چہ ستم بادِ خزان کرد
ہر دل بغمی سوخت ازین سانحہ جانکاہ | ہر دیدہ ازین رزمہ خونناب روان کرد
احباب بسر گریہ کنان خاک فشانند | آہے بدل غمزدگان کار سنان کرد

گردیدہ ہر آنکس کہ ازین واقعہ آگاہ — افسوس بسا خوردہ و فریاد و فغان کرد
چون تشنہ لب از بادۂ کوثر دل او بود — رفع عطشش خود بجہان آب روان کرد
درخواست نمودم ز خرد سال وفاتش — جوشے بدلش آمد و آنگاہ بیان کرد
در سالِ ہزار و دو صد و ہفت و نود حیف — رخت بجنان بستہ و بدرود جہان کرد
۱۲۹۷ھ

بتاریخ سوم ماہ ربیع الاول ۱۲۹۸ھ ہجری نکاح صاحبزادہ حمید اللہ خان خلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب کا مسماۃ خدیجہ بیگم دختر صاحب زادہ محمد امان خانصاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر یازدہ ہزار روپیہ نصف مؤجل و نصف معجل اور اسی تاریخ مین نکاح صاحبزادہ محمد یونس خان خلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب کا مسماۃ زبدۃ النسا بیگم دختر اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب فتح جنگ سی منعقد ہوا تعداد مہر یازدہ ہزار روپیہ نصف مؤجل و نصف معجل بتاریخ دوازدہم ماہ جمادی الثانی ۱۲۹۸ھ ہجری صاحب زادہ عبد العلیم خان خلف صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خانصاحب کا نکاح ہاجرہ بیگم دختر صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر پنجہزار روپیہ معجل یک ثلث باقی مؤجل بتاریخ سلخ ماہ شعبان سنہ صدر صاحبزادہ عبد الوحید خان خلف صاحبزادہ عبد العزیز خان کا نکاح مسماۃ شہادت بیگم دختر حافظ سراج الدین صاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر دو ہزار روپیہ معجل یک ثلث باقی موجل۔ بتاریخ چہارم ماہ شوال المکرم سنہ صدر بشنکوے حضور والا دختر فرخندہ اثر تولد ہوئی اوس عزیز جان کا نام عزیز النساء بیگم رکھا گیا اور اسی سال مین حسب منشار گورنمنٹ قیصر ہند خانہ شماری و مردم شماری کل ممالک محروسہ و مقبوضہ راجستان وغیرہ کی ایک رات مین بمعرض ظہور آئی۔

کیفیت ملاقات حضور پرنور بہ نواب مستطاب معلی القاب لارڈ رپن صاحب بہادر نائب السلطنت و گورنر جنرل بہادر کشور ہند بمقام دار الخیر اجمیر

بتاریخ چہاردہم ماہ نومبر ۱۸۸۱ع حضور دام الابد بذریعہ ڈاک ہنگام شام بجانب دار الخیر اجمیر روانہ ہوئے بتاریخ ہفتدہم ماہ مذکور وقت صبح سرکار والا باستقبال معمولی فایز اجمیر ہو کر کینیک صاحب کی کوٹھی پر فروکش ہوئے بتاریخ بستم ماہ مسطور چار بجے دن کے ویسرائے بہادر کشور ہند داخل اجمیر ہوئے اسٹیشن پر ہر ایک رئیس سے مصافحہ کرکے مزاج پرسی فرمائی۔ بتاریخ

بست ویکم ماہ مرقوم الصدر گیارہ بجے دس منٹ حضور والا نے مع اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک و دیگر صاحبزادگان ہز اکسلنسی ویسرائے بہادر کشور ہند سے کوٹھی پر ملاقات فرمائی اور ایک سو ایک اشرفی حسب معمول نذر کرکے مزاج پرسی فرمائی

تفصیل صاحبان ہمراہی

جناب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست — اشرف الامرا عمدۃ الملک جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ — خاص الامرا اعتماد الملک صاحبزادہ محمد خان صاحب بہادر شمشیر جنگ — صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان صاحب — صاحبزادہ محمد عبد الحمید خان صاحب برادران حضور پرنور — فخر الزمان معتمد خاص سید محمد ارشاد حسین خان — الحاصل اسیطرح ہر ایک رئیس سے بتدریج علی قدر مراتب ملاقات معرض ظہور آئی اسی تاریخ ہنگام شام حضور والا بجانب ٹونک روانہ ہوئے اور بتاریخ بست و دوم وقت نصف النہار فائز ریاست ہذا ہوئے بتاریخ نوزدہم ماہ ذیقعدہ ۱۲۹۸ھ صاحبزادہ ابو سعید خان خلف صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب مرحوم کا نکاح انجمن آرا بیگم دختر صاحبزادہ احمد خانصاحب سے منعقد ہوا التعداد مہر پنجہزار روپیہ دو ہزار موجل و سہ ہزار معجل — بتاریخ بست و چہارم ماہ صفر المظفر ۱۲۹۹ھ لالہ ہر جرن داس معتمد سرکار کپورتھلہ نے بتقریب فرحت قریب نوبتہ شادی ہمشیرہ حضور پرنور دام اقبالہ حاضر دربار ہوکر اول خریطۂ رئیس موصوف کا پیش کیا — بعد ازاں ایک کشتی کہ اوس میں گیارہ سو روپیہ نقد تھے پیشکش کئے سرکار کی جانب سے معتمد مذکور کی تعظیم ہوئی اور چند دن حسب قاعدہ سرکار والا سے مقرر ہوئے بعد ازاں بتاریخ چہارم ماہ ربیع الاول سنہ صدر منجانب حضور فیض گنجور چہ سو اکتالیس روپیہ کا خلعت معتمد مذکور کو عطا ہوا بتاریخ دہم ماہ ربیع الاول سنہ صدر جنابہ نواب بیگم صاحبہ دختر نیک اختر حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر آسودہ جنت الفردوس منکوحہ نواب غوث محمد خان صاحب بہادر والی ریاست گلشن آباد عرف جاورہ بجانب ریاست موصوفہ تشریف فرما ہوئیں بتاریخ بست و چہارم ماہ ربیع الثانی سنہ صدر آپ جے نرسنگہ و منشی روپ لال مع سامان ٹیکہ صدر نشینی حضور پرنور بمشایعت کپتان شیخ مرتضے ساکن عسکر فیروزی مع دہ نفر سواران رسالہ فائز ٹونک ہوکر متصل تالاب ٹونک فرودکش ہوئے بتاریخ بست و ششم ماہ مذکور سنہ مزبور روز جمعہ دس بجے دس منٹ نامبردگان نے مع سامان ٹیکہ حاضر دربار ہوکر سامان مسطور پیشکش کیا حضور پرنور نے سرو قد تعظیم دی اور نذر بھی کھڑے ہوکر قبول فرمائی — بعد ازاں بلدیو سنگہ

برادر خرد آپ جی و دیگر معززین حاضر دربار ہوئے اور حضور مین نذرین پیشکش کین حضور والا نے اونکی نذرین مسند
پر بیٹھکر قبول فرمائین اور ہنگام رخصت آپ جی وغیرہ کی تعظیم سر و قد ہوئی اور جب تک مشار الیہا ریاست ہذا مین
رہے سرکار والا سے چندی جاری رہی بتاریخ پنجم ماہ جمادی الثانی سنہ مرقوم الصدر مسمی عبد الغفور خان وزور آور چند
اہلکاران ریاست پٹیالہ مع نوتہ تعدادی دو ہزار و یکصد روپیہ بتقریب فرحت تریب شادی ہمشیرہ حضور پُرنور فائز ریاست ہذا
ہوئی مشار الیہا کی چندی سرکار والا اقتدار سے مقرر ہوئی بتاریخ دہم ماہ مذکور مشار الیہا نے کشتی ہائے زرنیوتہ مع خریطہ
رئیس موصوف موسومہ حضور پُرنور دام اقبالہ حاضر دربار ہوکر پیشکش کین منجانب سرکار اونکی تعظیم ہوئی - بتاریخ پانزدہم ماہ مسطور اسی
تاریخ والی صاحبہ حضور پُرنور یعنی جنابہ صاحب محل بیگم صاحبہ کہ نواب محمد علیخان صاحب بہادر کی ملاقات کو بجانب اکبر آباد
تشریف فرما ہوئی تہین مع الخیر والعافیہ داخل قلعہ معلی ہوئین بتاریخ ہفتدہم ماہ جمادی الثانی سنہ صدر صاحبزادہ عزیز اللہ خان
خلف صاحبزادہ حفیظ اللہ خان کا نکاح رقیہ بیگم دختر احمد خان مرحوم سے منعقد ہوا تعداد مہر دو ہزار روپیہ نصف موجل و نصف
معجل - بتاریخ نہم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر روز چہارشنبہ مفخر الامراء ممتاز الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد عنایت اللہ خان
صاحب بہادر صفدر جنگ نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال فرمایا چنانچہ مولف نے قطعہ تاریخ وفات
ہنگام تجہیز و تکفین بدیہہ کہا ؎

نہمین چہارشنبہ ماہ صیام	رفت ابن جمال خان زجہان
از سر یاس و حیف ہاتف گفت	ہائے وائے عنایت اللہ خان
	۱۲۹۹ھ

بتاریخ بست و چہارم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر جناب بخشی الملک سید نور الہدیٰ صاحب نے بمرض استسقا ہیضہ
انتقال کیا مولف نے یہ قطعہ تاریخ وفات کہا ؎

بخشی کل سید نور الہدے	مبتلا گشتہ بامراض وبا
بست و چارم بود از ماہ صیام	شد زدنیا جانب دار بقا
بہر تاریخ وفاتش آبرو	فکر کردم در دل غم آشنا
ناگہان در گوشم از ردے بکا	گفت ہاتف داورلغا سیدا
	۱۲۹۹ھ

اور اسی سال مین شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد عبد العلیم خان صاحب خلف الصدق افتخار الامراء فخر الملک جناب صاحبزادہ

محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست ہمشیرۂ حضور پُر نور دام اقبالہ سے بصیغۂ ترک و احتشام و بائین ہمین دطرز خوش ترین بمعرض وقوع آئی چنانچہ یہ قطعہ تاریخ اس تقریب فرحت قریب مین نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سے یادگار ہے

بودیارب مبارک این شادی	دیدم از بہر سال اسد خوابے
کہ بدولت سراے فخر الملک	شد بہم آفتاب و مہتابے

۱۲۹۹ھ

اور اسی سال مین حرم سرائے صاحبزادہ حافظ محمد عبد الصمد خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبد القدوس خان نام رکھا گیا- اور اسی سال مین مشکوے صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خان صاحب خلف صاحبزادہ محمد شاہزمان خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا اوس گوہر تاج اقبال کا نام صاحبزادہ احمد خان رکھا گیا اور اسی ایام مین مشکوے صاحبزادہ محمد ایوب خان صاحب فرزند تولد ہوا اوس نونہال گلشن عظمت کا نام صاحبزادہ محمد الیاس خان رکھا گیا اور انہین دنون مین مشکوے صاحبزادہ حمید اللہ خان خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ حضرت نور خان نام رکھا گیا چنانچہ مولف نے حسب درخواست والد مولود اسم تاریخی محمد روشن خان رکھا اور یہ قطعہ تاریخ ولادت بدیہ کہا ہے

حمید اللہ خان چون یافت فرزند	زفضل قادر خلاق اکبر
پے تاریخ اسمش گفت ہاتف	بگو اختر زمان محمود اختر

۱۲۹۹ھ ۱۲۹۹ھ

اور اسی ایام مین مشکوے صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان خلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب جنرل فوج ظفر موج فرزند سعادت پیوند تولد ہوا صاحبزادہ محمد نور خان نام رکھا گیا اور انہین دنون مین مشکوے صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان خلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب فرزند سعادتمند تولد ہوا صاحبزادہ احمد نور خان نام رکھا گیا- اور اسی سال مین صاحبزادہ حافظ محمد منیر خانصاحب خلف نواب امیر الدولہ بہادر نے بامراض چند در چند انتقال کیا اور اسی زمانہ مین صاحبزادہ محمد ادریس خان خلف صاحبزادہ محمد اسحق خانصاحب نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی رخت اقامت باندھا الفاظ رنج و غم ۱۲۹۹ھ سے تاریخ وفات برآمد ہوتی ہے بتاریخ نوزدہم ۱۲۸۲ء صاحب ایجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک علیگڈہ علاقہ ریاست ہذا مین وارد ہوکر بتاریخ بستم پراگڈہ علاقہ اینارہ داخل ٹونک ہوے بتاریخ بست و چہارم صاحب ریذیڈنٹ بہادر مع لشکر راہ سوائے علاقہ جے پور سے موضع جرونج پرگنہ ٹونک مین فروکش ہوے - بموجب حکم حضور والا بنابر استقبال صاحب ریذیڈنٹ بہادر

صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب و صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خانصاحب تشریف لے گئے - بتاریخ بست و نہم صاحب بہادر فائز ریاست ہذا ہوکر قلعہ معلی کے میدان مین بمقابلہ نذر باغ کہ یہ لشکر انگریزی کی فرودگاہ ہے قیام پذیر ہوئے حضور والا نے چار بجے دن کے صاحب بہادر سے ملاقات کی سترہ فیر توپ سلامی کے سر ہوئے بعد اختتام کلام شوق آمیز و انفراغ عطر و پان نوابصاحب بہادر رخصت ہوکر قلعہ معلی مین تشریف لائے بتاریخ بست و ششم صاحب بہادر بنابر ملاقات حضور انور رونق بخش قلعہ معلی ہوگئے حضور انور نے تا در دیوانخانہ مشایعت فرمائی بعد انفراغ ملاقات ایک گھنٹہ تخلیہ رہا اور وقت رخصت مدارات عطر و پان عمل مین آئی اور تیرہ تیرہ فیر بطور سلامی آمد و رفت مین سر ہوئے ہنگام شام صاحب بہادر کی جانب سے بزم دعوت بنگلہ پر منعقد ہوئی حضور پُرنور صاحبزادہ و صاحب بہادر نائب الریاست رونق بخش جلسۂ دعوت ہوئے - بتاریخ بست و ہفتم صاحب رزیڈنٹ بہادر ریاست سے مرخص ہوئی سلامی حسب معمول عمل مین آئی بتاریخ سیزدہم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۱ھ فخر الزمان معتمد خاص سید ارشاد حسین خان معہ خریطہ و سامان نیوتہ تعدادی دو ہزار روپیہ بتقریب شادی ہمشیرہ مہاراج جسونت سنگہ بہادر رئیس جودہ پور بجانب جودہ پور روانہ ہوئے - بتاریخ بست و پنجم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب ایجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک ہنگام شام فائز ریاست ہوئے بتاریخ بست و ششم نو بجے دن کے ایجنٹ صاحب بہادر نے حضور والا سے ملاقات ہوئی - اور اسی تاریخ صاحب رزیڈنٹ بہادر فائز ریاست ہذا ہوکر بنگلہ پر فرودکش ہوئے اتواپ سلامی و مدارات معمولی عمل مین آئی بعد ملاقات ایک گھنٹہ تخلیہ رہا بعد انفراغ عطر و پان ہر دو صاحبان بہادر رخصت فرمائے چھاونی دیولی ہوئے سلامی اتواپ حسب معمول عمل مین آئی - بتاریخ بست و ششم ماہ رجب المرجب سنہ صدر نکاح حضور والا کا ہاجرہ بیگم دختر حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم سے کہ رولت کے پھوپھا اہلیہ دوم کے رشتہ سے ہوتے تھے منعقد ہوا - تعداد مہر پنجہزار روپیہ نصف موجل و نصف معجل - بتاریخ بست و پنجم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر جنابہ نواب بیگم صاحبہ منکوحہ نواب غوث محمد خان بہادر مرحوم رئیس ریاست جاورہ - جاورہ سے داخل ٹونک ہوئین - بتاریخ پنجم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر عبد الملک خان نبیرہ رئیس شمس آباد حاضر دربار ہوئے اور ایک اشرفی حضور مین بطور پیشکش کی حضور والا نے سرو قد تعظیم معز الیہ کی فرما کر نذر قبول فرمائی - بتاریخ نوزدہم ماہ و سنہ صدر بمشکوے حضور والا دختر نیک اختر تولد ہوئی زینت النسا بیگم نام رکھا گیا - بتاریخ بستم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر مطابق بست و ششم ماہ جولائی سنہ ۱۸۸۴ء سید محمد سعید اہلکار بجائے سید باقر علی عامل پرگنہ علی گدہ ہوئے - بتاریخ پانزدہم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ عامل پرگنہ نیاہڑہ اور صاحبزادہ محمد نظام علی خان قلعدار

عامل پرگنہ سے رنجیدہ ہوئے۔ بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور مطابق بست و چہارم ماہ اکتوبر سنین صدر روز چہارشنبہ بتقریب فرحت ترتیب سالگرہ بندگان حضور پرنور دام اقبالہ باجتماع تمامی اہل خاندان و ملازمان خواص و عوام۔ و افسران و عہدہ داران و ساہوکاران و صاحبان نے جامہ ہائے رنگین علی الخصوص زعفرانی پہنکر چار بجے دن کے حاضر دربار ہوکر نذرین پیشکش کین اور دیوانخانہ کے باہر کھینچ ہائے ہشالن و ملازمان بین باجہ نے سلامی ادا کی اور بنا انفراغ نذر پری پیکران زہرہ شمائل کا رقص رہا۔ ۱۱۰ فیر اتواب سلامی کے بتفصیل ذیل عمل مین آئی از توپ خانہ بخاری (۷۵ فیر) از توپ خانہ قلعہ معلی (۳۵ فیر) اور عاملان پرگنات کو اس تقریب فرحت قریب کے بارہ مین حکم بنابر اخذ زر نذرانہ و یازدہ یازدہ سلک اتواب تعطیل بکردہ باجتماع عملہ کچہری و افسران سپاہ و جاگیرداران و ساہوکاران وغیرہ رنگینے لباس جاری و ساری ہوا۔ تاریخ جشن سالگرہ اس مصرعہ سے برآمد ہوتی ہے ع

آئے لکھہ کے تو لکھہ چار یار سالگرہ
سنہ ۱۳۰۱

مولف نے اس تقریب بشاشت ترتیب مین یہ نظم پیشکش کی ہے

صدائے مژدۂ عشرت ز آسمان برخاست
تمام اہل زمین بہر جشن زان برخاست

وزید بادِ بہاری چنان بگلشن دہر
کہ گرد کلفت و غم از دلِ جہان برخاست

بباغ شاہد گل بر سریر شاخ نشست
کہ نرگس از پئے تعظیم سرگران برخاست

سوال ساختم از ہمدم خود چنین عالم
کہ دردِ محنت و غم از دلم چسان برخاست

جواب داد کہ جشنِ حضور پرنور ست
نشست کرسیٔ لفظ الم ازان برخاست

خلیل کعبۂ دلہا بنام ابراہیم
ز خوان نعمت او سیر مہمان برخاست

ز دھر بیخ ستم عدل او چنان برکند
کہ پاسبانیٔ گرگ از دلِ شبان برخاست

بروز جشن چو رونق فزائے مسند شد
برائے نذر ہمہ اہل خاندان برخاست

بلند گشت چو از بین باجہ صیت خوشی
ندائے داد ز جانِ پریوشان برخاست

چو زیب تن ہمہ کس جامہ ہائے زرد نمود
ز جشنم اہل جہان گشتِ زعفران برخاست

چو دست خویش بر آورد آبرو بدعا
دمید صبح اجابت ز آسمان برخاست

بتاریخ بست و ششم ماہِ مسبوق الذکر سنہ صدر مولوی محمد مسعود خان رامپوری منجانب حضور پُرنور عہدہ وکالت محکمہ اجنٹی ہائی ٹرتی(؟) ہو...

واقع بیادونی دیول پر سرفراز فرمائے گئے۔ اور سات پارچہ کا خلعت سرکار والا سے معزی الیہ کو عطا ہوا۔ اور اسی سال مین بشکوے صاحبزادہ محمد عبد العلیم خان صاحب خلف اکبر نائب الریاست بہادر دختر نیک اختر تولد ہوئی چنانچہ ان اشعار سے تاریخ ولادت ظاہر ہوتی ہے ع

تولد بشکوے شد دختری | نہ دختر بہ برج شرف اختری
ہمانا کہ دختر بمردان راہ | بود رحمت خاص و لطف آلہ
چو این تہنیت خوردہ در گوش من | مرادم رسیدہ در آغوش من
ہمہ شادی و وقت شد متفق | کہ ریزم بتاریخ گفتن عرق
چو در زیر مقنع رسید آفتاب | رقم بر زدم من - فروغ حجاب ۱۳۰۰ھ
چو بار دگر بر زدم باب فکر | سروشم چنین گفت در خواب فکر
کہ فرخندگی معصور خوش ست ۱۳۰۰ھ | دگر نیز دخت منور خوش ست ۱۳۰۰ھ

اور اسی سال مین جنابہ صاحبہ صاحب محل بیگم صاحبہ دادی صاحبہ حضور پرنور نے انتقال فرمایا الفاظ۔ بہ جنت بقی ۱۳۰۰ھ سے تاریخ وفات برآمد ہوتی ہے۔ اور اسی سال مین صاحبزادہ امداد اللہ خان خلف اکبر صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان خلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا۔ صاحبزادہ محمد انور خان نام رکھا گیا اور انہین دنون مین صاحبزادہ حضرت نور خان خلف صاحبزادہ حمید اللہ خان نے انتقال کیا۔ اور اسی ایام مین نصیب اعدا طبیعت نائب الریاست کے سخت علیل تھے بفضل حکیم علی الاطلاق صحت کلی حاصل ہوئی چنانچہ یہ مصرعہ تاریخ غسل صحت ہے ع

عیش دائم بہ جشن صحت باد ۱۳۰۰ھ

مولف نے اس تقریب فرحت قریب مین یہ قصیدہ تہنیت کہا ع

در بزم عیش نائب با عز و شان نشست | بر مسند عروج بحفظ و امان نشست
پرداخت چون حکیم حقیقی بصحتش | در تہنیت مسیح بر آن آستان نشست
عطار دہر شاد شد از نسخہ ثنا | خرم ز تندرستی او بزرگان نشست
برخاست زین نوید ہمہ دل کہ بود رنج | آمد شتاب راحت برجاے آن نشست

گردید ضعف و کسل چو از جسم برطرف — بر بستر سرور بتاب و توان نشست

اهلِ زمانه را همه از غسلِ صحتش — آرام در دل آمد و فرحت بجان نشست

ترتیب یافت جشن که نایب بفضلِ رب — در بزم صحت آمد و شادمان نشست

زینت گرفت بزم سرور و طرب ازو — خاتم درست شد چو نگین درمیان نشست

دورانِ عیش کرد مئے خرمی بجام — مست آفتاب شیشه و بر آسمان نشست

قانون نواخت زهره در قصیدهٔ مشتری — مطرب بنغمهٔ طربِ جاودان نشست

در انجمن بلند شده بانگِ نای و نوش — گردِ ملالِ خاطرِ باده کشان نشست

آمد برائے تهنیتش در چمن بهار — گل با رخِ شگفته بهر بوستان نشست

عشرت بمی سرو بهر جام لاله ریخت — نرگس بصحنِ باغ نه هم سرگران نشست

موجِ نسیم رائحه افشان بباغ شد — غنچه بکف گرفته ازو عطردان نشست

هر سو بنفشه ریخته بر سطحِ یاسمن — با روئے خنده ناک گلِ زعفران نشست

سنبل ز طرّهٔ غالیه در باغ تازه ساخت — سوسن شگفته خاطر و رطب اللسان نشست

استاد و ساخت سرو چمن رایتِ نشاط — قمری بصد سرور ببالائے آن نشست

برخاست خوبیِ قدِ شمشاد و روئے گل — در صحنِ باغ سکهٔ حسنش چنان نشست

آرام یافت خلق بعهدِ نیابتش — بر تختِ عدل و داد چو نوشیروان نشست

هر کس پناه برد بذیلِ حمایتش — از حادثاتِ دهر بامن و امان نشست

هر جا فساد بود ز بیمش گریخته — هر جا که فتنه بود بعهدش نهان نشست

رونق پذیر گشت جهان از نوالِ او — این نقش بر نگینِ دلِ دوستان نشست

برخاست او بجود و نوالش بکامِ دل — هر سائلے که بر درِ دولت نشان نشست

وقتِ قبول هست بکن آبرو دعا — بر صفحه نقشِ خامهٔ سحربیان نشست

در قبضهٔ تو باد حسامِ صلاح و فتح — دارند تا بچرخ که تیر و کمان نشست

عطارد ۱۲ - قوس ۱۲

بتاریخ سوم ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۰ھ مشکوے افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ
سی ایس آئی نائب الریاست فرزند سعادت پیوند تولد ہوا اوس گوہر دریائے اقبال کا نام صاحبزادہ محمد امانت اللہ خان رکھا گیا
مولف نے یہ قطعہ تاریخ ولادت کہا ؎

گشت پیدا چو ابن فخر الملک — کرد گردون نثار گوہر صبح
دید چون روئے انورش ببرید — حلق مرغ سحر ز خنجر صبح
سن تاریخ آبرو چو نمود — ہاتف غیب گفت - اختر صبح
۱۳۱۰ھ

بتاریخ بست و دوم ماہ ربیع الثانی سنہ صدر محمد مصطفےٰ خان خلف محمد یار خان جاگیردار موضع کرہیا پرگنہ چھبڑہ کہ بنا بر یوتہ تقریب
شادی خلف رئیس ریاست کوٹہ منجانب حضور انور دام اقبالہا بریاست موصوفہ گئے تھے فائز ٹونک ہوئے - بتاریخ نہم ماہ
جمادی الثانی سنہ صدر تختہ بندی دکاکین بازار و تعطیل چہاریوم و موقوفی قواعد و شلک التواپ بوجہ ماتم انتقال شاہزادہ ڈالاجاہ
ڈیوک آف "بلشان" خلف جنابہ ملکہ معظمہ قیصر ہند عمل مین آئی - بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور سنہ صدر صاحبزادہ احمد خان خلف صاحبزادہ
احمد اللہ خان صاحب کا نکاح مسماۃ دہر آرا بیگم دختر محمد فخر الدین خان گوالیاری سے منعقد ہوا تعداد مہر پنجہزار روپیہ نصف موجل
و نصف معجل اور اسی تاریخ مین نکاح صاحبزادہ عبد الحمید خان خلف صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب کا قدسیہ بیگم دختر محمد فخر الدین خان
گوالیاری سے منعقد ہوا تعداد مہر پنجہزار روپیہ نصف موجل و نصف معجل - بتاریخ بست و ہشتم ماہ فروری سنہ مرقوم الصدر صاحبزادہ
محمد رشید علیخان خلف صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان صاحب شرف کا نکاح کشور آرا بیگم دختر صاحبزادہ حافظ محمد عمر خان صاحب
سے منعقد ہوا تعداد مہر دس ہزار روپیہ نصف موجل و نصف معجل - بتاریخ دوم رجب المرجب سنہ صدر نکاح صاحبزادہ علی احمد خانصاحب
خلف صاحبزادہ احمد علی خان صاحب کا طاہرہ بیگم دختر کلان صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب شرف سے منعقد ہوا تعداد مہر
بست و یک ہزار روپیہ پنجہزار روپیہ معجل شانزدہ ہزار روپیہ موجل بتاریخ شانزدہم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر نکاح صاحبزادہ محمد حسن خان
خلف صاحبزادہ محمد خان بہادر شمشیر جنگ کا سعیدہ زمانی بیگم دختر صاحبزادہ محمد عبد القیوم خان سے منعقد ہوا تعداد مہر بست و پنجہزار
روپیہ پنجہزار روپیہ معجل و بست ہزار روپیہ موجل - بتاریخ بست و دوم ماہ ذی قعدہ سنہ صدر مشکوے حضور لامع النور دختر نیک اختر
تولد ہوئی رشید النساء بیگم نام رکہا گیا اور اسی ایام مین مشکوے صاحبزادہ محمد صفی اللہ خان صاحب صفی فرزند سعادتمند
تولد ہوا صاحبزادہ محمد شفیع اللہ خان نام رکہا گیا بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر جشن سالگرہ حضور پرنور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ

پہلے سے کچھ بیشتر بصد شوکت و احتشام معرض ظہور آیا ۱۲۷ فیر القاب سے قلعہ معلی اسے سر ہوے اور بدستور سابق و
آرائشِ بزمِ رقص و سرود وغیرہ عمل مین آئی قطعہ تاریخ جشن سالگرہ از شاکر ؎

اے حاتمِ زمانہ ذوی الشوکت و جلال	فرخندہ و سعید بود جشن عقد سال
شاکر بسال مصطفوی می کند دعا	این جشن عقد سال دگر صد ہزار سال

۱۲۰۱

مولف نے اس تقریب فرحت ترتیب مین یہ قصیدہ کہا ؎

مے بیادش در گلستان می زنم	چون قدح چشمک بمستان مے زنم
شمع سان دارم ضیا از سوز او	گل لب از داغِ سوزان مے زنم
دانۂ دل را برستم تا ز برق	خندہ بر ابرِ بہاران مے زنم
تا ز مہرش ہمچو ذرہ روشنم	طعنہ بر ماہِ تابان مے زنم
صبحدم چون شبنمِ گل چشمکے	سوے خورشید درخشان می زنم
در سیہ مستی برنگ جام مے	بوسہا بر لعلِ خندان مے زنم
ماہ تابے دیدہ ام امشب کہ من	آستین ہا بر چراغان مے زنم
بر مژہ بستم ز خونِ دل حنا	آتشِ حسرت بہر جان مے زنم
بلبلِ گلزارِ عشق و الفتم	خندہ ہا بر باغِ رضوان مے زنم
از کنارِ عافیت دورم چو موج	دست و پا در بحرِ حرمان می زنم
بال و پر در خون برنگِ بسمل ست	ہر دم از بیتابیے جان می زنم
آتشِ غیرت ز سوز این غزل	در دلِ مرغِ خوش الحان مے زنم

غزل

چاک چون گل در گریبان مے زنم	نقش رنگین در گلستان مے زنم
مگذار از مشتِ غبارم سرسری	دستِ گستاخی بداماں مے زنم

دیده روشن کردم از خاک درش — طعنه بر کحل صفاهان می زنم

شمع سان بر آتش دل و بدم — آتشت آب از چشم گریان می زنم

صبح بر صدقم گواهی می دهد — هر نفس کز مهر جانان می زنم

نیست در عشق تو کس چون من خراب — کوس رسوائی بدوران می زنم

لاله در گلشن ز خون خوردن خوش ست — بر دل پر داغ دندان می زنم

گرد باد آسا من از سرگشتگی — خوب چرخے در بیابان می زنم

آبرو شکل نگینم نامور — نقشها در مدحت آن می زنم

یعنی نواب امین الدولہ عالی گہر — از نوالش دم باحسان می زنم

تا شدم من خوگر الطاف او — سنگ بر مینای حرمان می زنم

گر جمعیت ز الطافش رسم — خنده بر زلف پریشان می زنم

آیم هر بر زمین بوس درش — آسمان را طعنہ خندان می زنم

دیده ام تا رفعت شانش همی — پشت پا بر بام کیوان می زنم

ز ابر جودش مرا تا زنده ساخت — دست رد بر آب حیوان می زنم

در جهان تا یافتم او را کریم — پای بر جاه سلیمان می زنم

مثل او کس نیست عالی همتی — دم ازان دست زرافشان می زنم

سر نمی تابد کسے از حکم او — مهر فرمانش بعنوان می زنم

از دعائش نقش رنگین بسته ام — زان صلا بر عندلیبان می زنم

دولت و عمرش فزون بادا مدام — فال اقبالش ز قرآن می زنم

دوستانش را فشانم گل بسر — برق در جان حسودان می زنم

بتاریخ بست و نہم ماه ذی الحجہ سنہ صدر مطابق بستم ماہ اکتوبر سنہ مذکور نو بجے دن کے میجر ڈبلیو جی ڈبلیو میور صاحب بہادر پولیٹکل [illegible]
ہاڑوتی و ٹونک فایز ریاست ہذا ہوکر بنگلہ پر فرودکش ہوے - حسب معمول تشلک آداب و مشایعت و مدارات عمل میں آئی -

کرنیل ڈبلیو جی ڈبلیو میور صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی ٹونک

اسی سال مین بجائے ویسرائے کشور ہند ارل صاحب بہادر لارڈ ڈفرن صاحب بہادر ویسرائے وگورنر جنرل کشور ہند کو نیٹ سے مامور ہوے - چنانچہ اس مصرع سے تاریخ ماموری برآمد ہوتی ہے مصرع

ز لندن شہسوار لشکر ہندوستان آمد

۱۸۸۴ع

بتاریخ چہاردہم ماہ فروری ۱۸۸۵ع مطابق بست وہشتم ماہ ربیع الثانی سنہ مرقوم الصدر صاحب کلان گورنر جنرل بہادر راجستان کرنیل آئی آرسی براڈفورڈ صاحب بہادر سی ایس آئی موضع چرچ علاقہ ریاست ٹونک مین فروکش ہوے بحکم حضور لامع النور بنابر استقبال صاحبان منفصلۂ ذیل روانہ کیے گئے - اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ - صاحبزادہ محمد خانصاحب ماموں حضور پرنور شیخ سید محمد سعید - و شیخ سید محمد عبد السبحان - اہلکاران محکمہ محتشمہ نیابت - آٹھ بجے دن کے صاحب کلان بہادر فائز شہر ہوے - حضور والا و صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست نے تا رود بناس استقبال فرمایا تیرہ فیر توپ سلامی کے سر ہوے - اور صاحب کلان بہادر میدان قلعۂ معلی مین فروکش ہوے - بتاریخ شانزدہم ماہ مسطور صاحب کلان بہادر بمشایعت دو سردار - یکے صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان صاحب برادر خرد صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست - دوم صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خان صاحب برادر حضور پرنور بنابر ملاقات سرکار والا قلعۂ معلی مین تشریف لائے - حضور والا نے تا لب فرش استقبال فرمایا - بعد اختتام کلام اشتیاق ایک گھنٹہ تخلیہ رہا بعد انفراغ مدارات عطر و پان رخصت ہوئے - سرکار نے تا در دیوانخانہ مشایعت فرمائی اور ہر دو سرداران مذکورۂ بالا نے تا فرودگاہ استقبال کیا - بماہ ربیع الثانی سنہ صدر صاحبزادہ محمد خان صاحب افسر اعلیٰ کل محکمہ جات نے اپنے عہدہ سے استعفا دیا - بتاریخ بست و دوم ماہ جمادی الاول مطابق دہم ماہ مارچ سنین صدر شیخ محمد انوار الدین بجائے سید محمد سعید پرگنہ علیگڈھ علاقہ ریاست ٹونک کے عامل ہوئے - بتاریخ یکم جمادی الثانی مطابق نوزدہم ماہ مارچ سنین صدر یوم پنجشنبہ بہنگام صبح صادق صاحبزادہ ریاض الدین خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان صاحب ناظم عدالت فوجداری نے انتقال کیا - بتاریخ ہشتم ماہ جمادی الثانی مطابق بست و ششم ماہ مارچ سنین صدر روز جمعہ سات بجے رات کے میور صاحب بہادر ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک ریاست ہذا سے بجانب چھاونی دیولی روانہ ہوے - اور اسی اثنا مین صاحب ایجنٹ بہادر مرۃً بعد اخرے رونق افروز ریاست ہذا ہو کر مفصت فرمائی چھاونی دیولی ہوے بتاریخ بست و چہارم ماہ شعبان المعظم مطابق ہشتم ماہ جون سنین صدر روز شنبہ جنابہ سکینہ بیگم صاحبہ دختر حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مرحوم والدۂ ماجدۂ صاحبزادہ محمد عبد الکبیر خانصاحب شمیم نے انتقال کیا - اور اسی سال مین بمشکوے صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب عامل پرگنہ ٹونک

فرزند ارجمند تولد ہوا۔ اسم تاریخی غلام مصطفیٰ ۱۳۰۱ھ تجویز ہوا وہ نونہال باغ ملاحت بعد چندے گلزار جنان میں نصب ہوا۔ بتاریخ
چہارم ماہ رمضان المبارک مطابق ہیجدہم ماہ جون سنہ صدر میور صاحب بہادر فائز ٹونک ہوئے مشایعت و مدارات و سلامی
توپ حسب معمول عمل میں آئی۔ بماہ شوال المکرم سنہ صدر شیخ کریم بخش میر سامان اہلکار خزینہ بنا بر حج بیت اللہ شریف گئے۔ بحکم
حضور والا کار خزینہ فخر الزمان معتمد خاص سید ارشاد حسین خان کو تفویض ہوا۔ بتاریخ ششم ماہ مذکور سنہ صدر بحکم ایجنٹ صاحب
بہادر دیوانخانہ خاص میں دربار عام ہوا۔ سات بجے دن کے میور صاحب بہادر نے قلعہ معلی میں فائز ہو کر خریطہ گورنمنٹ کہ دربار کی
خوشنودی مزاج تمہارے ورو سے اہل دربار کھڑے ہو کر پڑھا بعد ایک گھنٹہ کے دربار برخاست ہوا۔ بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ
سنہ ۱۳۰۱ ہجری مطابق دوازدہم ماہ اکتوبر ۱۸۸۴ع یوم دوشنبہ کہ خاص سالگرہ حضوری کا دن ہے پیشگاہ حضور لامع النور کیوان جناب
خورشید قباب بہرام صولت مشتری خصلت ناہید نغم عطارد رقم قمر حشم فلک بارگاہ انجم سپاہ امین الدولہ وزیر الملک
جناب نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ دام اقبالہ ہر سہ صاحبان مفصلہ ذیل پروانہ مہری و دستخطی
حضوری عطا ہوئے چنانچہ ان پروانہ جات کی نقل بجنسہ ذیل میں درج کیجاتی ہے۔

نقل پروانہ حضوری بنام بخشی الملک حضرت سید حافظ محمد عثمان خان بہادر شہامت جنگ مع تفصیل سامان خلعت

سید صاحب مہربان خلاصۂ خاندان مصطفوی سلالۂ دودمان مرتضوی حافظ سید محمد عثمان سلامت۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ چونکہ ما بدولت
و اقبال پر یہ امر بخوبی ظاہر ہے کہ حضرت بخشی الملک سید نور الہدیٰ خان بہادر مہیب جنگ مرحوم نے عرصہ سی سال تک
نہایت خیر خواہی و امانت داری سے عہدۂ جلیلہ بخشی الملکی کو سرانجام دیا اور ہمیشہ کارگزار رہ کے خود سوا اس عہدہ کے
دیگر امورات ریاست کے سرانجام میں بندگان حضور پرنور نواب وزیر الدولہ بہادر مرحوم علیین مکان و حضرت نواب امین الدولہ وزیر الملک
نواب محمد علیخان بہادر و حضور پرنور ما بدولت و اقبال کو خوشنود کیا پس نظر بر خیر خواہی مذکورہ حضرت بخشی الملک مرحوم کے تمکو اور یہ
عہدۂ موروثی تمہارے کے مع سب اعزاز کے جو بخشی الملک مرحوم کو حاصل تھے کمال نوازش و الطاف شاہانہ سے معزز و ممتاز
فرمایا چونکہ تم نے اس عہدہ کو نہایت خیر خواہی سے سرانجام دیا کہ جس سے خاطر اقدس ما بدولت و اقبال نہایت رضامند و خوشنود ہے
بنا بریں از راہ نوازش و کرم تمکو اس جلسہ مسعود یعنی سالگرہ حضوری میں بعطائے خلعت فاخرہ مع فیل و پالکی یعنی فینس
و شمشیر و نوازندہ آن و خطاب بخشی الملک حافظ سید محمد عثمان خان بہادر شہامت جنگ معزز و ممتاز فرمایا گیا لازم کہ شکریہ اس
نعمت عظمیٰ و عطیہ کبریٰ حضوری کا بجان و دل ادا کرکے تم اور تمہارے بھائی حافظ سید محمد ثابت بخشی الملک ما بدولت و اقبال کو

راضی و خوشنود رکھو کروہ باعث ترقی تمہاری کا بر آستانۂ ما بدولت واقبال رہے اور پروانہ ہذا کو سند آپنے پاس رکھو فقط المرقوم ۲۲- ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۱ھ بموجب حکم حضور پُرنور دام اقبالہٗ بمشافہۂ بقلم حافظ محمد یوسف منشی خاص عفی عنہ - دستخط جناب نائب الریاست بہادر

نقل پروانۂ حضوری بنام کرنیل عبدالرزاق خان بہادر

کرنیل صاحب مہربان کرنیل عبدالرزاق سلامت - بعد سلام مسنون واضح باد - در نیولا بو فور مراحم خسروانہ و الطاف شاہانہ بمزید عنایت و پرورش و پرداخت و بواد یہ خیر خواہی و اطاعت اندیشی تمہاری کے تمکو بخطاب خانی و بہادر معزز و ممتاز فرمایا گیا لازم ہے کہ بشکریہ اس عزت افزائی حضور ما بدولت و اقبال کا بجان و دل ادا کرتے رہو - فقط ۲۲- ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۱ھ بموجب حکم حضور انور دام اقبالہٗ مشافہۂ بقلم محمد یوسف منشی خاص عفی عنہ - دستخط جناب نائب الریاست بہادر

نقل پروانۂ حضوری بنام کپتان حافظ محمد نائب بخشی الملک

خلاصۂ خاندان مصطفوی سلالۂ دودمان مرتضوی حافظ سید محمد نائب بخشی الملک سلامت - بعد سلام مسنون واضح باد جو کہ ما بدولت و اقبال نے تمکو اپنی عنایت و الطاف و کرم سے عہدۂ نیابت بخشیگری کل ریاست پر ممتاز فرمایا تھا تم نے اپنی مستعدی و خیر سگالی و نیک نیتی سے کام سرکاری کو انجام دیکر ما بدولت و اقبال کو رضامند رکھا اب آج جشن سالگرہ ہمایون حضور ما بدولت و اقبال مین کہ یہ ہر روز نہایت مبارک و مسعود ہے باضافۂ عہدۂ کپتانی کلان کل علاقہ سپاہ متعلقہ جرنیل صاحبزادہ عبداللطیف خان علاوہ عہدۂ نیابت بخشی الملکی تمکو معزز فرمایا جاتا ہے کہ ہمیشہ اسیطرح اپنی کارگزاری و خیر سگالی سے ما بدولت و اقبال کو رضامند رکھکر امیدوار عنایات خسروانہ کے رہو اور ہر وہ کار مفوضہ خود کو انجام دیتے رہو اور تعلق فوجی اپنا صاحبزادہ عبداللطیف خان جرنیل و محمد عبدالرزاق کرنیل سے سمجھو اور پروانہ ہذا کو بطور سند عطائے عہدۂ مذکورہ و خوشنودی مزاج اقدس ما بدولت کے رکھکر ذریعہ اپنی ترقی کا تصور کرو فقط المرقوم ۲۲- ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۱ھ مطابق ۱۲- اکتوبر سنہ ۱۸۸۴ع بموجب حکم حضور پُرنور دام اقبالہٗ مشافہۂ - بقلم محمد ابراہیم عفی عنہ دستخط جناب نائب الریاست بہادر

بتاریخ بست و ششم ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۸۴ع دس بجے دن کے صاحب ایجنٹ بہادر بنابر ملاحظہ اسکول ریاست ہذا تشریف لائے - اسوقت تعداد طلبا مندرجہ رجسٹر یہ تھی (۴۵۰) حاضر (۳۵۰) غیر حاضر (۱۰۰) کل مسلمان (۱۴۴) حاضر (۱۰۴) غیر حاضر (۴۰) کل ہنود (۳۰۶) حاضر (۲۴۶) غیر حاضر (۶۰) - بتاریخ بست و ہفتم سنہ صدر کپتان ڈی بی پیرس صاحب بہادر

بنابراہتمام سرحدات موضع السی پورہ علاقہ نیماہیڑہ و موضع میواڑ ضلع ریاست جودھپور بمشاہرۂ یانصد و پنجاہ روپیہ ماہوار و دو روپیہ یومیہ جہت بتہ دونون ریاست کی جانب سے مقرر ہوئے - بتاریخ دوم ماہ نومبر سنہ صدر روز شنبہ سات بجے دن کے صاحبزادہ محمد عبد الحفیظ خان خلف اکبر حضور والا بنابر تحصیل علم دار الخیر اجمیر کو روانہ ہوئے - بتاریخ نہم ماہ دسمبر سنہ مذکور صاحبزادہ محمد عبد السمیع خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان صاحب و صاحبزادہ محمد اسمٰعیل خان خلف صاحبزادہ محمد سعید خانصاحب مرحوم بحکم کرنیل ڈبلیو جی ڈبلیو میور صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک حسب ایماء حضور والا میو کالج اجمیر کو روانہ ہوئے -

بتاریخ بستم ماہ محرم الحرام ۱۳۰۱ھ مطابق نہم ماہ نومبر ۱۸۸۴ء اجنٹ صاحب بہادر موصوف بنابر امتحان طلباء مدرسہ چار بجے دن کے تشریف لائے - بعد امتحان فرودگاہ پر واپس تشریف لے گئے - بتاریخ نوزدہم ماہ صفر المظفر سنہ صدر سید فضل حسین وکیل سابق اجنسی ہاڑوتی و ٹونک کہ چند روز سے ناظم عدالت دیوانی ریاست ہذا تھے محکمہ محتشمہ نیابت کے اہلکار ہوگئے -

اور میرزا محمد علیخان وکیل رزیڈنسی میواڑ بجائے مولوی محمد مسعود خان وکیل سرکار سے حاضرباش اجنٹی ہاڑوتی و ٹونک مامور ہوئے - بتاریخ سیزدہم ماہ مارچ ۱۸۸۵ء کار خزینہ وغیرہ شیخ کریم بخش میرسامان کو بدستور سابق بعد انفراغ حج بیت اللہ شریف فائز ی ریاست ہذا تفویض ہوا - بتاریخ یکم شعبان المعظم مطابق ہفدہم ماہ مئی سنین صدر عزیز النساء بیگم دختر حضور والا نے انتقال کیا - اور اسی ایام مین صاحبزادہ عبد الستار خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان صاحب نے کم سنی مین انتقال کیا - بتاریخ بستم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر مطابق چہارم ماہ جولائی ۱۸۸۵ء محمد نجف خان ناظم محکمہ عدالت اپیل و نگران محکمۂ عدالت دیوانی و محکمۂ فوجداری و گیرائی ریاست ہذا ہوئی - بتاریخ دوم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر مطابق دوازدہم ماہ ستمبر سنہ مذکور کپتان محمد سعادت علیخان بجائے شمس الامراء انتظام الملک صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ عامل پرگنہ نیماہیڑہ ہوئے - بتاریخ بست و ششم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر روز جمعہ وقت نصف النہار بشکوے صاحبزادہ محمد رفیق خان فرزند ارجمند تولد ہوا نام نامی و اسم گرامی صاحبزادہ محمد عتیق خان رکھا گیا اور بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور مطابق یکم ماہ اکتوبر سنہ مسطور جشن سالگرہ حضور والا بعد شوکت و احتشام بمعرض ظہور آیا - اس تقریب فرحت قریب مین مؤلف نے بھی یہ قصیدہ پیشکش کیا ؎

کو جنون پردہ تا بر انداز د کہ
کار ففضم بہ نشتر انداز د

من و عشق بتے کہ رخسارش
برق در جان آذر انداز د

کہ دہم دل بآن لب میگون
چون کبابش بر اخگر انداز د

چشم پر خون من ز خسار مژه / سبزهٔ رخش گل به بستر اندازد

آب در خسارِ دوستان آتش / در دلِ خلد کوثر اندازد

هر کسے مستِ چشم او گردد / بر سرِ سنگ ساغر اندازد

خمِ ابروے او اگر بیند / ماهِ نو در قدم سر اندازد

بنگرد گر نسیم نرگس او / خاک در چشم عبهر اندازد

نقشِ رنگین بباغ ننشاند / گل برویش نظر گر اندازد

لاله تا باغ را کند خوشبو / عود داغی به مجمر اندازد

شبنمِ گل شود اگر بلبل / اشک از دیدهٔ تر اندازد

صور کلکم سراید از غزلے / شور دیگر بمحشر اندازد

غزل

هر که چشمے بدلبر اندازد / کے نظر سوے دیگر اندازد

تا شود شام عاشقان روشن / که نقاب از رخش بر اندازد

پادشاهی کنم اگر بسرم / سایه زلفِ معنبر اندازد

نازِ او چون بساط آراید / مهرهٔ دل بششدر اندازد

آنکه بر ماه دوخت دیدهٔ مهر / اشک همرنگِ اختر اندازد

ابرویش دل کشد دو نیم به تیغ / مژه کارش به خنجر اندازد

گشت دیوانه هر که از زلفش / موج زنجیر عنبر اندازد

عالمے را کنم ته و بالا / عشق گر شور در سر اندازد

آبرو در سخن طرازی مدح / خامه ام طرح دیگر اندازد

کند آغاز مدحت دیگر / که بپایش فلک سر اندازد

آن امین الدولہ رئیس ٹونک — شہرہ در ہفت کشور اندازد
در چمن نو بہار مکرمتش — رنگ جود و سخا گر اندازد
ہر گدا بنگرد بدامانش — ہمچو گل خوردۂ زر اندازد
گر باوج ثنائے او پرد — طائر کلک شہپر اندازد
بوئے خلقش اگر صبا ببرد — در جہان مشک اذفر اندازد
گر شود ذرہ قابل چمنش — گل خورشید بر سر اندازد
ہمچو خورشید سایہ اقبالش — ہر گدا را تونگر اندازد
کاشکی آن آفتاب جانب من — نظر ذرہ پرور اندازد
حبذا ناخدائے قلزم جود — کہ ز طوفان ضرر بر اندازد
نماند تباہ کشتئ خلق — اگر از حلم لنگر اندازد
برق تیغش کند چو صاعقہ — غضبش بر ستمگر اندازد
جوہر تیغ او بروز مصاف — سر اعدا ز پیکر اندازد
توسن او شود چو گرم عنان — بند در پائے صرصر اندازد
وصف او گر رقم کند کلکم — بر سر صفحہ گوہر اندازد
بر نشان قبول تیر دعا — از کمان صبحدم گر اندازد
دوستان را کند بجودش خوش — دشمنان را ز پا سر اندازد

بتاریخ بست و ہشتم ماہ مذکور مطابق ماہ اکتوبر سنین صدر روز پنجشنبہ والدۂ ماجدۂ صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال کیا۔ بتاریخ نوزدہم ماہ دسمبر سنہ صدر صاحب کلاں بہادر راجستان مقام باڑی علاقہ ٹونک سے رخصت فرمائے موضع بیاگی علاقہ سیمبور ہوئے۔ منجانب ریاست ہذا سبد (ٹوکرہ ۱۲) بقولات (ٹوکری ۱۲) میوہ و ثمر رنگترہ بتوسط حافظ سید محمد حسین بسمل وکیل سرکار حاضر باش اجنٹی راجستان پیشکش ہوئے۔
بتاریخ بست و ہشتم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۳ھ مطابق پنجم ماہ جنوری سنہ ۱۸۸۶ء روز سہ شنبہ ساڑھے دس بجے دن کے مسٹر

براڈفورڈ صاحب بہادر ریزیڈنٹ راجستان مع یک صاحب بہادر سکرتر و یک صاحب بہادر ڈاکٹر جیلخانہ علاقہ جے پور بہ ست
فائز ریاست ہذا ہوکر بنگلہ پر فروکش ہوئے۔ بعد اختتام کلام شوق و توضیع عمر ویان رخصت ہوکر جیلخانہ اور بگیخانہ وغیرہ کو ملاحظہ
فرماتے ہوئے نہضت فرمائے فرودگاہ ہوئے۔ بتاریخ چہاردہم ماہ جنوری سنہ صدر کرنیل میور صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ
ہاڑوتی و ٹونک مع ماسٹر ویک صاحب افسر ڈاکخانہ جات بنابر ملاقات حضور والا بسواری گاڑی بگی ١٢ قلعہ معلی مین تشریف
لائے۔ مشایعت و سلامی و مدارات وغیرہ حسب دستور بمعرض ظہور آئی۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ جمادی الاول سنہ صدر مطابق
دوم ماہ مارچ سنہ مزبور لالہ شنکرداس معتمد ریاست کپورتھلہ نے بتقریب فرحت قریب نبیرہ شادی رئیس ریاست موصوفہ
فائز ریاست ہذا ہوکر خریطہ دیباجی حضور مین پیشکش کی اور دو دو اشرفیان سکہ بڑنگ قیمتی پنج پنج روپیہ بطور نذر پیشکش کین
اور پچاس کشتی میوہ جات وغیرہ کی منجانب رئیس موصوف پیشگاہ حضور مین پیشکش کین۔ اور بقدر چار منٹ کے قیام کر کے معتمد
مذکور نہضت فرمائے قیام گاہ خود ہوا۔ بتاریخ دوم ماہ جمادی الثانی مطابق نہم ماہ مارچ سنین صدر معتمد مذکور بغرض رخصت حاضر حضور
ہوکر بطور سابق نذر پیشکش کر کے طالب رخصت ہوا۔ منجانب سرکار ابد قرار معزی الیہ کو خلعت ہفت پارچہ اور جیغہ ساعت سوبیس روپیہ نقد
بطریق رخصتانہ و جواب خریطہ رئیس موصوف مرحمت ہوا۔ بتاریخ یکم ماہ اپریل سنہ صدر قصبہ علی گڈھ علاقہ ریاست ٹونک مین
ڈاکخانہ قائم ہوا۔ اور اسی تاریخ کرنیل مسٹر جان بڈلف صاحب بہادر بجائے کرنیل ڈبلیو جی ڈبلیو میور صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ
ہاڑوتی و ٹونک مامور ہوئے۔ اور بتاریخ یازدہم ماہ مذکور پرگنہ چھبڑہ علاقہ دار الریاست ہذا مین ڈاکخانہ مقرر ہوا۔ بتاریخ چہارم ماہ
رجب المرجب مطابق ماہ اپریل سنین صدر صاحبزادہ افتخار علیخان فرزند ارجمند حضور والا نے بعمر شش ماہ انتقال کیا۔ بتاریخ یازدہم
ماہ اپریل سنہ صدر روز چہارشنبہ صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بنابر ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک
بجانب علاقہ بوندی تشریف فرما ہوکر بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور نہضت فرمائے ریاست ہذا ہوئے۔ بتاریخ بست و یکم ماہ مذکور مطابق
بست و ہفتم ماہ مزبور سنین صدر دس بجے دن کے صاحب ایجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک فائز الریاست ہذا ہوکر بنگلہ پر فروکش
ہوئے۔ مشایعت و سلامی و مدارات حسب معمول عمل مین آئی۔ چار بجے دن کے صاحب بہادر موصوف بنابر ملاقات
حضور والا قلعہ معلی مین تشریف لائے۔ مشایعت و مدارات حسب قاعدہ بمعرض ظہور آئی اسی تاریخ مین کرنیل میور صاحب
بحصول رخصت ہیجدہ ماہ حسب منظوری گورنمنٹ راہی ولایت ہوئے۔ بتاریخ ہیجدہم ماہ شعبان المعظم مطابق بست و سوم
ماہ مئی سنین صدر لالہ چنی لال بجائے صاحبزادہ محمد نظام علیخان صاحب۔ عامل پرگنہ سرونج علاقہ ریاست ٹونک مامور ہوئے

اور اونکی پیشکاری مین اسی تاریخ لالہ جگناتھ پرشاد مقرر کیے گئے - اور اسی ایام مین سید محمد حیدر علی بجاے حکیم محمد عبد الصمد خان عامل پرگنہ پنڈادہ علاقہ ریاست ہذا ہوے - بتاریخ بست وسوم ماہ شعبان المعظم مطابق بست وہشتم ماہ مئی سنین صدر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بنابر رپورٹ سالتمام تشریف فرماے چھاونی دیولی ہوکر بعد چندے واپس تشریف لائے بتاریخ بست ونہم ماہ مذکور سنہ صدر نکاح صاحبزادہ محمد عبد الباقی خان خلف صاحبزادہ احمد خانصاحب کا شمس جہان بیگم دختر محمد فخر الدین خان گوالیاری سے منعقد ہوا تعداد مہر پنجہزار روپیہ یکصد روپیہ معجل باقی موجل - بتاریخ چہاردہم ماہ ذی قعدہ مطابق شانزدہم ماہ اگست سنین صدر شبکو حضور پُرنور فرزند ارجمند تولد ہوا اوس گوہر گران بہاے اجلال کا نام صاحبزادہ محمد فاروق علیخان رکھا گیا - بتاریخ یازدہم ماہ مذکور مطابق ہفدہم ماہ مسطور سنین صدر اہلیہ صاحبزادہ حافظ محمد عبد الصمد خان صاحب نے انتقال کیا - بتاریخ ہیجدہم ماہ ذی الحجہ مطابق بستم ماہ اگست سنین صدر صاحب اجنٹ بہادر فائز الریاست ہذا ہوکر بنگلہ پر نزول کش ہوے - مشایعت وسلامی ومدارات حسب معمول عمل مین آئی - اور صاحب موصوف نے حضور والا سے چند بار مرۃً بعد اُخریٰ ملاقات فرمائی - اور کارروائی کل محکمہ جات ودفاتر کو ملاحظہ فرمایا - بتاریخ بست ودوم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر جشن سالگرہ حضور والا بدستور قدیم بصد تزئین وآئین خوشترین بمعرض وقوع آیا - اس تقریب فرحت ترحیب مین مولف نے قصیدہ پیشکش کیا ؎

شورش انگیخت بجان نرگس فتانش بین — کاوش انداخت بدل شوخی مژگانش بین

نشکند ہر نگہش نیشی بچشم کژدم — پوست از مار کشد طرۂ پیچانش بین

با حریفان جفا پیشہ نگر بستن عہد — با اسیران وفا سستی پیمانش بین

یک نمک پاس دل ریش و دگر بخیہ گشا — گریہ مین نگر و غنچہ خندانش بین

زلف او از دل دیوانۂ من شور فزا است — بنگر این سلسلہ و سلسلہ جنبانش بین

ہیچ یار کہ جدا ماندہ بیار آمیزد — با دل خستہ ہم آغوشی پیکانش بین

قاصد آسودگی وصل ز نزدیکان پرس — نالۂ من ہمہ بیتابی ہجرانش بین

مردمان گرفتار بلاے چشمش — رائج این فتنہ و آشوب بدورانش بین

آمد از مصر نسیمی بسواد کنعان — سبز شد باغ زلیخا گل حرمانش بین

میخورد حسرت من از مژه پر خون آب | بجوشش این ابر سیه بنگر و بارانش بین

یارب آن زلف ندانم بچه بازی پرداخت | گوی دل را همه جا در خم چوگانش بین

کے کند شکوه غلط از نظر بد یوسف | خط نیلی برخ از سیلی اخوانش بین

خواب راحت بود از چشم نظربازان دور | دل بر آئینه منه آئینه حیرانش بین

نیست در قسمت دیوانه مزاج آسایش | راحت یکنفس و رنج و فراوانش بین

همچو مجنون بتما بادیه پیماے شوق | محمل لیلی جان به چشم غزالانش بین

اشک من موج زنان از مژه آمد بکنار | صدف دیده نگر گوهر غلطانش بین

بلبل خامه کے از نغمه بماند خاموش | هواداریے گلزار غزل خوانش بین

غزل

ماه اردی ست بیا جوش گلستانش بین | زلف سنبل نگر و خوبی ریحانش بین

نیست سودا زده را با چمن گل سروکار | میکشد دامن دل خار بیابانش بین

دل که با زلف تو پیچید نمیگردد جمع | طعمۂ مار شد احوال پریشانش بین

طائرے نیست که بنود ز کمانش مجروح | داد در قبضه که این ناوک مژگانش بین

همه شب شمع دلم سوخت سحر شد خاموش | حال آغاز چه سان دیدی و پایانش بین

از صنم تا بصمد فرق حضیض و اوج است | پستی این نگر و رتبۂ شانش بین

آید در جشن طرب ساعت نواب جهان | که جهانگیر و جهاندار جهانبانش بین

اسم اعظم شمر و اسم شریفش آصف | انس و جان تابع امرے چو سلیمانش بین

بلبل خامه ز گلریزی جوشش خورسند | طوطی خامه بحرف از شکرستانش بین

موئے باریک معانی کشد از طرۂ شعر | شانۂ فکر رسا طبع سخندانش بین

قطره از پرورش اوست محیط اعظم | ذره خورشید جهانتاب ز احسانش بین

چونکہ دربزم نشیند بشرف خورشید است | چونکہ دررزم رود کار نمایانش بین
رشحۂ خضر بود جرعۂ جام مے او | عالمی زندہ بالطاف فراوانش بین
باد پایش اگر آید بجلو ریزے خویش | عرصۂ چرخ و زمین تنگ بمیدانش بین
کرد تسخیر جہان نکہت خلقش چون گل | سرکشان را ہمہ جا بندۂ فرمانش بین
بسکہ در قبضۂ او ہست شجاعت جوہر | تشنۂ خون عدو تیغ درخشانش بین
بدعا خوانے او تا قلم آمد بزبان | زندگی بخش تر از چشمۂ حیوانش بین

عمر او کرد ز اقبال چراغی روشن
حفظ حق در ہمہ احوال نگہبانش بین

اور اسی ایام مین ظفریاب خان خلف خانصاحب مستجاب خان خسر صاحبزادہ محمد خانصاحب مامون حضور نے انتقال کیا۔ اوس مسافر ملک بقا کا یہ مادہ تاریخ وفات ہے۔

ماتم نوجوان حسرت افزا
۱۳۰۲ھ

اور اسی ایام مین والدہ صاحبزادہ محمد سعید خانصاحب سعید خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خانصاحب مشرق نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال کیا اوس راہی ملک جاودانی کا یہ مادہ تاریخ وفات ہے۔

ہاے ماتم حسرت فزا افزود
۱۳۰۲ھ

بتاریخ یکم ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۴ھ مطابق سی ام ماہ ستمبر سنہ ۱۸۸۶ع خانصاحب محمد نجف خانصاحب ناظم عدالت اپیل کو خطاب مشیر قانونی جوڈیشل سرکار والا سے عطا ہوا اور اسی تاریخ مین بابو ونایک راؤ اہلکار خزینہ و نگران دفتر دیوانی و بخشیگری ہوئے اور بتاریخ سوم ماہ محرم الحرام مطابق دوم ماہ اکتوبر سنین صدر صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک رونق افروز ریاست ہذا ہوئے مشایعت و مدارات و سلامی وغیرہ حسب معمول عمل مین آئی۔ بتاریخ دوازدہم ماہ مزبور مطابق یازدہم ماہ مذکور روز شنبہ حضور پرنور دام اقبالہ نے بنظر انصاف نذر باغ مین اجلاس عام فرمایا و بنفس نفیس اکثر مقدمات فیصل فرمائے۔ اور یہ اجلاس عام ہر ماہ مین دو بار بطور علی الدوام مقرر فرمایا بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور مطابق بست و یکم ماہ مسطور سنین صدر روز پنجشنبہ سیٹھ پوتم چند دیپ چند ساکن رتلام مع گماشتگان خود بنا بر ملازمت حضور بسواری کالسکہ بمسجد قلعہ معلی تک

حسب الحکم بہ بنگلہ والا حاضر دیوانخانہ ہوا اور ایک اشرفی و پنجروپیہ بطور نذر پیش کئے اور گماشتگان سیٹھ مسطور نے بھی حسب قاعدہ نذرین پیش کین۔ حضور والا نے سیٹھ مذکور کی تعظیم فرما کے معانقہ کیا اور در بارۂ غلہ پرگنہ سرونج وکمی سود وغیرہ تا پانزدہ منٹ گفتگو رہی بعدازان سیٹھ مسبوق الذکر حضور والا سے مرخص ہوکر اپنی فرودگاہ پر واپس آیا۔ بتاریخ ہشتم ماہ صفر المظفر مطابق پنجم ماہ نومبر سنین مذکور بہنگام شام اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر کی خوشدامن صاحبہ نے انتقال کیا۔ بتاریخ بست ونہم ماہ صفر المظفر مطابق بست وششم ماہ نومبر سنین صدر کپتان ٹی سی پیر صاحب بہادر بمشاہرہ ایکہزار روپیہ ماہوار علاوہ زر رسد بنابر بندوبست پیمائش اراضی کل پرگنات علاقہ ٹونک مامور ہوئے۔ بتاریخ چہارم ماہ ربیع الاول مطابق [illegible] ماہ دسمبر سنین صدر کپتان صاحب بہادر موصوف فائز ریاست ہذا ہوئے۔ بتاریخ دہم ماہ ربیع الاول مطابق ششم ماہ دسمبر سنین صدر دس بجے دن کے کرنیل جان بڈلف صاحب بہادر پولٹیکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک بتقریب دورہ فائز الریاست ہذا ہوئے حضور انور نے مشایعت صاحب موصوف کی کیمپ کے طور پر موضع چندلائی علاقہ ٹونک تک فرمائی سلامی و مدارات و مشایعت حسب دستور قدیم عمل مین آئی چار بجے دن کے صاحب بہادر ممدوح بمشایعت دو صاحبزادگان اہل خاندان بنابر ملاقات حضور والا قلعہ معلی مین تشریف لائے بعد اختتام کلام اشتیاق تواضع عطر و پان وغیرہ بمعرض وقوع آئی بتاریخ ہشتم ماہ مرحوم الصدر مرزا محمد اکبر علیخان برادر کلان مرزا محمد علیخان وکیل سرکار حاضر باش محکمہ اجنٹی ہاڑوتی و ٹونک بمشاہرہ یکصد و پنجاہ روپیہ ناظم کل سائرات مقرر ہوئے بتاریخ پنجم ماہ ربیع الثانی مطابق سی ام ماہ دسمبر سنین صدر حسب الحکم حضور حسب استدعائے رئیس پاٹن چہار زنجیر فیل مع ہودج نقرۂ و جھل ہائے زرین و یک رسالہ خاص سوران اردلی بتقریب شادی کتخدائی رئیس موصوف کہ دختر رئیس کشن گڈہ سے قرار پایا ہوئی تھی روانہ ہوئے محمد افضل یار خان نبیرۂ طالع یار خان مرحوم دہلوی حسب الحکم حضور تاریخ یازدہم ماہ مذکور لغایت شانزدہم ماہ ربیع الثانی سنین صدر ناظم مقدمات صیغہ مرافعہ رہے بعدازان ناظم محکمہ منصفی پرگنہ سرونج بمشاہرہ ہشتاد روپیہ با اختیار سماعت مقدمات تا یکہزار روپیہ مامور ہوئے اور اسی تاریخ محمد آصف خان صاحب خسر جناب صاحبزادہ محمد اسحق خانصاحب بعہدۂ منصفی پرگنہ بڈادہ بمشاہرہ پنجاہ روپیہ و سید فضل حسین بہ منصفی پرگنہ چھبڑہ گوگور بمشاہرہ ہفتاد روپیہ و سید ابراہیم بہ منصفی پرگنہ نیاہڑہ بمشاہرہ پنجاہ روپیہ مامور ہوئے پیش ازین عہدۂ منصفی ریاست ہذا مین نہ تھا اسی زمانہ مین یہ جدید عہدہ منجانب حضور والا مقرر ہوا بتاریخ بستم ماہ ربیع الثانی مطابق پانزدہم ماہ جنوری سنین صدر محمد نجف خانصاحب رئیس کوروائی رہگرائے منزل ناگزیر ہوئے۔ اور محمد منور خان نبیرۂ رئیس مغفور ریاست

کوہ دانی کے حاکم قرار دیے گئے۔ اور اسی تاریخ محمد نجبت خان ناظم عدالت اپیل مشیر قانونی جوڈیشل و صاحبزادہ حافظ
محمد اسحق خانصاحب و منشی سید رشید الدین پرنسپل میو کالج ریاست ہذا حسب الحکم حضور والا بنابر اجراے قوانین عدالت
و انتظام پیمایش وغیرہ بطور دورہ پرگنات روانہ ٹونک ہوے بتاریخ دوم ماہ جمادی الاول بست و ہفتم ماہ جنوری سنین صدر
روز پنجشنبہ دس بجے دن کے حضور والا مع چند صاحبزادگان عالیشان و مصاحبان خدمت توامان بنابر سیر و شکار بجانب
علی گڈہ علاقہ ریاست ٹونک تشریف فرما ہوے شیخ محمد انوار الدین عامل علی گڈہ کے حسن کارگذاری اور بیدار مغزی سے
حضور والا نے خوش ہو کر خلعت ششش پارچہ قیمتی یکصد و شانزدہ روپیہ مع پروانہ خوشنودی مزاج اقدس عطا فرمایا بتاریخ
دہم ماہ جمادی الاول مطابق چہارم ماہ فروری سنین صدر نو بجے دن کے حضور والا علی گڈہ سے فائز ریاست ہذا ہوے
بتاریخ بستم ماہ جمادی الاول مطابق چہاردہم ماہ فروری سنین صدر شریف محمد ابن محمد عبد اللہ آفندی بنابر ملاقات حضور والا بسواری
کالسکہ دیوانخانہ خاص میں حاضر ہوے اور تحف (جمع تحفہ ۱۲ تحفے) دہرایا کہ مکہ معظمہ سے لائے تھے پیش کیے بتاریخ بست و دوم ماہ
جمادی الاول مطابق شانزدہم ماہ فروری سنین صدر حسب الحکم گورنمنٹ جملہ قلمرو (دام اقبالہم) سرکار انگریزی میں روشنی چراغان بتقریب
جشن جوبلی معرض وقوع آئی چنانچہ بتاریخ مذکورہ چار بجے دن کے حضور والا نے دربار عام فرمایا اور جملہ صاحبزادگان
اہل خاندان و جاگیرداران و اہلکاران وغیرہم حاضر دربار ہوے بعد ازان ایک اسپیچ باظہار خوشنودی و مسرت کھڑے ہو کر پڑھا گیا
بعد اختتام اسپیچ اکیس ایک فیر توپ کے بطور تہنیت سر ہوئی اور قواعد جنرلی سواران و پیادگان باقاعدہ عمل میں آئی در ہنگام
شب روشنی چراغان جملہ امکنہ سرکاری و بازارہاے ریاست ہذا میں بصد آئین بہین و طرز خوشترین بمعرض ظہور آئی اور
آتشبازی نے قلعہ معلی میں رات کو دن بنا دیا اور سیزدہ ۱۳ کس محبوس محبس صدر سے رہا کیے گئے اور اسی تقریب فرحت
قریب میں جانب ریاست ہذا سے سراے وکٹوریہ کراؤن روڈ یا ناس پر بجانب شرق متصل موضع بورکنڈی خرد باہتمام صاحبزادہ
حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر ناظم محکمہ فوجداری دگیرای جہت آسایش مسافرین و مترددین تعمیر ہوئی اور مبلغ ایکہزار روپیہ
کی ہنڈوی بنابر صرف تعمیر مکان انسٹیٹیوٹ واقع لندن کہ منجانب شاہزادہ والاجاہ ویلز صاحب بہادر ولیعہد ملکہ معظمہ قیصر ہند
تعمیر ہوتا ہے ریاست ہذا سے بھیجے گئے اور مبلغ پچاس روپیہ کا تار بنام فارن سکرٹری گورنر جنرل بہادر مشعر مضمون مبارکباد
دیا گیا۔ بتاریخ بست و ششم ماہ مذکور مطابق چہاردہم ماہ مزبور سنین صدر سید محمد سعید اہلکار محکمہ محتشمہ نیابت حسب الحکم حضوری
بنابر متابعت پسران نواب زین العابدین خانصاحب خسر حضور والا تا رود بناس مع یک زنجیر فیل و پنج سواران رسالہ خاص

بھیجے گئے اور بتاریخ بست وہفتم ماہ مذکور مطابق پانزدہم ماہ سطور پسران نواب صاحب موصوف حاضر دربار ہوئے۔
بتاریخ پنجم ماہ مارچ سنہ صدر خریطہ صاحب اجنٹ بہادر مرقومہ شانزدہم ماہ فروری مع خریطہ فارسی مورخہ ہفتم ماہ مذکور جناب نواب
گورنر جنرل بہادر کشور ہند لارڈ ڈفرن صاحب وخریطہ جوابی مشعر خوشنودی گورنمنٹ باظہار مسرت وبشاشت انعقاد دربار بروز
سال پنجاہ ملکہ معظمہ قیصر ہند ونامہ بخط انگریزی خاص نواب صاحب ممدوح المدیح شرف صدور وعز ورود لایا - چار بجے دن کے
باجتماع اہل خاندان ومعاندین ومعززین ریاست دربار عام ہوا اور مضمون ترجمہ نامہ وخریطہ مع اسپیچ باآواز بلند سر دربار سنایا
گیا اور اکتیس فیر توپ کے بطور تہنیت سر ہوئی بتاریخ ہفتم ماہ جمادی الثانی مطابق سوم ماہ مارچ سنین صدر روز پنجشنبہ
ہنگام صبح صادق مولوی عبدالملک خانصاحب خلف مولوی محی الدین خان صاحب قوم ازبک رہگرائے منزل ناگزیر
ہوئے مولوی صاحب مرحوم کی تاریخ ولادت ۱۲۵۳ھ ہے انہون نے چند علوم مثل معقول وریاضی وہیئت وہندسہ
وبیان ومعانی وبدیع وغیرہ شمس العلما حضرت مولانا عبدالحق صاحب خیرآبادی ومولوی عبدالعلی صاحب ومفتی سعداللہ
صاحب سے حاصل کئے تھے شعر فارسی بہت عمدہ فرماتے تھے اکثر مشاعرون مین مولوی صاحب مغفور وخاکسار
مولف شریک جلسہ رہے اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے مولف نے یہ دو قطعہ تاریخ وفات کے کہے ۵

اندرین عہد رنج وغم آلود ۔۔۔ کہ پُر از یاس وخالی از عشرت
پنجشنبہ بُد از شہور ستم (یعنی جمادی الثانی) ۔۔۔ کرد علامۂ زمان رحلت
گشت خم پائے فرق وفرق جنان (یعنی ول) ۔۔۔ مرد عبدالملک ملک سیر ۱۳۰۴ھ

ایضاً

بے سر وپا ماندہ آفاق از جو اجل ۔۔۔ حسرتا شعر وادب علم وخرد فضل وکرم ۱۳۰۴ھ

اور الفاظ منظور حق ۱۳۰۴ھ سے تاریخ وفات برآمد ہوتی ہے - مولوی صاحب موصوف مغفور کا کلام معجز نظام مشتے نمونہ از خروارے
بیان درج ہوتا ہے ناظرین زور طبع ملاحظہ فرمائین

غزل

دارم زبیداد بتان صد سوز ہجران در بغل ۔۔۔ ہر قطرہ اشکم جگہ جحیم سوزان در بغل
بینید چو بخت خفتہ ام آن چشم فتان در بغل ۔۔۔ بس تیز نگاہ شوخ او اصل صفاہان در بغل
دارد تمنا حسرت وامید حرمان در بغل ۔۔۔ صد آرزوہا بسکہ دارم سوزان در بغل

دارد دلم از داغها جوشش بہاران در بغل ۔۔۔ چشم ز لختِ خونچکان سوزد چراغان در بغل

آہم عملداری کند داغم سپر گیرد بکف ۔۔۔ چون فوج اشکم صف کشد وز دیدہ مژگان در بغل

آتش بہ تن افگندہ ام دودے بسر افزودہ ام ۔۔۔ بگرفتہ ام از عشق او تا شمع سوزان در بغل

ہر طفلِ اشکم مے برد لختے ز دل وردِ اسم ۔۔۔ آرند چون در مدرسہ سیپارہ طفلان در بغل

خونابہ ہا دارم بدل زینگونہ در جوشش جنون ۔۔۔ دارند چون مینا سے می ہر لحظہ مستان در بغل

بنیزِ غبارِ کوے او گر ذرہ از صبحدم ۔۔۔ دزدِ طباشیرِ سحر صد مہر تابان در بغل

دیدم ز کوے مہوشان در شب گریزان شیخ را ۔۔۔ تسبیح و دستارش بکف تقوی و ایمان در بغل

صد خنجرِ بیداد را یک غمزہ ات باشد بدل ۔۔۔ یک ناوکِ نازِ ترا صد نوکِ پیکان در بغل

یک چشمِ سفاک ترا صد خون جانبازان بسر ۔۔۔ صد عاشقِ جان خستہ را یک دردِ ہجران در بغل

از موے زلفت شانہ را چاکِ فراوان در جگر ۔۔۔ وز روے تو آئینہ را صد چشمِ حیران در بغل

جیحولِ خونش جوشِ زن دریاے اشکش موج زن ۔۔۔ دردِ دلم در عشق او زینگونہ سامان در بغل

گل مشت زر گیری بکف یا چاک سازی جامہ ات ۔۔۔ ناید بتِ طناز من زینگونہ آسان در بغل

دارند از نظمِ **ملک** قدسی دخستہ دمبدم ۔۔۔ برلب سخنہا رائیگان مضمون پریشان در بغل

بتاریخ ہفتم ماہ جمادی الثانی سنہ صدر روز پنجشنبہ رسالہ خاص کہ بحکم حضوری بتقریب شادی کتخدائی رئیس پاٹن پیاٹن گو گیا تھا واپس آیا۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ مسطور مطابق بست و سوم ماہ مارچ سنین صدر نواب کلب علیخان بہادر فرزند دلبند قیصر ہند دولت انگلشیہ رئیس دلاور طبقہ اعلائے ہند والئ ریاست مصطفٰے آباد عرف رامپور نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال فرمایا اور بجای نواب مغفرت مآب نواب محمد مشتاق علیخان بہادر مسند نشین ہوے۔ بتاریخ یازدہم ماہ جمادی الثانی مطابق یازدہم ماہ مارچ ہنگام غروب آفتاب کرنیل جان بڈلف صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک فائز ریاست ہذا ہوئے مشایعت و سلامی و مدارات حسب معمول عمل مین آئی چار بجے دن کے صاحب بہادر موصوف بنا بر ملاقات حضور والا قلعہ معلی مین تشریف لائے بعد اختتام کلام اشتیاق تخلیہ ہوا بعد ازان تواضع عطر و پان بعرض وقوع آئی۔ بتاریخ بست و یکم ماہ مارچ سنہ صدر سیٹھ سمیر مل میدمل ساکن دار الخیر اجمیر فائز ریاست ہذا ہو کر حویلی دار الضرب مین فرودکش ہوئے

اور اسی تاریخ اجنٹ صاحب بہادر ممدوح راجپوتانہ تشریف لے گئے ہیں - بتاریخ بست و دوم ماہ مسطور پسران نواب زین العابدین خان بتقریب شادی صاحبزادہ محمد غیاث الدین حیدر خان مع جنابہ فردوس اعلی زمانی بیگمہ صاحبہ ہمشیرہ خود بجانب دار الخیر اجمیر روانہ ہوئے مگر باستماع خبر وحشت اثر انتقال و ارتحال رئیس رامپور تقریب شادی بمعرض التوا آئی - واضح ہو کہ حضرت حاجی الحرمین شریفین نواب محمد کلب علیخان صاحب بہادر فرمانروائے ریاست رامپور نے بعوارض چند در چند بتاریخ چہارم ماہ رجب المرجب سنہ صدر روز چہارشنبہ اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت مرحوم کی ذات سے ایک عالم فیضیاب تھا چنانچہ جامع مسجد دہلی کی مرمت کے واسطے لاکھ روپیہ مرحمت فرمایا - نہر زبیدہ خاتون جو درمیان عرصۂ عرفات و ہند ہے اوسکی درستی میں ایک سرمایہ کثیر خرچ کیا - جن لوگون پر ریاست کا قرض تھا یک قلم معاف فرمایا - ہمارے حضور والا کو جناب نواب صاحب مرحوم کے انتقال فرمانے سے سخت افسوس ہوا بحکم حضور ایک دن کی تعطیل دفاتر مین رہی اور ایک دن کل بازار کی دکانین بند کی گئین - اسی تاریخ شریف علی ابن منصور کی بنابر ملاقات حضور والا حاضر دربار ہوئے اور تحائف کچھ پیشکش کئے سرکار سے مبلغ یکصد روپیہ بطور رخصتانہ معزی الیہ کو مرحمت ہوا - بتاریخ پنجم ماہ شعبان المعظم مطابق بست و نہم ماہ اپریل سنین صدر یوم جمعہ جناب نواب فردوس زمانی بیگم صاحبہ کہ بدار الخیر اجمیر تشریف فرما ہوئین تہین بمشایعت صاحبزادگان و اہلکاران ریاست واپس تشریف لائین - بتاریخ ششم ماہ مئی سنہ صدر گیارہ بجے دن کے اجنٹ صاحب بہادر ہارڈی ولوٹک فائز ریاست ہذا ہوئے مشایعت و سلامی و مدارات حسب دستور قدیم عمل میں آئی بتاریخ ہفتم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر بنابر ملاقات حضور والا قلعہ معلی مین تشریف لائے - مشایعت و سلامی و تواضع عطر و پان ہنگام رخصت بمعرض وقوع آئی بتاریخ چہاردہم ماہ مسطور صاحب اجنٹ بہادر و حضور والا بنابر ملاحظہ کوٹھی نوتعمیر واقع قلعہ معلی کہ جہت نشست ممبران کونسل حسب تجویز افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست تیار ہوئی تھی تشریف لے گئے صاحب زادہ صاحب بہادر نائب الریاست مع جملہ ممبران کونسل حاضر ہوئے حضور والا نے نسبت اجرائے کارروائی محکمہ عالیہ کونسل حکم ناطق فرمایا - بتاریخ پانزدہم ماہ مذکور بموجب حکم حضور والا دربار محکمہ عالیہ کونسل نے صورت انعقاد پائی اور ہر ایک ممبر کو جدا جدا عہدے سرکار والا سے حسب تفصیل ذیل عطا ہوئے
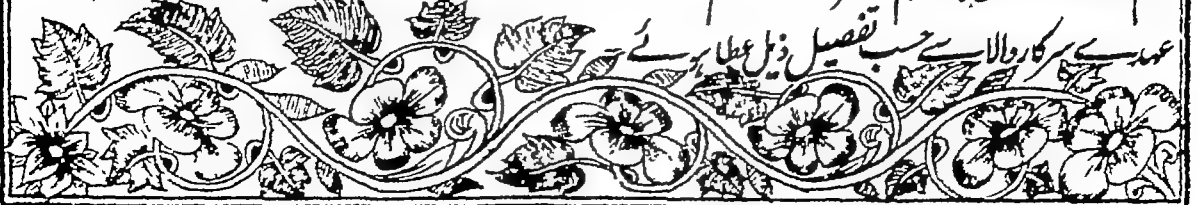
نقشہ کیفیت ممبران کونسل مع عہدہ و تعداد مشاہرہ

نمبر شمار	نام ممبر	عہدہ مع تنخواہ	صیغہ جات
۱	صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست	والیس پریزیڈنٹ لہار	تعمیل احتیاطات اضلاع غیر سررشتہ جیل صدر و پرگنات ۔ پولس صدر و پرگنات شفاخانہ صدر و پرگنات ۔ عدالتہاے صدر و پرگنات ۔ اپیل مقدمات مال ۔ دفتر دیوانی و امور انتظامی مداخل و مخارج مال و سوائی تحصیل وصول مالگذاری و مقدمات اراضیات دلگان زمین جاگیر و معافیات و خیرات و جمیع مقدمات و معاملات متعلق حق حقوق اراضی وغیرہ ۔ نگرانی کل صیغہ جات و دیگر کارخانجات سرکاری جملہ امور متعلقہ ریاست انتظام و نگرانی کل کارروائی محکمہ عالیہ کونسل ۱۲ منہ
۲	صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ	ممبر مار	فوج صدر و پرگنات ۔ قلعہ جات ۔ گولہ و باروت وغیرہ ۔ کوٹھیار متعلقہ فوج ۔
۳	بابو ونایک راؤ	ممبر اماسہ	خزانہ ۔ حساب داد و ستد ۔ سائر صدر و پرگنات ۔ دار الضرب صدر پرگنات و دفتر بخشیگری کل ۔ تعمیر صدر و پرگنات ۔
۴	خان صاحب محمد نجف خان	ممبر اماسہ	عدالت اپیل ۔ عدالت دیوانی صدر ۔ عدالت فوجداری صدر منصفی ہاے پرگنات فوجداریہاے پرگنات ۔
۵	مرزا محمد علیخان	ممبر الہ	میونسپلٹی ۔ مطبع ۔ سرحدات و جنگلات ۔ سررشتہ تعلیم صدر و پرگنات ۱۲ منہ
۶	سید رشید الدین احمد	سکرٹری مار	تعمیل احکام والیس پریزیڈنٹ ۔ اجراے کاغذات ۔ نگرانی کل عملہ ۔ نگرانی کارروائی محکمہ عالیہ کونسل ۱۲ منہ

بتاریخ یازدہم ماہ شعبان مطابق پنجم ماہ مئی سنین صدر روز پنجشنبہ گیارہ بجے دن کے کرنیل جان بڑلف صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک فائز ریاست ہذا ہوے مشایعت و سلامی و مدارات و ملاقات حسب دستور قدیم بمعرض وقوع

آئی بتاریخ پانزدہم ماہ مئی سنہ صدر علی الصباح صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک راہی چہاونی دیولی ہوے - بماہ اپریل ۱۸۸۷؁ء کرنیل سی کی ایم والٹر صاحب بہادر بجاے کرنیل براڈفورڈ صاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان مقرر ہوئی - بتاریخ دہم ماہ رمضان المبارک ۱۳۰۴؁ھ صاحبزادہ محمد رضا خان صاحب عرف پیارے صاحب و صاحبزادہ نصیر الدین حید خانصاحب عرف جانی صاحب پسران نواب زین العابدین خان صاحب بمشایعت سید محمد سعید اہلکار محکمہ نیابت مع پنج سوران رسالہ و یک زنجیر فیل و چوبدار و ہرکارہ تا باغ صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر وارد ریاست ہذا ہوے مہانداری وغیرہ تا قیام صاحبزادگان موصوف بحسن وجوہ بمعرض وقوع آئی بتاریخ بست سوم ماہ مذکور خلعت ۱۳۱ ٥ کا بدین تفصیل ذیل صاحبزادہ احمد رضا خان صاحب عرف پیارے صاحب کو سرکار والا سے مرحمت ہوا - دوشالہ سرخ یک جفت (۱۳٥) - شالی رومال یک (۱۰٥) کمخواب یک تہان (٥) - مندیل یک (۱٥) - سیلہ بنارسی (۱۲) - تہان سفید دو عدد (۱۴) - مالاے مروارید یک (۱٥)

بتاریخ بست و نہم ماہ رمضان المبارک ۱۳۰۴؁ھ ہجری مطابق بست و یکم ماہ جون ۱۸۸۷؁ء کو بتقریب جشن جوبلی حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند دامت سلطنتہا جو بتاریخ شانزدہم ماہ فروری ۱۸۸۷؁ء کو ریاست ہذا مین دربار منعقد ہوا تہا اور بندگان حضور والا نے علاوہ امور رفاہ عام کے بیادگار جشن جوبلی حضور ملکہ قیصر ہند ریاست ہذا مین اسکول آف آرٹس یعنی ایک مدرسہ صنعت و حرفت کے جاری کرنے کا تجویز فرمایا تہا کہ اوس سے تمام رعایا کو فائدہ پہونچے چنانچہ بتاریخ مذکورہ بالا بتقریب افتتاح مدرسہ مسطور جو مکان کہ اس کام کے لیے تجویز ہوا تہا اوس مین دربار شاہانہ منعقد فرما کر حضور اقدس دام اقبالہ نے یہ اسپیچ اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی بعدہ توپخانہ سرکاری سے ایک سو ایک شلک سلامی کے سر ہوئے -

اسپیچ منجانب حضور لامع النور عالیجناب معلی القاب حضرت امین الدولہ وزیر الملک حافظ قرآن نواب محمد ابراہیم علیخانصاحب بہادر فرمان رواے ریاست ٹونک خلد اللہ ملکہ و حشمتہ

ہم اپنے بادشاہ جم جاہ حضرت ملکہ قیصرہ ہند دامت سلطنتہا کے جشن جوبلی کے اظہار خوشی مین دربار فرما چکے ہین تمام ممالک ہند مین بڑی بڑی تیاریان اور خوشی کے جلسے منعقد ہوئے تہے - انگلستان مین اس عظیم الشان جشن کا جلوس آجکل ہو رہا ہے آج کی تاریخ دار السلطنہ لندن مین ایسا جلوس ہوگا نہ جوبلی کے خوشی کا ہوا ہوگا کہ آج تک کسی یورپ کو وہ دن نصیب نہین ہوا تہا

مختلف سلطنتون کے قائم مقام اور تمام شاہی خاندان کے ممبر اور بعض رؤسا ہند اس جلسے مین شامل ہین درحقیقت ایسے عالیشان جشن کی خوشی جسقدر ہو زیبا ہے گزشتہ دربار مین مابدولت نے حکم دیا تھا کہ علاوہ امور متذکرہ رفاہ عام کے یادگار اس جشن کے اپنی ریاست مین اسکول آف آرٹس یعنی ایک مدرسہ صنعت و حرفت جاری کرینگے جس سے ہماری رعایا کو فائدہ حاصل ہو اور اس مکان کو جسمین مابدولت مع اراکین ریاست رونق افروز ہین اوس مدرسہ کے واسطے تجویز کیا تہا پس آج یہ دربار اوس مدرسہ کے رسم افتتاح مین مابدولت نے منعقد فرمایا مابدولت حکم دیتے ہین کہ اسوقت یہ کارخانہ جاری ہو صمہ اوسکے مصارف کے لیئے دیا گیا اور آیندہ کو سمہ تک سالانہ واسطے خرچ کے منظور فرمایا گیا اور حضور مابدولت مناسب خیال فرماتے ہین کہ یہ کارخانہ واسطے اجرا کے زیر انتظام مرزا محمد اکبر علیخان ناظم سائرات مقرر کیا جاے یقین ہے کہ وہ اس کام کو حسب منشاے مابدولت اچھی طرح سے انجام دینگے ہماری عوام رعایا کے لیئے یہ امر قابل شکوری ہے کہ بطفیل اس عظیم الشان جلسہ جوبلی حضرت قیصرہ ہند کے اونکی آسایش کے لیئے اس کارخانہ کا صرفہ حضور مابدولت نے منظور کیا -

آخر مین ہم دعا کرتے ہین کہ حضرت ملکہ معظمہ کا سایہ رحمت پایہ دوام کو ہمارے سرون پر قائم رہے - بعد اسکے مرزا محمد اکبر علیخان ناظم سائرات نے بعد اداے شکریہ یہ اسپیچ پیشگاہ حضور پر نور مین گزارش کی -

اسپیچ منجانب مرزا محمد اکبر علیخان ناظم سائرات

اے صاحبان دربار مین حضور نوابصاحب بہادر دام اقبالہ کی اس پرورش خاص کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہون جو حضور ممدوح نے اس کام کی اہتمام کے لیئے مجکو مختص فرمایا مجکو صناع مطلق کی عنایت سے امید ہے کہ یہ کارخانہ صنعت جو حضور نوابصاحب بہادر دام ملکہ نے بنظر رفاہ عام پرورش رعایا بیادگار جشن جوبلی اعلی حضرت قیصرہ ہند خلد اللہ ملکہ آج اجرا فرما کر میرے سپرد فرمایا ہے مین اسکی ترقیات مین ہمیشہ دل سے سعی کرتا رہون گا مجکو ہمیشہ اس بات کا خیال رہیگا کہ علاوہ معمولی حرفت و صناعی کے اس کارخانہ مین آلات کشاورزی زیادہ تیار ہون جس سے غریب زمینداردنکو کہ اونکی خوشحالی سبب حقیقی ترقی ریاست و رعایا ہے ہو - مجکو امید ہے کہ اس پانچہزار روپیہ نقد سے جو سرکار دام اقبالہ نے اسوقت واسطے اجراے کارخانہ عنایت فرمائے اور آیندہ چھہ ہزار روپیہ سالانہ کا خرچ منظور فرمایا یہ جسقدر مبلغان ہین ان سے اسیقدر خیر کے کام ہونگے - ہم سب کو بعد شکریہ حضور دعا کرنی چاہیئے کہ مجیب الدعوات ہمارے عادل منصف مزاج رعایا پرور غریب نواز حضور نوابصاحب بہادر کو ابدالاباد باقبال جاہ زندہ و سلامت

کہے آمین رب العباد۔ بعد اختتام اس اسپیچ کے حضور پُرنور دام ملکہٗ نے نسبت مرزا محمد اکبر علیخان مخاطب ہوکر کمال عنایت و نوازش خسروانہ سے ارشاد فرمایا کہ اسی کارخانہ کی نگرانی پر کچھ منحصر نہین ہے یہ کچھ کام ایسا نہین ہے بیشک آئندہ با بدولت سے آئندہ کو اور بڑے کام تمھارے تعلق ہونگے جو وقتاً فوقتاً ملتے رہین گے۔ اسی ایام مین حدیقۃ الاخبار کا نام کہ عرصہ ۳۰ سال سے جاری ہوا تھا حسب منشاے حضور والا تبدیل ہوکر سفیر ٹونک نام رکھا گیا۔ بتاریخ پنجم ماہ شوال المکرم مطابق بست و ہفتم ماہ جون سنین صدر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست والیس پریزیڈنٹ کونسل مع صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحمٰن خان صاحب برادر حضور پُرنور بارادۂ حضوری متضمن معافی قصور صاحبزادہ احمد علیخانصاحب موسومہ صاحبزادہ موصوف مع بست و پنج سواران رسالہ و دو ہرکارہ و دو چوبدار و یک زنجیر فیل و یک فینس بجانب جے پور تشریف فرما ہوے اور حکم معافی قصور صاحبزادہ صاحب موصوف کو پہونچایا اور تین روز وہان قیام فرماکر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست تن تنہا جے پور سے فائز ٹونک ہوئے اور سواران رسالہ و چوبدار وغیرہ صاحبزادہ احمد علیخانصاحب کے ہمرکاب ہوکر بتاریخ سیزدہم ماہ شوال مطابق ہشتم ماہ جولائی سنین صدر فائز ریاست ہذا ہوے حضور والا کہ بند آب پختہ پر رونق افروز تھے صاحبزادہ صاحب موصوف سے ملاقی ہوے اور صاحبزادہ صاحب کو اونکے مکان پر پہنچا کر داخل قلعہ معلی ہوے۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ رمضان المبارک مطابق بست و یکم ماہ جون سنین صدر باجتماع اہل خاندان و اراکین ریاست دربار جوبلی افتتاح کارخانہ حرفت و صنعت جیلخانہ منعقد ہوا یکصد و یک فیر توپ سلامی کے بطور تہنیت سر ہوئی بتاریخ بست و ششم ماہ اگست مطابق سوم ماہ ذی الحجہ سنین صدر صاحب ایجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک کوہ آبو سے فائز ریاست ہذا ہوے مشایعت و سلامی و مدارات حسب معمول عمل مین آئی بتاریخ پنجم ماہ مسطور سنہ صدر صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خانصاحب شفیق خلف صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب مغفور نے بشب جمعہ انتقال فرمایا بعد نماز جمعہ اوس مسافر ملک بقا کو منزل ناگزیر تک پہونچایا چنانچہ قطعہ تاریخ وفات حضرت نواب محمد سلیمان خانصاحب بہادر اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

دریغا کہ شد خانِ والا نژاد	ز چشمِ خلائق نہان زیرِ خاک
پے سال تاریخ رحلت اسد	بگفتم بود داخلِ خلدِ پاک

۱۳۲۴

بتاریخ شسشتم ماہ ذی الحجہ مطابق بست و ہفتم ماہ اگست سنین صدر محمد ممتاز حسین خان ساکن سنبھل بعہدہ وکالت رزیڈنسی مشرقی راجپوتانہ مامور ہوے بتاریخ ہفتم ماہ مذکور مطابق بست و ہشتم ماہ مسطور حکیم محمد عبد الصمد خان ناظم عدالت دیوانی باضافہ یکصد روپیہ

عامل پرگنہ پڑاوہ ہوے بتاریخ نہم ماہ ذی الحجہ مطابق یکم ستمبر سنین صدر مرزا نواب علیخان برادر کلان مرزا محمد علیخان ممبر کونسل صیغہ سرحدات وجنگلات بعہدہ سکرٹری دربار بشاہرہ یکصد روپیہ بلا وضع کسرات خزینہ مامور فرمائے گئے بتاریخ سیزدہم ماہ مسطور مطابق پنجم ماہ مزبور صاحب اجنٹ بہادر ٹونک سے بجانب سجے پور روانہ ہوئے مشایعت وسلامی ومدارات حسب دستور قدیم عمل میں آئی بتاریخ بست ودوم ماہ مذکور مطابق چہاردہم ماہ مزبور سنین صدر دربار تقریب فرحت قریب جشن سالگرہ حضور والا حسب آئین قدیمہ بصد تزک واحتشام منعقد ہوا اس تقریب میں مولف نے یہ قصیدہ پیش کش کیا ؎

چو غنچہ ام سرو کار ہست با دل افگار
کدام گل چہ نسیم وصبا بود چہ بہار

نماند جمع چو سنبل دل از پریشانی
کہ دیدہ ام چہ قدر پیچ وتاب طرۂ یار

برنگ گل کہ درین بوستان نمی خندم
خطر بود بدل من ز زخم خنجر خار

کنم چو بلبل غمدیدہ آشیان بدرود
کہ میکشم بگلستان ز باغبان آزار

بسان طوطی اگر گاہ در سخن آیم
پذیرد آئینۂ خاطر از نفس زنگار

چو عندلیب بدام وقفس گرفتارم
مرا بحلق گرہ گشتہ است نالۂ زار

گلے زباغ وبہار خیال اگر چینم
خلد از و بدل خستہ ام ہزاران خار

بخاک وخون چمن ہمچو لالہ مے غلطم
ز دور چرخ مراد اغماست بر دل زار

ہمیشہ گریہ بر احوال خویش می دارد
مکن خیال کہ از ابر میچکد امطار

باشک وآہ ز شب تا بصبح مے سوزم
مدام مضطرب الحال ہمچو شمع مزار

شکستہ رنگی من چون ہمچو گل دارد
چو عندلیب زنالیدن دل افگار

شدست ہر سر مویم تنم نوا انگیز
ز مہر چرخ ستمگر بسان موسیقار

اگر ز بید کنم آرزوے سایہ بباغ
چو برگ ریز خزان مے شود بعین بہار

برنگ نے نکنم نالہا دگر چہ کنم
سپہر در پئے رنج منست ومن ناچار

بحال من چو کند التفات خود نواب
شود ز فر ہمتش بخت خفتہ ام بیدار

اگر بباغ کند جلوہ پیش قامت او
بود بسرو گلستان چہ طاقت رفتار

بنگاشن بنگرد چو بشن حسن رنگینش ۔۔۔ پرد چو باد صبا رنگ از رخ گلزار

اگر ز خاک در شش سرمہ بدست آید ۔۔۔ کنند روشنی چشم خود اولی الابصار

بنگاشنی کہ شود عدل او چمن پیرا ۔۔۔ ز بیم غنچہ بگردد غلاف خنجر خار

اگر بمدح طرازی او رجوع کند ۔۔۔ بہ بحر شعر شود ابر خامہ گوہر بار

سگی کہ توسن او در خرام گام زند ۔۔۔ بلغزشش آید روش ہائے کبک بر کہسار

رقم بجا نہ نمایم چو وصف شمشیرش ۔۔۔ بگویمش مہ نو یا کہ ابروئے دلدار

ز جوہرست سراپائے او ہمہ لبریز ۔۔۔ برنگ صورت آئینہ صاف از زنگار

برو نسیم اگر بوئے از گل خلقش ۔۔۔ شود ز نگہت او شہر سار مشک تتار

دل شکستہ عالم درست مے سازد ۔۔۔ بمومیائی لطف و عطائے خود بسیار

اگر فتد بہ ہما سایہ سخاوت او ۔۔۔ ز استخوان چو صدف پر گہر کند منقار

غبار آئینہ دل بشوید از عفوش ۔۔۔ برد رجوع کجا معصیت باستغفار

بہار مکرمتش خلق را گلستان ساخت ۔۔۔ بہر سرست ازان شور ہمچو بلبل زار

مدام نشۂ ہمت لبریز بود او را ۔۔۔ بدور او نکشد ہیچ درد سر ز خمار

بر آسمان نشمرد ست کس کواکب را ۔۔۔ بلے فضائل ذاتش نمی رسد بشمار

بدور خود نکند مثل دنڈ او پیدا ۔۔۔ اگر فلک بزند چرخ تا بروز شمار

ز بسکہ منفعتی مے برند از جودش ۔۔۔ دعائے دولت او واجب ست بر حضار

بقائے دولت و عمرش فزون بعالم باد ۔۔۔ بچرخ تا کہ بماند ثوابت و سیار

بتاریخ سی ام ماہ محرم الحرام ۱۳۰۵ھ ہجری مطابق بیستم ماہ اکتوبر ۱۸۸۷ء کرنیل جان بڈلف صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک مع میم صاحبہ گیارہ بجے دن کے فائز ریاست ہذا ہو کر بنگلہ پر فروکش ہوئے مشایعت و سلامی و مدارات حسب معمول عمل میں آئی بتاریخ یکم ماہ صفر المظفر مطابق نوزدہم ماہ اکتوبر سنین صدر چار بجے دن کے صاحب اجنٹ بہادر بنا بر ملاقات حضور والا قصر معلی میں تشریف لائے بعد اختتام کلام اشتیاق تواضع عطر و پان حسب دستور بمعرض ظہور آئی بتاریخ پنجم ماہ صفر

مطابق دوم ماہ نومبر نو بجے شب کے اجنٹ بہادر مع میم صاحبہ راہی چہاونی دیولی ہوئی بتاریخ ششم ماہ مسطور مطابق سوم ماہ مزبور سنین صدر بوقت شب طبیعت حق طویت بندگان حضور پُر نور جادہ اعتدال سے منحرف ہوئی اولاً علاج ڈاکٹری تا تاریخ ہفتم ماہ مذکور رہا بعدازان طبیبان ملازم دارالریاست معالج ہوئے بفضل شافی مطلق و حکیم برحق علاج یونانی سے صحت حاصل ہوئی چونکہ حضور والا کا عزم بنا بر دورہ پرگنات مصمم تہا ناسازی مزاج کی وجہ سے ارادہ دورہ پرگنات خیر التوامین رہا بتاریخ یکم ماہ ربیع الاول مطابق ہفتدہم ماہ نومبر سنین صدر بندگان حضور والا نے غسل صحت فرمایا اور بہت اداے نماز پیشین مع اہلکاران و ملازمان خاص جامع مسجد مین تشریف لائے بعد اداے نماز نظر باغ تشریف فرما ہوئے دو روز تک مجلس میلاد شریف و ضیافت نفراد مساکین منعقد رہی اور در صدقات و خیرات کئی روز باز رہا بتاریخ یکم ماہ مذکور سنین صدر نکاح صاحبزادہ محمد عزیز الرحمن خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحمن خان ابن صاحبزادہ محمد بخت بلند خان صاحب مرحوم کا مسماۃ قمر جہان بیگم دختر صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب خلف صاحبزادہ محمد عبدالکریم خانصاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر ہفت ہزار روپیہ موجل - وبہمین تاریخ بیک جلسہ واحد نکاح صاحبزادہ حبیب الرحمن خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحمن خان صاحب کا شمس جہان بیگم دختر صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر ہفت ہزار روپیہ موجل تاریخ نہم ماہ مزبور سنین صدر نکاح صاحبزادہ محمد رفیق خان صاحب خلف اصغر مین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان صاحب بہادر صولت جنگ کا مسماۃ میمونہ بیگم دختر خرد صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خانصاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر پنجاہ ہزار روپیہ دو صد روپیہ معجل و باقی موجل - تاریخ بست و سوم ماہ مذکور سنین صدر نکاح صاحبزادہ ہدایت اللہ خان خلف صاحبزادہ محمد حفیظ اللہ خان صاحب کا سردار بیگم دختر صاحبزادہ محمد بشیر خان سے منعقد ہوا تعداد مہر ہشت ہزار روپیہ موجل وبہمین تاریخ بیک جلسہ واحد نکاح صاحبزادہ حمید اللہ خان پسر صاحبزادہ حفیظ اللہ خانصاحب کا زبیدہ بیگم دختر صاحبزادہ محمد بشیر خان سے منعقد ہوا تعداد مہر ہفت ہزار روپیہ موجل - بتاریخ بست و نہم ماہ مسطور روز چہارشنبہ دس بجے شب کے اہلخانہ جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب **شرف** نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال فرمایا چنانچہ قطعہ تاریخ وفات نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

بنفر مود رحلت زدار فنا	چون این بی بی ذی شرف نیکنام
برآمد زروے اسد بہر سال	بخلد برین باد جایش مدام
	۱۳۰۵ھ

بتاریخ یازدہم ماہ ربیع الثانی مطابق بست و ششم ماہ دسمبر سنین صدر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست واپس بریزیڈنسی
محکمہ محتشمہ کونسل بتقریب دورہ بنابر انتظام ملکی و مالی مع صاحبزادہ محمد خان صاحب مامون حضور سپرنٹنڈنٹ پولس پرگنات رشید
زین العابدین اسسٹنٹ صیغہ اضلاع غیر راہی پرگنہ پڑاوہ ہوئے - پرگنہ مزبور مین ہوتیکر عرائض مشعر پرگنہ وقتاً فوقتاً ارسال
خدمت بندگان عالی درجت فرمائین بتاریخ بستم ماہ جمادی الاول مطابق سوم ماہ فروری سنین صدر صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی
و ٹونک بتقریب دورہ فائز ریاست ہذا ہوکر متصل باغ خانصاحب محمد رحیم اللہ خان فروکش ہوے - حضور والا نے
مشایعت صاحب بہادر تا باغ صاحبزادہ محمد خانصاحب خلف اصغر صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم فرمائی -

تفصیل صاحبزادگان واہلکاران ریاست کہ ہمراہ حضور والا تھے

صاحبزادہ محمد اسحق خان صاحب بہادر و صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خانصاحب بہادر و صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر
فتح جنگ ممبر کونسل و خانصاحب محمد نجف خانصاحب ناظم عدالت اپیل و مشیر قانونی جوڈیشل ممبر کونسل و معتمد خاص -
فخر الزمان سید ارشاد حسین خان و بابو نایک راؤ ممبر کونسل - اسی ایام مین این النسین صاحب حد بست ریاست جے پور
و ریاست ٹونک فائز ریاست ہذا ہوکر نظر باغ مین حضور والا سے ملاقی ہوے - بتاریخ دوازدہم ماہ مزبور صاحب اجنٹ بہادر
بنابر ملاقات حضور والا قلعہ معلی مین تشریف لائے حسب دستور مشایعت و تواضع عطر و پان عمل مین آئی بتاریخ شانزدہم ماہ مسطور
صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بوجہ خبر تشریف آوری سی کی ایم والٹر صاحب بہادر ریزیڈنٹ راجستان فائز ٹونک
ہوئے بتاریخ ہیجدہم ماہ مزبور بنابر استقبال صاحب کلان بہادر موصوف حسب الحکم حضور والا صاحبزادگان و اہلکاران بدین تفصیل
موضع چرو ریخ مین بھیجے گئے - شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ - صاحبزادہ محمد خانصاحب
خلف صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم - سید محمد عثمان بخشی الملک سید محمد سعید اہلکار محکمہ محتشمہ نیابت بتاریخ نوزدہم
ماہ مذکور صاحب کلان بہادر راجستان و کپتان مینٹ صاحب سکرٹری و ڈاکٹر صاحب مع اہل عملہ و فعلہ و کیل ریاست جے پور
مسمی گوبند سنگھ فائز ریاست ہذا ہوکر میدان قلعہ معلی مین فروکش ہوئے اتواب سلامی بوجہ تعطیل یوم یکشنبہ نہوئی - بتاریخ بستم
ہنگام صبح سلامی اتواب عمل مین آئی - اسی تاریخ نو بجے دن کے حضور والا بنابر ملاقات صاحب کلان بہادر راجستان مع ہمراہیان
مفصلۂ ذیل نزدگاہ صاحب موصوف پر تشریف فرما ہوئے اور حضور والا کے استقبال کو کپتان ایم جی منڈ صاحب اسسٹنٹ
صاحب مقدم الوصف مع چوبدار تا دروازہ قلعہ معلی تشریف لائے -

تفصیل اسماے ہمراہیان حضور پرنور

صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ممبر کونسل - صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان
صاحب - صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خانصاحب - صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب ناظم فوجداری - صاحبزادہ محمد خانصاحب
ماموں حضور صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خانصاحب - صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب عامل پرگنہ ٹونک - صاحبزادہ
محمد رفیق خانصاحب - صاحبزادہ حافظ محمد اسفندیار خانصاحب جنرل فوج - محمد نجف خان ممبر کونسل معتمد خاص فخر الزمان
سید محمد ارشاد حسین خان - بابو ونایک راؤ ممبر کونسل - سید محمد عثمان منشی الملک - سید محمد حسین وکیل سرکار حاضر باش
محکمہ ریذیڈنسی راجستان - مولوی سخاوت حسین خان وکیل سرکار حاضر باش محکمہ ایجنٹی ہاڑوتی و ٹونک - جب حضور والا صاحب
کلان بہادر راجستان کے خیمہ کے قریب پہونچے صاحب ایجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک نے تا سواری کالسکہ استقبال کیا
اور جب حضور انور صاحب کلان بہادر کے خیمہ مین داخل ہوے صاحب بہادر ممدوح الیہ نے تالب فرش مشایعت کی
اور سترہ فیر اتواب سلامی کے توپخانہ بخاری سی سر ہوئے بعد گفتگوے شوقیہ و تواضع عطر و پان حضور والا طالب رخصت ہوئے
صاحب ایجنٹ بہادر نے بدستور سابق تا سواری کالسکہ پیشوائی کی اور سترہ فیر اتواب کے توپخانہ سرکاری سے سر ہوئے
اسی تاریخ پانچ بجے دن کے صاحب کلان بہادر راجستان مع صاحب ایجنٹ بہادر سکرتر و ڈاکٹر بنا بر ملاقات حضور والا بمشایعت
صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب ناظم محکمہ فوجداری دیگراں و صاحبزادہ محمد امان خان صاحب تا خیمہ گاہ صاحب کلان بہادر
قلعہ معلی مین تشریف لائے حسب دستور قدیم ملاقات و مدارات و سلامی بمعرض ظہور آئی بتاریخ بست و یکم ماہ مزبور مطابق نہم
ماہ جمادی الثانی سنین صدر تین بجے دن کے حضور والا نے صاحب کلان بہادر راجستان سے حسب دستور قدیم ملاقات
فرمانے کے قلعہ معلی مین تشریف فرما ہوئے بتاریخ بست و سوم ماہ مسطور مطابق یازدہم ماہ جمادی الثانی صاحب کلان بہادر راجستان
بجانب دار الخیر اجمیر تشریف لے گئے مشایعت و سلامی حسب دستور عمل مین آئی - تفصیل سبد مع محمولہ فواکہ تر و خشک و بقولات
سبز کہ بنا بر عملہ صاحب کلان بہادر ریاست ہذا سے پیش ہوے یہ ہے - صاحب کلان بہادر راجستان عہ کشتی -
کپتان بیٹ صاحب سکرٹر للعہ کشتی - فواکہ سبز دو کشتی - فواکہ تر سلے کشتی - ڈاکٹر صاحب للعہ کشتی - شارزین صاحب دو کشتی
میر منشی صاحب دو کشتی - پارسی دفتر یک کشتی - معرفت وکیل سرکار حاضر باش کوہ آبو صہ کشتی - کشتی زر نقد الـ؁ بعد معائنہ
صاحب کلان بہادر کشتی زر نقد حسب معمول ریاست ہذا مین واپس آئی -

تفصیل سبد مجموارہ فواکہ تر و خشک و بقولات سبز کہ بصحبت عملہ صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک ریاست ہذا سے پیش ہوے یہ ہے۔ صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک دہ کشتی - فواکہ تر سے کشتی - فواکہ خشک دو کشتی - میر منشی اجنٹی دو کشتی - نائب میر منشی یک کشتی - سوارس صاحب بہادر سر دفتر انگریزی دو کشتی - معرفت وکیل سرکار حاضر باش اجنٹی دو کشتی یک کشتی زر نقد بعد معائنہ صاحب اجنٹ بہادر کشتی زر نقد ریاست ہذا مین واپس آئی - بتاریخ بست و ہفتم ماہ مذکور صاحب کلان بہادر راجستان و صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک ریاست ہذا سے تشریف لے گئے بتاریخ سوم ماہ رجب المرجب مطابق ہفدہم ماہ مارچ سنین صدر حضور والا بنا بر دورہ دیہات پرگنہ ٹونک روانہ ہوے اور موضع بگڑی مین کہ ٹونک سے بفاصلہ چار فرسنخ ہے قیام فرمایا بتاریخ پنجم ماہ مزبور مطابق نوزدہم ماہ مسطور آٹھ بجے دن کے حضور والا نے قرب و جوار موضع حلقہ بگڑی مین مع صاحبزادگان مفصلہ ذیل تشریف فرما ہوکر معروضات زمینداران دیہات پر لحاظ فرماکر احکام مناسب صادر فرمائے

تفصیل اسماے صاحبزادگان یہ ہے

صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خانصاحب - صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب - صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب - اور براہ مزید قدر دانی و وفور عنایت دو صد روپیہ سالانہ منجملہ زر فاضلات موضع دولت پورہ بنام مولوی عبد الغفار خانصاحب ناظم محکمہ شرعی شریف معاف فرمایا - اور گیارہ بجے شب کے حضور والا داخل خیام دولت انضمام ہوے چونکہ اسی تاریخ صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بنا بر پیشی مقدمات ریاست حاضر حضور ہوے تھے حضور والا نے اجلاس مقدمات محکمہ محترمہ کونسل وغیرہ فرمایا - بتاریخ ششم ماہ مسطور مطابق بستم ماہ مزبور آٹھ بجے دن کے حضور والا مع صاحبزادگان مرقوم الصدر بصحبت تفتیش حال رعایا و برایا دیہات حلقہ بگڑی کی طرف تشریف فرما ہوے زمینداران موضع ہاڑی کلان نے استغاثہ نسبت فتح راے پسر حسین راے جاگیردار موضع مسطور کیا اور ہشتاد و دو قطعہ عرائض محتوی شکایات گوناگون و تظلم بوقلمون حضور والا مین پیش کین پیشگاہ حضور معدلت ظہور سے عرائض پر احکام مناسب صادر ہوے اور بعد درج نقشہ تحقیقات دورہ بنا بر تعمیل کچہری تحصیلی پرگنہ ٹونک مین بھیجے گئے اور نسبت فتح راے جاگیردار حضور والا سے یہ حکم صادر ہوا کہ تا تحقیقات مقدمہ موضع ہاڑی سے برخاست کیا جاوے اور موضع مذکور خالصہ سرکاری مین شمار کیا جاوے بتاریخ ہفتم ماہ مذکور مطابق بست و یکم ماہ مسطور دس بجے دن کے حضور والا بگڑی سے موضع بنواڑہ مین تشریف فرما ہوے اور اسی تاریخ صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست آٹھ بجے دن کے موضع بگڑی سے راہی ٹونک ہوے - بتاریخ ہشتم ماہ مزبور مطابق بست و دوم ماہ مسطور سات بجے دن کے حضور والا نے

مع صاحبزادگان مسبوق الذکر دیہات حلقۂ موضع منواڑہ کا دورہ کیا اور معروضات زمینداران پر حکم مناسب صادر فرمایا - بتاریخ
بست و دوم و بست و سوم و بست و چہارم ماہ مارچ سنہ صدر حضور والا نے دیہات کا دورہ بطور سابق کیا بتاریخ بست و پنجم و بست و
ششم موضع جھرانہ مین قیام فرماکر اظہارات پٹیلان و پٹواریان و زمینداران وغیرہ کے قلمبند فرمائی - بتاریخ بست و ہفتم
و بست و ہشتم حضور والا نے موضع دوڈواڑی مین قیام فرماکر بعد قلمبندی اظہارات پٹیل و پٹواریان وغیرہم اجلاس مقدمات
محکمۂ محتشمہ کونسل کا کہ صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست تشریف لائے تھے فرمایا بتاریخ بست و نہم ہنگام شب روز
پنجشنبہ حضور والا بنا بر ادائے نماز جمعہ تشریف فرمائے ریاست ہوئے بعد ادائے نماز بتاریخ سی و یکم موضع مہندواس
مین قیام فرماکر بتاریخ یکم اپریل موضع دہوان مین قیام پذیر ہوئے - بتاریخ دوم ماہ مذکور منجانب صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب
بہادر سطوت جنگ دعوتِ حضور والا مع کل اہل عملہ عمل مین آئی - اور اسی تاریخ حضور بنا بر شکار مع چند صاحبزادگانِ والاشان و
مصاحبان شجاعت نشان موضع اندوہ مین تشریف فرما ہوئے - اور بتاریخ سوم ماہ مذکور بوقت دس بجے دن کے حضور والا
بنا بر شکار ماہی بند آب موضع دہوان پر تشریف لے گئے بعد ازان بوقت شب موضع ادم مین رونق افروز ہوئے - بتاریخ پنجم ماہ
مسطور موضع محمد گڈھ مین حضور والا نے قیام فرمایا بتاریخ ششم ماہ مزبور صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خانصاحب بہادر مظفر جنگ
کی طرف سے موضع ہیم گنج مین حضور والا کی دعوت مع اہل عملہ عمل مین آئی - بتاریخ ہفتم حضور والا موضع بھمور مین قیام پذیر ہوکر تا تاریخ
دہم رونق افروز رہے - اور بتاریخ دہم صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست مع کاغذات کونسل حاضر حضور ہوئے وہین حضور والا
نے اجلاس مقدمات محکمۂ محتشمہ کونسل فرمایا بتاریخ یازدہم ماہ مرقوم الصدر حضور والا موضع ہتونہ مین منزل گزین ہوئے بعد قلمبندی
اظہارات زمینداران وغیرہ تا تاریخ سیزدہم اطراف موضع مسطور مین شغل صید افگنی فرمایا - بتاریخ چہاردہم ماہ مسبوق الذکر حضور پر نور
رونق افروز ٹونک ہوئے بتاریخ دوم ماہ شعبان مطابق یازدہم ماہ اپریل سنین صدر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست
بجانب چھاؤنی دیولی تشریف فرما ہوئے - بعد ازان بتاریخ بست و دوم ماہ اپریل روز شنبہ ہنگام شب چھاؤنی دیولی سے
داخل ریاست ٹونک ہوئے - بتاریخ بست و نہم ماہ شعبان مطابق شانزدہم ماہ اپریل سنین صدر صاحب ایجنٹ بہادر بارونق
دو ٹونک رونق افروز ریاست ہذا ہوئے حسب معمول سلامی وغیرہ عمل مین آئی بعد چندے قیام فرماکر واپس تشریف لیگئے
بتاریخ ہیجدہم ماہ شعبان مطابق یکم ماہ مئی سنین صدر مرزا محمد اکبر علیخان - ناظم سائرات بعہدۂ نظامت پرگنہ سرونج بمشاہرہ سہ
صد روپیہ ماہوار مامور ہوئے - اور مرزا محمد نواب علیخان بعہدۂ سکرٹری دفتر دار الانشاء حضوری مقرر ہوئے اور محمد

نفس یارخان ناظم عدالت دیوانی بجاے کپتان محمد سعادت علیخان پرگنہ نیماہیڑہ پر ماموفرماے گئے۔ اور بنام کپتان موصوف سرکار والاسے پنشن مقرر ہوئی بتاریخ نوزدہم ماہ شعبان مطابق دوم ماہ مئی روبکار گشتی اجلاسی حضور انور دام اقبالہ دربارہ استعمال بلفظ ناظم بجاے لفظ عامل بہر ششہ پرگنات و محکمہ جات و دفاتر وغیرہ اجرا ہوا بتاریخ بست و دوم ماہ شعبان مطابق چہارم ماہ مئی صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست مع سید زین العابدین اسسٹنٹ صیغہ اضلاع غیر داخل عملہ بطور دورہ بجانب پرگنہ پڑاوہ تشریف فرما ہوے۔ بتاریخ ششم ماہ مئی مطابق بست و چہارم ماہ شعبان سنین صدر کرنل جان بڈلف صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک برخصت سہ ماہہ بجانب جزیرہ ولایت روانہ ہوے اور انکے قائم مقام میجر جی ایچ نیول صاحب بہادر سکرٹر صاحب کلان بہادر راجپوتانہ مامور ہوے۔ بتاریخ بست و ششم ماہ شعبان مطابق ہشتم ماہ مئی سنین صدر لالہ چنی لال سابق ناظم سرونج بنابر انفصال مقدمات مرجوعہ دورہ حضوری حسب درخواست صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خان صاحب ناظم کچہری عمدۂ اہلکاری پر مامور ہوے اور دو محرر ایک دفتر دار الانشاے حضوری سے اور ایک عدالت شرع شریف سے اہلکار موصوف کی پیشی مین بنابر انجام دہی مقدمات دورۂ حضوری مامور ہوے۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ رمضان المبارک مطابق پنجم ماہ جون سنین صدر حسب درخواست برادران حضور والاخلاف سابق نشست تندروبار بعد صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان صاحب برادر خرد جناب نائب صاحب بہادر مقرر ہوے۔ اسی ماہ و سال مین صاحبزادہ محمد ابراہیم علیخان صاحب قلعہ دار خویش حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال کیا اور اسی سال مین جناب فردوس آشیانی زمانی بیگم صاحبہ نے کمپو دوم مین ایک مسجد تعمیر فرمائی۔ اوسکی تاریخ ابتدا و اختتام اس قطعہ سے ظاہر ہے **قطعہ**

چو فردوس زمانی بیگم از صدق ‖ بنا فرمود مسجد بہر دادار
زر بسیار کردہ صرف تا شد ‖ چنین پاکیزہ مسجد زود تیار
بشد این مسجد بے مثل معمور ‖ بسال یکہزار و سہ صد و چار
ز ناظر گیر تاریخ تمامش ‖ چنین جامع ز فردوس ست گلزار

۱۳۰۵ھ

بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر بزم جشن سالگرہ حضور انور دام اقبالہ بصد تزئین و آئین بہین مسرت بخش خواطر صغیر و کبیر ہوے۔ چنانچہ مولف نے اس تقریب فرحت قریب مین یہ قصیدہ کہا **قصیدہ**

بیاد لعل لبش کام جان شود شیرین ‖ چو قند مغز ہمہ استخوان شود شیرین

ز ترشروئے یارم انبساطے ست — هر آنچه تلخ نماید همان شود شیرین
بنوشش خندِ تو این گونه هست تاثیرے — گر ز تمام زمین و زمان شود شیرین
چو نے بلب شکران تا که هم نفس شده ام — بگوشِ خلق از انم فغان شود شیرین
ز آبِ خنجرِ نازِ تو می چکد عسلے — همیشه زخمِ دلم را دهان شود شیرین
فتد چو عکسِ لبِ تو بچشمهٔ شوری — بعید نیست که آبش بدان شود شیرین
ز خاکِ کشتهٔ لعلِ تو طعمه گر بخورد — نه چون بحلقِ هما استخوان شود شیرین
بگلشنے که تراود لبِ تو رنگِ حدیث — چمن ز غنچهٔ شکرفشان شود شیرین
چنان تبسمت اے تلخ گو شکر ریز ست — که خنده در دهنِ زعفران شود شیرین
من آن درائے شکر ناله ام که خواب از رو — بچشمِ مردمِ این کاروان شود شیرین
ست از تیشهٔ فرهاد گر بیاد آرم — سرشک بر رشتهٔ خونچکان شود شیرین
منم ز بحرِ سخن موج گوهر انگیزم — بشهدِ نطق گران تا گران شود شیرین
منم که ریزم اگر از معانی آبِ زلال — بهار دیس بگلشن خزان شود شیرین
منم که از سخنم خامه نیشکر گردید — که زهرِ تلخِ دو عالم از ان شود شیرین
ز من چو شیوهٔ عذب البیانی آموزند — چمن بزمزمهٔ بلبلان شود شیرین
بنغمهٔ مرغِ دلم گر نبات افشاند — تمام خار و خسِ آشیان شود شیرین
گہے که طوطیِ نطقم طرز دی شکند — سوادِ کشورِ هندوستان شود شیرین
منم ظهیر که اکنون دهانِ ذائقه ام — ز قندِ مدحِ قزل ارسلان شود شیرین
نشاط از گرم گستری شدم که ازو — تمام ساحتِ کون و مکان شود شیرین
امین دولهٔ عالی گهر که از شکرش — بکامِ اهلِ معانی زبان شود شیرین
تو آن حمیده خصالی که از ثنا گریت — زبان و کام و دهان و جنان شود شیرین
خیالِ خوانِ نوالِ تو گر بدل گزرد — گلوئے وهم و دهانِ گمان شود شیرین

ستگر روش شود آسمان زہر تو دشش — بہ دورِ تو دہشش آنچنان شود شیرین
پسر ابہجوم نیاز ند مرومان بدرست — چو کام شان زتواہی قدردان شود شیرین
پئے حصول مطالب فراہم آید خلق — بروسے چشمہ کہ آب روان شود شیرین
اگر مکارمِ اخلاق تو بیان سازم — بگوشِ مستمعان داستان شود شیرین
جہان زپرورشِ تو حلاوت انگیز ست — ثمر ز تربیتِ باغبان شود شیرین
بجام چرخ نماند اثر ز بادۂ تلخ — بدورِ بزمِ تو چندان جہان شود شیرین
بکام تشنہ لبان گر تو جرعہ ریزی — بسانِ زندگی جاودان شود شیرین
شدہ بشہدِ دعاے تو آبرو راج — کہ تا بکامِ دل از زبان شود شیرین
حسودِ جاہِ ترا باد زندگانی تلخ — بلطفِ تو دہنِ دوستان شود شیرین

اور اسی سال مین سید احمد سعید سررشتہ دار محکمۂ نیابت خلف محمد سعید خان صاحب اہلکار ریاست نے عین شباب مین انتقال کیا

این ماتم سخت ست کہ گویند جوان مُرد

سید مرحوم کو علم تاریخ مین کمال دسترس تہا اونکے اخلاق حمیدہ سے محظوظ ہر کس و ناکس تہا مؤلف نے بفرط حسرت و یاس یہ قطعہ تاریخ وفات کہا ؎

مورخ خردمند احمد سعید — کہ در خُلق والطاف بُد بے مثال
دریغا برفت از جہان ناگہان — پذیرفت خورشید رویش زوال
دعا کن پئے مغفرت آبرو — بیامرز دش ایزدِ ذوالجلال
بفرطِ غم و رنج آہ و بکاہ — چو شد بہر تاریخ رحلت خیال
کہ پروانۂ دل بسوز و گداز — بگفتا بگو شمع چراغ ملال

۱۳۰۵ھ

بتاریخ یکم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۶ ہجری مطابق ششم ماہ نومبر سنہ ۱۸۸۸ء روز سہ شنبہ مسمی شمشیر سنگہ معتمد ریاست پٹیالہ بتقریب نیوتہ شادی مہاراج صاحب ریاست موصوفہ فائز الریاست ہذا ہوکر ڈاک بنگلہ پر بحکم حضور فروکش ہوا منجانب ریاست بنا بر مدارات و انتظام چندی وغیرہ مولوی فضل الحق صاحب پیش امام مسجد جامع مامور ہوئے ۔ بتاریخ دوم ماہ مذکور

روز چہار شنبہ نو بجے دن کے معتمد موصوف نے حاضر نذر باغ ہو کر بعد ادائے مراتب کورنش مبلغ پانچ روپیہ نذر کئے اور خریطہ رئیس پٹیالہ کا کہ موسومہ حضور نواب صاحب بہادر تھا حضور مین پیش کیا بعد ازان کشتیان محمولہ میوہ جات و نبات کے ایک سو ایک عدد پیش کین منجانب حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ معتمد مرقوم الصدر کی تعظیم ہوئی معتمد مسطور قریب آٹھ منٹ کے بیٹھکر مرخص ہوا اور واپس فرودگاہ پر آیا بتاریخ سوم ماہ مذکور روز پنجشنبہ معتمد مذکور بارہ بجے دن کے بنا بر رخصت حاضر حضور ہوا سرکار والا سے معتمد مذکور کو زر نقد عوض خلعت مندرجہ ذیل عطا ہوا اور جواب خریطہ معتمد مذکور کو تفویض کیا گیا اور روبروئے حضور والا دوشالہ معتمد مذکور کے دوش پر ڈالا گیا معتمد مسطور سرو قد اٹھکر آداب بجا لایا پھر معتمد نے پانچ روپیہ حضور مین نذر کئے حضور والا نے معتمد سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ ما بدولت بوجہ کثرت امور مرجوعہ ریاست جلسۂ شادی مہاراج صاحب بہادر مین شریک ہونے سے متعذر ہین بعدہٗ پارچہ خلعت واپس لیکر زر نقد خزینۂ عامرہ سے معتمد مذکور کو دیا گیا۔ بعدہٗ معتمد مذکور حضور والا سے رخصت ہو کر فایز فرودگاہ ہوا بتاریخ چہارم ماہ مذکور سنہ صدر روانہ دیس معتمد راہی ریاست پٹیالہ ہوا سواری شکرم کا کرایہ تا جے پور ریاست ہذا سے دیا گیا۔

تفصیل عطائے خلعت وغیرہ باسم شمشیر سنگھ معتمد ریاست پٹیالہ یہ ہے

ساعہ

پارچہ خلعت

معہ پارچہ سار

دوشالہ زرین	رومال شالی	مندیل
ماعہ	للعہ	للعہ

سیلہ	کمخاب	جامدانی دوتھان
للعہ	للعہ	فی عہ صہ

نقد

ماعہ

ذات معتمد ۲۷ صفر لغایت ۳ ربیع الاول سنہ صدر اعہ یومیہ واجب ۶ یوم ماعہ	ہمراہیان معتمد	جماعدار چھڑی طلاء	چوبداران
ماعہ	ماللعہ		عہ

چوبدار و چپراسی دو اسم فی اعہ	رخصتانہ	عکا یومیہ
عہ	صہ	عہ

غلام حسین میراثی	عملہ
صہ	صہ

بموجب حکم معصدور بتاریخ سوم ماہ ربیع الاول مطابق نہم ماہ نومبر سنین صدر بیرامین الدین میر منشی ریاست مع الہی بخش
جماعہ دار چوبداران و اعظم الدین چوبدار و یک کس ہرکارہ و چہار کس ہمراہی و یکہزار و یکصد روپیہ نقد بتقریب نیوتہ شادی مہاراجہ صاحب والی
ریاست کپورتہلہ بتاریخ پنجم ماہ ربیع الاوّل مطابق یازدہم ماہ نومبر سنین صدر راہی ریاست موصوفہ ہوئے اور بتاریخ چہاردہم
ماہ نومبر مطابق ہشتم ماہ ربیع الاول سنین صدر میر منشی موصوف مع ہمراہیان خود فائز ریاست کپورتہلہ ہوے اوسی تاریخ
بوقت چار بجے دن کے میر منشی موصوف نے حاضر دربار رئیس موصوف ہوکر دو اشرفی سکہ انگریزی قیمتی چہاردہ روپیہ
نذر کر کے خریطہ منجانب رئیس ٹونک موسومہ مہاراج بہادر۔ مہاراج صاحب بہادر کی خدمت مین پیش کیا مہاراجہ صاحب
بہادر نے بعد تذکرہ احدیت و یک جہتی و بنا بین و اشتیاق ملاقات نواب صاحب بہادر یہ فرمایا کہ اگر نواب صاحب بہادر
بطریق سیر یہان تشریف فرما ہوتے تو ملاقات یکدیگر سے کیا کچھ خوشی نہ حاصل ہوتی بعد گفتگو میر منشی موصوف اپنی فرودگاہ
پر آگئے بتاریخ نہم ربیع الاوّل مطابق پانزدہم ماہ نومبر سنین صدر میر منشی موصوف نے حاضر دربار مہاراجہ صاحب بہادر ہوکر
بطریق سابق نذر پیش کی مہاراجہ صاحب بہادر نے خلعت رخصتانہ حسب دستور قدیم منگوا کر واپس کیا اور نقد قیمت خلعت
و رسوم یومیہ میر منشی موصوف کو عطا فرمایا۔

تفصیل عطائے خلعت وغیرہ باسم میر منشی و جماعہ دار وغیرہم

ساعـہ

پارچہ خلعت میر منشی	بنام جماعہ دار و چوبدار و ہرکارہ
معہ پارچہ حاعـہ	لعـہ

دوشالہ زرین	رومال شالی	مندیل	الہی بخش جماعہ دار چوبداران	چوبدار و ہرکارہ
ماعـہ	للعـہ	للعـہ	معـہ	عـہ

سیلہ	کمخاب	جامدانی دہتان	رخصتانہ	یومیہ	چوبدار	ہرکارہ
للعـہ	للعـہ	عـہ	صـہ	عـہ	لعـہ	لعـہ

نقد بطور یومیہ	ہمراہیان
ماعـہ	صـہ

بتاریخ یازدہم ماہ ربیع الاول مطابق بست و یکم ماہ نومبر روز شنبہ سنین صدر کرنیل جان منڈلٹ صاحب بہادر پولٹیکل اجنٹ
ہاروتی و ٹونک بطریق دورہ موضع کیٹرہ علاقہ ٹونک مین فایز ہوے چونکہ موضع مذکور صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست
کی جاگیر مین ہے حسب ایماے حضوری صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بنابر مدارات صاحب اجنٹ بہادر
کی خدمت مین حاضر ہوئے صاحب اجنٹ بہادر نے وہان دو مقام فرمائے بتاریخ ہفتدہم ماہ مذکور مطابق بست و سوم
ماہ مزبور سنین صدر یوم آدینہ صاحب اجنٹ بہادر موضع سونوہ علاقہ ٹونک مین منزل گزین ہوئے بتاریخ ہیجدہم ماہ مزبور
مطابق بست و چہارم ماہ مسطور روز شنبہ ہنگام صبح حضور نواب صاحب بہادر بنابر استقبال صاحب اجنٹ بہادر
مع ہمراہیان مفصلۂ ذیل موضع کچولیہ تک کہ ٹونک سے یک نیم کروہ کی فاصلہ پر واقع ہے تشریف فرما ہوکر صاحب اجنٹ بہادر
سے مُلاقی ہوے بعد ملاقات صاحب اجنٹ بہادر و حضور نواب صاحب بہادر باہم ایک بگھی مین سوار ہوکر داخل میدان
قلعہ معلی ہوے چونکہ صاحبان انگریز ہنگام دورہ میدان قلعہ معلی مین قیام پذیر ہوتے ہین بنگلہ پر قیام پذیر نہین ہوتے بنا بر علیہ
صاحب اجنٹ بہادر میدان قلعہ معلی مین فروکش ہوے اور تواب سلامی حسب معمول سر ہوئین۔

تفصیل اسمائے ہمراہیان حضور نواب صاحب بہادر یہ ہے

افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی۔ ایس۔ آئی۔ نائب الریاست
وائس پریزیڈنٹ محکمہ محتشمہ کونسل۔ اشرف الامرا عمدۃ الملک جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ممبر کونسل صیغہ
فوج۔ جناب صاحبزادہ محمد اسحق خانصاحب بہادر سطوت جنگ۔ جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر
منظفر جنگ ناظم محکمہ فوجداری دیگرائی جناب صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ ناظم محکمہ مال پرگنہ ٹونک۔
جناب صاحبزادہ اسفندیار خانصاحب جنرل فوج ظفر موج۔ خانصاحب محمد نجف خان ممبر کونسل و مشیر قانونی جوڈیشل۔
بابو نایک راو ممبر کونسل و مہتمم خزینۂ عامرہ۔ مرزا محمد علیخان ممبر کونسل صیغہ سرحدات وغیرہ۔ اسی تاریخ چار بجے دن کے
صاحب اجنٹ بہادر بنابر ملاقات حضور والا نظر باغ مین تشریف لائے حضور والا نے حسب دستور قدیم مشایعت فرمائی
بعد اظہار کلمات شوقیہ فیمابین تواضع عطر و پان عمل مین آئی

تفصیل اسمائے حاضرین دربار یہ ہے

صاحبزادہ حافظ محمد اکرم خانصاحب خلف اصغر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ۔ جناب صاحبزادہ بہادر

نائب الریاست وو الیس پریزیڈنٹ محکمہ معتمدہ کونسل - جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ممبر کونسل -
جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خانصاحب بہادر سطوت جنگ - جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خانصاحب بہادر
مظفر جنگ - جناب صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ - جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب جنرل فوج -
جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خانصاحب خلف جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب مرحوم - جناب صاحبزادہ
محمد خانصاحب خلف اصغر جناب صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب منور - جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب شمشیر جنگ
خلف جناب صاحبزادہ فیض محمد خانصاحب مرحوم - جناب صاحبزادہ علی احمد خانصاحب خلف اکبر جناب صاحبزادہ
احمد علی خانصاحب رونق - خانصاحب محمد نجف خان ممبر کونسل و مشیر قانونی جوڈیشل - بابو ونایک راؤ ممبر کونسل -
مرزا محمد علیخان ممبر کونسل - معتمد خاص فخرالزمان سید ارشاد حسین خان وکیل - سید محمد عثمان بخشی الملک - مولوی سخاوت حسین
خان وکیل ہمرکاب حاضرباش محکمہ اجنٹی ہاڑوتی و ٹونک - حافظ محمد یوسف منشی خاص - بتاریخ بست و نہم ماہ ربیع الاول مطابق
چہار دہم ماہ دسمبر سنین صدر صاحب اجنٹ بہادر ساڑھے نو بجے دن کے راہی چھاؤنی دیولی ہوئے اتواب سلامی حسب
معمول سر ہوئیں -

کیفیت دورہ پرگنہ علیگڈھ واقع ۲۴ - ربیع الثانی مطابق ۲۸ - دسمبر سنین صدر

بتاریخ صدر حضور والا نے بنابر تفتیش حال رعایا و برائے نظم و نسق ملکی و مالی بنظر انصاف پژوہی و داد گستری مع خدم و حشم
و اہلکاران دفتر دارالانشاء و دفتر بخشیگری و دیگر عمائدین ریاست مثل جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان صاحب بہادر سطوت جنگ
و جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ - و جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ
و جناب صاحبزادہ محمد رفیق خانصاحب - و جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ - و صاحبزادہ محمد امان خانصاحب
و صاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب شیدا و صاحبزادہ محمد یونس خانصاحب آرزو دورہ فرمایا - حضور والا چار بجے دن کے
سوار ہو کر دس بجے رات کے فائز علی گڈھ ہوئے - اتواب سلامی حسب معمول سر ہوئیں - بتاریخ بست و پنجم مطابق بست و نہم
شہور سنین صدر حضور پُرنور علی الصباح بنابر شکار بجانب موضع باٹولی وہ جاگیر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب
بہادر صفدر جنگ تشریف فرما ہوئے حسب ایمائے حضوری صاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب و صاحبزادہ محمد یونس خانصاحب

پسران جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب جنرل فوج نے دو آہو نہایت تیزدستی سے صید کیے بعدازان حکم
عالی بنا بر طلبی زمینداران دیہات بغرض پیشی استغاثہ نسبت ناظم علیگڈہ نافذ ہوا اور انتظام مقامات جہت قیام لشکر حسب
ترتیب ذیل قرار یاب ہوا کہ جملہ زمینداران دیہات پٹہ دار بجاے قیام خیام دولت انضمام حاضر ہو کر استغاثہ پیش کرین اور بنظر
انتظام اسی روز لشکر کا قیام بیرون قلعہ علیگڈہ ذخیرہ کے متصل ہوا - بتاریخ بست و ششم ماہ مذکور علی الصباح دربار عام منعقد ہوا
حضور والا نے بنفس نفیس ہر ایک زمیندار دیہات کا حال بالمواجہ دریافت فرمایا اور ہر ایک زمیندار کے اظہارات بخیال
رفاہ رعایا و برایا قلم بند فرمائے گئے اس مقام پر دو صد قطعات عرایض دربارہ دادرسی ازجانب رعایا پیش ہوئے اور اون
عرایض پر احکام مناسب پیشگاہ بندگان والا سے صادر فرمائے گئے ازان بعد نقشہ نمبروار بتفصیل دیہات مع احکام مناسب
مرتب ہو کر بنا بر عمل درآمد ناظم پرگنہ کو تفویض ہوا - موضع اوکملانہ علاقہ علیگڈہ کا پٹیل مسمی موہن لال بوجہ اخفاے حالات
ناظم و مستاجر پیلائی سے موقوف کیا گیا اور تحریر اظہارات کے کارروائی اشرف الامراء عمدۃ الملک جناب صاحبزادہ
احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ممبر کونسل و لالہ جیتی لال اہلکار و مولوی ظہور الحق سابق پیشکار کچہری تحصیل ٹونک و شیخ محمد نذیر
اتالیق ممبر کمیٹی صفائے کے تفویض ہوے بتاریخ بست و ہفتم ماہ مسطور حضور والا نے ملبوس خاص شکاری جناب صاحبزادہ
حافظ محمد اسحق خانصاحب بہادر سطوت جنگ و جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر
صفدر جنگ و جناب صاحبزادہ محمد رفیق خانصاحب کو مرحمت فرمایا بعدازان بندگان والا موضع بالٹولی مین صید افگنی
فرماتے ہوے موضع علی نگر مین تشریف فرما ہوئے وہان طعام نوش جان فرما کر استراحت کو کام فرمایا - مِن بعد مقدمان موضع
چورودہ وغیرہ جاگیر محل سوم حضور پرنور حسب قاعدہ پیشگاہ حضور مین حاضر ہوئے اور نذرین پیش کین بعد الفراغ نذر حضور پرنور
خیام دولت انضمام مین تشریف فرما ہوئے اثناے راہ مین صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ
ن
نے اپنے موضع جاگیر کے قریب یکصد و یک روپیہ بطور نذر حضور مین پیشکش کیے ازان بعد پٹیلان و پٹواری و تعلقہ دار و زمینداران
موضع نے نذرین پیش کین - بتاریخ بست و ہشتم دربار عام ہوا زمینداران دیہات نے حاضر حضور ہو کر ہشتاد - عرائض
پیشگاہ حضور والا مین پیش کین اون عرایض پر احکام مناسب صادر ہوئے اور حسب سابق نقشہ نمبروار مرتب ہو کر بنا بر
حق رسی و داد دہی ناظم پرگنہ کو بھیجا گیا اور اسی تاریخ صاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب سعید و صاحبزادہ محمد یونس خانصاحب
آرزو نے حسب ایماے حضوری تین آہو صید کیے اور اسی تاریخ بوقت شب خالہ صاحبہ و ہمشیرہ ہاے حضور نواب صاحب در

وجناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خانصاحب کپتان توپخانجات وصاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب داخل میکدہ ہوئے۔ بتاریخ بست وہفتم حضور نواب صاحب بہادر بنابر صید افگنی موضع باٹولی مین تشریف فرما ہوئے پہر بعد الفراغ شکار حضور والا نے موضع دیرپورہ دہ جاگیر خالہ صاحبہ محل اوّل صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ مین استراحت کو کام فرمایا۔ بعد ازان صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ نے سہ صد روپیہ بطور نذر پیش کیا۔ ازان بعد حضور والا نے موضع علی پورہ دہ جاگیر صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ مین رونق افروز ہوکر قدرے توقف فرمایا پہر وہان سے بعد اداے نماز مغرب بجانب قیام گاہ واپس تشریف لاکر شب کے بارہ بجے تک دربار کیا اور اسی موضع مین حافظ محمد یوسف جماعدار ولد جانباز جماعدار چوبداران نے دو آہو شکار کئے بمقام علیگڈہ زمینداران سیزدہ دیہات مفصلہ ذیل نے حاضر حضور ہوکر استغاثہ پیش کیا۔ قصبہ خاص۔ اوکہلانہ۔ علی نگر مزرعہ چورد جاگیر محل سوم حضور انور۔ اصل گاؤن جاگیر اہلیہ میان اعظم شاہ مرحوم نواب پورہ مزرعہ اصل گاؤن بامینا۔ بانڈریہ جاگیر ہمشیرہ حضور انور اہلیہ شاہزادہ ثریا جاہ۔ کیشرلی۔ عمر پورہ۔ بیلوتہ باٹولی جاگیر صاحبزادہ حافظ عبد الوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ۔ علی پورہ ایضاً۔ بہگوان پورہ ایضاً۔ بتاریخ سی ام ماہ مذکور حضور پُرنور نے دربار عام فرمایا اور بطور سابق کارروائی مستغیثان بمعرض ظہور آئی۔ اور اسی تاریخ لشکر حضوری کا قیام موضع کہاتولی مین ہوا۔ حضور نواب صاحب بہادر موضع باٹولی مین شکار کہیلتے ہوئے شب کے نو بجے موضع کہاتولی مین داخل ہوئے یہ موضع علی گڈہ سے ۲ کروہ کے فاصلہ پر بجانب جنوب واقع ہے اسمین اکثر افغانان تہور توامان سکونت پذیر ہین اور قوم ہنود کم ہے اس موضع کے سرحد قصبہ اونیارہ علاقہ جے پور سے متصل ہے اور اسی تاریخ ۲ کس مقید چہبڑہ گور گو علاقہ ٹونک سے کہ اوئین دوخونی دائم الحبس اور ایک منصرم سائر چہپڑہ تہا پیشگاہ حضور مین حاضر ہوئے بتاریخ یکم ماہ جمادی الاول سنہ صدر بموجب حکم حضوری مقیدان مرقوم الصدر زندان صدر مین داخل ہوئے اور اسی تاریخ ایک پہلوان قوم برہمن ساکن اونیارہ نے حضور مین حاضر ہوکر پہلوانان حضوری سے کشتی کی درخواست کی مسمی راسی پہلوان ہمراہی حضوری نے حضور سے کشتی کی اجازت لیکر پہلوان برہمن ساکن اونیارہ سے کشتی کی اور ایک حملہ مین مسمی راسی پہلوان نے پہلوان برہمن کو زیر کیا۔ بعد ازان زمینداران دادخواہی نے حضور مین عرائض پیش کین حسب دستور سابق کارروائی مناسب عمل مین آئی اور اسی تاریخ بوقت شب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست ووائس پریزیڈنٹ محکمہ محتشمہ کونسل ۔ بابو دتا ایک راؤ ممبر محکمہ موصوفہ فائز موضع مذکور ہوئے۔ بتاریخ دوم ماہ

مسلو حضور پرنور نے دن کے ساڑھے نو بجے سے بارہ بجے تک دربار فرمایا بعد برخاست دربار بابو وناایک راؤ ممبر کونسل
صیغہ خزینہ وغیرہ حضور والا سے استجازت حاصل کر کے راہی ٹونک ہوے اور اسی تاریخ تقریب شادی سعادالله خان
صوبہ دار دہمو خان ساکن کہاتولی کی دختر سے عمل مین آئی حسب ایماے حضور والا جملہ معززین ہمرکاب شریک جلسۂ شادی
صوبہ دار مذکور ہوے حضور والا سے سہ صد روپیہ صوبہ دار مذکور کو اس تقریب فرحت قریب مین عطا ہوا اسی مقام پر پیشانی پنج
عرائض مستغیثان سیزدہ دیہات مفصلہ ذیل کے حضور والا مین پیش ہوئین اور اون پر احکام مناسب صادر ہوے -

اسماے دیہات

کہاتولی[1] - گاڈولی[2] - جہنڈوا[3] جاگیر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست - سندیلہ[4] - رودہنتا[5] - دولت پورہ[6]
محمود گنج[7] جاگیر خالہ صاحبہ حضور محل اوّل صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ - دیول[8] - گانگلی[9] جاگیر سردار محمد خان -
گوبند پورہ[10] - عثمان پورہ[11] - محمد نگر[12] - وزیر پورہ[13] جاگیر خالہ صاحبہ حضور محل اوّل صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ -

بتاریخ سوم ماہ مزبور نواب صاحب بہادر بعد ادائے نماز پیشین موضع جیان کہ بجانب مشرق و جنوب واقع ہے تشریف فرما
ہوے اسی تاریخ سید محمد نائب بخشی الملک نے کہ بنابر تحقیقات تغلب منصرم سائر پرگنہ چھبڑہ بجانب پرگنہ مزبور گئے
تھے حضور مین حاضر ہو کر نذر پیش کی بعدہٗ زمینداران موضع جیان تعلقہ دار موضع مذکور کے شاکی ہوئے تعلقہ دار سے سخت
بازپرس عمل مین آئی بارتکاب تعدی و زیادتی اثاث البیت تعلقہ دار مذکور معرض ضبطی آیا ازان بعد زمینداران موضع پالسلا
و گوپالی و گوپال پورہ نے ظہور الدین خان اجٹین مستاجر کی حضور والا مین شکایت پیش کی مستاجر مذکور سے اجارہ فسخ کیا
گیا - اور حسب درخواست صاحبزادہ محمد اسحق خانصاحب بہادر سطوت جنگ وہر سہ مواضع بمیعاد ہفت سالہ اجارہ ہوے
بعد ازین اظہارات زمینداران مفصلہ ذیل قلمبند کئے گئے بعد انفراغ قلمبندی اظہارات حضور نواب صاحب بہادر
بنابر صید افگنی تشریف فرما ہو کر نو بجے رات کے بمقام قیام گاہ رونق افروز ہوے بتاریخ چہارم ماہ مرقوم الصدر صاحبزادہ
محمد الیاس خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان صاحب بہادر سطوت جنگ مع کپتان سید محمد بدر الدین داماد کپتان
اختر بلند خان رامپوری فائز موضع جیان ہوے اور اسی تاریخ صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست نے بنابر تصفیہ
تنازعہ اراضی موضع سالم پورہ و موضع پائیگاہ کہ دہ جاگیر محل دوم جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف ہے تشریف فرما کر فیصلہ کیا
اور ایک موضع کہ سرحد پائیگاہ مین جدید آباد ہوا تہا ہنوز اوسکا نام بہی کوئی تجویز نہین ہوا تہا لطیف گنج نام رکھا اور موضع باقر گنج

مرزبہ پائے گاہ کا نام تبدیل کر کے حفیظ گنج نام رکھا ۔

اسمائے دیہات کہ جنکے زمیندار حاضر حضور ہوئے تھے یہ ہین

چہان - موتی پورہ - ابراہیم نگر - محمد پورہ - آلی - گوپالی - گوپال پورہ - بانسلا - سالم پورہ - مبارک نگر - اسلام نگر - کہماریہ جاگیر مولوی عبد الرحمن
پارڑا - ہنوتیا - رحمن پورہ - سبحان پورہ - رسول پورہ - ٹہکریا - انور نگر - احمد نگر جاگیر میان خان ترپور -

بتاریخ پنجم ماہ مزبور حضور نواب صاحب بہادر بعد ادای نماز عصر موضع کرواڑیا مین تشریف فرما ہوئے - بتاریخ ششم ماہ مذکور سید محمد نائب بخشی الملک باستجازت حضوری فائز ٹونک ہوئے - اسی تاریخ بوقت شب دربار ہوا مستغیثان دیہات مفصلہ ذیل نے حضور مین عرائض پیش کین اونپر حکم مناسب صادر ہوئے - بتاریخ ہفتم ماہ مسطور حضور والا بنا بر صید افگنی کوہ آملی پر تشریف لے گئے اور نگہبانان صید کو انعام عطا فرمایا اور اسی تاریخ مہاراجہ آملی نے کہ قرابت داران راجہ بوندی سے ہے حاضر حضور ہوکر اپنی روئیداد بربادی و زیر باری ظاہر کی پیشگاہ حضور والا سے براہ ترحم و عنایت سلطان بقائے سالگذشتہ معاف فرمائی گئی -

اسمائے دیہات کہ جنکے زمیندار حاضر حضور ہوئے تھے یہ ہین

نواب گنج - محمد پورہ - بخشن پورہ - روشن پورہ - امیر گنج - ابراہیم گنج - کوٹری - رحیم نگر - سیدری گوجران - سیدری مالیان - رگھناتھ پورہ - نظیر پورہ جاگیر شیخ محمد نذیر اتالیق صاحبزادگان حضوری - ملا پورہ - آملی استمرار - امر پورہ - شاہ پور کلان شاہ پور خرد -

جسوقت حضور نواب صاحب بہادر فائز موضع نظیر پورہ ہوئے شیخ محمد نذیر نے مبلغ پچیس عہ روپیہ نذر کیئے بتاریخ ہشتم ماہ مرقوم الصدر حضور نواب صاحب بہادر فائز موضع شوب دہ جاگیر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست ہوئے صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف نے حضور کی دعوت مع جملہ معززین و لشکر ہمرکاب حضوری فرمائی بعد الفراغ تناول طعام صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست نے مبلغ ایکسو پچیس عہ روپیہ نذر کیے اور چند سبز ڈالیان پیشکش کین اس موضع مین ایک مسجد اور ایک چاہ زینہ دار تعمیر کہنہ یادگار ہے - اسی تاریخ ایک رسالہ دار نامعلوم الاسم نے مع چہل کس ہمراہی حضور مین حاضر ہوکر ڈالی ہائے محمولہ میوہ جات بست و پنج عدد عہ راجہ گڈہ کی رانی کی طرف سے پیشگاہ حضور مین پیشکش کین منجانب حضور والا رسالہ دار مذکور کو بالعوض خلعت مبلغ یکصد و بست و نہ روپیہ نقد عطا ہوا اور ہمراہیان رسالہ دار مذکور کو دو روز تک چندی سرکار والا سے مرحمت ہوئی تیسرے روز رسالہ دار

مسطور مع ہمراہیان خود حضور والا سے مرخص ہوکر راہی اندرگدہ ہوا - اسی تاریخ مقام بجے پور سے دو پہلوان ایک مسلمان
دوسرا ہندو ولیشکاہ حضور مین حاضر ہوے اور باستجازت حضور کشتی لڑی مسلمان پہلوان نے ہندو پہلوان کو زیر کیا سرکار والا
سے ہردو پہلوان کو انعام عطا ہوا - اسی تاریخ صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان صاحب شیدا و صاحبزادہ محمد یونس خان صاحب آرزو
نے دو آہو صید کیے - اور محمد عرفان خان خلف محمد ارمان خان رسالہ دار مرحوم نے ایک آہو شکار کیا - ازان بعد زمینداران دیہات
نے حاضر حضور ہوکر نذرین پیش کین - بتاریخ نہم ماہ مذکور الصدر مسمی آبجی مقدم موضع رام پورہ نے حضور مین حاضر ہوکر نذر پیشکش کی
مقدم مذکور کو منجانب حضور انور ایک سیلہ اور ایک دستار مرحمت ہوا - اسی تاریخ سید محمد نائب بخشی الملک نے موضع مہوادہ جاگیر
خود مین حضور والا کی دعوت کر کے اکاون روپیہ نذر کیے حضور نواب صاحب بہادر بعد انفراغ تناول طعام رونق افروز
موضع چور دہ ہوے -

تفصیل اسمائے دیہات کہ جنکے زمیندار حضور مین حاضر ہوکر مستغیث ہوے تہے

شوپ جاگیر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست - پایگاہ ایضاً - لطیف پورہ مزرعہ پایگاہ ایضاً - حفیظ پورہ مزرعہ پایگاہ ایضاً
فیروز پورہ ایضاً - صولت پورہ ایضاً - منوہر پورہ جاگیر محل اول نائب صاحب بہادر - گلوانیا جاگیر محمد عبد العلی خان قلعہ دار -
مہواجاگیر بخشی الملک - منڈاورہ -

بتاریخ دہم ماہ مرقوم الصدر حضور نواب صاحب بہادر نے موضع چوردہ مین قیام فرمایا - یہ موضع محل سوم حضور انور کی جاگیر مین ہے پٹیلان
و چوہاریان و زمینداران دیہات قرب و جوار موضع مذکور نے حضور مین حاضر ہو کر نذرین پیشکش کین سب کی نذرین حضور والا نے قبول
فرمائین مگر مقدم موضع حیدری پورہ کی نذر بندگان عالی متعالی حضور انور نے بوجہ عدم تردد کاشتکاری و غیر آبادی موضع مسطور قبول نفرمائی
حضور والا نے بعد تناول طعام رات کے بارہ بجے تک دربار کیا بعد برخاست دربار استراحت کو کام فرمایا - بتاریخ یازدہم ماہ مسبوق الذکر
مقدمان موضع چوردہ و پچالہ نے بشراکت باہمی بندگان حضور والا کی دعوت کی حضور پرنور نے دعوت قبول فرماکر بعد تناول طعام
کاغذات ضروری محکمہ محتشمہ نیابت سماعت فرمائی اور اوپر حکم مناسب صادر فرماکر دستخط خاص سے زینت بخشی ازان بعد تین روبکار باجلاس
خاص متعلق انتظام پرگنہ علیگدہ مشعر ہدایت و انتباہ ناظم پرگنہ مسطور بر رفع شکایت اہل عملہ اجرا فرمائے بعد برخاست دربار حضور والا
مع صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خانصاحب بہادر سطوت جنگ و صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ و صاحبزادہ محمد
رفیق خانصاحب و صاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب باستثنائے صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست فایز علیگدہ ہوے -

تفصیل اسماے دیہات کہ جنکے زمینداروں نے حضور مین حاضر ہوکر نذرین پیش کی تہین

موضع جہورہ جاگیر محل سوم حضور پُر نور - مولوی نگر رضیہ پورہ - جے نگر - جمن نگر - بچالہ - بچالی - چندلو پورہ - غفور پورہ - عتیق پورہ - ساڑیا - حیدری پورہ - بشن پورہ - مدن پورہ - رانہ - پنچونہ - یمین پورہ جاگیر صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ - علیم پورہ ایضاً - باولی جاگیر کپتان محمد اختر بلند خان مرحوم رامپوری -

حضور والا بعد ادائے نماز عصر علیگدہ سے راہی ریاست ٹونک ہوئے ہنگام فایزی سرکار والا القاب سلامی کی ستّرہ فیر سر ہوئے - بتاریخ یازدہم ماہ مرقوم الصدر افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نایب الریاست نو بجے دن کے بنا بر اجراے احکام حضوری قلعۂ علیگدہ مین تشریف فرما ہوکر روبرو کے جملہ پٹیلان و پٹواریان و زمینداران دیہات علاقہ علیگدہ کی تخمیناً پندرہ ہزار آدمی کا ہجوم تہا احکام حضوری مشعر انتظام پرگنہ باواز بلند سنائی بعد الفراغ اجراے احکام حضوری صاحبزادہ صاحب بہادر نایب الریاست نے خیام دولت انضمام خود پر تشریف فرما ہوکر عرائض مستغیثان عذرداری وغیرہ سماعت فرمائین اور اونپر احکام مناسب صادر کئے اور چند مقدمات بعد معائنہ امثال انفصال فرما کے فایز ریاست ٹونک ہوئے - بتاریخ بست ونہم ماہ جمادی الاول مطابق یکم فروری سنین صدر نواب رفیع الزمانی بیگم صاحبہ منجملہ محلات حضور انور دام اقبالہٗ کے دختر تولد ہوئی صدرۃ النسا بیگم نام رکہا گیا - اسی اثنا مین طبیعت بیگم صاحبہ موصوفہ کی جادۂ اعتدال سے منحرف ہوئی چودہ روز تک سخت تکلیف رہی بتاریخ سیزدہم ماہ جمادی الثانی مطابق چہاردہم ماہ فروری یوم پنجشنبہ بیگم صاحبہ موصوفہ کو دفعتہً سرسام ہوگیا - ہر چند اطباے حاذق نے علاج کیا مگر بمصداق مصرعہ ہذا

چون قضا آید طبیب ابلہ شود

مرض الموت کا کیا چارہ بتاریخ مذکورہ بوقت آخر مغرب دو فرزند اور چار دختر مفصلہ ذیل چہوڑ کر جان بحق ہوئین قطعہ

این مصیبت جاے آن دارد کہ چشم آفتاب	دامن گردون ز اشک انجم الآیہ بخوان
لیک با حکم قضا جاے نہین افتد رجوع	مرجع دل نیست جز انّا الیہ راجعون

حضور انور دام اقبالہٗ کو بیگم مرحومہ سے بتقاضاے انسانیت نہایت انس تہا اس واقعہ عظیمہ وحادثہ جسیمہ سے بغایت رنج وملال پیرامون خاطر اقدس ہوا بتاریخ چہاردہم ماہ جمادی الثانی مطابق پانزدہم ماہ فروری سنین صدر بوقت صبح حضور والا نے

مع جملہ ارکین ریاست واہل قلم وعلم بعد اداے نماز جنازہ قریب مزار جدۂ امجد نواب صاحب محل بیگم صاحبہ کے بستان گنج شاہیگان مدفون کیا۔ چونکہ عمر بیگم صاحبہ مرحومہ کی ۷۴ سالہ تھی بروفق مسئلہ شرعیہ دو ہزار دو صد من غلہ گندم قیمتی ششش ہزار روپیہ بالنصف روپیہ نقد او غربا ے شہر کو تقسیم ہوا اور رسوم جسکو پھول کہتے ہین باجتماع جمیع اہل خاندان وارکین دولت جامع مسجد مین بمعرض وقوع آیا۔ اور حسب الحکم حضور بیگم صاحبہ مرحومہ کی جائداد سے اُنکے مزار کے قریب دو مکان سنگین بناے گئے ایک مکان جو بکرانۂ تالاب موتی باغ بجانب جنوب شمال رویہ واقع ہے اسکا نام **مدرسہ خلیلیہ** ہے اور اس مدرسے کے مدرس مولوی جان محمد پنجابی بمشاہرہ پنجاہ روپیہ ماہوار مامور ہوے۔ اور دوسرا مکان جو بکرانۂ موتی باغ بجانب شمال و جنوب رویہ واقع ہے اس مین چار حافظ جو سرکار والا کی طرف سے بیگم صاحبہ مرحومہ کے مزار پر مقرر ہوے ہین سکونت پذیر ہین۔

تفصیل ہر ششش اولاد بیگم مرحومہ

صاحبزادہ محمد عبد الواحد خان ۔ صاحبزادہ مسعود علیخان ۔ سعادۃ النسا بیگم اہلیہ صاحبزادہ محمد خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خان صاحب کپتان توپخانہ ۔ زکیۃ النسا بیگم اہلیہ صاحبزادہ عبد القیوم خان صاحبزادہ احمد خانصاحب بہادر شوکت جنگ ۔ اکرم النسا بیگم اہلیہ صاحبزادہ عبد المجید خان خلف صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ ۔ صدرۃ النسا بیگم انکی شادی ابھی ہوئی ہے۔
مولف تاریخ ہذا نے یہ قطعۂ تاریخ وفات جنابہ بیگم مرحومہ کہا **ع**

زمانہ طرح غم تازہ درجہان انداخت | کہ کوکبے ز زمین دوش آسمان انداخت
ہزار داغ الم لالہ سان نہاد بدل | ہزار خار خاشش ہمچو گل بجان انداخت
نماند نغمہ بمنقار عندلیبان را | بہار رفت و خزان عقدہ بر زبان انداخت
فشاند نرگس شہلا بفرق خاک چمن | بنفشہ چادر نیلی برار غوان انداخت
بساط خندہ ازین باغ غم جنان برچید | کہ خار حادثہ در جیب زعفران انداخت
چو پنجشنبہ شد و سیزدہ ز ماہ ششم | صداے رنج بگوش بن آسمان انداخت
یعنی ماہ جمادی الثانی ۱۲
ازو چو باعث رنج و ملال پرسیدم | بآہ و نالہ چنینم بگوش جان انداخت
خطاب‌ش آنکہ رفیع الزمانی بیگم بود | بتیر حادثہ اش دہر مرغ جان انداخت
شدم جو مست و گفتم درین زمان دستے | اجل گلوے گریبان او بہ جسان انداخت

به بزم عیش و طرب آمد این خبر ز کجا — که طرح تفرقهٔ تازه در میان انداخت
همائے اوج سعادات و رفعت و شوکت — شرر ز داغ جدائی ز استخوان انداخت
کجا او شد سفرے بر جنازه بست چنان — که برق بانگ درایش بکاروان انداخت
ز خلق خویش بخلق جهان بخوش آئین — طلسم طرح نمودست در جهان انداخت
نهاد بر لب اظهار قفل خاموشی — کلید باب تکلم ز کف نهان انداخت
طراوتے ز سخن در زبان خامه نماند — سیاه خون جگر ز محبر (یعنی دوات ۱۲) روان انداخت
درازی سخن آورد روئے یکو تا ہے — که رنگ مویه فزون ترکے توان انداخت
خدا برحمت و لطف خودش بیامرزد — که رخت خود ز جهان برد در جنان انداخت
ز عقل سال وفاتش چو آبرو پرسید — ندائے (خاتمه بالخیر) بر زبان انداخت
۱۳۰۶ھ

اور سن ہجری اس قطعہ سے ظاہر ہوتا ہے ؎

بیگم نواب والا حشم — رخت ہستی جانب فردوس برد
آبرو چون کرد فکر سال او — گفت ہاتف (مصدر شوکت بمرد)
۱۳۰۶ھ

بتاریخ بست و چہارم ماہ جمادی الثانی ۱۳۰۶ھ ہجری مطابق بست و سوم ماہ فروری ۱۸۸۹ع نواب محمد مشتاق علیخان صاحب بہادر رئیس ریاست مصطفے آباد عرف رامپور نے بعمر سی سالہ اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی - بنظر اتحادیت و یکجہتی بتاریخ یکم ماہ رجب المرجب مطابق چہاردہم ماہ مارچ سنین صدر دفاتر سرکاری مین ایک روز کی تعطیل اور علاقہ فوج مین موقوفی قواعد اور بازار مین دکاکین کی تختہ بندی اور قلعہ معلی مین عدم نوبت نوازی عمل مین آئی تاریخ بست و پنجم ماہ رجب المرجب مطابق بست و ہشتم ماہ مارچ سنین صدر مہاراؤ راجہ رام سنگہ بہادر رئیس بوندی بیکنٹھ باشی ہوئے - ریاست ہذا سے بنظر یکجہتی و اتحادیت بتاریخ سوم ماہ اپریل سنہ صدر دو قطعہ خرائطہ یکے مشعر تعزیت و دیگرے محتوی تہنیت مرۃ بعد اخریٰ بنام مہاراؤ راجہ کیسر سنگہ بہادر مسند نشین حال بھیجے گئے اور دفاتر سرکاری مین ایک روز کی تعطیل اور علاقہ فوج مین موقوفی قواعد اور بازار شہر مین تختہ بندی دکاکین اور قلعہ معلی مین عدم نوبت نوازی بمعرض ظہور آئی اور اسی ماہ سال مین مشکوے حضور پرنور جنابہ نواب اعلی زمانی بیگم صاحبہ سے فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عثمان علیخان نام رکھا گیا -

اسی ماہ و سال میں حافظ محمد یوسف منشی خاص عہدۂ میر منشی گری ریاست پر باستحقاق ملازمت دیرینہ مامور ہوئے ۔
ماہ اگست سنہ صدر میں سید محمد نائب بخشی الملک و کپتان محمد سعادت علیخان بموجب حکم حضور پر نور بنا بر تحقیقات
تغلب اوٹکار لال منصرم سایر پرگنہ چھبڑہ علاقہ ٹونک و تنقیح مقدمہ قربانی گاؤ بعید الضحیٰ بپرگنہ مذکور بالا روانہ ہوئے اثنائے
تحقیقات مقدمات مرقوم الصدر میں کپتان موصوف سخت علیل ہوئے حسب استجازت حضوری حاضر در دولت ہوئے۔
بعد فائز ی مکان خود ملک الموت کے سوال میں زندگانی سے جواب دیا۔ کپتان مرحوم کی جگہ بخشی کلیان رائے پیشکار
ناظم چھبڑہ مقرر ہوئے ۔ بتاریخ یکم ماہ اکتوبر سنہ صدر ریاض الحسن ساکن گوڑگانوہ خان صاحب محمد نجف خان ممبر کونسل
و مشیر قانونی جوڈیشل کی سفارش سے عدالت دیوانی کے ناظم ہوئے۔ بتاریخ بست و دوم ماہ دسمبر سنہ صدر مولوی
عبد الرحمن سررشتہ دار سابق پنچایت ایجنسی ہاڑوتی و ٹونک بجائے سید رشید الدین بریلوی عہدہ سکرٹری محکمہ
محتشمہ کونسل پر مامور ہوئے ۔ بماہ جنوری سنہ ۱۸۸۹ء سید محمد نائب بخشی الملک بعد تحقیقات مقدمات مرجوعہ سرکاری
پرگنہ چھبڑہ سے حاضر در دولت ہوئے اور اظہار تحقیقات مقدمات و تغلب چہار ہزار و یکصد و بست و چہار روپیہ نسبت منصرم
مذکور حضور والا سے عرض کیا بتاریخ بست و دوم ماہ اپریل سنہ صدر بموجب حکم حضوری حسب انتظام صاحب زادہ محمد خانصاحب
سپرنٹنڈنٹ مامون حضور چہل کس چپراسی پرگنہ نیاہیڑہ میں اور پنجاہ و پنج کس چپراسی پرگنہ سرونج میں مامور ہوئے
بتاریخ ہفتدہم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب زادہ صاحب بہادر نائب الریاست بنا بر ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر ہاڑوتی و
ٹونک بجانب چھاونی دیولی تشریف فرما ہوئے بتاریخ نوزدہم ماہ مذکور واپس داخل ریاست ہذا ہوئے بتاریخ بست و سوم
ماہ شوال المکرم مطابق بست و پنجم ماہ جون سنین صدر نو بجے دن کے میجر تھارنٹن صاحب بہادر ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک بمشایعت
حضوری مع ہمراہیان مفصلہ ذیل فائز ریاست ہذا ہو کر بنگلہ پر فروکش ہوئے ۔

تفصیل اسمائے ہمراہیان حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ

جناب صاحب زادہ صاحب بہادر نائب الریاست ۔ جناب صاحب زادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ۔
جناب صاحب زادہ حافظ محمد اسحق خانصاحب بہادر سطوت جنگ ۔ جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خانصاحب بہادر
صفدر جنگ ۔ جناب صاحب زادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ ۔ جناب صاحب زادہ محمود خانصاحب بہادر
تہور جنگ ۔ مرزا محمد علیخان ۔ دبالیو تا یک راؤ و ممبران محکمہ محتشمہ کونسل ۔ اسی تاریخ دو بجے دن کے صاحب ایجنٹ بہادر موصوف

بمشایعت دو صاحبزادگان والاشان یعنی جناب صاحب محمد خان صاحب بہادر شمشیر جنگ و جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب
ماموں حضور ۔ بنابر ملاقات حضور نوابصاحب بہادر داخل نظر باغ ہوئے حسب دستور قدیم ملاقات عمل میں آئی ۔

اسمائے حاضرین دربار یہ ہیں

جناب صاحب زادہ صاحب بہادر نائب الریاست ۔ جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خانصاحب بہادر سطوت جنگ ۔
جناب صاحب زادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ ۔ جناب صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ ۔
جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ۔ جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب بہادر شمشیر جنگ ۔ جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب
ماموں حضور ۔ جناب صاحبزادہ احمد اسد خانصاحب ۔ خانصاحب محمد نجف خان ۔ بابو ونایک راؤ ممبر محکمہ محتشمہ کونسل ۔ معتمد خاص فخر الزمان
سید ارشاد حسین خان ۔ حافظ محمد یوسف میر منشی ریاست ۔ حسن مرزا پرنسپل مدارس ۔ سید محمد عثمان بخشی الملک ۔
پندرہ منٹ تک درمیان حضور نوابصاحب بہادر و اجنٹ صاحب بہادر کلمات شوقیہ رہے بعد تواضع عطر و پان اجنٹ صاحب
بہادر مرخص ہوئے حضور نواب صاحب بہادر نے تا لب فرش مشایعت فرمائی ۔ بتاریخ بست و ششم ماہ مذکور چار بجے دن
حضور والا مع ہمراہیان مفصلہ ذیل بنابر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے ۔

تفصیل اسمائے ہمراہیان حضوری یہ ہے

جناب صاحب بہادر نائب الریاست ۔ جناب صاحبزادہ محمد اسحق خانصاحب بہادر سطوت جنگ ۔ جناب صاحب زادہ
محمد عبدالرحیم خانصاحب بہادر مظفر جنگ ۔ جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان صاحب بہادر صفدر جنگ ۔ جناب صاحبزادہ
حافظ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ ۔ جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب ماموں حضور ۔ جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر
تہور جنگ ۔ جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ۔ خانصاحب محمد نجف خان ممبر کونسل ۔ مرزا محمد علیخان ممبر کونسل ۔
بابو ونایک راؤ ممبر کونسل ۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر موصوف بنابر سیر کشت مواضع کارولہ وغیرہ دیہات جاگیر
جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان بہادر سطوت جنگ تشریف فرما ہوئے ۔ بتاریخ سی ام ماہ مذکور صاحب بہادر موصوف چار بجے
دن کے راہی چھاؤنی دیولی ہوئے حسب معمول التوپ سلامی سر ہوئیں ۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ اپریل مطابق بست و سوم ماہ شوال المکرم
سنین صدر بکار با جلاس خاص جناب صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست محکمہ محتشمہ نیابت کے دربارہ تقسیم صیغہ جات متعلقہ
محکمہ موصوفہ بنابر آگاہی ناظمان پرگنات و محکمہ جات صدر و مفصلات بدین نہج اجرا ہوا ۔

تفصیل تقسیم صیغہ جات

متعلق سید زین العابدین اسسٹنٹ اضلاعِ غیر

محکمۂ فوجداری و دیوانی و شرع شریف و جیل خانہ۔
دفتر بخشیگری۔ اضلاع غیر۔ ڈاکخانہ و توشہ خانہ۔
سپاہ سررشتۂ تعلیم میو کالج - نزول
جنگلات میونسپلٹی مدرسہ صنعت و حرفت
مطبع پولس صدر و پرگنات
بندوبست موگیان سرحدات

متعلق لالہ چنی لال اسسٹنٹ مال

مقدمات مال - رپورٹ کارخانہ جات ذخیرہ و چندی خانہ
مقدمات ضبطی و بحالی جاگیر و معافی و خیرات استمرار و عہدداران مثل پٹیل و
پٹواریان صیغہ داران وغیرہ تقاوی باغات و ٹکسال اسٹام و تعمیرات وغیرہ
جملہ کاغذات مال ہر صیغہ محکمہ بندوبست کارروائی سائرات صدر
منظوری اضافۂ زاید ہر صیغہ کارروائی مقدمات اپیل نیابت
متعلق صیغہ جات مذکورہ بالا۔

بتاریخ یازدہم ماہ جون سنہ صدر مہاراؤ راجہ ستر سال رئیس کوٹہ بیکنٹھہ باشی ہوئے بتاریخ بستم ماہ مزبور منجانب حضور والا خریطہ مشعر تعزیت بنام مہاراؤ راجہ امید سنگھ رئیس مسند نشین حال بھیجا گیا اور بنظر یکجہتی و اتحادیت دفاتر سرکاری میں ایک روز کی تعطیل اور علاقہ فوج میں موقوفی قواعد اور بازار میں تختہ بندی دکاکین اور قلعۂ معلی میں موقوفی نوبت نوازی عمل میں آئی۔

کیفیت دورہ محمد گڈہ پرگنہ علیگڈہ علاقہ ریاست ٹونک

بتاریخ بست و ششم ماہ شوال المکرم سنہ ۱۳۰۶ ہجری مطابق بست و ششم ماہ جون سنہ ۱۸۸۹ء بہنگام شب حضور نواب صاحب بہادر بنابر سیر و شکار مع خدم و حشم راہی محمد گڈہ ہوئے نو بجے دن کے حضور والا نے داخلِ محمد گڈہ ہو کر خیام دولت میں کہ پیشتر سے متصلِ فصیلِ تالاب محمد گڈہ منصوب تھے نزول اجلال و حلول اقبال فرمایا سترہ اتواب سلامی کے قلعۂ محمد گڈہ سے سر ہوئے چار بجے دن کے حضور والا نے فصیل تالاب کو کہ اسی ایام میں باہتمام پبلک ورکس تیار ہوئی تھی معائنہ فرمائی زاں بعد قلعۂ محمد گڈہ کو ملاحظہ فرما کر مرمت کا حکم صادر فرمایا سات بجے رات کے حسب ایماے حضوری بنا بر صید ماہیان تالاب محمد گڈہ میں جال ڈالا گیا جسقدر مچھلیاں دام میں آئین جملہ خدم و حشم کو تقسیم ہوئین۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ شوال المکرم مطابق بست و ہفتم ماہ جون سنین صدر آٹھہ بجے دن کے حضور والا محمد گڈہ سے موضع ماندریا میں تشریف لائے ناظم پرگنہ علی گڈہ نے تا سرحد پرگنہ مذکور استقبال کیا۔ اسی ماندریا میں نوشدامتہ زمیندار ساکن موضع اینچ پورہ نے نسبت ظہور الدین خان اہلمد انتظامیہ

بنیس کیا حضور والا نے براہِ نصفت و عدالت و رعایا پروری و معدلت پژوہی اجیمٹن مستوکا بند و بست کما ینبغی فرمایا بعد ازان حضور والا لبواری کالِسکہ فائز علی گڈھ ہو کر باغ مین فرودکش ہوئے - سترہ فیر اتواپ سلامی کے قلعہ علی گڈھ سے (یعنی بجمی ۱۲) سر ہوئے اور اِسی روز چار بجے دن سے کے حضور والا نے مع چند ہمراہیان خاص ہرنون کا شکار کھیلا اور سات بجے شب کے خیام دولت مین تشریف فرما ہوئے بتاریخ بست و ہشتم علی الصباح حضور والا نے سیر فرما کر جامع مسجد علی گڈھ مین مع ہمراہیانِ خاص نمازِ جمعہ ادا فرمائی پھر حضور والا علی گڈھ سے لبواری کالِسکہ موضع ادم مین رونق افروز ہوئے بتاریخ بست و نہم ماہ مذکور سات بجے دن سے کے حضور والا بنا بر شکار موضع کابرہ مین تشریف لائے بعد انفراغ شکار بارہ بجے دن سے کے خیام دولت مین قیام فرمایا چار بجے دن کے پھر موضع مذکور مین مشغل صید افگنی فرما کر دس بجے شب کے مع الخیر و عافیت فائز ریاست ٹونک ہوئے بتاریخ ششم ماہ ذی قعدہ مطابق ہشتم ماہ جولائی سنین صدر روز یکشنبہ میجر تھارٹن صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک نو بجے دن کے فائز ریاست ہذا ہو کر بنگلہ پر فرودکش ہوئے اتواپ سلامی حسبِ معمول سر ہوئین مگر بایا ئے صاحب اجنٹ بہادر پیشوائی ریاست سے نہولی - منجانب حضور والا چوبدار بنا بر مزاج پرسی صاحب اجنٹ بہادر بھیجا گیا اور صاحب اجنٹ بہادر کی طرف سے بہاری جامعہ دار چپراسیان حضور کی مزاج پرسی کو حاضر ہوا - ریاست سے تواضع خوان و سبد فواکہ و سبز حسبِ معمول عمل مین آئی - بتاریخ ہشتم ماہ جولائی سنہ صدر نو بجے دن کے حضور والا نے تن تنہا صاحب اجنٹ بہادر سے ملاقات فرمائی بتاریخ نہم ماہ سطور کپتان مِیل صاحب بہادر افسر فوج انگریزی مع میم صاحبہ فائز ریاست ہذا ہو کر اجنٹ صاحب بہادر کے پاس بنگلہ پر فرودکش ہوئے اِسی تاریخ پانچ بجے دن کے صاحب اجنٹ بہادر مع کپتان مِیل صاحب بہادر بنا بر ملاقات حضور انور نظر باغ مین تشریف لائے مشایعت و تواضع عطر و پان حسبِ معمول عمل مین آئی بعد ملاقات صاحب اجنٹ بہادر و کپتان مِیل صاحب بہادر فرودگاہ پر واپس تشریف لائے بتاریخ سیزدہم ماہ مزبور صاحب اجنٹ بہادر بنا بر مزاج پرسی حضور والا کہ نصیب اعدا در د پا عارض ہوا تھا تشریف لائے بعد مزاج پرسی و تواضع عطر و پان صاحب اجنٹ بہادر بجانب قیام گاہ واپس تشریف لے گئے بتاریخ بست و دوم ماہ ذی قعدہ مطابق بست و سوم ماہ جولائی سنین صدر صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک راہی چھاؤنی دیولی ہوئے اتواپ سلامی حسب معمول عمل مین آئی بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر جشن سالگرہ حضور فیض گنجور بصد احتشام بمعرض ظہور آیا - مؤلف نے اِس تقریب فرحت قریب مین یہ قصیدہ کہا ؎

طرف کلاه کج چو بچین یار بشکند ‌ ‌ رنگ هزار غنچه بگلزار بشکند

موج حلاوتش برسد تا بمصریان ‌ ‌ قند سخن چو لعل شکربار بشکند

خواهد که یک دو بوسهٔ سیب ذقن زند ‌ ‌ پرهیز تا از دو دل بیمار بشکند

بوئے بر در طرهٔ مشکین اگر نسیم ‌ ‌ بسیار نرخ نافهٔ تاتار بشکند

داریم چشم آنکه همان چشم نیم‌باز ‌ ‌ گاهے سنان برین دل افگار بشکند

یاقوت روح‌بخش تو قدر مسیح را ‌ ‌ در انجمن بشوخی گفتار بشکند

بے اختیار صد رهٔ او بر دلم رسد ‌ ‌ هر شیشه که چرخ ستمگار بشکند

گر بشنود ترانهٔ خونین دلان عشق ‌ ‌ بلبل بسینه دشنهٔ منقار بشکند

گر در خرام سرو تو آید باین روش ‌ ‌ پاے هزار کبک برفتار بشکند

تا کے چو شانه یار دل نازک مرا ‌ ‌ در پیچ و تاب طرهٔ طرار بشکند

یارب چه شوخی ست ندانم که حسن او ‌ ‌ صد آئینه بجلوهٔ دیدار بشکند

زلف سیاه او چو کند میل بازئے ‌ ‌ دندان مار را لب مار بشکند

ساقی بیار باده که امشب حجاب من ‌ ‌ در بزم یک دو ساغر سرشار بشکند

آن دیده را که نیست جمال تو در نصیب ‌ ‌ بهتر که او ز گریهٔ خونبار بشکند

دستے که از نگشت حمائل بگردنش ‌ ‌ از سنگ روزگار جفاکار بشکند

زنار طره و خم محراب ابرویش ‌ ‌ بس رونق برهمن و دیندار بشکند

عشق ست آن نهنگ که کشتے آرزو ‌ ‌ در آب شور ورطهٔ خونخوار بشکند

خون میچکد ز دیدهٔ تر تا کجا نسیم ‌ ‌ خارم بدل از ان گل رخسار بشکند

قطعه

کس نیست مشتری دل ناقبول ما ‌ ‌ با هر که دل دهیم بانکار بشکند

اے دل برو بجور و جفایش صبور باش ‌ ‌ شاکے مشو که خاطر دلدار بشکند

تهمت مت بیچ که خورچش آفرین ٭ بسیار کار ساز و بسیار بشکند

آن گوهرم که روشنی آب و تاب من ٭ مژگان چشم اختر سیار بشکند

آن شاعرم که طنطنهٔ بندشِ کلام ٭ بازارِ شاعرانِ نمودار بشکند

از طبع من چو رشحهٔ معنی فرو چکد ٭ قدرِ بهای ابرِ گهربار بشکند

در این زمانه قدرشناس ار بهم رسد ٭ مشکم رواجِ طبلهٔ عطار بشکند

لیکن مرا چه سود ز لطائلِ سخن ٭ کین نغمه قدر و قیمتِ اشعار بشکند

در خون دل چو لاله باین داغ ماندم ٭ تا چند نشترم بدلِ زار بشکند

پیدا کسے نمی شود اینجا سخن شناس ٭ مُهرِ خموشیم که به تکرار بشکند

مے بایدم گزارشِ خود را بداورے ٭ تا قفل بستهٔ درِ اظهار بشکند

خورشیدِ رفعت و مهِ اوجِ سخا که او ٭ چندین درِ خزانهٔ اسرار بشکند

چون کارِ ذوالفقار رود انگشت تو کند ٭ صف هائے ظالمانِ سیه کار بشکند

لطفِ تو با ضعیف توانائے دهد ٭ قهرِ تو دست و بازوے اشرار بشکند

دستِ سخائے تو چو برآید ز آستین ٭ مقدارِ کان و بحر ز ایثار بشکند

از مومیائے کرمت مے شود درست ٭ هر استخوان که بختِ زیان کار بشکند

در بزمِ تو لئیم نگنجد که بذلِ تو ٭ بازارِ این گروه بصد عار بشکند

ابن الکریم ابن سخی در زمانه ٭ جودِ تو رنگ بر رخِ معیار بشکند

امرِ تو کارِ باده فروشان کند خراب ٭ نهیِ تو قدرِ خانهٔ خمار بشکند

انصافِ تو که موجبِ آبادی جهان ٭ اعضائے ظالمانِ جفاکار بشکند

تیغت چو از نیام برآید به رزم گاه ٭ قلبِ مبارزانِ سپهدار بشکند

رخشِ تو گرم پو به میدان اگر شود ٭ تیزیش رنگِ برق بر رخسار بشکند

با پیلِ مست تو بشود او چو هم نبرد ٭ دندانِ پیلِ چرخِ نگونسار بشکند

گر از وے بدست تو چوب عصا شود	بازار سے احسان ہمہ یکبار بشکند
دست دعاے بنیر تو بردار آبرو	تا رنگ دشمنان بد اطوار بشکند
گلزار دوستان تو دائم شگفتہ باد	در چشم دشمن تو صبا خار بشکند

اور اسی سال میں مشکوئے جناب صاحبزادہ محمد صفی اللہ خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا نام نامی واسم گرامی صاحب زادہ محمد مجید اللہ خان رکھا گیا یہ قطعہ تاریخ ولادت نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

کنون یافت از فضل رحمان پسر	رئیسے کہ نامش صفی اللہ خان
پے سال او ہاتفے اے اسد	بگوشم بگفت اختر دودمان ۱۳۰۶ھ

اور اسی سال میں مشکوئے جناب صاحبزادہ محمد رفیق خانصاحب فرزند دلبند تولد ہوا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ میلاد نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

کنون یافت سردار عالی وقار	پسر کو بعالم شود سر بلند
اسد ہاتفے گفت از بہر سال	ببادا جوان بخت و اقبال مند ۱۳۰۶ھ

اسی سال میں مشکوئے صاحبزادہ محمد یونس خان آرزو فرزند سعادت پیوند تولد ہوا صاحبزادہ محمد اصغر یار خان نام رکھا گیا چنانچہ مولف نے یہ دو قطعات تاریخ ولادت کہی ؎

آرزو فرزند خوشتر یافت زو	در دل عالم شدہ فرط خوشی
گفت تاریخ تولد آبرو	نور چشم راحت جان دل ۱۳۰۶ھ

ایضاً

چو حق داد فرزند با آرزو	بعالم شود سرور و سر بلند
دعائیہ تاریخ گفت آبرو	ز سبحے نصرت دعمر اقبال بسند

بتاریخ یازدہم ماہ محرم الحرام ۱۳۰۷ھ ہجری مطابق دوازدہم ماہ ستمبر ۱۸۸۹ء روز یکار با جلاس میمنت اساس افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست و وائس پریزیڈنٹ محکمہ معتمدہ کونسل منظوری جناب حضور نواب القاب بہادر دام اقبالہ حسب آئین جناب نواب نظیر الدولہ بہادر نصرت جنگ انار اللہ برہانہ فرزدہ بست و سیوم ماہ صفر المظفر ۱۲۸۷ھ بدین مضمون اجرا ہوا کہ جز حقادو اولاد دوام و حضرت

نواب امیر الدولہ بہادر آسودہ جنت الفردوس و حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ و جناب نواب یمین الدولہ و جناب
نواب امین الدولہ بہادر دام اقبالہ ٗ کسیکو صاحبزادہ نہ کہنا چاہیئے اگرانہر چہا رئیس کے داماد عورات غیر خاندان ہذا سے اپنے
عقد نکاح مین لائین اور ان سے اولاد پیدا ہو اونکو صاحب زادہ کہنا زیبا نہین ہے۔ بتاریخ بست دنہم ماہ محرم الحرام مطابق بست و ششم
ماہ ستمبر سنین صدر منجانب حضور پُرنور خرائط مضمون اطلاع و شمول محفل شادی کارخیر دختران سعادت توامان بنام رؤسا منصلہ ذیل دفتر
دارالانشائے حضوری سے جاری ہوئے اور اکثر ریاستون مین خرائط بذریعہ ڈاک روانہ کیئے گئے۔

تفصیل اسمائے ریاستین کہ جہان بذریعہ ڈاک خرائط بہیجے گئے

بنام رئیس کھنیچی پور[1] بنام رئیس بیکانیر[2] بنام رئیس بہاول پور[3] بنام رئیس بہالاداڑ پاٹن[4] بنام رئیس قرولی[5] بنام رئیس اندرگڈہ[6]
بنام رئیس رامپور[7] بنام رئیس دہول پور[8] بنام رئیس بہرت پور[9] بنام رئیس جودہپور[10] بنام رئیس الور[11]
بنام رئیس بوندی[12] بنام رئیس کشنگڈہ[13] بنام رئیس فتح گڈہ[14] بنام رئیس کوٹہ[15] بنام رئیس راگہ گڈہ[16] بنام رئیس جموکشمیر[17]
بنام رئیس کجاون[18] بنام رئیس ریوان[19] بنام رئیس اونیارہ[20] بنام ٹہاکر جہلایہ[21] بنام ٹہاکر سوار[22]۔

بتاریخ چہارم ماہ صفر مطابق سی ام ماہ ستمبر سنین صدر سید محمد نائب بخشی الملک واسسٹنٹ ممبر کونسل صیغہ خزینہ و خانصاحب
غوث محمد خان نبیرہ کرنیل جہتاب خان مرحوم برسم نیوتہ بجانب ریاست پٹیالہ و حافظ محمد یوسف منشی مع خرائط حضوری بسمت
ریاست کپورتھلہ روانہ ہوئے اور اسی تاریخ فیروز باغ مین جلسہ رنگ بتقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ حافظ عبد اللطیف خان خلف
افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست و وائس پریزیڈنٹ
محکمہ محتشمہ کونسل بمعرض ظہور آیا۔ چنانچہ مؤلف نے یہ چند اشعار بدیہہ عین رنگ کے موقع پر کہے ؎

یہ کس دولہا رنگیلے کا ہوا رنگ — شفق کا آسمان پر بٹ گیا رنگ
جہان کو سبز باغ اسنے دکھایا — یہ شوخی سے دولہن کی جا ملا رنگ
جو دیکھا رنگِ بزمِ جشنِ شادی — گلون کا باغ مین پھیکا ہوا رنگ
سمان باندھا یہ کچھ رنگِ خوشی نے — محل مین ہو رہا ہے جا بجا رنگ
ہوا جب رنگِ شادی کے نہ ہمسر — لبِ معشوق کا جاتا رہا رنگ
کھلی اب شوخیِ رنگِ طبیعت — کہ سب کہتے ہین ہان یہ ہے نیا رنگ

اور اس تقریب فرحت ترتیب میں نایک بنتہ تہ بزم رقص و سرود بمصداق مصرع ہذا

ہر روز عید ہے ہر شب شب برات

منعقد رہی - بتاریخ چہاردہم ماہ صفر المظفر مطابق پانزدہم ماہ اکتوبر سنین صدر روز پنجشنبہ جشن عقد شادی خانہ آبادی صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان صاحب خلف مفخر الامرا ممتاز الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد عنایت اللہ خان صاحب بہادر صفدر جنگ مرحوم و مغفور بہ مسماۃ ابرار النساء بیگم دختر نیک اختر حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ بمہر تعدادی مبلغ دو لکھ روپیہ پانصد روپیہ معجل باقی موجل نہایت تزک و احتشام سے بمعرض ظہور آیا علاوہ سامان جہیز محمولہ بست و پنج ارابہ مشتمل پلنگ و چھپر کھٹ و آرام چوکی طلائی ظروف نقرہ و طلائی و زیور ہائے طلا و مرصع اقسام اقسام و دو راس اسپ مع زیور نقرہ و دو منزل رتھ وغیرہ مع چند ہزار روپیہ نقد سرکار والا سے مرحمت ہوا اسی اثنا میں بتاریخ بستم ماہ صفر المظفر مطابق بست و سیوم ماہ اکتوبر سنین صدر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خان بہادر صفدر جنگ کے فرزند تیر خوار نے انتقال کیا - بتاریخ نوزدہم شہور و سنین مذکور اندرین تقریب فرحت ترتیب ریاست رامپور سے صاحبزادہ رضا الدین خان عرف بیارے صاحب مع میر مجاد علی کہ معززین ریاست موصوفہ سے ہیں فائز ٹونک ہوئے بنا بر استقبال صاحبزادہ صاحب موصوف پیر امین الدین سابق میر منشی مع یک چوبدار سرکاری و پنج سوار رسالہ و یک زنجیر فیل تا باغ جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خان صاحب بہادر سطوت جنگ بھیجے گئے بتاریخ بست و سوم شہور و سنین فرزند رشید مجاد علی معتمد ریاست رامپور کو سرکار والا سے خلعت مبلغ دو صد و شانزدہ روپیہ کا بدین تفصیل ذیل عطا ہوا -

تفصیل خلعت

للعہ [illegible]

خلعت معتمد		چوبدار	
[illegible]		للعہ	
دوشالہ زرین	مندیل عباسی	سیلہ سفید	دستار
یک جفت (للعہ)	یک (عہ)	[illegible]	[illegible]
سیلہ عباسی	تھان کمخواب	نقد	
یک ([illegible])	یک ([illegible])	عہ	
تھان جامدانی			
یک ([illegible])			

بتاریخ بست و دوم شهور و سنین مسطور روز پنجشنبه جشن شادی کتخدائی صاحبزادہ حافظ محمد عبداللطیف خان صاحب خلف جناب وزارت مآب افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ نائب الریاست سی آئی ای والیس پریزیڈنٹ محکمہ مجلس کونسل - بہ مسماۃ احمر النسا بیگم دختر فرخندہ اختر جناب حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ بمہر تعدادی مبلغ دو لاکھ روپیہ - پانصد روپیہ معجل و باقی موجل نہایت تزک و احتشام سے بمعرض وقوع آیا اور سامان جہیز و زر نقد جسقدر صاحبزادہ محمد احسان اللہ خانصاحب کو سرکار والا سے مرحمت ہوا تھا اوسیقدر عنایت ہوا حضرت وزارت مآب والاجد نوشہ زیجاہ نے علاوہ اہل خاندان کے ہر ایک معزز کے نام رقعے دربارہ شمول جلسہ شادی بدستخط خاص ترقیم فرمائے چنانچہ بنام مولف جو رقعہ نمبری (۶۹۱) آیا تھا اوسکی نقل بجنسہ درج کیجاتی ہے -

بخدمت شریف سید محمد اصغر علی صاحب آبرو -

درین ایام بہجت آغاز فرحت انجام کہ گلبانگ مسرت و کامرانی اقصائے عالم را از چار سو فرا گرفتہ و غلغلۂ عشرت و شادمانی برافراز گنبد اخضر رسیدہ کوکب مراد را عالم عالم سعادت ارزانی ست و حدیقۂ آمال گلشن گلشن ہم آغوش بہار جاودانی غنچہ کشائے نسیم بہار از فرط نفحہ بیز ہو نزول البستگی در جہان نگذاشتہ و شاخسار اشجار از جوشش شگوفہ ہر سو علم انبساط برافراشتہ جشن محفل طوے و بزم شادی کتخدائی برخوردار کامگار فرخندہ اطوار فروغ دیدۂ ارجمندی بہارے چہرۂ بخت بلندی فرزند عزیز بدل اعز بجان صاحبزادہ حافظ محمد عبداللطیف خان طولعمرہٗ بتاریخ نوزدہم ماہ صفر المظفر ۱۳۰۷ھ مطابق پانزدہم ماہ اکتوبر ۱۸۸۹ء حسن استقرار یافتہ است و انعقاد محفل رقص و سرود من ابتداے پانزدہم ماہ صفر مطابق یازدہم ماہ اکتوبر سنین صدر از نواخت ہشت و نیم گھنٹہ شب تا یازدہ خواہد شد از انجا کہ شریک اینچنین محافل سور و سرور خالی از زینت افزائے بزم افروزی نبودہ است مع ہذا مامول چنانکہ آن عنایت فرما نیز قدم ناز بردیدۂ نیاز گذاشتہ رونق افزاے محفل نشاط شوند ؎

زراہ دوستی ہر کس کہ بے منت قدم ساید ٭ بہر گامیکہ بردارد از و بایئے زمن چشمے

المرقوم چہاردہم ماہ صفر المظفر ۱۳۰۷ھ ہجری مطابق دہم ماہ اکتوبر ۱۸۸۹ء

المکلف - افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی

نائب الریاست ٹونک ۔ نقل دستخط خاص حضرت وزیر اعظم امیر کرم ۔

اس تقریب مسرت قریب مین مؤلف نے یہ سہرا کہا ۔ **سہرا**

وہ روپ ہے ترے اس زرنگار سہرے پر — کہ مہر بھی ہے فدا ذرہ وار سہرے پر

بہار گاتے ہین مرغان گلستان کیا کیا — یہ کس کے رخ کی ہے چھائی بہار سہرے پر

دلوں کے عقدے کھلے ہین کہ ہین یہ پھول کھلے — یہ عکس رخ ہے کہ رنگ بہار سہرے پر

جو پیاری پیاری ہے صورت تو گورا گورا رنگ — پیار آئے کیون بار بار سہرے پر

جو وہ بہار چمن ہے تو یہ ہے خندۂ گل — ہے جان رخ پہ فدا دل نثار سہرے پر

گلے کا ہار بعبدل بہار عشرت ہے — ہزار جان سے فدا ہے ہزار سہرے پر

جو سر پہ باندھے ہی عبد اللطیف خان نوشہ — خوشی کو ناز ہے ہے افتخار سہرے پر (یعنی بلبل)

نہ ہے ملاحت عارض نہ ہے صباحت حسن — خوشا نصیب ہے طرفہ بہار سہرے پر

کیا ہے ابر بہاری نے ابر کا چھڑکاؤ — اب اور کے آئے گا کیونکر غبار سہرے پر

اسی تقریب مین مؤلف نے یہ تاریخ کے اشعار لکھے ہین ہدیۂ ناظرین باتمکین ہین ۵

دگر زمانہ بہار است بزم عیش و سرور — ز انبساط دل ہر کدام شد معمور

ز ہر طرف بزک خرمی دوان آمد — بفرق غم لگدے زد کہ شو ازینجا دور

کہ ہست شادی عبد اللطیف خان امروز — شدہ ز بادۂ راحت دل جہان مسرور

شدند جمع تمامی بہ بزم فخر الملک — چہ محفلے کہ مرتب شدہ باہل شعور

چہ انعقاد گرفتہ است بزم فیروزی (رعایت فیروز جنگ) — کہ چشم چرخ ندیدست این چنین دستور

بادج فیل دوان نوشۂ فلک رفعت — نشستہ با تزک و شان و تمکنت بسرور

قبائے تنگ بہ تن تاج کج نہادہ بسر — کشادہ سہرا برخ با ہزار عشرت و سور

فنائے نوشہ عزیزان و دوستان دلے — بصد شکوہ و تجمل سوار ہودج نور

بہ پشت فیل نہادہ عماری زرین — چو آفتاب درو ہر یکے گرفتہ ظہور

مصاحبان ہمہ بالکل گزشتا انزا　　معاشران ہمہ مستِ مے خوشی و سرور

باین شکوہ چو در قلعۂ معلی شد　　براتِ نوشتۂ عالی وقار ذی المقدور

نثار کرد ز انجم فلک طبق بر خوان　　نواخت چنگ بکف زہرہ در نشید سرور

نہادہ مجمرِ زرین بمحفلِ رنگین　　ز عود و لخلخہ و مشک ساختند بخور

بعطر کردہ معطر ہمہ بر و آغوش　　بپانِ سبز ہمہ گشتہ سرخ لب بسرور

چنان حمائل گل ہر یکے حمائل کرد　　کہ عندلیب بشوقش فتاد از گل دور

چہ دلفریب بمحفل شدہ نوائے طرب　　چہ فتنہ خیز در و نغمۂ نے و طنبور

برقص زہرہ جبینان تمام دست افشان　　بجا مہاے مکلف بحسنِ خود مغرور

بلاے مردمِ عالم دو نرگسِ خونریز　　کہ بود ابروے شان تیغ و ہم مژہ ساطور

ز اہلِ بزم ربودند دل بناز و ادا　　ہمہ بغمزۂ شلتاق و عشوۂ پرزور

سرود و زمزمۂ مطربانِ خوش آہنگ　　کہ ہر یکے بثنا کردہ زندہ رود عبور

ز نخلہاے چراغان کہ جابجا فروخت　　گرفت رنگِ خجالت فروغ مشعل طور

شگفت بر رخِ مہتاب رنگ مہتابے　　لباسِ نور بپوشید از اناث و ذکور

زہے تدارکِ دلچپ افتخار الملک　　خرد ز دانشِ او گشتہ معترف بقصور

بیانِ ہمت او از زبان نمے آید　　براے اہلِ جہان باید این چنین گنجور

اگر ریاضت او گسترد بساط ورع　　دگر بخلق نماند نشانِ فسق و فجور

وگر رجوع بذیل حمایتش آرد　　کند بہ پنجۂ باز آشیانِ خود عصفور

شود چو شمع بفانوس حفظِ او روشن　　تمام عمر کند خندہ بر نسیم و دبور

درین زمانہ چنان بیخِ سرکشان کندست　　ستم بگوشہ نہان شد ز در نشست فتور

چنان عدالت و انصاف را مروج ساخت　　کہ دادخواہ نیاورد نالشے بحضور

براے پرورشِ ذرہ ہا چو خورشید ست　　بچشمِ اوست رفاہِ جہانیان منظور

کسیکہ حاجتِ خود آورد بخدمت او — بیک نگاہِ تلطف روا کند بسرور
دلش رحیم و مزاجش کریم و طبع خلیق — باین صفات بسے در زمانہ شد مشہور
چنان شجاعت او کرد کارہا در جنگ — کہ گشت بر صفِ اعدا مظفر و منصور
چنان مسیح نفس مثل او بعالم نیست — کہ یافت صحت از و بے دوا دلِ رنجور
بسوے سینہ فگاران گر آورد میلے — بہشک بند نماید ترا دلش ناسور
شود ز ریزۂ خوانش وظیفہ خور سیمرغ — بود ز خرمنِ او دانہ چینِ وحوش و طیور
چنان حساب بگیرد ز مہر عالمتاب — کہ ذرّہ را نکند سہو در سنین و شہور
ہر انکسیکہ بہ بیند تواضع و خلقش — رسد بسینہ دلش را سرورِ نا محصور
زطولِ مدحت و توصیفش آبرو بگذر — کرا بوصف طرازیٔ او بود مقدور
زبانِ خامہ کشادر دعاے اقبالش — کہ تا قبول شود در جنابِ ربِّ غفور
خدا باین ہمہ خوبی سلامتش دارد — زدامنش ہمہ گردِ ملال باشد دور
برنگِ دیدۂ نرگس گلشنِ گیتی — ہمیشہ دیدۂ بدخواہ او بیا مذکور
بباغِ دہر گلِ عمرِ نوشہ ذی جاہ — شگفتہ باد لعبد زنگ تا بیوم نشور

شدہ ز غیب ندا باعثِ مسرتِ دل
چو فکر گشت بتاریخ شادیٔ مزبور
۱۳۰۷ھ

بتاریخ نہم ماہ صفر المظفر ۱۳۰۷ھ ہجری مطابق پنجم ماہ اکتوبر ۱۸۸۹ء مولوی محمد عبد الغفار خانصاحب ناظم عدالت شرع شریف نے اس جہانِ فانی سے بملکِ جاودانی انتقال کیا (آہ ہادی غفار) سے تاریخ وفات برآمد ہوتی ہے مولوی صاحب مرحوم نے روز ناموریٔ خود سے تا روز وفات کارہاے متعلقۂ خود کو باحسن الوجوہ انجام دیا اِسی لحاظ سے حضور پرنور دام اقبالہ نے بنظر قدردانی و قدیم پروری اونکے خلف اکبر مسمی حافظ محمد عبد الرحمن کو کہ لائق ہونہار مولف کے شاگردوں میں بہتر رہی قدر سے وظیفہ پر بغرض کام سیکھنے کے واسطے عدالت موصوفہ میں مامور فرمایا - اِسی ایام میں مشکوے حضور والا فرزند اقبال پیوند تولد ہوا صاحب زادہ محمد عثمان علیخان نام رکھا گیا - بتاریخ بست و ششم ماہ اکتوبر ۱۸۸۹ء عبرت سنگھ ٹھاکر جہلایہ دیہجناتھ مہاجن کا مدارکو سرکار والا

سے خلعت بدین تفصیل عطا ہوا -

ماعـہ

منعت برت سنگہ ٹہاکر　　　　بیجنا تہہ مہاجن کامدار

دوشالہ زرین	سیلہ	دستار	دوشالہ	سیلہ	تہان کمخواب
[illegible]	عـہ	[illegible]	[illegible]	عـہ	عـہ

تہان کمخواب	تہان جامدانی	دستار	تہان جامدانی
عـہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ہرکاران	چوبدار
دو اسم [illegible]	عـہ

سیلہ	دستار	نقد	سیلہ	دستار
دو معہ	دو سے	عـہ	یک معہ	سے

آمد اسی تاریخ معتمدانِ ریاست بہرت پور کو منجانب حضور والا خلعت ورخصتانہ مبلغ پانصد ہشتاد وہشت روپیہ کا مرحمت ہوا - بتاریخ سی ام ماہ صفر المظفر مطابق بست وششم ماہ اکتوبر سنین صدر کرنل چراٹ صاحب بہادر اسسٹنٹ پولٹیکل اجنٹ چہاؤنی گونہ سرونج علاقہ ریاست ٹونک مین تشریف لائے مشایعت ومہمانداری وخاطرداری ریاست سے حسب دستور عمل مین آئی صاحب موصوف پانچ روز قیام فرماکر بتاریخ سی ام ویکم ماہ اکتوبر راہی باسودہ ہوئے - بتاریخ یکم ماہ ربیع الاول ۱۳۰۷ھ مطابق بست وہفتم ماہ اکتوبر ۱۸۸۹ء مسماۃ زبدۃ النسا بیگم عرف ولایتی بیگم بنت جناب صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان صاحب مرحوم برادر کلان حضرت وزیر اعظم امیر معظم یعنی الجنانہ جناب صاحبزادہ محمد عبد الحمید خانصاحب برادر حقیقی حضور والا نے دار فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی - بتاریخ دوم ماہ ربیع الاول مطابق بست وہشتم ماہ اکتوبر سنین صدر گیارہ بجے دن کے میجر تہارنٹن صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی وٹونک فائز ریاست ہذا ہوئے کہ حضور والا نے مشایعت تا سرحد موضع باڑہ مع اراکین ریاست فرمائی اور حسب معمول فیر توپ سلامی کے سر ہوئے چونکہ طبیعت فیض طویت حضور معدلت نشور جادۂ اعتدال سے منحرف تہی ایک روز صاحب اجنٹ بہادر سے ملاقات حسب ضابطہ قدیم نہوئی - بتاریخ ہفتم ماہ ربیع الاول مطابق دوم ماہ نومبر سنین صدر مسماۃ قمر جہان بیگم دختر جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب مرحوم آفی خلف حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ اعنی الجنانہ جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خانصاحب

بہادر صفدر جنگ ہمراہ تھے منزل ناگزیر ہوئیں - اسی تاریخ حافظ سید محمد نائب بخشی الملک حسب الحکم حضوری برسم نیوتہ ریاست پٹیالہ کو گئے تھے اور حافظ محمد یوسف میر منشی ریاست کپورتھلہ کو اسی تقریب میں گئے تھے واپس آگئے - اور اسی ایام میں بخشی الملک سید حافظ محمد عثمان خان بہادر شاہ ریاست جنگ کہ بنا بر حصول شرف ملازمت حضرت نواب یمین الدولہ بہادر بلدۂ بنارس تشریف فرما ہوئے تھے فائز ریاست ہذا ہوئے - بخشی الملک بہادر کو حضرت نواب یمین الدولہ بہادر بالقابہ نے خلعت فاخرہ بدین تفصیل عطا فرمایا -

دوشالہ زرین	سیلہ	مندیل	تھان کمخواب	تھان جامدانی	مالۂ مروارید	پالکی	اسپ مع زیور نقرہ
یک	یک	یک	یک	یک	یک	یک	یک راس

بتاریخ چہارم ماہ ربیع الاول مطابق ستمبر ماہ اکتوبر سنین صدر چار بجے دن کے دربار متصل کوٹھی زنانہ واقع نظر باغ منعقد ہوا حضور والا نے صاحب ایجنٹ بہادر سے ملاقات فرما کے بجانب راست کرسی پر بٹھایا اور طرفین سے کلمات شوقیہ معرض بیان آکے بعد تواضع عطر و پان صاحب موصوف رخصت ہوئے ہنگام آمد و رفت صاحب بہادر سلامی کمپنی مع بینڈ باجہ معرض وقوع آئی

تفصیل اسمائے حاضرین دربار یہ ہے

[1] عالیجناب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی - ایس - آئی - نائب الریاست - [2] جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خانصاحب بہادر برادر خرد حضرت وزیر اعظم امیر مکرم بالقابہ - [3] جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خانصاحب بہادر سطوت جنگ برادر حقیقی حضور پر نور دام اقبالہٗ - [4] جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر مظفر جنگ برادر حقیقی حضور فیض گنجور دام اقبالہٗ - [5] جناب صاحبزادہ حافظ عبد الوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ برادر حقیقی حضور لامع النور دام ملکہ - [6] جناب صاحب زادہ محمد عبد الحمید خانصاحب برادر حقیقی حضور فیض معمور خلد اللہ دولتہٗ - [7] جناب صاحبزادہ محمد رفیق خان صاحب برادر حضور نواب صاحب بہادر دام حشمتہٗ - [8] جناب صاحب زادہ محمد خان صاحب فدا ماموں حضور عدالت معمور دام نوالہٗ - [9] جناب صاحب زادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ممبر محکمہ محتشمہ کونسل صیغہ فوج - [10] جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب بہادر جنرل فوج ظفر موج حضوری - [11] جناب صاحب زادہ محمد خانصاحب خلف اصغر جناب صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صاحب مغفور - [12] جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد اللطیف خانصاحب خلف اصغر حضرت وزیر اعظم امیر معظم - [13] صاحب زادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب بہادر جنرل فوج - [14] معتمد خاص فخر الزمان سید ارشاد حسین خان وکیل دربار دار الریاست - [15] خانصاحب محمد نجف خان ممبر کونسل و مشیر قانونی جوڈیشل - [16] بابو دنایک راؤ ممبر کونسل صیغہ خزینہ وغیرہ - [17] بخشی الملک سید حافظ محمد عثمان خان بہادر

شہامت جنگ - حافظ سید محمد نائب بخشی الملک حافظ محمد یوسف میر منشی ریاست - بتاریخ چہاردہم ماہ ربیع الاول ۱۳۰۷ھ مطابق یازدہم ماہ نومبر ۱۸۸۹ء لالہ جتنی لال اسسٹنٹ صیغہ مال عہدہ اسسٹنٹی صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر محکمہ بندوبست پر مامور ہوئے اور بجائے لالہ جتنی لال کے لالہ کلیان رائے پیشکار نظامت پرگنہ چھبڑہ بطور قائم مقامی مقرر ہوئے اور اسی ایام میں اہلخانہ صاحبزادہ حافظ محمد اکرم خانصاحب خلف اصغر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی -

بتاریخ چہاردہم ماہ ربیع الثانی مطابق ہشتم ماہ دسمبر سنین صدر کرنل بولر صاحب اجنٹ مغرب مالوہ چھاؤنی گونہ سے بسبیل ڈاک اسپان فائز چھبڑہ علاقہ ریاست ٹونک ہوئے مشایعت و توپ سلامی حسب معمول عمل میں آئی - بتاریخ پانزدہم مطابق نہم شہور و سنین صدر صاحب موصوف قلعہ چھبڑہ کا عکس بذریعہ فوٹو لیکر براہ چھپاڑود راہی جھالاواڑ پاٹن ہوئے اور اسی تاریخ مولوی ظہور الحق پیشکار سابق نظامت صدر عالیقدر بجائے لالہ کلیان رائے عہدہ پیشکاری چھبڑہ پر مامور ہوئے - بتاریخ بست و دوم ماہ ربیع الثانی مطابق شانزدہم ماہ دسمبر سنین صدر صاحبزادہ محمد رفیق خانصاحب برادر حضور پرنور دام اقبالہ حسب الحکم حضوری تینوں رسالوں کے کپتان ہوئے اور اسی ایام میں سید فضل حسین سابق وکیل دربار بجائے لالہ کونل پرشاد عہدہ پیشکاری پرگنہ پڑاوہ پر مامور ہوئے اور لالہ مسطور عہدہ پیشکاری نظامت سرونج پر مقرر ہوئے - بتاریخ ہشتم ماہ جمادی الاول مطابق سی ام ماہ دسمبر سنین صدر جناب وزارت مآب والیس پریزیڈنٹ محکمہ محتشمہ کونسل بنابر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک تشریف فرمائے چھاؤنی دیولی ہوئے چار روز وہاں قیام فرماکر فائز ریاست ہوئے - بتاریخ چہاردہم ماہ جمادی الاول ۱۳۰۷ھ ہجری مطابق ششم ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۰ء بزم عقد شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد مسعود خان خلف اکبر جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ دختر نیک اختر جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب بہادر شمشیر جنگ سے بمہر تعدادی چہل و یکہزار روپیہ - یکہزار معجل و چہل ہزار مؤجل - منعقد ہوئی صاحبزادہ صاحب بہادر شمشیر جنگ نے تخمیناً بیس ہزار روپیہ کا سامان جہیز دیا - بتاریخ بست و سوم ماہ جمادی الاول مطابق پانزدہم ماہ جنوری سنین صدر جشن عقد شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد حنیف خان خلف جناب صاحبزادہ حامد خانصاحب بہادر تہور جنگ مسماۃ حمیدہ بیگم دختر فرخندہ اختر جناب صاحبزادہ حامد خانصاحب خلف اصغر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الکریم خانصاحب مرحوم سے بمہر تعدادی چہل و یکہزار روپیہ - یکہزار معجل و چہل ہزار مؤجل معرض وقوع آیا جناب صاحبزادہ حامد خان صاحب نے سامان جہیز بیس ہزار روپیہ کا دیا - اسی ایام میں ڈاکٹر بھوانی سنگھ و کنج لال و عبد الوہاب خان جاگیردار معتمدان ریاست قرولی برسم نیوتہ بتقریب شادی ہردو دختران حضور پرنور دام اقبالہ فائز ریاست ہذا ہوئے اور باغ نواب پسند میں دربار منعقد ہوا حضرت وزیر اعظم امیر معظم مع ارکین دولت و معززین

ریاست موجود تھے معتمدان ریاست موصوفہ نے سامان نیوتہ مفصل ذیل دربار میں حاضر لاکر پیشکش کیا اور بعد الفراغ نذر اور نچھاور کے رئیس قرولی کا خریطہ پیش کیا۔

تفصیل سامان نیوتہ

سروپا مردانہ		سروپا زنانہ	
دوشالہ زرین	دستار	پارچہ زرین گلبدن	دوپٹہ بنارسی
دو عدد	دو عدد	دو تھان	دو عدد
تھان جامدانی	اسپ	اطلس زرین	اشرفی
دو عدد	دو راس	دو پارچہ	عـ۱۰ تھان

ریاست سے مہمانداری و خاطرداری معتمدان بسطور بطور شائستہ و بایستہ بتقرری مولوی نور الحق خلف جناب مولوی فضل حق پیش امام جامع مسجد عمل میں آئی اور دار الریاست سے معتمدان مذکور بالا کو خلعت بدین تفصیل مرحمت ہوا۔

تفصیل خلعت بھوانی سنگھ

دوشالہ زرین	شالی رومال سرخ	سیلہ	مندیل	کمخواب	چکن	نقد بطور دعوت
یک جفت	یک عـہ	یک للعـہ	یک ڈعـہ	یک تھان عـہ	یک تھان عـعـہ	ڈعلـہ

تفصیل خلعت کنج لال

دوشالہ زرین	شالی رومال سرخ	سیلہ	مندیل	کمخواب	چکن	نقد بطور دعوت
یک جفت	یک عـہ	یک للعـہ	یک ڈعـہ	یک تھان ڈعـہ	یک تھان عـعـہ	ڈعلـہ

تفصیل خلعت عبد الوہاب خان جاگیردار

سیلہ	دستار	جامدانی	نقد بطور دعوت
یک ڈعـہ	یک ﷲ	یک تھان	ڈعـہ

چوبدار (یک اسم للعـہ)

سیلہ	دستار	نقد
عـہ	سے	ڈعـہ

ہرکارہ (دو اسم عـہ)

دستار	دوپٹہ	نقد
دو ﷲ	دو ﷲ	عـہ فی اسم صہ

سائیس (دو اسم عـــ٥) کل ہمراہیان

دستار دوپٹہ نقد ـــ٥

روپے ملغہ فی اسم عـــ٥ ـــر

اسی ایام مین محمد ممتاز حسین خان سنبھلی وکیل سرکار حاضرباش محکمہ اجنٹی سیہور بجاے مرزا محمد واجد علی بیگ عہدۂ وکالت رزیڈنسی سیوا ڑپر مامور ہوے اور مرزا ے مذکور بجاے سید فضل حق صاحب عہدۂ وکالت اجنٹی مغرب مالوہ واقع چھاونی آگر پر مقرر ہوے اور سید فضل حق صاحب عہدۂ وکالت اجنٹی سیہور پر مامور ہوے - بتاریخ بست و ہشتم ماہ جمادی الاول مطابق بستم ماہ جنوری سنین صدر کرنل سی کی ایم والٹر صاحب بہادر اجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مع میجر تھارنٹن صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی ٹونک و اسکین صاحب بہادر اسسٹنٹ و نومین صاحب بہادر ڈاکٹر فائز ریاست ہذا ہوے - علی الصباح بندگان حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ نے مع حضرت وزیر اعظم امیر مفخم و الیس پریزیڈنٹ محکمہ محتشمہ کونسل و چند سرداران و ممبران کونسل مشایعت فرمائی ہنگام فائزی فرودگاہ حسب معمول الواب سلامی سر ہوئین صاحب کلان بہادر مع صاحبان مرقوم الصدر دن کے چار بجے بنابر ملاقات حضور والا مشایعت جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب سپرنٹنڈنٹ پولس پرگنات و جناب صاحبزادہ محمد عبد الحمید خان صاحب برادر حقیقی حضور پُرنور دام اقبالہ نظرباغ مین تشریف لائے کمپنی بٹالن نے مع بین باجہ حسب قاعدۂ مستمرہ سلامی ادا کی اور حضور والا نے تالب فرش استقبال و مصافحہ کر کے کرسی پر بٹھایا بعد گفتگوے شوقیہ و عطر و پان حضور انور نے اپنے دست مبارک سے ہار طلا زیب گلوے صاحبان موصوفین کیا اور تالب فرش مشایعت کر کے رخصت فرمایا اور اسی شب منجانب حضور پُرنور دام اقبالہ صاحبان موصوف کی دعوت ہوئی حضور نواب صاحب بہادر مع صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست و چار سرداران دیگر شریک دعوت ہوے قبل تناول طعام حضرت وزیر اعظم بالقابہ نے بایماے حضور لامع النور ایک اسپیچ متضمن اظہار مسرت و فرحت خود بوجہ فائزی صاحبان موصوفین و شکریہ اجابت دعوت و بناے ترتیب تعلیم اطفال روسا یعنی تقرری میو کالج واقع دار الخیر اجمیر و بناے مدرسہ واقع کوہ آبو و انتظام مصارف شادی و غمی راجپوتان و رتق و فتق ریاست بفصاحت تمام در صراحت بالا کلام پڑھی بعد انفراغ تناول طعام آتشبازی چھوڑی گئی اور تواضع عطر و پان عمل مین آئی پھر صاحبان موصوفین مرخص ہو کر اپنی فرودگاہ پر تشریف لائے دوسرے روز گیارہ بجے دن کے حضور والا نے مع سرداران اہل خاندان و جمیع ممبران کونسل و معززین اہلکاران صاحبان بہادر سے ملاقات فرمائی دس منٹ تک گفتگوے شوقیہ رہی بعدہ صاحب کلان بہادر نے اپنے ہاتھ سے حضور نواب صاحب بہادر و نائب صاحب بہادر کے عطر لگایا -

اور پان دیگر ہار گل زیب گلو کیا - اور صاحب اسسٹنٹ بہادر نے سرداران دیگر کو عطر وپان دیا بعد ازان صاحب فوٹوگر (جانسٹن
ہانٹ مین) نے جملہ حاضرین دربار کا فوٹو لیا حضور والا صاحب کلان بہادر سے رخصت ہو کر نظر باغ مین تشریف لائے بعد صاحب کلان بہادر
نے دن کے بارہ بجے سے تین بجے تک جملہ سرداران اہل خاندان ومبران کونسل سے ملاقات فرمائی بعد ازان صاحب موصوف
بنا بر معائنہ مدرسہ مع صاحب ایجنٹ بہادر وصاحب اسسٹنٹ وڈاکٹر صاحب تشریف فرمائے سنٹرل اسکول ہوئے اور حضور
نواب صاحب بہادر دام اقبالہ بھی تشریف لائے اولاً صاحب کلان بہادر نے صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست
بالقابہ ومرزا محمد علیخان ممبر کونسل صیغہ رشتہ تعلیم سے گفتگو دربارۂ تعلیم وتعلم طلبہ مدرسہ فرمائی بعد ازان حسن مرزا خان پرنسپل نے کھڑے
ہو کر اسپیچ بزبان اردو مشعر قدردانی ورونق افزائی صاحب کلان بہادر ومختصر کارروائی مدرسہ پڑھی اور پرنسپل موصوف کے ہاتھ مین اوسکا
ترجمہ بزبان انگریزی دیا بعد اختتام اسپیچ صاحب کلان بہادر نے یازدہ کس طلبہ مدرسہ درجہ اولی کو منجملہ یکصد وپنجاہ ویک کس
علاوہ طلبہ مڈل پاس یافتہ سال گذشتہ اپنے ہاتھ سے انعام عطا فرما کر خوشنودی خود نسبت پرنسپل وکارروائی مدرسہ اظہار فرمائی -
بتاریخ سی ام ماہ جمادی الاول مطابق بست ودوم ماہ جنوری سنین صدر یوم چہارشنبہ ساڑھے سات بجے دن کے صاحب کلان بہادر
مع صاحب ایجنٹ بہادر وصاحب اسسٹنٹ بہادر وڈاکٹر نوبین صاحب بہادر بنا بر نصب سنگ بنیاد ہسپتال زنانہ متصل ہسپتال کہنہ مردانہ تشریف
لائے حضور والا نے مع صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بالقابہ کے ایک اسپیچ متضمن اظہار شکریہ رفاہ عام بوجہ تیاری ہسپتال
مستورات بنام نامی والا ہسپتال وتجویز مصارف دہ ہزار روپیہ وتقرری معالج مستورات ویک یورپین یا یوریشین لیڈی ڈاکٹر بفصاحت
تمام وصراحت بالاکلام پڑھی ازان بعد صاحب کلان بہادر نے بھی اس اسپیچ کے جواب مین اپنی طرف سے ایک اسپیچ محتوی اظہار
خوشنودی ونیک نیتی رئیس پڑھکر بنائے ہسپتال مستورات مین ایک پتھر اپنے ہاتھ سے نصب کیا - یہ جلسہ ایک گھنٹہ تک
رہا بعد ازان صاحبان موصوفین اپنی فرودگاہ پر آئے حضور والا قلعہ معلی مین تشریف لائے - چار بجے دن کے دربار خاص دیوان
خاص واقع قلعہ معلی مین منعقد ہوا صاحب کلان بہادر مع صاحب ایجنٹ بہادر وصاحب اسسٹنٹ بہادر تشریف لائے بایائے
حضور والا حضرت وزیر اعظم بالقابہ نے سررقہ او تکمہ تقریظ متعلق انتظام خاندان پڑھی اور تجویز ترتیب قانون بمشورہ وصلاح باہمی قرار یاب
ہوئی کہ آیندہ اوسپر عمل در آمد رہے بعد عطر وپان کے دربار برخاست ہوا - بتاریخ یکم ماہ جمادی الثانی مطابق بست وسوم ماہ جنوری سنین
صدر روز پنجشنبہ سات بجے دن کے کرنل وارڈ صاحب بہادر مع صاحب اسسٹنٹ بہادر وڈاکٹر نوبین صاحب ریاست ہذا
سے بنا بر معائنہ بند ٹوڑی تشریف لے گئے ہنگام روانگی صاحب کلان بہادر حضرت وزیر اعظم بالقابہ نے الفاظ پر درد مین

مضمون الوداع و تمام حسرت بوجہ مفارقت صاحب بہادر موصوف کہ ہندوستان سے اپنی ولایت مسقط الراس کو تشریف فرما
ہوتے تھے ادا کیا۔ اور صاحب بہادر موصوف کی طرف سے بھی اظہار خوشنودی مزاج خود نسبت حضور والا و جناب صاحبزادہ
صاحب بہادر نائب الریاست بمعرضِ وقوع آیا۔ اسی ایام میں حسب ایماے حضور والا بمبئی سے کمپنی تماشاے اندر سبھا
فائز ریاست ہذا ہوئے۔ تاریخ دوازدہم ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۰ء سے تماشا شروع ہوا صاحب کمپنی تماشا کو صدر روپیہ یومیہ پندرہ روز تک
پیشگاہ حضور والا سے ملتا رہا بتاریخ بست و ہفتم ماہ جنوری سنہ صدر تماشاے مذکور ختم ہوا۔

یہاں سے حال دورہ پرگنہ سرونج و چھبڑہ علاقہ ریاست ٹونک و کیفیت ملاقات حضور والا با پدر بزرگوار حضرت امین الدولہ وزیر الملک
نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ بمقام بنارس بروفق اصرار و استبداد بعض احباب صادق الوداد خصوصاً مولوی عبد الحی صاحب
عظیم آبادی بزبان فارسی بعبارت سلیس خاطر انیس نوک ریز خامہ ضراعت شمامہ ہے۔

بتاریخ ہشتم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۷ھ مطابق سی و یکم ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۰ء روز پنجشنبہ ہنگام نواخت سہ ساعت روز جناب حضور
نواب صاحب بہادر دام اقبالہ بنا بر دورہ پرگنہ سرونج و چھبڑہ علاقہ ریاست ٹونک وغیرہ روانہ گشتند ہفت ضرب التواپ سلامی
سر شدند بوقت نواخت ہشت ساعتِ شب بقلعہ علیگڈہ علاقہ ریاست ہذا شرف نزول و عز حلول فرمودند ہفدہ
التواپ سلامی سر گشتند بتاریخ نہم ماہ جمادی الثانی مطابق سی و یکم ماہ جنوری سنین صدر یوم آدینہ بہمین مقام قیام گردید حضور والا نماز
جمعہ مع اراکین ریاست و حَشم و خَدم ادا فرمودند۔ بتاریخ دہم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۷ھ مطابق یکم ماہ فروری سنہ ۱۸۹۰ء روز شنبہ بندگان عالی
متعالی حضور معدلت نشور خلد اللہ ملکہ و دولتہ بالشکر ظفر پیکر از مقام علیگڈہ نہضت فرمودند چونکہ از دار الریاست ٹونک از یک دو روز پیشتر
یکے بعد دیگرے متفرق روانہ شدہ بودند ہیبت ہیئت اجتماعی آن بنظر ناظرین نگذشتہ بود حالا چون جمیع یکجائی بہیئت اجتماعی راہی
گشتند کیفیتے عجیب و عظمتے مہیب بدیدۂ تماشائیان جلوہ گر مے نمود۔ اسپان ہزاران ہزار باد پا خوش رفتار تیزگام تند خرام
ابریشم لجام ہنگام زین رام بسے ابلق و سبزہ بعضے سمند و نقرہ شبدیز بسیار تیز یورتہا سے جدید نوخرید سرنگ عجیب
رنگ کلاہ سیاہ زانو تا کمر دیا بو بسہ ہا تیار راتب خوار شتران باربرداران بے پایان کوہ کوہان کوہ و ہامون نوردان بے ضرب
و عتاب چون کشتی بر آب اسپان توپ کشان نژادان فربان بران کہ از خرامان شان توزِ زمین و چرخ گردان سرگردان و حیران۔
دراز گوش سیاہ پوش حلقہ بگوش سخت خاموش فیلانِ دمان بسیار کلان ہمچو کوہ پرشکوہ دور بین نیک آئین مزین بجلہاے
زربفت و کمخواب کمیاب و منقش باقسام زیور طلا و نقرۂ نایاب و چہرہا سے آن بنقوش گوناگون و نگار رنگارنگ عرق ریز ارژنگ

[illegible] فوج ظفر موج و عسکر نصرت پیکر فتح جنگ بسا توپ پرآشوب بسان رعد خروشان و شیر غران که از تهی آواز سهمگین
آنها کوه بسان گو در لرزه و شور دار و صدمه صعب صیت آنها انگشت یلان جهان بگوش و از خود فراموش بلکه جان گردان زمان
بلب جنان ناله کش و درون گنبد گردان از طپش چون سپند در آتش یا برنگ ماهی بریگ بیقراری و جان کاهی گلوله اش
(یعنی دل) سیاه دل بیجان و رطل هنگام جدل و دو سه فرسنگ مقدمة الجیش گشته رنگ رخ جرأت مخالفان کج روش و تمرد کیشان بکست منقش
نمک بحش خوان بطالت شکسته. علی هذا القیاس اشتران سوار و اسپان سوار هر یک شهسوار بی حد و بیشمار نیک اطوار
خجسته کردار که از لبس گوناگون و پوشش بوقلمون برنگ نوبهار و در حق اعدای ناهنجار خار خار خاطر دوستان و دشمنان
مجمره دیدار باغ باغ و سینه پر کینه دشمنان بکست نشان برنگ لاله خونین پیرهن داغ بدل سراپا داغ داغ و بسا کالبد کر
چهار اسپ و دلچسپ علی هذا اجسام خون آشام هزاران هزار سپاه جانستانی دشمن بیقرار از تابشش نور دیده مفسدان تمرد منشان
بسان چشم سرخی حیران لب برهم خشکش از دم مخالفان بکست توامان لعل تر از لعل بدخشان و تفنگ فرنگ خوش رنگ نیک آهنگ
زنگار رنگ بسیار از بسیار و زیاده از شمار که نهیب گلوله های آن دل تمرد کیشان و جگر سرکشان بسان غربال سراپا مشبک گشته
و از زور صلابتش پنجه اعدای بدسرشت خود بخود گردیده و ساعد حاسدان جور بنیان تاب نبرد نیاورده برنگ بخت رم خورده خویش
هزیمت خورده همچنین از تفنگچه چه بیان سازم و چه سخن رانم که از کوتاهیش زبانم کوتاه بی اشتباه و سپرهای عجیب و غریب که از
درشتی و مضبوطی آن دل سنگ خارا از موم کمتر و جگر پولاد هندی از دو بدتر اگر آب و تاب قبه آنها فلک مشعبد حقه باز دیده انصاف
بنظر در آرد. از فلک فلک تشویر قبه خود را گوی وار بپای عدم انداز و مغفر آهنین بهترین صدها بی بها همه حافظ جان بیگمان
چه خورد و کلان جواهر نگار مسلسل وار که بیترش اجل مناص یافته خود را بزندگان شمرده و کمان و کمانچه از حد زیاده وضع دار زرنگار
چه ایرانی و تورانی همه در خور خاندان خانی و تیرهای راست و سهی همچو قد سرو قدان با آب و تاب زهره کج فهمان و کوتاه بینان
از ضرب پیکان جانستانش آب آب و صدها تیر پرانده مغز از سر بداختر و دیگر آلات حرب مدید ندید و شنید و خیام
نیک انجام فراوان چه خرد و چه کلان از یک چوبه تا بست چوبه بعض همچو سپیده صبح سپید رنگ و بعض برنگ شفق سرخ رنگ
محسود نگارخانه ارژنگ مزین با طلس و زربفت و کمخواب کمیاب و منقش بنقوش گوناگون و بساط بوقلمون با نات نایاب
و از دیگر فروش فروش و سامان دیوان خانه و توشک خانه و سلحه خانه و کتب خانه و فرشی خانه و بادرچیخانه و آبدار خانه وغیره چه تحریر نمایم و چه بیان سازم
که وقت تقسیم اوصاف کثیر و عیان را چه بیان ۵

همه زنده پیلان گنجینه کش | همه تازی اسپان طاؤس وش
عماری و اشتر پر از سیم و زر | عماری کشان جمله زرین کمر
زمردان جنگی یلان بے شمار | هزاران پیاده هزاران سوار
کمر بسته جمله اطاعت پذیر | لقب زان نواب آفاق گیر
امیر امیران با صد کرم | رئیس رئیسان صاحب حشم
امین الدول هست اورا خطاب | جوان و جوان بخت صولت مآب
خداوند تا هست ارض و سما | سلامت بدارش بعز و علا

سبحان الله روانگی اعلام نصرت انضمام باین رفعت و احتشام در انظار خواص و عوام عظمتے می انداخت و جگر حاسدان از هیبت میگداخت الغرض از علیگڈه انتهاض فرموده تا آخر روز بمقام بانسله که بفاصلهٔ پنج فرسنگ از علیگڈه بجانب مشرق ممالک محروسه ریاست ٹونک متعلقهٔ علیگڈه است منزلگاه گردید چبولداری سپاه و لشکر یکطرف و راوٹی اہلکاران دفتر یک جانب و خیام صاحبزادگان خاندان یکسو جنرل و کرنل و کپتان مصاحبان و چوبداران یک طرف و صاحب ایجنٹ بهادر رمع سواران و پیادگان یک جانب سراپردهٔ خورشید قباب شعاعی طناب عم مکرم حضور نواب صاحب بهادر دام اقباله اعنی حضرت وزیر اعظم امیر مفخم افتخار الامرا فخر الملک صاحبزاده محمد عبید الله خانصاحب بهادر فیروز جنگ سی ایس آئی - نائب الریاست صاحب سیاست گرد و پیش بموقع و محل خویش و سراپردات خورشید سمات حضرت بندگان عالی متعالی در وسط لشکر در حلقهٔ وسیعه منصوب و بهر چهار طرف ستون روشنیٔ قنادیل بعنوان شائسته و بائسته و مرغوب و مامور بود که مدام قنات و خیمه دو فرخنده و فرخ قبله رخ باشد تا مصلیان را استفسار قبله حاجت نیفتد و بیشین قنات در رفعت سمات ستون علم با پرچم ابلق بلون اخضر و ابیض معمول و ملتزم الحاصل دامان کوه و میدان دشت بکثرت خیام و قنات و راوٹی رشک آبادی بگشت سعدی علیه الرحمة

چه خوش گفت

منعم بکوه و دشت و بیابان غریب نیست + هر جا که رفت خیمه زد و بارگاه ساخت

غرض باین کروفر شب بسحر شد و هر فرد لشکر کمر بسته بسفر که حوالدار و چوبدار با چند سپاهی و چل و سوار از جانب رانی صاحبه شهر اندرگڈه که این مقام بانسله بسرحد او واقع است برائے استقبال حضور پرنور دام اقباله حاضر گشته نذر معمولی پیش کرده از طرف رانی صاحبه

باجابت دعوت مستدعی شدند لیکن بندگان حضور پرنور اجابت دعوتش را بملاطفت الجمیل طرح داده بطرز تفریح و سیر
طریق غیر باطراف جبال بعیده طیور و غزال مرکب انداختند فی الجمله بتاریخ یازدهم ماه مسطور روز یکشنبه لشکر ظفر پیکر بندگان حضور
نواب صاحب بهادر خلد الله ملکه از مقام بانسله روانه شده بعد دو میل بسرحد قصبه اندر گده در رسید در هر طرف این
قصبه کوه هاے مرتفع پر از اشجار خاردار دکاه هاے پرخار مجتمع القنعه این قصبه بطرز غریب و انداز عجیب واقع است و قلعه این
بر قله کوه بلند بر و محلات و عمارات دلپسند و از انجا متصل تا دامن کوه مکانات مرتفع بغایت خوش وضع از عمارات سفید رنگ بر سطح سرخ
سنگ دیدهٔ نظارگیان متحیر بید رنگ بدین آبادی بسیط - بهر چهار سو کوه هاے بلند محیط هر سمت که دیده می دوید بجز انبوه
کوه با شکوه دیده نمی شد گویا که شهر پناه این قصبه از جبال بلند ساخته اند بجز یک در که جانبین آن حجرست از جانب غیر گذار دشوار
و بیرون قصبه باغات میوه جات باهتمام آبرانی را ان سرسبز و شاداب الحاصل تا نزول این منزل بجز سنگ زیر و زبر ندیده و تبلاشش
تمام کلوخ خاکی براے استنجا بهم رسید بالآخر تماشاکنان کوه و بیابان تا آخر ظهر قطع کوهستان کرده بمقام قصبه لاکهیری علاقه راجه بوندی
که بفاصله شش ززنگ از بانسله زیر کوه آبادست فرودگاه جناب مستطاب معلی القاب حضور نواب صاحب بهادر دام اقباله
مع چند خواصان بسیر دشت و بیابان شکار کنان تا شام بمنزل گاه شرف نزول فرمودند - واضح باد که این قصبه بکثرت آب
بغایت شاداب کلان کلان متعدد تالاب اشجار و نهال سبز سیراب خصوصاً نضارت زراعات تنبول بکثرت تمام بهر سمت
پر جوشش برگ پان چون شهیدان خونین جگر سبز پوش دوش بدوش ایستاده و برگش دم اهتزاز باد گویا در بحر اخضر امواج
زمردین متلاطم افتاده از نظارهٔ نضارتش دیده را نور و سینه را سرور پیدا میگشت واقعی برگ تنبول درینجا بسیار عریض و دبیز
و لذیذ بکثرت و ارزان ست مولد خون مفرح قلب دافع تشنگی مسکن گرسنگی معلوم شد راجه بوندی خبر رونق افروزی لشکر ظفر پیکر
حضور نواب صاحب بهادر دام ملکه دریافته وکیل و اهلکار خود را از پیشتر بهتیه اسباب رسد رسانی و انصرام لوازم مهمانی مامور کرده بود
چنانچه معتمدان راجه موصوف از پیشتر رسیده جمله سامان رسد مثل کاه و هیزم و بیخ و سبوچه و ظروف گلی وغیره مهیا ساخته بود بعنوان شایسته
و آئین بایسته به لشکر ظفر پیکر حضور رسانیدند و بروز دوم صبحدم بآداب تمام و تعظیم مالا کلام براے سلام حاضر گشته شکریه قدوم میمنت
لزوم ادا کرده مبلغ یکهزار روپیه عوض دعوت و نوز چهار سبو چهاے فواکه و نبات و شیرینی و لبست و پنج سبد هاے نارنگی و پان وغیره از
جانب راجه بوندی پیشکش ساخت بندگان حضور معدلت نشور جفت زد شال چادر و تهانهاے کمخواب و سیله و مندیل وغیره پارچه خلعت
بوکیل و اهلکار انعام فرمود بتاریخ دوازدهم[۱۲] ماه مرقوم الذکر روز دوشنبه حسب الحکم قضا شیم حشم و خدم علم نهضت برافراشتند و امان کوه

وجبال کوتاه مگر غار و مغاک خوفناک و نشیب ہاے عمیق کمین گاه قطاع الطریق بسیار میان راه درپیش آمد واز لاکھیری
بفاصله پنج کرده سیلاب جمل بمیان آمد اگرچه در عمق آبش از وجب بیش نبود مگر از بس شیرین و سرد بود از ان سیلاب گرشته
بعد ساخت بر ساحل دریاے چمل که از منبع جبل خار سیت رسیده اگرچه بعمق تا بزانو بود مگر بزور شورے روان بود که اقدام
روندگان از جا می ربود آبش شیرین و سرد و خوشگوار روان زمین او جمله ریگستان و سنگستان الحاصل بعد عبور از ان با طور
بمقام بولیا علاقه راجه اندرگده که از لاکھیری بفاصله پنج فرسخ جانب گوشه مشرق و جنوب واقع است فائز گشته قیام پذیر شدند
از جانب رئیس اندرگده کار پرداز حاضر بوده جمله سامان رسد مهیا کرده اشیاء ضروری به لشکر ظفر پیکر بندگان عالی متعالی رسانید
و بامداد آن حاضر حضور گشته سبدہاے شیرینی و فواکه وغیره پیشکش ساخته معمولی نذر گزرانیده سیلو مندیل انعام یافت و بتاریخ
سیزدهم ماه مزبور روز شنبه از مقام بولیا روانه شده مردان لشکر باول وقت پیشین بموضع پانه مقبوضه راجه کوٹه رسیدند
و حضور معدلت نشور با خاصان همراهی سواران اردلی نشان رئیسانه سیر کنان و شکار زنان تا غروب آفتاب به برج و خیمه عشرت
ضمیمه نزول فرمودند معلوم باد که علاقه راجه کوٹه بوجه نابالغی راجه تحت حکومت کورٹ درآمده پس صاحب اسسٹنٹ کلکٹر مهتمم کورٹ
راج ناظم خود را براے بندوبست رسد تعین کرده بود چنانچه ناظم مذکوره بالا جمله سامان رسد به لشکر فتح اثر رسانیدند و علی الصباح
جهت اداے آداب بصد تعظیم و تکریم حاضر گشته نذر معمولی گزرانیده فرد شالی چادر و خلعت پارچه انعام یافت مخفی نماند که بیرون
پانه تالابے ست عریض و مستطیل انسان و حیوان شتر و فیل را کفیل آبش شیرین و صافی براے صرف اکل و شرب
کافی جمله اہل قصبه باکل و شرب و حوائج ضروریه از آب همین تالاب کامیاب میشوند آب دیگر نایاب چون موسم گرما آب تالاب
نایاب شود تشنگان این دیار را از حد اضطراب گردد در حضیض تالاب چیزہا کرده آب برآورده بکار میبرند۔ درینجا بعض صاحبزادگان
اہل خاندان چند غزال صید کرده نذر حضور فیض گنجور گزرانیدند به لشکر تقسیم یافت بتاریخ چهاردهم ماه مرقوم الصدر روز چهارشنبه از
مقام پانه روانه شده هنگام نواخت یازده ساعت روز بقصبه مانگرول علاقه ریاست کوٹه بکناره رودے جار سیت واز پانه بفاصله
پنج کرده آباد ست با تماشا تماشا کنان تا اول وقت پیشین بمقام بوہت علاقه کوٹه که از پانه بفاصله هشت فرسنگ بگوشه مشرق و
جنوب واقع ست فرودگاه لشکر گردید درین منزل نیز بعض صاحبزادگان هفت غزالان صید کردند و بدستور مستطور تقسیم یافت بندگان
عالی متعالی بعد نماز عصر بعزم شکار سوار شدند از پس فربه برنگ سیاه شاخهایش از یک درعه قدرے کوتاه شکار فرمودند و صاحبزادگان
تقسیم گشت درین مقام نیز نائب ناظم کوٹه حاضر بوده سامان رسد به لشکر رسانیده بامدادان حاضر حضور گشته نذر معمولی گزرانیده فرد شالی

چادر و پارچه خلعت انعام یافت و کرانهٔ قصبهٔ گوہت سیلاب نهر از دریائے پار بر آورده انگاران آب زراعات قصبات این دیار
سیراب و مردمان و جانوران بخور و نوش کامیاب میشوند بتاریخ پانزدهم ماه مذکور یوم پنجشنبه بعد اشراق از گوہت روانه گشته
تا نواخت یازده ساعت روز در قصبهٔ باره علاقهٔ کوٹه که از گوہت بفاصله پنج فرسنگ واقعست جمله مردمان لشکر فایز گشته قیام کردند
و حضور والا با خاصان و مصاحبان تفریح کنان و شکار زنان تا یک ساعت روز باقیمانده نزول اجلال و حلول اقبال فرمودند۔
زراعت باد که از دریائے چل این ملک را ہاڑوتی نامند یک از کوه و سنگ زمین زراعات قوی و سیاه رنگ کشتهائے نخود و گندم و
عدس از بس بسیار تا دست نظر بزور شور بر آمده و طریق گذار فی الجمله هموار بل از انگرول تا باره شاهراه مرتب و مستوی بهر دو طرف اشجار
مغیلان کلان کلان مفروش و محتوی این قصبهٔ باره بسیار آباد اشیاء ضروریه بازیاده بر سر روئے جاری آباد چنانچه خیام قیام
این منزل بکرانهٔ رود بود آبش شفاف و حلو علاوه خورد و نوش آرام غسل و وضو و جمله لوازم رسد از ناظم کوٹه مهیا و موجود بود در شب
بعض صاحبزادگان شکار آهوان کرده بحضور لامع النور پیش کردند علی الصباح تقسیم یافت بتاریخ شانزدهم ماه مذکور روز آدینه وقت اشراق
بندگان حضور پرنور مع صاحبان ذی شعور بقصد شکار بمزارع مرغزار سیر کنان رفتند و دیگر حواشی و خدم خیل و حشم هم مع سامان و خیم
قدم بر داشتند و تا نواخت یازده ساعت روز بموضع جیپاده علاقهٔ کوٹه که از باره بفاصله چهار فرسنگ جانب مشرق واقع بمقام قیام خودها
آرام گرفتند و بندگان عالی متعال مع حواشی همین ساعت رونق ده خیمهٔ عشرت ضمیمه گشتند درین منزل نیز بعض صاحبزادگان غزالان را
صید ساخته بحضور حاضر آوردند حسب ایمائے حضوری تقسیم گردیدند و ناظم ریاست کوٹه همه اشیاء رسد به لشکر رسانید بامداد آن منورخان
جامه دار خلعت مصطفیٰ خان جاگیردار باوقار ریاست کوٹه که آبا و اجداد خود با عظم معززین دربار راجه کوٹه محسوب بود بل بزمانهٔ آباش جاگیردار
دیهات بسیار بود حالا جاگیردار دوازده هزار هست بحضور حاضر شده یک اشرفی و مبلغ ده روپیه نذر گذرانید و حضور نیز سرود قد تعظیمش
داده اعزاز بخشیدند بعد ترخیصش بندگان حضور پرنور مع خیل و حشم و ارکین و خدم سوار شدند بتاریخ هفدهم ماه مسبوق الذکر یوم
شنبه از جیپاده روانه گشته تا وقت پیشین بموضع اٹرو گنیش گنج علاقهٔ کوٹه از جیپاده بفاصله هفت فرسنگ واقعست فایز گشته قیام
فرمودند اشیاء رسد حسب شرح صدر ناظم کوٹه به لشکرگاه رسانید بتاریخ هیجدهم روز یکشنبه بندگان حضور معدلت نشور لعزم شهر چهبڑه
که ازین جا بفاصله هشت فرسنگ جانب مشرق آباد است با مصاحب و سوار بر اشهب تیز رفتار سوار شدند و ناظم رسد رسان را خلعت
دو پارچه مرحمت گردید و از اٹرو جانب مشرق بر سر رودے جاری که نامش اندهیری است رسیدند و این رود تتمهٔ ملک ہاڑوتی و خاتمهٔ ریاست
کوٹه است و از ساحل دیگر عملداری حضور نواب صاحب بهادر والی ٹونک دام اقباله متعلقهٔ شهر چهبڑه است و این ملک را کهیچی واڑه

گویند و تفصیل این بر احوال چهبڑہ بالا گزشت از دو دریا یند - الحاصل خبر مقدم حضوری شنیده معززین شهر چهبڑه و ناظم و اہل عمله و سپاهیان
باستقبال حضور پرنور بر ساحل رود نذیری موجود بودند بعد مرور آب آنذیری که عمقش تا زانو بود از ساحل یا بقدر چهار فرسنگ راه قطع کرده وقت یک
ساعت روز بر آمده بمقام شهر چهبڑه رسیدند بندگان حضور والا از نیل صعود اقبال فرموده در باغی با فراغی که بدیوار سنگی خوشنما محیط
واند رونش عمارات خوش وضع و مسجدی سنگین بسیط بیرون شهر جانب شرق واقع ست با خاصان مخصوصه طرح نشاط در رنگ
انبساط ریختند و هفده ضرب توپ سلامی از قلعه چهبڑه سر گزشت و جانب غرب این شهر موضعی ست بالائی کوه سمی به گوگور مقامیست
عجیب و بقعه ایست غریب و زیر قلعه رودیست روان بر سطح سنگستان بحواشی آن اشجار کوهی کلان کلان محل شکار دام دد و دد و منقد
گرگ و اسد القصه این علاقه شرقاً و غرباً نه فرسخ و جنوباً و شمالاً هفت فرسخ مقبوضه والی ٹونک هست بتاریخ بست و هشتم ماه مسبوق الذکر
روز چهارشنبه صاحبزاده حافظ محمد اسحق خانصاحب بهادر سطوت جنگ یک جنت سانبر صید کرده بحضور پیش کردند یکی نزد یکی ماده
بود نر بسیار قوی هیکل بجسامت چون اسپ کلان شاخهاشش نه شاخه و ماده اش قدری کوتاه و بی شاخ الحاصل حضور پرنور
دام اقباله در شهر چهبڑه تا یازده روز قیام فرمودند و بروز دوازدهم بتاریخ بست و نهم ماه جمادی الثانی لشکر ظفر پیکر نهضت آور و بندگان
حضور پرنور هنگام نواختن ده ساعت روز از مقام چهبڑه روانه شدند هفده اتواب سلامی سر گشتند بر تگاو جولان تفرج کنان
و شکار جویان قبل از زوال بموضع چوکی نزول اجلال و حلول اقبال فرمودند موضع مذکور بجاگیر حضرت وزیر اعظم امیر منعم بالقابه هست درین شب
از جانب صاحبزاده صاحب بهادر نائب الریاست جمله معززین لشکر باطعام مدعو شدند و اطعمه لذیذه و متنوعه تناول کردند پس
بدیگر سامان رسد چه رسد بتاریخ یکم ماه رجب المرجب ۱۳۰۲ هجری روز آدینه بامدادان از موضع چوکی روانه گشته بعد قطع یک فرسنگ
بر دریای پار رسیدند این دریا حد فاصل علاقه چهبڑه ریاست ٹونک و علاقه ریاست گوالیار ست اگرچه آبش درین ایام از وجب
بیش نبود مگر عرضش طویل در موسم بارش و طغیانی دشوار گزار زمینش جمله قطعات احجار مدور و ناهموار اثبات اقدام سالکان
از بس مشکل و دشوار لهذا این دریا را گهوڑا پچهاڑ نامند بهر کیف ازین دریا عبور کرده در علاقه گوالیار شده تا نواختن دو ساعت روز در
قصبه گرہا علاقه گوالیار که در دامن کوه بلند بفاصله پنج فرسنگ از موضع چوکی جانب شرق آباد ست فائز گشتند سامان رسد ناظم گوالیار
بسیار از بسیار مهیا و تیار است بتاریخ دوم ماه رجب المرجب روز شنبه از موضع گرہا روانه شده تا هشت ساعت روز بمقام گونا علاقه
گوالیار که از گرہا بفاصله ده فرسنگ جانب شرق واقع ست قیام گاه لشکر فتح اثر گردید درین مقام چهاونی انگریزیست چونکه درین اطراف
کوهستان و بیابان بکثرت و سیلاب و غار بزیادت اندیشه و خوف راهزنان و قطاع الطریقان بغایت - و هر چهار سمت ملک راجواره

وراجپوتانه واقع‌ست بنابر علیه جهت تشدید شان رساله شصت صد سواران درین چهاونی متعین و چند افسران یورپین مثل کپتان و اجیتن وغیره و چمن وصاحب اجنت گوالیار هم باینجا قیام پذیرست چنانچه اجنت وجمله افسران مع فوج سواران برای استقبال و سلام نواب عالی مقام لب سرحد قصبه حاضر شدند این قصبه فی الجمله آباد و بازار طویل داشت بسیار معمور و دیه هر قسم بازدیاد و شاهراه بلند و پخته از اکبرآباد و دهلی تا بمبئی از ین قصبه رفته و ستونهای تار برقی بر حاشیه اش نصب کرده و سپاه سواران مسلمانان که سه صد جوان بودند بندگان حضور والا را مع صاحبزادگان و خاصان که ز اندازه دو صد بودند بدعوت طعام مدعو کردند و جناب حضور معدلت نشور منظور فرموده همه را مسرور و مشکور فرمودند بهر کیف شب بسحر آورده پگاه وقت نواخت هشت ساعت روز بتاریخ سوم ماه مزبور روز یکشنبه از چهاونی گونا روانه شده پیش از عصر بمقام قصبهٔ آرون علاقه گوالیار که از چهاونی گونا جانب شرق بفاصله ده کروه واقع‌ست رسیدند و بهمین مقام قیام خیام دولت انضمام دست داد قصبهٔ آرون بسیار معمور و کلان‌ست بل شهریست که تحصیلش یک لک و بست و پنج هزارست مگر جمله کفرستان و اهل اسلام کالملح فی الطعام آن هم عوام نابلد از صلوٰة و صیام فی الجمله شب بهمین مقام قیام گشت و ناظم گوالیار رهبر دو مقام بعنوان شایسته و آئین بایسته رسد رسانید سحرگاهان بتاریخ چهارم ماه رجب المرجب یوم دوشنبه هنگام نواخت هشت ساعت از آرون روانه شده بعد قطع چهار فرسنخ لب سرحد پرگنه سرونج علاقه ٹونک رسیده بعد یک فرسخ بمقام بهگونت پور پرگنه سرونج که از آرون بفاصله پنج فرسنخ جانب شرق واقع‌ست فایز گشتند چنانچه ناظم سرونج مع چند افسران و جاگیرداران جهة استقبال حضور والا لب سرحد حاضر شده همرکاب آمد امشب بهمین مقام قیام گردید چونکه این پرگنه از ریاست ٹونک‌ست رسد راکه پرسد سحرگاهان بتاریخ پنجم روز سه‌شنبه سواران اردلی همراهی و دیگر سواران و کپتان و ناظم و جاگیرداران سرونج بر در خیمه دولت ضمیمه حاضر آمدند از پیشگاه حضور حکم عالی شرف نفاذ یافت که همه پیشتر روانه شده لب سرحد سرونج منتظر قدوم میمنت لزوم ما بدولت و اقبال باشند چنانچه جمله مردمان وقت اشراق از بهگونت پور روانه گشته قبل از زوال بشهر سرونج که از بهگونت پور بفاصله هفت فرسنگ جانب شرق واقع‌ست رسیدند و بندگان حضور والا قریب بنصف النهار از انجا سوار شده قبل عصر لب حد سرونج ظلِ نزول و سایه حلول گستردند هزاران مخلوق بفر سنگها چون مور و ملخ جوق جوق و ناظم و جاگیرداران و پیادگان و سواران با نیزه و نشان و سنگین و تفنگ و علم و پرچم و شهنای و نقاره و بم و زیر و مصاحبان و وزیر و ماسوای آن جم غفیر برنا و پیر با صدای مبارک و سلامت تکبیر جویا و حلقه زنان و نواب مستطاب لسان مهتاب بمیان تابان غرضکه باین شوکت خانانه و شان رئیسانه که قابل دید و یادرهٔ شوکت عید بود در بندگان حضور پرنور هنگام پنج ساعت روز فایز سرونج گشته در احاطه کوٹ نزول اجلال و حلول اقبال فرمودند هشتاد توپ سلامی سر شد و صدای شور و سر در بگردون رسید

لشکر نواب چو انجا رسید | بود زمین تشنه که دریا رسید

باین شهر چه رسد بهر منزل و هر سمت که لشکر حضور مرور کرده هزارها اناث و ذکور از قریات دور و دور به تمنای مشاهدهٔ روی حضور باجتماع موفور لب منتظر مردگرد آمدند فی الجمله درین دیار باوجود کثرت کهسار زمین زراعات سبز و شاداب فرح انگیز زمین برنگ سیاه قوی و غله خیز خصوصاً زمین سرونج ملک مالوه تا مد نظر و وسعت بصر مزارع گندم و نخود و عدس سبز و شاداب از بس و پیرامون کثرت باغات انبه و جامون و آبادی این بطرز عجیب و روش غریب واقع ست تفصیلش در بیان پرگنه سرونج بالا گذشت از و دریابند = الغرض بعد چندے رای دولت آرای بندگان عالی متعالی جانب بلدهٔ بنارس بنا بر حصول شرف پابوسی حضرت والد ماجد خود یعنی جناب یمین الدوله وزیر الملک نواب محمد علیخان صاحب بهادر دام فیضه علی الانام استحکام یافت شعشعهٔ برکات سرمدی و لمعهٔ سادات فرزندی بمشکات خاطر عاطر مشتعل گردید ٥

چه وقت فرخ ست و ساعت خوب | که یوسف می رود نزدیک یعقوب

یعنی چون نواب یمین الدوله بهادر مژدهٔ آمد آمد فرزند دلبند بشنید بحر ناپیداکنار محبت پدری و اشتیاق دیدار نور دیده که بعد مدت مدیده و عرصهٔ بعیده عنقریب رسیده آن چنان جوش زن شد مصرع

که ساعت ساعتش یک یک قرن شد

الغرض ازین سو منازل وصول خدمت پدر و ازان سو لوازم معقول مهمانی پسر مهیا شدن گرفت چنانچه حضرت والد بفرط محبت مقربان خاص و معززان باختصاص خویش یعنی مولوی محمد نور الحق صاحب خسته و مولوی محمد هارون را مع مبالغ کثیر دراهم و دنانیر و مصارف سواری و باربرداری خاص سرکار دولتمدار و خاصان دربار فی الحال برای استقبال روانه فرمودند معتمدان موصوف بتاریخ یازدهم ماه مذکور روز شنبه داخل سرونج گردیدند و بعد غروب حاضر حضور شده بعد ادای آداب سلام و اهدای هدیهٔ پیام شوق الیتام و وفور انتظار دیدهٔ فراق دیدهٔ والا حضرت و کیفیت اضطرار خاطر بیقرار خود بدولت بعرض رسانیدند آن دم حضور از محبت موفور و مهر پدری بیتاب گردیده آب بدیده گردانیدند و معتمدان مسطور را باعزاز تمام تا قیام خود بسرونج حکم اقامت فرمودند و مردمان کونی و سپاهیان فوجی و سامان غیر ضروری را بروانگی ٹونک امر عالی نفاذ یافت بتاریخ هفدهم ماه مزبور روز یکشنبه برای دورهٔ پرگنه سرونج مع صاحبزادگان و سواران اردلی نهضت فرمودند و بعد دوره بتاریخ بست و چهارم ماه مسبوق الذکر روز یکشنبه باز بسرونج مراجعت فرمودند بتاریخ سی ام ماه مذکور بالا روز شنبه از سرونج روانه شده تا اول وقت پیشین بمقام دهیری علاقهٔ سرونج که بفاصلهٔ چهار فرسنگ جانب مشرق واقع است

رسیده قیامگاه گردیده تا سه روز بسیر و تفریح بهمین مقام مستریح گشته بتاریخ چهاردهم ماه شعبان المعظم سنه ۱۳۰۷ھ مطابق بست و ششم ماه اپریل سنه ۱۸۹۰ع حضور والا بعد ملاحظه حالت پرگنه سرونج و دفاتر و عدالت دیوانی و فوجداری و علاقه فوج وغیره و سماعت استغاثه‌هاے مستغیثان و انصاف فرمائے مظلومان دوره ختم فرمودند و بهمین تاریخ حضور والا مرزا محمد اکبر علیخان ناظم پرگنه سرونج را بجلدوی حسن خدمات دست بسته خلعت فاخرهٔ هفت پارچه عطا نمودند و بهمین تاریخ یوم چهارشنبه وقت نواخت نه ساعت روز از دهیری روانه شدند و تا چهار ساعت در قصبه گنج باسودا علاقه گوالیار قریب کالسکهٔ بخار رسیده بفرودگاه فرود آمدند و بندگان حضور وقت چهار ساعت از دهیری سوار شده بعد نماز شام در گنج باسودا از دل اقبال و حلول اجلال فرمودند و بروز دوم بتاریخ پنجم شعبان المعظم یوم پنجشنبه همه روز بهمین جا قیام فرموده دو کالسکهٔ بخار فرسٹ کلاس و دو سکینڈ کلاس و چهار تهرڈ کلاس و پنج ارابهٔ اسپان اردلی و یک انجن مع برگ باد اسے کرایه مبلغ چهار هزار و دو صد روپیه بقبضهٔ حکم خود آورده بعد مرور یوم پنجشنبه در شب جمعه وقت نواخت هشت ساعت مع صاحبزادگان و خاصان و وابستگان دامن دولت که قریب دو صد نفر بودند بر کالسکه بخار سوار شده روانه شدند چونکه ارابه و انجن خاص مقبوضهٔ بندگان حضور پرنور بود بر استاسیو (یعنی اسٹیشن) نهائے کوچک قیام نکرده بسرعت تمام رفته بتاریخ ششم ماه شعبان المعظم روز آدینه بنواخت هشت ساعت روز بر استاسیون (یعنی اسٹیشن) کانپور قرار گرفت بندگان والاشان از سواری کالسکه بخار (یعنی ریل) فرود آمده خاصه تناول فرمودند و دیگران نیز از حوائج ضروریه فارغ شده بالکل در شرب مطمئن گردیدند بعده کالسکه بخار روان گردید تا دو ساعت در استاسیون الهآباد رسیده قدرے قرار گرفته روانه شده تا آخر مغل سرائے رسید و بتغیر و تبدیل انجن ساعتے تراخی دست داد و بهر کیف قریب ساعت شب از انجا روانه شده تا هشت ساعت شب شنبه در بلدهٔ بنارس بر استاسیون سکرور فائز گردیدند بندگان حضور موفور السرور بفور قرار گرفتن کالسکهٔ بخار بر تیز ارابه بر کالسکه سوار شده بخط مستقیم بر کوتهی والاحضرت که خالی از اغیار همه تن دیدهٔ انتظار بنظارهٔ نور نظر لخت جگر چشم براه بودند رسیده سر سرمایهٔ تاج و افسر بتقبیل پائے پدر انداختند ~

بصاحبزادگان و خاصان چاکر — به صوبه دار و هم کپتان و میجر
بآن شوکت پدر چون دید از دور — همی گفتے که چشم مدعی کور
پسر چون جلوهٔ دیدار دریافت — بپابوس پدر از شوق بشتافت
رسید و از ادب تسلیم سر کرد — چو خادم رو بپابوس پدر کرد

والاحضرت بفرط جوش محبت پدری سر فرزند ارجمند برداشته بوسها دادند و سینه به سینه شدند آن کیفیت مسرت چه بعبارت آرم

که از حیطهٔ تحریر و تقریر خارج ست الغرض تا ده روز بعیش و عشرت بسر بردند و از دیدار مهد گر براحت تازه و بشاشت بے اندازه توختند یعنی آن عشرهٔ خرم بجا بتمین عشرهٔ محرم گشت او ان وداع بسر بر سر رسید پدر برادر داغ کهن تازه گردید بتاریخ هجدهم شعبان المعظم یوم چهارشنبه فرزند ارجمند را بخلعت اسپ تعین و لباسهاے زرین و تاج خسروانه و جواهرات شاهانه محلے و متفخر نموده نور دیده را بپیش چشم خویش بر مسند زرنگار نشانیدند و جمله اعمام و اخوان و منتسبان خاندان بحضور بندگان حضور پرنور السرور نذر پیش کردند و حضور نواب یمین الدوله بهادر با خلعتهاے بیش بها و سامان بے انتها و دو راس فرس باد نفس با جلهاے کمخواب و اطلس و یک زنجیر فیل بعدیل و دیگر سامان شاهانه و لوازم خسروانه که این بیان مختصر گنجایش طوالت آن ندارد به پسر عطا فرمودند بتاریخ پانزدهم ماه شعبان المعظم بتاریخ ششم ماه اپریل سنین صدر هنگام شب بمقام خاص بنارس جناب صاحبزاده محمد عبد الرحیم خانصاحب شرف خلف الرشید جناب صاحبزاده حافظ محمد جلال خانصاحب مرحوم ابن جناب امیر الدوله بهادر جنت آرامگاه که همرکاب حضور معدلت نشور تشریف فرما شده بودند انتقال فرمودند انا لله و انا الیه راجعون نعش آن مغفرت آیات خلف الصدق اعنی جناب صاحبزاده محمد شیر علیخان بهادر شمر بتابوت نهاده به ٹونک آورده قریب مزار جناب صاحبزاده محمد عبد الحکیم خانصاحب مرحوم برادر کلان مغفور چون گنج شایگان بزمین مدفون ساختند۔ تاریخ انتقال آن رحمت نصاب غفران مآب از شاعر مستند نواب محمد سلیمان خان بهادر اسد لکهنوی یادگار است ؎

رفت ز دنیا جانب رضوان خان عالی همت و ذیشان — چشمهٔ فیض و جود و مروت مجمع خلق و منبع احسان

ذی شرف و هم صاحب جرأت شاعر خوشگو نیکو صورت — قدر شناس اشراف نواز و وضع دار و اهل ایمان

جست اسد تاریخ رحلت چونکه دلم با صد غم و حسرت — سال وفاتش کلک رقم زد - پانزده شب از شهر شعبان ۱۳۰۷ھ

و مولف هم به تعزیت آن مقرون رحمت یزدان ترکیب بندی تیرکیب نو رقم ساخت اینست ؎

واحسرتا ز قبضهٔ رستم کمان فتاد — تیر قضا ز شست قدر بر نشان فتاد

واحسرتا که رایت آرایش بهار — از لشکر ستیزهٔ باد خزان فتاد

واحسرتا که بلبل گلزار خلق و حلم — یکبارگی بروے زمین ز آشیان فتاد

واحسرتا که اختر اقبال و سروری — بر روے خاک از افق آسمان فتاد

واحسرتا که چشم قلم شد تگرگ بار — حرف از نشست گرسی خود بیگمان فتاد

واحسرتا که نرگس شهلاش در چمن — چشمے کشود باز بخواب گران فتاد
واحسرتا که رفت شرف از جهان بدم — ایوانِ نظمِ اہلِ سخن در جہان فتاد
تا عقده اش ز تارِ نفس مرگ وا نمود — مارا صد ہزار عقده ازو بر زبان فتاد

مرگش چنان بہائے سخن در جہان شکست
کز نوکِ خامہ بجگرِ ما سنان شکست

رفت از جہان شرف کہ شرافت خراب شد — قدرے گہر نماند کہ بے آب و تاب شد
آن بلبلے کہ نغمہ بصد رنگ مے نمود — اکنون بچنگِ بازِ اجل لاجواب شد
آن طوطی کہ بود بعالم شکر فشان — تلخی فزائے ذائقۂ شہدِ ناب شد
آن ابرِ تر کہ دشت سیراب گشت دل — امروز خشک کام چو موجِ سراب شد
گر تیره گشت صبحِ طرب چیست این عجب — مستور در میانِ کسوف آفتاب شد
دود از نہادِ اہلِ زمانہ بلند گشت — دلہا در آتشِ المِ او کباب شد
برہم شدست دفترِ عالم ز فرد نش — شیرازۂ کتابِ عناصر خراب شد
مطرب مخوان ترانۂ شادی بہ بزمِ دہر — ناخوش دلم ز نغمۂ چنگ و رباب شد

درحیرتم کہ از ہمہ سیر آمدن چہ بود
از جا شتاب رفتن و دیر آمدن چہ بود

واحسرتا بہارِ ریاضِ ہنر نماند — نخلیکہ مے فشاند بدامن ثمر نماند
آن بحرِ مکرمت کہ ز دُر بود موج زن — ہمچون صدف کنون بکفِ او گہر نماند
آن لکۂ سحاب کہ پُر آبِ خضر بود — شد خشک آنچنان کہ نمش از مسطر نماند
آن نافہ کہ بود لبالب ز مشکِ تر — گردید ناپدید ز بویش اثر نماند
گیسوے خود بُرید بماتم عروسِ عیش — کو سنبلش کہ بود بطرف کمر نماند
افزون شرابِ صندلِ این غم خمار کرد — کیفیتے بہ بزم بجز دردِ سر نماند

مسطر: یعنی باریکی ۱۲

آن مرغ رفت و گشت بطوبی صفیر سنج — از همصفیر خویشتن او را خبر نماند

گوشش تیز کرد شاد و سد و در راهِ نطق [illegible] — در باغ رنگ نغمهٔ مرغ سحر نماند

از رفتن **شرف** شده یکسر کمال حیف

آخر درین حدیقه فتاد آن نهال حیف

افروختم بشعلهٔ دل شمع آه را — سوزم بچشم مردمِ عالم نگاه را

آن یوسف عزیز که بدرکنِ مصر تو ناب [illegible] — روشن بحسنِ خویش نمودست چاه را

هر قطره که در غمش از کلکِ من چکید — برآسمان نشاند بچون مهر و ماه را

بکشوده اند بر رخِ هر کس درِ فنا — بیمودنست عاقبت این تیره راه را

سر بر زدست جائے گل از باغ برگِ کاه — آن برق کو که آید و سوزد گیاه را

شمعیکه بود روشنی دودمانِ خویش — دید آخرش مصیبتِ روزِ سیاه را

میدانست چون محبتِ محبوب کردگار — شستند ز آب مرحمتِ حق گناه را

آن یکه تاز ترک کفن پوش گشت ہائے — در معرکه گذاشت قبا و کلاه را

مسکن زگور و مرکبِ خود از جنازه کرد

چون لاله داغ سینهٔ احباب تازه کرد

این شعله از کجا بدلم ناگهان رسید — آتش زگرمیش که بهر استخوان رسید

این صرصرِ ستم بوزید از کجا کزو — در شام عیش شمع دلم را زمان رسید

این موسمِ بهار چه بے رنگ بود حیف — نخلِ طرب شگوفه فشاند و خزان رسید

آمد کدام بانگ درائے بگوشِ او — محمل بناقه بست و دران کاروان رسید

زخمم بدل ز مردنِ **اشرف علی** چه بود — این واقعه جراحتِ دیگر بر آن رسید

(نام مصنف که در ۱۲۹۹ھ وفات یافت ۱۲)

آگاهیی نبود ازین ماجرا مرا — ناگه بگوشم از طپشِ دل فغان رسید

چو من شنیدم این خبر از حضرتِ اسعد — سنگِ مصیبتے بدل ناتوان رسید

پرسیدمش که این خبر دردناک کیست
فرمود غم باهل زمین زآسمان رسید

عبدالرحیم خان شرف رفت ازجهان
هنگامهٔ فسردگی زعفران رسید

کوته سخن کنم که مرادے نیافتم
جز غم بدو جهان دل شادے نیافتم

رغبت نمی کند قلم در سخن چه شد
دارد دوات خون جگر در دهن چه شد

از بیستون نظم بلندست شیونے
آن تیشهٔ معانی و آن کوهکن چه شد

آن طائریکه زمزمه میکرد در قفس
دریک مژه بهم زدن از چشم من چه شد

شعر و غزل بمرثیه تبدیل گشت ہائے
بزم مشاعره شده بیت الحزن چه شد

گل جامه چاک ساخته باخار ماتمش
آن بلبلے که بود بهار چمن چه شد

گردیده است تیره زافسردگیش چشم
آن شمع بود روشنی انجمن چه شد

در دهر از امارت و میری نشان نماند
آثار سروری جهان کهن چه شد

جا کرد بوے سوختگی در مشامها
حاصل دگر زسوختن جان و تن چه شد

از رفتنش بقالب احباب جان نماند
چون گوهر آب و تاب بجسم و روان نماند

اے آبرو خموش ازین نوحه گستری
گلگون جنامه میخورد اینجا سکندری

تا چند سینه را بخراشی بخار غم
چون گل بداغ تا بکجا پیرهن دری

گرده است زهره زمزمهٔ تعزیت بلند
بر روے ماه ریخته خوناب مشتری

میل دلم بمصرع موزون اگر شود
آید صدا زخامه بگوشم که خون گری

آن گوهر یگانهٔ دریاے نظم را
نگذاشت چرخ واے ز وضع بد اختری

مانند او درے بصدف کے بهم رسد
در دجلهٔ سخن که نماید شناوری

تاریخ سال رحلت او چونکه از خرد
درخواستیم گفت بگو زود سروری

در یکہزار و سہ صد و ہفت از جہان رفت
ویران لغیر او شدہ بزم سخنوری
اکنون مناسب است کہ ترک سخن کنم
خاموشی اختیار بجز انجمن کنم

دریں مقام کلام جناب صاحبزادہ صاحب مرحوم و مغفور بزبان اردو کہ در بے ثباتی ہستی ناپایدار غیرہ گفتہ
یادگار است سے نگارم۔

غزل

زندگی سے ہم ہیں عاری ہم سے عاری زندگی
یار بن بے لطف ہے کیسی ہماری زندگی

زندگی جس سے عبارت ہے وصال یار ہے
ورنہ یوں تو جس طرح گزری گزاری زندگی

تو نہیں گنتے گنتے گھڑیاں وعدۂ دلدار کی
ایک دن ہو جائیگی پوری ہماری زندگی

یا الٰہی ہو نہ دشمن کو بھی وہ صدمہ نصیب
جیسے ہجر یار میں ہمنے گزاری زندگی

کھولکر آنکھیں دم آخر جو دیکھا کھل گیا
خواب غفلت میں کٹی افسوس ساری زندگی

صحن خانہ غم میں ہمکو کنج مرقد ہو گیا
ہجر میں ہے مرگ سے بدتر ہماری زندگی

ہے یقیں آگاہ گر ہو جائے لطف مرگ سے
اسقدر ہرگز نہو انسان کو پیاری زندگی

بلبلا جیسے کہ دریا میں بنے اور ٹوٹ جائے
یہ ہماری ہے بقا اور یہ ہماری زندگی

ہو گئے خرم بجز دنیا میں حباب آسا نہ پہول
اسے شرف رکہتی نہیں کچھ پائداری زندگی

ایضاً

رہے گی بعد فنا بھی مری غبار میں روح
پھرے گی بنکے بگولہ تلاش یار میں روح

عجب نہیں جو نکل جائے ہجر یار میں روح
کہ ہے عذاب شب غم سے انتشار میں روح

زبس ہے یاد رخ و زلف مشکبار میں روح
کبھی ہے ملک حلب میں کبھی تتار میں روح

فنا نہو جو رہ عشق یار جانی میں
وہ کس حساب میں دل ہے وہ کس شمار میں روح

فراق نے یہ پس مرگ تفرقہ ڈالا
تن تو زار لحد میں ہے کوئے یار میں روح

اسیر خار تن سے نکلکر ہوئی ندر تر — یہ بیت سرا ہوئی شوق وصل یار مین روح

شکستہ ہو جو قفس طائر اوسین کیا تحقیر — مقیم ہوگی نہ میرے تن نگار مین روح

کبھی تو ہوگا جدا کاروان سے یہ یوسف — نہین رہے گی سدا جسم کے غبار مین روح

ادہر تو صدمۂ دوری یار سہے دل کو — ادھر فشار لحد سے ہے انتشار مین روح

کرے گی ملک عدم کے سفر کا قصد ضرور — نہین رہے گی سدا جسم کے دیار مین روح

شب فراق مین جانے نہ دن مین کس کو — نہ اختیار مین دل ہے نہ اختیار مین روح

قرار سے نہ رہے گا کبھی دل مضطر — قیام گیر ہے جبتک کہ جسم زار مین روح

یقین ہے بعد فنا بھی نہ چین آئے گا — فراق یار سے گھبرائے گی مزار مین روح

خدا کی یاد سے اکدم نہ دل ہوا غافل — رہی ہے صبح و مسا ذکر کردگار مین روح

حرم مین دیر مین مسجد مین میکدہ مین **شرف** — کہان کہان نہ پھری جستجوئے یار مین روح

آمدم بر سر مطلب حضور نواب صاحب بہادر بالقابہ از خدمت فیضدرجت پدر بزرگوار طوبیٰ ذکرہٗ وداع گشتہ بسواری کالسکہ بخار که بقبضۂ حکم اولیاء دولت قاہرہ بود مع جملہ وابستگان و منتسبان سوار شدہ بتاریخ نوزدہم ماہ شعبان روز پنجشنبہ از بلدۂ بنارس روانہ گشتند فی الجملہ یک شب دیگر در رفتہ بست ماہ شعبان یوم جمعہ بندگان حضور والا بفور از کالسکہ بخار فرود آمدہ بسواری کالسکہ از استاسیون موجود پورہ نورد ریاست ٹونک شدہ بشب شنبہ تا نواخت یکساعت رونق بخش ریاست شدند ہفتدہ اتواپ سلامی از قلعۂ معلی سر گشت — بتاریخ ہیجدہم ماہ جمادی الثانی ۱۳۰۷ھ مطابق نہم ماہ فروری سنہ ۱۸۹۰ء یوم یکشنبہ مہارانا راجہ بوندی حسب رائے صاحب رزیڈنٹ بہادر مسند نشین ہوئے — اور مہارانا صاحب بہادر کو برٹش گورنمنٹ عالیہ سے سند عطا کی گئی —

بتاریخ نوزدہم ماہ جمادی الثانی مطابق دہم ماہ فروری سنین صدر یوم دوشنبہ شیخ عبد الرزاق خان کہ اوّل ہر دو پلٹن خاص و عابدی کے کپتان تھے اب ہر دو پلٹن مذکورہ بالا کے کرنیل مقرر کیے گیے —

اسی ایام مین مشکوئے حضور پُر نور دام اقبالہٗ سہ فرزند ارجمند مرد لعل اختر ہائے عورات محلخانہ سے متولد ہوئے اونکے یہ نام رکھے گیے۔ صاحبزادہ افتخار علیخان — صاحبزادہ تُراب علیخان — صاحبزادہ زبیر علیخان — خاص

تصویر جنت امیر الدولہ امیر الملک نواب محمد امیر خان بہادر شمشیر جنگ والی ریاست ٹونک

تصویر وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ والی ریاست ٹونک

تصویر حضرت یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ والی ریاست ٹونک

شبیہ جناب امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخاں صاحب بہادر صولتجنگ جی سی آئی ای والی ٹونک دام اقبالہ

(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ)

کرنیل ڈبلیو جی ڈبلیو میور صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک

مطبع ستارۂ ہند آگرہ

محل حضرت نواب صاحب بہادر بالقابہ کے یہ ہین محل اوّل جنابہ بہ رجہان بیگم صاحبہ المخاطب بہ ملکہ اعلیٰ زمانی بیگم صاحبہ ۔ محل دوم جنابہ دلدار بیگم صاحبہ المخاطب بہ خاتون زمانی صاحبہ ۔ محل سوم جنابہ لاڈلی بیگم صاحبہ المخاطب بہ فردوس زمانی بیگم صاحبہ ۔ محل چہارم جنابہ ہاجرہ بیگم صاحبہ المخاطب بہ ملکہ عالیہ زمانی بیگم صاحبہ ۔ علاوہ اِن چہار محلات عالیات کے اکثر کنیزین زیر فراش خاص ہین اور وہ صاحب اولاد ہین ۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۷ھ ہجری مطابق نوزدہم ماہ فروری سنہ ۱۸۹۰ء امیر الملک والاجاہ نواب محمد صدیق حسن خان بہادر والی ریاست بھوپال بمرض سل رہگراے منزل ناگزیر ہوے ۔ بتاریخ یکم ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۰۷ھ شب آدینہ جناب برہان الدین عرف دُبلی شاہ صاحب درویش نے انتقال کیا ۔ یہ قطعہ وفات نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

شاہِ اقلیم فنا فخر زمان برہان دین	زین جہان فرمود چون رحلت سوے خلد برین
غرۂ شہر رجب بود و شب آدینہ ہم	از سر سنہ مصرعۂ اوّل اسد سالش بہ بین

آخر ماہ مئی سنہ ۱۸۹۰ء مین حضرت وزارت مآب نائب الریاست بہادر بالقابہ و راے بہادر بابو ونایک راؤ ممبر کونسل صیغۂ خزینہ چہاؤنی دیولی کو تشریف لے گیے تھے ابتداے ماہ جون سنہ مذکور مین فائز دار الریاست ہوئے اور اسی ایام مین مرزا محمد علیخان صاحب ممبر کونسل صیغۂ سرحدات و جنگلات و مدارس وغیرہ بنابر کار ضروری متعلقہ سرحدات بتقریب دورہ پرگنہ نیماہیرہ کو تشریف لے گیے اور جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خان صاحب بہادر سطوت جنگ و جناب صاحبزادہ کرنیل محمد رفیق خانصاحب بنابر سیر و خرید سامان وغیرہ بجانب کلکتہ تشریف لے گیے بتاریخ بست و دوم ماہ ذی قعدہ مطابق نہم ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۰ء میجر تہارٹن صاحب بہادر پولیٹیکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک فائز دار الریاست ہوکر بنگلہ پر ذوکش ہوئے اسی تاریخ مرزا محمد علیخانصاحب کہ بتقریب دورہ نیماہیڑہ کو تشریف فرما ہوئے تھے واپس تشریف لائے ۔ بتاریخ بست و نہم ماہ ذی قعدہ مطابق ہفدہم ماہ جولائی سنین صدر میجر تہارٹن صاحب بہادر پولیٹیکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک راہی چہاؤنی دیولی ہوے ۔ اسی ایام مین محمد ممتاز حسین خان وکیل سرکار حاضر باش رزیڈنسی مغربی راجپوتانہ نے بمرض استسقاء ہیضہ انتقال کیا ۔ بجاے وکیل مرحوم مرزا احسن بیگ صاحب لکھنوی کہ ایک مدت سے امیدوارانہ ٹونک مین قیام پذیر تھے دربار کی جانب سے مامور کئے گیے ۔ بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۷ھ ہجری جشن سالگرہ حضور بصد کر و فر بحسن اختتام منعقد ہوا بدستور سابق جملہ مراتب نذور سلامی اتواپ وغیرہ عمل مین آئے اس تقریب فرحت قریب مین مولف نے یہ قصیدہ بطور ترکیب بند ترکیب نو لکھا ؎

زآب تیغش گل زخمی بدل از خنده ام — شبنم آلوده شود از قطره گریانم
بسرم ابر گر از قوس قزح بارد تیر — من همان تشنه لبی قطره آن پیکانم
جیب و دامان نظر تا به گلستان گردد — وقت آنست که گل گل شکفد مژگانم
گریه بر مشهد من گبر و مسلمان دارند — عالم کعبه و دیرم همه مذهب دانم
این که دزدیده بمن می نگری امیدیست — که برون آوری از غمکده هجرانم
خنده شربت نبود از لب شکر شکنش — گریه شهدیست بذوق دهن جانانم
دل بیتاب فگندست بآن گردابی — چشم پر آب نشاندست بدین طوفانم
سر قدم ساخته ایم بطواف در او — سر ز بتخانه کشد سوی حرم جولانم

خار در دل ز نظر بازی هر گل دارم
خون نفسم تر از نغمه بلبل دارم

گریه کو تا ز دل آلودگی ما ببرد — سیل تند آید و این رخت بدریا ببرد
چه شد آن طره پیچیده آسیب که ز دل — بار دیگر هوس زلف چلیپا ببرد
کاشش آید بنظر کافر ترسا بچه — که بدیرم ز در مسجد اقصی ببرد
تنگ شد بر دل شوریده من وسعت شهر — کو جنونی که مرا جانب صحرا ببرد
خال رخسار تو آن راهزنی میداند — که هزاران دل شوریده بیغما ببرد
می شناسم خضر راهنمای مقصود — بدلیلی که مرا شوق تو از جا ببرد
آن چنان دیده تر تازه چمن آرای — که دل خون شده ام میل تماشا ببرد
چشمه از دیده یعقوب کند پیدا عشق — زنگ آلودگی از روی زلیخا ببرد
ورطه شوق بجوش است کنون باید دید — که کجا کشتی من موج تمنا ببرد

شام افسانه دراز است و سحر کوتاه است
از پریشانی من طره او آگاه است

کشتهٔ شوق محبت که بجایی برسد
جذبهٔ مهر جهانتاب که چون شبنم گل
کرده ام راه گم ای خضر جرس بنوازی
بال و پر سوخته پروانه دور از بزمم
استخوان با سگ هر کو شکنم تا بکجا
چاشنی شکری نالهٔ زارم دارد
سر شوریده نیاید به سر هیچ فرود
بسکه تنگ آمدم از کار فروبستهٔ خویش
نامهٔ خویش سیه کرده ام از کلک خطا

تشنه لب خردو ز آب بقایی برسم
سحر از کسب هوای بضیایی برسم
تا که در قافله بر بانگ درایی برسم
جنبش ای دل که به تن شمع لقایی برسم
مدد ای بخت که در ظل همایی برسم
همچو نی تا بلب او ز نوایی برسم
چه شود من که بلطف کف پایی برسم
دارم امید سوی عقده کشایی برسم
تا سوی موجهٔ دریای عطایی برسم

شوم از دیدهٔ خونبار رخ زمزم را
سرمهٔ چشم کنم خاک جنان مقدم را

مژده ای دل که نوید سحری می آید
ناوک درد که در شست ز کمان خاسته بود
این چه گردیست که از راه دلی می خیزد
در رهش آگهیم نیست ز پا و سر خویش
پنبه امروز ز گوش شنوا بیرون کن
بیخبر از دل دیوانه نه باید بود
آب و تابی که بسلک سخنم پیوست است
قلمم را بسر از مدح همایون شوریست
یعنی نواب سخی ابن سخی ابن سخی

یار بیمهر من از رهگذری می آید
بنگر اکنون به نشان اثری می آید
این چه سحریست که از چشم تری می آید
کی چو من از دل و جان بیخبری می آید
که طپان نالهٔ خونین جگری می آید
که بتقریب زمین بوس دری می آید
این همه در پی قبول خطری می آید
در ثنا و صفت بخت وری می آید
بجوان بختی او کی دگری می آید

آمدم از کرم است تا که بضاعت ببرم

مایه از بندگی تو باطاعت سپرم

بر درت آمده ام تفضل ز در برداری | بارِ غم از دلِ این خسته جگر برداری
تو که نواب جہانی نہایت الطاف | دستِ من گیری و از راہگذر برداری
روئے آئینۂ من صاف نگردد ز کسے | زنگ با صیقلِ ہمت تو مگر برداری
دور نبود ز سخائے تو که بہرِ سائل | مُہرِ گنجینۂ یاقوت و گہر برداری
داد خواه آمده ام پیشِ تو از حادثہ | دستِ رحمت تو نه آئی که ز سر برداری
ریخته حنظلے افلاک بکامم ز دہر | تلخیِ ذائقہ ام را بہ شکر برداری
خارِ کلفت ز دلِ غمزده ام برچینے | آستینم دگر از دیدۂ تر برداری
روزِ من تیره چو شب گشت کنون دیر چراست | ہمچو خورشید ز رخ پرده سحر برداری

میسد ہمایه در آفاق مرا مایۂ تو
بر سرم باد سلامت چو ہما سایۂ تو

آبرو سنت در نظم ہمہ مدحت تست | نگران دیدۂ ادبر صله رحمت تست
برتر از چرخ بود منزلت ایوان ترا | حلقۂ خورشید درخشان بدرِ دولت تست
نرسد طائر نظاره بادجے که تو کی | آسمان زخم شده جاروب کشِ رفعتِ تست
حاتم و رستم و سہراب و سکندر محراب | ہر یکے زین ہمہ دریوزه گرِ شوکتِ تست
نرود گرسنہ از خوانِ نوالِ تو کسے | ہمہ آفاق پر از مائده نعمت تست
رتبه ام را بکرم از دگران برتر کن | که درونِ دلِ من آرزوے خدمت تست
حرمتِ بنده کند نام خداوند بلند | عزتے گر بجہانم بدہی عزت تست
عیبِ عریانیِ بر نخل بہاران پوشد | ہمتے کن که مرا ہم ہوسِ خلعت تست
مترنم بدعا بلبلِ نطقم شده است | که ہوا خواه بہارِ چمنِ دولت تست

تا جہانست فلک تابعِ فرمان تو باد

تا بود گوئے مہ و مہر بچوگانِ تو باد

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد ز پسِ پردۂ تقدیر پدید

یعنی حسب خواہشِ خاکسارِ سراپا انکسار سرکار دولت مدار سے مؤلف کو خلعت فاخرہ عطا ہوا - اوس وقت مولف نے بدیہہ یہ قصیدہ کہا ہے

بشادی رقص دم جان و تن امروز
فراوان خرمی دارم من امروز

برنگین نغمہ ہر بلبلے مست
کہ آن آمد گل درونِ گلشن امروز

عطا ایش را بخوبی تا سرائید
سخن گو شد زبانِ الکن امروز

کہ نامِ نامی ابراہیم خان ست
زجودت سے فرازم گردن امروز

چنان بالیدہ ایم از خلعتِ تو
نگنجیم در پیراہن امروز

زخورشیدِ جمال ذرہ پرور
جہانے تیرہ گشتہ روشن امروز

توانی کز نوال و رنگِ طبیعت
بر آمد کارِ بحر و گلشن امروز

ز وصفت اے مدارج شرافت
سخن بر عرش دارد مسکن امروز

دعائے آبرو دار دائرہا
برائے تو دعا شد جوشن امروز

الٰہی تا جہان باشی تو باشے
ترا باشد دعا مستحسن امروز

اسی ایام مین مسجد رحمو واقع محلہ وزیر گنج حوض بنا ہوا - چنانچہ مؤلف نے حسب درخواست سرفراز خان افغان ساکن سنبھل یہ قطعہ تاریخ کہا ہے

شد بنا حوضِ مسجدِ رحمو
فکر کردم چو بہرِ آن تاریخ

آبرو کردتش رقم فی الفور
چشمۂ فیض دو جہان تاریخ ١٣٠٧ھ

اسی ایام مین حضرت وزیر اعظم بالقابہ نے کوٹھی باغ کیرہ مین بنوائی چنانچہ یہ قطعہ تاریخ حضرت اسد لکھنوی سے یادگار ہے

نباشد دست کنون از جناب فخر الملک — مکان دہد کہ بگرداند غم قرار و شکیب

دعا ست کہ آباد و باد ہم سر سبز — ز چشم و ہر بلا یا رب رسد باد آسیب

اسد بنگر و تاریخ او ز یک مصرع — دیے چو کرد تامل سر دوش داد نصیبا

ز عیسوی سن ہجری عیان شود بنما — ہزار و ہشت صد و ہم نود و سال سیب

۱۸۹۰ — ۱۳۰۷ھ

بتاریخ بست و ہشتم ماہ ذی قعدہ ۱۳۰۷ھ ہجری مطابق پانزدہم جولائی ۱۸۹۰ء آٹھ بجے دن کے حکم نفاذ شیم بندگان حضور والا نسبت شعراے مجلس خاص مینت اختصاص صادر ہوا کہ مصرع طرح ذیل پر دن کے بارہ بجے تک غزلین کہکر پیشگاہ با دولت و اقبال مین عرض کرین مصرع ؎ (ایک طول طویل داستان ہے) حسب الحکم حضوری بمصداق الامر فوق الادب خاکسار نے بھی چند اشعار عاشقانہ کہکر بارہ بجے سے اول مدت حضور والا مین طرح مذکورہ بالا پر ایک قصیدہ کہہ لیا مگر بہنگام پیشی حضور والا بسبب تنگی وقت مجلس شعرا چند اشعار عاشقانہ عرض کر دیے اور قصیدہ کا سُنانا اور کسی وقت خاص پر موقوف رکھا وہ قصیدہ یہ ہے ؎

یہ طُرفہ طلسم آسمان ہے — حیرت زدہ جس سے اک جہان ہے

گم اسکا ہے اس طرح سرو بُن — جس کا نہ پتہ نہ کچھ نشان ہے

وہ کُنہ ہے اس کی ناپدیدار — حیرت مین یہ جس سے سب جہان ہے

یہ طُرفہ یہ ہے جس سے ہر روز — دامانِ سپہر گلستان ہے

انجم سے یہ پردہ نگارین — نیرنگِ مشعبدِ جہان ہے

اس دائرۂ عدم مین جب سے — یہ مرکزِ خاک درمیان ہے

ہر ظلمت و نور سے پدیدار — ممتاز یہ نار سے دخان ہے

ہر لحظہ نیا ہے رنگِ عالم — ہر لحظہ یہ تازہ کاروان ہے

ہر دم ہے تجددِ اضافات — ہر لحظہ تغیرِ زمان ہے

ہر دم وہ تجدد مکین ہے — ہر دم وہ تبدل مکان ہے

دیکھے سے ہو جسکے عقل مخبوط — سُننے سے فسردہ جسکے جان ہے

جب گردش دہر ہے کسیکو ہرگز نہ ثبات اک زمان ہے
پھر اہل نظر کو کس سبب سے سودائے تعلق مکان ہے
حاشا کہ نہین یہ جائے عبرت بلکہ یہ مقام امتحان ہے
یا مزرع آخرت ہے دنیا یا باغ ارم کا تخمدان ہے
نیکی و بدی و خیر و شر سے جو کچھ ہے یہان وہی وہان ہے
دنیا کی نمود زیب و زینت گلبانگ درائے کاروان ہے
مہتاب شب چہاردہ مین پیرایۂ جامۂ کتان ہے
ہے فصل بہار کو چمن سے جو نسبت موسم خزان ہے
ہے شست سے واقعی کمان کو جو تیر کو نسبت کمان ہے
اسقاط مراتب اضافات آئینۂ حسن جاودان ہے
دنیا ہے وہ مصدر حوادث ہردم جو سوئے عدم روان ہے
محفوظ وہی ہے جو ازل سے اس ورطۂ غم سے برکران ہے
جسطرح وہ فخر اہل اسلام مصداق خلاصۂ بیان ہے
یعنی وہ خلیل کعبۂ دل جو ہند مین قبلۂ زمان ہے
یکتا وہ رئیس ٹونک جسکا ہر شخص جہان مین مدح خوان ہے
سردار جہان امین الدولہ جو مظہر فیض جاودان ہے
باوصف تعلقات دنیا مقبول خدائے دوجہان ہے
ظاہر مین ہے گروہ آدمی زاد باطن مین فرشتۂ جنان ہے
ازبسکہ ہے اوسکی صاف طینت سایہ سے ظہور عکس جان ہے
پیشانی سے اوسکی نور ایمان فانوس سے شمع سان عیان ہے
ہے اوسکی شگفتہ طرز تقریر اخلاق مین گرچہ چیستان ہے

وہ شعر کہ شعرئ یمانی — مضمون سے جسکے درفشان ہے

وہ نثر کہ نثرہ جس سے ہر صبح — پیرایۂ بزم آسمان ہے

دیکھے سے خجل ہو سب جسکے رضوان — وہ خلق کا اوسکے گلستان ہے

کر خلق مین ہے یگانۂ عصر — بخشش مین وہ حاتم زمان ہے

دیکھے سے ہو خلق جسکے حیران — وہ فر و شکوہ عز و شان ہے

وہ جود و کرم ہے جس سے عالم — توصیف مین اوسکے تر زبان ہے

ہے سرمۂ چشم اہل ثروت — یہ اوسکی جو خاک آستان ہے

کیا رفعت شان ہے بارک اللہ — جس سے خجل اوج آسمان ہے

وہ جود و سخا وہ بذل و ایثار — خجلت زدہ جس سے بحر و کان ہے

سحبان کو مقابلہ مین اوسکے — کیا تاب طلاقت لسان ہے

فیضان سے اوسکے آستان کے — ہر راستہ رشک کہکشان ہے

اے معدن فیض کیا عجب ہے — تیرا جو زمانہ مدح خوان ہے

کر قبلۂ خلق ہو بجا ہے — تیرا وہ مبارک آستان ہے

لب ہے ترے معجز مسیحا — ہر بات مین سو طرح عیان ہے

اعجاز مسیح مین فسانہ — یہ تیری زبان درفشان ہے

ہے عام ترا وہ فیض جس سے — ہر بزم مین تازہ داستان ہے

تمثیل سخا مین ترے مذکور — ہر نعمت عہد باستان ہے

ہے فیض سے ترے بہرہ ور خلق — ہر غمزدہ تجھ سے شادمان ہے

اخلاص سے آبرو ہمیشہ — ہر بزم مین تیرا مدح خوان ہے

اب ختم کلام ہے دعا پر — ہر لحظہ جو ورد ہر زبان ہے

ہو نخل مراد تیرا اسد سبز — جبتک گل صبح زر فشان ہے

ہو تیرا انجامِ بخت و اقبال	جب تک یہ زمین و آسمان ہے

بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۷ھ مطابق نہم اگست سنہ ۱۸۹۰ء روز شنبہ جشن سالگرہ بندگانِ حضور پُرنور دام اقبالہٗ بعد احتشام بعرضِ ظہور آیا۔ مؤلف نے اس تقریب راحت قریب میں یہ قصیدہ کہا ؎

ہمچو نے سوختم بنالۂ آہ	کس نشد از نوائے من آگاہ
دست و پامے زنم بدریائے	مے نمایم در آب دیدہ شناہ
چہ کنم گر ننالم از دردے	بارِ کوہے نمی کشد پرِ کاہ
ہمچو یوسف درین زمانہ مرا	جورِ اخوان فگندہ است بچاہ
باعثِ سینہ چاکیم یارست	شکوہ دارد کتان زپرتوِ ماہ
آشنایان شدند بیگانہ	مے کنند از کلامِ من اکراہ
بر نیاید ز دستِ کس کارے	روسے ابنائے روزگار سیاہ
ہمرہان رفتہ اند و من ماندم	در بیابانِ عشق حال تباہ
من ندانستم این خرابی ہا	مے ندانستم این صعوبتِ راہ
چہ درازست این سفر را عمر	کہ برفتن نمی شود کوتاہ
کفر مے بارد از مسلمانان	کہ صنم خانہ گشت بیت اللہ
بہ کہ زنار در گلو بندم	بہ کہ تسبیح بگسلم ناگاہ
مُردم از دستِ فرقۂ دجّال	سوئے مہدی روم شفاعت خواہ
خواہشِ خاطرم برآن آورد	کہ بجویم کنف (یعنی پناہ ۱۲) ازان درگاہ
آسمان مرتبت امین دولہ	آفتابِ سپہرِ عزت و جاہ
آنکہ شد کامیاب ازو آفاق	آنکہ زو یافت جملہ خلق رفاہ
آنکہ او گشت آسمانِ سخا	آنکہ عالم ازو گرفت پناہ
بارِ احسن کہ بس گران سنگ ست	آسمان زان شدست پشت دوتاہ

نیست در عہد تو کسے ناخوش | تا لے گشت خوشش ازین درگاه
موجۂ بحرِ عفو تو بجہان | یکقلم شستہ است خطِ گناه
پیشِ انصافِ عالم آرایت | عدل نوشیروان نیاید راه
ابر بذل تو گر کند بارش | ننماید بجوب وزشت نگاه
از دلیری و از شجاعتِ تو | شیر ترسان گریخت چون روباه
کردم اوقات در صفاتِ تو صرف | خامہ باشد برین حدیث گواه
آبرو و مدح خوانِ دولت تست | اے پناہِ تمام خلق الله

کیفیت ملاقات حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ با نواب ویسراے کشور ہند بدار الخیر اجمیر

بتاریخ بست و ہشتم ماہ اکتوبر ۱۸۹۰ء آٹھہ بجے دن کے حضور نواب صاحب بہادر مع ششش سرداران مفصلہ ذیل بسواری کالسکہ بنابر استقبال نواب ویسراے کشور ہند کہ داخل دار الخیر اجمیر ہونے والے تھے اسٹیشن پر تشریف لے گئے تفصیل ہر ششش سرداران ہمراہی حضور والا یہ ہے - افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست - وایس پریزیڈنٹ محکمہ محتشمہ کونسل - جناب صاحبزادہ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ - جناب صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب خلف اصغر جناب صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم - جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد اللطیف خانصاحب خلف اصغر حضرت وزیر اعظم امیر منخم - جناب صاحبزادہ محمد شیر علیخان بہادر خلف الصدق جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر شرف - اولاً حضور والا نے مع سرداران ہمراہی فائز اسٹیشن ہوکر صاحب کمشنر بہادر سے ملاقات کی اور اوس درجہ مین جو دربار مفصلہ ذیل کے واسطے قرار دیا گیا تھا تشریف لے گئے ہر رئیس کے سرداران ہمراہی کرسیون پر اونکے پس پشت بیٹھے تھے جسوقت نواب وایسراے کشور ہند جے پور کی طرف سے اسٹیشن پر تشریف لائے اونپر سلامی کے توپخانہ سے سر ہوئے - اولاً نواب وایسراے کشور ہند ریل سے

اونکر والنٹیر فوج کی طرف تشریف لے گئے اونکو ملاحظہ فرماتے ہوئے واپس آئے پھر ہر ایک رئیس سے مصافحہ کیا اور مزاج پرسی
کی چنانچہ بندگان حضور والا سے بھی مصافحہ کرکے مزاج پرسی فرمائی - صاحب کلان بہادر راجستان کہ ہمراہ تشریف رکھتے تھے
ہر ایک رئیس کا تعارف کرتے گئے بعد ازان میونسپل کمیٹی کی طرف سے جسکے پریزیڈنٹ لاک صاحب بہادر پرنسپل میو کالج
تھے اڈریس پیش ہوا اور لاک صاحب نے اوسکو پڑھکر سنایا گورنر جنرل بہادر نے اوسکے جواب مین ایک اسپیچ بزبان انگریزی
پڑھی بعد ازان نواب ویسرائے کشور ہند بسواری کالسکہ کوٹھی سیٹھ میرمل فرودگاہ خود پر تشریف لے گئے حضور والا بھی بسواری
کالسکہ سوار ہوکر مثل دیگر روسا فرودگاہ خود پر تشریف فرما ہوئے اسی تاریخ ۳ بجے ۴۰ منٹ پر حضور والا مع نو سرداران مفصلہ ذیل
بنابر ملاقات نواب ویسرائے کشور ہند بسواری کالسکہ جانب فرودگاہ گورنری روانہ ہوئے صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک
وقت مقررہ سے کچھ منٹ پیشتر سرکاری کوٹھی پر تشریف لے آئے تھے جسوقت تین بج کر ۴۰ منٹ گذرے سواری
حضور والا فرودگاہ گورنری پر پہونچی بگھی تک انڈر سکرٹری و صاحب ایڈی کانگ واسطے استقبال کے آئے اور برآمدہ
کے سرے تک فارن سکرٹری نے پیشوائی کی نواب ویسرائے کشور ہند نے اپنے جائے نشست سے چند قدم
بڑھکر حضور والا کا استقبال کیا داہنی طرف نواب ویسرائے کشور ہند کے حضور والا اور بعد حضور والا کے صاحب اجنٹ
بہادر بعد ازان نو سرداران مفصلہ ذیل کرسی نشین ہوئے - اسمائے نو سرداران ہمراہی حضور والا بدین تفصیل ہین - ١ جناب
صاحبزادہ محمد خانصاحب ماموں حضور - ٢ جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خانصاحب بہادر سطوت جنگ - ٣ جناب صاحبزادہ
حافظ محمد صدیق خانصاحب بہادر شوکت جنگ - ٤ جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ - ٥ جناب صاحبزادہ
احمد خانصاحب بہادر شوکت جنگ - ٦ جناب صاحبزادہ محمد عبد اللطیف خانصاحب خلف اصغر حضرت وزیر اعظم امیر مکرم -
٧ جناب صاحبزادہ محمد شیر علیخانصاحب بہادر شمشیر خلافت الصدق جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر
شرف - ٨ جناب صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب - ٩ سید محمد عثمان صاحب بخشی الملک - اور اسیطرح نواب
ویسرائے کشور ہند کے اول کرنیل ٹریور صاحب اجنٹ گورنر جنرل راجستان اونکے بعد فارن سکرٹری و پرائیوٹ سکرٹری
و ملٹری سکرٹری و دیگر افسران اسٹاف کرسیون پر بیٹھے جب سب بیٹھ چکے اور اوسکے بعد حضور والا نے ایک سو ایک
اشرفی نذر کی نواب ویسرائے بہادر و دیگر حاضرین دربار کھڑے ہوگئے اور نواب ویسرائے بہادر نے اشرفیون پر ہاتھ رکھدیا
اور پھر کرسی پر تشریف فرما ہوئے جملہ حاضرین دربار اپنی اپنی جگہ پر کرسی نشین ہوئے پھر دیگر سرداران ہمراہی حضور نے ایک ایک

اشرفی نذر کی نواب ویسرائے کشور ہند نے سرداران نذر گزرندہ کی نذرین ہاتھہ سے چھو کر معاف کین - اور ہر ایک کا تعارف
صاحب ایجنٹ بہادر کرتے گئے اور درمیان حضور والا و نواب ویسرائے بہادر کے میجر تھارنٹن بہادر ترجمان تھے - جو کہ
پیشگاہ علیا جنابہ ملکہ قیصر ہند سے باہ مئی سنہ ۱۸۹۰ء بتقریب سالگرہ سال حال جنابہ ممدوحہ سے حضور والا کو خطاب درجہ اعلیٰ
نائٹ گرینڈ آف دی موسٹ امینینٹ آرڈر آف دی انڈین امپائر - یعنی خطاب درجہ اول - جی - سی - آئی - ای - عطا
فرمایا گیا لیکن ابھی کوئی تقریب عطائی خطاب کی نہین قرار دی گئی تھی اس ملاقات مین نواب ویسرائے بہادر نے تجویز عطا
کرنے اوس خطاب کی فرمائی اور حسب منشاے صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان و صاحب پولٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک
ستام کلکتہ سے جامہ روب یعنی وہ جبہ جو بوقت عطاے خطاب زیب تن کیا جاتا ہے ریاست نے طلب کر لیا تھا وہ حضور
انور کے ہمراہ کوٹھی گورنری پر بھیجا گیا چنانچہ بعد ادائے نذر جملہ سرداران ہمراہی کے صاحب فارن سکرٹری بہادر نے نواب
ویسرائے بہادر کشور ہند سے اجازت واسطے حکم ملکہ معظمہ کے جو متعلق عطاے خطاب تھا حاصل کی اور وہ حکم فارن سکرٹری
نے پڑھکر سنایا بعد سنا دینے حکم کے باجازت نواب گورنر جنرل بہادر فارن سکرٹری و اسسٹنٹ سکرٹری حضور والا کو
اوسی برآمدہ مین ایک جانب پیش نواب ویسرائے بہادر کے لے گئے اور لباس پہنایا اور وہ تمغہ مع پرتلہ کے زیب تن
فرمایا بعد ازان فارن سکرٹری نواب ویسرائے بہادر کشور ہند کے روبرو لے گئے نواب گورنر جنرل بہادر نے ملکہ معظمہ کا
فرمان بزبان انگریزی پڑہا جسکا ترجمہ یہ تھا کہ مین ملکہ معظمہ کیطرف سے مختار کیا گیا ہون کہ آپ کو اعلیٰ درجہ کا خطاب عطا کرون بعد ازان
اپنے ہاتھہ سے ہار طلائی جو تمغہ کے ساتھہ منسوب تھا نواب صاحب بہادر کو پہنایا حضور والا نے شکریہ سلام نواب
ویسرائے بہادر نے حضور والا کو کیا پہر شاہی مین باجہ بجنا شروع ہوا نواب ویسرائے بہادر نے حضور والا کو مبارکباد دی اور کہا کہ
مین یہ دعا کرتا ہون کہ آپ کی ترقی عمر ہو اور عزت زیادہ عمر تک حاصل رہے اوسکے بعد حضور والا کہڑے ہوئے سواے
نواب ویسرائے بہادر کے جملہ اہل دربار کہڑے ہو گئے بعد ازان حضور والا نے ایک اسپیچ بزبان اُردو کی جسکا یہ مضمون ہے
حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند نے جو اس معزز تمغہ کی عزت آپ کے مبارک ہاتھون سے مجھے بخشی ہے مین دل سے اوسکا شکرگزار
ہون خدا ہماری قیصر ہند کو باقبال رکھے - مین ہمیشہ وہمگی وفاداری اور خیرخواہی مین سخت ثابت قدم رہون گا میرے شکریہ کی اطلاع
آپ قیصرہ ہند کے حضور مین کر دین - اسی مضمون کا ایک اسپیچ زبان انگریزی مین علیحدہ ورق پر لکھا ہوا تھا وہ حضور والا نے گورنر
جنرل بہادر کو دیدیا بعد ازان ویسرائے بہادر نے اپنے ہاتھہ سے حضور والا کا عطر پان کیا اور دیگر سرداران ہمراہی کا عطر و پان

صاحب انڈر سکرٹری سے کیا اور شل استقبال کے صاحبان موصوف نے مشایعت کے وقت سترہ سترہ فیر سلامی کے ادا کیے بعد ازان حضور والا رخصت ہو کر فرودگاہ پر تشریف لائے۔ ملاقات بازدید کا وقت ۷ بجے شام کا مقرر ہوا۔ سلامی کی ضرورت نہوئی کیونکہ وقت قریب غروب آفتاب تھا چنانچہ اِس بات کو صاحب کلان بہادر نے بھی منع کر دیا تھا بعد ملاقات رئیس کشنگڈہ نواب گورنر جنرل بہادر کی بازدید ملاقات حضور والا سے مقرر ہوئی پونے سات بجے چار سرداران مفصلہ ذیل بگھی پر سوار ہو کر قریب احاطہ کشنگڈہ متوقف رہے۔

تفصیل اسمائے سرداران مذکور یہ ہے

جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ۔ جناب صاحبزادہ محمد احسان صاحب مامون حضور۔ جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ۔ جناب صاحب زادہ محمد شیر علیخان صاحب بہادر شمشیر حضور والا صاحب اجنٹ بہادر گاڑی مین سوار ہو کر تین سو قدم آگے حسب دستور مستمرہ تشریف لے گئے چونکہ وہ جگہ کم فاصلہ رکھتی تھی اِس وجہ سے حضور والا صاحب اجنٹ بہادر کوٹھی رئیس کشنگڈہ کے قریب لب شاہراہ بگھی پر کھڑے رہے جسوقت نواب ویسرائے کشورہند کی گاڑی مقابلہ مین آئی حضور والا و صاحب اجنٹ بہادر نے گاڑی سے اُتر کر نواب ویسرائے کشورہند کو سلام کیا ویسرائے بہادر ممدوح الدوح نے حضور والا صاحب اجنٹ بہادر کو اپنی بگھی مین سوار کر لیا اور اوسی بگھی مین فرودگاہ سرکاری پر نواب ویسرائے کشورہند تشریف لائے اور جس بگھی پر سے ویسرائے کشورہند اُترے وہان سے تا کمرہ سرخ بانات کا فرش بچھایا گیا تھا اور سائبان زرین چوبہائے نقرہ پر نصب کیا گیا تھا اور اوسکے نیچے چوکی کا فرش کہ بالشت بھر بلند تھی کیا گیا تھا اوّل غالیچہ بچھا کر اوسپر بساط زر کاری بچھایا گیا تھا بالا اوسکے کرسی سیمین پر نواب ویسرائے کشورہند تشریف فرما ہوئے اور لارڈ صاحب کے بائین جانب زیر تخت کرسی سیمین پر حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہٗ اور اوسکے قریب صاحب اجنٹ بہادر کرسی سیمین پر بیٹھے اور بعد صاحب بہادر موصوف کے سرداران ومعززان ریاست کرسی نشین ہوئے۔

تفصیل اسمائے سرداران حاضرین یہ ہے

حضرت وزیر اعظم امیر مکرم افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ جناب محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی۔ ایس آئی نائب الریاست۔ وایس پریذیڈنٹ محکمہ محتشمہ کونسل۔ جناب صاحب زادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ۔

جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب ماموں حضور۔ جناب صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خان صاحب بہادر دلیر جنگ۔
جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ۔ جناب صاحبزادہ احمد خانصاحب بہادر شوکت جنگ۔
جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبداللطیف خانصاحب خلف اصغر حضرت وزیر اعظم بالقابہ۔ جناب صاحبزادہ محمد شیر علیخانصاحب
بہادر ستمبر۔ جناب صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب۔ صاحبزادہ محمد حفیظ اللہ خانصاحب۔ خان بہادر بابو ناتھ راؤ
ممبر کونسل صیغہ خزینہ وغیرہ۔ سید حافظ محمد عثمان خانصاحب بخشی الملک۔ حافظ محمد یوسف صاحب میر منشی ریاست۔
خانصاحب محمد رحیم اللہ خان کپتان عبدالعلیخان۔ چنانچہ ان بندرہ ناموں کی فہرست محکمہ اجنٹی میں پیشتر سے بہیجدی گئی
تہی داہنی طرف حضور والا کے کرنیل ٹریور صاحب رزیڈنٹ راجستان بعدازان فارن سکرٹری کرسی مین پر بیٹھے اونکے
بعد سادہ کرسیوں پر دیگر سکرٹران وافسران اسٹاف بیٹھے نواب ویسرائے کشور ہند نے حضور والا سے گفتگو کے
شوقیہ دس منٹ تک کی دونوں میں ترجمان صاحب اجنٹ بہادر تہے چونکہ اوسوقت حضور والا پر تمغہ دار عطیہ حضرت
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند زیب گلو کیے ہوئے تہے ویسرائے بہادر نے اثنائے گفتگو میں یہہ بہی فرمایا کہ۔ نواب صاحب بہادر
جو آپ کو تمغہ عطا ہوا اور اسوقت مین آپکو اوسے پہنے ہوئے نہایت بشاش دیکہتا ہون یہی پورا ثبوت حضرت
قیصرہ ہند کی طرف آپکی خیرخواہانہ خیالات کا ہے۔ اوسکے جواب مین حضور نواب صاحب بہادر نے مشکوری ظاہر فرمائی
اسکے بعد حضور والا نے نواب گورنر جنرل بہادر و صاحب کلان بہادر راجستان و فارن سکرٹری و پرائیوٹ سکرٹری و ملٹری
سکرٹری و صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک کا اپنے دست مبارک سے عطریان کیا و دیگر صاحبان اسٹاف وغیرہ کا
عطریان حضرت وزیر اعظم امیر مفخم بالقابہ نے کیا بعدازان نواب گورنر جنرل بہادر رخصت ہوئے حضور والا سواری بگہی پہونچانے
کو آئے اور باقی مشایعت نواب گورنر جنرل بہادر نے معاف فرمائی۔ چار سرداران ریاست نواب ویسرائے کشور ہند کو
اونکی فرودگاہ تک پہونچانے گئے۔ حضور نواب صاحب بہادر نے دارالخیر اجمیر مین رئیس کشنگڈہ سے ملاقات کی
حضور والا ویسرائے کشور ہند کے دربار لیوی مین بہی تشریف لے گئے تہے جو کہ نو بجے رات کو منعقد ہوا تہا۔ بتاریخ
بست و نہم ماہ اکتوبر پانچ بجے شام کے وقت میر دائرہ پٹالین و ایران پورہ کے قواعد میر دائرہ پلٹن کے میدان چہاونی مین
جو حضور ویسرائے ہند نے ملاحظہ فرمائی تہی وہان بہی حضور والا تشریف لے گئے تہے اسی تاریخ نواب ویسرائے
کشور ہند نے میو کالج اجمیر کو ملاحظہ فرمایا اور طلبا کو انعامات تقسیم کیے اوس جلسہ مین بہی حضور والا تشریف فرما ہوئے تہے۔

حضور والا نے براہ فیاضی و دریادلی مبلغ شش صد روپیہ متولیان درگاہ حضرت خواجہ خواجگان و متعینین درگاہ میران صاحب کو عطا فرمائے بعد ازان حضور والا نے مراجعت فرمائے دار الریاست ہوئے ہنگام فائز ہی حضور انور اتواپ سلامی قلعہ دسعلی سے سر ہوئین - اِسی ایام مین جناب صاحبزادہ احمد علیخان صاحب رونق خلف حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ نے بمقام سبحے پور انتقال فرمایا وہین اونکو دفن کیا - یہ اونکا کلام فصاحت التیام ہے ؎

زیور ہوئے ہین بسکہ تمہارے بدن کے پھول
قدرِ گران سے ہو گئے ہین لاکہہ من کے پھول

توبھی تو بھیج قبر پہ دونسترن کے پھول
ہین آج تیرے کشتۂ رنج و محن کے پھول

وہ چشمِ شوخ دیکھکے ہو لا رمیدہ گی
فرطِ خوشی سے پاؤن گئے ہین ہرن کے پھول

عاشق ہزار جان سے ہے با تو نہ عندلیب
گویا لہ منہ سے برسے ہین اوس گلبدن کے پھول

فرقت مین اوسکے چین کہان فرشِ خواب پر
اخگر ہین سب بچھائے ہوئے یاسمن کے پھول

ہم مر گئے ہین عشق مین اوس گلعذار کے
رکھنا ہمارے سینہ پہ اندر کفن کے پھول

معنی ثمر ہین شاخ ہین مصرعے زمین ہے بیخ
الفاظ جانفزا ہین نہالِ سخن کے پھول

بے شبہہ چار چاند لگین اپنے بخت کو
پائین جو یار کے سپرِ گردن کے پھول

شیرین نے گل جو تیسرے دن کھائے ہاتھ پر
یہ رمز ہے کہ آج ہوئے کوہکن کے پھول

کیا کیا سرشک ہائے جگر گون کی ہے بہار
دامن مین ہین یہ لالۂ خونین کفن کے پھول

لختِ جگر ہین قیس کے صحرا مین جا بجا
یہ سرخ سرخ کوئی سمجھنا نہ بن کے پھول

آمد ہے کس نگار کی رونق کی بزم مین
کیا کیا سرشکِ شمع ٹپکتے ہین بن کے پھول

بتاریخ نوزدہم ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۰۸ھ ہجری مطابق چہاردہم ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۹۰ع روز شنبہ دن کے گیارہ بجے پیر امین الدین صاحب سابق میر منشی و حال پنشن یاب ریاست ہذا نے بعارضۂ درد قولنج انتقال کیا - اِس وقوع ناگزیر کے تیسرے روز حضور انور دام اقبالہٗ و حضرت وزارت مآب بالقابہ بنابر فاتحہ خوانی میر منشی مغفور کے مکان پر تشریف لے گئے بعد اظہار کلمات حسرت انگیز و الفاظِ تشفی آمیز واپس تشریف فرما ہوئے بتاریخ یکم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۸ھ ہجری جناب صاحبزادہ محمد نصیر علیخان صاحب بہادر

نے نو بجے شب کے اثنا ے گفتگو ے شعر و سخن مین ایک مصرعہ کسی اُستاد کا پڑھکر بو لفظ سے فرمایا کہ آپ اسطرح پر غزل فرمائین - مولف نے بتاریخ دوم ماہ مذکور سنہ صدر مصرعہ مطروحہ پر بجاے غزل یہ قصیدہ جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف کی مدحت مین لکھکر نو بجے شب کے سنایا وہ قصیدہ یہ ہے -

مژدہ اے دل بتِ نازک کمرے می آید ॥ گر سنے غنوہ گرے لب شکرے می آید

تیغ ابروش ندانم بچہ زہراب گرفت ॥ زخم بر جانم از و کار گرے می آید

متحیر شدہ چشم ز جمالِ رخِ او ॥ گاہ شمسے بنظر گہ قمرے مے آید

بر جبین قشقہ و افشان برخش ہمچو نجوم ॥ بت کافر وشے سیم برے مے آید

از طپیدن دلِ من میسکتا آگاہ مرا ॥ شاید از کوے کسے نامہ برے می آید

مدد اے عشق کہ گم کردہ رہِ امن و امان ॥ دل سوے بادیہ پر خطرے مے آید

گر شوی باخبر از خویش توانی دانست ॥ ہر دم از عالم دیگر خبرے مے آید

از نے خامہ من زہرہ نواے آموخت ॥ خلق در وجد ازین شور و شرے می آید

شوق من گشت غزل خوان بہ ہزاران بہار ॥ کان صنم نام خدا از سفرے مے آید

غزل

باز از مصر نسیم سحری مے آید ॥ بوئے جان بخش ز آغوش برے می آید

میرسد یوسفِ گم گشتہ بسوے کنعان ॥ نخلِ یعقوب مرا برگ و برے مے آید

عشق بر کوہکن و قیس نگردید تمام ॥ گر یکے رفت بجائش دگرے مے آید

سحری نگذری از نالۂ دل سوختگان ॥ کار بسیار ز بے پا و سرے مے آید

از نظر بازی روے تو شدہ آئینہ خراب ॥ سیل حیرانیش از چشم ترے مے آید

بے خضر کس نتواند کہ براہے برسد ॥ رہنمائے سبلے از راہبرے مے آید

ہمت اے منعمِ بیکان کزو راین میکدہ ॥ شورِ مستانۂ بے پا و سرے مے آید

گریهٔ شادئی سیلی لیلئ ز مجنون شوید | گرد آلوده اگر از سفرے مے آید

از فسون آبرو دانم که تب خواهد کرد
شوخ چشمی بت جادو نظرے می آید

شد کباب نمکین دل من سوزش شمع | اشک پروانه صفت رہ سپرے مے آید
کود کان دامن پر سنگ شمارست کجا | شور دیوانه زهر بام و درے می آید
گل شگفتست بباغ من ازین تازه نوید | که ببر آن مه بیدادگرے مے آید
همچو پروانه گرائے شمع نه غلطم چه کنم | جز طپیدن چه ز بے بال و پرے می آید
از صریر قلم بے خرد آگه نبود | تا خوشش از نغمهٔ دادگرے مے آید
در سخن خامهٔ من تا چو نگین نقش نشاند | بهر انصاف سوے نامورے مے آید
شیر دل شیر تو نا شیر علیخان شرر | که بها از نظر او قمرے مے آید
نیست محروم بد و نیک ز خلقش بجهان | ابر بارنده بهر خشک و ترے مے آید
بلکه در چشمش اگر سوے نهال خشکے | تازه در شاخچه اش برگ و برے مے آید
همچو گل پنجهٔ همت اگر او بکشاید | صورت غنچه بهر مشت زرے می آید
شاد مانند زباغ کرمش فاختگان | که از ان سرو بدامن ثمرے می آید
سنگ را لعل چو خورشید نماید نظرش | این همه کار ز فیض نظرے مے آید
مے برد نفع در آفاق ز خلق و کرمش | هر که نالان سوے او از ضررے می آید
آب دتاب بکف جودش صدسے گر نگرد | منفعل جانب بحر از گهرے مے آید
تیغ او گر بصف جنگ برآید ز نیام | هر دم از چرخ نوید ظفرے مے آید
چه کلامست که از بهر شنیدن بدرش | هست هر جا که صاحب هنرے می آید
نیست ممکن که در آید بسخن اوصافش | هر چه آید بزبان مختصرے مے آید
از دعایم همه دربا سے اجابت واشد | طرفه کار از من بے پا و سرے می آید

زلفِ شب تاریخ روز شود مشک فشان | تا که از شام نوید سحرے مے آید

عمر و جاہ شس ہمان روز بروز افزون باد
کہ بہ جشن چو مہِ مہرِ گرے می آید

جناب صاحبزادہ صاحب بہادر ممدوح الدوح نے اس قصیدہ کو سنکر براہ اعزاز فرمائی خاکسار قصیدہ کو دونون ہاتھون سے اٹھاکر اپنے سر پر رکھلیا - اور مولف کی نسبت بنظر مزید قدردانی و استاد نوازی ایسے کلمات تحسین اور آفرین کے فرمائے کہ حیطۂ تحریر سے افزون اور حیز تقریر سے بیرون ہے - بتاریخ سوم ماہ مسطور سنہ صدر جناب صاحبزادہ صاحب بہادر مقدم الوصف نے خاکسار کو قصیدہ کے صلہ مین خلعت فاخرہ عطا فرمایا - اوسیوقت خاکسار نے خلعت کے شکریہ مین بدیہہ قطعہ کہا ہے

شبِ غموم بسر گشت و صبح عیش دمید | در نشاطِ بروے جہانیان بکشاد
سرور و عشرت و آرام و عمر و دولت و جاہ | خوشی و خرمی و عیش و مدعاؤ مراد
رسیدہ اند بامید آرزوے تمام | بر آستانِ بلندت سپہر بہار کباد
مہرِ سپہرِ سعادات خان شیرِ علے | فروغ بہ چشم کرم آفتاب دانش و داد
توئی چراغ کرم شمع بزم لطفِ اتم | کہ یافت روشنی از تو محفلِ ایجاد
توئی جریدۂ جرأت توئی کتابِ نعم | کہ کندۂ تو بالطاف جور را بنیاد
بسو لنات تزلزل دو رہ اوفتادست | گرفت ناز تو دین محمد استمداد
نمود امر مرا از براے مداحے | چو در زمانہ سخن آفرید ربِ عباد
زبان کس نہ بنامم سزے رسد آرے | کجاست بلبل و کو زاغ خیرہ زشت نہاد

مدام باد ترا انبعثین سخاوت و جود
بحق احمدِ مختار و آلہ الامجاد

بتاریخ ششم ماہ جمادی الاول ۱۳۰۸ ہجری مطابق بستم دسمبر ۱۸۹۰ء جناب مولوی سید علی احمد صاحب ابن حضرت سید احمد میر صاحب ابن حضرت شاہ میر صاحب بہاری سابق میر منشی و پنشن یافتہ دربار ٹونک نے جو کہ ایک بڑے لائق و فائق

دستقی و پرہیزگار بزرگان ٹونک سے تھے اِس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی حضرت مغفرت مآب قرابت مین مولف کے پھوپھا ہوتے تھے مگر درحقیقت مولف جناب غفران مآب سے طریق فقر کا طالب تھا حضرت مغفرت ایاب نے مرض الموت سے پیشتر وہ باتین جو سینہ بسینہ خاندان نقشبندیہ مین چلی آتی تھین براہ شفقت مربیانہ و توجہات مرشدانہ مولف کو تلقین فرمائین - اور وظائف اور اوراد خاندانیہ تبرکیات خاص تعلیم فرمائی - اور دو چار عمل اوس وقت کہ مولف بیعت جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب بہادر جنرل فوج ظفر موج حضوری بنا بر قدمبوسی حضرت مرحوم و مغفور حاضر ہوا تھا بنظر معتقد نوازی حسبۃً للہ بتائے - اِس مقام پر شجرہ عالیہ خاندان نقشبندیہ لکھا جاتا ہے -

بعد توحیدِ خدائے ذو الجلال — وز پس نعتِ رسولِ باکمال

شرح سازم شجرۂ پیرانِ خویش — میوہ ہائے معرفت ریزم بہ پیش

پیرِ من سید علی احمد بدان — مرشدِ اہلِ طریقت بیگمان

مرشدش سید نصیر الدین بدان — حافظ و حاجی و عالم بیگمان

مرشدِ او قدوۂ اہلِ تمیز — قطب دین عقدہ کشا عبد العزیز

مرشد او والدش قطبِ جہان — ہادیٔ دوران ولی اللہ بدان

مرشد او والدش عبد الرحیم — شمعِ عرفان صاحبِ قلبِ سلیم

مرشد او قدوۂ آلِ عبا — شاہ عبد اللہ پیرِ رہنما

مرشدِ او شیخ آدم باکمال — رہبرِ او شیخ بیمثال

مرشدِ او شیخ عبد الباقی ست — آنکہ در بزمِ حقیقت ساقی ست

خواجہ امکنگی شد او را خضرِ راہ — او ز درویش محمد بادشاہ

ہادیٔ وقتش محمد زاہد ست — آنکہ رب العالمین را شاہد ست

مرشدِ پاکش عبید اللہ بدان — خواجہ یعقوب ست پیرش بیگمان

مرشدِ پاکش بدان بیچون و چند — آن بہار الحق و الدین نقشبند

رہبرِ او حضرتِ میر کلال — خواجہ بابا ہست پیرش بیمثال

مرشدش خواجہ علی رامیتنی ‏— خواجہ محمود ست پیرش بیسخنے

خواجہ عارف رہبرش دان اے پسر ‏— خواجہ عبد الخالق اورا راہبر

خواجہ یوسف مرشدش بےقیل وقال ‏— رہبر او بو علی فرخندہ فال

مرشد او بو الحسن خرقانی ست ‏— آنکہ در حق باقی از خود فانی ست

بو الحسن از بایزید ارشاد یافت ‏— او ز جعفر صادق این اسناد یافت

جعفر صادق امام روزگار ‏— کرد بیعت راز قاسم آشکار

مرشد قاسم بجز سلمان مدان ‏— رہبر او حضرت صدیق خوان

صدر دین صدیق اکبر قطب دین ‏— مستفید آمد ز ختم المرسلین

نسبت دیگر کنم بر تو بیان ‏— آن امام جعفر صادق عیان

داشت این نسبت ز آبائے کرام ‏— بر روانش صد درود و صد سلام

یا الٰہی از طفیل این کبار
در دو عالم جملہ حاجاتم برآر
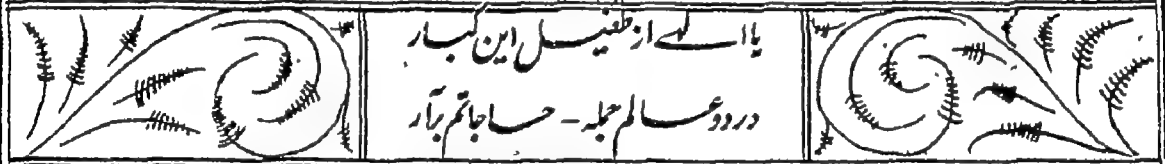
بتاریخ نہم ماہ جمادی اول ۱۳۰۸ھ ہجری مطابق بست وسوم دسمبر ۱۸۹۰ء بزم شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد الیاس خان خلف اکبر جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خانصاحب بہادر سطوت جنگ باصبیہ رضیہ جناب حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ بعبد شوکت و احتشام منعقد ہوئی روشنی وآتشبازی کی جدا گرم بازاری تھی بین باجہ و کمپنی پٹالن کی سلامی کی ادا الگ بانکپن دکھارہی تھی جملہ صاحبزادگان واہل خاندان واہلکاران ومعززین ریاست شریک جلسہ تھے۔ نوشہ ذی جاہ کو سرکار والاجاہ سے ڈھائی لاکھ روپیہ کا سامان جہیز حسب شرح ذیل عطا ہوا۔

تفصیل سامان جہیز

زیور مرصع وطلائی ونقرہ ہر قسم	ظروف نقرہ وغیرہ	پالکی نفیس	چھپر کھٹ طلائی ونقرہ	پلنگ طلائی ونقرہ
[illegible]	[illegible]	یک	سہ عدد	دو عدد

پلنگ سادہ نفیس	اسپ مع زیور طلائی ونقرہ	نقد
[illegible] عدد	دو راس	[illegible]

سہرا از مولف

آیا جو وقت سر نوشہ کے رخ پر سہرا
بن گیا مطلع انوار سراسر سہرا

رشک خورشید ترازوئے منور ہے بنے
پرتو رخ سے نہ کیوں ہو مہ انور سہرا

ہوں ہبار رخ نوشہ پہ کہ سہرے پہ نثار
اوس سے بہتر ہے اور اس سے ہے بڑھکر سہرا

کیوں چمکا چوندہ ہو چشم تماشائی کو
کہ چمکنے میں نہیں کچھ برق سے کمتر سہرا

بڑھ کے تو حسن میں ہے اہل جہان سے نوشہ
سب کے سہروں سے نہ کیوں ہو ترا بہتر سہرا

آگیا ادھر بھی جو بن ترے رخ پر نہ برے
ہے مگر آئینۂ حسن کا جوہر سہرا

نظر بد کی حفاظت کے لیے لازم ہے
سورۂ نور پڑھ ہو دیکھئے انور سہرا

کہیے کس طرح سے آویزش بیجا اسکو
کہ بلائیں تری لیتا ہے یہ جھک کر سہرا

چمن دہر میں سرسبز رہے تو الیاس
سایۂ عمر خضر کا ہو ترے سر سہرا

ہو مبارک تجھے یہ جشن یہ شادی نوشہ
آبرو ترے لیے لایا ہے لیکر سہرا

بتاریخ پانزدہم ماہ دسمبر سنہ ۱۸۹۰ع بندگان حضور پُرنور دام اقبالہ بطور سیر و شکار بجانب دیہات پرگنہ ٹونک تشریف فرما ہوئے - اول موضع ڈہونڈ یہ میں رونق افروز ہو کر وہان کے تالاب میں جال سے مچھلیوں کا شکار کھیلا بڑی بڑی تو سے مچھلیان جال مین آئین وہ ہمراہیان حضور کو تقسیم ہوئین - پہر وہان سے حضور والا موضع کوڑیرہ کو تشریف لے گئے وہان کے مسمی رام ناتھہ پٹیل اور ابجیند پٹواری نے حضور والا میں حاضر ہو کر نذرین پیش کین بعد ازان پیشگاہِ حضور والا مین دست بستہ ہو کر یہ عرض کی کہ بندگانِ حضور خود بدولت و اقبال نے ہمارے گانون مین کہ در حقیقت ہمارا اب دہن دولت حضور والا ہی کا ہے رونق افروزی فرمائی ہمکو بڑی عزت بخشی امیدوار ہین کہ ہم غریبون کی دعوت جو جوار کی منظور فرمائی جادے اگرچہ یہ دعوت حضور پُرنور کے کب لائق ہے مگر اسمین ہم غریبون کا اعزاز فائق ہے - حضور والا نے براہ دلدہی و عزت افزائی اونکی دعوت منظور فرمائی موصی الیہما نے سامانِ دعوت مہیا کر کے بندگان حضور پُرنور دام اقبالہ و جملہ ہمراہیان حضوری کی دعوت کی - چاکران

وسائیسان وارابچیان ہمراہی کو پیٹے تقسیم کیے - پہر بعد الفراغ دعوت مشارٌ الیہا حضور پُرنور دام اقبالہٗ کے سلام کو حاضر
ہوئے - بندگان عالی متعالی نے براہِ عزت افزائی ہردو مسمیان مرقوم الصدر کو خلعت مین ایک ایک دوشالہ وسیلہ ومندیل
ودستار عطا فرمائی - پہر وہان سے حضور پُرنور موضع ممانہ کو تشریف لے گئے وہان کے تالاب مین بہی جال سے مچہلیون کا
شکار کہیلا (۷۷۴) مچہلیان پکڑین پہر وہ مچہلیان حسب الحکم بندگان والاشان شہر ٹونک مین بہجوا کر اہل خاندان مین تقسیم
کردی گئین پہر وہان سے حضور والا موضع نیا ٹیلہ مین رونق افروز ہوئے - یہ موضع شمس الامرا انتظام الملک جناب صاحبزادہ
محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ کی جاگیر مین ہے - اِس موضع مین بندگان عالی متعالی حضور پُرنور السہ ور دام اقبالہٗ نے
چار روز تک قیام فرمایا شمس الامرا انتظام الملک جناب صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ جاگیردار موضع مذکور نے بجشن
ارادت خاص چار روز تک برابر بندگان حضور والا کی بڑے دہوم دہام سے دعوت کی اور کُل ہمراہیان ومعززان حضوری کو اپنے
ساتہہ دسترخوان پر کہانا کہلایا اور چاکران وسائیسان وارابچیان ودیگر عوام الناس کو خوراک اور پیٹے دیے بندگان حضور والا
نے اِس چار روز کے عرصہ مین موضع مداری پورہ دمزہ پورہ دبورکنڈی کلان وستدپڑہ کی ٹپرین کو ملاحظہ فرمایا اور وہین
بنفس نفیس تین ہرن شکار کیے وہان سے چار بجے شام کو مداری پورہ کی ٹپر کیطرف ہوتے ہوئے سوا سات بجے
رات کے حضور والا موضع جہرانہ مین تشریف لائے اور شب کو یہین آرام فرمایا - علی الصباح ارواپٹیل نے بپیشگاہ حضور مین حاضر
ہوکر نذر دی بعد ازان دست بستہ گذارش کی کہ حضور والا مجہ غریب کی بہی دعوت قبول فرمائین حضور والا نے بنظر ترحم پٹیل
مذکور کی دعوت منظور فرمائی مومی الیہ نے نہایت اہتمام کے ساتہہ دعوت حضور انور کی فرمائی بعد تناول طعام دعوت حضور پُرنور نے
پٹیل مسطور کو خلعت مین ایک دوشالہ ایک مندیل ایک سیلہ ایک پگڑی عطا فرمایا اوسی روز ۱۰ بجے دن کے مغرب کی
جانب سے ایک سخت آندہی آئی - بعد تہوڑی دیر کے وہ آندہی فرو ہوگئی - پہر وہان سے حضور کرامت ظہور چار بجے دن کے
تانگہ پر سوار ہوکر ٹونک کو روانہ ہوئے حضور والا نے مغرب کی نماز دریاے بناس پر ادا فرمائی پہر وہان سے حضور والا بگہی پر
سوار ہوکر رونق افروز قلعہ معلی ہوئے - ۲ ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۱ع شب جمعہ کو صاحبزادہ محمد یعقوب خان صاحب خلف جناب صاحبزادہ
محمد عبد الصمد خان صاحب مرحوم نے انتقال کیا - بتاریخ پنجم ماہ فروری سنہ ۱۸۹۱ع ایک شخص مسمی غلام قادر خان نیپالی فایز ریاست ہذا ہوا
ریاست کو خفیہ طور سے ایسا معلوم ہوا کہ یہ شخص مفسد وفتنہ انگیز ہے اور اسکے پاس ایسی بہت سی مصنوعی وجعلی تحریرین ہین
جوکہ درمیان گورنمنٹ وروسا ہند کے بدظن کردینے والے ہین چونکہ ریاست ہذا قدیم سے خیرخواہ برٹش گورنمنٹ سے ہے بنائرٌ

علیہ ریاست سے ایسے مفتری مفسد شخص کی گرفتاری ضروریات سے تصور فرمائی - اوسکو حکمت عملی سے فوراً بلوا کر گرفتار کیا - عند التحقیقات اوسکے پاس سے ایسی مصنوعی و جعلی کاغذات برآمد ہوئے جنکو نامبردہ ہمیشہ اپنے پاس رکھتا تھا چنانچہ وہ سب کاغذات نامگرفتہ سے لیکر بندگان حضور والا نے معرفت وکیل کے اجنسی ہاڑوتی مین بنابر تحقیقات روانہ فرمائے اور بابت گرفتاری نامگرفتہ بذریعہ خریطہ صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک کو اطلاع دی اوسکے جواب مین جو صاحب اجنٹ بہادر نے بنام نامی حضور معدلت ظہور خریطہ بھیجا ہے بنابر معائنہ ناظرین تمکین درج ذیل ہر دہو ہذا -

نقل خریطہ میجر تھارنٹن صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک - موسومہ بندگان حضور

نواب صاحب بہادر دام اقبالہٗ

نواب صاحب مشفق مہربان کرمفرمائے مخلصان سلمہ اللہ تعالےٰ - بعد اشتیاق ملاقات بہجت آیات کمشوف ضمیر تودد تخمیر کیا جاتا ہے - یہ مشفق من بمقدمہ غلام قادر خان جسکی گرفتاری ریاست ٹونک مین ہوئی - یہان سے رپورٹ بتوسط صاحب کلان بہادر راجستان گورنمنٹ ہند کو بھیجی گئی تھی - اوسکے جواب مین چٹھی ذریعہ حکم محکمہ رزیڈنسی راجپوتانہ نمبری ۱۲۲ - مورخہ ۱۲ - جولائی ۱۸۹۱ء سرکار ابد قرار گورنمنٹ ہند نمبری ۲۶۸۴ - مورخہ ۳۰ - جون سنہ صدر اس مضمون سے وصول ہوئی کہ مشفق نے جو کارروائی خیرخواہانہ کر کے اطلاع اوسکی صاحب پولیٹکل اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک کو کی مشفق کی اس کارروائی سے بہت خوش ہوئے جناب نواب ویسرائے گورنر جنرل بہادر کشور ہند بھی خوشنودی ظاہر فرماتے ہین کہ مشفق نے اس مقدمہ مین جو کچھ کیا وہ بہت واجبی کیا - اور یہ بھی تحریر فرماتے ہین کہ اس مقدمہ مین تحقیقات ہو رہی ہے ہنوز غلام قادر خان زیر حراست رہوے لہذا بپاس اطلاع حوالہ قلم محبت رقم ہے - امید کہ دوستدار کو ہمیشہ خواہان خیریت مزاج ملطف امتزاج تصور فرما کر بارسال مکاتبات بہجت آیات مسرور و مبتہج فرماتے رہین فقط بہجت و شادمانی ہمیشہ رہے - تحریر تاریخ ۱۴ - جولائی ۱۸۹۱ء یوم شنبہ نمبر ۷۶۱

دستخط صاحب اجنٹ بہادر بخط انگریزی -

ماہ جون سنہ صدر مین مولوی ظہور الحق صاحب پیشکار فوجداری چھبڑہ گوگور علاقہ ریاست ٹونک بمرض و بار مگرا سے منزل ناگزیر ہوئے - بتاریخ پانزدہم ماہ شوال المکرم ۱۳۰۸ھ بصلہ خیرخواہی و حسن خدمات نمایان حضرت وزیر اعظم امیر مکرم بالقابہ سے دفعتاً فوقتاً

معروض بتوسع آئی ہین بنظر قدردانی و بزرگ نوازی اپنے عم بزرگ والیعنی حضرت وزارت مآب کو حضور والا نے خوشنودی مزاج اقدس کا ایک پروانہ جسکے معمولی القاب مین لفظ (جناب) اضافہ فرماکر اون اسیسے الفاظون مین جو اپنے بزرگون کی نسبت استعمال فرمائے جاتے ہین عطا فرمایا چنانچہ اوسکی نقل بجنسہ درج ہے :-

جناب عموی صاحب مظہر عنایت و کرم و مجمع اشفاق اتم افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی - نائب الریاست سلامت - بعد سلام مسنون و فرخ خاطر شریف آنکہ ریاست کے مرتبہ سے جو عزت کہ خدائے تعالے جل جلالہ نے اس نیازمند سگ درگاہ الٰہی کو عطا کی اوسکا احسان خارج از بیان اور افضال بے شمار ہے - لیکن دل سے تم میرے عم مکرم بجائے والد معظم کے ہو مجکو ہر طرح سے تمہاری ذات پر بہروسہ ہے اور تم ریاست کے کام کو کمال خیرخواہی و دلسوزی سے جیسا کہ چاہیئے انجام دے رہے ہو اور علاوہ ازین تمنے اپنی بزرگی اور فرض منصبی کے سبب سے درمیان میرے اور گورنمنٹ عالیہ انگلیشیہ کے رشتۂ اتحاد و محبت بڑے استحکام و صفائی کے ساتھ قائم رکھا علے ہذا القیاس میرے نج کے اور ذاتی معاملات مین بھی تم اپنی بزرگی سے ایسا خیال کرتے ہو کہ بڑون کو اونکی بزرگی اور بڑائی کے لایق ہوتا ہے تم ہی اتنا خیال اور دلسوزی نکرو تو کون کرے گا کس واسطے کہ تم مین اور والد ماجد مین کیا فرق ہے والدہ اگرچہ دوسری ہین صلب اور خون ایک ہے پھر بھروسہ تم پر نہو تو کس پر ہو کسی موقع پر کو فرضنا اگر کسی اہم امور معاملات ریاست مین مجھسے کوئی فروگذاشت ہو تو جیسے کوئی بزرگ فہمایش اور نصیحت کیا کرتے ہین تم بھی اوسکا نفع اور نقصان مجکو سمجھا دیا کرو کہ یہ کام اسطرح ہونا چاہیئے کیونکہ یہ بھی تمہارے منصب بزرگی کی شان ہے نہ دوسرے کی - ورنہ اولا ایک امر مین تمنے میرے حکم کے موافق تعمیل کی گو وہ کچھ بڑی بات نہ تھی تاہم یہ بھی علامت اوسی تمہاری خیرخواہی اور بزرگانہ خیال کی میری نسبت سے ہے تم کبھی میری طرف سے کسی قسم کے خیالات اپنے دل مین مضمر مت کیا کرو اگر کوئی بات ہوگی تو نازشش پر محمول ہوگی خدانخواستہ دل سے کبھی وہ بات نہوگی اگر سماعی یا قیاسی باتون پر تم اپنے دلمین خیال کروگے تو بیشک تمہاری بزرگی کے خلاف ہوگا - جب مینے یہ خیال کیا کہ بجلدوی آپ کی خیرخواہی اور کارگذاری کے آپ کے ساتھ کیسے پیش آؤن غور کرنے سے یہ بات معلوم ہوئی کہ ایک تحریری خوشنودی کی آپ کو دون بنابرین آپ کی شان بزرگی کے موافق یہ تحریر آپکو لکھی گئی آپ اسکو سرمایۂ خوشنودی تصور کرکے ہمیشہ اپنے پاس رکھین فقط

مرقوم ۱۵ شوال ۱۳۰۱ ہجری بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ لمشافہتہ بقلم حافظ محمد ممتاز الدین -

اوسی حضور پرنور دام اقبالہ نے خاص انہین وجوہات بالا کی وجہ سے جسطرح اپنے عم مکرم حضرت وزیر اعظم بالقابہ کو پروانہ خوشنودی

مزاج عطا فرمایا اسیطرح اپنے برادران والاشان کوبھی عزت افزائی کی نظر سے خطابات جنکی تفصیل درج ذیل ہے باضافہ الفاظ (برادر بجان برابر) ایک ایک پروانہ مرحمت فرمایا۔

تفصیل خطابات

اعظم الامراء وقار الملک صاحبزادہ حافظ اسحٰق خان بہادر سطوت جنگ۔

افضل الامراء انتظام الملک صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان بہادر مظفر جنگ۔

نجم الامراء احتشام الملک صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان بہادر صفدر جنگ

ممتاز الامراء منتظم الملک صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ۔

چنانچہ نقل پروانہ حضوری موسومہ جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ بجنسہ درج ذیل ہے۔ برادر بجان برابر عزیز القدر سعادت نشان بدل عزیز و اقرب تمیز اعظم الامراء وقار الملک صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خان بہادر سطوت جنگ طال عمرہٗ۔ بعد دعوات وافیات مطالعہ نمایند۔ جوکہ تم حضور کے چھوٹے بھائی اور برادر عزیز القدر ہو تمہاری اطاعت و تابعداری سے طبیعت فیض طویت حضوری کمال خورسند رہے جیسے چھوٹون کو بڑون کی تابعداری کرنا چاہیے ویسی ہی اطاعت تمہاری طرف سے ہے اور کبھی کوئی امر خلاف مرضی سرکاری تمسے نہوا ہے اور نہو اور نہوگا تم مین جوہر لیاقت کارگذاری بھی بہت ہے اور جو کام تم سے لیاجاوے وہ تم بڑی دلسوزی اور خیرخواہی سے انجام دے سکتے ہو اور جو کام اب بھی کر رہے ہو وہ بھی بہت عمدگی سے انجام کو پہونچ رہا ہے تمنے حضور کے قیاس سے زیادہ تر اپنی لیاقت ظاہر کی اور جو کام خانگی یا ریاست کے امور ہون اون مین تم سے مشورہ اور صلاح لیگئی یا لیجاوے سو تم نے عمدہ صلاح دی اور آیندہ دے سکتے ہو اور یہ مثل صفحہ روزگار پر مشہور ہے کہ بھائی کے برابر نہ دوست ہے نہ دشمن پس دشمنی تمسے معدوم ہے اور دوستی اور خیرخواہی آشکار ہے تم اوس مثل کے لفظ اول الذکر کے مصداق ہو ہر طرح سے حضور کے قوت بازو اور مستند خیرخواہ ہو جب حضور نے یہ خیال فرمایا کہ اس تابعداری کے صلہ مین تمہارے ساتھہ کسطور سے پیش آنا چاہیے بعد غور بہتر معلوم ہوا کہ ایک تحریر دلی خوشنودی کی تمکو دیجاوے بنا بر علیہ بعین رضامندی خاطر اقدس یہ پروانہ سند خوشنودی مزاج تمکو عطا فرمایا جاتا ہے اسکو ہمیشہ باعث اعزاز سمجھکر اپنے پاس رکھو فقط المرقوم ۱۵ شوال ۱۳۰۰ ہجری بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ شانہٗ بقلم حافظ محمد یوسف میر منشی دبیر الملک۔ دستخط نائب صاحب بہادر اور اسی مضمون کے تین پروانے انہین الفاظون کے ساتھہ حضور والا سے بنام صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خانصاحب بہادر

مظفرجنگ وجناب صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدرجنگ وجناب صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب بہادر
دلیرجنگ عطا ہوئے - اوراسی تاریخ تین پروانے منجانب حضور انور متضمن خوشنودی مزاج اقدس بالفاظ جدا جدا یکے بنام
جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ و دیگرے بنام جناب صاحبزادہ احمد یارخانصاحب بہادر فتح جنگ و کرنیل عبدالرزاق
خان مرحمت ہوئے چنانچہ نقل ہر سہ پروانہ بجنسہ درج ذیل ہے - آخوی صاحب مہربان مظہر اشفاق بے پایان شمس الامرا نظام
الملک صاحبزادہ محمود خان بہادر تہور جنگ سلامت - بعد سلام مسنون واضح باد - چونکہ تم حضور کے عمزاد بھائی ہو اور تمہاری اطاعت
وتابعداری سے طبیعت فیض طویت حضوری کمال خورسند ہے اور جو کچھ حق تابعداری اور اطاعت ہے وہی اطاعت
تمہاری طرف سے ہے اوسمین کسیطرح تمہاری طرف سے فرق نہین ہے اور کوئی کبھی امر خلاف مرضی مابدولت تم سے
نہوا ہے اور نہوا اور نہوگا تم مین جوہر لیاقت اور کارگزاری بخوبی ہے اور جو کام تمسے لیا جاوے وہ تم بڑی دلسوزی اور خیرخواہی
سے انجام دے سکتے ہو اور جو خدمت ریاست کی تمہارے سپرد کیگئی اوسکو بھی بہت عمدگی سے تم نے انصرام کیا تم نے
حضور کے قیاس سے زیادہ تر اپنی لیاقت ظاہر کی اور جو کام خانگی یا ریاست کے امور ہون اونمین تم سے مشورہ اور صلاح
لیگئی یا لیجاوے تو تم نے عمدہ صلاح دی اور آیندہ بھی نیک مشورہ دے سکتے ہو اور تم ہر طرح دل خیرخواہ اور مستند
خیراندیش ہو بنا بر علیہ بجلدوی حسن کارگزاری واطاعت وفرمان برادری تمہاری کے بعین خوشنودی خاطر اقدس یہ پروانہ
خوشنودی مزاج کا عطا فرمایا جاتا ہے ہمیشہ باعث اعزاز سمجھکر اپنے پاس رکھو فقط المرقوم ۱۵ شوال ۱۳۰۱ ہجری بموجب
حکم حضور انور دام اقبالہٗ بقلم حافظ محمد یوسف میرمنشی دبیرالملک - دستخط نائب صاحب بہادر

صاحبزادہ صاحب بسیار مہربان دوستان مجمع خوبیہائے نژادان اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان بہادر
فتح جنگ ممبر کونسل صیغہ فوج سلامت بعد سلام مسنون واضح باد - چونکہ قدیم الایام عہد نواب امیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ سے
تمہاری جد امجد ووالد نمکخوار اور خیرخواہ بزرگان مابدولت واقبال رہے ہمیشہ اون سے خیرخواہی روسا ریاست وقوع مین آئین
اس وجہ سے طبیعت فیض طویت بزرگان مابدولت ونیز مابدولت خوشنود وخورسند ہے علی ہذا القیاس تمنے عہد نواب
وزیرالدولہ بہادر مرحوم سے آج تک بڑے بڑے کارہائے ریاست مثل اہلکاری اعلی وغیرہ نہایت خیرخواہی اور امانت ودیانت
سے انجام کو پہنچائے کہ مزاج حضرت جد امجد نواب وزیرالدولہ صاحب بہادر مرحوم وحضرت والد ماجد ونیز حضور مابدولت تم سے
ہمیشہ خوشنود رہا علاوہ ازین قدیم سے خاندان سرکاری سے تم قرابت قریبہ بھی رکھتے ہو اور ہمیشہ سے مطیع اور فرمان بردار حضور کے

رہے ہو کسیطرح کا فرق تمسے وقوع مین نہین آیا ہے اور تمنے اپنی تجربہ کاری اور لیاقت اور جوہر کارگزاری کو اپنی حسن خدمت
اور شایستگی سے حضور کے قیاس سے زیادہ منصۂ شہود پہنچایا اور بڑے بڑے کامون مین ریاست کے تمسے صلاح
و مشورہ لیا گیا تو تمنے عمدہ صلاح اوسمین دی ابتدائے مسند نشینی حضور بابدولت سے آج تک تم ہرطرح فرمان بردار بابدولت کے
رہے ہو تمہاری خیرخواہی اور نیک سگالی پر حضور کو یقین کلی ہے اور حضور کو تمسے یہی امید ہے کہ ہمیشہ اسیطرح خیرخواہ اور جان نثار
سرکاری رہوگے جسطرح سے تمہارے بزرگون نے رو سار سابقین کے دلین اپنی اطاعت اور تابعداری سے جگہ کی
اوسیطرح تمنے بھی اپنی فرمان برداری سے حضور کے دل فیض منزل مین جگہ پائی بنائرً علیہ بجلدوی حسن کارگزاری و اطاعت
و فرمان برداری تمہاری کے بعین خوشنودی خاطر اقدس یہ پروانہ خوشنودی مزاج تمکو عطا فرمایا جاتا ہے ہمیشہ باعث اعزاز تصور کرکے
سند اپنے پاس رکھو فقط المرقوم ۱۵ شوال سنہ ۱۳۱۰ ہجری بموجب حکم حضور پرنور دام اقبالہ شافہۃً بقلم حافظ محمد یوسف میر منشی
دبیر الملک ۔ دستخط نائب صاحب بہادر ۔

کرنیل صاحب مہربان شیخ عبدالرزاق خان بہادر سلامت ۔ بعد سلام مسنون واضح باد تمہارے متعلق جو کام کیے گئے جیسے کہ
صیغۂ فوج یا متعلق ڈیوڑھیات کا اون کامون کو تم نے ایسی کارگزاری اور خیرخواہی کے ساتھ انجام دیا کہ جس سے طبیعت
حضور انور تم سے نہایت خوشنود ہوئے اور ڈیوڑھیات کا کام جو کہ بڑے ذمہ داری کا ہے کمال امانت اور دیانت سے
جسطرح کہ حضور کو تم سے یقین تھا تمنے کیا طبیعت بابدولت و اقبال بدین وجہ تمسے خوشنود و رضامند رہے ۔ اگر سوا ئے
ان کامون کے دوسرے کام بھی تمسے نہ لیے جاتے تو اون کامون کو بھی تم بخوبی انجام دے سکتے تھے اور جو کہ قدیم سے
تعلق ڈیوڑھیات کا تمہارے گھرانے مین چلا آتا ہے تم نے اپنی باپ کے لیاقت اور فراست کو پوری طور سے بتادیا اور
اپنی لیاقت کا بھی ثبوت پورا ظاہر کردیا علاوہ ازین محلات کے جاگیر کا بھی جو تمنے انتظام کرکے آمدنی کو ترقی دی اور رعایا
کو خوش رکھا یہ امر مزید تر تمہاری کارگزاری کا باعث ہوا بنائرً علیہ یہ پروانہ سند خوشنودی مزاج تمکو عطا فرمایا جاتا ہے اسکو باعث اعزاز
سمجھکر اپنے پاس رکھو فقط المرقوم ۱۵ شوال سنہ ۱۳۱۰ ہجری بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ بقلم حافظ محمد یوسف میر منشی دبیر الملک ۔

اسی ایام مین خانصاحب محمد آصف خان پرگنہ علی گڈہ کی ناظم مقرر فرمائی گئی اور صاحبزادہ محمد صابر علیخان اولاً پرگنہ مذکور کے پیشکار تھے
دریغو الا پرگنہ سرونج کی منصفی پر مامور ہوئے سید وحیدالدین صاحب نائب ناظم عدالت دیوانی پرگنہ چھبڑا گوگور کے منصف ہوئے اور بجائے انکے حافظ عبدالقادر مامور ہوئے
شریف احمد نائب وکیل سرکار حاضر باش رزیڈنسی شرقی راجپوتانہ تحصیلداری پرگنہ سرونج پر مقرر ہوئے بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ

۱۳۰۸ سنہ ہجری مطابق پنجم اگست سنہ ۱۸۹۱ء یوم چہارشنبہ بجشن سالگرہ بندگان فیض گنجور دام اقبالہ خاص دیوان خانہ میں چار بجے دن کے ایک دربار عالی شان منعقد ہوا - اس دربار میں جملہ صاحبزادگان والاشان و جاگیرداران و معززان و اہلکاران ریاست بلباس ہائے رنگین حسب دستور قدیم مجتمع تھے بعد ادائے رسوم سالگرہ جملہ حاضرین دربار نے پیشگاہ حضور کرامت ظہور میں نذریں پیش کیں آداب سلامی سے ہوئیں اس تقریب فرحت ترتیب میں مؤلف نے یہ قصیدہ کہکے پیش گاہ حضور والا میں پیش کیا ہ

ز گم گشتن بہم جامے رسانم ۔ سراغ خود بہ عنقا می رسانم
پیام شوخیٔ چشم سیاہش ۔ غزالان را بصحرا می رسانم
منور خود می برم از داغ دستے ۔ بعالم شمع آسامے رسانم
دل از کف بردو نقد جان طلب کرد ۔ باو گفتم بایمامے رسانم
من آن سیلم کہ ہر خار و خسے را ۔ کشان از رہ بدریامے رسانم
برائے چشم مجنون سرمہ امروز ۔ ز گرد راہ لیلامے رسانم
شہادت نامۂ خود را چو لالہ ۔ بمہر داغ سودامے رسانم
چنان سیگریم از ہجرش کہ آبے ۔ ز سر یک نیزہ بالامے رسانم
بسر پیچیدہ ام سوداؤ در دل ۔ تمنا بر تمنامے رسانم
فغان ناتوان دارم کہ او را ۔ بدشواری بلبہامے رسانم
خجالتہا بمژگان تر خویش ۔ بصد ابر گہر زا میرسانم
بسے کہ چرخ مینائی ستیزد ۔ کہ من سنگے بمینامے رسانم
ترنگے از شکست شیشۂ دل ۔ بگوش سنگ خارامے رسانم
کمند پیچ و تاب نالۂ شوق ۔ ببام چرخ خضرامے رسانم
دلم در سینہ بے ساقی کباب ست ۔ بلب کے جام صہبامے رسانم
بیفتد تا در و عکس رخ یار ۔ بہم قلب مصفامے رسانم
بہر نو رستہ سروے در گلستان ۔ خبر زان قد زیبامی رسانم

دلِ بیتاب را مانندِ سیماب
بآن آئینہ سیما میرسانم

بکنعان مے برم یوسف عزیزی
قیامت بر زلیخا میرسانم

چو شانہ ہر سحر بادا باد دستے
بآن زلفِ چلیپا میرسانم

گرفتم بافرنگی زادہ اُنسے
دعا باگبر و ترسا میرسانم

سلام دل طپید نہائے لبسمل
بہ تیغش بے محابا میرسانم

منم نخچیرِ ناوک خوردہ ناز
بقربان گاہ خود را میرسانم

متاعِ کشورِ آسودگے را
اگر خواہی بہ یغما میرسانم

سرِ عجز و نیازے از طپیدن
بآن خاکِ کفِ پا میرسانم

ز نیرنگ و فسونِ او نویدے
برِ گلہائے رعنا میرسانم

نمک پروردۂ اشکست زخمم
او و راحت باعضا میرسانم

بکعبہ میدمم ناقوسِ رہبان
خلیلے در کلیسا مے رسانم

شمار آرم اگر من خود نسب را
ز آدم تا بحوا مے رسانم

کلامِ خویش را در نفی و اثبات
بحکمِ لا و اِلّا مے رسانم

ملال از ناخنم دل مے خراشد
باوجِ عرش غوغا مے رسانم

فلک با من خصومت مے نماید
منش کے رنج و ایذا میرسانم

ز بیدادِ سپہرِ سفلہ پرور
برِ نواب خود را میرسانم

امین الدولہ کز الطاف و عدلش
من این فرمان بطغرا میرسانم

نہیبِ دولت و اقبالش از ہند
سوے بصرہ و بخارا میرسانم

ز استحکامِ دینِ او تزلزل
ببام و طاقِ کسرا میرسانم

بآبِ تیغِ اسلام قویش
بنائے لات و عزّا میرسانم

سکندر شد یکے آئینہ دارش
من این ہیبت بدارا میرسانم

کفِ بحرِ نوالش گر نہ موج … بہم لولوئے لالا سیر سانم
از و من ہرچہ خواہم بخشد امروز … نئے گوید کہ فردا سیر سانم
لوائے نعمتِ او گر بر آرم … شکست از وے باعدا سیر سانم
ز گلشن زارِ خلقش بوئے آرم … بمغزِ ناشکیبا سیر سانم
از ان قندیکہ لب گستم بمدحش … بطوطی شکر خامے رسانم
خبر از بذلِ دست زرفشانش … بکبرا علے داد نامے رسانم
ز باغِ مدحِ او گلدستہ بستم … برنگِ تحفہ ہر جامے سیر سانم
ضیا زین آفتابِ عالم امروز … بشام اہلِ دنیا مے رسانم
ملائک لب بآمین مے کشایند … سخن را بر ثریا مے رسانم
فزونش باد عمر و جاہ و اقبال … نویدش روز و شبہا سیر سانم

بتاریخ سی ام ماہ اگست سنہ ۱۸۹۱ء یوم یکشنبہ میجر تہارٹن صاحب بہادر پولیٹیکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک فائز دار الریاست ہوئے اتواب سلامی حسب معمول سر ہوئین۔ بابو نایک راؤ صاحب ممبر کونسل صیغہ خزینہ وغیرہ جوکہ بحصولِ رخصت سہ ماہ و پانزدہ روز بجانب پونا گئے تھے نہضت فرمائے دار الریاست ہوئے۔ بتاریخ ششم ماہ ستمبر سنہ ۱۸۹۱ء یوم آدینہ وقت مغرب میجر تہارٹن صاحب بہادر پولیٹیکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک معاودت فرمائے چہاونی دیولی ہوئے۔ بتاریخ ہفتم ماہ مذکور سنہ صدر روز شنبہ نو بجے دن کے مولف کو پیشگاہ سرکار والا سے بنظر مزید قدردانی و عزت ازا ائے خلعتِ ہفت پارچہ و صد روپیہ نقد مرحمت ہوا چنانچہ مولف نے بتقریب عطائے خلعت بطور شکریہ یہ قطعہ عرض کرکے حضور مین پیش کیا قطعہ

بخششی تو پر و بال بخیر بے پر و بالے … بے پاؤں سے از تو بعالم سر و پا یافت
دستِ کرم تست گہر بار سحابے … شہرت ز کجا تا بکجا او لبنجا یافت
آنکس کہ لبِ شکوہ از بخت سیہ داشت … از پرتوِ مہرِ تو چو خورشید ضیا یافت
بے شبہ بر و سایۂ الطاف تو بود ست … این فیضِ سعادت کہ پر و بالِ ہما یافت

تاکس کہ سرِ خویش زدرگاہ تو پیچید — ذلت ہمہ جا یافتہ عزت کجا یافت
احسانِ ترا آنکہ نیاورد بجا شکر — رائش بعوابِ بی شرم بلکہ خطا یافت
کلکم کہ ثنا گفت سر مشغولِ دعا شد — تاثیرِ قبولے زخدا او بدعا یافت
بر مسندِ اقبال تو باشے متمکن ہر دو تو — بدخواہِ تو بود آنکہ در آفاق سزا یافت
دامانِ کرمہاے تو ہر گز نگزارد — حاجت نہ برد آبرو از بخت ترا یافت

اِسی ایام مین ماہ مارچ ۱۸۹۲ء بندگان حضور فیض گنجور دام اقبالہ بنظرِ رفاہ رعایا و برایاے دیہات ٹونک وعلی گڈہ کا دورہ فرمایا -
ٹونک کے دیہات مین سات مقام کئے ہر مقام پر لطلبی پٹیل وپٹواریان وصیغہ داران ودیگر رعایاے وبرایاے مواضع
کے دُکہہ درد کا حال دریافت کیا جس کسیکا استغاثہ پایا اوسکے انصاف کیلئے احکام تحریر جاری فرمائے بعض کے استغاثہ
کو محکمہ محتشمہ کونسل مین اور بعض کے نظامت ہائے پرگنات وصیغہ جوڈیشل مین تفویض کئے اور بعض مقدمات
کو بنفس نفیس طے فرمائے ناظمان ہر دو پرگنات بہی ہمراہ حضور تہے پرگنات ٹونک مین (۲۴) مقدمات اور پرگنہ
علیگڈہ مین (۵۷) مقدمات فیصل فرمائے - پرگنہ ٹونک مین (۲۵۵) اور پرگنہ علی گڈہ مین (۹۲) دیہات کے رعایا
کا حال دریافت فرمایا گیا - چار مواضع اور دس چاہ جدید پرگنہ ٹونک مین اور ایک موضع اور چار چاہ جدید پرگنہ علیگڈہ مین
اندرین دورہ آباد اور کندہ ہوئے - اور پرگنہ علیگڈہ مین ایک تالاب شکستہ کے درستی عمل مین آئی - چونکہ ہر دو پرگنات مذکورہ
بالا مین لکڑی کم ہے خصوصاً درخت انبہ نہایت ہی کم ہے اِس خیال سے حضور والا نے اشتہارات توسل نظامات جاری
فرمائے کہ ہر ایک چاہ کے مالک کو ترغیب دلائی جائے کہ اپنے اپنے چاہات پر چار چار پانچ پانچ درخت انبہ لگائین اور
اوسکے اثمار سے مالکانِ چاہات فائدہ اوٹہائین چنانچہ اِس حکم سے اون لوگون نے اطلاع پاکر تعمیلِ حکم مین کوشش کی -
اِسی ایام مین حضور والا نے حسب مشورۂ کپتان (ٹی - سی - پیرس صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ محکمہ بندوبست ریاست
ہٰذا رقم بقایاے دار الریاست جوکہ سالہا سال سے ذمۂ اسامیان وکاشتکاران دیہات ہر چہار پرگنات مفصلۂ ذیل واجب
الطلب تہی قریب ڈیڑہ لاکہ روپیہ کے بدین تفصیل معاف فرمائے -

پرگنہ نیماہیڑہ	پرگنہ سرونج	پرگنہ چہبڑہ	پرگنہ پڑاوہ -
۴۳ر۶ پائی	۶ر۹ پائی	۱۲ر۹ پائی	۱۲ر۶ پائی

ان ایام مین مؤلف کا دیوان اردو مسمی بہ خیابان خیال مطبع محمدی ٹونک مین طبع ہوا چنانچہ قطعۂ تاریخ من نتائج افکار گہربار سرآمد شعرائے مستند نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سلمہ القوی یادگار ہے ۵
۱۳۰۹ھ

کرد تصنیف دہ چہ دیوانے ۔ آبروے شاعر سخن آرا ۴

سال طبعش اسد زعم کردم ۔ مصدر الفت و محبت زا

۱۳۰۹ھ

اسی سال مین شادی دیگر فرحت از جناب صاحبزادہ محمد شیر علیخانصاحب بہادر شرر با حبیبۂ رضیہ جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خانصاحب کپتان توپخانہ بصد حسن احتشام و کروفر بالا کلام معرض ظہور آئی - چنانچہ قطعۂ تاریخ اندرین تقریب سرآمد شعرائے مستند نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سلمہ القوی سے یادگار ہے ۵

شرر کو تیرے افضال و کرم سے خالق اکبر ۔ عروسان مقاصد کی ہمیشہ رونمائی ہو ۴

بوقت عقد یہ دل نے کہا مجھسے بعد شادی ۔ پے تاریخ اسد کہدو - مبارک کتخدائی ہو

۱۳۰۹ھ

اس تقریب فرحت قریب مین مؤلف نے یہ دو سہرے کہے ۵

سر پہ اوس مہر تجلی کے جو باندھا سہرا ۔ بنگیا نور سے رشک ید بیضا سہرا

تو وہ ہے رشک قمر تیرے زیبا ہے ۔ تار خورشید کا طرہ ہو تریا سہرا

سر سے لے تا بقدم کیون نہ بلائین جہک کر ۔ شکل یوسف ہے تو اور فخر زلیخا سہرا

مہر تابان ہے ترا رُخ مہِ کامل ہے جبین ۔ شام گیسوے سیہ نور کا تڑکا سہرا

گوری گوری تری صورت ہے بہو کا عارض ۔ پیاری پیاری تری عادت ہے پیارا سہرا

آب و تاب اسکی بڑہی رخ سے ترے اے یم حسن ۔ لہرین لیتا ہے بڑا صورت دریا سہرا

موے سر شب ہین تو ہے سرخی رخ رنگ شفق ۔ طرہ ہے نجم سحر نور کا بجگا سہرا

ایک تو پہلے ہی رکھتا تھا جواہر سے چمک ۔ اور بہی عارض پر نور سے چمکا سہرا

شب نے تیرے لئے انجم سے بنائی بدہی ۔ روز نے نور سحر سے لیکے بنایا سہرا

ہوئی شادی سے مریضان محبت کو شفا ۔ باندھکر آیا جو وہ فخر مسیحا سہرا

آبرو آیا نظر نور کا عالم سب کو ۔ سر پہ نوشہ کے جواہر کا جو باندھا سہرا

سہرا دیگر

باندھا کس گلشنِ خوبی نے ہے سر پر سہرا — ہے جو رشکِ چمنِ خلد سراسر سہرا
جب کہ باندھا ہے یہ نوشاہ کے سر پر سہرا — ہو گیا زلف کی خوشبو سے معطر سہرا
چرخ پر چرخ نکیوں رشک سے کھائے خورشید — رخِ روشن پہ ترے دیکھ کے پُر زر سہرا
صدقے قربان یہ ہوتا ہے نہیں ہلتا ہے — کبھی نوشاہ کے سر پر کبھی رخ پر سہرا
آج پیشانیٔ روشن سے جو سب چمکے انور — سلک ہو ہو کے بنے وہ ترے سر پر سہرا
نیک ساعت میں جو نوشاہ کے سر سے باندھا — اپنے بیگانوں کی قسمت کا ہے اختر سہرا
تیرے رخسار سے وہ رشتۂ الفت سے بڑھا — کہ جدا اس سے نہیں ہوتا ہے دم بھر سہرا
باغِ عالم میں رہیں تاکہ عنادل اور گل — یا الٰہی رہے عشرت کا ترے سر سہرا

آبرو کی ہے دعا حق سے یہی شیر علی
کتخدائی کا مبارک ہو ترے سر سہرا

مؤلف نے یہ اشعار اندرین تقریب فرحت قریب لکھے۔

بنغمہ بار دگر در چمن ہزار آمد — شگوفہ آمد و گل آمد و بہار آمد
کشود باد صبا عطر دانِ غنچہ بباغ — دماغ خوش شد و دل خرم بروزگار آمد
فشاند غالیہ سنبل چنان ز طرۂ خویش — ہوا ز نکہت آن نافہ مشکبار آمد
سبوئے غنچہ ز صہبائے رنگ و بو پر یافت — کہ گل بباغ بخمیازۂ خمار آمد
دکان طرۂ شمشادِ نو بہار کشود — بامتحانِ صبا نافۂ تتار آمد
دلم چو غنچہ بگلشن سرائے سینہ شگفت — کہ ایمن از رہِ تشویش خار خار آمد
جہان ز خرمے تازہ بست آئینے — کہ دورِ جامِ مئ عیش بے شمار آمد
ز گرد رہگذرش چشمِ داغ بینا شد — کہ در چمن بتماشائے لالہ زار آمد

نشست شیر علیخان بتخت نوشاہی — زبخت دولت بیدار در کنار آمد
چو گل زشادی نگنجد به پیرہن زیبا است — کہ رنگ بزم عروسے چو لالہ زار آمد
سپاس خالق عالم کہ نوشہ زی جاہ — سخن شناس وسخندان شعار آمد

قطعہ تاریخ کتخدائی جناب صاحبزادہ محمد بشیر علیخان صاحب بہادر بشر من نتائج افکار محمد ابراہیم خان نرہر خلف منشی محمد خان مینو ڈاکٹر دارو غہ سائر امیر گنج ؎

مبارک یہ شادی جناب بشر کو — خوشی جسکی ہر سمت ہم دیکھتے ہین
پئے سال اے رمز دل سے یہ نکلا — بہم زہرہ و مشتری اب ہوئے ہین
۱۳۰۹ھ
گرچہ پیر نود سالہ لبیر دستجیے نیست — این ماتم سخت کہ گویند جوان مرد

افسوس صد افسوس کہ بتاریخ شانزدہم ماہ ذی الحجہ ۱۳۰۹ھ ہجری مطابق یاندہم ماہ جولائی ۱۸۹۲ء صاحبزادہ محمد مسعود خان خلف صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ نے عین عالم شباب مین بعارضہ ہیضہ انتقال کیا - اِس واقعہ جانکاہ وحادثہ ناگاہ سے علاوہ والدین کے ہر ادنٰی و اعلٰی کو سخت رنج والم ہوا - چنانچہ شاعر نازک خیال سخنور بے مثال مولوی محمد غضنفر علیخانصاحب خلف الرشید مولانا محمد نجیب علیخانصاحب مرحوم ومغفور نے اِس تعزیت مین یہ اشعار بطور مرثیہ کہے ہین اس مقام پر درج کیے جاتے ہین ؎

آیا سر دراد و دین پرورا — گہر درشناسا و گوہر درا
ستودہ بتار و پسندیدہ کار — ہنر پرورا و ہنر پرورا ن شکار
بجا دیدہ ما نے بکام و بجاہ — نیاید دگر گوشگیے بر تو راہ
پس ار زندہ بس راد اسلام دین — کہ پیکر کش بندگی شد ہمین
لعبد حسن غضنفر دسے گوشدار — کہ دارد گلہ از کف روزگار
ہما ناکہ نیرنگ گردون دون — بکار آورد بازیئے واژگون
گہر را ز دریا بچاک آورد — بدیزون صدف زیر خاک آورد
برد آب گوہر بزیر غبار — سزاوار ذرا کند خاکسار

گلستان سپارد بدستِ خزان — ز بلبل بگلشن نماند نشان

ببخشد چو ناچار چیزے بکس — بناگاه بستاندش باز پس

نه عهد استوارش نه پیمان درست — وفا نیستش همه روسپی وار سست

نه آهنگِ آزرم نه روئے مهر — برافروخته جوینده چهر

برآهیخته تیغِ تیزِ بحز — رسیده جهان را ببالاے سر

سر و کار او جز بخونریز نیست — بکس جز بدشش خیز دآمیز نیست

سزا از پر رفتن همه خوے اوست — سراسر زبوے بہ نیکوے اوست

کُشن بازیش زنده کردن هلاک — فلک پایگان را سپردن بخاک

ز شاهانِ بازو فرتاب و جاه — ز کشورکشایانِ انجم سپاه

ز گردان و مردانِ با نام و ننگ — ز پیلانِ هیجا و شیرانِ جنگ

ز پیغمبرانِ گرامے نژاد — نمایندگانِ رهِ دین و داد

ز خورشید رویانِ عابد فریب — بیغما برانِ قرار و شکیب

ز دلدادگان وزدوارستگان — بزنجیرهٔ گیسوے بستگان

دگرها که باشند از هر گروه — همه گرچه بودند بر پا چو کوه

بانجام جائے همه شد مغاک — رسیدند از دستِ جورش بخاک

دریغا که از چرخِ وارون خرام — همین است پایانِ گیتی تمام

خردمند داند کزین چاره نیست — وزین بر فلک هیچ پیغاره نیست

که این شیوه اش در سرشت آمده — نه از خواهش و کار و کشت آمده

همانا که یزدانِ دانش فروز — ز شب روز و هم شب برآرد ز روز

ازین شادی و غم درونِ جهان — کند بندهٔ خویش را امتحان

اگر بنده پوید براهِ رضا — دهد برترین پایگاهش جزا

بدینسان ده بهتر منش بدل / بعقبیٰ بے نوش بخشد محل
بغیر جمیلش با جرِ جلیل / شود بنده را بنده پرور کفیل
زہے داد گر پاک و برتر خدا / همه دور از ضد و همسر خدا
یگانه بذات و یگانه صفات / بری از مکان و بری از جهات
برین لاکواے سہ دری با خرد / نباید ترا پیش گه روز بد
توانی که این صدمهٔ ناگہے / که آمد بر آن صاحبِ فرّہے
همانا بجز خواست تقدیر نیست / که بر دفعِ آن هیچ تدبیر نیست
بناچار باید بآن ساختن / بآسانیٔ کار پرداختن
گرفتن پسندیدهٔ راهِ شکیب / نرفتن ازین بر فراز و نشیب
بفرمانِ یزدان بایسته بود / بشائستگی سر نهادن بزود
بتسلیم حکمش رضا خواستن / ثباتِ قدم بر قضا خواستن
وگر غم بود خشم بر کردگار / که شد غیر دلخواه زو آشکار
چو انیست معنیٔ غم در نهان / غم و کفر گویا بود توأمان
گناه تو آمرزد آمرزگار / ترا دارد از هر الم بر کنار
نه بینی سگے انچه دلخواه نیست / که جز نورِ ایمان بتو راه نیست
نگوئیم فلک جانستانی بدست / دریغا که مرگِ جوانی بدست
بتیر جوانی مهین زادهٔ / بباغِ مهی سرو آزادهٔ
ببین گلبنِ گلشنِ فرّهی (معنی میدان ۱۲) / شگفته گلے گلستانِ شہے
ندیده جهان را جهان تیره کرد / بدردِ درون چشمها خیره کرد
پدر را ز غم داغ بر دل نهاد / بمادر ز خون سیلِ ماتم گشاد
دریغا که بنگاه عیش و طرب / بماتم سیه گشته مانند شب

دریغا کہ این نوعروس بغم
چہ ہا زار افتادہ اندر حرم

دریغا درین عمر او بیوگی
پئے صبر آموختن شیوگے

ازین سان برا عمام و خویش و تبار
زغم ہا بانبار افتادہ بار

ہمہ را خدا صبر روزی کناد
زنیکو ترا زوے نمایاد شاد

بیامرز و آن کوچ فرسودہ را
بنجشد لفردوس آسودہ را

سراسر ورا داد و دانش درا
ندانم کہ من چون ستایم ترا

تو ور چہارگانہ صفات کمال
نہ برگشتہ از رہ اعتدال

ہمہ انچہ گفتم تو دانا تری
بضبط فضائل توانا ترے

نہ پندارمت صبر بگذاشتی
نہ بے شرع گہ گام برداشتی

ولیکن بر آئین اہل جہان
برون شد زکلک غم داستان

خدائے بشادی زداید غمت
نہد بر دل ریش زامرہمت

بہ بخشد ترا پاک نعم البدل
دہد انچہ خواہی زیزدان اجل

بود دوستت شاد و فرخندہ کام
عدوے تو بادا بخوارے مدام

بحق محمد علیہ السلام ﷺ
باولاد و اصحاب والاحترام

بتاریخ مذکورہ بالا سنہ صدر خانصاحب محمد مستجاب خان خسر جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب افسر صیغہ پولس پرگنات نے بعارضہ ہیضہ انتقال کیا۔ اسی تاریخ مؤلف کی ہمشیرہ کلان نے بامراض چند در چند اس جہان فانی سے بملک جاودانی جنت اقامت پائی ہا جنابہ مرحومہ خاندان قادریہ میں حضرت راج شاہ صاحب سوندہوی کی مریدتھین اونکے خاندان کا یہ شجرہ ہے۔

شجرۂ عالیۂ خاندان قادریہ

حمد بیحد بذات پاک احد
ہست اولم یلد ولم یولد

ہر گیاہے کہ از زمین روید
وحدہٗ لاشریک میگوید

میزند بانگ قمر از ہر سو
نغمۂ لا الٰہ الا ہو

همه چه بینی همه بطاعت او — مرغ و ماهی است در اطاعت او

کرد پیدا بلندی و پستی — خالق نیستی و هم هستی

نیست را هست می‌کند در دم — هست را باز می‌برد بعدم

خاک را می‌برد بعالم پاک — پاک را خوار می‌کند چون خاک

جابجا نور اوست جلوه نما — چشم باطن بود اگر بینا

نور او بود ذات پاک نبی — نام پاکش محمد عربی

باعث آفرینش افلاک — شد ملقب به سید لولاک

قصر عرش است شه نشین او — آسمان برین زمین او

بام چرخ است آستان او — طارم لامکان مکان او

اشرف الانبیا حبیب خدا — سرور کائنات صل علی

یعنی از بعد آن رسول زمن — پدر مادر حسین و حسن

پس پی حضرت علی که نبی — بعد آن گفت لحمک لحمی

وز برای حسین لب تشنه — غرقهٔ آب خنجر و دشنه

با امام انام زین عباد — بهتر باقر خجسته نهاد

از پی جعفر امام امم — موسی کاظم شه عالم

پس پی حضرت امام رضا — بعد معروف کرخی والا

بحق حضرت سری سقطی — بعد شیخ جنید بغدادی

پس پی شبلی که هست راهنما — با بو الفضل افضل الفقرا

با بو الفرج شیخ طرطوسی — معدن علم و مخزن معنی

از پی بو الحسن علی که از و — هست هنکار را کمال گرو

از پی بو سعید مخدومی — بجناب محیی دین نبی

از پئے آنکہ عبد رزاق ست ۔ در فنِ فقر نیز طاق ست

با بو صالح آنکہ کان صفاست ۔ صلحا را ہمہ درس ازو است

بعدِ او بعد محی دینِ ما ۔ بعدِ آن سیدِ محمد را

از پئے سیدِ حسن خواہم ۔ بحقِ سیدِ محمد ہم

پس پئے سیدِ علی ولی ۔ لعبادات سیدِ موسی

از پئے آنکہ سیدِ حسن ست ۔ بطفیلش کہ سید احمد ہست

پس بشیخِ جہان بہاؤ الدین ۔ رہبر و رہنمائے دینِ متین

از پئے شیخ ابرج ابراہیم ۔ شاہِ ملکِ صبوری و تسلیم

پئے شیخ محمد (عرف شیخ پیاری) مسکین تُو ۔ بحرِ شیخ زمان ضیاء الدین

پس بشاہِ جمال نیک خصال ۔ بحرِ سید محمدِ خوشحال (کالپی)

بحرِ شیخ محمد افضل ما (الہ آبادی) ۔ بطفیلِ محمدِ یحییٰ (عرف شاہ خوب اللہ الہ آبادی)

پئے شاہ محمدِ فاخر (الہ آبادی) ۔ شاہ اوحد پیش کہ شد طاہر

پس بشاہ غلام جیلانی ۔ از پئے اسمعیل لاثانی

بہ نیاز فقیرِ بے توقیر ۔ کہ منم راج شاہِ پُر تقصیر

قلمِ عفو کش بعصیانش ۔ چاک کن نامۂ گناہانش

قادرِ مطلق ست ذاتِ تو ۔ کرم و عفو از صفاتِ تو

ہست لطفِ تو عام و بیحد و مر ۔ چہ تعجب گناہ بخشی اگر

راج شاہا رہِ رضا برگیر ۔ کہ بود بر رضا طریقِ فقیر

قولِ روزِ الست داری یاد ۔ گفتہ بودی بلیٰ تو اے ناشاد

پس ہمہ کار خود با و بگذار ۔ بندگی کن ترا بحکم چہ کار

بندۂ تو مگر نہ معبودے ۔ بودِ خود را بدان بنا بودے

خاک شو پیش ازان که خاک شوی ۔ تا ز جمله گناه پاک شوی

بر نیاید ز خاک آوازے ۔ پس همین بیت اندرین رازی

ایضاً

اے غنی ذاتِ تو از حمد و ثنا ۔ در صفاتت دا همه هم نارسا

اے بری حمد تو از ادراکِ ما ۔ شکرِ تو بیرون ز استدراکِ ما

مے توان آرم ثنایت در ضمیر ۔ گر بتابد ذره بر مهرِ منیر

چون ثنائے تو شود از من ادا ۔ تو شهنشاهے منم ادنیٰ گدا

پس همه بهتر که در درگاهِ تو ۔ عجز ها سازیم در سر در راهِ تو

هر دمے با دلِ پُر سوز و ساز ۔ التجا سازیم با عجز و نیاز

یا خدا بهرِ رسولِ مصطفیٰ ۔ یا خدا بهرِ علیِ مرتضیٰ

یا خدائے لایزال ذوالمنن ۔ از برائے خواجهٔ نامی حسن

از برائے خواجه داؤد طے ۔ آنکه راهِ معرفت را کرد طے

از پئے معروف کرخی شیخ دین ۔ جائے او خلدِ برین باشد یقین

از برائے حضرت سری که او ۔ یافت اسرارِ طریقت مو بمو

از پئے شیخِ جنید بے مثال (سقطی) ۔ از پئے شیخ محمد خوشخصال

بعدِ آن کو در عبادت (بغدادی) بیگمان ۔ گشته عبدالله نامے در جهان

بعدِ آن کانرا ابو اسحق نام شد ۔ در نکوئے بوده است اندر انام

از برائے حضرتِ خواجه حسن ۔ نازکی آمد خطابس در زمین

بعد قطب الدین قطبِ دین ما ۔ از پئے عبدالکریم اولیا

از برائے خواجهٔ عبدالسلام ۔ آنکه جائے او بود دارالسلام

بعد صدر الدین والاشان فقیر ۔ از پئے شیخ شهاب الدین کبیر

بہرِ فخر الدین کبیر پیرِ ما — رہنما و پیشوا و پیرِ ما

از پئے حق گو شہاب الدین شاہ — بہرِ شاہ بدرِ عالم دین پناہ

از پئے شیخ حبیب شاہ دین — کرد تلقین جملہ اسرارِ دین

از پئے شیخ بدیع الدین کہ آن — در جہان شد قبلہ گاہِ راستان

از برائے بو محمد باصفا — آنکہ بود از پیروانِ مصطفیٰ

از برائے عبد جیلی یا خدا — وز برائے شاہ نور باخدا

شاہ احمد بہرِ آن اصحابِ وی — پس غلام شاہ جیلانی پئیش

بہرِ اسمٰعیل مہدی مولوی — آنکہ بودہ پیرِ دینِ نبی

از برائے انکسارِ خاکسار — یعنی عجز راج شاہِ جان نثار

رحم فرما اے خدائے ذوالمنن — کن عطایش دردِ عشقِ خویشتن

غیر ازینش نیست یارب مدعا — کن عطا دردِ عشق قطع ماسوا

زین جہانش خاتمہ بالخیر کن — وقتِ مرگش ترکِ حبِ غیر کن

اسی ایام مین جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب بہادر ماموں حضور پُر نور دام اقبالہ کے نے بمقام گنگراج کنارہ رود بناس پر بنگلہ تعمیر فرمایا۔ جناب نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سنے اوسکا یہ قطعۂ تاریخ کہا ہے

محمد خان بہادر کرد تعمیر — مکانے بر لبِ دریا خوش اسلوب

اسد کم کن سرِ آب از پئے سال — بسا زیبا بسا تحفہ بسا خوب

۱۳۰۹ھ

اور اسی ایام مین جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف کے مشکوئے دولت و اقبال مین فرزند سعادت پیوند تولد ہوا۔ صاحبزادہ محمد عباس خان نام رکھا گیا۔ چنانچہ نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد نے یہ قطعۂ تاریخ ولادت کہا ہے

چون محمد خان بہادر یافتہ — نور چشم از فضل و لطفِ کردگار

گفت ہاتف سالِ تاریخش اسد — شاد ماند نورِ چشم با وقار

۱۳۰۹

حیف صد حیف اوس مولودِ مسعود نے بعمر سہ سالہ اس جہان فانی سے بملک جاودانی رخت اقامت باندھا (داغِ محمدی)
۱۳۰۹ھ

مادۂ تاریخ رحلت ہے۔

بتاریخ ہیجدہم ماہ ذی الحجہ ۱۳۰۹ھ ہجری مطابق سیزدہم ماہ جولائی ۱۸۹۲ء حسب الحکم حضور فیض گنجور دام اقبالہٗ شفاخانہ قصبہ چھبڑہ مین بغرض رفاہ عام کھولا گیا چنانچہ شیخ انوار الدین صاحب ناظم پرگنہ چھبڑہ علاقہ ٹونک اسپیچ بابت افتتاح شفاخانہ یون تحریر فرماتے ہین۔ اے حاضرین جلسہ ہزار ہا شکر بدرگاہ حق جل وعلی وسپاس بیحد وبیعد بدرگاہ خلاق ارض وسما کہ ہمارے آقاے نامدار خداوند نعمت کسریٰ نصفت سکندر شوکت حضور فیض گنجور امین الدولہ وزیر الملک جناب نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر صولت جنگ - جی - سی - آئی - ای - دام اقبالہٗ وضاعف اجلالہٗ کی رعایا پروری وعدل گستری شہرۂ آفاق ہے جیسی کچھ غور وپرداخت ورفاہ رعایا وبرایا کی حضور لامع النور دام ملکہٗ کو منظور ہے - وہ اظہر من الشمس وابین من الامس ہے - مین اوسکی تشریح اور بیان سے مجبور ہون اور اون سب کی شمار کو ایک مدت ومہلت درکار ہے - منجملہ اونکے قدرے قلیل جو اسوقت میری زبان پر ہین آپ صاحبون کو یاد دلاتا ہون کہ انتظام پیمایش مین کسقدر رعایت وآسایش رعایا کی مرعی فرمائی گئی ہے - ہزار ہا بیگہ اراضی چاہی دبارانی وافتادہ جو عرصہ دراز سے کاشتکاران کی ذمہ بندہی تہی وہ سب ایک قلم علیحدہ فرمائی گئی - دوم رقومات ابواب خرچ وغیرہ جو کاشتکاران کے کہاتون مین زمانِ سابق سے بندہی چلی آتی تہی - وہ سب معاف فرمائین - سوم ہزار ہا روپیہ باقیات سنوات عین المال لغایت سنہ ۱۹۴۲ رعایا کو بالکل معاف ہوئی - چہارم حسب حیثیت دیہہ چہوٹ سے رعایا کو خوش دل فرمایا گیا - اور علاوہ اسکے طرح طرح کے رعایتین اس پیمایش مین رعایا کے واسطے رکہی گئی ہین - پنجم اجراے دستور العمل سائر سے کیسی کیسی آسانی وتخفیف حاصلات سائر مین تجویز فرمائین کہ روز اجراے دستور العمل سے جملہ تجار وبیوپاریان کمال شکر گذار وخوشدل ہین - ششم رقم ماپہ وذن کشی خرید وفروخت مال جو قدیم سے مروج تہی وہ بالکل معاف فرمائی - ہفتم واسطے آسانی ورعایت تجار وبیوپاریان کے رقم راہداری فرمائی - ہشتم - واسطے بہبودی وآرام ورفع تکلیفات وداد رسی رعایا وحق رسی مظلومان ہر ایک محکمہ کے اہلکار وحکام علیحدہ مامور فرماے تاکہ امورات رعایا ومعاملات رعایا کی بلا توقف درستی پذیر ہوتی رہین علی ہذا القیاس دیگر ہزار ہا پرورش واقسام نوال بخشش عالیجاہ کی بحال رعایا مبذول ومرعی ہین اور صدہا چشمہ فیض خاص رعایا پروری کی نظر سے اجرا فرماے گئے کہ جنکی آبیاری سے ممالک محروسہ رشک چمن وہمسر گلشن ہین - حاضرین جلسہ ہر فرد بشر کو بکمال خوشدلی وخوش اسلوبی شکریہ ادا کرنا واجب ولازم ہے کہ درینولا بندگان حضور فیض گنجور حاتم نوال جم خصال نے واسطے حفاظت وآسایش خلق اللہ

کی قصبہ ہذا مین افتتاح شفاخانہ کا منظر کیا اور زناکر سید نجیب علی ڈاکٹر کو کہ جو نہایت سنجیدہ اور ذوی علم ہوشیار تجربہ کار ڈاکٹر ہین مامور فرمایا - اور علاوہ صرفہ تنخواہ ڈاکٹر وغیرہ ملازمان متعلق شفاخانہ کے تیاری مکان وخرید ادویہ کے واسطے ہزارہا روپیہ کا صرفہ رعایا کی بہبودی و پرورش کے خیال سے منظور کیا - تاریخ امروزہ حسب الحکم دربار عالی اقتدار اس قصبہ چھبرہ مین شفاخانہ کھولا جاتا ہے مین سب صاحبون کو یقین دلاتا ہون کہ اس شفاخانہ سے ہر خاص وعام سکنائے شہر و پرگنہ کو وہ آسایش وخوشی نصیب ہوگی کہ جو وہم وخیال مین نہین ہے اور چند روز مین مفاد اور آرام اس فیض عام کا ہر خاص وعام کے دل مین اچھی طرح سے جانشین ہوگا - مین اپنے آقائے ولی نعمت دام اقبالہ کی ترقی عمر و دولت وجاہ واجلال کا صدق دل سے دعاخوان ہون کہ حق جل وعلی حضور عالی جاہ کو باین عدل گستری وفیض رسانی ورعایا پروری عمر نوح وحیات خضر واقبال سکندر سے بہرہ ور اور شاد کام رکھے - اور نہایت خوشی ظاہر کرتا ہون کہ آپ سب صاحبون کو بھی بخلوص دل آقائے جہان پناہ کے فیض رسانی اور خداوندی اور عدل گستری کا کمال درجہ شکر گزار اور دعاگو پاتا ہون فقط مورخہ ۱۳ - جولائی ۱۸۹۲ء

بتاریخ بست ودوم ماہ ذی الحجہ ۱۳۰۹ھ ہجری مطابق ہفتدہم ماہ جولائی ۱۸۹۲ء یوم یکشنبہ جشن سالگرہ حضور پرنور دام اقبالہ بدستور سابق بڑے دہوم دہام سے بعرض ظہور آیا - اس تقریب فرحت قریب مین خاکسار نے یہ قصیدہ کہا ؎

آمد بہار تازہ و ترشد ز نو جہان | جوشش طرب بروئے زمین ست از آسمان
موج ہوا ز لالہ احمر اگرفت رنگ | وز شبنم ست مرکز عنبر اگہر فشان
کج کردہ است بر سر خود غنچہ طاقیہ ٹر | گل باغ شگفتہ در آمد بہ بوستان
صبح بہار آئینہ را کرد پاک وصاف | تا رونمائے ناز شود آفتاب ازان
درصحن چمن نمود نسیم از شگوفہ فرش | بادام مے زند ہمہ چشمک بمرد مان
یک سو بنفشہ ریختہ سنبل بیک طرف | یک جانب ست نرگس ونسرین وارغوان
آغاز در چمن گل سوری نشاط کرد | سوسن کشودہ است الصمہ آفرین زبان
لالہ پیالہ بر سر دستش نہادہ است | تا آورد شراب طرب پیش میکشان
سرو ایستادہ است بیک پا بر آب جو | تا آب رفتہ باز در آید بجوئے آن
مستانہ قمری ست از ین بادہ بر ہوا | دیوانہ سنبل ست ز گیسوئے مہوشان

در نغمه است مطربِ بلبل غزل طراز — رقصیدنِ تذرو ز کف می برد عنان

برخاست از جلاجلِ هر برگِ گل نوا — در باغ دف نواز چو گشتند گلرخان

هر غنچه بسته شد چو قمقمه لبریز از گلاب — هر سمت گشت حوض پر از رنگِ زعفران

مالیده اند اهلِ گلستان برخ عبیر — از گردِ رهگذارِ سخن فهم و نکته دان

مطلع ثانی

فرخنده ذات و عالی صفات و بلند شان — مقصودِ اهلِ عالم و مشهورِ جهان

آئینه می خورد قسم از صافئ دلش — از روی اوست جوهرِ والای او عیان

با این ذکا و فهم چو او در زمانه نیست — گوی ربوده است بدانش ز بخردان

تحسین خرد همیشه کند بر شعورِ او — کلکِ ازل بوصفِ معالش تر زبان

در خدمتش کنیز بود زهره مشتری — مهتاب و آفتاب دو باشد غلامِ آن

روکش لفوجِ او نشود هیچ رستمی — در عالم از شجاعتِ او رفته داستان

بر رزم گوئیش دلِ سنگ ست آب آب — بر بخت گیرش ز عدو سر کشد فغان

مسند نشینِ محفلِ رفعت که از وقار — بر کوه بارِ صولتِ او آمده گران

خلقش چه نکهت ست که هر رنگِ بوی گل — از روی بود همیشه تر و تازه مغزِ جان

سر پنجه باز راست کند از حمایتش — بندد چو صعوه در کنفِ عدلش آشیان

مائل شود چو خاطرِ او سوی بذل و جود — گردد تهی ز بخششِ او گنجِ بحر و کان

بهتر بود ز طولِ سخن مختصر کلام — سوی دعای دولت و عمرش برم امان

یارب همیشه پرتوِ او باد دل فروز — کین شمع روشن ست عجب فخرِ دودمان

بتاریخ ہفتدہم ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۱۰ ہجری مطابق یازدہم ماہ اگست سنہ ۱۸۹۲ء روز پنجشنبہ اسسٹنٹ جنرل سپرنٹنڈنٹ ٹھگی و ڈکیتی نے فائز دار الریاست ہوکر مقیدان جیل و مطبع محمدی و سنٹرل اسکول ریاست کو معائنہ فرمایا پھر واپس تشریف لیگئے۔ بتاریخ یکم ماہ صفر المظفر

سنہ ۱۳۱۰ ہجری مطابق بست و پنجم ماہ اگست سنہ ۱۸۹۲ء روز چہارشنبہ کپتان - ٹی - سی - پیرس صاحب بہادر قائم مقام پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک فائز دار الریاست ہوئے سلامی اتواپ حسب معمول عمل مین آئی - بعد چندے نشست فرمائے چھاؤنی دیولی ہوئے - بتاریخ نہم ماہ صفر المظفر مطابق یکم ماہ ستمبر سنین صدر محمد مصباح الدین خان وزیر الملک حافظ محمد یوسف میر منشی دربار ٹونک عہدۂ پرائیویٹ سکرٹری دار الانشاء حضوری ممتاز ہوئے - پہلے اس کام کو جناب حسن مرزا صاحب پرنسپل سنٹرل ہائی اسکول ٹونک انجام دیتے تھے - بتاریخ دہم ماہ صفر مطابق دوم ماہ ستمبر سنین صدر روز آدینہ منشی محمد عبد الرحیم عرف بتا ہمشیرہ زادہ منشی محمد شجاع الدین منشی خاص حضرت وزیر اعظم بالقابہ شاگرد مؤلف نے بعمر بست و دو سالہ رود بچہ واقع نرسنگ گدہ مین ہنگام طغیانی آب غرق ہوکر انتقال کیا - منشی مرحوم ماہ شوال المکرم ۱۳۰۹ھ باصرار و استبداد دیوان اوبکار سنگہ ٹونک سے نرسنگ گدہ پہونچا وہان چند مدت محکمہ سپرنٹنڈنٹی کے کام کو انجام دیا بہر بوقوعِ حسنِ کارگزاری عہدۂ نائب تحصیلداری پر مامور ہوا مگر قضا کا کیا چارہ - منشی مغفور خط تعلیق و نستعلیق مین برا مشاق تہا کاہے ماہے شعر و سخن کیطرف بہی التفات ہوتا تہا چنانچہ یہ رنگِ کلام ہے ۵

میرے دل کی تو نہین خبر نہوئی — آہ منت کشِ اثر نہوئی
کاہے کو کرتے منتِ دربان — اے صبا تو ہی نامہ بر نہوئی
اپنے بیگانے دیکھنے آتے — اون کا شہرہ مری خبر نہوئی
دلبری مین ہے شرطِ دلداری — اس جزا کی تمہین خبر نہوئی
رہ گیا پردہ ترا پردہ نشین — نگہِ شوق پردہ در نہوئی
جب تمہارا قیام دل مین ہوا — جان آمادۂ سفر نہوئی
ہوگیا صور سے حق مین گجر — صبحِ محشر ہوئی سحر نہوئی
منہ چھپا جاتا دم مین پردۂ رخ — آہِ عشاق رخنہ گر نہوئی

آنکھ سے ٹپکا اشک اے سوا
یہ صدف قابلِ گہر نہوئی

دل کہان سے کوئی لائے ہر گھڑی — ناز جو تیرے اٹھائے ہر گھڑی

کون اون کی زلف چھیڑی دمبدم — کون ناحق مار کھائے ہر گھڑی
کیا سنبھلے ایسا بیمار غم — جس کا دم ہونٹون پہ آئے ہر گھڑی
صاف کیا تھے کہین احوال دل ہو — آتے ہین اپنے پرائے ہر گھڑی
کیون نہ اوس کو فخر ہو جسکو کہ تو — بزم مین اپنے بلائے ہر گھڑی
واہ رے اعجاز چشم مست یار — ہر گھڑی مارے جلائے ہر گھڑی
دل سے نازک تر ہے خوئے فتنہ گر — کون اوسکو چھیڑے جائے ہر گھڑی
یون نہ میرے گل پہ ہر دم ہو فدا — یون نہ بلبل راگ لائے ہر گھڑی

آبرو اوستاد کی رسوا ہے مہر
کیون سخن تشہرہ نہ پائے ہر گھڑی

اسی ایام مین محمد مصطفےٰ مدنی وارد دار الریاست ہوئے علاوہ عربی اشعار کے گاہے ماہے اردو مین بھی فرماتے تھے جو یہان چند روز رہنے کا اتفاق ہوا تو چند غزلیات فرما کر مؤلف سے اون پر اصلاح لی چنانچہ اون کی یہ ایک غزل لکھی جاتی ہے ؎

تیرے عکس رخ رنگین سے اے گل فصل گلشن مین — شفق پھولی نظر آتی ہے کیا پھولون کے خرمن مین
بہار آئی ہے گل ہنستے ہین کلیان مسکراتی ہین — نوا سنجان گلشن نغمہ زن ہین صحن گلشن مین
عنادل گل سے قمری سرو سے بیزار ہو جائے — قدم رنجہ جو فرمائے وہ گلرو صحن گلشن مین
نکیون حیران ہو اوسکو دیکھکر مانی اندیشہ — تیری تصویر کا خاکہ غضب ہے رنگ روغن مین
ہوئی خیرہ نظر اہل نظر کی وقت نظارہ — ہے عالم برق تابان کا ترے کرتی چلمن مین
در دندان سے نسبت گوہر خوش آب کو کیا ہے — کہ ڈالے جاتے ہین موتی ہمیشہ اوسکے مدفن مین
صف مژگان قاتل سے مقابل ہو نہ تو اے دل — جری ہر اک نظر آتا ہے ان بانکون کی پلٹن مین
مسی مالیدہ دندان کی صفت تیری کرے کیونکر — نہین ہے تاب گویائی زبان برگ سوسن مین
بدولت آبرو اوستاد کے مشہور ہے شہرت — وگرنہ دسترس اتنی شاعری کے اسکو کب فن مین

اسی سال مین مرزا حسن بیگ لکھنوی وکیل سرکار حاضر باش رزیڈنسی مغربی راجپوتانہ واقع اودے پور میواڑ نے انتقال کیا بجاے مرزا ئی مرحوم حکیم عبدالمجید خان وکیل سرکار معینۂ رزیڈنسی جے پور مامور فرمائے گئے حکیم صاحب لالہ کلیان رائے اسسٹنٹ صیغۂ ال وکیل مقرر ہوئے اور بجاے اسسٹنٹ مسٹر منشی رامچندر انگریزی دان کی تقرری عمل مین آئی انہین دنون مین لالہ پربھو لال ہاسپٹل اسسٹنٹ شفاخانۂ ٹونک جو کہ ایک عرصہ سے بعارضہ وجع مفاصل سخت علیل تھے انکو چند ماہ کی رخصت سرکار والا سے عطا فرمائی گئی اور بجاے لالہ پربھو لال مسٹر ڈاکٹر حافظ کریم احمد ہاسپٹل کی تقرری عمل مین آئی - بتاریخ چہارم ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۰ ہجری مطابق بست و ہشتم ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ء یوم پنجشنبہ بندگان حضور فیض گنجور دام اقبالہ نے دیوان خانۂ خاص واقع قلعۂ معلی مین دربار عظیم الشان باجتماع جملہ صاحبزادگان اہل خاندان و جاگیرداران و معززان و اہلکاران اعلی و ادنی و سیٹھان و ساہو کاران و چودہریان و قانون گویان و پٹیل پٹواریان دیہات دارالریاست ہذا منعقد فرمایا اور روبروے دروازۂ دیوانخانہ حسب قاعدۂ دربار ایک کمپنی پیدل مع بین باجہ صف بستہ کھڑی کی گئی - دن کے دس بجے حضور پرنور دام اقبالہٗ انطرباغ سے رونق افروز قلعۂ معلی ہوے سپاہیان و کمپنی بین باجہ نے سلامی ادا کی حضور والا داخل دیوانخانہ ہو کر زینت افزاے مسند زرین ہوئے - عالیجناب حضرت وزارت مآب صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بالقابہ نے حسب الحکم حضور والا ایک بہت بڑی اسپیچ سرکاری جسکی نقل بجنسہ درج ذیل ہے حاضرین دربار کو سنائی اور جملہ تقریر یا جو کہ بجواب اسپیچ حضوری حضرت وزیر اعظم بالقابہ و دیگر ممبران کونسل نے روبروے حضور والا ادا کین مؤلف تاریخ بجنسہ ہدیۂ ناظرین با تمکین کرتا ہے -

اسپیچ حضور فیض گنجور امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر صولت جنگ - جی - سی - آئی - ای - دام اقبالہ فرمانرواے ریاست ٹونک بدربار عام واقع بست و ہفتم ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ء

حاضرین دربار تمکو آج کے انعقاد دربار کا شاید سبب معلوم نہین ہے اوس سے پہلے مین چند امور ظاہر کر چکا ہون و فہم ہو کہ تم جیسا

ایک مین ہی عاجز بندہ عاصی خداتعالے کا ہون - مگر حاکم الحاکمین نے محض اپنے الطاف وکرم سے تمہین مین سے انتخاب کر کے مجکو سرفراز کیا کل رعایاے ریاست جو میرے زیر حکومت ہے سب امانت خداوندی ہے جو میری حفاظت اور سپردگی مین دی گئی ہے بس ابتداے مسند نشینی سے مجکو اسدم تک اپنے ہر طبقہ کی رعایا و برایا کی رفاہ و آسایش کا خیال ہمیشہ مرکوز خاطر رہا ہے چنانچہ ابتداے حکمرانی سے بحکم بادشاہ علی الاطلاق جلشانہ اپنی رعایا کے آرام کے لیئے مین نے جدید انتظام جو کیئے ہین اسوقت اونمین سے چند امور کا ذکر کیا جاتا ہے -

(۱) محاصل مالی کا کوئی دستور باقاعدہ نہ تھا باوصف کوشش رعیت کی آسودگی کچھہ ترقی پر نہ تھی نہ محاصل کی افزونی تھی مین نے اپنی تجویز خاص سے لاکھون روپیہ صرف کر کے محکمہ بندوبست قایم کیا اور گورنمنٹ عالیہ سے ایک صاحب بہادر یورپین لایق افسر یعنی میجر ٹی سی پیرس صاحب بہادر کے خدمات منتقل کرائین - اور مثل گورنمنٹ عالیہ بندوبست جاری کیا گیا یہ لاکھون روپیہ جو اس انتظام مین صرف ہوا محض اس غرض سے ہے کہ رعیت کو آسودگی اور محاصل اراضی کو ترقی ہو مین صاحب بہادر موصوف کی خدمات کا شکرگذار ہون کہ اونہون نے بکمال دلسوزی و عمدگی بندوبست کے کام کو قریب اختتام پہنچایا -

(۲) مین اپنے عموی صاحب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی کو نائب الریاست و وایس پریزیڈنٹ کونسل مقرر کر رکھا ہے کہ وہ اپنے خدمات مفوضہ کو بہت اچھی طرح سے انجام دے رہے ہین آیندہ بھی مجکو اون سے امید ہے کہ وہ اس سے زیادہ اچھی طرح جانفشانی سے اپنی خدمات منصبی کو انجام دیوینگے -

(۳) خداوند تعالے کا حکم ناطق ہے کہ مشورہ مین خیر و برکت ہے بلحاظ اسکے ریاست کی کارروائی کے لئے ایک مجلس شوری یعنی محکمہ کونسل سے مقرر کیا اور اس محکمہ کو جملہ محکمہ جات ریاست پر اعلی قرار دیا اور اوسکے اختیارات کو وسعت کے ساتھہ محدود کیا - چنانچہ ممبران کونسل معاملات مرجوعہ مین کامل غور و بحث کر کے اپنے حد اختیار مین حکم اخیر جاری کرتے ہین اور جو معاملات اونکے حد اختیار سے زائد میرے حکم اخیر کے قابل ہوتے ہین یا وہ اہم معاملات قابل مشورہ جنکو مین اپنے حکم سے کونسل مین بہیجتا ہون اونکو ممبران کونسل بذریعہ اپنی راے کے میرے حضور مین پیش کرتے ہین اوسکو غور کر کے مین جو مقتضاے مصلحت سمجھتا ہون حکم اخیر نافذ کرتا ہون -

(۴) میری مسند نشینی سے پہلے محکمہ جات عدالت کا انتظام قابل اطمینان نہ تھا نہ پابندی کسی قانون کی تہی اور اسوجہ سے

طریقہ انصاف مین بہت پیچیدگیان تہین بدین لحاظ مین نے ہر صیغہ جداجدا یعنی عدالت فوجداری و عدالت دیوانی و نظامت تحصیل و محکمہ شریعت و محکمہ اپیل مقرر کیا اور قوانین و ضوابط اجرا کئے جس سے ضابطہ انصاف مین بہ نسبت سابق کامل سہولیت حاصل ہوئی اور آیندہ بھی بخیال آسائش رعایا مین قوانین ملکی کی ترتیب و تکمیل کرنے مین مصروف ہون اور ہر وقت انصاف رعایا کا مجکو خیال ہے اور گورنمنٹ عالیہ سے جوڈیشل محکمہ جات کی نگرانی و درستی کے لئے ایک افسر تجربہ کار اور ہوشیار محمد بخت خان کو جو خاندان نواب کرنال سے ہین طلب کیا جس سے کارروائی محکمہ جات مین بہت کچھ اسلوبی ہو گئی اور محمد بخت خان کی نسبت جیسے کچھ کہ میرے خیالات انکی تقرری کے ابتدا مین تہے کہ لایق اور اعلی خاندان سے ہین اور جوڈیشل کارروائی کا اونکو بہت تجربہ ہے بیشک اونہون نے اپنے آپ کو ایسا ہی ثابت کر دیا۔

(۵) علی ہذا القیاس پرگنات مین ہر قسم کا انصاف نہ تہا ناظم کی ذات پر منحصر تہا مین نے بہی رعایا کی آرام کے لئے علاوہ ناظم پرگنہ کے محکمہ منصفی و فوجداری جدا جدا قائم کئے اور مال کے واسطے ایک ایک پیشکار واقف کار طریقہ بندوبست ہر ایک پرگنہ مین مقرر کئے اور نیز پرگنات مین گرداور و تحصیلدار جدا گانہ مقرر ہوئے یہ سب صرف مین نے اپنی رعیت کے لئے گوارا کیا ہے تاکہ اوسکو بہر نوع آسائش و آرام حاصل ہو۔

۶۔ صفائی شہر کا کچھہ انتظام اور قاعدہ نہ تہا حفظان صحت خطرناک حالت مین تہی مین نے بصرف دس بارہ ہزار روپیہ سالانہ کے بہ پیروی گورنمنٹ بنظر رفاہ عام محکمہ صفائی اور میونسپلٹی قائم کیا اور میونسپلٹی کے ممبر بھی رعایا سے شہر مین سے انتخاب کئے گئے اور میونسپلٹی کے تہذیب اور کارروائی کے لئے ایک قانون کی اشد ضرورت تہی جس کو بمصروفیت تمام حسب رواج شہر بمشورہ کونسل مین نے ترتیب دیا اس سے بہت کچھہ سہولیت کارروائی کمیٹی و نیز رعایا کے لئے ہوگی اور اب شہر کی صفائی ترقی پر ہے اور آیندہ کو امید ہے کہ روز بروز صفائی کو زیادہ ترقی ہوتی جاوے گی مرزا احمد علیخان ممبر کونسل نے کہ جنکے تفویض یہ صیغہ ہے قابل اطمینان اس کام کو انجام دیا۔

۷۔ سابق مین انسداد ادراوات کے لئے صرف تہانہ دار پرگنات مین مقرر تہے محکمہ پولس قائم نہ تہا مین نے بنظر انتظام و واسطے حفاظت رعایا پرگنات مین محکمہ جات پولس قائم کئے اور بدمعاش و مجرمونکی گرفتاری و انسداد وارادات کے لئے بخوبی بندوبست کیا اور اکثر ڈاکو لوگ علاقہ ریاست سے نکالدیے گئے مجکو رعیت کے جان و مال کی حفاظت

کا ہمیشہ پورا خیال رہتا ہے صاحبزادہ محمد خان سپرنٹنڈنٹ پولس پرگنات نے اپنی خدمات کو اچھی طرح انجام دیا۔

۸- سابق اس سے پرگنات مین کوئی شفاخانہ تہا رعایا کو کمال پریشانی رہتی تہی اور بیماری مین کوئی ذریعہ عام لوگون کی صحت دوا کا نہ تہا مین نے محض اپنی رعیت کی رفع پریشانی وحصول صحت کے لئے اس اشد ضروری کام مین سالانہ بصرف کثیر گوارا کر کے باموری ڈاکٹران وغیرہ شفاخانہ جات پرگنات مین مقرر کئے اور اوسکے متعلق سامان مع ادویات ضروری کا انتظام کیا گیا۔ جس سے بہت بڑی منفعت وتسلی رعایائے پرگنات کو حاصل ہوئی اور سوائے اسکے دارالریاست وبعض پرگنات مین حکیم اور ویدیک لوگ بہی عام علاج کے لئے منجانب ریاست علیحدہ مقرر ہوئے۔

۹- رعایا کی ترقی تعلیم کے لئے مین نے دل سے کوشش کی اور پرگنات مین اجرائے مدارس کا حتی الامکان انتظام کیا گیا اور خاص صدر مین بصرف زر کثیر اسکول مقرر کیا چونکہ تعلیم بہت بڑا ذریعہ انسانی تہذیب اور شایستگی کے لئے ہے لہذا مین نے اپنی رعایا کو اس فائدہ سے محروم نہ رہنے کے لئے خاص ذاتی توجہ صرف کی اور اب فی الحال بازدیاد مدرسان واجرائے ضوابط وہدایات جدید وتکمیل نقشہ انضباط اوقات بقید جماعت ومدرسین وانتظام تعلیم علوم مشرقی رعایا کی تعلیم کی جانب زیادہ تر توجہ کی یہ سب امور اسواسطے کئے کہ تم لوگ اور تمہاری اولاد ذریعہ تعلیم سے مہذب و آراستہ ہو۔ مرزا احمد علیخان ممبر کونسل صیغہ مدارس نے اسکول کی کارروائی مین جو محنت اور مصروفیت ظاہر کی اس وجہ سے مین اونکی نسبت خوشنودی ظاہر کرتا ہون۔ اور جیسا کارگذار اپنے زعم مین اونکو مین نے خیال کیا تہا ویسا ہی پایا۔

۱۰- مین نے اسکول کے علاوہ مدرسہ اسلامیہ عربی موسومہ بمدرسہ خلیلیہ مقرر کیا طلبار اسلامیہ عربی کی اوس مین تعلیم ہوتی ہے۔

۱۱- رعیت کی خبرگیری کے لئے مین نے پرگنات مین متواتر دورے کئے اور مقامات فرودگاہ پر رعایا کو مین نے طلب کر کے ہر ایک سے بذات خاص دکھ درد اونکا باطمینان کلی پوچھا۔ اور کل حالات اندرونی رعایا سے واقفیت حاصل کر کے اوسکا تدارک کیا کل ریاست مین قدیم سے بیگار کا طریقہ ناجائز جاری تہا یعنی ادنی درجہ کی قوم رعیت سے ہر ملازم وغیر ملازم صیغہ وار بہیل وپٹواری وجاگیردار کو ہر قصبہ وگانون مین یہ اختیار تہا کہ بلا اجرت جو کام منظور ہوتا مثلاً آٹا پسوانا جنگل سے گہانس لکڑی منگوانا اور دو دو کوس باربرداری سر پر رکہوا کر ہمراہ لیجانا پاؤن دبوانا سائیس بنوانا پہرہ چوکی لینا پانی بہروانا ہر قسم کی خدمت لینا اور وہی۔ دودہ چارہ وغیرہ رسامان رسد کا بلاقیمت منگوانا اور ایک ایک دو دو دن بیل وغیرہ

جانور۔ رعایا کے مفت اپنے کام مین پکڑ لینا وغیرہ وغیرہ مین سے بنات خاص ان مظلمون پر دورہ مین آگہی پائی اس طریقہ ناجائز پر مجکو نہایت افسوس ہوا فوراً یہ طریقہ ناجائز اپنی ریاست سے یک لخت مسدود کر کے اس جابرانہ طریقہ سے آزادی دلوائی اور اوسکی انسداد کے قواعد بذمہ داری ناظمان و صیغہ داران دیہہ مقرر کئے گئے۔

۱۲۔ قدیم سے یہ رواج اس ریاست مین تہا کہ وقت تقریب نکاح کے اقوام ہنود کو ایک رقم نقدانہ بنام شادہ دہرجنہ داخل کرنا پڑتی تہی اس رقم کی تحصیل بہی مین نے بنظر آسائش عام مسدود کی۔

۱۳۔ صدر ٹونک مین صیغہ تعمیرات و شہر کی آبادی کو زیادہ ترقی دی گئی اور رفاہ عام کے لئے شہر کے اطراف مین میسیون میل سڑک تیار ہوئی اور سڑک کی دونون جانب میری توجہ خاص سے درخت پرورش کئے گئے جس سے علاوہ زیب و زینت شہر کے سلسلہ اندرونی و بیرونی تجارت کو بہی فائدہ ہوا اور آسائش عام علیحدہ ہوئی صحیح اندازہ کے ساتھہ مین کہہ سکتا ہون کہ سڑکون کی تیاری مین تخمیناً دو لاکہہ سے زیادہ میرے عہد مین صرف ہو چکے ہین اور تعمیرات سرکاری مزید بران ہے۔

۱۴۔ پہلے جیل ریاست کا بہت تنگ و مختصر تہا قیدیون کی حالت ابتر تہی اوس حالت کی اصلاح کے واسطے مینے ممالک مغربی و شمال سے الہ آباد جیل کا نقشہ طلب کیا مطابق اوس نقشہ کے بصرف کثیر تعداد جدید جیل وسیع تیار کیا گیا جس سے قیدیون کو بوجہ وسعت مکان کے تکلیف نہین رہی۔ اور علاوہ اوسکے جیل کی کارروائی کے لئے ایک قانون مرتب کیا گیا جسپر عملدرآمد ہے اور قیدیونکو ہر قسم کے فن اور ہنر سکہلانے کا مینے انتظام کیا جس سے اکثر اشیاء جیل مین تیار ہو کر فروخت ہوتی ہین۔

۱۵۔ سال گزشتہ مین چونکہ بوجہ قحط سالی عام رعایا پریشانی کی حالت مین تہی اور غربا کو بہت زیادہ تکلیف رونما ہوئی تو مین نے بنظر رعایا پروری ہر ایک موقع مناسب پر صدر و پرگنات مین واسطے امداد قحط زدگان کارخانہ جات درستی تالاب وچاہات جاری کئے اور خاص بمقام صدر کار تعمیر پرآنڈ کا کین بازار علی گنج باہتمام محمد نجف خان ممبر جوڈیشل بنظر آسائش اہل بازار و امداد رعایا قحط زدگان اجرا کیا گیا چنانچہ انہون نے میری منشا کے موافق اس کام کو بہت کوشش سے انجام دیا۔

۱۶۔ پرگنات سرونج۔ چہبڑہ و پڈاوہ و نیماہیڑہ وغیرہ مین بوہرون نے سود در سود کے بارے کاشتکاران کو پریشان کر دیا تہا اور کہاد و بیج اونکو وقت پر نہین دیتے تہے قرضہ کے دباؤ سے زمیندار لوگ ایسی سخت مشکلات اور دائمی افلاس

مین اسقدر گرفتار رہتے تھے کہ جس سے وہ وسیلہ کاشتکاری کو ترقی نہین دے سکتے تھے اور پیداوار اونکا کل قرضہ مین جاتا تھا مینے آمدنی ریاست سے اونکی تقاوی کے لئے انتظام کیا تخمیناً ایک لاکھ روپیہ سالانہ تقاوی نقدی و غلہ ذ تخم ریزی و غلہ خورش و زرگاوان وغیرہ سے اون کو مدد کی جاتی ہے اِس مدد سے وہ مصیبت اونکی رفع ہوکر ترقی و آسودگی اونکو حاصل ہوئی -

۱۷- رعایت کاشتکاران پر ہمیشہ سے زیادہ تر مینے اپنے خیال کو رجوع رکہا ہے کیونکہ اونکی آسودگی باعث ترقی ملک ہے مینے اکثر اونکی دستگیری کی چنانچہ سابق اس سے ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ اپنی رعایا کو معاف کیا اور اب بھی فی الحال ویرہ لاکہ روپیہ مین نے چہوڑکر بار بقایا سے سبکدوش کردیا کہ اس سے بہت کچہہ صورت ترقی و بہبودی عام رعایا ظاہر ہوئی اور وہ لوگ باطمینان و فارغ البال مشکور و ممنون ہوکر مصروف بکار ہوئی -

۱۸- بعض مقامات مین بوہرون کی جانب سے ایک ایسا خراب دستور اور موجب کمال زیادتی نسبت کاشتکاران - جاری تھا کہ بوہرہ لوگ بعوض قرضہ خود جائدادِ و اراضیات تحت کاشت اونکے یہان تک کہ بال بچہ کاشتکارونکے رہن کرلیتے تھے اور پہر کاشتکار کو حق کاشت سے کہ وہی ذریعہ اونکی روزی کا تھا محروم کردیتے تھے اور بدون رضامندی بوہرہ کے کاشتکار لوگ اولاد مرہونہ کی شادی نہین کرسکتے تھے مینے اپنے دورہ مین بنظر انصاف اس دستور ناجائز کو کہ بالکل نظیر اسکے قریب قریب بردہ فروشی کے تھے اپنی ریاست سے قطعاً مسدود کردیا اور اوسکی انسداد کے لئے احکام سخت جاری کئے اور کاشتکارونکی آزادی دلوائی - اور بوہرون کے قرضہ کی نسبت یہ انتظام کیا کہ دستور مقررہ ہے جتنا سود زائد تہا وہ کم کراکر واجب قرضہ کی اقساط مقرر کرائین اور اختیارات تحت کاشت آسامیان مقروض آسامیان کو دلوادی جس سے میری رعایا کو بہت کچہہ فائدہ حاصل ہوا -

۱۹- بسال گذشتہ و پیوستہ پرگنہ بیناپرہ مین قحط نمودار رہا مین نے بسال پیوستہ دس ہزار روپیہ رعایائے بیناپرہ کو معاف کیا اور بسال گذشتہ بوجہ قحط کے فی روپیہ دو آنہ یعنی ۲۵ ہزار کے قریب تحصیل بدین حکم ملتوی کی کہ سال آئندہ مین یہ دو آنے وصول ہون تاکہ رعایا کو ادائے محاصل مین آسانی رہے -

۲۰- کوئی کاشتکار زمین پر جسوقت چاہ جدید کندہ کراتا تو قریباً ۵ غہ بنام نہاد بٹہ کے اوسکو قدیم سے نظامتون مین داخل کرنا پڑتے تھے اس رقم کی تحصیل بہی مین نے بنظر آسایش عام مسدود کی -

(۲۱) اراضیات افتادہ مین جو کوئی وہیہ جدیدہ آباد کرتا قدیم سے یہ دستور ریاست مین تہا کہ بنام نہادنا گرعہ ۵ ریاست مین اوسکو داخل کرنا ہوتے تہے بنظر آسایش مین نے اپنے عہد مین اس رقم کا داخل کرنا بہی مسدود کیا - تاکہ آبادی مین ترقی اور رعایا کو آسایش حاصل ہو -

(۲۲) ناظمان و پیشکاران پرگنات کو بتاکید حکم دیا گیا کہ دیہات پرگنات مین بنظر حفاظت ونگرانی احوال رعایا سوائے موسم بارش کے پندرہ پندرہ روز اوقات مین اپنے پندرہ پندرہ روزہ دورہ کیا کرین جو امور باعث تکلیف ومنافی امن وآسایش رعایا ہوا اوسکو رفع کرین اور ڈائری یعنی روزنامچہ اپنی اپنی کارروائی کا لکہکر میرے ملاحظہ مین بہیجتے رہین مرزا محمد اکبر علیخان ناظم سرونج نے اپنی خدمت منصبی کو اچہی طرح ادا کیا -

(۲۳) دو سال سے بوجہ گرانی غلہ ملازمان ملکی وفوجی کی میرے حکم سے یہ مدد دی گئی کہ ہر ملازم کو بقدر تنخواہ دو دو ماہ بازار کے نرخ سے دو سیر زیادہ غلہ موجودہ ریاست وزن کرکے دیا گیا اور قیمت اوسکی بتدریج بارہ مہینے کے اندر لے گئی -

(۲۴) فوجی انتظام جو کچہہ اس وقت ہے وہ میرے حسب دلخواہ ہے فوجی معاملات کو ادنی سے اعلی تک میلے اپنی ذات خاص سے وابستہ کیا ہے اور ایک قانون کارروائی فوجی مین نے منضبط کرکے [illegible] فوج مین دیا چنانچہ موافق قانون کی کارروائی فوج کے جاری ہے - صاحبزادہ احمد یار خان ممبر کونسل صیغہ فوج وصاحبزادہ محمد اسفندیار خان جرنیل فوج کے کارروائی لائق اطمینان ہے -

۲۵ - محکمہ سائرات مین عرصہ سے تخمیناً سو سوا سو اجناس سے زیادہ پر محصول وصول کیا جاتا تہا مگر مین نے بنظر آسودگی رعایا وترقی وافزونی بیوپار کل اشیا پر محصول معاف کرکے صرف چالیس اشیا راجناس مندرجہ دستور العمل پر محصول رکہا اور علاوہ معافی محصول مذکور - راہداری جیدمی دیہات ورقم کاگلی وخرید فروخت مویشی ومانیہ وچرم پرٹ ودرآمد روئی وزیرہ وآون نیز معاف کردیا جسکی تعداد خاص صدر ٹونک مین اٹہائیس ہزار تین سو اور پرگنہ چہبڑہ مین بسبب اجراے دستور العمل جدید [illegible] اور علیگڑہ مین حسب دستور العمل ٹونک دو ہزار اور نیماہیڑہ مین [illegible] کی معافی عمل مین آئی یہ معافی خاص مین نے بلحاظ ترقی وآسایش ورفاہ عام رعایا کے خود کی ہے رعایا نے خود کی ہے تاہم آمدنی سائر مین پوری توفیر رہے اور نواب علی خان ناظم سائرات نے اپنی خدمت کو اچہی طرح انجام دیا -

۲۶- ایسا پڑا تا قرضہ متفرقات کہ جسکے ملنے کی کوئی امید قرضخواہان کو نہ تہی اور حساب بہی اوس کا مرتب نہ تہا میں نے اشتہار دیکر اون لوگون کا قرضہ ادا کیا مزید برآن پرانی باقی جو چلی آتی تہی سالوار کسیقدر رقم اوسکے لیئے بہی معین کر کے بہت سا حصّہ اوس کا ادا کیا اِس کارروائی مین ونایک راؤ راؤ بہادر ممبر کونسل نے میرے حکم سے پوری مصروفیت ظاہر کی اور حساب وکتاب کو خوب درست کیا جس سے اِس کارروائی مین پوری مدد ملی -

۲۷- ریاست پر قرضہ کا بہت بڑا بار تہا اور خزانہ جمع اور خرچ ریاست کا کوئی انتظام قابل اطمینان نہ تہا نہ بجٹ سالانہ مرتب ہوتا تہا مین نے اپنی توجہ خاص سے ایک تجربہ کار لائق شخص ونایک راؤ کی خدمات گورنمنٹ سے منتقل کرائین اور خزینہ کا انتظام تفویض کیا ونایک راؤ راؤ بہادر نے اپنے کام متعلقہ مین عمدہ لیاقت کا اظہار کیا اور موافق میری منشار کے درستی حساب وکتاب خزینہ مین بابو نے بہت کوشش کی اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ میری معروفیت سے ایک بڑی حصّہ قرضہ سے ریاست سبکدوش ہوگئی اور امید ہے کہ جو کچہہ باقی رہا ہے خدا کے فضل سے وہ بہی جلد ادا ہو جائیگا -

۲۸- مینے اپنے چار برادران حقیقی کو ریاست کے بعض صیغہ جات پر مقرر کیا ہے صاحبزادہ محمد اسحاق خان بہادر کو بکار نزول وذخیرہ وکارخانجات وچندی وافسری سپاہ نظامیہ - وصاحبزادہ عبدالرحیم خان بہادر کو ناظم فوجداری - وصاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر کو ناظم پرگنہ ٹونک - وصاحبزادہ عبدالوہاب خان بہادر کو ناظم شرعیت عزایہ صاحبزادگان بہی اپنے فرض منصبی کو اچہی طرح انجام دے رہے ہین کوئی شکایت بکارروائی ضابطہ مین نے اونکی نہین سنی اور آیندہ بہی مین اون سے یقین کرتا ہون کہ وہ اپنے خدمات کے ادا کرنے مین اور بہی زیادہ کوشش کرینگے -

۲۹- سابق مین عہدہ داران کی تنخواہین بہت کم تہین مین نے اپنے عہد مین بہ نسبت سابق تنخواہ عہدہ داران ملکی مین دوچند بلکہ سہ چند کا اضافہ کیا کہ وہ اپنی خدمات مفوضہ کو بخیر تحسین اور دیانت وامانت سے انجام دیوین -

۳۰- ہندوستان مین لیڈی ڈفرن صاحبہ نے بنظر ہمدردی - وآسایش مستورات ہند تعلیم فن دایہ گری کی تجویز جاری کی بخیال رفاہ عام مینے بہی اپنی ریاست مین تعلیم مدرسہ نسوان جاری کیا اور میڈیکل سکول آگرہ مین اِس مدرسہ کی تعلیم یافتہ لڑکیون کو بنا بر تکمیل وتعلیم اِس فن کے روانہ کیا سنہ ۱۸۸۵ء سے سنہ ۱۸۹۶ء تک یہ صرف کثیر گوارا کیا گیا - سوا اِس کے بیادگار صاحب والا شان کرنیل والٹر صاحب بہادر سابق اجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مستورات کے علاج کے لئے مین نے ایک جدید شفاخانہ موسومہ بوالٹر ہسپتال خاص دار الریاست مین چبیس[۲۶] ہزار روپیہ کے صرف سے تعمیر

کے بنیاد کا پتھر صاحب بہادر ممدوح نے دورہ کے وقت مین اپنے ہاتھ سے رکھا تھا۔

بکار یہ مقدمات رعایا کے لئے ابتدائی عدالت سے اپیل وکونسل تک کا محکمہ مقرر کیا گیا ہے اور آخر درجہ انصاف کا

ا۔ لون ملکی کے مین نے مرافعہ کے لئے اپنی ذات کے اوپر منحصر کیا ہے اور بنظر رفاہ عام مین نے اپنے

بن کی فیس کو عموماً معاف کیا اور یہ سب مراتب مین نے اپنی رعایا کی رفاہ و آرام و آسایش کے لئے معین

ہین۔

۔ مزید برآن اپنے ملک کی نگرانی اور معاینہ کارروائی ملازمان ہر صیغہ کے واسطے روزنامچہ ہفتہ وار منگانے طلب کرکے

ہ لرنا شروع کیا ہے انتظام مجوزہ مین اگر کوئی سقم پایا جاتا ہے یا رعایا پر کسی قسم کی خلاف ضابطگی کا اثر معلوم ہوتا ہے تو فوراً

ن اصلاح کیجاتی ہے۔

۳۳ - اس موقع پر مجکو افسران ذمہ دار ریاست کی نسبت یہ بھی ظاہر کر دینا ضرور ہے کہ ماتحتون کے کام پر نگرانی رکھنا اونکا

دل فرض منصبی ہے صرف ماتحتون پر ہرگز کارروائی نہ چھوڑین گرداوری کے ذریعہ سے یا دورہ کرکے اونکے کامون کی

جانچ پڑتال کرین اگر اونکی خدمت متعلقہ مین سقم یا نقص دیکھین فوراً اوسکا تدارک کرین اگر افسر بالا ایسا نکرین گے تو ناخوشنودی مزاج

حضور اون سے ہوگی۔

۳۴ - جلسہ کونسل کی نسبت یہ امر بھی قابل اظہار ہے کہ مین نے اکثر ہدایتین ممبران کو کی ہین کہ کوئی ممبر ایک دوسرے

کے صیغہ مین دخیل نہو کیونکہ ہر ممبر کو اوسکے حد اختیار کے اندر کارروائی ضابطہ اور تجویز اخیر کا اختیار دیا گیا ہے جب اوس

ممبر کے صیغہ مین دوسرے ممبر کی دخل دہی ہوگی تو آزاد راے بھی ظاہر نہوگی انعقاد کونسل کے وقت یہ طے ہوچکا ہے

کہ اس ہدایت کے خلاف کسی ممبر کی جانب سے عمل درآمد نہو پس ممبران کونسل کو ضرور ہے کہ وہ ہرگز اسکو فراموش نکرین

البتہ جو ممبر کہ اپنے صیغہ کا کوئی مقدمہ کونسل مین پیش کرے اوس صورت مین بعد مباحثہ و غور کے وہ ایس پریزیڈنٹ

اور ہر ممبر کو بلحاظ ایک دوسرے کے بیخوف ہوکر آزاد راے دینا ضرور ہے ہر ممبر کو یہ لحاظ رہے کہ اوسکے اعلی عہدہ کے ساتھ

ایک بڑی جوابدہی لگی ہوئی ہے۔

۳۵ - مین اپنی جملہ رعایا کو اطمینان دلاتا ہون کہ ریاست و حکمرانی کا کام بفضلہ تعالے بہ رہنمونی عقل مصلحت اندیشی مین خود

کرتا ہون میرے مزاج مین کسی شخص کو کچھ دخل نہین کہ سفارش کرکے کسی کی کاربرآری کرا سکے یہانتک کہ میرے برادران حقیقی

و دیگر اہل خاندان و معززین و اہلکاران کو ہرگز کسی امر مین سفارش یا نا واجب عرض معروض کرنے کی مجال نہین او
سے مشورہ یا اصلاح باموراث ریاست سوائے ممبران کونسل کے جبکو کہ جُدا جدا ریاست کے صیغہ جات کا
تفویض کیا ہے نہین کرتا - کوئی شخص یہ خیال نکرے کہ اوس کا کام میرے دربار مین کسی کی بیجا سفارش یا نا
سے نکل سکتا ہے ہرگز ہرگز یہ بات نہین ہے - اور یہ بھی واضح ہو کہ کسی زبردست کی جانب سے کسی متنفس
ہو تو وہ شخص براہ راست مجھسے عرض کرنے کا مجاز ہے تم یقین سمجھو کہ اسقدر معروفیت ہماری محض تمہاری حفاظ
اور آسایش و تمہارے انصاف کیلئے ہے -

۳۶ - مین نے اپنی پابندی اوقات کو روزانہ واسطے معروفیت و نگرانی کار ریاست کے منضبط کیا تا کہ جُدا جُدا اوقات
منضبط مین ہر صیغہ کی نگرانی و معروفیت و معاملات مرجوعہ ریاست باطمینان ہو سکے -

۳۷ - مین اس کہنے سے بھی اپنے کو باز نہ رکھون گا میری ریاست قدیم سے گورنمنٹ حضرت ملکہ معظمہ قیصر ہند دام
سلطنتہا کی خیر اندیش اور دولت خواہ ہے میرے بزرگ فرمانروایان سابق نے جو سلطنت عالیہ برطانیہ کے ساتھ رسم
عقیدت و اتحاد جاری کئے تھے - مین ہمیشہ اوسکے مضبوط اور مستحکم کرنے مین دل سے کوشش کرتا ہون اور مین
مع تمامی ریاست و خاندان و متوسلین کے خدمتگذاری برٹش گورنمنٹ کو اپنا ذریعہ بہبودی جانتا ہون اور آیندہ بھی ہمیشہ خیر خواہی
گورنمنٹ پر ثابت قدم رہون گا -

۳۸ - مین اب بیان سے اصل مطلب کی طرف متوجہ ہوتا ہون کہ جس بنا پر یہ جلسہ دربار منعقد کیا گیا - واضح ہو کہ جب
میری معروفیت ذاتی بکار ریاست کی اطلاع صاحب والاشان کرنل جی ایچ ٹریور صاحب بہادر سی - ایس - آئی - اجنٹ
گورنر جنرل راجستان کو پہونچے تو صاحب بہادر موصوف نے بذریعہ خریطہ اپنی کمال خوشنودی کا اظہار کیا اور دوستانہ
طور پر قیمتی الفاظون مین تحریر فرمایا یعنی صاحب بہادر مقدم الوصف اپنے خریطہ مین بدین خلاصہ مضمون تحریر فرماتے ہین کہ
آپ نے جو بذات خود انتظام ریاست کیطرف توجہ کی ہے مجھے اس سے بہت خوشی حاصل ہوئی —
—————— جس سے مجھے یقین ہے کہ ریاست کو اچھا ثمرہ حاصل ہوگا - اور گورنمنٹ عالیہ ہند
اون رؤسا کی بڑی قدردانی فرماتی ہے جو واسطے فائدہ پہونچانے اپنی رعایا کے بذات خاص ریاست کے امورات مین
کوشش کرتے ہین - پس مجکو ورود سے اس خریطہ کے کمال انبساط اور خوشی حاصل ہوئی - صاحب اجنٹ گورنر جنرل بہادر پہونچا

کے اِس شفقتانہ اور دوستانہ کارروائی کا شکرگزار ہوتا ہون کہ اُنھون نے ازراہ دوستی میری توجہ و مصروفیت سے بکار ریاست اپنی دلی خوشنودی کا اظہار کیا جس سے مجکو اور بھی زیادہ تر انتظام مصروفیت بکار ہائے ریاست کا شوق پیدا ہو گیا اِسکے ساتھ ہی مین دلی دوست میجر ای بی تہارنٹن صاحب بہادر اجنٹ بہادر ریاست ہاڑوتی و ٹونک کا دل سے شکرگزار ہون کیونکہ یہ سب نتیجہ صاحب بہادر موصوف کے عمدہ مشورون اور نیک صلاحون کا ہے میری دلی دعا اور آرزو ہے کہ خداوند کریم ہمیشہ میری توجہ کو رفاہ عام رعایا کی جانب مستقل رکھے اور میری کوششون مین خیر و عافیت عطا کرے ۔ امین یارب العالمین۔

بعد اختتام اسپیچ سرکاری عالیجناب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست و وائس پریزیڈنٹ محکمہ محتشمہ کونسل دربار ٹونک و دیگر ممبران کونسل و برادران حضور فیض گنجور نے روبرو حضور فیض گنجور مفصلہ ذیل تقریرین ادا کین

تقریر نائب صاحب بہادر

اے صاحبانِ حاضرین دربار آج کا دن بہت سعید و ہمایون ہے کہ ہمارے آقائے ولی نعمت نے بہ سرپرستی خاص ہم سب کو اپنے روبرو طلب فرمایا اور یہ اسپیچ جسکو مینے اِسوقت بحکم حضور انور دام اقبالہٗ سنایا جسکا ایک ایک لفظ پرمعنی ہے آپ سب صاحبان حاضرین دربار نے کمال غور و توجہ سے سنا ہوگا مین اِس خوشی کے موقع کی سب کو مبارکباد دیتا ہون درحقیقت اِس اسپیچ مین جو کچھ حضور والا نے ارقام فرمایا وہ قطعی داخل مصلحت و حکمت ہے اور اصلی مقصد اس کا فائدہ پہونچانا رعایا کو اور رفاہ عام و آسایش خلائق متعلق ریاست حالاً و مآلاً ہے اے صاحبان حاضرین دربار اِس ریاستِ خداداد کا سلسلہ حکومت قریباً اسی سالہائے گزشتہ سے جاری ہے جسکے فرمان روایان کی اسوقت چوتھی پشت ہے جس سے آپ اچھی طرح واقف ہین آپ سب صاحب اِس بات کو یقین جانین کہ بعہد حضور نواب امیر الدولہ بہادر و حضور نواب وزیر الدولہ بہادر مرحوم مغفور و حضور نواب محمد علیخان صاحب بہادر جو کچھ انتظام عملدرآمد اِس ریاستکا تہا وہ اُس زمانہ کی موجودہ حالت و دستور کی موافق درست تہا جو بالاستحسان گذر گیا اور اب قابل تعریف و تحسین عہد حکومت ہمارے حضور عالیجناب مسند نشین حال یعنی حضرت امین الدولہ وزیر الملک

نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر صولت جنگ سی ایس آئی ای دام اقبالہ و اجلالہ فرمانروا کے ریاست ٹونک کا ہے جسکا سلسلہ حسن انتظام بموجب ہدایت گورنمنٹ عالیہ ہند سے صلاح و مشورہ صاحبان عالیشان پولیٹکل افسران محض بتوجہ و مصروفیت ذاتی اعلی حضرت بندگان عالی ممدوح الیہ کے جاری ہے جسکو ہم سب دیکھ رہے ہین دونون بچشم صورت حال قابل تحسین و آفرین ہے الحمد للہ علی احسانہ کہ خلاق دو عالم نے ہمارے آقائے ولی نعمت کو اون مکروہات سے کہ جو خلاف دین و دنیا اکثر رئیسان و والیان ملک اپنی بڑی خواہشون کے پورا کرنے مین ایسی مصروف ہوجاتے ہین جسکا نتیجہ اونکی ذات خاص کے لئے اور اونکی ریاست کیلئے بہت خرابیان پیدا کرتا ہے محفوظ رکھا بعوض اسکے ہمارے حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ کے طبیعت کو نہایت سچے خیالات انصاف کے رفاہ عام کی آسایش رعایا کی ترقی و آمدنی ملک کی طرف متوجہ کر رکھا ہے اب مین آپ سب صاحبان حاضرین دربار کی جانب سے بحضور عالیشان آقائے نامدار دام اقبالہ حضور والا کی پرورشون و عنایتون اور بندہ نوازی کا شکریہ خلوص دل سے ادا کرتا ہون اور اپنے التماس صدق مقال کے ساتھ مختصر کلمات مین دعا پر ختم کرتا ہون کہ قادر ذوالجلال و توانا ایسے حاکم منصف زمان عادل دوران کو تا ابدالاباد ساتھ سچے خیالات انصاف رعایا و برایا کے اپنے ظل حمایت و عافیت مین رکھے اور مفسدین بداندیش و بدخواہ کو ہمیشہ ذلیل و رسوائے دارین کرے آمین یارب العالمین

تقریر جسکو کہ اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمدیار خان صاحب بہادر فتح جنگ ممبر کونسل صیغہ فوج نے منجانب افسران فوج ادا کی

بحمدہ کہ سبحان اللہ تعالے و تقدس شکر ہے بارگاہ صمدیت کا کہ اللہ تعالی نے ہم لوگون کو زیر سایہ عالی پایا ایسے رئیس نامدار اور آقائے باوقار کے پرورش کیا کہ بنا بر رفاہ عام اور رعایا پروری کے طرح طرح کے قوانین اور ضوابط ارشاد فرمائے چنانچہ یہ ارشاد عالی کہ اس وقت جمیع پروردگان نعمت حضوری کے نسبت اور جملہ خاندان و منشیان حضوری و ملازمان و رعایا کے حق مین صدور پایا ہے رفاہ عام کی سراسر اصل و بنیاد ہے حقیقت یہ بندوبست ایک نعمت منجانب اللہ تعالی ہے۔ جسکا شکریہ اگر ہر سر مو زبان ہو تو ادا ہونا محال ہے اور قلم ویدہ دہن شکستہ زبان اگر ہزار نوک سے دوڑے

تو اوسکے شکریہ سے قاصر زبان ہو کر اپنی کوتاہی سے سیاہ رہے ہزار ہزار شکر اوس مالک کا کہ جس نے ہم لوگون کو خیر خواہان بے ریا ایسے ظل اللہ سے بنایا اور ہوا خواہی اور خیر اندیشی مین نشو و نما دیا اور یہ نعمت غیر مترقبہ عالی والی رعایا پرور کرم گستر کا سایۂ عاطفت ہمارے سر پر بچھایا اور جیسے کہ عہد مبارک بندگان حضور انور دوام اقبالہ مین عموم رعایا اور خصوص اہل فوج نے ترقی و آسایش حاصل کی ہے ایسی بہروزی و ترقی ہم لوگون کو پیشتر اس سے کبھی نصیب نہین ہوئی اللہ تعالے لئے جلشانہٗ جمیع خیر خواہان دربار والا کو واصل مطالب دلی فایز کرے اور جمیع حاسدان ناخیر اندیشان کو اونہین کی آتش حسد سے سوختہ رکھے۔ آمین یا رب العالمین۔

تقریر بابو و نایک راؤ۔ راؤ بہادر ممبر کونسل صیغہ خزینہ وغیرہ

چونکہ میرا خاص تعلق حساب سے ہے اس لئے حساب ہی کے طریقہ پر آپ صاحبان کی خدمت مین نہایت مختصر گزارش کرتا ہون مین ریاست کے قرضہ کا حساب بار بار دیکھتا رہتا ہون تاکہ ادائگی و باقی ماندہ قرضہ کا حال روشن ہو کر کل بیباقی کی تدبیر مین مددگار ہو جاوے یہی طور مجکو بلکہ ہر ایک شخص کو اپنے ذاتی فرایض کی نسبت برتنا لازم ہے کسیقدر ادائگی قرضہ ہائے سابقہ کی کرچکا اور کسیقدر کر رہا ہون اور کسیقدر معلق باقی ہے یہ بلا معائنہ حساب کامل ادائگی کے راستہ پر سلسلہ وار قدم بڑہنا محال بلکہ ناممکن ہے۔ اسلئے حساب روزانہ جانچنا ضرور ہے نہایت خوشی کا مقام ہے کہ اس پیچ مبارک مین ہمارے والی جناب نواب صاحب بہادر نے اپنے فرایض متعلقہ رعایا یعنی ہم سب کہ جنکو اللہ تعالیٰ نے اونکی امانت مین سونپا ہے پر غور فرما کر حساب ادائگی کو اپنے رعایا کے روبرو تسلی کے لئے اظہار کیا اسکا شکریہ کل رعایا تہ دل سے ادا کرینگے خلق خداے تعالیٰ تعدادی قریب چار لاکھ کے آسایش اور آرام اور بہبودی کی کوشش مین قدم بڑہانے کے لئے اسی طور وقتاً فوقتاً حساب کو جانچنا پر مصلحت ہے۔ بیشک حضور کی توجہ ذاتی و مصروفیت سے اس ریاست کا انتظام بفضل الٰہی ایسا عمدہ ہے کہ دیگر ریاستہائے اطراف مین ہرگز ایسا انتظام نہین ہے اور وہ اہل ریاست اس ریاست کے انتظام کی نظیر حاصل کرتے ہین جو میری خدمت خفیفہ کی نسبت خوشنودی مزاج والا کی ظاہر ہوئی۔ اسکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون۔ نمک خوار کو نمک حلالی سے ادا کرنے کی کوشش مین ہمیشہ اپنی ناقص عقل کے موافق مصروف رہتا ہون اور آیندہ رہونگا قرضہ ریاست کی بیباقی اب قریب ہے

ارزانی نرخ انیون وقلت بارش کی وجہ سے رعایا کی سقیم الحالی ہوتی تو جو روپیہ بذریعہ تقاوی بغرض امداد وبہبودی ہر ایک قسم رعایا کو تقریب ڈہائی لاکہہ کے لگا یا گیا وہ قرضہ مین ادا ہوکر کل بیباقی ایک دو سال مین ہو جاتی لیکن قرضہ کی سبکدوشی حاصل کرنے سے رعایا سقیم الحال کو مدد پونہچانے کا نواب زیادہ خیال کیا گیا اللہ تعالے جناب نواب صاحب بہادر کو ہمیشہ اپنی نعمتون سے سرفراز کرتا رہے ۔

تقریر مرزا محمد علی خان صاحب ممبر کونسل صیغہ سرحدات وغیرہ

اے حاضرین دربار اس اسپیچ مین حضور پرنور دام اقبالہ نے ارشاد فرمایا ہے امید ہے کہ حاضرین دربار اسکو ہمیشہ یاد رکہین گے اور ٹونک کی تاریخ مین یہ آج کا دربار بطور یادگار زمانہ ہوگا اس اسپیچ مین حضور نے اپنے عہد معدلت مہد کی جن کارروائیون اور انتظامات کو مختصر طور سے بیان فرمایا ہے اس کی تصدیق کرنے مین کوئی سمجہدار انکار نہین کرسکتا یہ جو کچہہ سنا گیا ہے یہ وہی باتین ہین جو ریاست ٹونک کی خوش نصیب رعایا اپنی آنکہون سے دیکہہ رہی ہے آخر یہ کسی غیر ملک کا تذکرہ تو نہین ہے کہ جسمین شبہہ کی گنجایش ہو اس موقع پر حضور کی طبعی اور جبلی خوبیون کو مفصل بیان کیا جائے تو محمول اور پر خوشامد اور مبالغہ گوئی کے ہوگا حالانکہ میرا یہ عرض کرنا کچہہ شاعرانہ مدح طرازی نہین ہے کہ جسمین مبالغہ کا احتمال ہو اور خدا نکرے کہ ہم لوگ درباریون مین شمار ہوکر جہوٹے خوش آمدی کہلائین اور دربارون مین جہوٹ بولنے کی عادت اختیار کرین یہ حضور محتشم الیہ کی کمال خسروانہ خداوندی ہے کہ اپنے اس تذکرہ تجاویز انتظام ملکی مین اپنے اپنے محل اور موقع پر ہمارے مشورہ انتظام اور انجام دہی خدمات کے متعلق اسدرجہ خوشنودی مزاج کی اظہار فرمائی ورنہ ہم کیا اور ہماری خدمات کیا اگر فرض کیا جائے کہ ہماری ذاتی لیاقت اور معلومات کو اس ریاست کے انتظام ملکی مین کچہہ دخل ہے تو بہی ہم چندان قابل ستایش نہین ہین مثلاً اگر خانصاحب محمد بخت خانصاحب ممبر صیغہ جوڈیشل مین پسندیدہ انتظامات کی صلاح کار اور مشیر قانونی رہے یا بار قرضہ بنک کے انتظام اور خزانہ کی حالت کی درستی اور حساب کتاب کے طریقون کے اجرا مین راؤ بہادر بابو دنایک راؤ صاحب نے قابل تعریف خدمتین کین یا اور کسی نے تو بہی حضور ہی کی جوہر شناسی اور قدردانی کی تعریف ہوگی ان اچہے اہلکارون کو آخر کس نے جمع کیا اور ہر ایک کی لیاقت کے موافق کام کس نے تفویض کئے اور خاص اس امور مین کسکی رائے کو دخل ہے آخر یہ کہنا ہی پڑے گا کہ وہ ہمارے حضور دام اقبالہم ہین شہنشاہ اکبر کی

ذاتی قابلیت کی نسبت جسکی منصفانہ حکومت ہندوستان مین ضرب المثل اور وہ یادگار زمانہ ہے کچھ غلط فہمی واقع
ہوئی ہے ان کوتاہ اندیش جو کہتے ہین کہ اگر ابوالفضل اور فیضی اور بیربل وغیرہ وغیرہ ارکان سلطنت نہوتے تو
سلطنت کی وہ خوبیان نہوتین ہم کہتے ہین کہ اگر اکبر کسی طبیعت اور عقل خداداد مین مردم شناسی کا جوہر نہوتا تو فیضی اور
ابوالفضل ارکان سلطنت کیونکر جمع ہوتے کیا مغلیہ سلطنت کی بربادی کے زمانہ مین سارے ہندوستان مین سے
کسی کی قابلیت کے آدمی موجود نہ تھے ضرور تھے اور تاریخ سے ثابت ہے کہ اون سے بہتر آدمی موجود
تھے مگر انتخاب کے واسطے اکبر جیسے شہنشاہ دانشمند کے ہونے کی ضرورت تھی اس لئے مین کہتا ہون
کہ جو خوبیان ہین وہ حضور پُرنور کی وجہ سے ہین حضور مین جہان اور خوبیان ہین سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ حضور
کمال درجہ انصاف پسند واقع ہوئے ہے اس انصاف پسندی کی وجہ سے کہ ہم ممبر کونسل اور دوسرے مقربان
حضرت ہوکر اپنے مطالب اور رائے کے بیان کرنے مین آزادانہ عرض معروض کرتے ہین باوجودیکہ ہم کو
علم ہوتا ہے کہ اس معاملہ مین ہماری رائے حضور انور کی رائے کے خلاف ہے اس جرأت اور دلیری کا سبب
انصاف پسندی کا ہے ورنہ ایک بار بھی عرض معروض سے رد کئے جاتے تو یہ حوصلہ کا ہے کو باقی رہتا
ہے کہ کبھی کوئی اظہار مطلب کے وقت روکا گیا ہو اس سے بھی زیادہ حضور کی رحمدلی بڑھی ہوئی ہے انسان
تو کیا جانورونکی آسایش اور آرام پر بھی حضور کی نظر رہتی ہے کئی بار ایسا ہوا ہے کہ حضور نے سواری مین بعض لاغر
یا زخمی جانورونکو ملاحظہ کیا جنکی بے رحم مالکون نے ان پر بوجھ لادا تھا اونکو محکمہ ممبر صیغہ کے تنبیہ کے واسطے
بھیجا تاکہ آئندہ اس قسم کی بے زبانون پر سختی نہونے پاوے قانون میونسپلٹی مجوزہ حضور جسکا ذکر حضور نے اپنی اسپیچ
مین کیا ہے عنقریب مشتہر ہونیوالا ہے اوسکے دیکھنے سے سب کو معلوم ہوگا کہ آسایش خلائق عامہ کا کہانتک
خیال ملحوظ خاطر ہے یہ دونون خوبیان وہ ہین کہ جس کا عام خاص سب کو فائدہ کا اثر پہونچتا ہے اور حاکمون کے واسطے
اوصاف سمجھے گئے ہین یہ باتین اگر کسی بازاری آدمی کے خیال مین نہ آئین تو مضائقہ نہین مگر دوربین ہوشمند ان
باتون کو بڑی گہری نگاہ اور بڑی وقعت سے دیکھتے ہین اور حق یہ ہے کہ وہ خوبیان ہین جس سے پونے چار لاکھ
ارکان ریاست ہذا حسبِ رسدی فائدہ اٹھا رہے ہین دوسرے ہر ایک شخص کے ذمہ کوئی نہ کوئی فرض ہے اور ہر والئی
حاکم کے ذمہ بھی فرائض ہین ہمکو اس موقع پر بیان کرنا چاہیئے کہ ہمارے حضور پُرنور دام اقبالہم نے اپنے فرائض

کے ادائی مین کمی تو نہین فرمائی اگر رعایا کے جان و مال کی حفاظت کرنا والی ملک کا فرض ہے تو اسمین بھی کمی
نہین فرمائی جو کچہ فوجداری و پولیس وغیرہ کا انتظام فرمایا ہے جسکا اسپیچ مین مختصر مذکور ہوا وہ کچہ کمی والی
ملک کا فرض رعایا کے حقوق و آبرو کی حفاظت کرے تو دیکھو حضور نے اسمین بھی کچہ اوٹھا نہین رکھا عدالت
مین دیوانی فوجداری منصفی قایم فرمائین اور پھر اونکے بھی کئی درجے مقرر فرمائے چنانچہ اپیل کی عدالت
مرافعہ کونسل ہے اسلئے اگر ایک عدالت سے کسی کی حق رسی مین کمی ہو تو دوسری تیسری عدالت رجوع کرے
اور پھر عدالتون پر ہی بس نہین فرمایا خود بھی بہ نفس نفیس ایک بہت بڑی تکلیف انصاف احکام اور فیصلون
گوارا فرماتے ہین جس سے ماتحت عدالتون کی اصلاح ہوتی رہتی ہے اسی طرح بنظر آسایش عامہ خلقت
و صفائی شہر کے قواعد مقرر فرمائے ہین کہ اسکا اثر امرا و غریب رعایا کی تندرستی اور صحت جسمی پر موثر ہو
فرمائے ہین شفاخانجات جاری کئے ہین اور ایک کثیر التعداد رقم اس کام مین صرف فرماتے ہین جس
کا فائدہ تھوڑا اور رعایا کا فائدہ زیادہ ہے اسی طرح سررشتہ تعلیم کی کیفیت ہے کہ محض اپنی رعایا کی تہذیب
اخلاق کے واسطے کیا کچہ انتظام نہین فرمایا ترقی تجارت کے اسباب بہت کچہ مہیا فرمائے ہین جسکی مختصر کیفیت
سنی ہوگی اور ابھی کیا ہے خدا جانے حضور کی طبیعت نکتہ شناس اور عقل خداداد اس ریاست کے انتظام
ترقی پر پہونچائی گئی - رہا یہ امر کہ مینے اسپیچ کے مضامین متعلق انتظام کو اس وقت اپنے بیان مین کیون دہرایا
میری غرض اسکے بیان کرنے سے یہ ہے کہ اگر یہ کل باتین مذکورہ بالا بحیثیت والی ملک ہونے کے ہم
پر فرض ہین کہ جسکی ادائی مین حضور سرگرم اور ساعی ہین تو کیا حضور ہی پر سارے فرض ہوئے ہین اور ہم
ملازم ہونے یا بحیثیت اہل خاندان ہونے یا تجارت پیشہ ہونے یا کاشتکار ہونے کے ہین یعنی بحیثیت رعایا
کے ہمارا کچہ بھی فرض نہین ہے آخر رعایا کا بھی تو کچہ فرض ہوگا پھر اس صورت مین ہمکو بھی اپنے فرض منصبی
کی فکر چاہیئے اگر حاکم اپنے کام کی فکر کرے تو محکوم کو اپنے کام کی فکر چاہیئے مالک کی شکرگزاری چاہیئے منصف
اور عادل حاکم والی ملک کو انعام الہی اور رحمت الہی اپنے حق مین خیال کرنا چاہیئے اپنے مالک خداوند و
کی زیادتی عمر و دولت و اقبال کے خداوند تعالی سے ہر وقت استدعا چاہیئے چونکہ مین وقت گنجایش کم دیکھتا ہون
اس بیان کو اس دعا پر ختم کرتا ہون کہ جب تک نیکون کا نام دنیا مین باقی رہے الہی ہمارے حضور پرنور نواب ا

وزیر الملک حافظ محمد ابراہیم علیخانصاحب بہادر صولت جنگ جی-سی-آئی-امی دام اقبالہٗ کو روز افزون خوبیون کے ساتھ زندہ اور سلامت رکھیو اور ہم لوگون کو ارادت اور وفاداری و نمک حلالی و خیر خواہی کی توفیق رفیق کیجیو امین۔

تقریر اعظم الامرا وقار الملک صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خان صاحب بہادر سطوت جنگ

حضور انور دام اقبالہٗ نے جو از راہ نوازش و ذرہ پروری ہم چارون بھائیون اور حضرت عمو صاحب کی نسبت خصوصاً اور دیگر اہلکاران ذوی فہم کی نسبت عموماً کارہائے متعلقہ ہر ایک کی انجام دہی کے بارہ مین کلمات تحسین و عزت افزائی فرمائی یہ صرف حضور کی قدردانی کا باعث ہے کیسلئے کہ جو کچھ حسن و خوبی ادائی خدمت مین نسبت ہر ایک خدمت گزار کے ظاہر فرمائی گئی وہ صرف حضور ہی کی ادن ہدایات خاص اور توجہ دائی کا نتیجہ ہے جو وقتاً فوقتاً ہم سب خدمت گزارون پر مبذول ہوتی رہی ہین اور حضور انور دام اقبالہٗ نے ادن سب خدمات کو ہم لوگون کی لیاقت اور قابلیت کی طرف منسوب فرماکر ہم سب کو خاص اور عام کی نظرون مین معزز اور ممتاز فرمادیا ہم جان نثاران بے ریا حضور کی اس اعلیٰ درجہ کی قدردانی کا شکریہ ہزار جان سے ادا کرتے ہین ایزد تعالیٰ و تقدس ذات فیض آیات حضور پُر نور دام اقبالہٗ کو باین قدردانی و قدر افزائے و عزت بخشی دائم سلامت و قائم رکھے۔ آمین ثم آمین۔

تقریر ممتاز الامرا معظم الملک صاحبزادہ حافظ و حاجی محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ ناظم پرگنہ ٹونک

مین دل سے اپنے عملہ اور جملہ رعایائے پرگنہ ٹونک کی جانب سے جو بحکم بندگانِ عالی میرے زیر حکومت ہین بندگانِ حضور فیض گنجور دام اقبالہٗ کی کرم گستری اور رعیت پروری کا شکریہ ادا کرتا ہون اور اپنی خوش قسمتی پر زیر ظل عاطفت ایسے

رئیس والاتبار کے ہزار اظہار پر فخر کرتا ہون اسمین شک نہین کہ فیضان الطاف خسروانہ حضور عالی رعایا پر عام ہے اور یہی باعث رفاہ رعایا و خوشحالی انام ہے مجھے بندگان عالی نے عرصہ تیرہ سال سے بعہدۂ نظامت ٹونک عز افتخار بخشا ہے اِس عرصہ مین سینیہ پراونی و اعلی دار الریاست و پرگنہ صدر مین سے نوازش شاہانہ حضور کا شاکر پایا اور رعایا مین سے جس کسی کو اپنا عرضِ حال و اظہار مطالب کرنے کی ضرورت ہوئی تو حضور عالی کی بہ نفس نفیس اوسکی دادرسانی مین بدل توجہات فرمانے سے اور ماتحت حکام و عدالت ہاے ریاست کی کارروائی پر اکتفا فرمانے سے ہمیشہ رعایا کو خوش دل و کامیاب دیکھا یہ نتیجہ حضور عالی کے خیالات کے اصلاح پسند و معدلت گستری کا ہے جسکا ذکر مفصلاً اسپیچ عالی مین صادر ہوا ہے - حضور عالی نے اِس اسپیچ مبارک مین اظہار خوشنودی مزاج وہاج نسبت مجھ جان نثار دولت ابد قرین کے فرمایا زیادہ تر عزت افزائی و قدردانی ہے ہم لوگون کو اپنے آقاے ولی نعمت کی ترقی عمر و اقبال و ازدیاد حشمت و اجلال کے لئے دست بدعا ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالی تا بقائے عالم ذات ستودہ صفات بندگانِ عالی کو یہین نوازش و معدلت گستری رعایاے ریاست ہذا کے سر پر سلامت رکھے اور اپنا حفظ و امان محیطِ مرکز دولت ریاست فرمائے - آمین یارب العالمین -

تقریر مرزا محمد نواب علی خان صاحب ناظم سائرات ریاست ٹونک

الحمد للہ و المنۃ کہ آج وہ موقع اور وقت ہم فدویان کو ہاتھ آیا جسکے اظہار اور بجا آوری مین دل کی اُمنگین طبیعت کے ولولے امیدون کے جوش نکالے جائین یعنی اپنے آقاے ولی نعمت کی رحم دلی کرمفرمائی عدالت گستری بندہ نوازی و بندہ پروری تجدید قوانین ریاست تائید ارکان ریاست و لیاقت ترویج احکام شریعت توسیع مہام ہدایت ترمیم امور سیاست تکثیر خیر و سخاوت و غیر ذالک نظم و نسق جسکا شمہ و عشر عشیر یا خلاصہ کہنا چاہیئے اِس وقت بیان منجانب سرکار ابد قرار دام فیوضہم اعلان پایا ہے سنتے تھے اور دیکھتے تھے اور اون ہدایات کا عمدہ اثر اور نتیجہ رعایا و برایا خصوص ہم ارادت کیش عقیدت اندیشون پر مرتب اور موثر ہوتا رہا - اور ہو رہا ہے نہایت فخر اور افتخار کے ساتھ دل سے شکریہ بندگان حضور دام اقبالہ کا ادا کیا جاسکے کیونکہ ہر ایک اہل خاندان و عہدہ دار اہلکار و البستہ ملازمت بجائے خود غور کرسکتا ہے کہ ہر ایک کے متعلقہ کامون مین بامداد انتظام سرکاری کیا کچھ ترقی اور اصلاح نے کل نیک نامی سے دامنِ مقصود پر کیا لیس بلا ریب سبب

حاضرین دربار میری اس دعا کے شریک اور متفق ہو نگے اسواسطے کہ مین اپنے متعلقہ کامون مین حضور ہی کی توجہ کا فائدہ
بہت کچھہ دیکھتا ہون بہر دوسرے محکمہ جات امورات ملکی و مالی ریاست کی نسبت میرا یہ عقیدہ اور یقین کیونکر صحیح اور درست
نہ پڑے گا حالانکہ سررشتہ سائر ریاست کے جملہ محکمہ جات اور کارخانہ جات کے مقابلہ مین ایک چیز ہے تاہم احقر کی اس
تہوڑے زمانہ کی خدمت گزاری مین جو دستور العمل جدید ۹۴ سنہ فصلی اجرا پایا اومین بہ نسبت سابق صدہا اشیا راور اجناس
کی معافی جو پیشگاہِ حضور والا سے فرمائی گئی اور پہر ۹۶ سنہ فصلی مین ترمیم دستور العمل کی ہوئی اور اومین جسقدر معافی حضور انور سے
بنظر رعایا پروری و فیاضی وقوع مین آئی تو اوس رعیت کا نفع رعایا کو ۲۸۰۰۰ ہزار روپیہ کا حاصل ہوا اسیطرح ۹۸ سنہ
فصلی مین دستور العمل پرگنہ چہبڑہ گوگور تجدید ہوا اور اوسکے اجرا اور رعایت محاصل پانچ ہزار روپیہ کے ہونے سے رعایا نے
باظہار شکریہ وممنونی سرکار مین معروضی ابلاغ صدر کی اور نیز پرگنہ نیماہیڑہ و علی گڈہ مین بہی معافی محاصل مین فرمائی گئی جسکی
تفصیل خالی از تطویل نہین ہان جملہ تعداد معافی ورعایت محاصل سے جسکا محض فائدہ رعایا کو پہونچا ۳۷۰۰۰ ہزار روپیہ
کی ہوئی اور اس رعایت کا یہ نتیجہ ہوا کہ پیداوار دیہات اور بیوپار اور تجارت مین ترقی ہوکر بہ نسبت سالہاے ماضیہ ہر سال
افزونی و آمدنی محاصل سائر مین ہونے لگی اسی نتائج انتظام و بندوبست حضور انور دام اقبالہ قابل قدر اور توصیف الوالابصار ہے
کہ اودہر معافی محاصل سے رعایا کو مشکور اور ممنون فرمایا اور ہر رقم محاصل سرکاری مین ترقی اور افزونی پیدا ہوئی - لہذا
احضر بالعموم اپنے متعلقہ کامونکے انتظام اور ہدایت پانے سے اور بالخصوص نسبت اون کلمات قدردانی و منزلت
افزائی کے جو اس ناچیز کی اصدار پائے مع الحیثیت رعایا اور اہل تجارت جنکو ہمیشہ تعلق سائر سے رہتا ہے شکریہ انعام و
اکرام سرکاری کا بجالا کے دعاے ازدیاد عمر دولت و اقبال اپنے آقاے نعمت مین موظف ہو کر اس گزارش کو ختم
کرتا ہے - اسی ماہ اکتوبر ۱۸۹۲ سنہ ع مین سید محمد موسے معتمد ریاست حاضر باش اجنٹی گونا و معتمد عدالت پرگنہ سرونج علاقہ
راج گوالیار مقرر ہوئے اور میانجی عبد اللہ معتمد ریاست شہر موگیان متعلقہ پرگنہ نیماہیڑہ و معتمد عدالت پرگنہ نیماہیڑہ و علاقہ راج
اندور مامور فرمائے گئے - بتاریخ دوم ماہ نومبر ۱۸۹۲ سنہ ع میجر ٹی - سی - پیرس صاحب بہادر قائم مقام پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک
و سپرنٹنڈنٹ ریاست ہذا فائز دار الریاست ہوئے حسب معمول مشایعت و سلامی اتواپ عمل مین آئی - بتاریخ پنجم ماہ مذکور
سنہ صدر یوم شنبہ میجر تہارنٹن صاحب بہادر قائم مقام شرقی راجپوتانہ ریاست جے پور سے فائز ریاست ہذا ہوئے -
اور اسی روز چار بجے دن کے صاحب بہادر موصوف بنابر ملاقات حضور والا قلعہ معلی مین تشریف لائے حسب دستور مستمرہ

متانت وسلامی بعرض ظہور آئی۔ چندے قیام فرما کر بروز شنبہ آٹھ بجے دن کے صاحب بہادر ممدوح نعمت فرمائے
چھاونی دیولی ہوئے۔ اور اسی روز میجر ٹی۔ سی۔ پیرس صاحب بہادر مہتمم محکمہ بندوبست دربار ٹونک بھی بتابر دورہ
دیہات پرگنہ ریاست ہذا روانہ ہوئے۔ بتاریخ ششم ماہ نومبر سنہ صدر روز یکشنبہ جنابہ نواب بیگم صاحبہ دختر حضرت
نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ اہلیہ حضرت محتشم الدولہ نواب غوث محمد خان صاحب بہادر ہزبر جنگ مرحوم و مغفور
والی ریاست گلشن آباد عرف جاورہ نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی۔ اسی ایام میں اعزاز الامرا
معز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ کا قصور حضور والا سے معاف فرمایا اور حسب الحکم سید احمد خلف الصدق
بخشی الملک حافظ سید محمد عثمان خان بہادر شہامت جنگ و مولوی محمد عبد الرحمن خان سکرٹری کونسل دار الخیر اجمیر سے
صاحبزادہ صاحب موصوف کو ریاست ہذا میں لائے۔ بتاریخ چہاردہم ماہ نومبر ۱۸۹۲ء حسب الحکم بندگان حضور پرنور
جناب نواب صاحب بہادر دام اقبالہٗ میرزا نواب علیخان صاحب ناظم سائرات بجائے مولوی سخاوت حسین خان وکالت
اجنٹی اڑوتی و ٹونک پر مامور فرمائے گئے۔ چنانچہ یہ پروانہ منجانب حضور پرنور میرزا صاحب موصوف کو عطا ہوا۔
فضیلت و شرافت عنوان نجابت و دیانت نشان مرزا نواب علیخان ناظم سائرات بعافیت باشند بعد سلام مسنون
واضح باد۔ در ینولا چونکہ تم نے کار متعلقہ خود کو بکمال امانت و ہوشیاری انجام کو پہونچایا اور تمہاری کوشش سے محاصل میں
بھی توفیر ہوئی اور یہ تجویز خاص حضور نے تمکو اس کام پر بلا کسی کی سفارش وسعی کے تجویز فرمایا تھا بنا بر علیہ تم سے طبیعت
حضور خوشنود ہوئی اور ترقی تمہاری بعہدۂ وکالت سرکار حاضر باش محکمہ اجنٹی ہاڑوتی و ٹونک فرمائی گئی۔ قلمی ہوتا ہے
کہ کار متعلقہ کو بحسن خیر خواہی و امانت و جانفشانی انجام کو پہونچاتے رہو اور خریطہ ملفوف ہذا بہونچتا ہے بخدمت صاحب
اجنٹ بہادر پیش کردو اور جو تنخواہ عہدۂ وکالت مذکورہ کی حسب تجویز کونسل منظور ہوچکی ہے وہی تنخواہ تمہاری مقرر ہوگی
اطمینان رکھو فقط المرقوم چہاردہم ماہ نومبر ۱۸۹۲ء عیسوی بموجب حکم حضور فیض گنجور دام اقبالہٗ شانہٗ۔ بقلم عبد الصمد محرر منشی خانہ
بتاریخ بستم ماہ جمادی الاول ۱۳۱۰ھ ہجری مطابق یازدہم ماہ دسمبر ۱۸۹۲ء مشفقی حافظ محمد عزیز الرحمن خان مصطفےٰ آبادی کاپی
نویس مطبع محمدی ٹونک شاگرد حضرت میانجی عبد اللہ صاحب رامپوری نے بامراض چند در چند انتقال کیا۔
چنانچہ یہ قطعہ تاریخ انتقال سید علی رضا خلف اکبر حضرت سید میر نواب صاحب مرحوم سے یادگار ہے مصنف قطعہ تاریخ
ہذا مؤلف کے ہمشیرہ زادہ ہیں ناظم و ناثر یگانہ ہیں۔ قطعہ تاریخ وفات یہ ہے ؎

عزیزی کہ خوشش نسبتش بُد بزحمن — بملک بقا رفت ازین دار فانی
زہے خوشنویسے کہ کم دید دوران — چُنو سے بہ کتابت ہندوستانی
بہنگامِ تحریر کلکش ہمانا — ہُدے ابر نیسان گوہر فشانی
مداد از صفائے حروفش پدیدہ — اثر ریز چون سرمۂ اصفہانی
فصاحت بطرزِ کلامش مُتولہ — بلاغت ازو یافت شیرین زبانی
ز رنگین سخن پردۂ گوشِ عالم — نمودے برنگِ گُلِ بوستانی
سنِ رحلتِ او رضا خوشش رقم زد — بجنت خرامید — از دار فانی

۱۳۱۰ھ

بتاریخ ہفتدہم ماہ مذکور سنہ صدر بندگان حضور موفور السرور دام اقبالہٗ بتقریب دورہ پرگنہ نہضت فرمائے نیماہیڑہ علاقہ ریاست ٹونک ہوئے عالیجناب وزارت مآب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست وائس پریزیڈنٹ محکمہ مجتمعہ کونسل - جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحاق خان بہادر سطوت جنگ - حافظ محمد یوسف میر منشی ریاست - محمد مصباح الدین پرائیویٹ سکرٹری - خان صاحب محمد نجف خان ممبر کونسل و مشیر قانون جوڈیشل - مرزا محمد علی خان صاحب ممبر کونسل صیغہ سرحدات و جنگلات وغیرہ وغیرہ اہلکاران ریاست ہمرکاب حضور والا تھے راستہ مین جاگیرداران وہیات نے حضور والا کی نہایت اہتمام کے ساتھ دعوتین کین - اوّل روز موضع بنواڑہ مین - دوسرے روز موضع کہٹانہ مین تیسرے روز موضع باوڑی مین بندگانِ حضور عالی متعالی دام اقبالہٗ منزل گزین ہوئے - دار الخیر اجمیر سے دو تین اسٹیشن ادہر سرکار دولت مدار ریل پر سوار ہوکر بجانب نیماہیڑہ روانہ ہوئے - بتاریخ بستم ماہ مذکور روز شنبہ بندگان حضور پُرنور دام اقبالہٗ سوا سات بجے ہنگام شام رونق افروز نیماہیڑہ ہوئے حسب دستور مستمرہ مشایعت و سلامی اتواب عمل مین آئی - بتاریخ بست و ہشتم ماہ مذکور سنہ صدر روز چہارشنبہ شاہ و صاحب اسسٹنٹ جنرل سپرنٹنڈنٹ ٹھگی و ڈکیتی نے سنٹرل جیل ٹونک کو معائنہ فرمایا اور دو روز قیام فرماکر بتاریخ سی ام ماہ مرقوم الصدر راہی چہاؤنی دیولی ہوگئے - بتاریخ دوم ماہ جنوری سنہ صدر بوقت دس بجے دن کے صاحب کلان اندور نے صاحب اجنٹ بہادر مغرب مالوہ رونق افروز پڑاوہ ہوئے ناظم صاحب پرگنہ نے اپنی سرحد تک پیشوائی کی سوم جنوری سنہ مذکور کو تقریباً صاحب کلان بہادر مع سکرٹران وغیرہ شکار کو تشریف لے گئے صرف دو روز یہان قیام فرماکر بتاریخ چہارم ماہ مذکور صاحبان والا شان

جانب سوہت روانہ ہوئے - ناظم صاحب ٹیڈلوہ صاحبان بہادر موصوف کو تا سرحد پہنچانے گئے - صاحبان عالی شان
بعد منسافحہ کے خوشنودی مزاج اظہار فرما کر ناظم صاحب پرگنہ کو رخصت فرمایا بتاریخ بست و ہشتم ماہ جنوری سنہ صدر روز شنبہ
آٹھ بجے دن کے بندگان حضور فیض گنجور جو کہ بتقریب دورہ پرگنہ نمباہیڑہ کو تشریف لے گئے تھے پرگنہ مذکور سے بذریعہ
اسٹیشن ٹرین مراجعت فرمائے قریب ایک گھنٹہ کے دارالخیر اجمیر میں گاڑی ٹھہری گیارہ بجے اسٹیشن جگت پورہ
علاقہ سے پور پر رونق افروز ہوئے تھوڑی دیر قیام فرما کر اسٹیشن سے بسواری کالسکہ مع جناب صاحبزادہ محمد اسحٰق خان
صاحب بہادر کہ ٹونک تک ڈاک بیٹھی تھی بتاریخ بست و نہم ماہ مذکور روز یکشنبہ سات بجے دن کے مع الخیر و عافیت رونق
افروز دارالریاست ہوئے - بتاریخ یازدہم ماہ فروری ۱۸۹۲ء روز چہارشنبہ چار بجے دن کے کرنیل جی ایچ ٹریور صاحب
بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجستان مع اسسٹنٹ خود فائز دارالریاست ہوئے - بندگان حضور والا نے تا شاہراہ بند آب
قریب رود بناس صاحب بہادر ممدوح کی پیشوائی کی حسب معمول اتواپ سلامی اسر ہوئیں دوسرے روز پنجشنبہ کو صاحب
کلان بہادر واسطے ملاقات حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ کے تشریف لائے یہ ملاقات نظر باغ کی رنگین کوٹھی
میں بعرض ظہور آئی کوٹھی مذکور کے دو طرفہ ایک کمپنی پلٹن کی مع مین باجہ اور بست سے سوار صف بستہ کھڑے تھے
پونے بارہ بجے صاحب کلان بہادر مع صاحب پولیٹکل بہادر اسسٹنٹ بنابر ملاقات تشریف لائے سپاہ صف بستہ
اور مین باجہ نے حسب آئین مستمرہ سلامی ادا کی - بندگان حضور فیض گنجور نے تالب فرش صاحب بہادر ممدوح کی مشایعت
فرمائی اس دربار میں عالیجناب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ سی - ایس - آئی
نائب الریاست - و اس پریذیڈنٹ محکمہ محتشمہ کونسل - و برادران حضور پرنور و صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ
و ممبران کونسل - مولوی محمد عبد الرحمٰن خان سکرٹری کونسل - و حافظ محمد یوسف صاحب منشی خاص و میر منشی دربار ٹونک وغیرہ
وغیرہ اہلکاران ریاست موجود تھے صاحب کلان بہادر راجستان نے تھوڑی دیر قیام فرمایا اس عرصۂ قیام میں حضور نواب
صاحب بہادر سے گفتگوئے شوقیہ ہوتی رہی بعد ادائے رسم عطر و پان و ہار وغیرہ صاحب بہادر ممدوح رخصت ہوئے
دربار برخاست ہوا - حضور پرنور دام اقبالہ نے تالب فرش استقبال کیا سلامی اتواپ حسب معمول اسر ہوئی - اوسیدن
دو بجے دن کے حضور فیض گنجور بنابر ملاقات بازدید صاحب کلان بہادر کے بنگلہ پر تشریف فرما ہوئے - جمعہ کو سات
بجے صبح کے صاحب کلان بہادر بہمراہی صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک و ڈاکٹر نیومین صاحب بنابر معائنہ جیل و شفاخانہ

مطبع و سنٹرل ہائے اسکول ٹونک تشریف فرما ہوئے ہر جگہ تہوڑی تہوڑی دیر قیام فرما کر قیام گاہ خود پر تشریف لے گئے
اوسیدن چار بجے شام کے بمقام والڑ ہسپتال جو دربار نے بصرف زر کثیر بنابر آسائش زنان رعایا کے خود ترتیب دیا
ہے دربار منعقد فرمایا - اِس ہسپتال کے مکان کو خوب آراستہ کیا گیا تہا جابجا رنگ برنگ بیرقین خوشنما نصب کی گئی
تہین عمارت ہسپتال کے روبرو ایک شامیانہ بڑے تزک کے ساتہہ نصب تہا اُسکے قریب بین باجہ کا اہتمام کیا گیا
تہا اس شامیانے کے تلے جملہ حضار دربار مجتمع تہے ہر ایک اہل دربار علی قدر مراتب اپنی اپنی جگہ پر جاگزین تہا -
ٹہیک چار بجے صاحب کلان بہادر و میجر تہارنٹن بہادر اسسٹنٹ صاحب کلان بہادر و ڈاکٹر نومین صاحب و لیڈی
پیرس صاحب بہادر و ہمشیرہ صاحبہ میجر تہارنٹن صاحب بہادر و ہمشیرہ لیڈی پیرس صاحب بہادر فائز والڑ ہسپتال ہوئے
صاحبان موصوفین نے عمارت والڑ ہسپتال کو ملاحظہ فرما کر خوشنودی ظاہر کی اور زیر شامیانہ کرسیون پر نشست فرمائی
بعد پندرہ منٹ کے بندگان حضور فیض گنجور بہی رونق افروز دربار ہوئے حاضرین دربار نے تعظیم دی بین باجہ نے
سلامی ادا کی بعد ازان حضرت وزیر اعظم امیر مکرم بالقابہ نے حسب الحکم حضور پر نور السرور ایک اسپیچ بتقریب افتتاح
شفاخانۂ زنانہ موسوم بہ والڑ ہسپتال حاضرین دربار کو کہڑے ہو کر سنائی اوس اسپیچ کی بجنسہ نقل ہے -

اسپیچ بتقریب افتتاح شفاخانۂ زنانہ موسوم بہ والڑ ہسپتال منجانب حضور

پُر نور دام اقبالہ

ٹونک مین اِسوقت تک کوئی زنانہ ہسپتال نہین تہا اکثر بوقوع حادثہ مستورات کی جانین تلف ہوتی تہین لیڈی ڈفرن
صاحبہ کی ڈالی ہوئی بنیاد جو واسطے رفاہ عام و علاج مستورات ہند کے تہی اوسی قابل رحم سلسلہ کے اثر سے ۱۸۹۰ء
مین بوقت تشریف آوری کرنیل والڑ صاحب بہادر بالقابہ کے ٹونک مین زنانہ ہسپتال کا بنیادی سنگ اونکے مبارک
ہاتہون سے نصب کیا گیا تہا آج اوس ہسپتال کے افتتاح ہونے کی مجکو بیحد خوشی ہے کہ میرے شفیق میجر تہارنٹن
صاحب بہادر پولٹیکل اجنٹ میری ریاست کے و دیگر صاحبان اِس مبارک جلسہ مین رونق افروز ہین اور خاص کر مین اپنی
دلی دوست کرنیل ٹریور کے اِس جلسہ مین موجود ہونے سے نہایت مشکور ہون جنکے ہاتہہ سے اس مبارک رسم ہسپتال

کو ادا کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ ہر قسم کی مستورات میری ریاست کی رعایا کو اسکے جاری ہونے سے پورا آرام حاصل
ہو گا اس ہسپتال کی تیاری کا تخمینہ عاطعہ روپیہ کا کیا گیا اب تک صرف سامعہ روپیہ تعمیر مین صرف ہو چکا ہے
اور ہنوز چودہ مکان اس ہسپتال کے احاطہ مین تیار ہوئے ہین جنہین چھہ مکان ہنود اور چھہ مسلمانون کے لئے اور
دو درزیں قوم کے لئے جملہ چودہ مریضون کے رہنے کی گنجائش ہے اور معزز بیمارون کے لئے ایک مکان مین
چار کمرے علیحدہ علیحدہ بنائے گئے ہین جسمین چار بیمار معزز رہ سکتے ہین اور وقت ضرورت آٹھہ شخص عام سکونت
کر سکتے ہین باقی روپیہ اون مکانات مین جو متعلقہ شفاخانہ زیر تجویز ہین یا دیگر ضروری عمارات مین جب ضرورت صرف
ہوگا اس بات کے اظہار سے بھی مین باز نہین رہ سکتا کہ ہندوستان مین جو یوماً فیوماً خیالات کو شائستگی و ترقی ہوتی
جاتی ہے یہ سب گورنمنٹ برطانیہ کے مبارک حکومت کا اثر ہے - رئیسون کو اپنی ریاستون مین شائستگی و رفاہ عام
جاری کرنے کی موقع بہت آسانی کے ساتھہ حاصل ہین باوصف اسکے ہم لوگ اپنے فرائض ذاتی کی جانب توجہ کرین
تو کمال افسوس ہے حکام انگلشیہ یعنی صاحبان اجنٹ کے صلاح و مشورونکے ہم لوگون کو بہت قدر کرنا چاہیئے مین
یقیناً کہہ سکتا ہون کہ بمقابلہ حالت سابقہ کے مینے اور میری ریاست نے اس بات سے جو فائدہ اُٹھایا ہے
یا ہر صیغہ کی درستی انتظام کی جانب میری توجہ کو ترقی ہوئی وہ درحقیقت لا بیان ہے - مین اپنے دلی دوست کرنل
ٹریور صاحب بہادر و میجر تہارنٹن صاحب کے عمدہ مشورونکو کبھی فراموش نہ کرونگا آئندہ بھی صاحبان ممدوحین سے
یہ بھی امید رکتاہون کہ وہ اپنے مفید مشورون سے ہمیشہ مدد دیکر مجکو ممنون کرینگے کرنل ٹریور اب مین آپ سے یہ امید
کرتا ہون کہ آپ اس ہسپتال کو افتتاح کرین - آخر مین یہ تقریر اس دعا پر ختم کرتا ہون کہ عالیہ حضرت ملکہ قیصرہ ہند کی حکومت
اور سلطنت کی بنیاد ہمیشہ مضبوط اور ترقی پذیر ہو - بعد سماعت اسپیچ صاحب کلان بہادر نے چند فقرے بجواب اسپیچ
کھڑے ہو کر ارشاد فرمائے کہ مجکو اس جلسہ مین شریک ہونے سے نہایت خوشی ہوئی یہ ہسپتال زنان باشندگان
ریاست کے لئے نہایت مفید چیز ہے آخر ختم کلام پر صاحب کلان بہادر ممدوح نے یہ بھی فرمایا کہ مجھے اس وقت
اس امر کا نہایت افسوس ہے کہ کرنل والٹر صاحب جو کہ اس شفاخانہ کا بانی تہا جسکے نام پر یہ شفاخانہ ہوا ہے اوس کا
وجود اس دنیا مین نہین ہے بعدہٗ صاحب بہادر ممدوح الشان بہمراہ نواب صاحب بہادر تشریف لیجا کر اپنے ہاتھہ
سے ہسپتال مذکور کو افتتاح فرمایا بعد ادائے رسوم افتتاح پانچ بجے شام کو دربار برخاست ہوا سب صاحبان دربار

رخصت ہوئے اِس دربار مین بروقت موجودگی حضور پرنور جناب نواب صاحب بہادر دام اقبالہٗ و حکام عالیشان یعنی
صاحب کلان بہادر راجستان و صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک و دیگر حاضرین دربار کی رائے بہادر بابو نبابک راؤ
ممبر کونسل صیغہ خزینہ سے بجماعت بابو دامودرداس سپرنٹنڈنٹ سرشتہ پبلک ورکس کے بصاحبزادہ احمد خانصاحب
بہادر شوکت جنگ دربارہ نشست خلاف تہذیب و خلاف آداب دربار کسی قدر تنازع ہوا چونکہ خلاف آداب دربار تھا
اِسلئے باعث ناخوشنودی مزاج حضور پرنور و صاحبان والاشان ہوا اس جرم مین ہر دو صاحبان کی نسبت یہ حکم حضوری
نافذ ہوا کہ بابو نبابک راؤ ممبر کونسل جب تک صاحب اجنٹ گورنر جنرل راجستان و صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و
ٹونک سے اِس بے ادبی کی معافی نہ چاہینگے اور صاحبان ممدوح جب تک اونکا قصور معاف نفرماینگے آئندہ ہرگز
کسی دربار سرکاری مین باریاب نہونگے اور صاحبزادہ احمد خانصاحب بہادر کو باوجود معافی صاحبان والاشان کے ایک
سال تک دربار مین آنے کی اجازت نہوگی۔ کیونکہ یہ پہلے بھی اِس قسم کے امور خلاف مرضی حضور کے مرتکب
ہو چکے ہین شنبہ کو صاحب کلان بہادر راجستان بوقت ساڑھے سات بجے صبح کے مع اپنے اسسٹنٹ
صاحب و ڈاکٹر یومن صاحب بہادر راجستان نہضت فرمائے جانب جے پور ہوئے تیرہ فیر سلامی کے سر
ہوئے صاحب کلان بہادر بندگان حضور فیض گنجور جناب نواب صاحب بہادر کے انتظام و مصروفی بکار دربار ریاست سے
غایت درجہ رضامند و خوشنود ہوئے اور حضور کی تعریف اندرین باب بہت فرمائی یکشنبہ کو مسٹر ہمارٹمن صاحب بہادر
پولیٹیکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک بوقت سات بجے دن کے روانہ چھاؤنی دیولی ہوئے حسب معمول باتواپ سلامی سر ہوئین
شب شنبہ کو مقابلہ بنگلہ دربار کی جانب سے صاحب کلان بہادر و صاحب اجنٹ بہادر وغیرہ کی دعوت ہوئی جسمین
خود حضور والا بھی تشریف لے گئے تھے۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ جنوری سنہ صدر بعد بارہ بجے شب کے اہلیہ صاحبزادہ
عبدالقیوم خان خلف صاحبزادہ احمد خان صاحب بہادر شوکت جنگ بنت صاحبزادہ محمد اسحٰق خان صاحب
بہادر سطوت جنگ نے انتقال فرمایا۔ اور بتاریخ سیزدہم ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۱۰ھ اہلیہ صاحبزادہ عبدالقدوس خان
خلف صاحبزادہ احمد خان صاحب بہادر شوکت جنگ بنت صاحبزادہ عبدالحمید خان صاحب نے اس جہان فانی
سے بملک جاودانی رحلت فرمائی قطعۂ تاریخ ہر دو دختران صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر و صاحبزادہ عبدالحمید خانصاحب
برادران حضور پرنور دام اقبالہٗ منشی محمد عباد اللہ خان کاتب۔ مینیجر مطبع محمدی ٹونک سے یادگار ہے

حمیرا زاکیہ دو پاک صاحبزادیان جنکی — نظیر اس وقت مین کم ہو نہ ثروت مین نہ عفت مین

حمیرا بنتِ صاحبزادہ اسحٰق خانصاحب — وہ صاحبزادۂ ذیجاہ جو یکتا ہین سطوت مین

شبِ جمعہ رجب کی آٹھوین تاریخ وہ بیگم — گئین خوش تھا جو مطلب قربِ رحمت قصدِ رحلت مین

وہ صاحبزادہ عبدالحمید خانِ ذی شان کی — بڑی بیٹی عفیفہ زاکیہ بھی خوش تہین نہضت مین

کہ تھا قربِ جوارِ رحمتِ حق اونکا بھی مقصد — رجب کی تیرہوین کو بدھ کے دن پہونچین وہ جنت مین

ہوئے دو حادثے یہ ایک ہی ہفتہ مین غم افزا — جگہ کی غم نے ہر دل مین الم نے ہر طبیعت مین

نہین جز صبر چارہ اور کیا بھی صبر تا امکان ہو — مگر مشکل ہے غم کا بھولنا اس رنج حسرت مین

مجھے تاریخ کی تھی فکر ہاتف نے کہا مجھسے — کہو- کاتب حمیرا زاکیہ ہین قصرِ جنت مین

قطعۂ تاریخ انتقال پُر ملال دخترِ صاحب زادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ از شاعرِ نازک خیال شیرین گفتار مولوی حکیم سید احمد علی صاحب المتخلص بہ سیماب ۵

چو صاحب زادہ اسحٰق خان را — عقیبِ شادی آمد غم ہویدا

ز فوتِ دخترِ فرخندہ کردار — مسرت شد نہان رنج آشکارا

عزیزان را بدرد افزود کاہش — بر آمد از دہانِ خلق غوغا

شبِ آدینہ ہشتم از رجب بود — کہ در خلدِ برین شد منزل آرا

ز دہرِ رنج بخش افزا رفت خوش رفت — بگلزارِ جنانِ بہجت افزا

خداوندِ جہان بخشد بخلد گلشن — کنیز و منزل و گلزار و کالا

بھی سال ۱۲

چو پرسیدم ز ہاتف سالِ فوتش — کہ ماند یادگارِ پیر و برنا

بر آمد از لبش تاریخ بے باک — حمیرا گشت ہم بزمِ حمیرا

قطعہ تاریخ ہائے انتقال دو صبیات صالحات جناب صاحبزادہ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر و جناب صاحبزادہ محمد عبدالحمید خانصاحب برادران حضور پُرنور دام اقبالہم من نتایج فکر رسا حکیم مولوی سید سعید احمد صاحب المتخلص بہ اسعد سلمہ اللہ الصمد ۵

چون دو عفیفات ز پاک متقیہ محصنہ — متحدات الشرف متفقات العلا

ہم گوہر و ہم جید و ہم سبن و ہم عصر چنیز
اختر برج عفاف گوہر درج حیا

تا بیک اصل اصیل ہمسر پیوند جسم
باور و سایہ و عفت و احسان را

تازہ جوان نوعروس پیر خرد فخر نوع
گشتہ ز ہمدردی و ہمرہی عمدہ برآ

ہفتہ دوم رجب جانب جنت شدند
یابند از باغ جنان یا حسند اد الخیراہ جا

آن یک از اسحق خان سرور عالم ہم
بنت کبیرہ بُد و مُتقیہ پارسا

دوم ز عبد الحمید حسان کریم الشیم
دخت کلان تر بُد و محصنہ باحیا

ہست عموم عموم کس نتواند شناخت
خویش ز بیگانگان واز ابوین اقربا

داب وقائع نگار ضبط چنین ماجراست
اسعد مغموم بود در سر تاریخہا

گفت بیک مصرعہ ہاتف غیبش دو سال
حادثہ کبرٰی صبر ۱۳۱۰ھ - واقعہ غم فزا ۱۳۱۰ھ

سال دعائیہ جست آہ کشید و بخواند
باد بہشت برین موطن یک دعا ۱۳۱۰ھ

تاریخ دوازدہم ماہ رجب المرجب سنہ صدر روز شنبہ وقت صبح صادق جناب صاحبزادہ حافظ محمد اکرم خان صاحب خلف اصغر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر شمشیر جنگ نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی چنانچہ یہ قطعہ تاریخ وفات ہے ؎

از سرای دہر اکرم خان برفت
باغ در چشم جہان چون راغ شد

از سر آہ آبرو تاریخ او
ملہم غیبی بگفتا - داغ شد ۱۳۱۰ھ

تاریخ سیزدہم ماہ مذکور سنہ صدر صاحبزادہ مجید اللہ خان خلف جناب صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب نے اس سرای فانی سے کوچ کیا - اسی ایام مین دختر صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد اسحق خانصاحب بہادر سطوت جنگ نے بعمر یکسالہ اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت کی چنانچہ یہ قطعہ تاریخ انتقال حضرت اسعد سے یادگار ہے ؎

بنت الیاس خان بہادر
یکسالہ گئی جہان سے رنجور

سب کو ہوا اندوہ ان مین رنج
پر صبر کیا ہون تا کہ ناجور

الحق ہے قضا سے کسکو چارہ
سب ہین حکم خدا سے مجبور

یارب نعم البدل بہت دے ‏— دشمن غمگین ہون دوست مسرور
تاریخ و دعا کی فکر ہے گر ‏— اسعد کہو ـ ہو رضیعہ حور
۱۳۱۰ھ

اسی ایام مین حسب الحکم سرکار عظمت مدار دام اقبالہٗ مطبع محمدی کے لیئے جو ایک نہایت عمدہ مکان تعمیر ہوا ہے اور فی الحال مطبع اوسی مین قائم ہے منشی محمد عباد اللہ خان کاتب مینیجر مطبع مذکور نے مکان مسبوق الذکر کی تاریخ مین یہ قطعہ کہا ہے

حسب ایمائے بندگانِ حضور ‏— گشتہ تعمیر این بنائے سترگ
کلکِ کاتب نگاشت تاریخش ‏— مطبع دلپسند خرد و بزرگ
۱۳۱۰ھ

جو کہ میجر ڈی ـ سی ـ پیرس صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ محکمۂ بندوبست دربار ٹونک عہدۂ اجنٹی ریاست الور پر مامور فرمائے گئے بنا بر علیہ حضور انور دام اقبالہ نے براہ بیدار مغزی و مصروفیت بکار دربار ریاست محکمۂ بندوبست کا تعلق خاص اپنے ہی ذمہ فرمایا ـ اور اسی ایام مین صاحبزادہ محمد عبد العلیم خانصاحب خلف اکبر عالیجناب وزارت مآب بالقابہ جو ایک لائق اور تجربہ کار اور علم انگریزی سے واقف کار اور زبان فارسی وغیرہ سے بخوبی ماہر ہین اپنے والد بزرگوار کے پرائیویٹ سیکرٹری اور اسسٹنٹ صیغۂ مال کے عہدہ پر بجائے لالہ کلیان رائے کے مامور فرمائے گئے ـ بتاریخ دوازدہم ماہ شوال المکرم سنہ ۱۳۱۰ ہجری مطابق بست و نہم ماہ اپریل سنہ ۱۸۹۳ء جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خانصاحب برادر خرد حضرت وزیر اعظم بالقابہ کو بجانب حضور پرنور دام اقبالہٗ پروانہ متضمن عطائے خطاب و خوشنودی مزاج اقدس حضور انور مرحمت ہوا ـ چنانچہ پروانہ مذکور کی بجنسہ یہ نقل ہے ـ

عمو صاحب مجمع الطاف تراوان صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان سلامت ـ بعد سلام مسنون واضح باد در ینولا از راہ عنایت و تفضلات و مزید قدردانی و توجہات پیشگاہ حضور بدولت و اقبال سے تمکو بخطاب (امیر الامرا معین الملک صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان بہادر غالب جنگ ـ مخاطب فرمایا گیا بنا بر علیہ قلمی ہوتا ہے کہ قدردانی و عنایات حضور فیض گنجور سے مطمئن ہوکر مدام جویائے رضامندی حضوری ہو اور حضور یقین فرماتے ہین کہ اگر کوئی کام ریاست تم سے لیا جاوے گا تو تم اوس کام کو بھی خوب ترین وجہ حسب منشائے حضوری انجام دے سکو گے طبیعت حضوری متوجہ بحال عقیدت اشتمال خود تصور کرو اور پروانہ ہذا کو سند خوشنودی مزاج سرکار فیض مآل تصور کر کے سنداً اپنے پاس رکھو فقط المرقوم بتاریخ ۱۲ شوال سنہ ۱۳۱۰ھ مطابق ۲۹ ـ اپریل سنہ ۱۸۹۳ء بموجب حکم حضور فیض گنجور دام اقبالہٗ نشان نمودہ ـ بقلم محمد عبد الصمد محرر منشی خانہ ـ

بتاریخ بست و پنجم ماہ شعبان المعظم ۱۳۱۰ ہجری شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد الیاس خان خلف اصغر جناب صاحبزادہ محمد ایوب خانصاحب با دختر فرخندہ اختر صاحبزادہ محمد یعقوب خان بصد تزک عمل مین آئی۔ مولف نے حسب فرمائش یہ سہرا ایک مبارکباد اس تقریب فرحت قریب مین کہے

سہرا

اہل محفل ہوئے بیہوش جو دیکھا سہرا
مطلعِ نور کہ ہے نور کا ترے کا سہرا
واہ رے طرز ادا واہ رے آویزشِ ناز
بر ہی مالا ہے عجب طرفہ ہے کنگنا سہرا
تھا عجب کیسے خریدے گا دلِ عالم کو
روح بنکر مرے قالب مین سمایا سہرا
خضر کی عمر سے الیاس کی ہو عمر سوا
بے سبب جھک کے نہین پاؤن تک آیا سہرا
سر سے بنرے کے یہ توقیر بڑی سہرے کی
غیرتِ سلک گہر ہے ترے سر کا سرپیچ
ہو مزا اور و مبارک یہ گھڑی سہرے کی

شعلۂ طور کہ ہے برقِ تجلا سہرا
خیرگی دیدۂ بینا کو ہے اللہ رے فروغ
کیا دکھاتا ہے لٹک کر مجھے لٹکا سہرا
پھول سکتے ہین ہین آئینۂ رخ سے تیرے
کھل گیا عقدہ کہ ہے گانٹھ کا پورا سہرا
تا رہین تارِ شعاعی تو گلِ مہر ہین پھول
یونہین سرسبز رہے باری تعالیٰ سہرا
سہرا دیگر بنا بر تحفظ اربابِ نشاط
سرفرازی ہوئی کلغی کو سرِ نوشہ سے
رشکِ سیارہ ہے ہر ایک لڑی سہرے کی
آبرو آکے سرِ بزم جو گا یا اسکو

حسن ترکیب عجب تاب و تجلی یہ کچھ
برق چمکی کہ ترے چہرہ سے سر کا سہرا
ہین رباعی عناصر کے یہ چارون مصرعے
لبِ شیرین سے ہے طوطیِ شکرخا سہرا
شکل مردم مری آنکھون مین کبھی وہ صورت
کنگنا مہتاب تو ہے عقد ثریا سہرا
آبرو میرے بنے کی ہے بلائین لیتا
عقد پروین بنی ہر ایک لڑی سہرے کی
منہ سے دولہا کے ہے یہ بات بڑی سہرے کی
تجھ پہ افضال الٰہی رہے دائم الیاس
سب محل مین کچھ عجب دھوم پڑی سہرے کی

مبارکباد

شادی الیاس کی مبارک ہو
دھوم ہے اک طرف سلامت کی
کھل رہے ہین دل و جگر باہم
فضلِ خالق سے تمکو اے صابر (تخلص پدر نوشہ)
آبرو کر چکی شوق سے کہہ دو

عیش تازندگی مبارک ہو
کہہ رہا ہے کوئی مبارک ہو
سبکو یہ دل لگی مبارک ہو
عمر بھر یہ خوشی مبارک ہو
یہ ہنسی یہ خوشی مبارک ہو

لطف ٹونون کا بزم کا وہ سمان
یہ دکھایا اثر دعاؤن نے
ایک سے اک محل مین کہتی ہے
خوش رہین دوست ہون عدو پامال

مصحف اور آرسی مبارک ہو
بزم شادی رچی مبارک ہو
جشن شادی اری مبارک ہو
سبھ گھڑی یہ اجی مبارک ہو

بتاریخ بست و ششم ماہ اپریل سنہ ۱۸۹۳ء صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک بتقریب تعزیت جناب صاحبزادہ احمد علیخانصاحب مرحوم

خلف حضرت نواب امیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ صاحبزادہ علی احمد خان صاحب خلف اکبر صاحبزادہ مغفور کے کانپور تشریف لے گئے۔ بتاریخ
بست وہفتم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب ایجنٹ بہادر موصوف نہضت فرمائے چھاؤنی دیولی ہوئے۔
اسی ماہ سال مین مرزا محمد مظہر علیخان خلف مرزا محمد اکبر علیخان صاحب ناظم پرگنہ سرونج براہ وفور قدردانی و مزید مہربانی عہدۂ نظامت
سائرات صدر ٹونک پر مامور فرمائے گئے۔ بتاریخ سوم ماہ مئی سنہ ۱۸۹۳ء جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر
صفدر جنگ و جناب صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ بنابر قدمبوسی والد ماجد خود راہی بلدۂ بنارس ہوئے
بتاریخ ششم ماہ مذکور سنہ صدر پونے دس بجے دن کے بنارگان حضور والا نے بنظر اصلاح و انتظام ریاست پرگنہ سرونج
علاقۂ ریاست ٹونک مع چند اہلکاران و مختصر سامان قصد دورہ فرمایا ہنگام روانگی اتواب سلامی سرہوئین حضرت وزیر اعظم بالقابہ بسبب
ناسازی مزاج کے ہمراہی حضور پرنور السرور سے معتصر رہے حضور والا نے جیپور سے ریل گاڑی پر سوار ہو کر اسٹیشن باسودہ پر
نزول اجلال و حلول اقبال فرمایا۔ ناظم صاحب سرونج و دیگر اہلکاران و معززان و جاگیرداران پرگنہ مذکور نے تا اسٹیشن مذکور استقبال کیا
بعد ازان حضور والا نے فائز سرونج ہو کر دیہات پرگنہ کا دورہ فرمایا اور مقدمہ غبن رقوم سائر و غلہ برگ کے تحقیقات انفصال کو پہونچایا۔
بعد ختم دورہ پرگنہ سرونج حضور معدلت دستور پرگنہ چھبڑہ علاقہ ریاست ٹونک کو تشریف لے گئے وہانکا بھی انتظام قرار واقعی
فرمایا۔ زان بعد حضور والا پھر پرگنہ چھبڑہ سے پرگنہ سرونج مین تشریف فرما ہوئے۔ اور جو کچھ انتظام پرگنہ بین خرابی معائنہ کی اوسکی
اصلاح فرمائی۔ بتاریخ بستم ماہ مئی سنہ ۱۸۹۳ء سلسلۂ تار برقی از چھاؤنی دیولی تا ریاست ٹونک قائم ہوا اور پیغامات تار کی آمد و رفت نے
آغاز پایا اور تار کا تعلق خاص ڈاکخانہ سے رکھا گیا۔
بتاریخ بست و ششم ماہ مئی سنہ ۱۸۹۳ء حسب الحکم حضور پرنور دام اقبالہ محمد حسن مرزا خانصاحب پرنسپل سررشتۂ تعلیم راہی نیماہیڑہ ہو کر بتاریخ
بست و ہفتم ماہ مذکور بہنگام شام فائز پرگنہ مذکور ہوئے اور بصلاح و مشورہ ناظم صاحب پرگنہ مسطور مدرسہ انگریزی و عربی و ہندی
وغیرہ تجویز کیے بتاریخ بست و نہم ماہ مذکور سنہ صدر روز دوشنبہ بوقت سات بجے دن کے سیٹھ چنر بھوج ساڑھ کے مکان پر جلسہ
افتتاح مدرسہ منعقد ہوا جس مین ناظم صاحب پرگنہ و جملہ اہلکاران و ملازمان سرکاری و روسائے نیماہیڑہ و ساہوان وغیرہ حسب درخواست
پرنسپل صاحب شامل تھے۔ پرنسپل صاحب نے ایک مختصر اسپیچ متضمن بر فوائد قوم حاضرین جلسہ کے روبرو پڑھی چنانچہ
اوس اسپیچ کو درج ذیل کیا جاتا ہے۔
آج بڑی خوشی کی بات ہے ای حاضرین جلسہ کہ مین حسب الحکم جناب آقائی نامدار سرکار ابد قرار حضور فیضگنجور جناب مستطاب

خدیو زمین و زمان قبلۂ عالم و عالمیان جناب امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر صولتجنگ جی سی
آئی ای دام اقبالہ واجلالہ مدرسہ کے افتتاح کیواسطے اس پرگنہ مین آیا ہون اس پرگنہ مین کوئی مدرسہ نہین ہے کہ جس مین تدرسی یا
اُردو یا ہندی وغیرہ کی تعلیم ہو بجائے اسی سبب سے اکثر بچے جنکی عمر علم حاصل کرنے کی ہے آوارہ پہرتے ہین یہان تک کہ
قرآن شریف بھی بہت کم بچونکو پڑہایا جاتا ہے چونکہ ہماری سرکار دولتمدار حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ کی توجہ کامل انتظام
مالی و ملکی کیطرف علی العموم اور جانب تعلیم و شائستگی رعایا علی الخصوص مبذول و مصروف ہے۔ باین دلیل کہ صیغہ تعلیم ریاست
ٹونک مین بعہد ہمایون مہد حضور فیض گنجور جاری ہوکر ترقی پذیر ہوا ہے اور برابر ترقی پر ہوتا جاتا ہے اور بہت کچھ اشاعت علم
و ہنر عہد حضور پرنور مین ہوچکی ہے اور روز بروز ہوتی جاتی ہے پس بندگان عالی متعالی حضور انور دام اقبالہ نے بہنگام
دورہ اس پرگنہ کی رعایا کو جاہل و محروم از علم پاکر براہ دریا دلی و علم گستری و ہنر پروری بنظر بہبودی و شائستگی رعایا اس پرگنہ
کیطرف خاص توجہ و عنایت کو مبذول فرماکر حکم محکم بابت اجرائے مدرسہ نافذ فرمایا ہے چنانچہ آج اوسی مدرسہ کے افتتاح کا
یہ جلسہ ہے جسمین آپ سب صاحب براہ عنایت تشریف لائے ہین اس مدرسہ مین بالفعل حسب تجویز ناظم صاحب آپ صاحبونکی
خواہش کے موافق ایک مدرس انگریزی بنا بر تعلیم انگریزی و فارسی و یک حافظ قرآن شریف برائی تعلیم قرآن مجید و اُردو و یک
مدرس ہندی تعلیم ہندی و حساب دوکانداری مقرر کئے گئے ہین اور جسقدر کہ آپ صاحبونکا شوق تعلیم بڑہتا جائیگا اوسی قدر
اس مدرسہ کے عملہ مین سرکار سے ترقی ہوتی رہیگی اب اس مدرسہ کی ترقی آپ سب صاحبون کی دلی کوشش و شوق پر منحصر ہے
یعنی آپ سب صاحب اپنے اپنے فرزندون اور اپنے عزیز و اقارب کی اولاد کو اس مدرسہ مین پڑہنے کیواسطے بہیجنے کی پوری
کوشش کرین اگر آپ سب صاحب ساعی ہونگے تو امید واثق ہے کہ یہ مدرسہ بہت جلد ترقی پکڑ جائیگا اور جسطرح کہ پڑہے لکہے
اس شہر مین معدوم ہین اوسی طرح ان پڑہ اور جاہل نہایت کم بلکہ بالکل ناپید ہوجائینگے اب آپ سب صاحب و تمام
رعایائے پرگنہ ٹہاہیرہ پر فرض اور واجب ہے کہ حضور فیض گنجور خلد اللہ ملکہ کے اس مرحمت خسروانہ و رعایا پروری کا دل سے
شکریہ ادا کرکے علم و ہنر سے مستفیض ہون اور دعای دولت حضور مین رات دن مصروف رہین الٰہی ہمارے آقائے نامدار سرکار
دولتمدار کو باین رعایا پروری و علم گستری ابدالآباد سلامت باکرامت رکھے اور تمام قلمرو سرکار مین اسقدر اشاعت علم فرماکہ رعایائے
حضوری مین کوئی متنفس جاہل و بیعلم نرہے اور دامن ریاست کو خیر و برکت سے بہردے آمین ثم آمین۔ آخر مین جناب
ناظم صاحب کے اِس امداد فرمائی کا جو کہ تجویز مکان مدرسہ و دیگر تمامی امور رفاہی مدرسہ مین مجکو دی ہے تہ دل سے

شکریہ ادا کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جناب ناظم صاحب کی توجہ سے یہ مدرسہ روز بروز ترقی پذیر ہوگا = حضور انور پرگنہ سرونج سے
بتاریخ سوم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۰ ہجری مطابق ہیجدہم ماہ جون سنہ ۱۸۹۳ء یوم یکشنبہ سوا دس بجے دن کے نہضت فرما دار الریاست ہوئے
اس دورۂ انتظامی پرگنات مین حضور والا نے ناظمون کی جو جو بدنظمیان ملاحظ فرمائین اونکا انتظام و انصرام پورا پورا فرمایا ۔ مرزا محمد اکبر علی
خانصاحب ناظم پرگنہ سرونج بوجوہات چند در چند جسکی تفصیل سرسری بھی لکھنا دردسری سے خالی نہین صرف یہی فقرہ کل
اپنی پوری دلیل کا پتہ دے رہا ہے مرزا صاحب کا دربار نے استعفا منظور فرمایا مرزا صاحب ٹھنڈے ٹھنڈے دہلی تشریف
لے گئے اور حضور والا نے پیشکاران و تحصیلداران پرگنہ سرونج کو موقوف فرمایا یہ کارروائی پولیٹکل تحقیق ریاست و رعایائے پرگنہ
سرونج باحسن وجوہ عمل مین آئی اور منجانب حضور والا افضل الامرا انتظم الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان بہادر مظفر جنگ
برادر حقیقی حضور انور دام اقبالہ پرگنہ سرونج کے ناظم فرمائے گئے چنانچہ پروانہ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے ۔

برادر بجان برابر عزیز القدر سعادت نشان بدل عزیز وافر تمیز افضل الامرا منتظم الملک صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان بہادر مظفر جنگ طال عمرہٗ
بعد دعوات وافیات مطالعہ نمایند ۔ درینولا جو انتظام پرگنہ سرونج رو بانحطاط لایا تمکو ناظم سرونج مقرر فرمایا گیا تمکو چاہیے کہ
سرونج پہونچکر کام نظامت کا اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ سے سنبھال لو اور کار نظامت
اس طرح انجام کو پہونچاؤ کہ جو امور مراتب انتظامی مین خدشے رونما ہوئے ہین اون سبکی درستی بوجہ احسن عمل مین آئے اور کاروبار
متعلقۂ نظامت کو روز بروز شایستگی حاصل ہو اور اہلکارون مین حسب گزارش تمہارے حسام الدین پیشکار فوجداری مقرر کیا گیا اور
محمد فاروق کو کہ تین برس سے کار سرکاری انجام دیتے ہین پیشکار مال مقرر کیا گیا ان دونون سے اس خدمت کو لیتے رہو اور
دو سو روپیہ ماہانہ تمہارا عہدۂ نظامت فوجداری مقرر ہے یہ عہدہ تمہارے نام بدستور مع تنخواہ مستقل ہے اور اب جو تم سرونج
بھیجے جاتے ہو بابت انجام رسانی خدمت نظامت تین سو روپیہ تمہارے نام مقرر کیے گئے تاریخ پہونچنے سرونج یہ ماہانہ تمکو بلا
وضعات و کسرات تا انجام رسانی خدمت نظامت ملتا رہیگا پیشکاران و تحصیلداران و گرداوران و عملۂ ماتحت سے جس کسی کی کارروائی
تمکو ناپسند معلوم ہو نسبت اوسکی گزارش کرو حسب گزارش تمہارے لحاظ مناسب صادر ہوگا اور جو تم بمقام سرونج پہنچکر درخواست
مزید ضابطکی ارسال کروگے اوسپر بھی توجہ فرمائی جائیگی اور جو چوری و ڈکیتی و سرقہ مویشی و رہزنی اور دیگر امور ناجائز کا پرگنہ
مین ایسا ہی انتظام کیا جائے اور دار و گیر مجرمان و بدمعاشان مین کامل سرگرمی رہے اور جس کسی پر جو قصور ثابت ہو سزائے
قانونی سے وہ شخص ہرگز محفوظ نرہے تمہاری سعادت اور لیاقت سے پوری امید ہے کہ تم دکھہ درد ہر ایک کا عذر سنوگے

تمسب کام ایسے کروگے کہ قصبہ و دیہات مین آبادی کو ترقی ہو- اور دست برد رہزنان سے رعایا کو پوری امنیت حاصل رہے جو کوئی اپنے دکہہ درد کی عرضی پیش کرے اوسکا تصفیہ نظر بر احقاق حق عمل مین آئے اور یہ حکمنامہ ملفوف پروانہ ہذا ہے اوسکو علی الاعلان گوش گزار رعایا و برایا کیا جائے بلکہ ایک مجمع معززان اہل شہر و عہدہ داران منعقد ہو سکے روبرو مضمون اوسکا بآواز بلند پڑہوا دیا جائے اور تمکو اس بات کی اجازت دیجاتی ہے کہ اپنے ماتحتان سے جس کسیکو معطل کرنا ہو یا تبدیل کرنا چاہو اوسکی تمکو اجازت ہے حسب سرشتہ اوسکی اطلاع کرتے رہو فقط المرقوم ۱۲ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ ہجری زبانی نائب صاحب بہادر بتاریخ ششم ماہ ذی الحجہ مطابق بست و یکم ماہ جون سنین صدر شیخ محمد انوار الدین صاحب ناظم پرگنہ چہپڑہ نے بعارضہ ضرر دگردہ انتقال کیا- بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ مطابق ہفتم ماہ جولائی سنین صدر جشن سالگرہ حضور پرنور دام اقبالہ نہایت دہوم دہام سے بمعرض ظہور آیا چنانچہ مولف نے اس تقریب راحت قریب مین یہ قصیدہ کہا

زہے بامر دوام تو عالی مامور ‌ ‌ زبستن کمر زفخر تو قیصر و فغفور
زتاک روضۂ جاہ تو از نسیم صبا ‌ ‌ فتادہ بطارم افلاک خوشۂ انگور
ہمین بمدح تو جائیکہ آشکار شود ‌ ‌ ماثر برکات از نواصی جمہور
نہیب نام تو در رزم گہہ در اندازد ‌ ‌ تزلزلیکہ بگیتی در آید از دم صور
خیال مہجۂ رائے تو در دل خورشید ‌ ‌ چنانچہ شعشعۂ برق ستارہ شب دیجور
زعکس شمسۂ سیمای تو مجسم عقل ‌ ‌ کند مطالعۂ صفحۂ سنین و شہور
چنان حسود تو در رنج و غم گرفتارست ‌ ‌ کہ طبع عافیت از صحبتش شود رنجور
بفکر وصف ضمیرت شود بعقل سلیم ‌ ‌ تحیرکیہ بموسی شد از تجلی طور
باحتمال چنانت برون کند ز دماغ ‌ ‌ صبا بعطسۂ عنبرفشان بخار بخور
خیال شمسۂ رایت گر آورد بہ ضمیر ‌ ‌ ز پشت آئنہ مہر کشد تجلی بطور
زبسکہ عدل تو ورزد بہر طرح صنع نگند ‌ ‌ بود ز چنگ عقاب آشیانۂ عصفور
تو ہم بغور نظر بین کہ از خزینۂ طبع ‌ ‌ نثار مدح تو کردم لآلی منثور
بذوق نغمۂ من ہر کہ آشنا گردد ‌ ‌ چکد ز ہر بن مویش ترانۂ منصور

این مدولہ کہ چرخ از مبادی فطرت ‌ ‌ ندید چون تو امیر مظفر و منصور
حساب عمر تو از سال و مہ توان کردن ‌ ‌ اگر شود بخرد دور آسمان محصور
ہمی رود بحسود تو حالتے ز ملال ‌ ‌ کہ روز حشر زبادہ فراوفسق فجور
اگر ز بزم تو زاہد برد خبر دارد ‌ ‌ کہ میکند بعبث آرزوی حور قصور
حساب بذل و عطائے تو میتوان کرد ‌ ‌ مگر کسیکہ کند حصر موجہای بحور
اگر حجاب ضمیر تو مرتفع گردد ‌ ‌ محال عقل شود احتمال سایہ و نور
زبسکہ رائے تو در حسن و قبح تجربہ کرد ‌ ‌ کند فلک بصلاح تو انتظام امور
قضا عتاب کند بر مآثر افلاک ‌ ‌ اگر شود بضمیر تو خواہشی مخطور
شود ز صیحۂ قہر تو بر دل اعدا ‌ ‌ ہمان اثر کہ بکون و مکان ز نفخۂ صور
اگر نہیب تو در دہر رعشہ عام کند ‌ ‌ بنور نار شود در دل ہمہ گر مخطور
ورای راحلہ بخشند ہزار بدرۂ زر ‌ ‌ اگر بہ قیصر و خاقان فرستم این منشور
سواد لفظ چنان از لوامع معنی ‌ ‌ کہ از مداد شب افروز شعشعۂ کافور
چو طبع من بطریق طلب عروس زیر ‌ ‌ شود ز چشم جہان بین عقل کل مستور

زبسکه معنی روشن نداد و در تسلیم — و ناز تجلی جلوه ز بیاض این سطور
هزار غوطه بدریای فکر تا زدم — نیاوردم بکف این گونه لولوی پرنور
از آن خوش ست که بخشی هزار بدره زر — که نیست در خور اشرف عطیه مشهور
ولی ز طعنهٔ ارباب ذوق می‌ترسم — که در قفای تعنت زنند لاف شعور
بحیرتم که چه سر زد ز ما گناه عظیم — که شد ز صورت احباب خاطر تو نفور
از آن سبب که نگردد بخاطر تو گران — کنم سخن بدعای تو ختم بر دستور
ریاض عمر تو باد از نسیم عیش و نشاط — چنانکه خاطر ارباب معرفت از نور
ز حسن شاهد معنی مپرس زیور او — ز رشک دانه نظر کن ترا وش کافور
اگر بجائزهٔ این جواهر شهوار — کنی به بندگی خویشتن مرا منظور
همین سزد که در آرم بمعرض تقریر — بآن قدر که مرا هست شوق بزم حضور
ولی عجب که چو خصم تو مستحق قدیم — بود بحسرت شداد جاودان مهجور
اگر تو فرق کنی در میان دشمن و دوست — شود ثبات تو مصئون ز انقلاب دهور
همیشه تا که وزد از مهب یاس و امید — سموم غم بریاض دل و نسیم سرور
به نیش تیر خدنگ حوادث افلاک — دل حسود تو باد آشیانهٔ زنبور

بتاریخ بست و چہارم ماہ ذی الحجہ مطابق ہشتم ماہ جولائی سنین صدر میجر تہارنٹن صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک رونق افروز ٹونک ہوئے۔ حسب معمول مشایعت و سلامی اتواپ عمل مین آئی — اسی سال ہجری مین بمشکوی جناب صاحبزادہ حامد خان صاحب خلف اصغر جناب صاحبزادہ محمد عبدالکریم خانصاحب مرحوم فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد حیات خان نام رکھا گیا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ ولادت جناب نواب محمد سلیمان بہادر اسد لکھنوی سے یادگار ہے؎

چو حامد خان بہادر یافت فرزند * بافضال خدای پاک و یکتا * اسد از بہر تاریخ ولادت * دلم گفتا - مکرم بخت بادا

اسی ایام مین محمد خان داروغہ سائر امیر گنج نیٹو ڈاکٹر نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی کوچ کیا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ وفات ہے؎

محمد خان چو رفت از دار دنیا — [illegible] بر آن جہان زین دار فانی
بسا رفتند و خواہد رفت عالم — کہ دنیا نیست ملک جاودانی
چو فکر سال تاریخ آمد در کرد — [illegible] نوحہ خوانی
سر بزم جہان بگرفت و بنوشت — محمد خان کتاب زندگانی

اسی ایام مین مولوی [illegible] جناب مولوی حکیم سید احمد علی صاحب سیماب نے مصرعہای تضمین غزل حافظ شیرازی پر متضمن [illegible] شاہ بادشاہ ہندوستان کیا خوب فرمائے ہین شعر فارسی سے مصرعہائے اردو کیا دست و گریبان ہین۔ [illegible] بطور عبرت لکھا جاتا ہے۔

محمد شاہ نے بازیچۂ عشرت میں [illegible] الٹ دی نرد دولت پہ بگڑا کھیل جب سارا — ہوئے رہزن جو اوس کے ساقیان مست سپارا
بنایا رہنمائی نے تمیز و عقل کو یارا [illegible] عروج تخت کا تارا — نمانی ایک کی گو ناصحون نے لاکھہ سر مارا

نہ پایا جب کوئی اقبال و بخت و جاہ نے چارا
طلب میں شاہ ایران کی ہوئی یوں سب سرو دآرا
اگر آن ترک شیرازی بدست آرد دل ما را
بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را

ہوا آگاہ جب اسحال سے سلطان نصرتمند
تاسف سے رہا یہ سنکے نادر شہ غمین یکچند
کئی بھیجے سفیران سخن پرداز دانشمند
شہ نادر لقب گردہر بر انداز دشمن بند
لکھا آخر کو اک مکتوب بالفاظ ہر معنی قند
زبانی بھی کہا اونسے سنا دینا اسے یہ پند
زبس تھا ہند و ایران میں ہمیشہ سے دلی پیوند
بنام بادشاہ ہند عشرت کیش جم مانند
نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست‌تر دارند
جوانان سعادتمند پند پیر دانا را

سفیروں نے نہ پایا جب حضوری کا کوئی اسلوب
کیا آگاہ حال ہند سے آقا کو اپنے خوب
نصیحت کرنیوالا جب ہوا کرتا کوئی معتوب
مہینوں تک نہ آیا ہاتھ لونکے دامن مطلوب
یہان تھا بادشہ ایسا ہوا ئے نفس کا مغلوب
امیروں کی زبان پر تب یہ آتا نغمۂ مرغوب
گئے وہاں سے واپس دیکے صفدر جنگ کو مکتوب
کہ عزّ و کرمی و ساغر تھا کچھ بھی او محبوب
فغان کین لولیان شوخ شیرین کار شہر آشوب
برند صبر از دل کہ ترکان خوان یغما را

سفیروں کی زبانی جب ہوئی اسحال کی تجدید
ہوئے حاضر جلو میں بخت و فتح و نصرت و تائید
اودہر یلغار پر تھی افسران فوج جنگی تہدید
قو کی فرمانروا ایران نے عزم جنگ کی تشئید
وہان فکر مآل کار سے کچھ یاس کچھ امید
ادہر خلوت سرا میں ساقی مہوش کو تاکید
لئے ہمراہ سوا اک لاکھہ ور کی کوچ کی تمہید
یہان ہر شب شب قدر طرب ہر روز روز عید
بدہ ساقی مے باقی کہ در جنت نخواہی یافت
کنار آب رکنا باد و گلگشت مصلا را

فرد پر آگیا جب طوس سے شاہ تہور خو
لیا کابل کو اور فرمایا اب لاہور کو بھی لو
سنایا حال اسنے عین روز جشن میں شہ کو
وہان اک اور خط لکھا کہ اب ہشیار ہو جاؤ
امیروں کو لکھا جب اہل سرحد نے کہ اب سنبھلو
کہا یوں بیخودی میں شاہ نے سن اے نصیحت گو
نہ پایا جب جواب انکا بھی تب تو سخت برہم ہو
کہا سفرا سعادتخان سے تم عرض خبر کر دو
حدیث از مطرب و می گوی و راز دہر کمتر جو
کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت این معما را

غرض اوس روز رکھکر عذر مے شہ ہو گئے بے غم
ہوئے آراستہ ہو ہو کے لشکر پیش بیش و کم
نکلکر دوسرے دن شہر سے با حسرت و ماتم
کہا کل دیکھکر لشکر کو دینگے حکم نہضت ہم
سحر قلعہ سے آیا کو تلہ پر شاہ رشک جم
عزیز مصر عشرت نے کہا آنکھوں میں لاکر نم
لئے فیلان جنگی دس ہزار اور توپیں اژدر دم
چنے سب تین لاکھہ اتنی سواران قضا توام
من از آن حسن روز افزون کہ یوسف داشت دانستم

که عشق از پردهٔ عصمت برون آرد زلیخا را

ادہر غفلت سے ادراک اتنا نہ کو خواب مین گذری
محمد شاہ نے بھی پھر تو بڑھنے کی اجازت دی
امیر خان و دوران خان کی ہمت و شجاعت کی

اودہر لاہور سے بھی شہر ایران نے سبقت کی
مقابل جب ہوئے لشکر تو باہم جنگ کی ٹھہری
زبان خامہ سے تعریف ہرگز ہو نہین سکتی

سنا جب فوج نادر شاہ پانی پت پر آ پہونچی
زمین پر تین دن تک برق تیغ و تیر کی چمکی
ز عشق ناتمام ما ست حسن یار مستغنی

بآب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روی زیبا را

ہوئی جب گرمی بازار عرض جوہر ذاتی
عوض مین مایہ جانکے متاع نیکنامی کی
جو کی نادر نے ان گستاخیون سے معذرت خواہی

جو تھے ہند اصل اونہون نے بھی چورا آبرو بیچی
گریز و قتل لشکر سے شکست فاش جب پائی
محمد شاہ نے ہنسکر کہا اے مایہ خوبی

خریداران ننگ و نام نے بیع و شرایون کی
ملا تھا شہ ایران سے جا کر خسرو ہندی
بدم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی

جواب تلخ مے زیبد لب لعل شکر خارا

ہوا سعدین برج جاہ و حشمت کا قران حافظ
عیان ہی پھر جہان مین صورت امن و امان حافظ
سنا ہو جینے اسعد کی زبانی یہ بیان حافظ

ہوا اہل زمین سے پھر موافق آسمان حافظ
ہوئی جب صلح کرکے دونو باہم شادمان حافظ
کہ پھر سید احمد سعید نکتہ دان حافظ

ہوئی مشکل جدال و قتل عالم سے نہان حافظ
ہلو ہر ایک دار الملک کو اپنے روان حافظ
غزل گفتی و در سفتی بیا و خوش بخوان حافظ

کہ بر نظم تو افشاند فلک عقد ثریا را

واضح رائی ناظرین باتمکین ہو کہ محمد شاہ بادشاہ کا نام ایام شاہزادگی مین روشن اختر تھا اوسکا مختصر حال بدین منوال ہی کہ بہادر شاہ عالمگیر اورنگ زیب کے بیٹے نے باپ کے بعد سوا پانچ برس بادشاہت کی لیکن اسکے بعد امیرون مین باہم اختلاف واقع ہوا اور تخت کے وارثون مین ایسی جنگ و جدال ہوئی کہ ایک سال مین کئی شاہزادے مارے گئے آخر فرخ سیر تخت نشین ہوا مگر وہ عیش و عشرت کا ماتی تاج شاہی کو سر پر سنبھال نہ سکا بلکہ وزیر اور سپہ سالار جو اسکے معاون تھے اونکے مارنے کے درپے ہوا۔ جب وزیر اور سپہ سالار نے بادشاہ کا یہ رنگ ڈہنگ دیکھا تو چھ مہینے مین پے درپے دو اور شاہزادے بھولے بھالے ڈھونڈھکر تخت پر بٹھائے۔ یون تو شاہزادے بہت سے نظربند پڑے تھے مگر انہین ایسا عقل کا پورا مدنظر تھا جو پتلی کی طرح انکے اشارے پر چلے۔ آخر روشن اختر شاہزادہ بہادر شاہ کا پوتا سلیم گڑھ مین قید تھا چند امرای دولت نے اوسکو لاکر تخت پر بٹھایا اور تاج سر پر رکھکر محمد شاہ بادشاہ غازی بنا دیا پھر باہم امیرون مین اختلاف واقع ہوا وزیر اور سپہ سالار مارے گئے

اور انکی توم کا نام ونشان دربار سے بالکل مٹ گیا تو بادشاہ کی رنگین طبیعت نے اپنا اصلی رنگ دکہانا شروع کیا چنانچہ انتظام ملکی ومالی کو امرا و وزرا کی رای پر چہوڑا اور خود ناچ رنگ کے دریا مین غوطے لگانے لگا اور جب کبھی موج مین آتا اور طبیعت لہراتی تو شراب وکباب کی نہر مین گر کے بیخود ہوکر ہاتھ پاؤن مارتا اور یہ مستانہ کلام زبان پر لاتا ؎

مارا بجہان خوشترازین یکدم نیست — کز نیک و بد اندیشہ و از کس غم نیست

اسکے عہد مین گہر گہر عیش وعشرت سے دن عید اور رات شب برات ہوگئی اہل دربار بادشاہ کی طبیعت کو رنگینی پر مائل دیکھکر سب رنگین طبع ہوگئے جو امرا علاقو پر متعین تہے دربار کی بہار دیکھنے کو اپنی اپنی جگہہ اپنے اپنے نائب مقرر کرکے حاضر دربار ہوئے۔ ظاہر ہے کہ جہان اہل دربار ایسے ایسے خیالات مین مبتلا ہون وہان انتظام ملکی کا کیا ٹہکانا اور اسپر طرہ یہ ہوا کہ وزیر اور سپہ سالار کے توڑنے کے لیے نظام الملک آصف جاہ کو دکن سے بلوایا اور کل کاروبار سلطنت اوسکے تفویض کیا مگر یہ دیرینہ سال گرگ باران دیدہ عالمگیر اورنگ زیب کے عالم دیکھے ہوئے تہا اوسنے دربار کے رنگ کو دیکھکر بہت کچھ گرگٹ کی طرح رنگ بدلا اور بادشاہ کو صلاحیت پر لانا چاہا اہل دربار آصف جاہ کا یہ پیچ دیکھکر توڑ جوڑ چلنے لگے مگر اسکے مقابلہ کے قابل نہ تہے آخر ایک دن بادشاہ نے خوش ہوکر نظام الملک آصف جاہ کو ملبوس خاص کا خلعت اور وزارت کا عہدہ عطا فرمایا اہل دربار کو اور بھی ناگوار معلوم ہوا چنانچہ اہل دربار نے اسکا یہ توڑ کیا کہ اسی رنگو جلسہ خاص مین ملبوس خاص کا خلعت بادشاہ سے ایک بہانڈ کو دلوا دیا۔ آخر الامر آصف جاہ تنگ ہوکر کسی بہانے سے دکن کو چلا گیا کہ ایسی وزارت سے حیدرآباد کی صوبہ داری بہتر ہے اتفاقاً اسی ایام مین نادر شاہ بادشاہ افغانونکو ایران سے نکالتا ہوا قندہار تک آیا اور اودہر سے افغان نکلکر تمام کوہستان کابل مین منتشر ہوگئے چونکہ خاص کابل مین دہلی کے دربار کیطرف سے صوبہ رہتا تہا اسلیئے نادر شاہ بادشاہ ایران نے محمد شاہ بادشاہ ہندوستان کے پاس اپنا ایلچی بہیجا کہ تم بہی اپنے صوبے کے نام حکم بہیجدو تاکہ دونون طرف سے افغانونکو دباکر قرار واقعی گوشمالی ہوجائے یہان ان دنون مین عیش وعشرت کے یہ رنگ ڈہنگ تہے کہ کوئی کسیکی نہین سنتا تہا چنانچہ کئی ایلچی راہ مین کتے کی موت مارے گئے کہتے ہین کہ آصف جاہ بوقت روانگی دکن نادر شاہ کو خفیہ ایلچی بہیجکر سنا گیا تہا کہ آپ ہندوستان مین بے تکلف چلے آئین یہان دلی تک میدان صاف ہے چنانچہ بعد چند روز کے نادر شاہ نے اپنے ایلچیون کی تباہی کا حال سنکر خط لکہا اور آخر مین خطون کی بیجوابی نے کمند بنکر اسے خود ہندوستان کی طرف کہینچا حالانکہ حاکم کابل نے عرضداشت اندرینباب دربار مین بہیجی مگر جواب ندارد۔ بلکہ جو لوگ نادر شاہ کے آنے کی خبر سناتے تو امرائے دربار از بسکہ خفا ہوکر یہ کہتے کہ ہنوز دلی دور ہے۔ علاوہ اسکے دلی کے مکانات بہت اونچے اونچے ہین

نادر شاہ کا لشکر آتا ہوا نظر آجائیگا۔ الغرض نادر شاہ نے مجبور ہو کر اول کابل کو فتح کیا پھر لاہور کو لینا چاہا حاکم کابل نے عرضی دربار مین بھیجی اوسوقت بادشاہ مہتاب باغ مین عالم آب کا تماشہ دیکھہ رہے تھے اور سامنے ناچ ہو رہا تھا گویا عین سرور کا عالم تھا حاکم کابل کی عرضی کو لیکر اوسکا گوشہ شراب مین ڈبویا اور یہ مصرع پڑھا۔ این دفتر بے معنی غرق مئ ناب اولے ؛؛ چونکہ امرائی دربار نے کو آصف جاہ کی دانائی اور تجربہ کاری کو مانے ہوئے تھے نادر شاہ کی آمد آمد کی خبر سنکر اسے بھی دکن سے بلوالیا اور پھر نادر شاہ نے کابل کو فتح کرکے پھر ایک نامہ منظوم بمصاحبت مرزا حمزہ بیگ معتمد خود محمد شاہ بادشاہ کو بھیجا چنانچہ اوس نامہ منظوم کی نقل باصرار و استبداد بعض محبان صادق الوداد بنا بر توضیح حال بجنسہ درج ذیل ہے۔

نامہ پادشاہ نادر شاہ بنام محمد شاہ پادشاہ دہلی بمصاحبت حمزہ بیگ

پادشاہی آنکہ بر سر سایہ ام
گرد والا تر ز شاہان پایہ ام

از مہابت تیر در دستم چو موم
ہر نفس از من بکوک شاہ روم

از نہیب تیغ من خاقان چین
بے اجل گردد نہان زیر زمین

از نہیب خنجر گرد این من
ور تزلزل شاہ چین و ہم ختن

شاہ زنگ و سم زنگ و ہم حبش
از خار نگم میگریزد زلرخ دمش

گر شود آہنگ من سوی عراق
شہ عراق از کف بیفکند دیراق

جوہر تیغم چو سر گردد فروز
تیرہ گردد چشم شاہ نیمروز

گر بلند آوازہ گردد کوس من
شاہ روس آید پئے پابوس من

ملک ترکستان و ایران عجم
زیر حکم من در آمد یک قلم

موکب کشورستان کردم روان
از خراسان جانب ہندوستان

خار قندہاری کہ در راہ داشتم
خار را کندیدم و گل کاشتم

قوم افغان را سپردم زیر خاک
کردم آن گلشن از این خاشاک پاک

فتح کابل کردم اندر یک زمان
قید کردم ناظمش سردار خان

تیغ چون بر خیبری ہا آختم
کوہ خیبر غرق در خون ساختم

بلدۂ لاہور و ملتان بیدرنگ
از بہادر خان ستانم غیر جنگ

گر بہادر خان شود جویای کین
نقش او بردارم از روی زمین

گر مطیعم گردد از بخت بلند
نقش آن بندم چو موم نقشبند

فتحیاب از التفات قادرم
از ہمہ شاہان عالم نادرم

خود پرستان را کنم در خاک پست
ذوالفقار حیدری دارم بدست

تیغ تیزم بر عدوان ذوالفقار
سرخرو باشد بروز کارزار

چون کشم شمشیر از روی عتاب
کوہ آہن را کنم دریائی آب

عکس تیغم گرفتہ بر روی یم
از خطر دریم نماند ہیچ نم

گر بعزم جنگ بردارم عنان
لرزد از ہیبت زمین و آسمان

دارم از جنگی ہزاران صد ہزار
ہر یکی رستم دل اندر کارزار

ہر یکی چون بہمن و اسفندیار
شیر شیرزن پیش شان روباہ وار

با سنان پہلوئی شیران میکند
با تبرزین فرق پیلان بشکنند

دارم امید آنکہ با نیروی بخت
گیرم از شاہان عالم تاج و تخت

ہر کہ از شاہان شود فرمان پذیر
تاج ور سازم ورا صاحب سریر

هر که آید سوی من با عزم جنگ　　خرمنش سوزانم از دود تفنگ
هر که با فولاد بازو پنجه کرد　　ساعد سیمین خود ازجبر کرد
جزیه نستاند چو شه از مشرکین　　باشد آن از خیل کفار لعین
شه چو باشد غافل و بیدادگر　　بهر کینش فرض شد بستن کمر
چون نشان معدلت کردم عیان　　از ندامت شد نهان نوشیروان
نادرم در تاج بخشی چون شما　　کیست از شاهان چو من صاحب عطا
آنچه جدم با همایون بادشاه　　کرد انعامات با گنج و سپاه
بر امیر آنکه داری اعتبار　　فی الحقیقت جمله را دشمن شمار
لشکر بی ریش تو امثال زن　　زن نباشد در وغا شمشیرزن
باسی زاران هر مردک سیاه　　در جنابت عمر خود کرده تباه
ریش بر رخ زینت مردان بود　　ریش روگن کس ز نامردان بود
هست قمرالدین وزیرت بی خبر　　در خسوفش آورم همچون قمر
از خدا خواهم که بر بالا مدار　　آورم منصور را منصوروار
خان دوران را وزند سیر کار　　با تبرزین از سرش برزم دمار
چیست کافر دکهنی زناردار　　سوی من آید بقصد کارزار
تیرها بارم بدکهن چون تگرگ　　ملک دکهن را کنم بی بار و برگ
گر مدد یابم ز ایزد پاک ذات　　معبد اسلام سازم سومنات
در همه بتخانه ها آتش زنم　　چون خلیل الله بتان را بشکنم
نامه سا تو میانجی برده است　　پاسخ آن دیر نیاورده است
ور نیاید من درآیم زودتر　　ملک هندستان کنم زیر و زبر
با اولوالعزم آنکه گشته کینه خواه　　روز او چون تیره شب گردد سیاه

قول سعدی را بگوش دل شنو　　همچنین گفت ست مرد راه رو
آن جهانبان راه حق را گم کند　　کفر را بر مسلمین رتبه دهد
بهر تنبیهش کمر بستن رواست　　زانکه آن گمره براه خطاست
روز و شب از مرتضی خواهم مدد　　تا به مظلومان من دادی رسد
چون نهادم از سخا خوان کرم　　حاتم از حسرت شده روز در عدم
در همایون نامه از احوال جد　　خوانده باشی ای شه والاخرد
بازشه تسخیر هندوستان نکرد　　ای شه والاخرد سنجیده مرد
این امیران سپاهت دشمن اند　　رایگان سیم و زرت ضایع کنند
چون زنان با زیب وزینت کارشان　　همچو فطرت جامه و دستارشان
گر بصورت لاف مردی میزنند　　لیک در معنی ز زنها کمتر اند
بر چنین لشکر تو میداری امید　　جان شان از باد میلرزد چو بید
گر نظام الملک از دکهن رسید　　پرده سالوس او خواهم درید
هم ظفرخان را کنم از خواب باز　　طره برتابم ز فرق طره باز
خون بخواهم ریخت از ضرب سنان　　از سعادتخان و هم شمشیرخان
برگمارم لشکر خونخوار را　　بگسلم زنار آن مردار را
گر کشم شمشیر با آهنگ جنگ　　بحر خون رانم ز دکهن تا فرنگ
از یم گنگا برانگیزم غبار　　معبد کفار را سوزم بنار
می پرستان را کنم یکسر هلاک　　هند سازم زان همه ناپاک پاک
حمزه بیگ این بار دیگر میبرد　　پاسخ آن تا بزودی آورد
گوش کن این نکته عطار را　　اهل ایمان واقف اسرار را
بایدت ای خسرو هندوستان　　گر برای خدمتم بندی میان

تا کہ صاحب نصرت سازم زبود ‖ ور کنی تاخیر نارد ہیچ سود ‖ از رسوم کفر باشی برکران ‖ تا ز قہر ایزدی یابی امان
فرقِ خو سنت نبی آری بجا ‖ تا شوی مقبول درگاہِ خدا ‖ بالنصائح ای شہ ذوالاحترام ‖ ختم کردم این سخن را والسلام

الحاصل نادر شاہ نے دریای اٹک اوتر کر دہلی پر قبضہ کرنیکا ارادہ کیا یہان بقول آصف جاہ کے میدان صاف تہا کرنال پر
ہنگامہ آرائی ہوئی ہنگام صف آرائی برہان الملک نے تنگ آکر حسب آئین ملک ایران کمان اپنے ہاتہہ سے رکہدی
گویا خواہان امن ہوا پہر نادر شاہ کا دہلی پر قبضہ ہوا اس کرنال کی لڑائی مین سپاہ نادری سے کل تین ولایتی اور بیس
آدمی زخمی ہوئے البتہ جب نادر شاہ داخل شہر ہوا تو اہل شہر کے ہاتہہ سے صدہا سپاہی نادر شاہ کے مارے گئے پہر نادر شاہ
روشن الدولہ کی مسجد مین جسکو سنہری مسجد کہتے ہین تلوار کہینچکر آبیٹہا اور دہلی کے قتل عام کا حکم دیا جب قتل عام انتہا کو
پہونچا تو محمد شاہ نے حسرت سے یہ شعر پڑہا ؎ دیدۂ عبرت کشا قدرتِ حق را ببین ٭ شامتِ اعمالِ ما صورتِ نادر گرفت۔
پہر آصف جاہ گلے مین تلوار ڈال کر سر برہنہ خاموش نادر شاہ کے سامنے آکہڑا ہوا اور زار قطار رونے لگا نادر شاہ
کے دل مین ہی خدا نے رحم ڈالا پوچہا۔ چہ میخواہی۔ اوسنے یہ شعر پڑہا ؎ کسی نماند کہ دیگر بہ تیغِ ناز کشی ٭ مگر کہ زندہ
کنی خلق را و باز کشی ٭ نادر شاہ نے شرما کر سر جہکالیا اور تلوار کو میان مین کیا اور کہا۔ بہ ریش سفیدت بخشیدم۔
اوسیوقت شہر مین امن ہوگئی۔ پہر نادر شاہ نے اپنے شاہزادہ میرزا نصر اللہ کی شادی ایک شاہزادی سے کی اور
دو مہینے دہلی مین رہا اور خاطر خواہ نقد و جنس جواہر بیش بہا و تخت طاؤسی وغیرہ کل تیس کرور روپیہ کا اثاثہ لیکر
جانب ملک ایران روانہ ہوا نہ خان دوران خان کے دور دورے نے کام دیا نہ برہان الملک کی برہان نے کام کیا
امیر الامرا کی رائے خلاف پڑی سعادتخان حاکم کابل نے بحضور نادر شاہ سعادتمندی ظاہر کی۔ سردار خانکی سرداری
منصور دار سر دار کہینچی۔ منصور خان نے اس دار الحکومت فتوت سے دار جانت افضل جانی۔ بہادر خانکی بہادری ہر
میدان گہٹی۔ ظفر خان خجل ہو کر ظفر اپنے ناخن دیکہنے لگے شمشیر خان تیغ رانی سے دم چورا کر میان راجہ و پرجا رسوا
ہوئے۔ گو طرہ باز خان نے کسیکی زلف پیچان کی طرح پیچ و تاب بہت کہائے۔ مگر شانۂ جرأت نادری نے اوسکے سب بل نکالدالے

نوٹ

دربار ردؤسار عالیشان مین رزیلون کا جمع ہونا باعث پریشانی شرفا و موجب تخریب رعایا و برایا ہے۔ بلکہ اس کے
صدمے سے انہدام سلطنت متصور اور ہیولہ حیرانی مملکت مضمر ہے۔ اس سے جوہر عرض نامرادی عیان اور جوہر آئینہ

نیکنامی پنہان ہے۔ دربار رؤسا مین عقلا کا جمع ہونا سبب ترقی ثروت و دولت۔ اور باعث ارتقائی مدارج حشمت و سلطنت ہے۔ آمدم برسر مطلب۔ بتوفیق رب بتاریخ دوم ماہ نومبر سنہ ۱۸۹۳ء روز شنبہ سوا گیارہ بجے دن کے کرنیل۔ آئی۔ پی تہارنٹن صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک بطور دورہ فائز دارالریاست ہوئے۔ بسبب بارش علی الاتصال استقبال نہوا۔ توپ سلامی حسب معمول سر ہوئین حضور والا سے ملاقات بدستور قدیم عمل مین آئی۔

بتاریخ دوازدہم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری مطابق بست و دوم ماہ دسمبر سنہ ۱۸۹۳ء روز جمعہ حضور پرنور نوابصاحب بہادر دام اقبالہ ٹونک سے بجانب موضع چوگائین تشریف لے گئے اول نظر باغ سے سوار ہوکر رود بناس تک بسواری کالسکہ تشریف فرما ہوئے پھر رود بناس سے تانگہ پر سوار ہوکر موضع ڈہونڈہیہ مین آکر نماز مغرب و عشا ادا فرمائی زمینداران موضع مذکور نے ماحضر پیش کیا اس سفر وسیلۃ الظفر مین محلات عالیات سے نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ ہمراہ تہین انکی اردلی مین چالیس سوار تہے دوسرے روز حضور انور بعد صدور احکام ضروریہ صبح کو بنا بر شکار سوار ہوئے ایک مرغابی اور ایک کبود موضع چوگائین کے تالاب سے شکار کیا وہان سے آگے چلکر درتقل با شکار کے موضع چوگائین سے حضور والا جنگل کو معائنہ کرتے ہوئے ہری پورہ کے تالاب پر رونق افروز ہوئے اس تالاب پر برگد کے درخت کے نیچے تہوڑی دیر قیام فرماکے خاصہ تناول فرمایا صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب بہادر سطوت جنگ ٹونک سے روانہ ہوکر موضع ہری پورہ مین ہمراہی رکاب نصرت انتساب مشرف ہوئے بعد ازان حضور انور مع مخصوصان ہمراہی بنا بر صید افگنی آہوان وحشت توامان موضع سندیڑہ کی بیڑ مین کہ خاص رکہت ہی تشریف لے گئے صاحبزادہ صاحب بہادر سطوت جنگ نے حسب الحکم حضوری ایک بہت بڑا ہرن کالا شکار کیا پہر وہان سے حضور انور موضع حاجی پورہ مین تشریف فرما ہوئے پہر وہان سے آکر خرمن گاہ ہری پورہ مین استراحت فرمائی اور بعد نماز ظہر کے سوار ہوکر قبل از نماز عشا خیام دولت التضام پر تشریف لائے اسی تاریخ صاحبزادہ اسفندیار خانصاحب جرنل فوج ظفر موج و صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان صاحب اسسٹنٹ جرنل صاحب موصوف و کپتان سید محمد و سید زین العابدین میر منشی حضور مین حاضر ہوئے بتاریخ بست و چہارم ماہ دسمبر سنہ صدر مطابق چہاردہم ماہ جمادی الثانی سنہ مذکور چار گہڑی دن چڑہے حضور انور دام اقبالہ بعد ادائے نماز نوافل و فرائض و وظائف معمولی چہل قدمی فرماتے ہوئے باہزاران ہزار شان و شوکت بہمراہی عمائدین ریاست فیض بشارت موضع چوگائین کے تالاب پر تشریف لائے وہان زمینداران موضع کہٹمانہ و بیگم پورہ و رانولی چوگائین نے نذرین مرۃ بعد اخری پیش کین بعد ازان حضور والا مع مخصوصان بارگاہ رفعت پناہ بنا بر شکار تشریف فرما ہوئے صاحبزادہ

صاحب بہادر سطوت جنگ و صاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب بہمراہی حضور والا تانگہ کی سواری پر شرفیاب تھے اور دوسرے تانگہ پر صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب و صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب تھے اور تیسرے تانگہ پر سید فضل علی عرف مہا نجان و شیخ محمد نذیر اتالیق تھے موضع ہری پورہ اور چوگائین اور سوندہی بھیل کے میدان مین حضور والا نے ہرن کا شکار کیا اور موہنی کے تالاب پر مرغابی وغیرہ کا شکار ہوا۔ بارہ بجے حضور والا نے اسی تالاب پر خاصہ نوش جان فرمایا اور خیام دولت انضمام مین داخل ہوئے پہر کو بعد نماز عصر کے حضور انور تانگہ پر سوار ہوئے ہمراہ رکاب حضور والا صاحبزادہ صاحب بہادر سطوت جنگ و صاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب و کپتان سید محمد تھے اور اسی تاریخ صاحبزادہ محمد ایوب خانصاحب و صاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب ٹونک سے آکر فیضیاب ملازمت ہوئے حضور انور جنگل کی سیر فرماتے ہوئے قریب مغرب کے خیام دولت انضمام مین تشریف لائے اسی مقام پر حضور والا نے کپتان سید محمد کو ایک منزل ہبہ عطا فرمایا۔ بتاریخ بست و پنجم حضور انور نے موضع چوگائین سے نواٹیلہ کوچ فرمایا۔ وہان سے صحرای موضع سندیڑہ کا قصد فرمایا ہنگام روانگی زمینداران موضع پیپلو نے نذرین پیش کین سرکار دولتمدار نے قبول فرمائین۔ چونکہ موضع نواٹیلہ جاگیر مین صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ کے ہے اور یہ موضع ٹونک سے جانب غرب سولہ میل اور مقام چوگائین سے بگوشہ جنوب و غرب آٹھہ میل ہے وقت روانگی بندگان حضور والا سیر کنان و شکار افگنان مغرب کے بعد داخل نواٹیلہ ہوئے زمینداران پیپلو نے ہنگام پیشی نذر جہ رعایتی کے بارہ مین عرض کیا اونکی نسبت یہ حکم ہوا کہ نواٹیلہ مین حاضر ہو وہان حکم مناسب دیا جائے گا سندیڑہ کی بیڑ مین بارہ بجے تک جانورونکا تماشا دیکھا گیا کچھہ ہرن زخمی ہوئے تھے اونکا پتہ نہ ملا اسی سبب سے بیڑ مین ہرن کا شکار نہ کیا باہر بیڑ کے دو ہرن شکار کئے مگر وہ بھی زخمی ہوکر بیڑ مین چلے گئے پتہ نہ لگا بیچ مین حضور والا نے کچھہ ناشتہ تناول فرمایا پھر ایک بجے موضع سندیڑہ مین فائز ہوکر خاصہ تناول فرمایا اور مابقی ہمراہیان کو تقسیم فرمایا اور دو ہی بجے مین استراحت کو کام فرمایا حضور انور تین بجے خواب سے بیدار ہوکر ظہر و عصر کی نماز سے فارغ ہوکر بجانب نواٹیلہ روانہ ہوئے اور سواران اردلی کی نسبت یہ حکم ہوا کہ براہ راست فرودگاہ پر جائین ہنگام روانگی جو مواضع بورکھنڈی اور احمد نگر وغیرہ دیہات جاگیر صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب درمیان مین واقع ہوئے زمینداران مواضع مذکور نے نذرین پیش کین وہ قبول ہوئین حضور نے اسی جگہہ بندوق خاص سے تین فاختہ اور دو تیتر شکار کئے صاحبزادہ صاحب بہادر سطوت جنگ موضع بورکھنڈی سے بموضع مذکور بالا بیڑ کے راستہ سے بغرض شکار ہرنون کے تشریف لائے صاحبزادہ حمید اللہ خان و صاحبزادہ محمد ایوب خان نے حسب الحکم ایک ہرن شکار کرکے پیش کیا صاحبزادہ محمد حنیف خان و صاحبزادہ

محمد عبدالمجید خان خلف صاحبزادہ صاحب بہادر تہور جنگ و زمینداران موضع نواٹیلہ قریب بیڑ کے شرفیاب ہوئے پٹیلون اور ہوبیون
نے نذرین دین قبول ہوئین - بعد عشا تہور جنگ بہادر کو شرف حاصل ہوا اور اونکی نذر بحیثیت جاگیرداری قبول
ہوئی بعد ازان زمینداران دیہات جاگیر موصوف نے نذرین پیش کین وہ بھی قبول فرمائی گئین تہور جنگ بہادر نے
دعوت کا سامان مہیا کر رکھا تھا وہ قبول ہوکر جملہ لشکر کی دعوت ہوئی عائدین ہمراہی کو طعام دعوت اون کے
خیام گاہ پر پہونچا اور اہل لشکر کو اجناس خوردنی تقسیم کئے گئے سید زین العابدین صاحب میر منشی بیمار ہو گئے تھے حسب الحکم
حضوری کپتان سید محمد نے اس کام کو انجام دیا تاریخ بست و ششم دسمبر ۱۸۹۳ء چار بجے حضور خوابگاہ سے برآمد ہو کر
بعد نماز و وظائف معمولی ہنگام طلوع آفتاب بسواری خاص تانگہ پر مع صاحبزادہ سطوت جنگ بہادر و صاحبزادہ الیاس خان
و کپتان سید محمد سوار ہوئے اور دوسرے تانگہ پر صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب و ہدایت اللہ خان و حمید اللہ خان سوار
ہوئے اور تیسرے تانگہ پر صاحبزادہ محمد امان خان برادر خرد فتح جنگ بہادر کہ ٹونک سے آکر شرف یاب ملازمت ہوئے تھے
مع صاحبزادہ ایوب خان سوار ہوئے چوتھے تانگہ پر سید افضل علی و شیخ نذیر اور پانچوین تانگہ پر صاحبزادہ شمس الامرا بہادر
چھٹے تانگہ پر پسران صاحبزادہ شمس الامرا بہادر سوار ہو کر نواٹیلہ کی بیڑ کیطرف شکار کو گئے نواب عالیہ خلیل الزمانی بیگم صاحبہ نے
بسواری بگھی روانہ ہو کر نانیر مین قدرے توقف فرمایا - بعد ازان اپنی جاگیر خاص موضع ہنونیا مین خاصہ نوش جان
فرماکر اپنی قیام گاہ پر تشریف لائین حضور مع ہمراہیان بیڑ مین سیر فرماتے رہے حسب الحکم سطوت جنگ بہادر نے
ایک ہرنی شکار فرمائی اوسوقت جو شکم چاک کیا گیا اوسکے پیٹ مین بچہ نکلا اوسکو بھی ذبح کیا پھر حضور انور بیڑ سے
موضع مواسی پورہ مین تشریف لائے وہان سے بجوار ہوتے ہوئے موضع نانیر کے باغ مین کہ وہ بھی جاگیر متعلقان
سید احمد رحمۃ اللہ علیہ کا ہے استراحت فرمائی اور وہین خاصہ پہونچ گیا تھا اور بخشی الملک بہادر نے بھی کہ جلول
سے موضع مذکور مین آگئے تھے کچھ کھانا حضور انور کیواسطے پکوایا تھا حاضر کیا حضور نے اوسکو کھانا نوش فرما کر عزت افزائی فرمائی
اوسی باغ کی تیاری کی نسبت کہ اب ویران ہو گیا ہے سید محمد کو حکم دیا اور اوسی باغ مین متصل تالاب جدید حضور والا
نے آرام فرمایا بعد نماز عصر حضور وہان سے روانہ ہوئے لانک کی بیڑ مین محمد نذیر نے ایک بڑا ہرن سیاہ شکار کیا لیکن
گولی سخت لگی تھی ہرن مردہ ہو گیا - اور قبل غروب آفتاب جناب نائب الریاست بہادر قیامگاہ پر آکر شرف یاب ملازمت ہوئے
اور تا دیر حضور مین رہے آسامیان دیہات مفصلۂ ذیل نے نذرین پیش کین پٹیل پٹواری حمزہ پورہ عمار پٹیل محمد پورہ عصہ۱ر

پٹیل رحیم نگر پٹیل احمد پورہ پٹیل ہواسی پورہ پٹیل موضع نانیرہ پٹیل پٹواری رحیم پورہ پٹیل پٹواری ہنوتیا پٹیل خلیل نگر۔
اور ہنگام روانگی نوابیلہ موضع ڈھونڈیا کے پٹواری نے بوقت تشریف آوری از مقام ٹونک ڈھونڈیا کی ندی پر طعام ارادتاً
پیش کیا تھا حضور والا سے بخلعت دوشالہ سبز و دستار سرخ معزز فرمایا گیا۔ بتاریخ بست و ہفتم لانک مین قیام ہوا حضور بعد ادائے
نماز فرائض و وظائف معمولی لباس شکاری زیب بدن فرما کر قیام گاہ سے باہر تشریف لائے اور صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب
بہادر فیروز جنگ کو ایک تلوار نہایت عمدہ قبضہ طلائی و نقرہ عطا فرمائی اور بعد ازان حضور پر نور تانگہ پر مع ہمراہیان لانک
کی بیڑ مین بغرض شکار تشریف لے گئے بضرب بندوق خاص ایک ہرن زخمی ہوا مگر باوجود تلاش نہ ملا اور ایک ہرن صاحبزادہ
محمد حمید اللہ خان نے شکار کیا قریب دوپہر حضور والا نے واپس تشریف لا کر بعد تناول طعام آرام فرمایا اور محمد فضل یار خان ناظم
نیماہیڑہ لشکر مین حاضر ہوئے اور بعد دوپہر کے حضور نے خواب سے بیدار ہو کر دربار فرمایا۔ اور نائب الریاست بہادر نے کمیٹی افیون کے کاغذات
سنائے اور جو کاغذ پیش ہوئے اون پر حکم مناسب دیکر حضور نے دستخط ثبت فرمائے اوسیوقت ناظم نیماہیڑہ نے حاضر ہو کر سلام
عرض کیا اور حسب سرشتہ نذر پیش کی اور شب کو حضور والا تفریحاً صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست و صاحبزادہ سطوت جنگ
بہادر کے ڈیرہ پر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر قیام فرما کر واپس تشریف لائے اور ایک چوب دستی کہ جسکے اندر ایک ہتھیار تھا دست
خاص سے عنایت فرمائی اور بخشی الملک بہادر و صاحبزادہ سطوت جنگ بہادر کی قیام گاہ پر شیرینی خدمتگاران خاص کے ہاتھ
بھیجی اور اسی تاریخ ہرن زخمی مردہ سندیڑہ کی بیڑ مین سے جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے زمینداران دیہات حضور مین لائے بتاریخ
بست و ہشتم لشکر بوقت معمول موضع لانک سے روانہ ہو کر بمقام کھیڑہ دیہہ جاگیر صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ
مین پہونچا اور حضور والا لانک کی بیڑ مین بغرض شکار تشریف لے گئے اور دوپہر کو حضور والا نے صاحبزادہ محمد اسفندیار خان کے
ڈیرہ مین کہ اپنے ہمراہ لے گئے تھے آرام فرما کے ایک گھنٹہ دن رہے جانب لشکر ارادہ فرمایا درمیان مین جسقدر کہ مواضع آئے
اونکے پٹیل اور بھومیون نے نذرین دین نماز مغرب و عشا موضع اریناں مین ادا فرما کے قریب آٹھ بجے شب کے مقام پر رونق افروز ہوگئے
نائب الریاست بہادر نے تمام لشکر کی دعوت کی ناظم نیماہیڑہ بعد سلام ٹونک کی جانب روانہ ہوئے بتاریخ بست و نہم
ماہ دسمبر اعلیٰ حضرت نواب صاحب بہادر خواب استراحت سے بیدار ہو کر بعد فراغت نماز و وظائف بسواری تانگہ خاص مع صاحبزادہ
سطوت جنگ بہادر و صاحبزادہ صفدر جنگ بہادر ناظم فوجداری جو ٹونک سے آکر بمقام کھیڑہ شرف یاب سلام ہوئے تھے اور
کپتان سید محمد و صاحبزادہ الیاس خان و صاحبزادہ اسفندیار خان و صاحبزادہ محمد امان خان و صاحبزادہ محمد ایوب خان

و شیخ محمد نذر و سید افضل علی عرف میاں جان و سید احمد کہ ٹونک سے ہمراہ صفدر جنگ بہادر آئے تھے کہیڑہ سے
روانہ ہوئے اور بوقت طلوع آفتاب نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ مع لشکر جانب دہوان کہ ٹونک سے جانب جنوب
۱۸ میل ہے اور کہیڑہ سے پانچ میل واقع ہے روانہ ہوئیں حضور انور تہوڑی دیر کیواسطے رود بناس پر کہ جو قیام گاہ
کہیڑے سے بہت ہی قریب ہے بغرض شکار تشریف لے گئے لیکن تہوڑی دیر ٹھہر کر جانب دہوان روانہ ہوئے
سو منع علی پورہ - دیہہ استمرار نائب الریاست بہادر کے تالاب پر نزول اجلال فرمایا اور کہاروں کی نسبت حکم ہوا کہ تالاب میں
جال ڈالیں چنانچہ حسب الحکم حضوری کہاروں نے پانچ بار جال ڈالکر مچھلیاں شکار کیں اور نائب الریاست بہادر کہیڑہ سے
آکر تسلیمات بجالائے حضور میں نذر پیش کی وہ نذر قبول ہوئی اوسی تالاب کی پال پر حضور نے کاغذات مال وغیرہ
کی سماعت فرمائی اور حکم مناسب دیکر دستخط کئے اور باوجود سیر و شکار کے کاروبار ریاست کا ہاتھ سے نہ دیا اوس کے
بعد حضور نے خاصہ تناول فرماکر مع دیگر صاحبان نشانے پر گولیاں لگائیں بعد نماز ظہر و عصر روانہ خیام دولت التیام ہوئے
اور نائب صاحب بہادر اور صاحبزادہ بہادر صفدر جنگ و سید احمد ٹونک کی جانب روانہ ہوئے اور حضور رام روتی کے
تالاب پر تشریف لائے وہاں سے شکار کناں جانب دہوان قصد فرمایا بعد مغرب نزول اقبال و حلول اجلال سراپردہ
عالی میں ہوا اس تاریخ میں جو شکار کیا وہ یہ ہے

تفصیل

نام جہاں شکار ہوا	نام شخص کا	نام جانور کا	تعداد
تالاب علی پورہ	صاحبزادہ حمید اللہ خاں	بہٹ تیتر	یک
کہیڑہ دریان	صاحبزادہ صفدر جنگ	کبوتر	یک
چہان علی پورہ	سید محمد	کبوتر	یک
ایضاً	صاحبزادہ سطوت جنگ	کبوتر	یک
ایضاً	سید افضل علی	ایضاً	ایضاً
تالاب علی پورہ	صاحبزادہ اسفندیار خان	مرغابی کلاں	یک
ایضاً	صاحبزادہ سطوت جنگ	ایضاً	یک
سو منع علی پورہ	بضرب خاص	کبوتر	دو

موضع علی پورہ تالاب اندروہ	بضرب خاص صاحبزادہ سطوت جنگ بہادر	فاختہ مرغابی	یک یک

اور مفصلہ ذیل نذرین پیش ہوئین۔ پٹیل چہان پٹیل علی پورہ نائب صاحب بہادر پٹیل ساکنہ ہاڑوتی
اقبال گنج ٹہاکران اندروہ۔ بعد ازان لالہ شیو کرام سررشتہ دار کونسل و راج نراین سررشتہ دار رسال و قایم حسین
منصرم بندوبست و ٹہاکران سیرواس سے جو چہرا صاحبزادہ سطوت جنگ کا کہ گر گیا تہا لائے تہے نذرین دین تین یوم سے
طبیعت بندگان عالی متعالی بدمزا تہی مگر سیر و شکار فرماتے رہے صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان بوجہ درد پا اسی مقام سے
ٹونک کو روانہ ہوے۔ بتاریخ سی ام دسمبر اگرچہ مقام دہوان مین قرار پاچکا تہا مگر حضور والا نے یہ فرمایا کہ سب لشکر والے
کہانا کہا کر ہیور کو روانہ ہوجائین اور حضور کوہ اندروہ کا شکار فرما کر شام کو خیام گاہ پر پہونچ جائین گے بندگان عالی
نے چار بجے خواب استراحت سے بیدار ہو کر بعد ادائے نماز و اوراد و وظائف شکاری لباس زیب بدن فرمایا
اور قریب آٹھ بجے کے حضور والا مع جملہ اراکین و معززین و ملازمین ہمراہی جنکے نام پہلے آچکے ہین روانہ ہوئے
اور جناب نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ بہی خیمۂ عصمت ضمیمہ سے روانہ ہو کر باغ دہوان مین تشریف لائین یہ باغ
نہایت عمدہ تفرج گاہ ہے محمد امین جمعدار پہلے سی باغ مذکور مین حاضر تہے حضور نے براہ تفضلات جملہ کمیران باغ کو انعام دیا اور
چودہری اور داروغہ کو علاوہ انعام کے ایک ایک دستار بہی عنایت فرمائی۔ پہر صبح کو ڈالی باغ کی پیش ہوئی
حضور نے اس ڈالی مین سے چند نارنگیان کپتان سید محمد کو دین حضور انور باغ کی سیر فرما رہے تہے کہ نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ
و ہمشیرہ صاحبہ حضور یعنی مجہلی بیگم صاحبہ و چہوٹی بیگم صاحبہ کہ ٹونک سے تشریف لائی تہین باغ مین آئین تہوڑی دیر قیام فرما کر بسواری بگہی و رتہ
تشریف فرما ہوئین اور اسیوقت حضور کی بڑی ہمشیرہ صاحبہ ٹونک کو تشریف لے گئین بعد روانگی بیگم صاحبہ موصوفین
حضور والا بجانب اندروہ تشریف فرما ہوے حضور والا نے متصل موضع دہوان باغ سے برآمد ہوتے ہی اوڑتے ہوئے
کبوتروں کا شکار فرمایا کہ تفصیل شکار ذیل مین ظاہر ہوگی چونکہ موضع اندروہ دیہہ جاگیر سطوت جنگ بہادر ہے وہان ایک
تالاب جدید کندہ ہوا ہے وہین حضور والا نے قیام فرما کر خاصہ تناول فرمایا اور بعد تناول طعام حضور والا پہاڑ کی جانب
تشریف لے گئے صاحبزادہ محمد الیاس خان نے ہانکہ کا سامان کر رکہا تہا پاپیادہ پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ اول ہی
ہانکہ والے اپنی اپنی جگہہ ٹہہا دئے گئے تہے خاص حضور کے پاس صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب و کپتان سید محمد

وعرفان خان وسید سعید الدین احمد تھے اور ایک خدمت گار بنابر خدمت حاضر تھا افسوس بروقت ہانکہ ہونے کے اوس گنجان پہاڑ کی پہاڑی مین کوئی شکار نمودار نہین ہوا۔ البتہ چند نیل گائی دوسرے راستہ سے کٹ کر نکل گئین قریب دو بجے کے حضور والا نے اس پہاڑ سے اوتر کے ایک املیون کے باغچہ مین قیام فرمایا اور اسی جگہہ نماز ظہر وعصر کی ادا فرمائی اس باغچہ کے قریب ایک کنڈ ہے اوسکا پانی بہت عمدہ ہے اوسجگہہ سرکار والا نے چائی ہمراہیان خود کو پلوائی سند جاہ وباغچہ ایک گوشائین جو اندورہ مین رہتا ہے ابوظفر جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی کے عہد سے اوسکے نام وہ آراضی معاف ہے اوسجگہ ایک فقیر ہندو ٹھہرا ہوا تھا اوس نے کچھہ بھجن گائے سرکار نے دو روپیہ انعام دئے اوس نے دعائین دین اب پھر اوسی پہاڑی پر کچھہ فاصلہ سے ہانکہ ہوا ایک گھنٹہ دن باقی تھا کچھہ شکار نہوا بعد ہوجانے رات کے حضور والا مع ہمراہیان خود موضع اندورہ مین تشریف لائے اوس مکان مین جو صاحبزادہ سطوط جنگ بہادر نے جدید بنوایا ہے حضور والا نے نماز مغرب وعشا ادا فرمائی صاحبزادہ سطوت جنگ بہادر نے بحیثیت جاگیرداری نذر پیش کی اور پہر وہین فرزند ارجمند اور معتمدان خود سے کہ جنکی تفصیل ذیل مین ہے نذرین دلوائین۔ بعد عشا حضور بسواری تانگہ مع ہمراہیان تشریف فرمائے موضع بھنوکھوہے بعد ازان حضور انور وہان سے بھی روانہ ہوئے اثناء راہ میں موضع کنور پورہ کے پٹیل نے نذر پیش کی اور عورات نے جمع ہو کر کلس پیش کیا اوس کلس مین روپیہ ڈالا گیا تفصیل آسامیان جنہون نے نذرین پیش کین

محفوظ علی گرداور ۲ مبارک علی خان تعلقدار ۱ پٹیل اندورہ ۱ قلندر پورہ ۱ صاحبزادہ سطوت جنگ بہادر بحیثیت جاگیرداری ۱ صاحبزادہ الیاس خان ۱ سید افضل علی عرف میان جان ۲ مولوی محمد یحییٰ ۲ محمد یار خان ۱ پٹیل بھواری کنور پورہ ۲ پٹیل کنور پورہ ۱

تفصیل شکار

بضرب بندوق خاص کبوتر	بضرب بندوق خاص فاختہ	بضرب بندوق سید محمد کپتان کبوتر	بضرب بندوق سطوت جنگ بہادر کبوتر
۲ عدد	یک	یک	یک

بضرب بندوق صاحبزادہ حمید اسد خان کبوتر	بضرب بندوق صاحبزادہ محمد ایوب خان کبوتر	بضرب بندوق سعد اسعد خان کبوتر
یک	یک	یک

بضرب بندوق سید افضل علی عرف میان جان کبوتر یک ۔ جملہ جانوران صید شدہ ۔ عدد

بتاریخ سی ام دسمبر حضور والا نے بعد ادائے نماز و وظائف صاحبزادہ حفیظ اللہ خان سے سات ضرب بندوق اور
تین تپنچے بقیمت یکہزار روپیہ خرید فرمائے از انجملہ ایک صاحبزادہ محمد اسفندیار خان کو اور ایک بندوق اور ایک تپنچہ
سطوت جنگ بہادر کو اور ایک تپنچہ شیخ محمد نذیر کو تقسیم فرماکے باقی سلحہ خانہ مین داخل کیے پھر بسواری تانگہ بہمراہی صاحبزادہ
اعظم الامرا و صاحبزادہ محمد اسفندیار خان و صاحبزادہ الیاس خان و کپتان سید محمد بغرض شکار کوہ بہنورکھو پر کہ
رکھت سرکاری ہے تشریف لے گئے ہانکہ کا انتظام پہلے سے ہوچکا تہا چنانچہ حسب الحکم حضوری ہانکہ ہوا ایک سور نکلا
صاحبزادہ الیاس خان نے اوسکو مارا اوس عرصہ مین بجلی نے اپنی تلوار چمکائی بادل نے کالی وردی دکھائی
حضور والا خیمہ آسمان آسا مین تشریف لائے تمام شب پانی کا چہڑا برسا اولون کی گولیان پڑین صبح کو میدان خسرو انجم
کے ہاتھ رہا حضور انور نے یکم جنوری سنہ ۱۸۹۷ء کو یہین قیام فرمایا بعد فراغت نماز و وظائف حضور پرنور خیمہ بخشی الملک
بہادر مین تشریف لائے اور چاء نوش فرمائی اور شکار کا قصد کیا تہا کہ یکایک بادلون کے دل کے دل نمودار ہوئے
اور سقایان سقہائے آب پاش زمین پر چہڑکاؤ کرنے لگے حضور اندرون خیمہ تشریف لے گئے بعد چار بجے مطلع صاف
ہوگیا پھر ہانکہ شروع ہوا کوئی جانور نہین نکلا حضور پرنور مراجعت فرما کر واپس تشریف لائے بعد ادائے نماز مغرب و عشا
خاصہ تناول فرماکے استراحت کو کام فرمایا اور راہی استقام سے سید زین العابدین صاحب میر منشی بوجہ ناسازی مزاج
ٹونک چلے آئے ۔ بتاریخ دوم ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۷ء حضور پرنور والا نے بہنورکھو سے بسواری بگھی بسمت موضع اوم کوچ فرمایا
ہمراہی مین صاحبزادہ صاحب بہادر سطوت جنگ و کپتان سید محمد تہے حضور سیر فرماتے ہوئے خیام گاہ پر دو بجے پہونچے
موضع ناکوبی خالصہ ہوتی ہے کہ جو درمیان مین ہے وہان کے دفعدار اور پٹیل نے نذر پیش کی قبول ہوئی بمقام اوم
صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست و صاحبزادہ صاحب بہادر اشرف الامرا کہ ایک روز پہلے حاضر ہوئے تہے شرفیاب
ملازمت ہوئے حضور نے خیمہ نائب صاحب بہادر پر خاصہ تناول فرمایا پھر شکار کے لئے بسواری تانگہ تشریف لے گئے
ہمراہی مین سطوت جنگ بہادر و نائب الریاست بہادر تہے اور تانگہ ہای دیگر پر صاحبزادہ اشرف الامرا بہادر و صاحبزادہ
اسفندیار خان و صاحبزادہ الیاس خان و صاحبزادہ حمید اللہ خان و صاحبزادہ محمد ایوب خان و کپتان سید محمد و شیخ
محمد نذیر و میان جان تہے ایک نیل بضرب بندوق خاص زخمی ہوا باوجود تلاش نہ ملا حضور شام کو خیام گاہ پر تشریف

لائے اور بعد تناول خاصہ استراحت کو کام فرمایا بتاریخ سوم جنوری بندگان حضور بعد فراغت نماز و ظائف
لباس شکاری زیب تن فرماکر خیمہ سے باہر تشریف لائے اور بسواری تانگہ شکارگاہ کو تشریف لے گئے ہمراہی
مین نائب الریاست بہادر و سطوت جنگ بہادر اور تانگہ ہای دیگر پر صاحبزادگان و معززین دیگر تھے خاص ادم کے
جنگل مین ایک ہرن ضرب بندوق خاص سے شکار ہوا بعد ازان ایک ہرن اور ایک نیل ضرب بندوق سطوت جنگ بہادر سے
شکار ہوا اسی تاریخ حکیم عبد الصمد خان ناظم پڑاوہ حضور مین حاضر ہوئے اور دس روپیہ نذر کئے اور اسی تاریخ حضور والا نے
ایک بندوق صاحبزادہ عبد الرحمان خان خلف اشرف الامرا بہادر کو عنایت فرمائی - اور اسی تاریخ ادم رکابردہ دلوادر
کے زمینداروں نے نذرین پیش کین و قبول ہوئین بتاریخ چہارم ماہ جنوری حضور نے کاغذات کونسل
و نیابت و منشی خانہ سماعت فرمائے اور حکم مناسب دیکر دستخط ثبت فرمائے گیارہ بجے دربار برخاست ہوا حضور پر
انور خاصہ تناول فرماکر بسواری تانگہ بہمراہی سطوت جنگ بہادر و کپتان سید محمد ادم کے جنگل کیطرف بغرض شکار
تشریف لے گئے اور صاحبزادہ الیاس خان و صاحبزادہ اسفندیار خان و اشرف الامرا بہادر و صاحبزادہ حمید اللہ خان
و صاحبزادہ ایوب خان و شیخ محمد نذیر و غیرہ دوسرے تانگون پر تھے اثنائے راہ مین ایک سور مارا زان بعد حضور
شکار کھیلتے ہوئے قریب آٹھ بجے کے محمد گڑھ مین تشریف لائے جملہ خدم و حشم محمد گڑھ مین اول سے آگیا تھا
سترہ ضرب اتواپ سلامی قلعہ محمد گڈہ سے سر ہوئین - اسی تاریخ صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر و بابو نایک راو
ٹونک سے آکر شرفیاب ملازمت ہوئے - اسی تاریخ بابو نایک راو و نائب صاحب بہادر حسب الحکم حضوری بجانب
ٹونک روانہ ہوئے اور صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ ہمراہ لشکر رہے اور اسی مقام پر ایک سوار نے رئیس
اونیارہ کی جانب سے آکر یہ عرض کیا کہ رئیس اونیارہ سلام کے لئے حاضر ہونا چاہتے ہین حضور والا نے جواب دیا
کہ ہم ٹھہر نہین سکتے بتاریخ پنجم جنوری پٹیلان محمد نگر و محمد گنج و زمینداران بھیسم گنج و پٹیلان رگھنانند پورہ
کلان و خرد و یعقوب پورہ نے محمد گڈہ کے تالاب پر نذرین پیش کین بعد ازان حضور انور خیمہ سطوت جنگ بہادر
پر تشریف لائے اور خاصہ تناول فرماکے بسواری کالسکہ بہمراہی سطوت جنگ بہادر و صاحبزادہ دلیر جنگ بہادر
جانب علیگڈہ تشریف لے گئے - اور خاص تانگہ پر شیخ محمد نذیر و سید محمد کپتان ہمرکاب تھے درمیانین علاقہ
اونیارہ کے دوگانوؤن والون نے نذرین پیش کین وہ قبول ہوئین اور اسی گاؤن مین عورتون نے

کلس پیش کیا اوس مین روپیہ ڈالا گیا قریب دس بجے کے حضور علیگڈہ مین پہونچے اور نواب خلیل الزمان کلیم صاحب پیشتر سے داخل علیگڈہ ہوچکین تہین ناظم و پیشکار و جملہ اہلکار ضلع علیگڈہ پر بنا بر استقبال حاضر ہوئے سبکا سلام ہوا اور سترہ ضرب توپ سلامی سر ہوئین حضور نے کچہری مین آرام فرمایا اور بعد استراحت نماز جمعہ جامع مسجد مین ادا فرمائی بعد نماز ہمراہی دلیر جنگ بہادر و کپتان سید محمد خیام گاہ پر تشریف لائے بعد ازان حضور ٹانگہ پر مع سطوت جنگ بہادر و کپتان سید محمد اوکہلانہ وچوررو علی پورہ کے جنگل مین بغرض شکار تشریف لے چونکہ وقت تنگ ہوگیا تہا اس لیئے واپس تشریف لائے۔ اور بعد ادائے نماز مغرب و عشا خاصہ تناول فرماکے کام فرمایا بتاریخ ششم جنوری حضور والا نے بعد ادائے نماز صبح و وظائف معمولی خیمہ سے برآمد ہوکر ناظم و دیگر اہلکاران نظامت علی گڈہ کی نذرین قبول فرمائین سات بجے لشکر کا کوچ بجانب دیولی ہوا اور نواب خلیل الزمان بیگم صاحبہ بسواری کالسکہ تشریف فرمائے دیولی ہوئین اور حضور والا نے مع ہمراہیان بجانب موضع دیولی ہوکر موضع پاٹوئی و ہیہ جاگیر صاحبزادہ عبدالوہاب خان بہادر مین کہ باثنار راہ واقع ہے قدرے قیام فرمایا وپٹیل نے نذرین پیش کین قبول ہوئین تالاب پر حسب تفصیل ذیل شکار ہوا۔ مرغابی بضرب بندوق حضور

مرغابی بضرب بندوق صاحبزادہ الیاس خان مرغابی بضرب بندوق صاحبزادہ ایوب خان مرغابی بضرب بندوق صاحبزادہ حمیداللہ

بعد ازان حضور وہان سے روانہ ہوکر ایک بجے کے قریب خیام دولت انضمام مین تشریف لائے موضع کے پٹیل وغیرہ نے نذرین پیش کین قبول ہوئین بعد مغرب خیمہ عشرت ضمیمہ خود مین تشریف لائے اور تناول کے بعد استراحت کو کام فرمایا۔ بتاریخ ہفتم ماہ جنوری کوچ لشکر کا چھان کی جانب ہوا۔ اور بیگم چھان کی طرف روانہ ہوئین۔ اور حضور والا بعد فراغت نماز باہر تشریف لائے حکیم عبدالمجید ناظم جھٹرہ گو حضور مین حاضر ہوکر پانچ روپیہ نذر رکہے وہ قبول ہوئے۔ بعدہ دہوموخان و دیگر افغانان موضع کہانولی نذرین پیش کین وہ قبول ہوئین پہر موضع کے زمینداران نے نذرین دیکر عرض کی کہ جس دن حضور تشریف لائے روز تمام لشکر کی دعوت ذمہ بندگان اطاعت توامان ہے۔ چنانچہ یہ اونکی درخواست قبول ہوئی پہر حضور مع ہمراہیان خود موضع مہوہ کے باغ مین تشریف لائے یہ موضع۔ بخشی الملک بہادر کی جاگیر مین ہے حضور نے نارنگیان وامرود باغ مذکور کے ہمراہیان خود کو تقسیم کرکے خاصہ تناول فرمایا بعدہ بخشی الملک بہادر و پٹیل و

مہودہ نے نذرین پیش کین وہ قبول ہوئین اور اوسی جگہہ منشی عبداللہ تعلقدار موضع شوب ملازم نایب صاحب بہادر
نے مع صیغہ داران کے نذرین پیش کین وہ قبول ہوئین وہان سے حضور انور تانگہ پر جانب چہان تشریف لائے
اور اوسی وقت ہانکہ ہوا اگرچہ چند تیل گائے نکلکر بھاگ گئین کوئی بندوق سر نہوئی پہر زمینداروں نے نذرین پیش کین
وہ قبول ہوئین ۔ بعد مغرب حضور نے خیام گاہ پر تشریف لاکر بعد نماز عشا خاصہ تناول فرماکے استراحت کو کام فرمایا ۔ اسی
تاریخ بروز چہارشنبہ سات بجے شب کے افضل الامرا انتظم الملک صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خان صاحب بہادر ظفر جنگ
ناظم پرگنہ ۔ نے بحصول رخصت پندرہ روزہ فائز ریاست نہ ہوئے اسی روز کپتان ۔ ڈی ۔ سی ۔ پیرس صاحب بہادر
سپرنٹنڈنٹ محکمہ بندوبست بجائے کپتان ۔ آئی ۔ ایچ ۔ پریچارڈ صاحب بہادر مہتمم محکمہ بندوبست مامور ہوکر تشریف لائے
اور بنگلہ واقع کوہچہ پر فروکش ہوئے ۔ بتاریخ ہشتم ماہ جنوری بعد نماز صبح حضور نے پوشاک شکاری کو زیب بدن فرمایا پانچ
بجے لشکر بجانب کرواڑیہ مع بیگم صاحب کے روانہ ہوا اسی تاریخ گوردہن پٹیل سابق چہان کہ جو موقوف ہوچکا تہا بحال فرمایا گیا
اور دستار سرخ پٹیلائی کی اوسکو بندہوائی گئی ۔ قریب آٹھ بجے کے حضور پرنور جانب خیام دولت انضمام
تشریف فرما ہوئے ۔ خاص تانگہ پر صاحبزادہ دلیر جنگ و کپتان سید محمد تھے اور صاحبزادہ سطوت جنگ بہادر بغرض انصرام
بمقام کرواڑیہ پہلے سے چلے گئے تھے دوسرے تانگوں پر ہمراہیان حضور تھے بعد فائز موضع کرواڑیہ ہانکہ کا انتظام
ہوا اگرچونکہ وقت غروب آفتاب تہا اس لئے شکار ملتوی رہا صرف ضرب خاص سے ایک تیتر شکار ہوا بعد ازان حضور بسواری
فیل مادہ مع ہمراہیان خیام عشرت انضمام مین تشریف لائے اور دیہات حسب تفصیل ذیل کے صیغہ دارون نے نذرین
پیش کین وہ قبول ہوئین ۔ پٹیل لطیف پورہ دیہہ جاگیر نائب صاحب بہادر ۔ پٹیل پایگا پٹیل سیدری مالبیان
شیخ امیر تہانہ دار پٹیل محمد پورہ پٹیل پٹواریان تعلقدار کرواڑیہ ۔ اسی تاریخ ایک سپاہی اندر گدہ کی رانی
کی طرف سے عرضی لیکر آیا کہ حضور بنابر شکار تشریف لائین ۔ مگر حضور نے فرمایا کہ ہم جلد جانے والے ہین اس سبب سے
آگے نہین جاسکتے صرف سلام کہلا بہیجا ۔ بتاریخ نہم ماہ جنوری حضور انور تانگہ پر بنابر شکار بجانب دیوان تشریف لیگئے
تہوڑی دیر مین ایک فیر مین دلیر جنگ نے دو تین شکار کئے بندوق خاص سے ایک تیتر شکار ہوکر گم ہوا
پہر حضور والا بعد تناول خاصہ بسواری فیل مادہ مع ہمراہیان خود اوسی مقام پر جہان سطوت جنگ بہادر نے
شکار کے لئے نالی کہدوائی تہی پہونچے شکار . . . اسی موقع بموقعہ بٹہائے گئے اور حضور انور ایک چہوٹی سی

پہاڑی پر رونق افروز ہوئے اوسی جگہہ آواز توپ کی آئی گھڑی ملائی گئی تو سات منٹ زیادہ تھی معلوم ہوا کہ سات منٹ مین آواز توپ کی گوش زد ہوئی اور یہ آواز ٹونک کی توپ کی تھی۔ اوسوقت حضور کے پاس صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب و کپتان سید محمد و محمد عرفان و سید سعید الدین احمد و شیر علیخان افغان و عبد الحی تھے عین ہانکہ مین یہ خبر معلوم ہوئی کہ چور کھو مین شیر نے گار کیا ہے اور وہین موجود ہے حضور والا اوسی مقام پر نماز ظہر و عصر ادا فرمائی اور بسواری فیل جانب چور کھو تشریف لے گئے شام ہو گئی تھی شکار نہوا حضور والا نے عزم واپسی کا فرمایا جب ندی پر تشریف لائے مہاراجہ آملی نے نذر پیش کی وہ قبول ہوئی بتاریخ دہم ماہ جنوری لشکر کا کوچ موضع کرواڑیہ سے آملی کو ہوا بعد طلوع آفتاب حضور خیمہ سے برآمد ہوکر ممتاز الامرا اعظم الملک صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ کے خیمہ مین تشریف فرما ہوئے وہان سے تانگہ پر سوار ہوکر دلیر جنگ و سید محمد کپتان آملی کو تشریف لے گئے دوسرے تانگو نپر اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ و صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب بہادر و صاحبزادہ محمد ایوب خانصاحب و صاحبزادہ حمید اللہ خان صاحب و صاحبزادہ الیاس خانصاحب و شیخ محمد نذیر و سید افضل علی وغیرہ سوار تھے اور نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ پہلے سے بموضع آملی فائز ہو چکی تہین۔ واضح ہو کہ کوہ آملی خاص شکارگاہ دربار عالی اقتدار ہے اور یہان سے وہ پہاڑ اٹھا ہے جسکا سلسلہ گیسوی یار زلف کی طرح پشت زمین پر بل کہاتا ہوا اور شہرو قصبات کو اپنے حصار مین آباد کرتا ہوا اکناف عالم تک چلا گیا ہے اس پہاڑ پر بہت بڑی جہاڑی اور ہر قسم کا شکار رہتے الغرض حضور والا نے آملی مین تشریف فرما ہوکر خاصہ تناول فرمایا بعد انفراغ خاصہ مع ہمراہیان مخصوص دامن کوہ مین تالاب پر زیر درخت برگد تہوڑی دیر قیام فرمایا ٹہاکر لکہی سنگہ جاگیردار موضع کریلیا پرگنۂ ٹونک کو ایک تلوار اور دونالی بندوق عنایت فرمائی اوسنے نذر پیش کی وہ قبول ہوئی ایک بجے حضور انور جانب کوہ آملی مع ہمراہیان تشریف لیگئے شکاریون کو جابجا بٹہادیا پہر حضور والا نے نماز عصر کی یہین ادا کی اور ایک ضرب رفل کنور مہاراجہ آملی کو دیا اوس نے آداب بجا لاکے شکریہ ادا کیا بعد ازان تین بجے ہانکہ شروع ہوا کوئی جانور برآمد نہوا بعد غروب آفتاب سرکار خیمہ پر تشریف لائے بعد ادائے نماز مغرب و عشا خاصہ تناول فرماکر استراحت کو کام فرمایا بتاریخ یازدہم ماہ جنوری ۱۹۰۵ء سرکار والا نے بستر استراحت سے اوٹھکر بعد ادائے نماز و وظائف شکار کا قصد کیا خیمہ حشمت ضمیمہ سے پا پیادہ تالاب پر تشریف لائے وہان خاصہ کہایا اور صاحبزادہ محمد صدیق خان صاحب بہادر دلیر جنگ و صاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب بہادر سطوت جنگ و صاحبزادہ

احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ و صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب و صاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب و صاحبزادہ محمد یا خان
صاحب و کپتان سید محمد کو بھی ساتھ ہی کھانا کھلایا بعد تناول خاصہ بسواری یابو تشریف لے گئے اسی اثنا مین ٹھاکر بھوپال سنگھ
استمرار دار جی پور نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور چار روپیہ نذر کرکے عرض کیا کہ میرے ٹھکانہ مین بہت شکار ہے وہان تشریف لے چلیے
جواباً کہا گیا کہ اسقدر فرصت نہین ہے پھر ہندی کا حکم نسبت ٹھاکر فرمایا گیا بارہ بجے تک سب شکاریون کو اپنی اپنی جگہہ بٹھا دیا گیا
پھر ہانکہ شروع ہوا کوئی جانور نہ نکلا۔ دوبارہ ہانکہ ہوا تین سانبھر نکلے وہ بھی کتاکر نکل گئے قریب مغرب حضور خیام گاہ پر واپس
تشریف لائے۔ اور بعد اداے نماز مغرب و عشا خاصہ تناول فرماکر استراحت کو کام فرمایا۔ بتاریخ دوازدہم ماہ جنوری
روز جمعہ لشکر کا کوچ بجانب چورو ہوا جناب بیگم صاحبہ اول سے چلی گئین سرکار پاپیادہ قریب ڈیڑہ میل کے موضع آملی
سے بجانب کرواڑیہ تشریف لے گئے مہاراجہ آملی ہمرکاب تھے ایک کوہچہ صیدگاہ کہ جو درمیان آملی و چورکھو کے واقع ہے
ہانکہ شروع ہوا ایک جرخ اوسمین سے نکلا سرکار نے اوسپر گولی نہ لگائی وہان سے آگے چلکر حضور والا نے نالہ کے متصل زیر
درخت پیپل خاصہ تناول فرمایا اتنے مین خبردار نے خبر دی کہ چورکھو مین شیر آگیا ہے چونکہ اول ارادہ حضور والا کا ملاپورہ کے ہانکہ
کا تہا اوسکو ملتوی فرماکر چورکھو پر حضور والا تشریف لائے اور ردوجاکن پر نماز ظہر ادا کی پھر ہانکہ شروع ہوا کوئی جانور نہ نکلا
خدام والا نے عرض کیا کہ وقت تنگ ہے سرکار خیام گاہ پر تشریف لے چلین حضور نے فرمایا کہ ایک دفعہ ہانکہ اور ہونا چاہیے
چنانچہ ہانکہ شروع ہوا ایک تیندوا سید افضل علی عرف میانجان کے مول پر نکلا اونہون نے اوسپر گولی لگائی زخمی ہوگیا اور
ایک مالی اور ایک چمار کو زخمی کرکے ایک نالہ مین گھسا سرکار نے محمد عرفان خان کو بھیجا کہ وہان سے تیندوے کو باہر نکالو
حضور انور مع صاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب بہادر سطوت جنگ و صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ جہان وہ جانور
چھپا تہا آئے سبحانجان ملازم اردلی خاص نے تبر مارکر اوٹھایا سید ممتاز علی ملازم سہ بندی قلعہ علیگڈہ کے جو شریک ہانکہ تھا
جست کرکے لپٹ گیا ممتاز علی کے سر مین زخم آیا اوس نے تلوار لگائی مگر تلوار اچھی نہ تھی خفیف زخمی ہوا پھر مہاراجہ آملی کے
بھائی نے تلوار کا ہاتھ مارا مگر کاری نہ لگا۔ پھر حضور والا نے چند گولیان مارین اور بحکم سرکار شیر علیخان و دہوموخان نے چند
گولیان لگائین گولیون سے بالکل مردار ہوگیا۔ الحمد للہ حسب خاطر بندگان عالی خوب شکار ہوا حضور نے براہ قدردانی ممتاز علی
کو ایک قبضہ شمشیر اور پانچ روپیہ اور مالی مجروح کو دس روپیہ اور چمار کو ایک روپیہ عطا فرمایا اور اسی جگہہ نماز مغرب و عشا ادا فرماکے
براہ کرواڑیہ و شوب و منڈا و خیمہ عالی پر بمقام چورو بسواری فیل گیارہ بجے شب کے مع صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر

دلیرجنگ و صاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب بہادر سطوت جنگ تشریف لائے اثناء راہ مین شوپ اور منڈاور و فیروزپورہ و
وشادپورہ کالان کے زمینداروں نے نذرین پیش کین وہ قبول ہوئین اس جگہ زمینداران چورو کی جانب سے سب
لشکر کی دعوت ہوئی بتاریخ سیزدہم ماہ جنوری حضور انور نے بعد ادائے نماز و وظائف معمولی دربار فرمایا اور عرائض
مستغیثان سنکر حکم مناسب لکھواکر دستخط فرمائے ازان بعد ٹھاکر بھوپال سنگھ استمرار دار ریاست جی پور کہ بمقام آملی
شرفیاب ملازمت ہوچکا تھا اور حضور نے فرمایا تھا کہ بمقام چورو حاضر ہو چنانچہ اوسکو حضور نے خلعت شش پارچہ قیمتی [illegible]
عطا فرمایا صبح کے سات بجے لشکر کا کوچ بجانب علیگڈہ ہوا اور بیگم صاحبہ بھی تشریف لے گئین - اور حضور قریب دس بجے کے
خیمہ عشرت ضمیمہ سے برآمد ہوکر تانگہ پر بجانب علی گڈہ روانہ ہوئے قریب بارہ بجے کے داخل علیگڈہ ہوئے اور بستر استراحت
پر آرام فرمایا بعد ادائے نماز عصر حضور انور نے ارادہ ٹونک کا کیا اور بمقام بنیٹہ نماز مغرب ادا فرما کے خاصہ تناول فرمایا اور وہان سے
روانہ ہوکر دس بجے فائز ٹونک ہوئے اور لشکر شباشب داخل ٹونک ہوا بتاریخ بستم جنوری سنہ [illegible] بخشی الملک سید محمد
عثمان خان بہادر شہامت جنگ حسب درخواست سیٹھ چانمل مع خلعت تعدادی ایک ہزار روپیہ بہمراہی الٰہی بخش
جمعدار اور ایک چپراسی اور ایک ہرکارہ مع پروانہ حضوری موسومہ سیٹھ مذکور بتقریب ادائے مراسم تعزیت بجانب
رتلام گئے اور بتاریخ بست و پنجم ماہ مذکور داخل رتلام ہوئے اور بتاریخ بست و نہم رتلام سے روانہ ہوکر حاضر دربار دولت
ہوئے اور کبھی کھانا سیٹھ جی کے یہان سے آتا تھا اور کبھی چندی اور وقت روانگی خلعت رخصتانہ حسب تفصیل ذیل پایا

بخشی الملک بہادر شہامت جنگ — الٰہی بخش جمعدار چوبداران

کمخواب یک تھان — دوشالہ یک — سیلا یک — جامدانی دو تھان — سیلا یک — مندیل یک — تھان جامدانی یک

[illegible]

چپراسی — ہرکارہ

دوپٹہ زرین یک — دستار یک — دوپٹہ زرین یک — دستار یک

[illegible]

بتاریخ بست و ہشتم جنوری عباس علیخان معتمد رامپور مع حافظ عبدالقادر خان و فعدار و علی بہادر خان چوبدار و غلام عباس خان
واحمد خان چپراسی بتقریب شادی نواب حامد علیخان بہادر رئیس رامپور خریطہ جانبی کرنیل ایچ ای نسٹ صاحب بہادر

پریزیڈنٹ رام پور آئے اور مکان نائب صاحب بہادر واقع علی گنج پر ٹھہرائے گئے۔ فرش اور پلنگ اور دیگر سامان کا بندوبست ریاست سے کیا گیا اور عبدالرحمٰن جمعدار و دو فراش و دو ہرکارہ اور ایک باورچی اور ایک پہرا پولیس کا اور ایک بگھی اور ایک تانگہ بغرض ہوا خوری مقرر کئے گئے۔ بتاریخ سی ویکم جنوری معتمد مذکور مع حافظ عبدالقادر خان بنا بر سلام حضور میں تشریف لائے اور ایک اشرفی کلدار معتمد نے نذر کی وہ قبول ہوئی۔ پھر معتمد مذکور نے خریطہ پیش کیا پھر سرکار کیطرف سے چندی معتمد مذکور کی مع ہمراہیان سولہ روز تک ملتی رہی۔ بتاریخ چہارم فروری کپتان سی ایچ پریچارڈ صاحب بہادر اسسٹنٹ صاحب کلان بہادر سپرنٹنڈنٹ بندوبست ریاست مقرر کرکے اختیارات مندرجہ روبکار دئے اور جو پہرہ اور سوار ہمراہ صاحب بہادر بندوبست مقرر تھے مامور کئے گئے۔ بتاریخ دہم ماہ فروری سنہ ۱۸۹۴ء حضرت وزیر اعظم امیر افخم بالقابہ جو باداے شہادت افیون مقام دارالخیر اجمیر میں تشریف فرما ہوئے تھے نہضت فرماے ریاست ہذا ہوئے بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور نو بجے دن کے افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ۔ سی ایس آئی نائب الریاست وائس پریزیڈنٹ محکمہ محتشمہ کونسل۔ درائو بہادر بابو رنایک رائو ممبر کونسل صیغہ خزینہ وغیرہ بنا بر ملاقات صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان بجانب جیپور تشریف لے گئے اور اسی تاریخ عباس علیخان معتمد ریاست رامپور کو مع حافظ عبدالقادر خان دفعدار وغیرہ حضور والا سے حسب تفصیل ذیل خلعت عطا ہوا۔

تفصیل خلعت معتمد اما عسہ

پارچہ	نقد
مامعہ	مامعہ

دوشالہ ستارہ زرین یک سیلہ یک مندیل یک
کمخواب یک تھان جامدانی یک تھان

چوبدار للعہ

پارچہ	نقد
عسہ	عسہ

سیلہ	دستار
دعسہ	صہ م

تفصیل خلعت دفعدار ماہ عسہ

پارچہ	نقد
ہمعہ	صہ

دوشالہ یک	سیلہ یک	دستار
للعہ	دعسہ	معہ م

ہرکارہ دو اسم للعہ

پارچہ	نقد
عسہ	عسہ

سیلہ دو	دستار دو
للعہ	سے م

اور ہنگام خلعت معتمد نے ایک اشرفی اور وفعدار نے پانچ روپیہ نذر کئے وہ قبول ہوئے اور وقت روانگی عہ روپیہ

معتمد نے کسان مفصلہ ذیل کو تقسیم کئے۔

ملازمان توپخانہ	چوبداران	سپاہیان پہرہ نظر باغ	پہرہ پولیس	چپراسی	سقہ وخاکروب	فراش دو اسم
عہ	٥	للعہ	سے	سے	عہ	٦

عملہ نائب صاحب بہادر	کوچبان	کہار	باورچی
سے	للعہ	عہ	غہ

بتاریخ بست وسوم ماہ فروری سنہ صدر جنابہ فردوس اعلی زمانی بیگم صاحبہ محل سوم حضور پرنور دام اقبالہ وجنابہ افتخار زمانی بیگم صاحبہ محل دوم حضرت وزیراعظم بالقابہ مع شش صاحبزادگان سعادت توامان مفصلہ ذیل بتاریخ بیت اللہ شریف تشریف فرماہوئین۔ تفصیل اسمای ہر شش صاحبزادگان سعادت توامان ــ صاحبزادہ محمد عبدالرشید خان صاحب وصاحبزادہ محمد عبداللہ خانصاحب وصاحبزادہ محمد عبدالواحد خان صاحب فرزندان حضور انور دام اقبالہم وصاحبزادہ محمد احسان اللہ خانصاحب ہمشیرہ زادہ وداماد حضور انور وصاحبزادہ حافظ محمد عبداللطیف خانصاحب خلف حضرت وزیراعظم بالقابہ وجناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب بہادر جرنیل فوج ظفر موج حضوری اس سے بیشتر حسب الحکم حضوری بنابر انتظام جہاز ومکان وغیرہ شیخ محمد قلندر بخش جمعدار چوبداران وچند سپاہیان پلٹن روانہ ہوچکے تھے جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب بہادر جرنیل ومحمد عبدالرزاق خان کرنیل وحافظ محمد نائب بخشی الملک وشیخ محمد نذیر اتالیق صاحبزادگان حضوری ومنشی عباداللہ خان منیجر مطبع محمدی ٹونک واحمد یار خان میجر توپخانہ نمبر اول اور ہفت پہرہ سپاہیان پٹالن جہت انصرام اہل قافلہ مامور تھے۔ بتاریخ بست وچہارم ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۱ ہجری قافلہ حجاج ٹونک جنکی مجموعی تعداد یکصد وشصت ویک آدم تھی از انجملہ (مرد ۸۶) (زن ۷۵) مع الخیر والعافیت داخل حرم محترم ہوا مشتاقان زیارت کی آنکھیں اپنے پیارے خدا کے گھر کے دیکھنے سے منور ہوئین جنابہ بیگم صاحبہ ازراہ دریادلی وبنظر حصول ثواب بہت سے زوار مشتاق دیدار خانۂ ایزد غفار کو اپنے ذاتی صرفہ سے ہمراہ لے گئین ہنگام فائزی مقام جدہ برٹش کانسل نے اعزاز واکرام کے ساتھ استقبال کیا۔ مراتب مدارات وتواضع رئیسانہ شان کے لائق عمل میں لائی گئی صاحبزادگان والاشان ومعتمدان ومعززان ہمراہی جنابہ بیگم صاحبہ نے سفیر صاحب موصوف کا شکریہ ادا کیا

اور ہنگام قائزی مکہ معظمہ شریف صاحب مکہ نے مراسم استقبال خاص طور پر ادا کیے اور ہر گونہ اہتمام و سرانجام مین کافی مددی اور خوانہای شیرینی و فواکہہ و انواع اطعمہ و اغذیہ عرب پیش کیے جو اکرام اور وقعت کی نگاہ سے دیکھے گئے بقیہ ایام اور پورا مہینہ ذیقعدہ کا حصول انوار و تجلیات بیت اللہ و عبادت معبود یکتا مین صرف ہوا۔ بتاریخ سوم ماہ شوال المکرم سنہ صدر قافلہ حجاج برہنمونی طالع میمون و بخت ہمایون روضۂ پاک صاحب لولاک کی زیارتِ فیض اشاعت کا فیضان حاصل کرنے کو بجانب مدینۂ طیبہ روانہ ہوا۔ اسی ایام مین حضرت وزیر اعظم امیر اکرم بالقابہ کی طبیعت تو طویت جادۂ اعتدال سے منحرف ہوئی ابتدا مین شکایتِ دردِ شکم تھی بعدازان تہیگاہ راست سے نصف حصۂ شکم جانب راست مین درد کا دورہ روزانہ گھنٹہ کے فاصلہ سے ہونا شروع ہوا اولاً علاج ڈاکٹری ہوا پھر حسب رائے بندگان حضور پر نور الادام اقبالہ علاج ڈاکٹری موقوف ہو کر یونانی علاج شروع ہوا پھر مقام دہلی سے حکیم محمد عبدالمجید خان صاحب خلف اکبر حکیم محمود خانصاحب مرحوم کو بنا بر معالجہ ٹونک مین طلب کیا گیا۔ بارے بفضل مفضل حقیقی سے مرض مذکور رفع ہوا بتاریخ پنجم ماہ مارچ ۱۸۹۴ء صاحب اجنٹ بہادر راجپوتانہ وارد ٹونک قریب آٹھہ بجے دن کے داخل ٹونک ہوئے پیشوائی بسبب ممانعت صاحب موصوف کے نہ ہوئی۔ صرف گیارہ فیر سلامی کے سر ہوئے۔ قریب پانچ بجے دن کے حضور انور مع نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ عبدالرحیم خان بہادر مظفر جنگ و اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ و بابو نایک راؤ ممبر خزینہ و مرزا محمد علیخان ممبر کونسل بغرض ملاقات بنگلہ پر گئے صاحب اجنٹ بہادر نے حد مقررہ تک بسواری ہوا اور پیشوائی کی اور بعد عطر و پان بنگلہ سے واپس تشریف لائے۔

کیفیت آمد سیٹھہ چاندمل از رتلام و سمیرمل از کوٹہ بتقریب شادی کیسری سنگہ پسر سمیرمل و راجمل

حسب درخواست نتھہ مل غیب چاندمل پانچ پہرہ بنا بر حفاظت سامان سیٹھہ چاندمل بوندی بھیجے گئے اور بعد ازان سیٹھان مذکور کے استقبال کو بخشی الملک بہادر و کرنیل غوث محمد خان نبیرۂ کرنیل مہتاب خان مع دو چوبدار و چند سوار سنگی کے کنوین تک گئے وہان سے انکو لاکر فرودگاہ پہونچایا بتاریخ دوم ماہ مئی ۱۸۹۴ء شام کو پانچ بجے چاندمل و سمیرمل و راجمل مع نتھہ مل دہزاری مل گماشتگان سیٹھان مذکور حضور کے سلام کو آئے سرکار والا نے سمیرمل و چاندمل کو سرِ فرقد تعظیم دی پھر سیٹھان مذکور و گماشتگان مسطور نے نذرین پیش کین جسکے کل دو اشرفی

وصول ہوئے تفصیل نذر کنندگان یہ ہے ۔

چاندمل سیٹھہ رتلام وہمیرمل سیٹھہ کوٹہ دو اشرفی معہ

چاندمل ایک اشرفی گماشتگان چاندمل ہیرمل ایک اشرفی راج مل پسر ہیرمل نذر ایک اشرفی نچھاور

علعہ لعہ ر عـہ لعہ صہ ر صہ ر

تھمل نیب ہزاری مل نیب نذر ایک اشرفی نچھاور نذر نچھاور

صہ ر للعہ ر صہ ر صہ ر معہ ر ۶ا

آسامی نذر کنندگان سیٹھان اجمیر

ایک اشرفی معہ ر

سیٹھہ راجمل ایک اشرفی سیٹھہ کلیان مل داماد امید مل کیسری مل پسر ہیرمل گمان مل پسر راج مل

صہ ر معہ ر سعے ر صہ ر للعہ ر

بہاگمل خزانچی ۔ جب یہ اشخاص نذر کو آئے تعظیم نہین دی گئی اور ان سب صاحبون کو سامان چندی یک روزہ سرکار سے دیا گیا اور تا قیام سیٹھان مذکور ایک چوبدار بنا بر مزاج پرسی سیٹھان رتلام و کوٹہ و اجمیر مامور فرمایا گیا۔ اور حسب الحکم حضوری ایک ہاتھی مع ہودج نقرہ اور ایک چوبدار چاندمل جی کے ساتہہ جیپور تک بہیجا گیا۔ سیٹھان مذکور نے ملازمان سرکاری کو انعام بدین تفصیل دیا۔ تفصیل انعام

سواران رسالہ کوچبان و فیلبان چوبدار سائیس

سے ر ۶ا ر للعہ ر عہ ر

بتاریخ سوم ماہ مئی ۱۸۹۴ء یوم پنجشنبہ نو بجے رات کے راؤ بہادر بابو نایک راؤ ممبر کونسل کے بنگلہ مین جو آبادی شہر کے شرقی جانب باہر کے راستہ پر لب شاہراہ واقع ہے یکایک واقعہ سخت آتش زدگی کا وقوع پذیر ہوا بنگلہ کے متصل ہی زنانہ مکان تہا وہ بہی آتش زدہ ہو گیا اشتعال آتش کی یہ کیفیت تہی کہ دو دو بانس اونچے شعلے اوٹھتے تہے ۔ کپتان پری چارڈ صاحب بہادر ریونیو افیسر ریاست موقع آتش زدگی پر پہونچکر ضروری انتظام مین مصروف ہوئے کمیٹی اور پولیس کے لوگ اور بہت سے سقے فوراً موقع پر پہونچکر اپنے کام مین مشغول ہوئے

مگر حدت اشتعال آتش کے سبب سے قریب موقع کے کسیکا گذر نہین ہوتا تھا تمام بنگلہ اور زنانہ مکان جلکر خاکستر ہو گیا۔ عمدہ عمدہ سامان وملبوسات فاخرہ وزیورہاے نفیس بیش قیمت کتب آتش برد ہوگئین جس وقت آگ لگی بابو دنایک راؤ اندرون بنگلہ کار سرکار مین مصروف تھے آگ کے شعلون کو دیکھتے ہی ہتا بتا ہوکر سراسیمہ آ بنگلہ سے باہر نکل آئے مگر جب ضروری کاغذات سرکاری کا خیال آیا آتش زدہ بنگلہ مین اوس دروازہ سے کہ ہنوز آگ کی آنچ سے محفوظ تھا نہایت تیزی کے ساتھ جیسے شمع پر پروانہ گرتا ہے اپنی جان کو پروانکرکے پروانجات سرکار کے لانے کو چلے گئے بابو صاحب کا اندر جانا تھا کہ وہ محفوظ دروازہ بھی آتش زدہ ہوگیا۔ بابو صاحب نہایت مضطربانہ حالت سے باہر نکلے جو کپڑے پہنے ہوئے تھے اونمین آگ لگ گئی ملازمان وغیرہ نے کپڑونکو پھاڑکر دور کیا دونون پاؤن اور دا ہنے ہاتھہ اور سینہ پر آگ کا سخت صدمہ پہنچا۔ جا بجا آبلے پڑ گئے جناب حضرت وزیر اعظم بالقابہ بفور اطلاع واقعہ موقع پر پہونچے بابو صاحب اور ان کے متعلقین کے ساتھہ بہت ہمدردی کے الفاظ ظاہر فرمائے ضروری موقع پر پولیس کے پہرے مامور کئے اور مستورات کو بابو داموددراس صاحب کے بنگلہ پر پہونچایا ڈاکٹر پربھولال صاحب ولیڈی ڈاکٹر صاحبہ کا علاج ہوا چونکہ بابو صاحب کو صدمہ زیادہ پہونچا تھا ہرچند علاج ہوا مگر کچھہ افاقہ بعرض وقوع نہ آیا۔ بتاریخ پنجم ماہ مذکور بخشی الملک بہادر وصاحبزادہ ہدایت اللہ خان بمقام جیپور بتقریب ادائی مراسم نیوتہ شادی کبھیری مل پسر ہمیرمل سیٹھہ مع پانصد روپیہ بھیجے گئے تھے مل ہمیرمل کے باغمین ٹھہرائے گئے تین روز چار رات وہان قیام رہا سیٹھان مذکور کی طرف سے چندی کی جنس آتی تھی۔ بتاریخ ہشتم ماہ مئی سنہ صدر یوم پنجشنبہ بارہ بجے رات کے بابو صاحب کے طائر روح نے قفس عنصری سے پرواز کیا۔ بتاریخ دہم ماہ مئی سنہ صدر پانچ بجے دن کے کپتان پچار ڈ صاحب بہادر ریونیو افیسر ریاست وصاحبزادہ محمد عبد العلیم خانصاحب ریونیو اسسٹنٹ بحکم دربار عالی اقتدار بنابر انتظام تخم تقاوی زمینداران پرگنہ سرونج سنٹرل انڈیا کے روانہ ہوئے۔

بتاریخ دوازدہم ماہ مذکور سنہ صدر یوم یکشنبہ بزم شادی کتخدائی صاحبزادہ حسام الدین خان خلف صاحبزادہ محمد عبد القیوم خانصاحب سنبھلی کی صاحب النساء بیگم دختر حضور والا سے بعرض ظہور آئی۔ بارہ بجے رات کے برات نہایت شوکت وجلوس کے ساتھہ مکان نوشہ سے قلعہ معلّے کو روانہ ہوئی۔ اہل برات فیلان قوت توامان واسپان خوش عنان وکالسکہ وتانگہ وغیرہ پر سوار تھے۔ روشنی کا انتظام جداگمپنی جوانان پلٹن عابد جنگ

انصرام الگ۔ بین باجہ کے ترانون کا آواز سب سے علیحدہ۔ آتشبازی کا رنگ ڈہنگ سب سے اعلی تھا
غرض بہزار تجمل برات قلعہ معلی مین پہونچی ایوان خاص مین برات کا قیام ہوا دو بجے نکاح خوانی حسب دستور
شاہی عمل مین آئی۔ صبح کو دعوت ولیمہ مین انواع انواع و اقسام اقسام کے اطعمۂ لذیذہ تیار ہوکر اہل
برات کو کہلائے گئے۔ ایک بجے سے سامان جہیز عروس باہر نکالا گیا۔ اور ترتیب وار موقع بموقع
جمایا گیا۔ رسم رخصت عروس میمنت مانوس عمل مین آکر برات واپس روانہ ہوئی سامان جہیز کی تفصیل
باعث طوالت ہے ناظرین بآسانی خود اندازہ کر سکتے ہین کہ ایک رئیس اعظم صاحب عَلَم و دیہیم کی صاحبزادی
محترمہ کے سامان جہیز مین جسقدر تجمل ہو سکتا ہے وہ سب کچہہ تہا ادنی یہ ہے کہ علاوہ زیورات
وغیرہ وغیرہ کے پندرہ ہزار روپیہ کے توڑے نقد بہنگام وداع خزینۂ عامرہ سے منگوا کر ہمراہ کئے گئے
بتاریخ ہفتدہم ماہ مذکور سنہ صدر صاحبزادہ والاجاہ محمد عبدالحفیظ خانصاحب کی شادی کتخدائی کے متعلق
[illegible] ن عروس بکمال احتشام و جلوس شاہی کچہہ بیشتر شادی سابقہ سے عمل مین آئی۔ بتاریخ سیم ام
ماہ مذکور [illegible] شان و شوکت کے ساتہہ تقریب شادی بمعرض ظہور آئی اسکی تفصیل لکہنے کو ایک دفتر چاہیے
صرف [illegible] کی کیفیت اختتام کیجاتی ہے دکہ بڑے صاحبزادے کی شادی بڑے کر و فر سے رونق پذیر
ہوئی بتاریخ [illegible] یکم [illegible] عروس وداع ہوئی یکم ماہ جون کو طعام ولیمہ دیا گیا سوم ماہ جون سنہ صدر رسم چوتھی
بمعرض [illegible] آئی۔ اللہ تعالی یہ شادی خانہ آبادی مبارک کرے۔ چنانچہ یہ قطعۂ تاریخ شادی کتخدائی
جناب [illegible] حضرت [illegible] سلمہ اللہ القوی سے یادگار ہے ؎

دل [illegible] دائم شاد [illegible] نشاط عیش حاصل جاودان باد * مبارک ای اسعد شادی فرزند
شگفتہ روی زیبا در جہان باد
[illegible]
[illegible]

جو سر سے باندھے ہین عبدالحفیظ خان سہرا
دیا ہے باد بہاری نے ارمغان سہرا
ہزار جان سے صدقے ہوئی عروس چمن

[illegible] رکھتا ہے بالائی آسمان سہرا
ستارے پھول بنے عکس رونما ان سے
جو لایا گوندھ کے نوشہ کا باغبان سہرا

ز نور شوق سے نوشہ کی رونمائی مین
چمک دکھاتا ہے ہمشکل کہکشان سہرا
ہر اک [illegible] گندھے ہین ہزارہا موتی

یون ہو پہر مسلسل گہر فشان سہرا
ہے ارسکے پہولونکو جو شبو بین اس سے کیا نسبت
پڑہے حضور مین ہر ایک مدح خوان سہرا

خدا کے فضل سے گہلتے ہین کیا ہی نوشہ پر
کہان مہک گل عارض کی اور کہان سہرا
بہر ینگے منہ کو ترے آبرو جواہر سے

یہ شمامۂ طرہ یہ پہولون کی بہہ بہیان سہرا
یونہین رچی رہین قلعہ مین شادیان یا رب
سُنین گے آج جو نواب قدردان سہرا

سہرا دیگر بنابر حفظ ارباب نشاط

ہو نہ کسطرح چمک اور دمک کا سہرا
ساعت نیک مین نوشہ نے ہے باندہا سہرا
گل عارض کی مہک اسپہ لپٹ پہولونکی
اینگلا دستۂ نرگس گل تر کا سہرا
یان روز رچین جلد بہین اور پہولین
وش کیون نہو پہر اپنا پرایا سہرا
پڑا ہے بنے کا تو بنا ای مالن
ر اور ومبارک ترے سر کا سہرا
بہنی نہو کیون پہولونمین اخلاص کی لڑ
دیکہا سرکار نے آنکہون سے پسند کا سہرا

رنگ دولہا کا سنہری ہے سنہرا سہرا
گوری رنگت ہے تری اور ہے پیاری صورت
روپ نوشاہ کا رکہتا ہے دوبالا سہرا
رخ پہ دولہا کے یہ موج جہ نہین ہلتا ہے
دہن غنچۂ گل سے ہے یہ گویا سہرا
خاندان والے ہین سب جمع براتی ہین کہڑ
نئے پہولونکا طرحدار اچہوتا سہرا
تان سے ڈومنیونکی وہ سہانے ٹوٹے
ل کے بہنو نے محبت سے ہے باندہا سہرا
دیکہکر آبرو کہتی ہے یہ ساری خلقت

سبہہ گہڑی دیکہہ کے کیا خوب رچی ہے شادی
کیون سر تہنیت قد ہو قربان ترے سر کا سہرا
رخ پہ سہرا ہے تو سہرے پہ نگاہونکا ہجوم
کرزنا جہک جہک کے سر بزم ہے مجرا سہرا
تانین لے لیکے غضب گاتی ہین کیا ڈومنیان
تکتے ہین سب نوشہ کا انوکہا سہرا
ایک مدت مین خدا نے ہے دکہایا یہ دن
جمپئی پہولونکا وہ رخ پہ سہانا سہرا
شادی نت نت ہو مبارک رہے جم جم یہ خوشی
دیکہنا دیکہنا دو دہوم سے آیا سہرا

قطعۂ تاریخ شادی از محمد ابراہیم علیخان رمز

مبارک ہو سرکار والا کو شادی

خوشی جسکی ہے اک جہان نے منائی
ہمایون و بعید کی کتخدائی

ز روئی طرب رمز تاریخ کہدو

سنہ ۱۳۱۱ ھ

بتاریخ یازدہم ماہ جون سنہ صدر تقریب شادی کتخدائی سہرا مد مخدرات سرادق عفت و عظمت یعنی صاحبزادی صاحبہ دوم دختر فرخندہ اختر حضور پرنور دام اقبالہ صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان صاحب خلف جناب اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ممبر کونسل سے بصد زیب و تزئین مالاکلام عمل مین آئی صاحبزادہ صاحب بہادر فتح جنگ نے اپنے اکلوتے فرزند جگر پیوند کی شادی مین نہایت کشادہ دلی اور فراخ حوصلگی کو

کام فرمایا۔ بتاریخ دوازدہم ماہ مذکور سنہ صدر دعوت ولیمہ مین جملہ افواج ریاست کو کھانا کھلایا گیا۔ بتاریخ سیزدہم جملہ اہل قلم محکمہ جات و اہالی عدالتہائی ریاست کو کھانا دیا گیا۔ اور اسی تاریخ اہل خاندان و ممبران کونسل و دیگر معززان ریاست کو کھانا کھلایا گیا۔ مثل دعوت امیرانہ۔ و رسوم مائیان مہندی وغیرہ قبل از شادی جانبین سے شایانہ تکلفات کے ساتھ عمل مین لائی گئی۔ اور نوبت خانہ کی محراب پر منجانب والد ماجد نوشہ ذیجاہ یہ اشعار ثبت کیے گئے تے

یارب این محفل شادی طرب افزا بادا * برہمہ خرم و فرخندہ و زیبا بادا * برکت مقدم نواب معلی القاب
عزت افزا و فرح بخش دل ما بادا * ہر کہ آید زرہ لطف درین عشرت گاہ * عشرتش ہمدم و شادی ہمہ جا بادا
مخلص حضرت نواب جہان احمد یار * خدمتش در نظر خاص پذیرا بادا

بتاریخ بست و یکم ماہ جون سنہ صدر یوم پنجشنبہ دس بجے شب کے برات نہایت شان و شوکت سے قلعہ معلی مین فائز ہوئی۔ برات کی کیفیت قابل دید تھی جسکے اجمال مین تفصیل لکھنے کیواسطے ایک دفتر طویل درکار ہے ہان البتہ یہ قابل اظہار ہے کہ علاوہ سامان جہیز کے سترہ ہزار روپیہ کے توڑے نقد سرکار والا سے ہنگام وداع برات مرحمت ہوئے اس تقریب میمنت قریب مین اکثر شعرای شہر نے قطعات تاریخ شادی و سہرے کہے ہین اس موقع پر مولف بنابر مسرۃ ناظرین باتمکین چند اوستادونکا کلام فصاحت التمام درج کرتا ہے۔

قطعۂ تاریخ حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی

بنا عبد رحمن خان جو دولہا * دل فتح جنگ آج خوش کس قدر ہے * یہ سال فرخندہ فال ہمایون * اسد یہ کہو مشتری و قمر ہے
۱۳۱۱ھ

قطعۂ تاریخ من نتائج افکار محمد ابراہیم خان رمز بصنعت توشیح و معنوی

شادی فرزند فتح جنگ سے مخلوق کو * آجکل سچ پوچھئے تو ہے مسرت بیحساب * غور سے اے رمز کہدو منوی توشیح سال
یہ ملے کیا خوب آکر آفتاب و ماہتاب

سہرہائے شعرای بلاغت انتما بطرز جداجدا بتقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحمن خان صاحب خلف الصدق اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ممبر کونسل صیغۂ فوج

سہرا من نتائج افکار گہربار شاعر مستند حضرت نواب سلیمان بہادر اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی۔

مک گل خورشید سہرا ہو تو ایسا ہو
ہ چاند تو ایسا جو ہالا ہو تو ایسا ہو
ر قامت نوشہ وہ بدہی کی پہبن امین
ی ہو تو ایسی ہو جو بنرا ہو تو ایسا ہو
ت کہ سہرے نے سر نوشہ پہ جا پائی
اختہ سب نے کہ دولہا ہو تو ایسا ہو

ثریا منفعل جس سے ہے طرا ہو تو ایسا ہو
ادہر سر پیچ کی زینت ادہر طرہ کی زیبائش
سرہی ہو تو ایسی ہو جو بالا ہو تو ایسا ہو
پدر ذی شوکت و ہمت پسر خوش خلق و سیرت
بلندی پر نصیبون کا ستارا ہو تو ایسا ہو
اسد ہون شاد جسکو سنکے احمد یار خان صاحب

سر نوشہ پہ شملہ دیکھکر یہ لوگ کہتے ہین
مہ نو ہو تو ایسا ہو ستارا ہو تو ایسا ہو
وہان ہی مقنعۂ عصمت یہان ہی خلعت عزت
اگر ہو باپ تو ایسا جو بیٹا ہو تو ایسا ہو
بنا نوشاہ جسدم عبد الرحمن خان بصد شادی
نیا ہو رنگ سب سہرون سے سہرا ہو تو ایسا ہو

ین نتائج افکار گہربار جناب حافظ سید محمد حسین صاحب بسمل خیرآبادی وکیل ریاست ٹونک معینہ چہاونی دیولی۔

سے عقد ثریا کا مشتری سہرا
ہے مصحف ناطق تو جنتری سہرا
ہ جس کا رشتہ زیادہ ہے مضبوط
ہدایت دین پیمبری سہرا
رشم سے نوشاہ کے مقابل ہے

بنا کے لائی ہے کیا حسن مین پری سہرا
ڈہلا ہے نور کے سانچے مین تار تار اسکا
جو آگے باندہے اہل برادری سہرا
لڑی ہوئی ہین نگاہین ہزار ہا رخ پر
بڑا دلیر ہے بسمل بڑا جری سہرا

بندہا ہے آجکی تاریخ فرق نوشہ پر
شعاع مہر سے کرتا ہے ہمسری سہرا
پڑھے درود برہمن جو سونگھ لے خوشبو
سکھا رہا ہے بہم جنگ زرگری سہرا

نتیجۂ طبع سخن گستر جناب سید افتخار حسین صاحب مضطر خیرآبادی وکیل سرکار حاضر باش محکمہ رزیڈنسی کوہ آبو

بنرہ خط پر ہے کیا پری سہرا
لاسے اسے ہے چرخ اخضری سہرا
لئے سر نوشہ پہ مانگ دیکھ کے ہم
ہے کے سر پہ ہے عیب سے بری سہرا
یقین ہو گا کہ بدلی سے چاند نکلا ہے
بنا ہے اس لئے سد سکندری سہرا

لگا کے لایا ہے ڈالی ہری بہری سہرا
اڑا کے دیدۂ حاسد مین خاک جھونکے گا
بنا کے قاف سے لائی ہے اک پری سہرا
جمیگا پانون نہ حاسد کا وقت نظارہ
کھلے گا جب سر نوشاہ سے زری سہرا
گلو نگار رنگ ہوا ہو کے اڑ گیا مضطر

یہ کہکشان تری کس روز کام آئیگی
جھکا زمین پہ چھپنے کو کنکری سہرا
تری گلو کے تو پہلو مین خار ہین بلبل
عدو کی چشم مین ڈالے گا تہرتھری سہرا
نگہ کسیکی نہ ٹہر جائی روی نوشہ پر
نہ کرسکا رخ گلگون کی ہمسری سہرا

سہرا از نتیجۂ طبع خداداد جناب مرزا محمد علیخان صاحب ممبر کونسل صیغۂ سرحدات و جنگلات وغیرہ تخلص علی

عبد الرحمن ہو مبارک تجھے سر زر سہرا
کیا ہی زیبا ہے تری روئے نکو پر سہرا
کیا ضیائے رخ پر نور ہے ماشاء اللہ

کہ ترے روئے مبین سے ہے منور سہرا
آج جامہ سے ہی باہر چمنستان میں بہار
ہو گیا ہے قد موزون کے برابر سہرا

جلوۂ روئے مبین سے ترے ای مایۂ حسن
کہ ترے حسن دل آرا کا ہی زیور سہرا
ایک کو ایک پہ زینت ہی دم آرائش

بنگیا ہی ہمہ تن نور کی چادر سہرا
کیا ہی بالیدگی ناز ہی ابتدا اللہ
خوشنما طرا ہے اور طرہ سے خوشتر سہرا

آج کیون غنچۂ خاطر نہ شگفتہ ہو علی | کہ گوندھا ہی گل عشرت سے سراسر سہرا

سہرا طبعزاد جناب صاحبزادہ محمد یونس خان صاحب تخلص آرزو خلف اصغر جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب جرنیل فوج ظفر موج شاگرد مولف

کیا ترے رخ پر وہ کھاتے ہیں ہیں سہرے کے پھول
داد کیا دکھلا رہے ہیں بانکپن سہرے کے پھول
رشتۂ الفت رہے دولہا دولہن میں تا بحشر

بن گئے شادی سے ہین گویا چمن سہرے کے پھول
گن کے سہرے میں ترے ای عبدالرحمن خان بنے
یہ دعائیں کر رہے ہیں تا بہ دامن سہرے کے پھول

پنکھڑی ایک ایک کہتی ہی جدا گانہ کبھی
فرط شادی سے ہوئے ہیں خندہ زن سہرے کے پھول
آرزو دیوے یہ سہرے کی نہیں لڑیاں جھکیں

بن گئے ہیں سرنگون ہو کر دولہن سہرے کے پھول

سہرا من نتائج طبع مضامین مظاہر جناب صاحبزادہ محمد ایوب خان صاحب صابر سلمہ اللہ القادر خلف اکبر جناب صاحبزادہ محمد امان خان صاحب برادر خرد جناب صاحبزادہ صاحب بہادر فتح جنگ شاگرد مولف

جگہ دے سر پہ تو اسد رسے توقیر سہرے کی
ادھر تاب رخ روشن ادھر تنویر سہرے کی
ہوائیں باندھ رکھی ہیں خوشی کی غنچۂ گل نے
جسے سننا ہو وہ آکر سنے تقریر سہرے کی
مجال اسکی نہیں نکلے جو تیری بزم عشرت سے
کہ پہنچی اور پہنچتے ہی گویا ہوئی تصویر سہرے کی
کبھی سہرا نظر پر ہے نظر ہے گاہ سہرے پر
نہو گی پر صفت کچھ شمع سے گلگیر سہرے کی
جمال ابروے نوشاہ ہے ناوک فگن کیسا
ترے آگے بنی ہے ہر کلی تصویر سہرے کی

خوشا قسمت خوشا طالع خوشا تقدیر سہرے کی
فروزان تر تابش رخ آفتاب عالم آرا سے
چمن میں کر رہی ہیں بلبلیں تقریر سہرے کی
کھنچا ہی یون کہ نقشہ بولتا ہی منہ سے ای مانی
خوشی کا پاؤن ہی تھامے ہوئے زنجیر سہرے کی
تری شادی کا چرچا چار جانب ہی زبانو پر
برابر آج چوٹین چل رہی ہیں تیر سہرے کی
فروغ حسن خود پردہ ہے تیرے روئے روشن کا
شعاعیں جا رہی ہیں آج سو تدبیر سہرے کی
بنا ایوب۔ نوشہ عبدالرحمن شاہ کی صورت

کبھی عارض چمکتی ہیں کبھی موتی دمکتے ہیں
شعاع ماہ انور سے سوا تنویر سہرے کی
ہمہ دانی آ رہی ہی مبدم کلیاں چٹکتی ہیں
بنی ہے عیسی معجز نما تصویر سہرے کی
گندھا اور گندھتے ہی ایک ایک غنچہ خود بخود چٹکا
کہیں ہے ذکر کنگنے کا کہیں تقریر سہرے کی
کرے کیونکر گل ہزار اس کی زباں چمکا کے محفل میں
نظر کی ہے خطا اس میں کچھ تقصیر سہرے کی
رخ انور کا نقشہ دیکھ کر سہلے کا عالم
خوشی کیونکر نہ عالم میں ہو عالمگیر سہرے کی

مبارکباد

یہ شادی یہ جشنِ مسرت مبارک
فلک کہ رہا ہے کہ رفعت مبارک
تمنا یہ ہے اب روزِ ازل کی
ترے دوستونکو ہو راحت مبارک
زمانے مین چارون طرف ہی یہی غل
مبارک ہون حضرت سلامت مبارک
خزانہ خوشی کا ترے ہاتھ آیا
تجھے دوہری دوہری مسرت مبارک
ترے دل کو آرام و تسکین میسر
تجھے ہر گھڑی عیش و عشرت مبارک

مبارک ہو اور تا قیامت مبارک
یہ آواز ہر سمت سے آرہی ہے
ابد تک رہے شام وصلت مبارک
زبانون پہ یہ ہے وہ سبکے دلون مین
خوشی شادی و عیش و عشرت مبارک
چمک کر یہ ہر خالِ رخ کہہ رہا ہے
ملی تجھکو شادی کی دولت مبارک
خوشی تیری لونڈی رہے زندگی بھر
تری آنکھ کو خوابِ راحت مبارک
تمنا تھی مدت سے آئی وہ اب جسکی

دعا گو زمین فرشِ راحت کا تیرے
مبارک سلامت سلامت مبارک
ترے دشمنونکو نصیب آفتین ہون
کہ جلوت سزاوار خلوت مبارک
یہ کنگنا یہ سہرا یہ شادی کے جلسے
ہوا اوجِ پر نجمِ قسمت مبارک
خوشی خوش ہے اور شاد ہے جی مین شادی
رہے رات دن عیش و عشرت مبارک
رہے تجھپہ ظلِ خدا عبد رحمن
خدا نے دکھائی وہ ساعت مبارک

سہرا طبعزاد جناب صاحبزادہ محمد عبد الحمید خانصاحب تخلص حمید خلف جناب صاحبزادہ محمد عبد المجید خانصاحب تخلص رسا مرحوم ابن جناب صاحبزادہ محمد بخت بلند خانصاحب مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ

سر پہ نوشاہ نے جس وقت کے باندھا سہرا
ایسا دیکھا ہی نہیں ہم نے کسی کا سہرا
کیوں نہ تم سر پہ جگہ دوگے خوشی ہو ہو کر
دیدِ دلچسپ دل آرام ہے کس کا سہرا
تیرے دشمن رہیں پامال احباب ہوں شاد
لائے گا رنگ بس اب دیکھئے کیا کیا سہرا
تیرے سہرے کی بھی خوبی کہیں دیکھی ہے کسی

ہوگیا حسن مین کچھ اور دوبالا سہرا
بعد مدت کے گلونکا بھی نصیبہ چمکا
قلعہ سے آیا ہے دولہن کے ہے گھر کا سہرا
ہے زبانپہ ہر اک شخص کی عبد الرحمن
الغرض ایسا ہمایون ہو یہ تیرا سہرا
ایک مخلوق ہے مشتاق نظر کا ڈر ہے
اک زمانے کا تو ہمنے بھی ہے دیکھا سہرا

رخ پہ ہلتا ہے کس انداز سے کس ناز سے یہ
کہ بنایا گیا نوشاہ کے سر کا سہرا
پوچھتا ہے یہ تعجب سے ہر اک ماہ جبین
تا قیامت ہو مبارک تجھے تیرا سہرا
ہے رسائی سی رسائی ترے سر تک پہنچا
دیکھنا سہرے تو ہرگز نہ اٹھانا سہرا
واہ جی گر نہ ملے راز سے تو نہیں آفت ہے

ای حمید ہمنے ہے کس شوق سے لکھا سہرا

سہرا طبعزاد جناب مولوی مفتی نور الحق صاحب تخلص خستہ خلف جناب مولوی خیر الدین صاحب مغفور

آج ہے زیب رخ غیرتِ گلشن سہرا
پرتو روی منور سے ہی روشن سہرا
کم نہین سیر بدخشان سے تماشا اسکا
آج ہے معتکف وادی ایمن سہرا
لعل و گوہر سے جو مالن نے کیا ہی تیار

بھر لے اپنا گل امید سے دامن سہرا
دیگا عارض پہ جگہ تجکو بت غیرت حور
گوہر و لعل و زمرد کا ہی مخزن سہرا
اہل محفل جو سبا اوٹھکے قدم لیتے ہین
عبد رحمن کے لئے ہے یہ فرتن سہرا

کیون نہون اوسکی تجلی سے خجل شمس و قمر
روضۂ خلد مین ہوگا ترا مسکن سہرا
کیون مشرف نہون دیدار سے موتی کیطرح
لائی ہی کسکے لئے گوندھکے مالن سہرا
مختصر مدح لکھون طول سے حاصل خستہ

میرے نوشاہ کے عارض کا ہی جوبن سہرا

سہرا از مولف

واہ کیا آج ہے زیب رخ زیبا سہرا
رکھتا ہی مہر جہانتاب کا نقشا سہرا
دمبدم اوٹھتی ہے جو موج لطافت اس سے
دیتا ہے مہر جہانتاب کا دہوکا سہرا
دن پھرے اوج طلا سے ترے بات بڑہی
گلبن شادی کہ ہی عیش کا گجرا سہرا
شکل پروانہ نچھاور ہوتا ہی گرد اسکے ہجوم
پاس کیا کچھ نہین رکھتا ہے خزانا سہرا
دیکہتا غنچۂ دہن کو ہے ترے ای نوشہ
کرتے وصل کا پیغام ہے لایا سہرا
اہل محفل کا نہ کیون دیکھ کے دل ہو نہ شاش

قدرت حق کا دکھاتا ہی تماشا سہرا
طرۂ مہر فلک ہے کہ جڑاؤ کلغی
بحر انوار ہے یا حسن کا دریا سہرا
سینک لین گرمی رخسار سے ہے آنکھین
کرتا اسوجہ سے جھک جھک کے ہی مجرا سہرا
قوت جسم کہ ہی قوت دل ۔ نور نظر
شعلۂ نور ہے یا شمع تجلی سہرا
دیدۂ اہل نظر کو نہ تحیر کیون ہو
تکتا ہے منہ صفت نرگس شہلا سہرا
فرط شادی سے نہ ستون کی طرح کیون ہو
دلکشا ہی ترا دلچسپ دل آرا سہرا

چرخ پر کیون نہ مٹے کاہکشان کا سہرا
جلوۂ نور سحر ہے کہ بنے کا سہرا
صاف مہتاب سمجھتا ہی ہر اک کنگن کو
شعلۂ رخ سے جو نوشاہ کے سر کا سہرا
ہی ستم رنگ غضب روپ ہی آفت ہی مہک
راحت جان ہی کہ ہی آنکھ کا تارا سہرا
زر گل سے ہمہ تن دیکھلو ہی مالا مال
کہ دکھاتا ہی رخ یار کا جہلکا سہرا
سرفرازی نہو کیون بزم مین اس کو حاصل
چشم بیگونیہ تیری ہوگیا شیدا سہرا
آبرو نوشۂ ذیجاہ کی خاطر مین نے

رشتۂ ذوق و گل شوق سے گوندہا سہرا

سہرا دیگر از مولف بنا بر تحفظ ارباب نشاط حسب فرمائش نوشت

شبھ گھڑی سہرو نوشاہ نے باندھا سہرا
ہار گردن مین ہی رخ پر گل تر کا سہرا
پٹکا چیرہ ہی بہار و سپر ہی جڑاؤ طرہ
ایسے اچھونکے لئے چاہیے اچھا سہرا
موتیون کی ہی لڑی یا در انجم کی لڑی
سر کا سرپیچ ہزاری ہی ہزارا سہرا
دہوم نت نت ہو مبارک رہے جم جم شادی
دیکھنا کھلتا ہی کیا رخ پہ چھبیلا سہرا
ہوتا مان باپ کا اس سے ہی کلیجہ ٹھنڈا

اوج قسمت سے بنا صبح کا تارا سہرا
ایسا ویسا ہو مالن تر سہرے کے لئے
بانکپن کیون نہ دکھائے ہمین بانکا سہرا
مکھڑا مہتاب ہی سرپیچ ہی رشک انجم
سر سے ہی تا بقدم ایک کنہیا سہرا
جگ مین جگ جگ جیو بنڑا مرا عبدالرحمٰن
وقت کیا خوب سہانا ہی سہانا سہرا
میوہ و نقل و حنا عطر سہاگ اور پھلیل
نور آنکھونکا ہے یا منہ کا اوجالا سہرا

کنگنا ہی ہاتھ مین نوشاہ کے سر پر سرپیچ
خوب سے خوب ہوا علی سے ہوا علی سہرا
میرا اچھا ہے بنا اوروں سے بنی اچھی ہی
ہی دہنک بدہی رسیلا ہی چھبیلا سہرا
موتیا چمپا چنبیلی کے ہین لے گئی پھول
شوق سے سات سہاگن نے یہ گایا سہرا
سننا کیا دہوم سے بجتی ہی وہ روشن چوکی
پھول پھلواری کے ساتھ آیا دولہن کا سہرا
عبدرحمن بنا شکر خدا ان دولہا

آبرو رکھتا ہی کیا اوجہ طرا سہرا

بتاریخ ہشتم جون ۱۸۹۴ء حکیم عبدالمجید خان خلف اکبر حکیم محمود خان دہلوی بنا بر معالجہ نائب صاحب بہادر رفائز ریاست ہذا ہوے واسطے سلام کے حضور مین مع صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان صاحب برادر خرد نائب صاحب بہادر نظر باغ مین آئے ایک تہیر ترا اشا ہیرا زہر مہرہ کی قسم سے حضور مین پیش کیا سرکار نے صرف اسقدر تعظیم دی کہ زبان فیض ترجمان سے فرمایا کہ آئیے اور اسی تاریخ مولوی عبدالحق صاحب آئے سرکار والا نے انکو بہی اسی قدر تعظیم دی کہ زبان گوہر فشان سے فرمایا کہ آئیے پانچ روپئے مولوی صاحب نے نذر کئے تہوڑی دیر کے بعد رخصت ہوئے۔ دو سو روپیہ مولوی صاحب کو سرکار سے بطور ضیافتانہ مرحمت ہوئے۔ بتاریخ بست و یکم ماہ جون مسٹر آئی۔ پی تہارنٹن صاحب بہادر ایجنٹ ہاروتی و ٹونک قبل نو بجے دن کے ٹونک مین داخل ہوئے گیارہ ضرب توپ سلامی کی سر ہوئی پیشوائی بسبب ممانعت صاحب موصوف نہین ہوئی بتاریخ بست و سوم ماہ مذکور پانچ بجے دن کے حضور انور مع صاحبزادہ محمد اسحٰق خان صاحب بہادر سطوت جنگ و صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان صاحب بہادر صفدر جنگ و صاحبزادہ محمد صدیق خان صاحب بہادر دلیر جنگ و صاحبزادہ عبدالحمید خان صاحب و صاحبزادہ محمد خان صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس و صاحبزادہ محمد سعود خان صاحب بہادر تہور جنگ و صاحبزادہ احمد یار خان صاحب فتح جنگ و صاحبزادہ عبدالعلیم خان صاحب و عبدالقدوس خان صاحب و محمد نجف خان صاحب و مرزا احمد علی خان صاحب بنگلے پر واسطے ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر کے تشریف لے گئے صاحب بہادر موصوف نے حد مقررہ تک

پیشوائی کی - بتاریخ بست وششم ماہ مذکور صدر صاحب اجنٹ بہادر بنابر ملاقات سرکار رد الانظر باغ مین آئے اور صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب و صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خانصاحب کپتان توپخانہ صاحب اجنٹ بہادر کے لینے کو گئے بعد ملاقات و رسم عطر و پان دربار برخاست ہوا بتاریخ بست ونہم ماہ مذکور سنہ صدر جشن سالگرہ حضور انور بصد شان و شوکت بمعرض ظہور آیا معززین و اہل خاندان دربار مین حاضر ہوئے صاحب اجنٹ بہادر تشریف لائے اور کامدار ایسرو وہ بھی حاضر دربار رہا - یہ دربار بوجہ خاطر صاحب اجنٹ بہادر کے کرسیون پر ہوا اسی اثنا مین منڈاور کی بھی گفتگو آئی بعد ازان دربار برخاست ہوا مؤلف نے اس تقریب راحت قریب مین یہ قصیدہ پیش کیا ؎

ای از رخت شجاعت و ہمت نشان ہمہ
مشغول در دعای تو اہلِ جہان ہمہ
آنانکہ بوسہ بر رکابِ تو مے زنند
از طوق بندگی تو گردن کشان ہمہ
کن پرورش رعیتِ خود را کہ خرّم اند
جویند در نبرد ز بیمش امان ہمہ
خوانی ز خطِ ناصیہ احوالِ خلق را
یابند از تو قوت و تاب و توان ہمہ
نظم و نسق جدا نبود گہ ز دستِ تو
در نعمتِ تو خلق بود شادمان ہمہ

آثار فرخی ز جبینت عیان ہمہ
بر آستانِ جاہ و جلال تو حاجب اند
محمود و شیر شاہ و بدیع الزمان ہمہ
نگذاشت بوی خُلق تو محروم خَلق را
گلہا ز فیضِ تربیت باغبان ہمہ
از بال شاہباز در ایامِ عدلِ تو
باشد نہانِ حملہ برایت عیان ہمہ
شعر تو روح پرور و کلک تو جان نواز
داری کلیدِ قفلِ قضا و رہان ہمہ
تا در جہان نشان بود از ماہ و آفتاب

انصاف تست منصف آبادی انام
اسفندیار و رستم و سہراب خان ہمہ
در ہمگنان بدہر مباہات می کنند
چون گل شگفتہ اند درین بوستان ہمہ
گردد چو دست و تیغ تو در معرکہ علم
بستند طائران جہان آشیان ہمہ
از پا فتادہ را بجہانے تو دستگیر
حکم تو باد در تن عالم روان ہمہ
از حق تعالیٰ آبرو خواہم دعا مدام
تیر ترا ہدف شود این خاکدان ہمہ

بتاریخ پانزدہم ماہ جولائی سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر بسواری پالکی جانب دیولی گئے بوجہ شام ہوجانے کے دو سر روز اتواب سلامی سر ہوئین - بتاریخ بست و ہشتم ماہ مذکور سنہ مذبور بوساطت جناب نائب صاحب بہادر سہ کس سرداران قرولی ایک ٹھاکر دو کنور مفصلۂ ذیل بنابر پرورش حضور مین حاضر ہوئے چندی سرکار سے مقرر ہوگئی تفصیل ہر سہ سرداران قرولی یہ ہے - گنپت سنگھ ٹھاکر - لائق سنگھ کنور - موہن سنگھ کنور - بتاریخ سوم اگست سنہ صدر یوم جمعہ وقت ساتھ بجے بندگان حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ بتقریب تعزیت اہلخانہ صاحبزادہ احمد علی خان بہادر مرحوم رونق افروز

کان صاحبزادہ علی احمد خان وصاحبزادہ علی محمد خان صاحب ہوئے تخمیناً نصف گھنٹہ قیام فرمایا ہمرکاب حضور انور دام اقبالہ
صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ وصاحبزادہ حافظ محمد عبد اللطیف خانصاحب خلف اصغر نائب صاحب بہادر
تھے۔ حضور والا نے صاحبزادگان موصوف سے بعد ادای تعزیت کلمات تسلی وتشفی آمیز فرمائے اور باہم اتفاق و
مصالحت رکھنے کی بابت ارشاد کیا۔ بعد ادای مراسم تعزیت وہان سے سوار ہوکر حویلی صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب
بغرض ماتم پرسی والدہ صاحبہ صاحبزادہ صاحب موصوف جنکا انتقال کچھ دنون پہلے ہوچکا تہا تشریف فرما ہوئے بعد ادای
مراسم عزا واپس تشریف لے گئے صاحبزادہ حافظ محمد اسحاق خان صاحب بہادر سطوت جنگ وصاحبزادہ محمد صدیق خان
صاحب بہادر دلیر جنگ وصاحبزادہ محمد عبد الحمید خانصاحب برادران حضور کہ جو حسب الحکم حضوری بنارس تشریف لیگئے تھے
بتاریخ بست ویکم ماہ مذکور داخل ریاست ہذا ہوئے بتاریخ بست وہفتم ماہ مذکور سنہ صدر دس بجے دن کے کرنیل
آئی۔ پی۔ تہارنٹن صاحب اجنٹ ہاروتی وٹونک فائز ریاست ہذا ہوکر کوٹھی بالائی کوچہ پر قیام پذیر ہوئے بروز داخلہ
تین بجے دنکے جناب جلالت مآب حضرت وزیر اعظم بالقابہ واسطے ملاقات صاحب بہادر کے کوٹھی فرودگاہ پر تشریف لے گئے
بروز دوم ملاقات بازدید حضور انور دام اقبالہ عمل مین آئی۔ انتظام ریاست درپیش ہوکر معرض عمل در آمد آیا بتاریخ
سی ویکم ماہ مذکور سیٹھہ امید مل نے حضور مین حاضر ہوکر ایک اشرفی نذر کی۔ اور پانچ روپیہ نچھاور کے اور گماشتہائے
سیٹھہ مذکور نے دو دو روپیہ نذر کئے بتاریخ نہم ماہ ستمبر ۱۸۹۴ء کرنل آئی۔ پی۔ تہارنٹن صاحب بہادر پولٹیکل
ایجنٹ مع کپتان پریچارڈ صاحب بہادر ریونیو افیسر ریاست مراجعت فرماے چھاونی دیولی ہوئے۔ پالکی کی ڈاک
منجانب سرکار دولت مدار بنا بر صاحبان موصوف بٹھائی گئی۔ بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر
ممدوح بحصول رخصت ایکماہ تشریف فرمای کوہ شملہ ہوئے۔ اونکی جگہہ کپتان پریچارڈ صاحب بہادر انچارج ہوئے
بتاریخ چہاردہم ماہ مذکور سنہ صدر بعد لینے چارج عہدۂ اجنٹی کے شب جمعہ کو چار بجے رات کے صاحب بہادر موصوف
فائز ریاست ہوئے حسب دستور اتواپ سلامی ہنگام صبح سر ہوئین۔ تمام دن قیام فرماکر شب شنبہ کو بارہ بجے بغرض
ملاقات کرنل ٹریور صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ روانہ ہوے صبح کو فیر اتواپ سلامی کے سر ہوئے۔ جیپور
تک ڈاک کا انتظام منجانب ریاست کیا گیا۔ صاحب اجنٹ بہادر موصوف بعد ملاقات کرنیل ٹریور صاحب ممدوح
معاودت فرمائے دار الریاست ہوئے۔ بتاریخ پانزدہم ماہ مذکور سنہ صدر ٹھاکر گنپت سنگھ وموہن سنگھ ولائق سنگھ

بغرض سلام حضور مین حاضر ہوئے سرکار سے خلعت حسب تفصیل ذیل عطا ہوا۔ تفصیل خلعت:

ٹھاکر گنپت سنگھ	موہن سنگھ	لائق سنگھ
دو شالہ یکسر، سندیل یک، سیلہ یک	سیلہ یک، دستار یک	سیلہ یک
تھان کمخواب، تھان جامدانی	تھان جامدانی	تھان جامدا
یک، یک	یک	یک

ہنگام رخصت گنپت سنگھ نے دو روپیہ نذر کئے ایک روپیہ نچھاور کیا لائق سنگھ اور موہن سنگھ ۔ ۔ روپیہ نذر کیا گنپت سنگھ کو دوشالہ اوڑھایا گیا۔ بتاریخ بست و نہم ماہ مذکور بندگان اشرف و اعلیٰ حضور جلالت ظہور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ مع مختصر عملہ اردلی و خیمہ وغیرہ سامان ضروری بموضع بنواڑہ علاقہ ریاست ہذا بغرض شکار تشریف فرما ہوئے اور بعد چار روز واپس تشریف لائے۔ اسی تاریخ عالیجناب رفعت مآب نائب الریاست بالقابہ کہ کوہ شملہ تشریف لے لئے تھے فائز دار الریاست ہوئے۔ بتاریخ ہجدہم ماہ اکتوبر ۱۸۹۴ء کرنل آئی پی تھارٹن صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک اپنی رخصت کا زمانہ کوہ شملہ کے پرفضا مقام مین گزار کر چھاونی دیولی مین داخل ہوئے اور عہدۂ ایجنٹی کا چارج لیا کپتان پریچارڈ صاحب بہادر نے اسی تاریخ عہدۂ ایجنٹی کا چارج کرنل صاحب موصوف کو تفویض کیا اسی تاریخ عملہ دفتر ایجنٹی دار الریاست سے چھاونی دیولی کو روانہ ہوا۔ اسی ایام مین بموجب حکم حضور پرنور سید حیدر حسین پیشکار مال پرگنہ علی گڈھ کا تبادلہ بعہدۂ پیشکاری مال پرگنہ پڑاوہ و سید امجد علی پیشکار مال پڑاوہ کا تبادلہ بجای پیشکار مال پرگنہ علی گڈھ عمل مین آیا بتاریخ سی ام ماہ اکتوبر سنہ صدر کپتان پریچارڈ صاحب ایجنٹ دیولی سے فائز ٹونک ہوئے ۔۔۔ پیشوائی نہین ہوئی بتاریخ سی و یکم ماہ مذکور سنہ ۔۔۔ سرکار دولتمدار بنابر ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے ہمراہی مین نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ محمود خان صاحب تہور جنگ و صاحبزادہ اسحاق خانصاحب سطوت جنگ و صاحبزادہ محمد خانصاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس و مرزا محمد علی خان ممبر کونسل و ۔۔ صاحب محمد نجف خانصاحب ممبر کونسل و مشیر قانونی جوڈیشل تھے صاحب بہادر نے حد مقررہ تک پیشوائی کی۔ بتاریخ یکم نومبر ۱۸۹۴ء صاحب ایجنٹ بہادر بنابر ملاقات بازدید حضور معدلت ظہور کوٹھی واقع ۔۔ باغ مین تشریف لائے صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست و دیگر سرداران خاندان و عمائدین ریاست شریک جلسۂ ملاقات ہوئے۔

رسیوں پر نشست درباری ہوئی۔ بتاریخ دوم ماہ مذکور صاحب بہادر موصوف چار بجے دن کے بنابر ملاقات حضرت وزیر اعظم بالقابہ کی کوٹھی پر تشریف لے گئے اور تین گھنٹہ تک قیام فرمایا۔ بتاریخ سوم ماہ مذکور صاحب بہادر موصوف نے بمعیت حضرت وزیر اعظم بالقابہ دفتر خزینہ ریاست کو معائنہ فرمایا بتاریخ نہم ماہ مذکور سنہ ر بنگام شب کپتان پریچارڈ صاحب بہادر ریاست ہذا سے بریاست چھپور تشریف لے گئے چھپور تک ڈاک کا انتظام بجانب ریاست عمل میں آیا۔ بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور حضرت وزیر اعظم بالقابہ تھانہ صدر میں تشریف لے گئے کتب روزنامچہ و دیگر امور انتظامی ملاحظہ فرمائے بعدہ ہدایات مناسب تحریر فرما کر واپس تشریف لائے۔ بتاریخ ہفدہم ماہ مذکور بنگام شب منشی سیوک رام سررشتہ دار کونسل نے بامراض چند در چند انتقال کیا۔ اور بجائے منشی متوفی شیخ عبد الرحیم خلف حافظ محمد نعیم کی تقرری عمل میں آئی۔ بتاریخ ہیجدہم ماہ مرقوم الصدر صاحب اجنٹ بہادر موصوف مقام چھپور سے فائز دار الریاست ہوئے بتاریخ نہم ماہ جمادی الاول ۱۳۱۱ ہجری مطابق نوزدہم ماہ نومبر ۱۸۹۳ء سید ناظر حسین شاگرد رشید مولف بعہدہ جیلری جیل ریاست مامور کیے گئے۔ اسی ایام میں حسب الحکم حضور پرنور دام اقبالہ دروازہ نظر باغ پر بجانب جنوب محاذی قلعہ معلی کوٹھی نہایت دلچسپ و طرحدار تعمیر ہوئی مولف نے یہ قطعہ تاریخ کہا

بناکرد نواب والا تبار مکان طرب خیز و راحت فزا
چو کرد آبرو فکر تاریخ او بگفتا خرد جای خلعت سرا

حسب ارشاد یہ قطعہ کوٹھی نو تعمیر پر بسمت شرق ثبت کیا گیا اور صاحبزادہ محمد عبد الکریم خان صاحب شمیم نے بھی یہ قطعہ کہا چنانچہ ثبت ہوا

چو شد از حکم نواب ملک گیر فلک رفعت ٭ اساس منزل عالی بلند از قبۂ اخضر
شمیم از بہر سال اختتام قصر عالیشان بگفتا ہاتف غیبی کہ۔ دولت خانۂ اطہر
۱۳۱۱ھ

اسی سال میں حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی کا دیوان طبع ہوا چنانچہ مؤلف نے یہ قطعہ تاریخ طبع دیوان لکھا

چو گشت مطبوع طرفہ دیوان آنکہ ہست وصفش برون ز امکان ٭ بشوخی حرف و لفظ و مضمون دل زمانہ شد است مفتون
چو آبرو فکر سال کردم سروش گفتا ہمین بگوشم ٭ ابو راز کلک خود نوشتم کلام معجز نظام موزون
۱۳۱۱ھ

اسی سال میں سید یٰسین احمد لکھنوی شاگرد مؤلف نے فسانۂ طلسم بے نظیر تالیف کیا تھا کسار نے یہ قطعہ تاریخ کہا

طلسم بے نظیر از حسن معنی ٭ بہ پر طولی چہ دارد قصہ کوتاہ ٭ رقم کرد آبرو تاریخ طبعش ـ تماشای دو عالم ماشاء اللہ
۱۳۱۱ھ

لبہ رنگِ خون چو صدف دیدۂ ترست
بودند کامیاب ز دوران گذشتگان
خونِ جگر ہمیشہ غذای سخنورست
دریابد آن کسیکہ ذہین و فہیم ہست
از تارِ زلفِ یار مرا خطِ مسطرست
آوردہ است سوی تو اکنون کشان امید
مجروح پہلوی من ازین خارِ بسترست
آئی کنی بصیقلِ ہمت تو منجلی
خاتم کجا بپیشِ سخایت برابرست
اقبالش از حضیض رساند بسوی اوج
دامان و جیب من چو صدف پُر ز گوہرست
از پستِ ہمتی صفت ای آبرو مکن
آن مدح در حقیقتش از ہجو بدترست

ہرگز بسمع کس نرسانیدہ نالہ ام
چون عہدِ من رسید فلک سفلہ پرورست
شد قدرِ گوہرِ سخنم در جہان خراب
از آب در جہانِ سخن من روان ترست
ستانہ ہست با ہمہ کس گفتگوی من
بے مایہ ہر کہ ہست در آفاق مضطرست
پوشیدہ نیست صورتِ حالِ خرابِ من
در سینہ ام کہ آئینۂ دل مکدرست
در محفلیکہ حفظِ تو فانوسِ شمع شد
دستت بہر کہ ہیچو ہما سایہ گسترست
گر حاتمم روا بکنی می سزد ترا
تیغِ زبان دراز کہ کلکِ سخنورست
آوردہ ام ز مدحِ تو سوی دعا رجوع

گوئی کہ گوشِ نُہ فلک از شورِ من کرست
منقار کردہ طوطیِ نطقم تمام سرخ
صد حیف قدردان نہ کرامی تو نگرست
چون شانہ من بشعر نپیچیدہ ام عبث
موجِ شرابِ ناب مرا خطِ ساغرست
من مہمل درخوابہ ندیدم چو گل بباغ
آئینۂ ضمیرِ تو رشکِ سکندرست
نسبت کند کسیکہ بحاتم ترا خطاست
پروانہ را بدل چہ تفکر ز صرصرست
گر بر سرم چو ابر بیفشانی آستین
خواہد دلِ تو ہر چہ ز دنیا میسرست
ہر کس شنید مدح و نکوشید در سخا
سرمایۂ قبول ز اللہ اکبرست
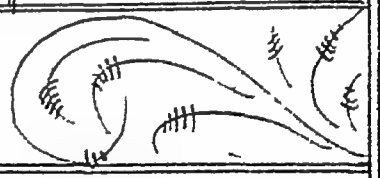
باشی ہمیشہ کامروا بر مرادِ خویش
تا بر فلک نشان ز مہ و مہر و اخترست
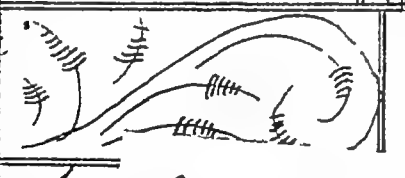
بتاریخ سوم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۲ ہجری مطابق دوم ماہ دسمبر سنہ ۱۸۹۴ع کپتان سید محمد پرگنہ سرونج علاقہ ریاست ٹونک کے ناظم فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانۂ حضوری موسومہ سید صاحب موصوف یہ ہے —

خلاصۂ خاندانِ مصطفوی سلالۂ دودمانِ مرتضوی کپتان سید محمد سلامت + بعد سلام مسنون واضح باد تمکو براہِ پرورش و پرداخت اور پر عہدۂ نظامت پرگنۂ سرونج کے مامور فرمایا گیا - بعد پہنچنے سرونج کے کام عہدہ نظامت کا صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان بہادر مظفر جنگ سے سمجھکر نظامت کے کام کو دیانتداری و امانت و دیگر کی سے انجام دو اور ایسی کارروائی چاہیے کہ تم سے جملہ رعایا خوش رہے اور معاملات انصافی مین خوب غور سے کارروائی کرنا اور گرانی مال

واجب سرکاری سائر وغیرہ سے عمل مین لاتے رہنا اس مین اور معاملات انصاف مین کسیکی رعایت مت کرنا سال گذشتہ
مین حالت رعایا کی اور کاشتکاران کی بسبب نقصان فصل ربیع کے خراب ہوگئی تھی اوسمین رعیت کی اچھی تسلی کرنا اور ترتیب
کاغذات خسرہ وغیرہ متعلقہ بندوبست مین حسب منشاء ریونیو افیسر صاحب بہادر کوشش کرنا اور پٹواریون سے اونکی خدمت کو
پورے طور سے انجام دلانا گرداوران و تحصیلداران کے کام کی کامل نگرانی رکھنا اور جو احکام وقتاً فوقتاً پیشگاہ حضور سے
تمہارے نام نافذ ہون اونکی تعمیل مین توقف نکرنا اور زر مال واجب سرکار اقساط معینہ پر دام و درم سے وصول کیاجائے
ایسا نہو کہ ذمہ کسی آسامی کے کچھہ باقی رہجائے - ہان کسی آسامی مین مقدرت نہو اور وہ بہت نادار ہو تو اوسکی کیفیت حضور مین
عرض کرو اور جیسا حکم ہو اوسکے موافق عمل مین لاؤ اور جسقدر کاغذ معمولی جمع وخرچ ماہوار و کاغذات ششماہی رپورٹ
وکاغذات متعلقہ بجٹ ہوا کرین سب اپنے اپنے وقت پر پہنچا کرین ان امور کا پورا انتظام عمل مین لاؤ گے تو خاطر حضور انور تمسے
راضی اور خوشنود ہوگی فقط المرقوم سوم ماہ جمادی الثانی مطابق دوم ماہ دسمبر سنہ ۱۸۹۴ء -

بتاریخ سوم ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۵ء یوم پنجشنبہ سرکار والا تبار بسواری کالسکہ ٹونک سے روانہ ہوکر سات بجے علی گڈہ
علاقہ ٹونک مین عائز ہوئے سلامی کی توپین سر ہوئین عامل اور پیشکار نے حد مقررہ تک پیشوائی کی نواب خلیل الزمانی بیگم
صاحبہ ہمرکاب تھین اور صاحبزادگان مفصلہ ذیل ہمرکاب تھے - صاحبزادہ محمد اسحٰق خان بہادر سطوت جنگ - صاحبزادہ
محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ - صاحبزادہ محمد خان صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس - صاحبزادہ
بلند اقبال محمد عبد الحفیظ خان صاحب صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب - صاحبزادہ محمد حنیف خان صاحب - صاحبزادہ محمد احسان اللہ
خان صاحب - منشی رشید احمد نائب بخشی الملک - بتاریخ چہارم ماہ مذکور حسب الحکم حضور والا نے بنا بر آرام ہمراہیان خود قیام فرمایا
اور نماز جمعہ وہان ادا کی بعد ازان حسب اجازت حضوری صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان صاحب واسطے شکار کے گئے اور ایک ہرن
شکار کرکے لائے - بتاریخ پنجم ماہ مذکور سرکار والا تبار نے وہان سے کوچ فرماکر بمقام چہان قیام فرمایا حسب الحکم
حضوری ہانکہ شروع ہوا - دو نیل گائین شکار ہوئین - بتاریخ ششم ماہ جنوری حضور انور دام اقبالہ نے وہین مقام
کیا بتاریخ ہفتم ماہ مذکور حسب الحکم حضور لامع النور لشکر ظفر موضع آملی مین داخل ہوا - سرکار والا اقتدار شام تک موضع
کرواڑیہ مین رونق افروز رہے پھر ہانکہ ہوا اگر کوئی جانور نہ نکلا سرکار آٹھہ بجے آملی مین پہونچے اور بعد تناول خاصہ آرام
فرمایا - رات کو صاحبزادہ عبد الحفیظ خان و صاحبزادہ محمد اسحٰق خان صاحب بہادر دلیر جنگ و صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان صاحب

بغرض شکار ہول بیٹھے دو سانبھر ہاتھہ آئے بتاریخ ہشتم جنوری [illegible] پھر ہانکہ ہوا ایک نیل گائے ہاتھہ آیا کوئی اور جانور نہ نکلا
بتاریخ نہم ماہ مذکور پھر ہانکہ ہوا کچھہ نہ ملا اسی تاریخ محمد خان جاگیردار و راو میدن معتمدان ٹھکانہ اندرگڈھ ڈالی لیکر آئے
کوئی خریطہ نہ تہا مگر کار مدار کی تحریر نائب صاحب بہادر کے نام تہی معتمدان مذکور کو مع کسان ہمراہی چندی حسب معمول ملتی رہی
بتاریخ دہم ماہ مذکور [illegible] علی الصباح معتمدان مذکور نے ڈالی پیش کی۔ دو دو روپیہ نذر کئے وہ قبول ہوئے اوس وقت
دربار میں صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ و بخشی الملک سید محمد عثمان و محمد آصف خان ناظم پرگنہ علیگڈہ نے معتمدان
مذکور کی تعظیم نہین ہوئی۔ اسکے بعد سرکار شکار کو تشریف لے گئے ایک سانبھر شکار ہوئی اور اسی تاریخ نائب صاحب بہادر ٹونک سے آکر لشکر مین
داخل ہوئے بتاریخ یازدہم ماہ مذکور لشکر علی گڈہ کو روانہ ہوا نائب صاحب بہادر ٹونک مین واپس تشریف لائے سرکار
موضع کرواڑیہ مین بغرض شکار رونق افروز ہوئے اور معتمدان مذکور کو اسی تاریخ خلعت مفصلۂ ذیل دیکر رخصت کیا تفصیل
خلعت یہ ہے۔

خلعت محمد خان جاگیردار۔ خلعت راو میدن جی

دوشالہ ایک جامدانی ایک تھان دوشالہ ایک جامدانی ایک تھان دستار ایک
دستار ایک سیلہ ایک کمخواب نصف تھان سیلہ ایک کمخواب نصف تھان

چوبدار
دستار ایک ململ نصف تھان

جمعدار ہرکارہ
دستار ایک ململ نصف تھان

اور خریطہ کا جواب نائب صاحب بہادر کی طرف سے راجہ صاحب کو لکھا گیا حسب الحکم بندگان حضور پرنور دام اقبالہ
کرواڑیہ مین ہانکہ ہوا ایک تیندوا نکلا بندوقین سر ہوئین زخمی ہوگیا مگر بسبب رات ہوجانے کے تلاش نہین کیا گیا
دہوموخان و سکندر خان افغان کہاتولی کو تلاشی کیواسطے چھوڑ آئے اور سرکار موضع بخشی الملک مین تشریف لے گئے
چونکہ دعوت تہی بعد تناول خاصہ قریب گیارہ بجے کے رونق افروز علی گڈہ ہوئے بتاریخ دوازدہم ماہ مذکور
[illegible] حسب الحکم سرکار کرواڑیہ مین پہر ہانکہ ہوا وہی تیندوا نکلا سکندر خان نے بندوق ماری وہ آکر
لپٹ گیا کسیقدر زخمی ہوا مگر سکندر خان نے ایک ایسی تلوار ماری کہ وہ مردار ہوگیا۔ سرکار نے دس روپیہ انعام
سکندر خان کو دئے اور ایک گھوڑی شیخ امیر تہانہ دار کرواڑیہ کو دی کہ ہانکہ کا انتظام اچھا کیا تہا بتاریخ سیزدہم

ماہ مذکور حسبہ لشکر کا کوچ جانب ٹونک ہوا اور سرکار والا شکار کھیلتے ہوئے بنیٹہ مین تشریف لائے بتاریخ ہفتدہم ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۱۲ ہجری مطابق سیزدہم ماہ جنوری سنہ ۹۵ء حضور پرنور دام اقبالہ آٹھہ بجے رات کے ٹونک مین داخل ہوئے اسی تاریخ روز یکشنبہ نو بجے شب کے سید زین العابدین صاحب شگرفی میر منشی ریاست نے بعارضہ تخمہ و ذات الصدر صرف چند گھنٹہ بیمار رہکر انتقال کیا۔ (اللہم اغفر وارحم) میر منشی صاحب مرحوم ریاست کے قدیمی اہل کارون مین یادگار تھے ورع و صاف گوئی انکا خاصہ تھا لیاقت علمی و ملکۂ اہلکاری انکا حصہ تھا گاہے ماہے شعر فارسی فرماتے تھے اکثر شعر و سخن مین خاکسار سے مشورہ لیتے تھے اور جب کبھی سرکار والا مین ایسی طرح ہوتی تھی کہ اوسکا قافیہ اور ردیف فارسی ہوتا تھا تو جناب مغفرت مآب اوس طرح پر غزل فارسی فرماتے تھے چنانچہ یہ مصرع طرح کا شعرای ہم جلسہ حضوری کو دیا گیا (مصرع طرح یہ ہے) کسطرح پہونچیگا قاصد کوی جانا دور ہے) جناب مغفور نے اس مصرعہ طرح پر یہ غزل فرمائی۔

غزل

والہ ذوق تو از خواہش سامان دورست | سر ازین راہ نتابد کہ ز نقصان دورست

زہر آغشتہ تلخی عتاب تو مدام | در دو عالم ز مذاق شکرستان دورست | ہر کہ او محو جمالت شدہ از خود بگذشت
از زبان و دل او شکوہ ہجران دورست | جلوہ حسن تو چون طور مرا سوخت ولے | پاس این سوختہ از خاطر دوران دورست
جان من ناز طبیبان بچہ امید کشم | چون بہ تجویز غمت در ز درمان دورست | دفتر شوق من آنست کہ بینی اورا
زان حدیث دل شوریدہ ز پایان دورست | گر تو از من زدہ مہر بہ پرسی گویم | اجتماع دلم از زلف پریشان دورست

عقدہا سخت بکار است شگرفی مارا | قاصدم سست پی و منزل جانان دورست

قطعہ تاریخ انتقال و ارتحال میر منشی صاحب موصوف از حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی ؎

تاریخ

میر منشی رئیس باوقار | سید ذی رتبہ زین العابدین | مشفق من دوست من یار من | حق نیوش و حق پرست و حق گزین
دل ز دنیا سے کیے عقبی کی سمت | روز یکشنبہ رجب کی سولہوین | اوسکی تاریخ ہاتف نے اسد | یون کہا از بسکہ تھے وہ پاک بین

چھوڑ کر اس دہر بے بنیاد کو | ہو گئے رونق دہ خلد برین

قطعہ تاریخ میر منشی صاحب مغفور از مولف

میر منشی بود زین العابدین | کاتب قدرت رازش بخواند | داخل دفتر بشد عرضی عمر | کلک نقاش ازل چون حکم راند
گشت لبریز آب رو جام حیات | زہر مرگ او را اجل در دم چشاند | گفت سال از چرخ مینای سروش | آن قدح بشکست آب باقی نماند

۱۲ ھ ۱۳

بتاریخ پنجم ماہ مذکور سنہ مذبور تقریب جلسۂ وداع برات صبیۂ رضیہ صاحبزادہ محمد خانصاحب بہادر شمشیر جنگ با یوسف علیخان
صاحب برادر خُرد میر احتشام علی خانصاحب سردار ڈرہ وہ حسن زیبائی کے ساتھ عمل مین آئی - بتاریخ بست و دوم ماہ رجب
المرجب مطابق نوزدہم ماہ جنوری سنین صدر مرزا محمد نواب علیخان صاحب بعہدہ اسسٹنٹی اول محکمۂ حساب و جانچ بماتحتی حضرت
وزیر اعظم امیر مفخم مقرر کیے گئے - چنانچہ نقل پروانۂ حضوری موسومہ مرزا صاحب موصوف درج ذیل ہے -

فضیلت و شرافت عنوان نجابت و دیانت نشان مرزا محمد نواب علیخان بعافیت باشند - بعد سلام مسنون واضح باد
اس سے پہلے پیشگاہ حضور انور سے خدمت نظامت سائرات تمہارے نامزد تھی اب بوفور قدر دانی و خاوندی بعہدہ اسسٹنٹی
اول محکمۂ حساب و جانچ بماتحتی نائب الریاست بہادر مقرر کیا گیا - چاہیے کہ جملہ امورات متعلقۂ خود کا انصرام و اہتمام بخیر خواہی
و مستعدی کرتے رہو اور پہلے تمہاری تنخواہ عہدۂ نظامت سائرات ایک سو بیس روپیہ تھے اب بتفویض خدمت اسسٹنٹ محکمۂ
حساب و جانچ اسی ۸۰ روپیہ اضافہ کیا جاکر دو سو ۲۰۰ روپیہ سکہ چہور شاہی ماہوار تمہاری تنخواہ مقرر کی گئی چاہیے کہ اپنے فرائض کو نہایت
سرگرمی اور مستعدی سے انجام دیتے رہو کہ موجب خوشنودی مزاج مابدولت بحق تمہارے متصور ہو فقط ۱۹ جنوری ۱۸۹۵ء
مطابق ۲۲ رجب ۱۳۱۲ ہجری -

بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ زبانی افتخار الامراء فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی
نائب الریاست وائس پریزیڈنٹ محکمۂ کونسل دربار ٹونک بقلم محمد فصیح اللہ اہل مدار الانشاء -

اور اسی تاریخ مولوی عبد الرحمن صاحب عہدۂ نظامت سائرات پر مامور کیے گئے چنانچہ نقل پروانۂ حضوری درج ذیل ہے -

سیادت مآب شرافت انتساب سید عبد الرحمن بعافیت باشند - بعد سلام مسنون واضح باد - چونکہ تمنے ابتدائی ملازمت سے
ابتک جو خدمت کہ تم کو سپرد کی گئی اسکو باحسن الوجوہ انجام دیا خاطر اشرف حضور مابدولت ہمیشہ تم سے نہایت خوشنود اور رضامند
رہی - لہذا اب اس انتظام مین بنظر پرورش و پرداخت تمکو بعہدۂ نظامت سائرات صدر و پرگنات مامور فرمایا گیا -
اور چونکہ تنخواہ تمہاری خدمت سپرنٹنڈنٹی جیل صدر کی پچاس روپیہ ماہوار تھی اب پچاس روپیہ کا اور اضافہ کیا جاکر کل تنخواہ
تمہاری سو ۱۰۰ روپیہ سکہ چہور شاہی مقرر کی گئی - چاہیے کہ کار متعلقۂ خود کو امانت و دیانت و سرگرمی سے انجام دو کہ جس سے
خاطر اشرف حضور مابدولت تمسے خوشنود و رضامند رہی اور آئندہ کو بہبودی اور ترقی کا باعث ہو المرقوم ۱۹ جنوری ۱۸۹۵ء
مطابق ۲۲ رجب ۱۳۱۲ ہجری بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ زبانی افتخار الامراء فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر

فیروز جنگ نائب الریاست وائس پریزیڈنٹ محکمہ کونسل بقلم محمد منیر خان اہلمد دفتر دار الانشار دربار ٹونک —
بتاریخ بست و دوم ماہ جنوری ۱۸۹۵ء خبر تشریف آوری صاحب کلان بہادر گوش زد سرکار والا ہوئی حسب الحکم
حضوری سید افتخار حسین وکیل نے بہمراہی صاحبزادہ محمد خان صاحب و صاحبزادہ احمد اسد خانصاحب و بخشی الملک بہادر و کپتان
عبد العلی خان اسسٹنٹ جنابیت ضلع غیر حد ریاست تک جاکر استقبال کیا۔ اور وہان سے بہمراہی صاحب کلان بہادر
راجستان دریای بناس کے اوس کنارہ صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ و صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب
بہادر دلیر جنگ ملے اور اس کنارہ تک نائب صاحب بہادر نے استقبال کیا۔ اور سرکار سے اثنای راہ مین ملاقات ہوئی
اور اکثر سرداران ریاست دربار سے لیکر بہیر تک ملتے گئے دربار نے صاحب کلان بہادر کو دامن کوہ تک پہونچایا۔
بتاریخ بست و پنجم ماہ مذکور تین بجے وقت ملاقات مقرر کیا گیا سید محمد افتخار حسین و صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر
دلیر جنگ و صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب نظر باغ سے کوٹھی صاحب کلان بہادر پر گئے اور صاحب بہادر کے ہمراہ
ہوکر واپس نظر باغ آئے توپین سلامی کی سر ہوئین نائب صاحب بہادر نے کوٹھی کے باہر تک صاحب موصوف کا استقبال
کیا۔ اور سرکار نے تا لب فرش پیشوائی کی دربار مین سرداران و اہلکاران مفصلہ ذیل موجود تھے سید محمد افتخار حسین وکیل و
سید حسین احمد نائب وکیل موجود تھے ہمراہ صاحب کلان بہادر کے کپتان پریچارڈ اجنٹ بہادر و پریچارڈ اسسٹنٹ صاحب کلان
بہادر و ڈاکٹر ایڈیس صاحب بہادر شریک دربار تھے بعدہ عطر و پان ہوکر دربار برخاست ہوا بعدہ سرکار والا بازدید کی ملاقات
کے واسطے گئے ہر دو پریچارڈ پیشوائی کو آئے اور صاحب کلان بہادر نے تا لب فرش استقبال کیا۔ اسمار حاضرین دربار
یہ ہین۔ نائب صاحب بہادر۔ صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر۔ صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب بہادر۔ صاحبزادہ
محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر صاحبزادہ عبد الوہاب خانصاحب بہادر صاحبزادہ ہدایت اللہ خانصاحب صاحبزادہ محمد خان
صاحب صاحبزادہ محمد خانصاحب سپرنٹنڈنٹ صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب مرزا محمد علی خانصاحب محمد نجف خانصاحب
مولوی ارشاد حسین خانصاحب مولوی عبد الرحمن سکرٹری سید محمد افتخار حسین سید حسن احمد نائب وکیل۔ بتاریخ
بست و ششم ماہ مذکور صاحب کلان بہادر نے مع ہمراہیان خود جیل و شفاخانہ معائنہ فرمایا سید محمد افتخار حسین و سید حسن احمد
ہمراہ تھے مدرسہ کے طالب علمونکا امتحان لیکر انعام دیا پھر دربار سے کشتیہای میوہ پیش ہوئین اور دعوت طعام دربار
سے بمعرض ظہور آئی دعوت مین صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست و صاحبزادہ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ

وصاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ وصاحبزادہ عبدالحفیظ خان وصاحبزادہ محمد خان شریک تھے بعد تناول
طعام منجانب دربار صاحبزادہ محمد عبدالحفیظ خان صاحب نے اسپیچ پڑہکر سنائی۔
اسی تاریخ جناب بیگم صاحبہ محل سوم حضور انور دام اقبالہ واسطے زیارت حرمین شریفین تشریف فرما ہوئیں صاحبزادہ عبدالرشید خان
صاحب خلف الصدق حضور انور دام اقبالہ وسید احمد نائب بخشی الملک وشیخ کریم بخش میر سامان وحافظ قلندر بخش جمعدار
ہمراہ بہیجے گئے اور بموجب مشورہ صاحب پولیٹکل اجنٹ بہادر بمنظوری دربار فیض مدار مسٹر جان ہوپ صاحب بہادر واسطے
نگرانی کاسسٹنٹ اوفس ریاست کے ایک خاص مدت کے لئے مقرر کئے گئے ڈہائی ہزار روپیہ مشاہرہ صاحب موصوف کا
قرار پایا گیا۔ بتاریخ ششم ماہ شعبان مطابق دوم ماہ فروری سنین صدر قریب دو بجے شب شنبہ کے صاحبزادہ حافظ
محمد عبداللطیف خان صاحب خلف اصغر حضرت وزیر اعظم صاحب بہادر بالقابہ نے اس جہان فانی سے انتقال کیا قطعہ
تاریخ صاحبزادہ صاحب مرحوم از سید محمد حسین صاحب بسمل وکیل دربار ٹونک ؎

غفران مآب حضرت عبداللطیف خان   چون زین جہان بسوی جہان آفرین شدند   گردون بچرخ آمد و جامہ بہ نیل زد
داغ الم بدل ہمہ اہل زمین شدند   برسر زدند دست تاتم یگانگان   غمگین شدند والدہ والد حزین شدند

ہاتف اشارہ از پے سال وفات کرد   بسمل بگو۔ بجانب خلد برین شدند

ایضاً

خلف نائب ذیجاہ عبید اللہ خان   رفت و نور نظر از چشم پدر یکسر رفت   بود چون عاشق محبوب خدا وند کریم
سوی خلد از پی پابوسی پیغمبر رفت   گفت بسمل زپی سال وفاتش مرحوم   کہ دل و جان و جگر از بدن مادر رفت

اور ابوسعید خان کفیل کے ان مصرعوں سے بھی تاریخ وفات صاحبزادہ صاحب مرحوم برآمد ہوتی ہے ؎
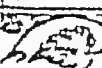
عبداللطیف خان ابھی فردوس کو گیا   اجی جوان مرے عبداللطیف خانصاحب   داخل ہوئے ارم میں رہ عبداللطیف خان

قطعہ تاریخ صاحبزادہ صاحب مرحوم از نتائج افکار حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی
جو مزار مرحوم پر کندہ ہے

رنج عظیم بردل فیروز جنگ رفت   صد حیف نوجوان پسرش زیر خاک شد   مشہور خلق بود بہ عبداللطیف خان
گشت آن چنان علیل کہ آخر ہلاک شد   جان گشت بیقرار ازین صدمہ و الم   از مرگ آن جمیل ہمہ کس دردناک شد

جیب قرار و دامن صبر و شکیب ہم | از پنجہ ملال و غمش چاک چاک شد
ہاتف بگوشم از پی تاریخ ای اسد | گفتا بگو کہ - داخل فردوس پاک شد

قطعہ تاریخ از حافظ محمد سلیمان خانصاحب مسکین

قلم دل شگاف ای مسکین | نہیں قائل عدو و غیرہ کا
ہجر عبد اللطیف خانکا سال | ہندسہ لکھا - بارہ تیرہ کا
۱۳ھ ۱۲

ایضا

شب شنبہ تھی اور پچھلا پہر اور نور کا تڑکا | کہ نکلی جان اوس نور نظر اور راحت جانکی
سر پر کلک سے آئی ندا سر کا ٹکڑا میرا | یہ کہہ تاریخ ای مسکین چھٹی تھی ماہ شعبانکی

ایضا از مولف

تحیر ہو کیوں دیدہ دیدار طلب | اوجھل آنکھوں سے ہوا آہ پسر غائب کا
سات پردونمیں بھی یہ بات نہیں چھپ سکتی | ہفت قلزم ہی اگر دیدہ تر غائب کا
دل پہ کیونکر نہ فلک رنج و الم کا ٹوٹے | چھپ گیا زیر زمین نور بصر غائب کا
سارے عالم میں ہے غم اوسکی جوان مرگی کا | حال اودھر خلق کا ابتر ہی اودھر غائب کا
آبرو کو جو ہوا مد نظر سال وفات | دل نے حسرت سے کہا داغ جگر غائب کا
۱۲ ۱۳ھ

بتاریخ ہجدہم ماہ شعبان مطابق چہاردہم ماہ مذکور سنین صدر سید حافظ محمد حسین صاحب بسمل عہدہ میر منشی گری ریاست پر مامور
فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ حضوری موسومہ میر منشی صاحب موصوف درج ذیل ہے - سیادت و شرافت انتساب
فضائل و شرائف مآب سید محمد حسین بعافیت باشند - بعد سلام مسنون واضح باد - جوکہ اس سے پہلے تمہاری ماموری
بعہدہ وکالت اجنٹی ہاڑوتی حضور سے فرمائی گئی تھی اب بو اودید حسن کارگزاری ہای سابقہ ولیاقت تمہاری کے
تمکو اور پر عہدہ میر منشی ریاست کے متقرر فرمایا گیا چاہئے کہ کار مفوضہ بوجہ احسن بہت مستعدی و سرگرمی سے انجام
دیتے رہو کہ جس سے باعث خوشنودی مزاج حضور مابدولت ہو فقط ۱۸ شعبان سنہ ۱۳۱۲ ہجری م ۱۴ فروری سنہ ۱۸۹۵ء حسب الحکم
حضور پر نور دام اقبالہ زبانی افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس - آئی - نائب
الریاست و وائس پریزیڈنٹ محکمہ کونسل دربار ٹونک بقلم محمد فصیح اللہ احمد دفتر دار الانشار دربار ٹونک -
بتاریخ نوزدہم ماہ فروری سنہ صدر منشی نولکشور - سی - ایس - آئی - مالک اودھ اخبار صفحہ صفحۂ عالم سے اوٹھہ گیا
بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور صدر منشی رضی فضیل حق صاحب وکیل دربار متعینہ ایجنٹی ہاڑوتی و ٹونک مع خریطہ حضوری

روانہ وکالت گاہ ہوئے - بتاریخ بست و سوم ماہ مذکور صاحبزادہ محمد عبد الحفیظ خان صاحب خلف اکبر حضور انور دام اقبالہ
مع صاحبزادہ محمد عبد الرشید خان صاحب بمقام بنارس بنا بر تقدمبوسی جد امجد حضور روانہ ہوئے - اسی تاریخ نواب
شمس الدین خانصاحب جاگیردار دار الخیر اجمیر جو بتقریب تعزیت صاحبزادہ محمد عبد اللطیف خان صاحب مرحوم آئے تھے سعادت
فرماے دار الخیر اجمیر ہوئے - اور اسی تاریخ مین چار بجے دن کے کپتان سی ایچ پریچارڈ صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ
ہاڑوتی و ٹونک بتقریب تعزیت صاحبزادہ صاحب مرحوم جناب نائب صاحب بہادر کی کوٹھی پر تشریف لے گئے علاوہ نائب صاحب
بہادر کے صاحبزادہ عبد الرحمن خانصاحب بہادر غالب جنگ برادر نائب صاحب و صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ
و صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ و صاحبزادہ عبد الرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ و صاحبزادہ عبد العلیم خانصاحب
و بخشی الملک سید محمد عثمان خان بہادر شہامت جنگ موجود تھے صاحب بہادر نے بعد شرکت جلسہ نہایت ہمدردی الفاظ مین
تعزیت فرمائی نائب صاحب بہادر آبدیدہ تھے اور فرط ملال سے بات تک منہ سے نہین نکلتی تھی جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب
بہادر فتح جنگ جناب صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست کیطرف سے حسرت آمیز الفاظ مین اظہار رنج کرتے جاتے
تھے پاؤ گھنٹہ کے بعد صاحب بہادر موصوف واپس تشریف لے گئے بتاریخ بست و چہارم ماہ مذکور رتن لال منیب سیٹھان
متھرا لطریق دورہ ٹونک مین آئے سرکار مین سلام کو حاضر ہوئے ایک اشرفی پانچ روپیہ نذر کئے اور جمن لال نے پانچ روپیہ
نذر کئے بتاریخ بست و ششم ماہ فروری واسطے رخصت کے حضور مین حاضر ہوئے سرکار سے خلعت بدین تفصیل دیا گیا -

تفصیل خلعت رتن لال صہ پارچہ — خلعت جمن لال چار پارچہ

دوشالہ ایک	مندیل ایک	سیلہ ایک	دوشالہ یک	دستار ایک	سیلہ یک
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تھان کمخواب ایک	چکن یک تھان		تھان چکن یک		

کیفیت تشریف بری حضور پرنور دام اقبالہ بنا بر ملاقات صاحبکلان بہادر راجستان بمقام دار الخیر اجمیر

بتاریخ بست و ششم ماہ فروری ۱۸۹۵ء جناب صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست و جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب
بہادر تہور جنگ بحکم سرکار براہ جیپور روانہ ہو کر بتاریخ یکم مارچ سنہ صدر داخل دار الخیر اجمیر ہوئے - اور حضور انور

دام اقبالہ بتاریخ چہارم ماہ رمضان المبارک مطابق یکم مارچ سنین صدر چھہ بجے صبح کے بسواری پالکی روانہ ہوئے
گیارہ بجے شب کے سری نگر پہونچے صاحبزادہ احمدیار خان صاحب بہادر فتح جنگ ہمرکاب تھے حضور والا نے شب کو
آرام فرمایا اوسی شب کو صاحب کلان بہادر فائز دار الخیر اجمیر ہوئے۔ نائب صاحب بہادر نے معاملہ پیشوائی سرکار کو طے
فرمایا۔ بتاریخ دوم مارچ سنہ صدر سرکار والا چھہ بجے شام کے داخل دار الخیر اجمیر ہوئے مسٹر مارٹنڈیل صاحب
کمشنر اجمیر و مسٹر گلڈسٹون صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس مع دو سوار بنا بر پیشوائی سرکار میو کالج اجمیر تک آئے سرکار
والا نے بگھی سے اوتر کر دونون صاحبان موصوف سے مصافحہ کیا صاحبان ممدوح بھی بگھی سے اوتر آئے جسوقت حضور
انور سیٹھہ سمیرمل کے باغ پر پہونچے سپاہیان انگریزی نے سلامی ادا کی اور توپخانہ اجمیر مین نہ تھا اس لئے سلامی
سر نہوئی۔ بتاریخ سوم ماہ مارچ سنہ صدر ساڑھے آٹھہ بجے دن کے حضور انور صاحب کلان بہادر کی ملاقات کو گئے
پلٹن نے سلامی ادا کی اور صاحب کلان بہادر نے تا لب فرش سرکار والا کی مشایعت کی اسمای سرداران ہمراہی حضور انور
دام اقبالہ۔ اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ
محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ۔ صاحبزادہ علی احمد خانصاحب۔ صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب۔ سرکار والا بعد ملاقات
واپس تشریف لائے عطر و پان معمولی ہوا قریب ۹ بجے کے صاحب کلان بہادر بطور ملاقات بازدید حضور انور تشریف لائے
صاحب کمشنر بہادر و صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس نے برآمدہ تک سرکار والا کا استقبال کیا چند منٹ کے بعد عطر و پان ہوا
پھر رخصت ہوئے سرکار چار بجے شام کے مع نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ علی احمد خانصاحب و سیٹھہ ہمیرمل بسواری کالسکہ
پوکھر کو تشریف لے گئے اول گہاٹ کا ملاحظہ فرمایا اور سو روپیہ برہمنون کو انعام دئے اور مسجد پوکھر مین عصر کی نماز پڑہی اور
پچیس روپیہ غربا و مساکین کو عطا فرمائے اور قریب مغرب واپس تشریف لائے۔ بعد تناول خاصہ جانب اجمیر درگاہ پر گئے اور
حسب گزارش متولی مکان متولی پر تشریف لے گئے چند منٹ قیام فرماکر واپس تشریف لائے اسمای ہمراہیان حضور انور یہ ہے
جناب نائب الریاست بہادر۔ صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ۔ بخشی الملک بہادر۔ سید محمد حسین میر منشی
سیٹھہ ہمیرمل۔ بتاریخ چہارم ماہ مذکور سرکار والا مع صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ کے تالاب ساگر
پر تشریف لے گئے ساڑھے دس بجے واپس آئے میجر لاک صاحب بہادر پرنسپل میو کالج سرکار والا کی ملاقات کو
آئے چند منٹ ٹھہر کر واپس گئے پونے بارہ بجے دن کے اسٹیشن کی کوٹھی پر تشریف لے گئے خاص گاڑی مین بتفصیل ذیل

آدمی تھے۔ صاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب بہادر سطوت جنگ۔ صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ۔ صاحبزادہ
محمد حنیف خانصاحب۔ محمود جمعدار۔ عبدالحی خدمتگار۔ بتاریخ پنجم ماہ مارچ سرکار والا ٹونک مین داخل ہوئے سلامی
سر ہوئی۔ اسی تاریخ احتشام الدولہ نواب محمد اسمعیل خان بہادر شوکت جنگ والی ریاست جاورہ نے اس جہان فانی
سے بملک جاودانی انتقال کیا۔ بتاریخ ہشتم ماہ رمضان المبارک مطابق ششم ماہ مارچ سنین صدر یوم چہارشنبہ نواب
والی جاورہ کے خلف الصدق نواب محمد افتخار علی خان بہادر حسب قاعدۂ ریاست مسندنشین ہوئے سلامی کی
توپین سر ہوئین اراکین دولت نے نذرین پیش کین۔ اسی تاریخ حضرت وزیراعظم بالقابہ سفر دارالخیر اجمیر سے
واپس تشریف لائے۔ بتاریخ سیزدہم ماہ رمضان المبارک مطابق دہم مارچ سنین صدر کپتان سی۔ ایچ
پریچارڈ صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ دورۂ دیہات سے فائز ریاست ہذا ہوئے اور اسی تاریخ مسٹر جان ہوپر صاحب
بہادر نگران کار محکمہ بندوبست پرگنہ پڑاوہ ریاست ٹونک سے واپس تشریف لائے اور صاحبزادہ محمد عبدالعلیم خان
صاحب اسسٹنٹ ریونیو افیسر صاحب دورۂ دیہات علاقۂ صدر سے انفراغ حاصل کرکے داخل ریاست ہوئے۔ اسی
ایام مین صاحبزادہ محمد خان صاحب خلف جناب صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم عہدۂ نظامت پرگنہ
پڑاوہ و علاقۂ ریاست ٹونک پر مامور فرمائے گئے۔ انہین دنون مین صاحبزادہ محمد ایوب خانصاحب عہدۂ سپرنڈنٹی صدر جیل
پر سرفراز فرمائے گئے۔ بتاریخ نوزدہم ماہ رمضان المبارک مطابق شانزدہم ماہ مارچ سنین صدر روز شنبہ صاحبزادہ
محمد خانصاحب ناظم پرگنۂ پڑاوہ بنابر انتظام راہی پرگنۂ موصوفہ ہوئے۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ رمضان المبارک
مطابق بست و دوم ماہ مارچ سنین صدر سیٹھ امیدمل لودہا مقام دارالخیر اجمیر سے فائز دارالریاست ہوئے حسب قاعدۂ
قدیم مراسم پیشوائی ریاست سے عمل مین آئے۔ بتاریخ سی ام ماہ رمضان المبارک مطابق بست و ہشتم ماہ مارچ سنین صدر
مسٹر جان ہوپر صاحب سکرٹری بورڈ ممالک شمالی و مغربی نگران کار محکمۂ بندوبست ریاست چار بجے دن کے بنابر
ملاقات حضرت وزیراعظم بالقابہ کے کوٹھی پر تشریف لائے قریب نصف گھنٹہ کے قیام رہا بعد عطر و پان کے
رخصت ہوئے۔ بتاریخ دوم ماہ شوال المکرم مطابق بست و نہم ماہ مارچ سنین صدر آٹھ بجے صبح کے حضور پرنور
جناب نواب صاحب بہادر خلد اللہ ملکہ و دولتہ مع حضرت وزیراعظم بالقابہ کے برسم ملاقات قیام گاہ مسٹر جان ہوپر
صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ دورۂ دیہات ریاست سے معاودت فرمای دارالریاست ہوئے بتاریخ پنجم ماہ

شوال المکرم مطابق یکم ماہ اپریل سنین صدر مسٹر جان ہوپر صاحب سکرٹری بورڈ ممالک مغربی و شمالی بعد ختم کارروائی نگرانی محکمۂ بندوبست ریاست رخصت ہوکر الہ آباد کو تشریف لے گئے۔ ٹونک سے جیپور تک منجانب ریاست بگھی کی ڈاک بٹھائی گئی تھی بتاریخ ہفتم ماہ شوال المکرم مطابق سوم ماہ اپریل سنین صدر صاحبزادہ محمد عبدالحفیظ خانصاحب خلف اکبر حضور انور جو بمقام بنارس بنابر قدمبوسی جد امجد خود تشریف لے گئے تھے نہضت فرماے دارالریاست ہوئے۔ اسی تاریخ ٹھاکر رگھناتھ سنگہ ٹھکانہ دار جیپور نے حضور مین حاضر ہوکر ایک اشرفی نذر کی اور پانچ روپیہ نچھاور رکئے تعظیم نہین دی گئی۔ اسی تاریخ اسید مل و سری مل بغرض سلام سرکار مین حاضر ہوئے بھاگ مل خزانچی صدر بھی ساتھ تھا۔ ایک اشرفی نذر کی اور پانچ روپیہ نچھاور رکئے اور سری مل اور بھاگ مل خزانچی نے پانچ پانچ روپیہ نذر کئے۔ بتاریخ دوازدہم ماہ اپریل سنہ ۱۸۹۵ع ٹھاکر رگھناتھ سنگہ واسطے رخصت کے حضور مین حاضر ہوے دربار نے خلعت حسب تفصیل ذیل عطا فرمایا۔ دوشالہ یک مندیل یک سیلہ یک کمخواب یکی[n] بوقت رخصت ٹھاکر نے چار روپیہ نذر کئے وہ قبول ہوئے علاوہ خلعت کے سرکار والا نے ایک تمانگہ اور ایک تلوار مع پیٹی کے عطا فرمائی۔ اسی ایام مین کپتان سی۔ ایچ پریچارڈ صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ فائز ریاست ہذا ہوئے اور بتاریخ دوازدہم ماہ مذکور چھاؤنی دیولی کو واپس تشریف لے گئے اسی ایام مین نور چشم فرزند دلبند دولت انگلشیہ نواب محمد حامد علی خانصاحب بہادر والی ریاست رامپور کو منجانب گورنمنٹ آنریری کپتان کا درجہ عطا ہوا۔ بتاریخ ہیجدہم ماہ شوال المکرم مطابق پانزدہم ماہ اپریل سنین صدر کپتان سی ایچ پریچارڈ صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک چھاؤنی دیولی سے فائز ریاست ہوئے مشایعت و اتواپ سلامی بدستور عمل مین آئی۔ بتاریخ بست و یکم ماہ شوال مطابق ہیجدہم ماہ اپریل سنین صدر صاحب بہادر موصوف تشریف فرمائے کوہ آبو ہوئے۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ شوال المکرم مطابق بست و دوم ماہ اپریل سنین صدر بیوم دوشنبہ پانچ بجے دن کے حضرت وزیر اعظم بالقابہ مع بابو داموردراس اسسٹنٹ خزینہ و منشی چنی لال اسسٹنٹ نیابت صیغۂ مال براہ سوائی جیپور کوہ آبو کو تشریف لے گئے۔ بتاریخ سوم ماہ ذیقعدہ مطابق بست و نہم ماہ اپریل سنین صدر منشی محمد فصیح اللہ صاحب عہدۂ نائب میر منشی گری ریاست پر مامور ہوئے چنانچہ نقل پروانۂ حضوری موسومہ منشی صاحب درج ذیل ہے۔ شرافت پناہ نجابت دستگاہ منشی محمد فصیح اللہ بعافیت باشند۔ بعد

سلام مسنون واضح باد در ینولا بوا دید لیاقت وہوشمندی وحسن کارکردگی تمہاری کے ازراہ مراحم تفضلات وبنظر پرورش و
پرواخت تنکواہ پر عہدہ نائب میر منشی دفتر دار الانشا تقرر کیا گیا لازم ہے کہ کار متعلقہ اپنے کو بکمال دیانت وہوشیاری وسرگرمی
انجام دیکر سرمایہ رضامندی وخوشنودی مزاج معلای حضور رمابدولت حاصل کرتے رہو المرقوم ۳ ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ مطابق ۲۹
اپریل ۱۸۹۵ء بموجب حکم حضور پرنور دام اقبالہ شقہ ناصیہ عرضی حافظ محمد حسین میر منشی دار الانشا دربار ٹونک۔ بقلم محمد منیر خان اہلمد

بتاریخ پنجم ماہ مئی ۱۸۹۵ء حضرت وزیر اعظم بالقابہ کوہ آبو سے فائز ریاست ہذا ہوئے۔ بار دوم نہضت فرمای کوہ آبو ہوئے۔
بتاریخ نوزدہم ماہ مئی ۱۸۹۵ء صاحبزادہ نصیر الدین حیدر خان خلف نواب زین العابدین خان حضور کے سلام کو حاضر ہوئے
سرکار والا سے بتفصیل ذیل خلعت عطا ہوا۔ دوشالہ یک سیلہ سفید یک مندیل یک کمخواب یک تھان دوشالہ سفید یک
تھان چکن دو مالای مروارید۔ شمشیر وسپر۔ بتاریخ بست ویکم ماہ مئی سنہ صدر حضرت وزارت مآب برسم مشایعت کپتان
سی ایچ پریچارڈ صاحب بہادر سابق اجنٹ ریاست ٹونک کوہ آبو سے بمبئی کو تشریف لے گئے۔ بتاریخ بست وپنجم ماہ مئی
تقریب سالگرہ ملکہ معظمہ بعرض وقوع آئی قریب پانچ بجے شام کے دربار میں بتفصیل ذیل سردار واہل کار حاضر تھے
صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خانصاحب برادر نائب صاحب بہادر۔ صاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب سطوت جنگ صاحبزادہ
محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ۔ صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر مظفر جنگ۔ صاحبزادہ محمد عبد الوہاب خانصاحب
بہادر صفدر جنگ۔ صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ۔ صاحبزادہ علی محمد خانصاحب۔ صاحبزادہ ہدایت اللہ
خانصاحب۔ صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان خلف صاحبزادہ صاحب بہادر فتح جنگ۔ صاحبزادہ عبد الغفار خان۔ صاحبزادہ
محمد خان۔ صاحبزادہ عبد الغفور خان۔ صاحبزادہ حفیظ اللہ خان۔ صاحبزادہ نور الدین خان۔ صاحبزادہ محمد ایوب خان صاحبزادہ
غلام غوث خان۔ بخشی الملک بہادر۔ سید محمد حسین میر منشی دربار۔ مولوی ارشاد حسین خان۔ شیخ فیض احمد پیشکار نظامت ٹونک
سریکشن سررشتہ دار نیابت۔ لالہ ہنومان پرشاد سید ریاض الحسن ناظم عدالت دیوانی۔ عبد العلی خان اسسٹنٹ۔ نتھمل منیب سیٹھان
رنکلام۔ سید حسن احمد وکیل۔ زبر چند منیب۔ جاگمل خزانچی۔ منشی سید عبد الرحیم پرائیوٹ سکرٹری دربار۔ کرنیل عبد الرزاق خان
مولوی عبد الرحمن۔ سید ظہیر الدین۔ حکیم برکات احمد۔ حکیم ابرار احمد۔ رحیم اللہ خان۔ شیخ محمد نذیر۔ منشی عبد اللہ خان۔ بتاریخ
ششم ماہ جون سنہ صدر کپتان بیل صاحب بہادر انچارج پولٹیکل اجنٹ آٹھ بجے دن کے چھاؤنی دیولی سے ریاست
ہذا میں تشریف لا کر بتاریخ ہشتم ماہ مذکور سنہ مذکور واپس تشریف لے گئے وقت فائزی و واپسی معمولی سلامی سر ہوئی

بتاریخ دہم ماہ جون سنہ صدر سات بجے شب کے حضرت وزیر اعظم بالقابہ سفر سے واپس تشریف لائے اس سفر مین جناب موصوف کا بمقامات مختلف - آبو - بمبئی - پونا - وغیرہ جانے کا اتفاق ہوا اسی سلسلہ مین بمقام جاورہ بتقریب ادای رسم تعزیت معتشم الدولہ نواب محمد اسمعیل خان بہادر مرحوم والی جاورہ تشریف فرما ہوئے ریاست جاورہ مین پہونچتے ہی دوسرے روز یکایک لقوہ کا اثر چہرۂ مبارک پر بجانب راست عارض ہوا بحالت سفر عین روارَوی کے موقع پر جو یہ مرض پیدا ہوا تو فوراً ڈاکٹر صاحب جاورہ معالج مقرر کیا گیا اور اسی حالت غیر مین مع ڈاکٹر صاحب روانہ ہو کر دار الخیر اجمیر مین تشریف لائے دار الخیر اجمیر مین سول سرجن ڈاکٹر صاحب سے رجوع بعلاج کیا گیا اور چار روز تک قیام رہا اس علاج سے کچھ کچھ افاقہ معلوم ہوا بعد ازان حضرت وزیر اعظم بالقابہ دار الخیر اجمیر سے مع ڈاکٹر مسلمان شیخ الٰہی بخش صاحب کے فائز ریاست ہوئے اسی ماہ مین حضور پرنور دام اقبالہ نے بنا بر انتظام ملکی ومالی پرگنات کا دورہ فرمایا اولاً پرگنہ چھبڑہ گوگور مین تشریف لے گئے بعد ازان پرگنہ مرونج مین رونق افروز ہوئے - پھر وہان سے ہفتہ عشرہ قیام فرما کر رونق افروز دار الریاست ہوئے اس دورہ مین حضور والا نے وہ کل ابتریان جو کہ پرگنات مذکورہ مین واقع تھین یک قلم دفع کردین اور رعایا و برایا پرگنات کو حضور والا کے عدل نوشیروانی سے بہت بڑا فائدہ ہوا اور صورت تحقیقات غبن وغیرہ باحسن وجوہ عمل مین آئی اسی ایام مین جشن سالگرہ حضوری بصد تزک واحتشام اور شان وشوکت مالا کلام بمعرض ظہور آیا مولف نے اس تقریب راحت قریب مین یہ قصیدہ کہا ؎

قصیدہ

ای از جمال روشن تو نور آفتاب
صبح از خط شعاع کند سطر آفتاب

در عہد تو بجاست بنازد اگر جہان
ہرگز نیافت رتبۂ یک اختر آفتاب

خندد اگر سحر گل خورشید باغ تو
انجا رسد برتبۂ خشتِ زر آفتاب

دامر و نہی تو چو سلیمان بود جہان
پیش رخت نہ ذرہ بود کمتر آفتاب

اقبال تو کشادہ جبین ہمچو صبح عیش
طالع شدست چو تو درین کشور آفتاب

گسترد ۂ تو خوان کرم ہین آن چنان
ماند نہ این فروغ تجلی در آفتاب

تا صبح خواند خطبۂ میری بنام تو
باشد ترا نگین سر انگشتر آفتاب

بر صفحۂ کہ وصف جمالت رقم کنند
یک نیزہ دار جاہ تو در لشکر آفتاب

بر آسمان قدر تو در عالم وجود
کز صبح لطف تست نمک پرور آفتاب

شان عمارت تو اگر بست گرد چشم
بنہاد بر چہار فلک منبر آفتاب

در محفل تو از پے چشم بد حسود

ہر ذرہ چون سپند شود مجمر آفتاب
در گلشن تو صبح بہاری شگوفہ ایست
آن را بجای طرہ نہد بر سر آفتاب
گلگون کند بخون جگر چہرہ چون شفق
نامی دمد بگلشن نیلوفر آفتاب

این چراغ دولت تست از ہوای دہر
بر شاخ اوست بلبل زرین پر آفتاب
طبع تو گر بادہ کند میل وقت صبح
بر دشمنت سحر چو کشد خنجر آفتاب
ماند بر آستان تو شب ماہ پاسبان

اندیشہ گر کند بدل از صر آفتاب
از نقش پای تو شگفد گر بباغ گل
معج ہوا شراب شود ساغر آفتاب
ہر ذرہ در دعای تو ذاکر بود مدام
باشد مطیع تو فلک و چاکر آفتاب

مہر سپہر برتری و ذرہ آبروست
لازم شدست ذرہ نوازی بر آفتاب

اسی سال مین جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب حضور انور کے ماموں نے کوٹھی عمدہ روبرو سے مکان خود تعمیر فرمائی چنانچہ اوس کوٹھی کی تاریخ حضرت اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

فرمود بنا خان فلک رتبہ وجاہ
کز نام محمد شدہ مشہور جہانے
از شان مکین ست بآفاق نشانے

قصرے چہ خوش اسلوب زہی رفعت و شوکت
ہاتف پی تاریخ اسد از سر افلاک
بر گفت کہ خوش قطع و دلچسپ مکانے
۱۲ھ ۱۳

اسی سال مین بشکوی صاحبزادہ صاحب موصوف فرزند ارجمند تولد ہوا اور سامہ میان نام رکھا گیا۔ اسی سال مین بشکوی صاحبزادہ محمد احسان اللہ خانصاحب فرزند سعادتمند تولد ہوا اسم تاریخی محمد اکتفار اللہ خان رکھا گیا۔ بتاریخ چہارم ماہ جون سنہ صدر صاحبزادہ محمد عبد العلیم خانصاحب اسسٹنٹ ریونیو افیسر صاحب بہادر بنابر دورہ دیہات ریاست ٹونک تشریف فرما ہوئے اسی ایام مین لالہ کلیان رائے سابق منصف پڑاوہ پیشکاری مال پرگنہ موصوف پر تبدیل ہوئے اور حافظ عبد القادر سابق نائب ناظم عدالت دیوانی صدر بعہدہ منصفی پڑاوہ مامور ہوئے اور منشی حسام الدین سابق پیشکار فوجداری پرگنہ سرونج پیشکاری فوجداری پرگنہ پڑاوہ پر مقرر ہوئے اور مرزا واجد علی بیگ سابق وکیل آگرہ وکالت رزیڈنسی میواڑ پر متعین فرمائے گئے بتاریخ ششم ماہ جون سنہ صدر کپتان جی۔ ای۔ بیل صاحب قائم مقام اجنٹ دیولی ساڑھے آٹھ بجے دن کے ٹونک مین داخل ہوئے حسب الحکم حضوری اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ، وصاحبزادہ محمد عبد العلیم خانصاحب پیشوائی کو موضع بارہ تک تشریف لے گئے پھر صاحب اجنٹ بہادر ساڑھے پانچ بجے سرکار کی ملاقات کو نظر باغ مین تشریف لائے صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خانصاحب کپتان توپخانہ وصاحبزادہ محمد عبد الغفور خانصاحب لینے کو گئے بعدہ صاحب اجنٹ بہادر نے وارالشفا خانہ و اسپتال و جیل کو ملاحظہ کیا حضور والا کی طبیعت فیض طویت ناساز تھی

اس لئے پیشوائی اور بازدید کی ملاقات نہوئی صرف تخلیہ کی ملاقات بمعرض ظہور آئی دربار مین کوئی سردار اور اہلکار نہ تھا
بتاریخ ہشتم ماہ جون سنہ صاحب ایجنٹ بہادر دیولی گئے سلامی سر ہوئی بتاریخ چہاردہم ماہ جون سنہ صدر صاحبزادہ غازی الدین حیدر
خان خلف نواب زین العابدین خان صاحب حضور مین سلام کو آئے خلعت حسب تفصیل سرکار سے عطا ہوا۔ دو شالہ سرخ یک
سیلہ سفید یک مندیل سفید یک کمخواب یک تھان دوشالہ سیاہ یک چکن دو تھان مالای مروارید یک سپر و شمشیر

بتاریخ شانزدہم ماہ جون ۱۸۹۵ع تقریب جشن سالگرہ حضور انور بعد توزک و احتشام باجتماع اہل خاندان و اہل کاران ریاست
بمعرض ظہور آیا سلامی توپین سر ہوئین کہانا کھلایا گیا۔ اس تقریب فرحت قریب مین مولف نے یہ قصیدہ پیش کیا ہے

خرمی امسال می بارد ز بام آسمان
ہمچو گل بسیار خندان و شگفتہ کامران
صد کلاہ قاقم برف از سر کہسار برد
رنگ عشرت می چکد از نغمہ ہای بلبلان
صفحۂ گلزار را نشو و نمائی تازہ داد
پیرہن بر تن ز استبرق قبای پرنیان
دور دور راحت و بزم بزم خوشدلی
صبحدم شد صندلی رنگے دوچارم ناگہان
این خبر تا حال در گوش تو شاید رہ نیافت
زین کمندے می توانی کرد قصد آسمان
گر تو میخواہی شوی بر مقصد خود کامیاب
بر در والای او دار التماس دار بان
پیش جود او بود حاتم یکے دریوزہ گر
شیر میدان شجاعت ہست منصور زمان

بر چنین آثار ہر یک فرح دارد در جہان
غنچۂ خاطر شگفت و خار غم شد بر طرف
چون بزک شد تابش خورشید در لیغاد دان
ابر آسائش ہجوم آورد بر صحن چمن
در خیابانہا کشید جدول آب روان
نرگس مستانہ دارد آن پریوش ساقی
عیش گردید آشکارا و رو محنت نہان
از سر الطاف با من گفت کے شوریدہ حال
یافتہ نظم دگر مستحسن ارکان جہان
چند نقد معنی آفرین در دہر کے پیدا شود
گوہر نطق فشان در مدح آقای جہان
ہر غلامش رستم و سہراب و محراب جری
معدن اخلاق و دنیای ہمت گردون مکان
چون شنیدم من از این مژدہ باچندین نشاط

بہمن و دے رفت و آمد شاہد اردی بہشت
لشکر باد بہار آورد نصرت بر خزان
تازہ و تر سبز و ریان گشتہ باغ روزگار
از ترشح بست ہر سو نقش مثل سایبان
نونہالان چمن از برگ و بر پوشیدہ اند
در قدح از شیشہ می ریزد شراب ارغوان
چون کشودم من خمار آلودہ چشم از زور در
تا کجا غافل توانی خفت در خواب گران
در سخن بسیار فکر تو رسا افتادہ است
با زبان تو نمی ماند زبان شاعران
آنکہ ابراہیم خان اسمش تخلص دان خلیل
ہر یکے پیل دمان و ہر یکے شیر ژیان
منبع احسان و دریای کرم در سخا
مطلع روشن مرا آمد بوصفش بر زبان

مطلع ثانی

ای کفِ گوهر فشانت آبروی بحر و کان
همچو سایه در قفای تو بود دولت دوان

حکم تو جاریست همچو باد بر هر بحر و بر
بست در جائیکه بازِ همتِ تو آشیان

مثل تو در پرورِ دهر گزنه کان دریچ قرن
ملک از تو در حمایت خلق از تو در امان

دولت از تو مایه دار و چتر از تو سایه دار
در عدالت از تو گردد منفعل نوشیروان

تیغ جوهر دار تو بران چنان افتاده است
زیبد از قوسِ قزح در قبضهٔ وسنت کمان

رشحهٔ الطافِ تو کم نیست از آبِ حیات
هر طرف رفت ست در پروانه گان این داستان

هر سپاهیِ تو از بهرِ عدو گردن شکن
چون خرامد گل دماند نقشِ پالش بیگمان

با شکوهِ فیلِ تو کے آسمان گردد عدیل
وقتِ رفتن از نسیمِ صبح چابک تر روان

تقویتِ اسلام را دادی شکستی پشتِ کفر
بشکنم نرخ طبرزد در میانِ مصریان

از سحابِ فضلِ تو سرسبز شد هندوستان
نیزه بردارِ تو کسری با هزاران کر و فر

مهرِ تو پنهانست همچو روح در هر جرم جان
از تو آید شهسواری و عنان داری بسے

مثل تو گردون نه اختر آورد در صد قران
ملک داری ملک گیری ملک بخشی کار تست

کرسی از تو پایه دار و مسند از تو زرفشان
خنجر تو عقربست و نیزه تو اژدها

احتیاج او را نیاید گاه بر سنگِ فسان
کاو را لطفِ تو بسازد قوی مانندِ کوه

مردگان را می دهی تو زندگیٔ جاودان
از نهیب دست و از بازوی سردارانِ تو

هر یکے شیر ژیان و هر یکے پیلِ دمان
شحهٔ او آب سازد زهرهٔ شیرِ اجم

بر زمین از هیبتِ او می هراسد آسمان
چون نگین بنشاند نقش نامداری نامِ تو

رایتِ دین ساختی برپا تو چون صاحبقران
کن دعای آبرو حق میکند او را قبول

آفتاب آسا بهر جائیکه رخ می آوری
جام دارِ بزمِ تو جمشید با این عز و شان

طاقتِ پروانه هرگز نیست در سیمرغ و هم
توسنِ ایام می باشد ترا در زیرِ ران

عقل از تو با فضیلت فضل از تو با شکوه
از تو آرائش گرفته جمله سامانِ جهان

در سخاوت از تو ذکرِ حاتمِ طی - طی شود
تیغ تو جوشن شگاف و توپِ تو کشورستان

تیرِ تو کم نیست در پرواز از تیرِ شهاب
کوه را قهرِ تو گرداند چو کاه ناتوان

دودمانِ سلطنت از شمعِ تو روشن بود
شد بلند از لشکرِ اعدای دین آه و فغان

غاشیه بردارِ گلگونِ اسپ تو جوشِ نوبهار
نعل در آتش بود از تیزیش برقِ جهان

وقتِ بنشستن چو کوه و ابر در برخاستن
تا دکن از تو بنگ و از هندوستان تا اصفهان

طوطیِ هندم که از شیرین مقالیهای خود
بسکه از نامِ خدا تاثیر داری در زبان

تا زمین و آسمان ماند تو مانی برقرار
تا که جان باشد تو باشی کارفرمائی جهان

بتاریخ بست و هفتم ماهِ جون ۱۹۰۵ء روز پنجشنبه بشکوی صاحبزاده محمد عبد الحفیظ خانصاحب خلف اکبر حضور پرنور دام اقباله فرزند ارجمند

تولد ہوا۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ مذکور پانچ بجے صاحبزادی صاحبہ حضور انور نے بعمر دہ سالہ بامراض چند در چند انتقال کیا۔
بتاریخ ششم ماہ جولائی سنہ صدر سیٹھ امیدمل دار الخیر اجمیر سے فائز ٹونک ہوئے۔ کپتان عبد العلیخان مع پنج سواران رسالہ
ویک چوبدار صاحبزادہ محمد اسحاق خان بہادر سطوت جنگ کے باغ تک گئے۔ بتاریخ ہفتم ماہ مذکور سنہ صدر کپتان بیل صاحب
بہادر ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک فائز دار الریاست ہوئے پیشوائی نہین ہوئی صرف سید احمد وکیل موضع باڑہ تک گئے سلامی
کی توپین سر ہوئین۔ پانچ بجے دن کے سرکار والا نبلہ بنابر ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر تشریف لے گئے کوئی سرداران و اہلکاران
ریاست سے موجود نہ تھا بطور پنچ کے ملاقات ہوئی۔ بتاریخ ہشتم ماہ جولائی سنہ صدر صاحب ایجنٹ بہادر بنابر ملاقات
حضور والا نظر باغ مین تشریف لائے کوئی سرداران و اہلکاران ریاست سے نہ تھا تخلیہ کی ملاقات ہوئی۔ بتاریخ
نہم ماہ جولائی سنہ صدر صاحب ایجنٹ بہادر ٹونک سے دیولی گئے سلامی کی توپین سر ہوئین۔ اسی تاریخ سیٹھ
امیدمل حضور مین سلام کو حاضر ہوئے۔ پانچ روپیہ نذر اور دو روپیہ نچھاور کئے اور دیبی پرشاد ملازم انگریزی علاقہ
پولیس ہمراہی سیٹھ صاحب نے دو روپیہ نذر کئے کچھ تعظیم وغیرہ نہوئی۔ بتاریخ بست و نہم ماہ جولائی سنہ صدر
محمد افتخار علیخان ولیعہد رئیس جاورہ بجائے والد مرحوم مسند نشین ریاست جاورہ ہوئے۔

واقعہ عظیم و حادثہ جسیم انتقال پرملال و ارتحال سراپا کمال حضرت یمین الدولہ وزیر الملک نواب
محمد علیخان بہادر صولت جنگ فرمان روای دار الاسلام محمود آباد عرف ٹونک۔
حضور مغفور کی بیدار مغزی۔ اولو العزمی۔ دینداری۔ پرہیزگاری۔ سخاوت۔ شجاعت وغیرہم ایسے معروف و
مشہور صفات ہین جن سے عموماً اہل ملک اور خصوصاً اہل ٹونک زیادہ تر واقف ہین۔ اور کیون نہو۔ کہ حضور جنت
آرامگاہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر شمشیر جنگ کے پوتے جنکی تہور و شجاعت کے واقعات اور حضور فردوس
منزلت حضرت وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ کے برگزیدہ صفات زبان زد کائنات
ہین اگر حضرات مرحومین کے ذات ستودہ صفات کو جامع حسنات دارین کہا جائے تو کوئی بیجا مبالغہ یا ناجائز
تعلّی پر محمول نہین ہوسکتا۔ حضور مغفور حضرت نواب یمین الدولہ بہادر کی تاریخ ولادت پانزدہم ماہ رجب
المرجب سنہ ۱۲۴۵ ہجری ہے چنانچہ اس سجع تاریخی سے سال ولادت ظاہر ہوتا ہے۔ خبر دار رجال محمد علی
حضور پُر نور بتاریخ چہاردہم ماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۸۱ ہجری مین جبکہ سن مبارک ۳۲ سال کا تھا مسند نشین ریاست ۱۲۸۱ھ ہوئے

اور تین سال آٹھ ماہ تک مسند ریاست پر متمکن رہے بعد ازان حسب تجویز گورنمنٹ آف انڈیا مسکن پذیر شہر بنارس
ہوئے اسکے جملہ اجمال کی کیفیت بدین منوال ہے کہ بتاریخ بست وسوم ماہ شعبان المعظم ۱۲۸۴ھ ہجری مطابق بستم ماہ
اگست ۱۸۶۷ء خریطۂ صاحب اجنٹ بہادر راجپوتانہ ٹونک حسب تجویز صاحب کلان بہادر دربارۂ معزولی حضرت نواب غفران مآب
بجرم کشش ٹہاکران لاوہ و اجازت مسند نشینی خلف اکبر یعنی حضرت نواب امین الدولہ وزیر الملک حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر
صولت جنگ صادر ہوا۔ حضرت نواب یمین الدولہ بہادر نے بمجرد اطلاع حکم گورنمنٹ عالیہ قیصرۂ ہند حسب تجویز صاحبان انگریز
اپنے خلف اکبر اقبال مظہر کو مسند نشین فرمایا۔ بتاریخ بست ونہم ماہ شعبان المعظم ۱۲۸۴ھ ہجری مطابق بست وششم ماہ اگست ۱۸۶۷ء
حضرت یمین الدولہ بہادر بتجویز صاحبان انگریز راہی بلدۂ بنارس ہوئے چنانچہ مولف نے قطعۂ تاریخ معزولی نواب غفران مآب
یون موزون کیا ؎ یمین الدولہ۔ اہل لاوہ۔ راکشت ۔۔ سزا این بود بہر شان سزاوار ۔۔ بآخر اہل لاوہ صورت گوی
فگندہ فرق خود بر پای زنہار ۔۔ مگر حسب رضای قیصر ہند ۔۔ رئیس ٹونک شد از کار بیکار ۔۔ بنارس را گزیدہ بہر مسکن
بجای خود پسر را کرد مختار ۔۔ اگر پرسد کسے تاریخ شبخون ۔۔ بگوای آبرو۔ خون تبہ کار۔ حضور مغفور کا تیس سال تک بنارس مین
۱۲۹۴ھ
قیام رہا اس قیام کی مدت مین بڑے بڑے کام رفاہ عام وانتفاع عوام جاری فرمائے۔ ایک عالیشان مسجد پچاس ساٹھ ہزار
روپیہ کی لاگت سے بنوائی مدرسۂ علوم اسلامیہ کی بناڈالی مدرسین لائق کو معقول تنخواہ کے ملازم رکھے طلبا کے وظیفے مقرر
فرمائے شبانہ روز علما کی صحبت اہل علم سے رغبت کتب دینیہ کا شوق تھا احسن قال الرسول کا ذوق پیرامون خاطر عاطر تھا
اکثر عمدہ عمدہ کتب دینیہ مفید عام تصنیف فرمائین اور ہزار ہا روپیہ کے صرفہ سے چہپوائین اور بغرض حصول ثواب عقبیٰ غربا و طلبا
اور ہر ایک اہل طلب کو مفت جلدین تقسیم کین۔ ترجمہ صحیح بخاری شریف۔ قرۃ العیون۔ حلیہ شریف وغیرہ مشہور تالیفات حضور
مغفور کی دریادلی وکریم النفسی سے شہر بنارس کے تجار۔ ساہوکار۔ دوکاندار ہر قسم کے اہل حرفہ بہرہ کافی پاتے تھے اور آپکے
وجود باجود کو اپنے کارخانونکی رونق کا ذریعہ سمجھتے تھے آپ ہی کی ذات فیض آیات کی برکات کا وسیلہ تہا کہ شہر سے فاصلۂ بعیدہ
پر کوٹھی اقامت گاہ کے گرد وپیش ایک وسیع آبادی ڈہائی سو تین سو آدمی کی جہان پہلے سوا چٹیل میدان کے کچھ بھی نظر نہ آتا تھا
ہوگئی تھی اور یہ جگہہ حضور مغفور کے قدم میمنت لزوم کی برکات سے ایک اسلامی شوکت کا دلفریب منظر بنی ہوئی تھی۔ الحمدللہ
حضور مغفور کو ایک عرصہ سے ہچکی کا دورہ ہوا کرتا تہا کہ دم رک جاتا تہا بیہوشی طاری ہوجاتی تھی غذا مطلقاً چھوٹ جاتی تھی
مرض الموت مین ایک ہفتہ پہلے سے ہچکی کا دورہ شروع ہوا اس دورہ سے ہنوز فرصت نہوئی تھی کہ تخمہ کا عارضہ عارض

ہوا اس مرض محنت کی اطلاع پر صاحب کمشنر بہادر بنارس برسم عیادت کوٹھی پر تشریف لائے۔ بتاریخ دوازدہم ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۱۳ ہجری مطابق چہارم ماہ اگست سنہ ۱۸۹۵ ع کو بنارس سے تار اطلاعی بنام حضور پر نور دام اقبالہ دار الریاست مین آیا اوسی روز حسب الحکم حضوری صاحبزادہ محمد عبد الوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ و صاحبزادہ محمد عبد الحمید خانصاحب برادران حضور پر نور بجانب بنارس روانہ ہوئے۔ صاحبزادگان موصوف کے پہونچنے کے بعد بتاریخ شانزدہم ماہ صفر المظفر سنہ صدر مطابق نہم ماہ اگست سنہ مذکور شب جمعہ کو تین بجے حضرت یمین الدولہ بہادر نے بعارضۂ مذکور داعی اجل کو لبیک کہا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اس تاریخ تک بموجب صحیح حساب کے عمر شریف شصت و چہار سال و ہفت ماہ و دو روز کی ہوئی۔ یوم جمعہ کو مراسم تجہیز و تکفین عمل مین آئے صاحب کمشنر بہادر اور شہر کے امرا و رؤسا و ساہوکاران و تجار وغیرہ شریک تعزیت ہوئے حسب وصیت مزار مبارک مسجد حضوری مین تیار ہوا۔ اور میت کو دفن کیا گیا۔ بتاریخ ہفدہم ماہ صفر المظفر مطابق دہم ماہ اگست سنین صدر تار اطلاعی دار الریاست مین آیا ماتم عظیم محلات مین برپا ہوا۔ تین روز تک بازار مین ہڑتال رہی دفاتر سرکاری مین تعطیل و نوبت نوازی و قواعد فوجی موقوف ہوئی عمال پرگنات کے نام بھی یہی حکم بذریعۂ تار نافذ ہوئے محکمۂ اجنٹی و رزیڈنسی مین تار اطلاعی بھیجے گئے خیرات و صدقات وغیرہ حسب آئین اہل اسلام عمل مین آئے۔ اور ختم قرآن شریف کا پورا اہتمام کیا گیا۔ محکمۂ اجنٹی و رزیڈنسی و حکام یورپین [illegible] اور والیان ملک کی طرف سے تار و چٹھیات و خرائط تعزیت آئے حضور والا کو اپنے قبلہ گاہ غفران پناہ کے انتقال کا [illegible] صدمۂ عظیم ہوا کہ اوسکی تفصیل احاطۂ تحریر و تقریر سے منزہ و مبرا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور مغفور کو [illegible] جوار رحمت مین جگہہ دے اور بندگان حضور لامع النور کو صبر و شکیبائی عطا فرمائے۔

تاریخ وفات حضور مغفور من نتائج افکار جناب مولوی مفتی محمد نور الحق صاحب خستہ یہ ہے ؎

منکہ ریزم اشک خونین دمبدم ۔ سینہ افگارم نغمے دارم چہ غم
رحلت نواب زین محنت سرا ۔ آن یمین نوک رسا افزای جم
از امیر الدولہ در گیتی ستمر ۔ از وزیر الدولہ در عالم علم
صورتش آئینۂ حسن ازل ۔ سیرتش گنجینۂ لطف قدم
مخزن اسرار دانش مظہر او ۔ نطق او مفتاح ابواب حکم
عالم عامل امیر دادگر ۔ اہل ایمان را امام محترم
سرفراز دین و ہر دیندار نیز ۔ قدردان علم و اہل علم ہم
سائلان را فتح باب مشکلات ۔ طالبان را گنج دینار و درم
آن یمین الدولہ کش دولت کنیز ۔ آن وزیر الملک ملکش از خدم
برترین نواب فرخندہ خطاب ۔ یادگار سرفرازان عجم
آن محمد نام و ہمنام علی ۔ خان والاشان باقبال و حشم
آن بہادر مرد میدان وغا ۔ نرہ شیرش بود از روباہ کم

۱

سوکت جنگش بہ ندا یکہ بود	دشمنش از زخم نا خوردہ دژم	رفت و ماند از دست خیرش یادگار	در جہان صد گونہ احسان و کرم
مسجد و مہمانسرای و مدرسہ	نامہ ہای دین و دانش بیش و کم	چاہ و مسجد نیز چاہ و والدین	کرد یم جودش بود یک قطرہ یم
وانکہ رفت و خیر جاری ماند ازو	نیست ہرگز ہستی او را عدم	کرد پی او تا بگردد آسمان	نام نیکش زندہ سازد دم بدم
اہل ٹونک از ماتمش او دلفگار	سینہ ریش اہل بنارس زین الم	خستہ فکر سال نقش مینمود	گفت ہاتف۔ حاکم باغ ارم ۱۳۱۴ھ

قطعہ تاریخ حضور مغفور از نتائج افکار نواب محمد سلیمان خان صاحب بہادر اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی

یمین الدولہ نواب فلک جاہ	ہوئے رونق دہ ملک عدم حیف	اسد ہاتف یہ بولا از پی سال	ملی خلد برین جاگیر میں لب

قطعہ تاریخ حضور مغفور از نتائج افکار حافظ محمد سلیمان خان صاحب مسکین خلف محمد امان خان رسالہ دار مرحوم ساکن عسکر فیروزی

گشت این حادثہ در ٹونک چنان	کس ندیدہ نہ شنیدہ در خواب	یعنی نواب یمین الدولہ	عازم ملک بقا گشت شتاب
مرد و زن نالہ و فریاد کنند	چہ ملازم چہ اقارب احباب	فکر کردم چو بسال رحلت	ملہم غیب بمن کرد خطاب
	از سر آہ بگو ای مسکین	داخل خلد برین شد نواب ۱۳۱۹ھ	

بتاریخ بست و پنجم ماہ اگست ۱۹۰۵ء کپتان آر ۔سی ۔برکلی صاحب اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک نو بجے دن کے فائز دار الریاست ہوئے پیشوائی نہوئی صرف سید حسن احمد وکیل لینے کو گئے ۔ ہنگام فائزی صاحب موصوف سلامی کی توپین سر ہوئیں ۔ بتاریخ بست و ششم ماہ اگست صدر صاحب اجنٹ بہادر بنا بر ملاقات حضور انور نظر باغ مین آئے ۔ حضرت وزیر اعظم بالقابہ و صاحبزادہ محمود خان بہادر تہور جنگ و صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ موجود تھے ۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر بنا بر ملاحظہ جیل خانہ و سلح خانہ تشریف لے گئے نائب صاحب بہادر ہمراہ تھے ۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر نے اسکول ریاست کو معائنہ فرمایا ۔ مرزا محمد علیخان صاحب ممبر کونسل و حسن مرزا خان صاحب پرنسپل موجود تھے بعد ازان عدالت دیوانی و فوجداری کا معائنہ کیا ۔ بتاریخ بست و نہم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب بہادر موصوف حضور والا کی ملاقات کو آئے یہ ملاقات تخلیہ کی تہی کوئی سرداران و اہل کاران ریاست سے موجود نہ تہا بعد عطر و پان کے صاحب اجنٹ بہادر رخصت ہوئے ۔ بتاریخ سی ام ماہ اگست سنہ صدر صاحبزادہ محمد اسحاق خان بہادر سطوت جنگ و صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ و صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان بہادر مظفر جنگ و صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ و خانصاحب

محمد نجیب خان ممبر کونسل بینٹہ جوڈیشل حسب الطلب صاحب موصوف بنگلہ پر تشریف لے گئے۔ بڑی خوشی کی بات ہے
کہ حضرت وزیر اعظم بالقابہ نے جو قریب سہ ماہ سے مرض لقوہ میں مبتلا تھے جسکا ناموزون اثر چہرۂ مبارک پر بجانب راست
نمایان تھا بتاریخ بست و سوم ماہ اگست سنہ صدر یوم جمعہ وقت عصر غسل صحت فرمایا۔ اول سے آخر تک علاج خان بہادر
ڈاکٹر شیخ الٰہی بخش اجمیری کارہا حضرت وزیر اعظم بالقابہ نے بصلۂ حسن معالجہ ڈاکٹر صاحب موصوف کو خلعت فاخرہ سات
پارچہ کا مع زر نقد کثیر التعداد کے عطا فرمایا۔ اوسی روز مساکین کو کھانا کھلایا گیا۔ اور زر نقد فقرا کو تقسیم کیا گیا۔ حضر اسد لکھنوی نے
کیا خوب قطعۂ تاریخ غسل صحت فرمایا ہے ؎ غسل صحت نمود فخر الملک ؛ گشت ازین مژدہ عالمی دلشاد
این اسد گفت از پی تاریخ ؛ حق تعالیٰ نگاہ دار تو باد ۱۳۱۲ھ۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ اگست سنہ صدر آٹھ بجے دن کے
کپتان آر۔ سی۔ برکل صاحب بہادر انچارج پولٹیکل اجنٹ فائز دار الریاست ہوئے توپین سلامی کی سر ہوئین۔
بتاریخ بست و ششم ماہ مرقوم الصدر صاحب بہادر بتقریب تعزیت حضور مغفور نواب محمد علیخان بہادر صولتجنگ نظر باغ
کی کوٹھی مین تشریف لائے بتاریخ بست و دوم ماہ ربیع الاول ۱۳۱۲ ہجری روز شنبہ محفل میلاد شریف کا آغاز ہوا
تفصیل اس اجمال کی اس طرح ہے کہ میدان قلعہ معلی مین پیش دروازہ کوٹھی نظر باغ قریبا دو سو فٹ مربع زمین
مین ایک احاطہ قائم کیا گیا۔ اول مین چار سمت آہنی ستونون کی بڑی بڑی لال ٹینین قطار در قطار نصب کی گئین۔
لال ٹینون کے ستون مین تین قطار روشنی کی باندہی گئین جسپر کنول روشنی کے بیچ رنگے برابر جمائے گئے چارون سمت
چار بلند دروازے آمد و رفت کیواسطے ترتیب کیے گئے جنپر قند مشڈ ہا ہوا تہا رنگارنگ کپڑے کی چھوٹی بڑی
بیرقین قائم کی گئی تہین اسکے بعد تخمیناً چھہ سات گز کے فاصلہ سے دوسرا احاطہ اسقدر فاصلہ چھوڑ کر تیسرا احاطہ قائم کیا گیا
تہا۔ ان دونون محیطون مین علاوہ لال ٹینون کی قطار کے روشنی کے گلاس اور ہانڈیان سفید اور رنگین شیشہ
کی سلسلہ وار قطار در قطار قائم کی گئین تہین۔ ان دونون احاطون مین چاندنی کا فرش کیا ہوا تہا کہ سامعین و تماشائی
جوق جوق آئین اور صف بصف بیٹھین وسط مین ایک وسیع اور بلند چبوترہ بنایا گیا تہا جسکو صدر مقام کہنا چاہیے اسپر شامیانہ
تانا گیا تہا۔ نیچے مکلف فرش بچہا ہوا تہا۔ اس خاص حصہ مین گذشتہ موقعون سے بہت زائد فرشی جہاڑ سبز و سرخ رنگ
برنگ شمع ہای مومی اور بیشمار شیشہ آلات کی نہایت دلفریب سجاوٹ تہی۔ اس موقع پر حضور انور دام اقبالہ بنفس نفیس
اور سرداران خاندان و معززان و اہل کاران و جاگیرداران کی نشست تہی اس چبوترہ کے وسط مین بلند جگہہ پر قاریان

میلاد شریف کی نشست تھی۔ ایسے برگزیدہ میلاد شریف کے پڑہنے کو دو شخص منتخب تعلیم یافتہ حضوری مامور فرمائے گئے یعنی سید سعید الدین احمد خلف اکبر فصیح الملک کپتان سید نور الدین احمد نثر خوان اور محمد شیر علیخان ملازم اردلی خاص حضوری نظم پڑہتے تھے۔ ان دونون صاحبون نے اپنے فرائض منصبی کو بآئین بہین و طرز خوشترین انجام دیا انکے سامنے جہاڑ فانوس شمع ہای کافوری روشن تہین لوبان کا بخور رہوتا جاتا تہا۔ اگر کی بتیان روشن تہین اور دوسرے عطریات کا اعلی اہتمام تہا۔ بالای سر خوشبودار پہولونکی چادر بعمدہ صنعت کے ساتہہ آویزان کیجاتی تہی۔ گرد و پیش ہار پہول اور انواع اقسام روح پرور خوشبوئین کام مین لائی جاتی تہین اور روشنی کی قطار کے متصل جا بجا پہولون کے ہار آویزان کئے گئے تہے جسکی خوشبو سے دماغ تمام اہل محفل کے معطر ہوتے تہے۔ اہل محفل کے واسطے عطر اور ہار کا خاص جدا اہتمام تہا صدر مقام پر چوبداران ہوشیار اور نیچے کی صفون مین جا بجا پولیس کے آدمی مستعد کار انتظام کیواسطے مامور تہے۔ غرض ایک عجیب بابرکت و پر رونق محفل منعقد ہوتی تہی جسکی خوبی و زیبائی کا اندازہ کچہہ دیکہنے ہی سے تعلق رکہتا ہے وہ کیفیت وہ لطف خاص وہ دلچسپی وہ محویت عام کا عالم بجز چشم دید طریقہ کے کسیطرح سے لکہنے مین نہین آسکتا شب تارین اوس مجموعی روشنی چراغان کا عالم۔ لال ٹینون گلاسون جہاڑ فانوسونکی پاکیزہ اور رنگ برنگ کی روشنی وہ دلفریب شان دکہا رہی تہی کہ سبحان اللہ۔ یہ محفل مبارک رات کے آٹہہ بجے سے دو بجے تک ہوتی تہی۔ بعد ختم جملہ حاضرین جلسہ کو شیرینی تقسیم کی جاتی تہی۔ گو اس تقسیم کیواسطے ذی عزت اور باسلیقہ مہتمم مقرر کئے گئے تہے لیکن بنظر مسرت و ارادت بعض موقع پر حضور انور بہ نفس نفیس ہی اس برکت خاص سے حصہ لیتے تہے۔ شیرینی کے اہتمام اور کیفیت تقسیم کے لئے ایک بیان طویل درکار ہے ادنی یہ ہے کہ ایک ایک روز مین سو سو من شیرینی پر نوبت پہونچتی تہی شرکاے محفل کے واسطے صلای عام تہا بلا قید روک ٹوک جسکا جی چاہے آئے اور سبکو نام بنام پوری کوشش اور تلاش سے شیرینی دیجاتی تہی ہجوم خلائق شائقین و سامعین و تماشائی مرد عورت طفل و پیر و مسلمان و ہندو کی یہ کثرت ہوتی تہی کہ بازار کا تو ذکر ہی کیا ہے سڑکون اور گذرگاہون پر تل رکہنے کو جگہہ نہین ملتی تہی کاندہے سے کاندہا چہلتا تہا۔ غرض اسی شان و شوکت و حسن زینت سے پانچ روز متواتر مردانہ محافل منعقد رہین۔ بعد اختتام میلاد شریف ہشت کسان مفصلۂ ذیل کو سات سات پارچہ کا خلعت مع زر نقد علی قدر مراتب سرکار والا سے عطا ہوا اور چہٹے روز زنانہ محفل میلاد شریف منعقد ہوئی جس مین کل شہر کی مسلمان عورات ادنی و اعلی کو شریک ہونے کی اجازت دی گئی تہی۔ کوئی مرد اندر نہین جانے پاتا تہا۔ عورتین ہی مہتمم تہین۔ تفصیل اسما رجنکو پیشگاہ حضور والا سے خلعت و زر نقد عطا ہوا۔ مولانا امام الدین صاحب۔ مولوی عبد اللہ خانصاحب خلف خانصاحب محمد سکندر خان افغان

ایک

مولوی فضل حق صاحب - فصیح الملک کپتان سید نور الدین احمد صاحب - سید سعید الدین احمد صاحب - محمد شبیر علی خان ملازم اردلی خاص مولوی عبد الغفار خان صاحب ایم - سید محمد صغیر علی آ بہ دولت تاریخ ہذا - بتاریخ یکم ماہ ستمبر سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر جپارنی دیولی کو تشریف لے گئے سلامی کی توپین حسب معمول سر ہوئین - بتاریخ پنجم ماہ مذکور سنہ صدر صاحبزادہ محمد سعادت علی خان خلف حضور پرنور دام اقبالہٗ و صاحبزادہ محمد رضا الدین خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ جو ایک مدت سے بخدمت حضرت جد امجد مرحوم مغفور قیام گزین بنارس تھے مع مولانا محمد عبد اللہ صاحب پنجابی ساکن ٹونک جو صاحبزادگان موصوف کے استاد ہین فائز دار الریاست ہوئے - اسی ایام مین حسب الحکم حضور معدلت گستر دام اقبالہ جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خان صاحب بہادر مسعود جنگ و خان صاحب محمد رحیم اللہ خان افسر کارخانجات بنا بر تصفیہ جملہ امور مثل قرض و تنخواہ ملازمین حضرت نواب مغفرت مآب بمقام بنارس روانہ ہوئے - بتاریخ دوازدہم ماہ اکتوبر سنہ صدر مہاراجہ جسونت سنگہ بہادر والی جودھپور بیکنٹھ باشی ہوئے چونکہ فیمابین ہر دو ریاست قدیم سے اتحاد چلا آتا ہے بنا بر علیہ حسب دستور مستمرہ جملہ دفاتر و محکمہ جات مین تعطیل یک روزہ و تختہ بندی دکاکین و موقوفی نوبت نوازی و قواعد فوجی عمل مین لائی گئی - بتاریخ شانزدہم ماہ مذکور روز پنجشنبہ دس بجے دن کے جناب صاحبزادہ حاجی محمد اسفندیار خان صاحب بہادر جرنل فوج نے جو ایک عرصہ سے بعارضہ جگری مبتلا تھے اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی چنانچہ قطعہ تاریخ نواب محمد سلیمان خان بہادر اسعد لکھنوی سے یادگار ہے

دریغا شد از گردش روزگار
تو اضع شعار و زکی و لئیق
دلیر و جری رستم شیر دل
ہوا جسقدر ہو وہ کیونکر رقم
بھروسا نہین زندگی کا ذرا
کسی کو نہین جز خدا لاکلام
بارشاد عالی ہمسر فتح جنگ

بزیر زمین خان اسفندیار
جوانمرد جبار و جرنیل فوج
صد افسوس یون خاک مین جا ملے
روان چشمہ چشم سے جوئی خون
رہے گا نہ کوئی نہ کوئی رہا
مرا دل بھی تھا رنج سے نوحہ گر
ہوئی فکر تاریخ کی بیدرنگ
یہ بولا - ہوئے داخل خلد پاک
۱۳ ۱۳

شجاع و غیور و فہیم و خلیق
روان دل مین دریای جرات کی موج
عزیزون کو اور دوستون کو الم
ہر اک شخص کے تھی کہانتک لکھون
بقا دار فانی مین ہرگز مدام
نہ کچھ دہیان اس بات کا تھا مگر
سپے سال اسعد ہاتف دردناک

بتاریخ بست و دوم ماہ اکتوبر سنہ صدر دس بجے دن کے محمد سعید اللہ خان صاحب جنکو پیشگاہ گورنمنٹ آف انڈیا سے خطاب رسالدار بہادر کا

وصل بذریعۂ سیاحت وارد دارالریاست ہوئے۔ حضرت وزیر اعظم بالقابہ کی کوٹھی مین قیام پذیر ہوئے۔ ریاست کی طرف سے مہمانداری کا مدد واہتمام عمل مین آیا۔ بتاریخ بست وسوم ماہ مذکور پانچ بجے دن کے رسالدار مذکور معیت حضرت وزیر اعظم بالقابہ بنا بر سلام وپیشکشی نذر حضور مین حاضر ہوئے۔ بتاریخ چہارم ماہ جمادی الاول ۱۳۱۳ ہجری مطابق بست وچہارم ماہ مذکور منجانب دربار عظمت مدار خلعت رخصتانہ۔ دوشالہ زرین سیلہ مندیل تہان جامدانی چکن یک تہان کمخواب یک تہان شمشیر یک قبضہ طلا دو قبضہ نقد صد چہور شاہی۔ رسالدار مسطور کو عطا ہوا۔ اسی تاریخ بوقت شب صاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب بہادر سطوت جنگ کے دولت خانہ پر رسالدار مزبور کی دعوت ہوئی بعد الفراغ دعوت رسالدار مرقوم الصدر براہ جیپور راہی قیامگاہ خود ہوئے۔ اسی تاریخ بوقتِ عشا قصر نو تعمیر حضرت وزیر اعظم بالقابہ مین میلاد شریف کی محفل کا بڑا بھاری جلسہ ہوا۔ ایوان عالی شان مین شیشہ آلات جہاڑ فانوس لیمپ ہانڈی بلوری دیوارگیری انواع انواع واقسام اقسام کے تکلفات سے آراستگی عمل مین آئی۔ اور روشنی بخوش اسلوبی کیگئی بعد تشریف آوری حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ میلاد شریف کا آغاز نو بجے سے ہوکر گیارہ بجے اختتام ہوا۔ بعد اختتام میلاد شریف غزلہای نعتیہ پڑہی گئین بعد ازان قاریان میلاد شریف ونعت شریف کو خلعت پارچہ وزر نقد منجانب حضرت وزیر اعظم بالقابہ عطا فرمایا گیا۔ اور شیرینی تقسیم ہوئی دوسرے روز اسی تکلف سے زنانہ محفل منعقد ہوئی جسمین بیگمات عالیات وغیرہ مستورات شریک تہین۔ بتاریخ ششم جمادی الاول مطابق بست وششم ماہ اکتوبر سنین صدر محل نو تعمیر مین حسب الحکم حضرت وزارت مآب بالقابہ شہر کے جملہ فقرا ومساکین ومسافرین کو کہانا پر تکلف کہلایا گیا۔ مولف نے قطعہ تاریخ قصر نو تعمیر حضرت وزارت مآب یون موزون کیا۔ ؎

فیروز جنگ ظفر مکانے بنا نمود
دیوار و در برنگ گلستان و بوستان
گلدستہ اش برنگ چمن رشکِ صد بہار
بام رفیع او ہمہ فرحت فزائے جان
از آستانِ او شود آفاق کامیاب
گشتہ بحسبِ خاطرِ نو دز ود کامران

معمار صنع کرد زرد بکار آن
زین گونہ لاجورد و طلائے بسقفِ اوست
ہر طاق او دہد ز بلند ابروان نشان
ہر گل نمودہ تازہ دماغش برنگ و بو
آغوش را کشودہ درش بر جہانیان
از روی انشراح - مکان بے نظیر و پاک

سقفش منقش ست و ستونش بس استوار
گویا ستارہ دوختہ در سقفِ آسمان
صحن وسیع او ہمہ مطبوع و دلکشا
ہر نخل اوست رشک فزای سہی قدان
کرد آبرو چو فکر پئے سال آن مقام
کردہ رقم کہ دیر بماند درین جہان

قطعۂ تاریخ از نتیجۂ طبع محمد ابراہیم خان رمزؔ بصنعتِ توشیح وصوری ومعنوی

نائب نواب ٹونک ساخت چہ خوش منزلے
ظرفِ دل وجان بشد پر ز بسید خوشی
غور ثلاثہ سنین رمزؔ نمود و نوشت

پنج نود و یک ہزار ہشت صد عیسوی

بتاریخ یکم ماہ نومبر ۱۸۹۵ء صاحب اجنٹ بہادر بنابر ملاقات حضور پرنور دام اقبالہ کوٹھی واقع نظر باغ مین تشریف لائے حضرت وزیر اعظم بالقابہ
و دیگر سرداران خاندان و عمائدین ریاست شریک جلسۂ ملاقات تھے کرسیون پر نشست ہوئی۔ بتاریخ دوم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب بہادر
موصوف برسم ملاقات کوٹھی حضرت وزارت مآب پر چار بجے دن کے رونق افروز ہوئے تین گھنٹہ قیام فرمایا۔ بتاریخ سوم ماہ مذکور
سنہ صدر صاحب بہادر موصوف نے بمعیت حضرت وزیر اعظم بالقابہ دفتر خزینۂ ریاست کو ملاحظہ فرمایا۔ اور اسی تاریخ بموضع سوڑہ باڑی
دیہہ جاگیر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ ہنگام شب یکایک ایک مہیب آواز نہایت زور و شور سے پیدا
ہوئی بعد تھوڑی دیر کے زلزلہ آیا تین منٹ تک یہ آواز اسی طرح رہی پھر بند ہوگئی یہ نہین معلوم ہوا کہ یہ آواز کہان سے آئی اور کس
طرح پیدا ہوئی فاعتبروا یا اولی الابصار جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ بتاریخ چہارم ماہ نومبر جناب
صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر ظفر جنگ بتاریخ ششم ماہ مذکور جو بنابر انتظام و انصرام مہام معاملات بنارس متعلقہ حضرت
نواب محمد علی خانصاحب بہادر جنت آرامگاہ بمقام مرقوم الصدر تشریف لے گئے تھے واپس تشریف لائے۔ اسی ماہ و سال مین مولوی
محمد خانصاحب برادر کلان مولوی عبد الکریم خانصاحب خوشنویس نے کہ ایک مدت سے پرگنہ پڑاوہ علاقہ ریاست ٹونک مین مفتی تھے
اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال کیا۔ بجائے مفتی مرحوم مولوی عبد اللہ خان پسر مفتی مغفور عہدۂ مفتی گری پر سرفراز فرمائے گئے
بتاریخ بستم ماہ جمادی الثانی مطابق ہشتم ماہ دسمبر سنین صدر حضرت وزیر اعظم بالقابہ بکار سرکار چھاونی دیولی کو بجہت پولٹیکل اجنٹ بہادر
تشریف لے گئے بتاریخ بست و دوم ماہ جمادی الثانی مطابق دہم ماہ دسمبر سنین صدر دیولی سے واپس تشریف لائے۔ بتاریخ بست و
ہفتم ماہ جمادی الثانی مطابق پانزدہم ماہ دسمبر سنین صدر پانچ بجے دن کے مسٹر ٹکر صاحب بہادر پولیٹیکل اجنٹ ہاڑوتی
و ٹونک چھاونی دیولی سے فائز ریاست ہذا ہوئے شایعت و سلامی التواپ وغیرہ عمل مین آئی بتاریخ بست و نہم ماہ جمادی الثانی
مطابق ہفتدہم ماہ دسمبر سنین صدر چار بجے دن کے دربار کی ملاقات بعرض ظہور آئی۔ بتاریخ یکم ماہ رجب المرجب مطابق نوزدہم
ماہ دسمبر سنین صدر سرداران خاندان و ممبران کونسل و اہل کاران و معززان ریاست بنابر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر موصوف
کوٹھی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ دسمبر سنہ صدر روز شنبہ ایک بجے دن کے صاحب اجنٹ بہادر نے اسکول
دار الریاست کا معائنہ فرمایا مرزا محمد علیخان صاحب ممبر کونسل صیغۂ تعلیم وغیرہ و دیگر افسران مدرسہ و مدرسین موجود تھے صاحب
بہادر نے جماعتہای مڈل وغیرہ کا امتحان لیا اور مختلف سوالات متعلقہ تعلیم طلبا مدرسہ سے فرمائے۔ بتاریخ سی ام ماہ مذکور

روز دوشنبہ دن کے تین بجے سے پانچ بجے تک صاحب بہادر موصوف نے بمعیت حضرت وزیر اعظم بالقابہ محکمہ جات وغیرہ جات
بیرونی و شفاخانہ مردانہ زنانہ کا ملاحظہ فرمایا بعدازان بنابر معائنہ محکمجات اندرونی قلعہ معلی و دفاتر کے تشریف لے گئے محکمہ
عالیہ کونسل محکمہ محتشمہ نیابت اضلاع غیر محکمہ نیابت صیغہ مال - دفتر بخشیگیری محکمہ حساب و جانچ - دفتر خزینہ کو کچھ کچھ وقفہ
کے ساتھ دیکھا - ہر صیغہ کے اہلکار بجای خود موجود تھے حضرت وزیر اعظم بالقابہ ہر ایک کو روشناس فرماتے جاتے تھے -
بعدازان جیل صدر معائنہ فرما کر کارخانہ پارچہ باقی وغیرہ دیکھا - وہان سے سوار ہو کر حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ
کی ملاقات بازدید کیواسطے نظر باغ مین تشریف لائے - بتاریخ سی و یکم ماہ دسمبر سنہ [illegible] روز آدینہ پانچ بجے دن کے حضور والا
بنا بر ملاقات بازدید صاحب اجنٹ بہادر تشریف لے گئے اسی تاریخ صاحب بہادر موصوف تشریف فرمائی چھاونی دیولی ہوئے
حسب معمول سلامی اتواپ عمل مین آئی - اسی ایام مین پیشگاہ حضور پرنور دام اقبالہ سے حسب درخواست حضرت وزیر اعظم بالقابہ
منشی سید حمید حسین پیشکار پٹلاوہ بجای منشی لالہ راج نراین سررشتہ دار محکمہ مال صدر مقرر ہوگئے - اور لالہ مذکور عہدہ تحصیلداری قصبہ ڈونگلہ
علاقہ نیماہیڑہ پر مامور ہوئے - اور منشی خادم حسین خان رامپوری گرداور نظامت صدر عہدہ پیشکاری پرگنہ علیگڈھ علاقہ ریاست
ٹونک پر سرفراز فرمائے گئے - اسی ایام مین حافظ سید محمد حسین صاحب نسبل میر منشی دربار نے کہ جن خدمات نائب وکالت و خاص
وکالت محکمہ اجنٹی راجپوتانہ واقع آبو سنہ ۱۸۹۴ء مین عہدہ میر منشی گری پر ترقی حاصل کی تھی اپنی ذاتی خواہش اور اصرار سے ملازمت ریاست
سے سبکدوش ہوئے انکے سرکار والا سے بنظر قدامت و خیرخواہی پچاس روپیہ ماہانہ بلا قید خدمت بطور دوام مقرر ہوئے - بتاریخ پانزدہم
ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۱۳ ہجری مطابق یکم ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۶ء میر یوسف علیخان برادر خرد میر احتشام علیخان سردار بڑودہ گجرات جو صاحبزادہ
محمد خان بہادر شمشیر جنگ کے خویش ہین بوقت واپسی بڑودہ حسب استصواب حضرت وزیر اعظم بالقابہ پیشگاہ حضور والا مین بنابر ادای
سلام رخصت تشریف لائے دربار سے خلعت ہفت پارچہ میر صاحب موصوف کو عطا ہوا - بتاریخ ہجدہم ماہ رجب المرجب مطابق
چہارم ماہ جنوری سنین صدر روز شنبہ میر صاحب موصوف بڑودہ کو روانہ ہوئے - اسی تاریخ پانچ بجے دن کے تقریب مائیان
صبیہ رضیہ شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خان بہادر تہور جنگ با نوشۂ ذیجاہ صاحبزادہ محمد عبد السمیع خان خلف اکبر صاحبزادہ
محمد عبد الرحیم خان بہادر مظفر جنگ بعد تزئین عمل مین آئی - بتاریخ بستم ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۱۳ ہجری مطابق ششم ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۶ء
بندگان حضور پرنور دام اقبالہ بنابر سیر و شکار بجانب پرگنہ علیگڈھ علاقہ ریاست ٹونک تشریف لے گئے - اسی تاریخ سید فضل حق صاحب
وکیل سرکار حاضر باش محکمہ اجنٹی ہاڑوتی و ٹونک عہدہ میر منشی گری ریاست پر مامور فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ حضوری موسومہ سید صاحب

موصوف یہ ہے - سیادت مآب شرافت انتساب فضیل حق وکیل سرکار بعافیت باشند - بعد سلام مسنون واضح باد -
دریں ولا بنظر پرورش و پرداخت و دادِ دہی حسن خدمات تمہارے کے تمکو عہدہ وکالت ایجنسی ہاڑوتی و ٹونک سے تبدیل کیا جاکر عہدہ
میر منشی ریاست پر مامور کیا جاتا ہے - چاہیے کہ سر رشتہ وکالت کا چارج مولوی سخاوت حسین وکیل کو دیکر حاضر آستانہ دولت ہوا در بابت
تقرری تعداد تنخواہ متعاقب حکم صادر ہوگا فقط المرقوم بستم ماہ رجب المرجب ۱۳۱۳ھ ہجری مطابق ششم ماہ جنوری ۱۸۹۶ء بموجب حکم
حضور پر نور دوام اقبالہ زبانی افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست وائس
پریزیڈنٹ محکمہ کونسل دربار ٹونک بقلم محمد فصیح اللہ نائب میر منشی دربار ٹونک - بتاریخ سی آم ماہ رجب المرجب مطابق پانزدہم ماہ جنوری
سنین صدر روز چہار شنبہ نو بجے دن کے برات راجہ ارجن سنگھ جی برادر مہاراجہ رئیس بوندی کے پسر کی کہ دختر مہاراجہ رئیس جیپور سے
قرار یاب ہوئی تھی عدہ کر وفر کے ساتھ وارد ریاست ہذا ہوئی اولاً قیام اس برات کا بتاریخ سیزدہم ماہ جنوری سونوا علاقہ دار الریاست میں
ہوا - چونکہ فیمابین ریاست بوندی و ریاست ٹونک قدیم سے رسم اتحاد چلی آتی ہے بناءً علیہ فرودگاہ برات پر سامان رسد مثل کاہ و ہیمہ سوختنی
و ظروف و گلی وغیرہ منجانب ریاست دیا گیا - اور شیخ فیض احمد پیشکار صدر نظامت و عبد السبحان جماعہ دار عملہ حضرت وزیر اعظم امیر مکرم بالقابہ
مع چار سواران رسالہ - سربراہی کیواسطے موقع پر بھیجے گئے اور بوچہ ہای شیرینی اہل برات کیواسطے پہونچا لئے گئے - اور منجانب حضرت
وزیر اعظم بالقابہ بسبب ازدیاد اتحاد و وداد و غایت خصوصیت و محبت کہ فیمابین مہاراجہ ارجن سنگھ جی نغلہ گاہ نوشہ کے قدیمانہ ہی رنج کے
طور پر برسم مہانداری خوانہای شیرینی و سبد ہای رنگترہ بھیجے گئے - بعد ازاں یہ برات جس طرح منزل بمنزل ریاست بوندی سے آرہی تھی
اوسی طرح ریاست ٹونک سے بجانب ریاست جیپور روانہ ہوئی - بتاریخ شانزدہم ماہ جنوری سنہ صدر حسب الحکم گورنمنٹ عالیہ ہند
ایجنسی ریاست ٹونک - ایجنسی ہاڑوتی کے شامل ہوئی - بتاریخ دوم ماہ شعبان المعظم مطابق ہیجدہم ماہ جنوری سنین صدر بندگان
عالی متعالی بعد الفراغ سیر و شکار علیگڈہ سے معاودت فرمائے دار الریاست ہوئے - بتاریخ بست و یکم و بست و دوم و بست و سوم
ماہ جنوری سنہ صدر رسم مایان عروس و نوشہ ہر سہ سرداران مفصلۂ ذیل کے دولتخانو نپر با شکوہ رئیسانہ و احتشام سردارانہ بمعرض ظہور آئی جناب
صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر مظفر جنگ کے دو فرزندان کامگار یعنی صاحبزادہ محمد عبد السمیع خان صاحب و صاحبزادہ محمد ضیاء الدین خان
صاحب عرف مجو میان نوشہ بنے - جناب صاحبزادہ امیر الدین خانصاحب کے فرزند ارجمند یعنی صاحبزادہ نصیر الدین خان نوشہ بنے - الغرض بتاریخ
بست و یکم ماہ جنوری سنہ صدر ہر سہ نوشہ ہای موصوفین کی شادی کتخدائی بڑے کر وفر کے ساتھ عمل میں آئی - اس تقریب میں جناب صاحبزادہ
احمد سعید خانصاحب عاشق نے ہر سہ نوشہ ہای موصوفین کے یہ سہرے کہے ؎

سہرا بتقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد عبدالسمیع خانصاحب

کیون نہو نکہت تاہل ترے سہرے کے لئے
پھول خود لائی ہے بلبل ترے سہرے کے لئے
تجھ سے دولہن ملی نوشہ تری سہرے کے لئے
پھر تو لازم تھا تغافل ترے سہرے کے لئے

چاہیے اور زر و گل ترے سہرے کے لئے
دیکھتے ہی ترے سہرے کے یہ دنیا پہ کھلا
اور دولہن کو تجاہل ترے سہرے کے لئے
ہین تماشائی جو سہرے کے اونہین لازم ہے

تو جو نوشاہ بنا دہر مین ای عبدالسمیع
زینتین خلق ہوئین گل ترے سہرے کے لئے
تا کئے جہان تنے کا جب تجھے لیکھا ہی نہین
مول لین صبر و تحمل ترے سہرے کے لئے

ہین مبارک یہ جہان ہون و دکان فرخ ہو
عاشق زار نے یون گل تری سہرے کے لئے

سہرا بتقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ رضاء الدین خان صاحب عرف مجو میان

مشک و عنبر سے بھی افزون ہے یہ خوشبو سہرا
گایا جاتا ہے یہ یون شہر مین ہر سو سہرا
ہو مبارک تری شادی تو پہلے اور پھولے
کس تمنا سے ہے تجھپر رخ نیکو سہرا
ہے پیامی جو دولہن کا تو چڑھایا سر پر
بنگیا آج نقاب رخ نیکو سہرا
تو حسین خود ہی ہے سہرا ہے کوئی شرط نکاح

بنگیا آج مہک مین ترا گیسو سہرا
یون ہی اولاد کا سہرا ترے دیکھین مان باپ
اور کر جائے جہان مین تجھے خوشخو سہرا
سہرا تو باندہ لیا گانے سے ہر ہر چہ خوش
اسفدر ہو گیا پیارا تمہین مجو سہرا
دولہا بدشکل کوئی ہوگا کہ سہرا نکلا
رسم تھی ہوگئی اب کھولدے خوشخو سہرا

آج نوشاہ بنا شکر رضاء الدین خان
آج جس طور سے باندہے ہوئے ہے تو سہرا
جس تکلف سے ہے نوشہ ترے سہرے مین چمک
فرق اوس سے نہین کہتا ہے ہر سو سہرا
پہلے تو رعب نہین دیکھنے دیتا تھا جمال
تا چھپائے رہے لوگون سے وہ بارو سہرا
بلکہ رو انتخاب ہر اک کو یہ پسند آتا ہے

تونے لکھا ہے یہ عاشق کوئی بادو سہرا

سہرا بتقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد نصیر الدین خانصاحب

بندھا ہے اور بندھا تیرے نصیر الدین خان سہرا
اوٹھا گر بزم شادی مین کسی کا ناگہان سہرا
فقط اک رسم تھی بے اسکے نادان طعنہ زن ہوتے
جوان قسمت جوان دولت جوان نوشہ جوان سہرا
اقارب شاد ہون پامال ہون دشمن جلین حاسد

نہو کیونکر زمانے کا بھلا پھر جان جان سہرا
لگے ہین تیرے سہرے مین جواہر اور گل اتنے
وگرنہ تھا حسین دولہا کہان دولہا کہان سہرا
رہین یارب ہمیشہ یہ دولہن دولہا خوش و خرم
کچھ ایسا ہو یہان سہرا کچھ ایسا ہو وہان سہرا

زمانہ کو نظر آجائیگا یان طور کا جلوہ
کہ یہ کھلتا نہین معدن ہے یا ہے گلستان سہرا
نہ کیون ہو بزم رنگین خیز سے رنگینی بھر دل میرا
دعا کرتا ہے دولہن لکھ ہو گو بے زبان سہرا
نہین سہرے کی بو سمین ای تیرے منہ دعویٰ تھا

یہ تمنے کیا لکھا آئے عاشق جادو بیان سہرا

چنانچہ یہ قطعہ تاریخ شادی کتخدائی فرزندان جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب برادر حقیقی حضور پر نور دام اقبالہ حضرت اسد لکھنوی سے یادگار ہے

ہوئی شادی جو اخلاف رئیس فیض گستر کی — کہا یہ دوستون نے شادیان ہوئین مبارک ہو — پئے تاریخ سال کتخدائی ای اسد تم بھی

قران آفتاب و ماہتاب اچھا ہو اکہدو

بتاریخ بست و پنجم ماہ مذکور مولوی سخاوت حسین خان سابق پیشکار فوجداری سررشتہ عہدہ وکالت اجنٹی ہاڑوتی و ٹونک پر مامور فرمائے گئے
اسی تاریخ مہاراجہ ارجن سنگھ جی برادر رئیس بوندی کے پسر کی برات جو ریاست جیپور گئی تھی بدستور سابق واپس آتی ہوئی صدر ریاست مین ہوکر گذری اور موضع سونوا مین مقام کیا تین بجے دن کے مہاراجہ ارجن سنگھ جی مع دو معزز جاگیرداران راج بوندی کے حضرت وزیر اعظم بہادر بالقابہ کے دولتخانہ پر بنا بر ملاقات تشریف لائے حضرت وزارت پناہ نے تاسواری گاڑی استقبال کیا۔ بعد انفراغ کلمات شوقیہ و رسم عطر و الائچی وغیرہ بعد پون گھنٹہ کے مہاراجہ صاحب موصوف رخصت ہوئے حضرت وزارت مآب کی جانب سے تاسواری گاڑی مشایعت فرمائی اور سبوچہ ہای شیرینی و سبدہای فواکہ و سامان سیر حسب دستور سابق قیامگاہ پر پہونچائے گئے۔ بتاریخ نوزدہم ماہ شعبان المعظم ۱۳۱۳ہجری مطابق چہارم ماہ فروری ۱۸۹۶ء روز شنبہ جملہ دفاتر و محکمہ جات سرکاری مین بحکم دربار دولتمدار بتقریب ماتم شاہزادہ ہنری مارس آف بیٹن برگ داماد اصغر حضرت ملکہ معظمہ تعطیل دی گئی
اور بزرائط تعزیت انجانب دربار محکمہ جات ... گورنر جنرل ... راجستان و محکمہ اجنٹی ہاڑوتی و ٹونک مین بھیجے گئے اسی تاریخ مسٹر سید محمد حبیب الدین احمد صاحب تخلف اکبر جناب فصیح الملک کپتان سید نور الدین احمد صاحب پیشگاہ سرکار ... سے عہدہ تحصیلداری لیٹری پرگنہ سررشتہ علاقہ ٹونک پر مامور فرمائے گئے۔ بتاریخ بست و یکم ماہ شعبان مطابق ششم فروری ۱۸۹۶ء صاحب ... پنجشنبہ ساڑھے آٹھ بجے دن کے نواب ایجنٹ ... صاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان ... صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک بتقریب دورہ وارد دار الریاست ہوئے۔ ... ریاستہای راجستان انگریزی فوج پلٹن و سواران رسالہ ہمرکاب تھے بنگلہ واقع کوٹھی پر قیام فرمایا لشکر کا میدان پائین کوٹھی میں قیام ہوا وقت تشریف آوری حضور والا نے مع حضرت وزیر اعظم بالقابہ و دیگر سرداران خاندان نے استقبال کیا اور دوسری روز کوٹھی تشریف ... دربار منعقد ہوا جس میں سرداران خاندان و عزیزان و اہلکاران ریاست جمع تھے ... صاحب بہادر ... صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ بہادر بنا بر ملاقات حضور انور تشریف فرما ہوئے ہنگام ملاقات توپخانہ معلی سے سلامی اتواپ عمل مین آئی بعد انفراغ کلمات شوقیہ ... صاحبان بہادر رخصت فرمائے قیامگاہ ہوئے اور سلامی حسب دستور سر ہوئی۔ بعد دو گھنٹہ کے حضور موفور السرور مع حضرت ... وزیر اعظم بالقابہ و دیگر برادران اہل خاندان بنا بر ملاقات بازدید صاحب کلان بہادر کے قیامگاہ پر تشریف لے گئے اور معمولی شوقیہ

گفتگو کے بعد واپس تشریف لائے شبکو ۹ بجے بجانب دربار دولت مدار جلسہ دعوت صاحبان والاشان عمل مین آئی۔ اس جلسہ خاص مین حضور
والا نے ایک مختصر اسپیچ زبان فیض ترجمان سے دربارۂ اظہار شکر شرکت جلسہ دعوت بمضمون شکریہ ادا فرمائی چنانچہ نقل اوسکی بجنسہ درج ذیل ہے
آج میرے واسطے نہایت مسرت افزا موقع ہے کہ مین اپنے معزز مہمانونکو اس جلسہ مین شریک دیکھتا ہون اور مسٹر مارٹنڈیل صاحب بہادر
اجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ بسلسلہ اپنے دورہ کے میری ریاست مین اول مرتبہ تشریف لائے ہین۔ مسٹر مارٹنڈیل صاحب و لیڈی
مارٹنڈیل صاحبہ نے آجکی رات جلسہ دعوت مین شریک ہوکر مجھے مسرت بخشی ہے۔ اونکا مین تہ دل سے مشکور ہون۔ میرے واسطے
یہ تازہ خوشی کی بات ہے کہ کپتان برس صاحب بہادر جو پہلے میرے زمانۂ نابالغی مین میری ریاست کے پولٹیکل اجنٹ تھے اونکے پسر بھی اسوقت
میرے معزز مہمان کی جماعت مین شامل ہین۔ مین نہایت خوشی سے اس امر کا اظہار کرتا ہون کہ آپکے اسلاف نے میری ریاست کی سرسبزی
و خوشحالی کی غرض سے اپنے مشورونکا مجھکو مرہون منت بنایا ہے۔ تھوڑا عرصہ گذرتا ہے کہ خاص آپکی جانب سے بھی ایسی ہی مفید
صلاحین اور لطف آمیز مشورے معرفت کپتان ہنک سنیڈ صاحب بہادر سی ای اے پولٹیکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک کے مجھے
دئے گئے ہین جنکی مین نہایت قدر کرتا ہون اور مین اونکی تکمیل کرونگا جہانتک کہ وہ آسانی کے ساتھ عمل مین آسکین۔ میری یہ آرزو
ہے کہ وقتاً فوقتاً اسی قسم کی امدادین آپ سے حاصل کرتا رہون۔ میرے معزز دوست مسٹر رابرٹ کراسٹویت صاحب بہادر سابق اجنٹ
گورنر جنرل راجپوتانہ نے میری ریاست کی منفعت کی غرض سے پرگنہ چھبڑہ مین ریلوے جاری کرنے اور اس ضرورت سے فیصدی چار روپیہ
سود پر دربار گوالیار سے قرض لینے کی بابت جو مفید تجاویز گورنمنٹ انڈیا کی خدمت مین بھیجی تھین اور گورنمنٹ نے اونکی منظوری فرمائی
اس احسان کو مین کبھی فراموش نہین کرونگا میری ریاست کے صدر مقام کو ریلوے کے سلسلہ سے ملائے جانے کی بابت جو تجویز ہے اوسکی
نسبت مین امید کرتا ہون کہ برٹش گورنمنٹ کی بابرکت حکومت مین جسطرح اکثر دیسی ریاستین ریلوے کے پُرفوائد نتائج سے حظ اوٹھا
رہی ہین اب میری ریاست بھی اوس سے محروم نہ رہیگی۔ مین اس موقع پر یہ ظاہر کرنا بھی ضروری خیال کرتا ہون کہ اس ریاست
کے باقی بندوبست کا اجرا میری حکومت کی تواریخ مین کچھ کم وقعت معاملہ نہین ہے۔ میرے بزرگون کے عہد حکومت مین آراضی
اور رقبہ ریاست کے متعلق کوئی امر واضح طور پر معلوم نہ تھا۔ اس بندوبست نے ہر بات کو اوس تاریکی سے نکالکر صاف [illegible]
مین اپنے تمام یورپین احباب کا مشکور ہون جنہون نے اس انتظام کی تکمیل مین مجھے پوری مدد دی ہے۔ گو بندوبست [illegible] جاری کی گئی
سابق کی کسیقدر کمی کے درجہ پر ہے لیکن مین جانتا ہون کہ اس بندوبست کی موجودہ تجویزین آخرکار ریاست کے لئے [illegible]
مفید ثابت ہونگی۔ مین اپنی مختصر تقریر کو اب اس دعا پر ختم کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ حضرت ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کا اقبال [illegible] صاحبان

سایہ عرصۂ دراز تک ہمپر قائم رکھے اور اونکی عمر مین برکت دے اور ہمکو اونکی اطاعت اور فرمانبرداری اور رضامندی کے وسائل حاصل کرنے مین ہمیشہ سرگرم و مستعد رکھے۔ آخر مین میری آرزو ہے کہ میرے معزز مہمانان مسٹر ارثنڈیل صاحب بہادر ریذیڈنٹ صاحبہ کا جام صحت نوش کرکے اس جلسہ کی مسرت کو دوبالا کیا جائے۔ بعد الفراغ طعام آتش بازی چھوڑی گئی اور مین باجے نے سلامی ادا کی دس بجے پر جلسہ برخاست ہوا۔ بتاریخ بست و دوم ماہ شعبان المعظم مطابق ہفتم ماہ فروری سنین صدر اسکول صدر و شفاخانہ دوا لڑ شفاخانہ و جیل خانہ و سلح خانہ و کتب خانہ بمعیت حضرت وزارت مآب بالقابہ ملاحظہ فرمایا ایک بجے جناب نائب صاحب بہادر سے اور دو بجے حضور انور دام اقبالہ سے تخلیہ کی ملاقات ہوئی چار بجے ممبران کونسل و بعض سرداران ریاست ملاقی ہوئے۔ بتاریخ بست و سوم ماہ شعبان المعظم مطابق ہشتم ماہ فروری سنین صدر یوم شنبہ سات بجے دن کے صاحب کلان بہادر تشریف لے گئے حضرت وزیر اعظم بالقابہ نے رسم مشایعت ادا فرمائی۔ اور ضلک اتواپ سلامی حسب معمول عمل مین آئی۔ منجانب دربار دو سردار تا سرحد سرکار برسم مشایعت بھیجے گئے۔ بتاریخ دہم ماہ فروری سنہ صدر مسٹر ٹکر صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک بتقریب دورہ موضع سو نواعلاقہ ریاست ٹونک مین تشریف لائے۔ اسی تاریخ ستمدر راجہ ارجن سنگہ رئیس بوندی کو خلعت بدین تفصیل دیا گیا۔ تفصیل خلعت یہ ہے۔

ستمار — معہ — چوبدار — صہ

دوشالہ یک عہ — سپایہ یک عہ — دستار یک ۶ — سیلہ بنارسی یک سےء — دستار یک ۶

بتاریخ دوازدہم ماہ فروری سنہ صدر نواب فردوس زمانی بیگم صاحبہ محل سوم حضور انور دام اقبالہ حج بیت اللہ شریف سے فائزدار الریاست ہوئین۔ اسی تاریخ بروز چہارشنبہ عقد نکاح محمد گوہر علیخان خلف محمد حسن علیخان مرحوم جاگیردار بہت گدہ و گیر پاڑاو علاقہ ریاست ٹونک با دختر نیک اختر جناب صاحبزادہ محمد عبد الحمید خان صاحب بمعرض وقوع آیا۔ اسی تاریخ اعزاز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ کی والدہ صاحبہ نے اس دار ناپائدار سے انتقال کیا۔ بتاریخ سوم ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۲ ہجری مطابق ہیجدہم ماہ فروری سنہ ۱۸۹۶ء روز شنبہ آٹھہ بجے دن کے مسٹر ٹکر صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک دورۂ دیہات تحصیل حاقہ ٹونک سے فراغت حاصل کرکے فائزدار الریاست ہوئے بسبب امتناع صاحب بہادر موصوف توپونکی سلامی سر نہوئی۔ اسی ایام جناب صاحبزادہ محمد عبد المجید خان عرف آغا میر خلف صاحبزادہ عبد الحمید خان صاحب برادر حقیقی حضور انور دام اقبالہ کے فرخندہ [illegible] خانصاحب بہادر دلیر جنگ کے بمعرض ظہور آئی چنانچہ تاریخ حضرت احسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی سے یادگار ہے۔

رب فرزند رئیس فیض بنیاد	بر نوشہ و والدش مبارک	باشند بطفیل نون والصاد

جلسہ دربار منعقد ہوا … صاحب بہادر … و پولیٹکل اجنٹ بہ … کلاہ شتر تکیہ … و عملہ … ماتحان بہادر … حضرت … وزیر اعظم بالقابہ … حضور گرامی …

گفتم استاد ازبرای تاریخ | فرخندہ و شاد دائما باد

چونکہ صاحبزادہ صاحب موصوف نے حسب آئین اہل ہند سہرا نہین باندھا تھا چنانچہ صاحبزادہ احمد سعید خانصاحب عاشق نے یہ سہرا بھی بطرز نو کہا ہے

رسم کفار تھی آغا نے نہ باندھا سہرا
ورنہ بیکار تھا بے لطف تھا بیجا سہرا
یا یہ ہوگا کہ نظر دولہا کی ہوگی چربانک
اسمین دو وجہ ہین دونوں کو ہی زیبا سہرا
یہی باعث ہون تو دولہا ہو ان عیبون سے پاک
نوشہ کو تاکتی ہین ان کا ہی پردا سہرا
نام رکھتی ہین کہ پنہان ہے تری ناموری
ہے مبارک تری شادی کہ نہ آیا سہرا

جبکہ ہو عقد ہی فاسد تو کہاں کا سہرا
یا یہ ہوگا کوئی بدشکل سا دولہا ہوگا
غیر کو دیکھ نہ لے اس لئے نکلا سہرا
یا تو دیکھا ہے جسے اوسکو نہو رنج کہین
پھر برا کیا ہے جو اوس نے نہین باندھا سہرا
وہ تجھے نام دھرین گر تو قباحت کیا ہے
یا گلو زر ہین جسے کہتے ہین سہرا سہرا
حق نہ رہ جائے دولہن کا کوئی رکھا سپہ نظر

ہو نہو چند سبب سہرے کی ایجاد کے ہون
اوسکی بدروئی چھپانے کو ہو باندھا سہرا
منہ جو دیکھنے سے اوس کے آئے موجد
یا دولہن سے کوئی اچھا ہو تو کسکا سہرا
عورتین اس لئے سہرے کی ہین کرتی تاکید
ہم مین تو پہلا ہے جس نے نہین باندھا سہرا
غیر حق جو ہو کبھی اوس سے سروکار نہ رکھے
تا وہ تابع رہے عاشق نے یہ لکھا سہرا

بتاریخ بست و پنجم ماہ فروری ۱۸۹۳ء صاحب اجنٹ بہادر نے سلح خانہ سرکاری کو معائنہ کیا اور نظر باغ مین آکر حضور انور سے ملاقات کی نائب صاحب ہمراہ تھے۔ بتاریخ بست و ششم ماہ فروری سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر علیگڈہ علاقہ ریاست ٹونک کو تشریف لے گئے وہان سے بنابر شکار موضع کرواڑیہ گئے مگر کچھہ شکار نہوا اسی تاریخ سرکار والا علیگڈہ تشریف لے گئے سلامی اتواپ سر ہوئی پھر حضور والا وہان سے رونق افروز کرواڑیہ ہوئے نواب خلیل الزمان بیگم صاحب ہمراہ تھین اور صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب بہادر سطوت جنگ و صاحبزادہ محمد صدیق خان صاحب بہادر دلیر جنگ و صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ و صاحبزادہ محمد عبد العلیم خانصاحب و صاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب و صاحبزادہ محمد حنیف خان صاحب ہمرکاب تھے بعد فراغت نماز ظہر سرکار شکار کو تشریف لے گئے کچھہ شکار نہوا پھر صاحب اجنٹ بہادر کو لیکر حضور والا کرواڑیہ کے پہاڑ پر گئے ہانکہ شروع ہوا ایک نیل نکلا وہ شکار ہوا اور کچھہ نہ ملا قریب مغرب دربار مع صاحب اجنٹ بہادر واپس تشریف لائے۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ فروری ۱۸۹۳ء حضور انور مع صاحب اجنٹ بہادر شکار کو گئے اور چورکہال کا ہانکہ ہوا ایک تیندوی بچکی ماری گئی شام کو صاحب اجنٹ بہادر و حضور انور خیام گاہ پر تشریف لائے اور اسی تاریخ بخشی الملک بہادر ٹونک سے آکر شریک لشکر ہوئے بتاریخ بست و نہم ماہ فروری سنہ صدر صاحب بہادر مع صاحب دیگر تا معلوم الاسم دربار کی ملاقات کو آئے عطر و پان ہوا پھر ہردو صاحبان

موصوف بجانب اندرگدہ روانہ ہوئے اور اسی تاریخ دربار دولتدار کروا دیہ سے علیگڈہ واپس تشریف لائے شام کو آرام فرمایا
علی الصباح روانہ ہوکر مع الخیر ٹونک مین داخل ہوئے۔ اسی تاریخ معتمد پٹیالہ مع چارکس مفصلہ ذیل بنا بر تعزیت نواب محمد علیخان
صاحب بہادر آئے منجانب حضور ایک چوبدار مع کالکہ پاس پہ لینے کو گیا وہان سے آکر ڈاک بنگلہ پر ٹھہرائے گئے حسب تفصیل
ذیل آدمی ہمراہ معتمد تھے۔ محمد حنیف خان عزیز معتمد۔ طالب حسین عزیز۔ ہدایت حسین عزیز چتر بھوج چوبدار۔ پیر بخش ملازم معتمد۔
معتمد کیواسطے سب سامان ضروری کا انتظام ہوا کھانا باورچی خانہ سے بھیجا گیا چندی حسب شرح جاری ہوئی اور چونکہ چوبدار مہند رکھا
ایک سیر شیرینی مقرر کی گئی بعد ازان ہمراہیان معتمد سے دو عزیز واپس گئے معتمد نے سرکار والاتبار مین حاضر ہوکر خریطہ پیش کیا معتمد مذکور کو
خلعت رخصتانہ نہین دیا گیا صرف کرایہ از ٹونک تا جیپور دیا گیا۔ بتاریخ یکم مارچ سنہ ۱۸۹۶ع حافظ حسین صاحب عرب بغدادی کہ
خاندان حضرت غوث صمدانی قطب ربانی شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ہین اور حضرت سجادہ نشین صاحب مزار
رحمت بار حضرت غوث ابرار کے حقیقی ماموں ہین فائز دار الریاست ہوئے۔ منجانب ریاست انکی فرودگاہ اور طعام اور دیگر لوازمہ
کا اہتمام پورا پورا کیا گیا اور بتاریخ ہشتم مارچ تاجدار بیگم صاحبہ ہمشیرہ نواب خاتون زمانی بیگم صاحبہ محل دوم سرکار دار الریاست رامپور سے
داخل ٹونک ہوئین اور اپنی بہن کے پاس ٹھہرین اور چندی سرکار سے حسب معمول مقرر ہوئی۔ بتاریخ بست ویکم ماہ مذکور سنہ
صدر کپتان حافظ سید محمد صاحب ناظم پرگنہ سرونج بجانب ملازمت گاہ روانہ ہوئے۔ بتاریخ بست وچہارم ماہ مذکور حافظ
سید حسین بغدادی سرکار سے رخصت ہوئے جانداد اہل عرب سے چارسو روپیہ رخصتانہ دیا گیا۔ بتاریخ بست وہشتم ماہ مذکور سات
بجے دن کے بندگان حضور پرنور دام اقبالہ بنا بر سیر و شکار موضع سندبڑہ کی بہیر مین مع حضرت وزیر اعظم امیر مکرم بالقابہ و جناب صاحبزادہ
احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ مع جوانان اردلی خاص تشریف فرما ہوئے یہ موضع ریاست سے چھ کوس کے فاصلہ پر ہے۔
بتاریخ سی ام ماہ مذکور سنہ مذبور حضور پرنور السرور نہضت فرمائے ریاست ہذا ہوئے۔ بتاریخ سوم ماہ اپریل سنہ ۱۸۹۶ع
تقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد عبد التواب خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ کی دختر نیک
اختر صاحبزادہ محمد عبد الرؤف خانصاحب رآئی ماموں نوشہ سے بصد حسن احتشام بمعرض ظہور آئی اس جلسہ مین حضور انور بھی رونق
افروز تھے۔ بتاریخ چہارم ماہ مذکور مسٹر نگر صاحب بہادر پولٹیکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک فائز دار الریاست ہوئے حسب دستور
سلامی سر ہوئی پیشوائی نہین ہوئی۔ بتاریخ پنجم ماہ مذکور حضور انور مع نائب صاحب بہادر بالقابہ و صاحبزادہ محمود خانصاحب
بہادر تہور جنگ و صاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب بہادر سطوت جنگ صاحب اجنٹ بہادر کی ملاقات کو بنگلہ پر تشریف لے گئے

بتاریخ ششم ماہ مذکور سیٹھہ ہمیرمل ساہوا میروار دٹونک ہوئے سید احمد نائب بخشی الملک مع دس سوار صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب بہادر کے بلیغ تک گئے۔ بتاریخ ہفتم ماہ مذکور سنہ صدر تقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد یوسف علیخان خلف صاحبزادہ محمد یعقوب علی خان ابن قلعدار مرحوم کی دختر فرخندہ پیگر صاحبزادہ عبدالعلیخان عم نوشہ سے بصد زیب وزینت بعرض ظہور آئی بتاریخ یازدہم ماہ مذکور سنہ صدر شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد الیاس خان خلف صاحبزادہ محمد عبدالعلیخان با دختر نیک اختر جناب صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان صاحب بہادر صفدر جنگ بہزار تزک واحتشام منعقد ہوئی اس تقریب فرحت قریب مین حضور معدلت نشور رونق افروز ہوئے۔ اسی تاریخ سیٹھہ ہمیرمل سرکار مین سلام کو آئے ایک اشرفی اور پانچ روپیہ نذر کئے اور بہاگ مل نے کچھہ نذر نہین کیا۔ بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر حضور کی ملاقات کو نظر باغ مین آئے اور رنگین کوٹھی مین حسب دستور ملاقات ہوئی۔ بتاریخ ہیجدہم ماہ مذکور تاجدار بیگم صاحبہ رخصت ہوئین سرکار سے مفصلہ ذیل خلعت دیا گیا۔ پارچہ مالیتی ... نقد۔ اسی ایام مین پیشگاہ دربار دولتمدار سے جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب بہادر خلف جناب صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صاحب مرحوم ناظم پرگنہ ٹپہ او وعلاقہ ریاست ٹونک۔ خطاب (مفخرالامراء انتظام الملک صاحبزادہ محمد خان بہادر منصور جنگ) سے معزز ومفتخر فرمائے گئے بتاریخ بست وچہارم ماہ مذکور سنہ صدر سیٹھہ ہمیرمل روانہ جیپور ہوئے۔ بتاریخ بست وششم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر نے جیل وشفاخانہ کو معائنہ فرمایا اور حضور والا سے صاحب اجنٹ بہادر نے پانچ بجے دن کے عیدگاہ باغ مین ملاقات کی۔ اور بتاریخ بست وہفتم صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی وٹونک دارالریاست سے بجانب چہاونی دیولی روانہ ہوئے۔ انواب سلامی سر ہوئین۔ اسی تاریخ مولوی سخاوت حسین خان وکیل حاضرباش اجنٹی ہاڑوتی وٹونک بجانب چہاونی دیولی روانہ ہوئے۔ بتاریخ یکم ماہ مئی ۱۸۹۶ء مسٹر کر صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی وٹونک چہاونی دیولی سے بحصول رخصت ۶ ماہ بجانب ولایت خود تشریف فرما ہوئے صاحب بہادر موصوف کی انچارجی میجر بیل صاحب بہادر کمانڈنگ اررگیولر فورس کرینگے۔ بتاریخ بست وششم ماہ ذیقعدہ ۱۳۱۳ ہجری مطابق دہم ماہ مئی ۱۸۹۶ء سید محمد حسین صاحب بسمل کو سرکار والا سے خطاب مفصلہ ذیل عطا ہوا اور شعر وسخن مین حضور انور نے سید صاحب موصوف سے مشورہ لیا چنانچہ نقل پروانہ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے۔

سیادت وشرافت انتساب فضائل وشرائف مآب سید محمد حسین بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ چونکہ بوادید حسن لیاقت وسخن گوئی تمہاری کے حضور بدولت شعر وسخن مین تم سے مشورہ فرماتے ہین لہذا از راہ مزید مراحم وتفضلات وبنظر قدر افزائی وتوجہات بخطاب (ملک الشعراء لسان الملک) تمکو معزز وممتاز فرمایا جاتا ہے۔ چاہیے کہ پروانہ ہذا کو سنداً اپنے پاس رکھو فقط

مرقوم ۱۰ مئی ۱۸۹۶ء مطابق ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۱۳ہجری بموجب حکم حضور دام اقبالہ زبانی افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست و وائس پریزیڈنٹ محکمہ کونسل دربار ٹونک بقلم کرپا نراین روزنامچہ نویس دفتر دار الانشاء بتاریخ یازدہم ماہ مئی سنہ بمدر صاحبزادہ محمد ادریس خان صاحب خلف اکبر صاحبزادہ محمد ایوبخان صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل کی شادی کتخدائی باد ختر صاحبزادہ یعقوب علیخان صاحب قلعدار عمدہ اہتمام اور اہیرانہ شکوہ سے عمل مین آئی جانبین سے تمام مراسم متعلق تقریبات پوری کشادہ دلی اور فراخ حوصلگی سے عمل مین آئی۔ بندگان حضور پر نور دام اقبالہ بہی رونق افروز تہے تقریب مذکور عمدہ دلچسپی اور حسن خوبی کے ساتھ اختتام کو پہونچی اس تقریب فرحت ترحب مین مولف نے حسب فرمائش بنا بر تحفظا رباب نشاط یہ سہرا کہا ۔

ایسا دیکھا ہے کسی نے کہین اچھا سہرا
میری نظرون مین سہے کا یہ سمایا سہرا
دیکھنے والے بھی کہتے ہین کہ ماشاءاللہ
بانکی مالن نے عجب گوندہا ہی بانکا سہرا
کیون کھلے غنچۂ خاطر نہ ہوا خواہون کا
اہلِ محفل کی نظر مین یہ سمایا سہرا
ہیرے موتی لگے ہین جڑے لعل تو سر مین بہت
کیسا پیارا مرا بنڑا ہے پیارا سہرا

رشکِ خورشید ہی بنڑے کا مرایا سہرا
رنگ محفل کو دکھا کر نہ لبھائے کیونکر
دولہا ایسا نہین دیکھا ہے نہ ایسا سہرا
دل ہی فرہاد مرا حسن اگر ہے شیرین
خندہ پیشانی ہے نوشہ تو شگفتہ سہرا
دیکھکر اسپہ درودین نہ پڑین کیون بنڑے
زرد یاقوت و گہر سے ہی بنایا سہرا
دیکھکر اوسکو نہ حیران ہون کیونکر آنکھین

جسطرف آنکھہ اوٹھائی نظر آیا سہرا
ہے رنگیلا مرا بنڑا تو رنگیلا سہرا
بانکپن کیون نہ دکھائے یہ جہان کو اپنا
قیسِ مجنون ہی اگر دل تو ہی لیلی سہرا
اپنے جامے مین نہین پہولا سماتا ہے آج
جلوہ حسن خداداد ہے تیرا سہرا
دیکھنا دولہا ہے کس شان سے ادریس بنا
صورتِ آئنہ ہی صاف سراپا سہرا

آبرو خوش ہے جو دنیا مین دلہن اور دولہا — تاریخ — ماہِ منور پہ ہے ہالا سہرا

ظرافت بہ سمدہن

جب سادگی پہ بہولی مری آتی ہی سمدہن
لو اور سنو غیرون سے لگواتی ہی سمدہن
لتے ترے لے ڈالیگا سمدہی ابھی دم مین
یہ جذبۂ دل ہی کہ چلی آتی ہے سمدہن

اوس بات مین سمدہی سے بہی شرماتی ہی سمدہن
ٹھمری کوئی آواز رسیلی سے سنا دے
کیون کپڑے یہ غیرون سے تو پہڑواتی ہی سمدہن
سمدہی کو نہین دیکھتی ہے آنکھہ اوٹہا کر

ہم پان لگائین تو کرے غصہ سے منہ لال
سمدہی سے بہلا آگ عبث لاتی ہی سمدہن
منت سے نہین آئی منانے سے نہین آئی
چہیڑا اورون سے ہی بواسطہ کرواتی ہی سمدہن

کہدینگے کوئی ہم بھی کہ ہین نام کے استاد — کیون نام نہین اورون سے رکھواتی ہی سمدہن

ایضاً

تم تو ساتون ہی سنگار آج کراؤ سمدہن
شرم کی بات ہو کیا آنکھ ملاؤ سمدہن
سکا تم سنے نہ لگایا ہے تو اب لگوا لو

اپنے سمدہی کو ذرا روپ دکھاؤ سمدہن
چوٹی کرواکے ذرا مانگ مین صندل بھی بھرو
ناچ اور گاکے ذرا بھاؤ بتاؤ سمدہن
آج وہ باپ کے دولہے کے کراؤ سمدہن

دیکھو پاس آکے مرے ہار گلے ڈلواؤ
تم نہ بھر جانو تو سمدہی سے بھراؤ سمدہن
جو بڑا کار ہو دشوار بقول اوستاد

اور انہین دنون مین صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب کی بہو صاحبہ جنکے شوہر نے پہلے ہی دار فانی سے رحلت فرمائی تہی انتقال کیا مراسم تعزیت خاص طور پر عمل مین لائے گئے۔ بتاریخ بستم ماہ مئی سنہ صدر چار بجے دن کے بتقریب جشن جوبلی ایک عالی شان دربار حضور ملکہ معظمہ دام اقبالہا ترتیب دیا گیا۔ اس دربار مین سرداران خاندان اور معزز اہلکاران ریاست شریک تہے بندگان حضور انور دام اقبالہ کے رونق افروز ہوتے پر صاحبان دربار تعظیم کو کہڑے ہو گئے۔ منشی سید فضل حق صاحب میر منشی ریاست نے ایک طویل اسپیچ رہا حضور انور دام اقبالہ باواز بلند پڑہی جسمین مراتب سپاس و شکر گزاری و انعقاد دربار برٹش گورنمنٹ و اظہار مزید خوشنودی بانعقاد دربار جشن موصوفہ بیان کیے گئے ختم اسپیچ پر توپ جشن سر کیگئین بینڈ باجہ بجتا رہا عطر و پان اہل دربار کو ہوا دفاتر ریاست مین تعطیل دی گئی چہ قیدی رہا کیے گئے مساکین اور محتاجونکو کہانا کہلایا گیا۔ پہر دربار برخاست ہوا۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ مذکور سنہ صدر جناب نائب الریاست صاحب بہادر بموقع تعطیل عید الضحیٰ برای شکار بموضع آملی علاقہ علیگڈہ و پرگنہ ریاست ٹونک تشریف فرما ہوئے۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ مذکور سنہ صدر بابو داموودر داس مہتمم خزینہ و سپرنٹنڈنٹ محکمہ تعمیرات بحصول رخصت اپنے وطن مالوفہ کو گئے۔ بتاریخ یکم ا جون ۱۸۹۶ء کو جناب نواب محمد حامد علیخانصاحب بہادر والی رامپور کو ریاست کے اختیارات پورے پورے بجانب گورنمنٹ ملکہ معظمہ قیصر ہند دئے گئے بتاریخ دوم ماہ مذکور سنہ صدر ایک بڑا دربار باجتماع جمیع ارکین ریاست منعقد ہوا ہنگام دربار قبل ازین کہ حاضرین دربار نذرین پیش کرین نواب صاحب بہادر موصوف نے اسپیچ کہڑے ہو کر ارشاد فرمائی۔ ای حاضرین دربار مجہے سات برس سے جس وقت کا انتظار تہا الحمد للہ کہ وہ وقت آپہونچا۔ گورنمنٹ نے مجہے کامل اختیارات عطا فرمائے کونسل ٹوٹ گئی مین جانتا ہون کہ شکست کونسل سے میری رعایا مجہہ سے بہی زیادہ خوش ہے مین ہمیشہ رعایا کی ترقی اور بہبودی مد نظر رکہونگا۔ نواب اسحاق خانصاحب بہادر کو جو ایک خاندانی معزز برٹش گورنمنٹ کے اعلیٰ درجہ کے عہدہ دار ہین اور میرے بزرگون کے دوستانہ تعلقات انکے بزرگون سے پچاس برس کے عرصہ سے ہین مین اپنا مدار المہام مقرر کرتا ہون اسوقت جتنے بڑے عہدے ہین وہ مینے اہل شہر کو دئے اور آئندہ بہی مجہے ہر طرح سے

انکا خیال رہیگا۔ اسکے بعد جملہ حاضرین دربار نے پیشگاہ رئیس موصوف مین نذرین پیش کین۔ اتواپ سلامی سر ہوئین۔ غرض جو سامان
جس کا چاہیے وہ سب مہیا اور موجود تھا یہ جلسہ ساڑھے سات بجے سے ساڑھے آٹھ بجے تک رہا بعد ازان دربار برخاست ہوا۔
بتاریخ چہارم ماہ جون سنہ صدر حضرت نائب الریاست صاحب بہادر بالقابہ موضع آملی سے داخل ریاست ہذا ہوئے۔ صاحبزادہ
محمد اسحاق خانصاحب بہادر سطوت جنگ وصاحبزادہ محمد عبد الحفیظ خانصاحب خلف اکبر حضور انور دام اقبالہ ومرزا محمد علیخان صاحب ممبر کونسل
بہی اس موقع پر شریک شکار تھے ایک تیندوا اور سانبہر اور ہرن جناب نائب الریاست صاحب بہادر نے خاص اپنی بندوق سے شکار
کئے اور دوسرے صاحبون نے بہی جانور شکار کئے۔ بتاریخ پنجم ماہ مذکور سنہ صدر یوم جمعہ پانچ بجے دن کے جشن سالگرہ بندگان رفیع منزلت
حضور لامع النور دام اقبالہ غایت تکلف اور زیبائی سے ترتیب دیا گیا اس جشن عالی مین سرداران خاندان ومعززان واہلکاران
وجاگیرداران مدعو تھے لباس زعفرانی وگلابی وغیرہ حسنار سرکاری جلسہ کے زیب تن تھا دیوانخانہ خاص مین یہ دربار ترتیب دیا گیا۔
رقص وسرود مین باجہ مع کمپنی پلٹن کے آراستگی موقع بموقع تھی نذرین حضوری اہل دربار کی جانب سے پیش ہوئین توپین خوشی
کی بیرون دروازہ قلعہ معلی سر ہوئین طعام پر تکلف کہلایا گیا آتش بازی چھوڑی گئی شب کے ایک بجے تک یہ جلسہ نہایت
فرحت وانبساط کے ساتھہ رہا ایک روز کی تعطیل اہل دفتر کو دی گئی ہجوم تماشائیان بکثرت تھا مولف نے اس تقریب مین قصیدہ پیش کیا۔

در بہاران نہ ہمین خندہ گل شورفزاست
کرد از سرو قسم مصرع موزون چپ وراست
آب بر کاغذ ابری خط گلزار نوشت
سرخ و زرد آنکہ بہ پیمانہ نماید بخاست
خواستم نقش امیدی بچمن بنشانم
گویم از نکہت پیراہن یوسف برخاست
نام از نقش نگین مہ و خورشید بود
سایۂ مرحمت او بجہان ظل ہماست
ہست در شعر تخلص چو خلیلش آرے
خضر دریوزہ کند از رشحۂ کلک بجاست

بلبلان را بچمن غنچہ نمکدان نواست
مائل باغ و بہارست کدامی ساقی
شفق سوسنی و یاسمنی ارض و سماست
خواب راحت بشب زلف نگارے کردیم
تاکرا از رہ ہوس بوی بہاران برخاست
والی ٹونک کہ بود ست رعیت پرور
گر شود حلقۂ انگشترش افلاک سزاست
دل صافش کند از آئنہ زائل حیرت
فیضش از دیدۂ صاحب نظران پردہ کشاست
نیست در فن سخن ہیچکس استاد چو او

کاغذ فاختۂ یافت بہاران بہ چمن
نرگس از دو حنن چشم بجاش شہلاست
فرق در عاشق و معشوق بود یکرنگی
کہ سحرگاہ باہنگ چمن سخلخہ ساست
مژدۂ بندگی گرد سخن را سر سبز
زان سزاوار با وانسر اورنگ ولواست
بحر و کان چشم بدریوزۂ او دوختہ اند
ہچو من طوطی تصویر ز عکسش گویاست
زندگی بخش سخن آب حیات معنی
گر کند جز و کشی ناطقۂ پیشش برجاست

زیر یک پیرہن اعجاز لب او چو مسیح
بیت ابروش بفرمان الٰہی طغراست
بسکہ پیچیدگی زلف سخن میداند
زین سبب موقلمش صورت اندیشہ نماست
از گریبان اگر باد سحر بوئے برد
آبروی بلبل کلکم ست ترنم بدعاست

میتواند کہ زند نقش نشست و برخاست
سعی نیست کہ پابوسی شعرش بکند
ناخن سایۂ فکرش بیقین عقدہ کشاست
چہ عجب مطلع خورشید فتد از نظرش
دامن یاسمن دل شدہ از پنجہ رہاست
موجب روشنی مردم احباب بود

موبمو سخنی باریک بود پیوستہ
میتوان گفت کہ سرکوب خیال شعراست
فکر سر رشتۂ نازک سخنی داد بدست
طبع ادبسکہ در اندیشہ طرازی بالاست
سایہ اش بر سر اقبال سلامت باشد
آنچہ در مد نظر کوری چشم اعداست

بتاریخ دوم ماہ جولائی ۱۸۹۶ء صاحبزادہ محمد رضاء الدین خان خلف جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خان بہادر مظفر جنگ نے کہ ایک عرصہ سے بعارضہ ضعف معدہ وغیرہ علیل تھے اب تھوڑی مدت سے بنابر تبدیل آب و ہوا و علاج بمقام کانپور گئے ہوئے تھے انتقال کیا۔ بتاریخ بست و یکم ماہ محرم الحرام ۱۳۱۴ھ ہجری مطابق سوم ماہ جولائی ۱۸۹۶ء فرمان عالیشان حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہندوستان بوساطت خریطہ محکمہ اجنٹی ہاڑوتی و ٹونک باظہار خوشنودی و شکرگزاری موصول دربار دولتمدار ہوا اوسکی نقل بجنسہ بنابر معائنہ ناظرین تمکین درج کیجاتی ہے۔

افسوس ہزار افسوس کہ ایک ایسی نوبت بار دیگر پیش آئی کہ جسکے باعث ہم اپنے خیر خواہ صداقت شعار رعایا کے حق سچی ہمدردی اور غمخواری خواہون نے ایسی دلگداز مصیبت کی تقریب پر جو ہم اور ہماری دختر عزیزہ حضرت شاہزادی معظمہ شاہزادی پرنس لیڈی آف مارگ پر طاری ہوئی ہو ظاہر کی اوسکی شکرگزاری کرتے ہین فی الحقیقت ہم اس نئے بحر مصیبت مین گویا غرق ہوگئے ہین ازبسکہ ہمارے لئے یہ بلا دوگانہ ہو اولاً یہ کہ داماد عزیز و محبوب قوۃ الاعضا و راحت القلوب فوت ہوگیا ہے جسکے پرتو رخ سفید کی تجلی ہمارے گھر کے لئے آفتاب کی کرنونکا کام دیتی تہی دوم یہ کہ ہماری لخت لخت شاہزادی موصی الیہا اپنے شریف و معزز جان نثار و محبت وثار شوہر سے مفارقت نصیب ہوئی کہ اون دونون مین اتفاق یگانگی و رابطہ محبت و یکجہتی اسقدر مضبوط و مستحکم تہا کہ ایک جان دو قالب کہا جائے جب ہم اس قصۂ پر درد کو دیکھتے ہین اور اوس دختر عزیزہ کے غنچۂ مراد کو باد خزان تفرقہ سے سوختہ و پژمردہ پاتے ہین حالانکہ وہ دختر عزیزہ ہماری نظرون سے کبھی جدا نہین ہوئی سچ تو یہ ہے کہ یہ بلای بیدرمان بلکہ حادثۂ مالایطاق نظر آتا ہے لیکن وہ ہمدردی عام و غمخواری خواص و عوام جو کافۂ رعایا و طائفۂ برایا چہ وضیع چہ شریف ایسی رقت قلبی و خلوص دلی کے ساتھ ظاہر کرتے ہین۔ ہمارے اور ہماری دختر عزیزہ کے دل مین اسقدر موثر ہوئی ہے کہ ہم دونون کے لئے تائید و تقویت بلکہ تسلی و تشفی کا باعث کلی ہوتی ہے ہم یہ خواہش رکھتے ہین کہ ہم اون ساری خورش خدمتون کے عوض مین اپنی پوری رضامندی و خوشنودی کا اظہار کرین جسکے علاوہ

یہ بھی خواہش ہے کہ اوس عزیز و شجاع شاہزادہ کے حق مین جو ہماری رعایا نے تعریف و تحسین کی ہے از بن رو کہ اولین مردانہ وار اپنے وطن و ہم وطنین پر جان نثار کی اوسکا شکریہ تہ دل سے ادا کرین۔ الحق کہ ہماری دختر عزیز بالا بر روی رضا و تحمل تسلیم و توکل ایسی نظیر ہے کہ جسکی تقلید کرنی سب پر فرض ہے فقط وکٹوریا۔ بفضل خدا ملکہ معظمہ قیصر ہند۔

بتاریخ پنجم ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۶ء جناب افضل الامرا منتظم الملک صاحبزادہ حافظ عبدالرحیم خان بہادر مظفر جنگ ناظم محکمہ گیرائی و فوجداری کانپور سے بعد تجہیز و تکفین اپنے لخت جگر صاحبزادہ رضا الدین خان کے فائز دار الریاست ہوئے جملہ اعزہ و اقربا سرداران اہل خاندان و معززان ریاست برسم تعزیت صاحبزادہ صاحب موصوف کی کوٹھی پر جمع ہوئے اور بصد سرگرمی و ہمدردی مراسم عزاداری عمل مین آئی۔ اسی تاریخ غلام علی پہلوان عرف غلام مع شاگردان خود داخل دار الریاست ہوا۔ پندرہ روز قیام پذیر رہکر واپس گیا۔ دربار سے خلعت پارچہ و زر نقد عطا ہوا۔

بزم خلیل

بتاریخ دوازدہم ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۱۴ ہجری مطابق بست و چہارم ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۶ء روز دوشنبہ حسب الحکم حضور پرنور معدلت نشور رونق بخش نزدیک و دور بندگان عالی متعالی مسیحا دم خضر شیم انجم حشم قمر خدم اریکہ آرائے دولت و اقبال مہر سپہر جاہ و اجلال کاؤس کوس فریدون فر سکندر در منوچہر چہر سیاوش وش مؤید ید تہمتن تن سردار زمن آفتاب آسمان امارت و سروری اختر برج جلالت و برتری ابو النصر المؤید من عند اللہ نواب فلک بارگاہ سمی خلیل اللہ حضرت امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ قرآن محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ادام اللہ اقبالہ و اجلالہ و نوالہ۔ یہ مصرع طرح دیا گیا۔ (نہین منظور لب یار کو صحت میری) بزم مشاعرہ بمکان جناب صاحبزادہ محمد شبیر علیخان بہادر شمیر بوقت نو بجے شب کے منعقد ہوئی فی الحقیقت اس ریاست مین محفل مشاعرہ اسقدر دہوم دہام سے آجتک نہین ہوئی۔ جملہ شعرائے نامی گرامی شریک جلسہ صحبت مین اپنا اپنا رنگ سخن دکھارہے ہین

اول ہر ایک شاعر کے حال کی کیفیت ازان بعد صورت کی وجاہت من بعد نتیجہ طبع کی حالت درج ہی۔ ابتدا مین کلام طرح و غیر طرح اہل خاندان و غزلہای غیر طرح شعرای سحر بیان علی قدر مراتب اس غرض سے درج تذکرہ ہین کہ غزلہای مطروحہ کا سلسلہ علاوہ اہل خاندان کے جو آخر مین بقید حروف تہجی قرار دیا گیا ہی منقطع نہو بمصداق ہو الاول ہو الآخر کوئی صاحب تقدیم و تاخیر کا خیال نہ فرمائین اور جن شاعر نامور کی تصویر دستیاب نہوئی اوسکے حال اور کلام پر اکتفا کی گئی۔

خلیل۔ ناثر و ناظم بعدیل حضور لامع النور رونق بخش نزدیک و دور بقدر بقدرت فلک رفعت فریدون فر سکندر در کیکاؤس کوس خلیل کعبۂ دل برجیس منزل جناب مستطاب معلی القاب اعلیٰ حضرت امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ قرآن محمد ابراہیم علی خانصاحب بہادر صولت جنگ۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ فرمانروا ے دار الاسلام محمد آباد عرف ٹونک خلد اللہ ملکہ و دولتہ حضور پر نور کا سال میلاد ۱۲۶۵ھ ہجری ماہ ذی الحجہ ۲۲ تاریخ روز پنجشنبہ وقت عصر ہے چنانچہ تاریخ ولادت۔ خدا ترس۔ سے بر آمد ہوتی ہے ۱۲۶۵ھ ۱۲۸۴ھ ہجری مین جبکہ سن شریف اٹھارہ سال کا تھا بحین حیات والد خود مسند نشین ریاست ہوے چنانچہ یہ قطعہ تاریخ مسند نشینی ہے ؎

شد امین الدولہ پیش مالدیں مسند نشین	تا ابد قائم بدارش مسندش رب العباد
ابروی تاریخ سالش این دعائیہ بگفت	صاحب ارشاد ابراہیم عادل شاہ باد

اور (صدر نشین دولت و اقبال) سے بھی تاریخ مسند نشینی بر آمد ہوتی ہے۔ حضور والا نے روز مسند نشینی سے آجتک وہ وہ کار نمایان بنا بر رفاہ عام و انتفاع عوام جاری فرمائے کہ زبان زد ہر دیار و امصار ہین آپ کے اوصاف حمیدہ و صفات پسندیدہ مین دست تحریر زبان تقریر بیکار ہین حضور ممدوح المدح کی طبیعت حق طویت مضامین اعلیٰ کے لئے حاضر اور اصناف سخن پر قادر ہے ہر زبان مین کلام فرماتے ہین حضور والا کے تین دیوان ہین ایک مین غزلہای حمد باری تعالیٰ عز اسمہ درج ہین دوسرے مین غزلہای نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تحریر ہین۔ تیسرے مین غزلہای عاشقانہ تسطیر ہین مولف نے حسب الحکم حضور پر نور ہر ایک دیوان کو ردیف وار جدا جدا لکھکر مرتب کیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ کلام حضوری عنقریب خاص مطبع انطباع سے فرین ہوکر شائع عام ہوگا یہان ہر زبان کا کچھ کلام منتخب نمونہ از خروارے درج تذکرہ ہے علاوہ کلام الملوک ملوک الکلام کے یہ کلام بلیغ و فصیح فرمانا حضور والا ہی کا حصہ ہے یہ حضور انور کا کلام نذر اہل بصیرت ہے اور حسن خداداد کی یہ صورت ہے۔ غزل حمد باری۔

آمن بعینیک لا تخفی ۔ تو کریم و منت ممنون کرم	استینا ہر تو ہی بندونکی دعا ۔ رکھتا ہے تو ہی ہم سب کا بھرم
یارب بنا الذینا مذاقت ۔ ایم و امید اشفاقت	جز تیرے کسی مین نہین طاقت ۔ جو گھٹائے سخن جو بڑھائے الم

یا من بہ ابتدا ناکردنی ۔ رحمے بنما رحمے بنما
ملک من احد لی ہمی تبرکت ۔ کہ کند از بار گنہ سبک
یا غوث عبیدک یا مولیٰ ۔ ہست از ہمہ مرضی تو اولیٰ
اصرف عنا کل الضیق ۔ اے خالق جان واسع لقبی
انت الغنی انت المغنی ۔ تو ئی مالک و قادر لم یزلی
الطف بعبادک یا ربی ۔ رحمے بسرامی ازلی

کہین کس سے غم دل تیرے سوا کہ خدا ہے تو ہی ترے بندے ہین ہم
تری جانب جاتے ہین سر جھک جھک تو او تارونے بار غموم والم
دریاے نجات ہین وہ رولا جو بہا دے یہ دفتر جرم اکرم
دینے کو نہین ترے گھر مین کمی تو ہے صاحب جود و فیوض و نعم
تو جلائے جسے وہ مرے نہ کبھی نہ جلائے تو جی نہ سکے اکرم
محتاج کرم دنیا ہے تری دنیا ہے تری محتاج کرم

مشتی یا رب و لا تحرم ۔ الفضل بحق ابو القاسم
بندہ مین خلیل ہون تو حاکم مجھے کر دے مسافر راہ حرم

جلوہ اوسی کا جلوہ نمائی اوسی کی ہے
سب کچھ وہی ہے سب مین سمائی اوسی کی ہے
مالک وہی ہے سبکا اوسے اختیار ہے
رنگت ہر ایک پھول مین پائی اوسی کی ہے
مشکل مین نام یاد جو آیا اوسی کا ہے
شاہی سے بڑھ کے شان گدائی اوسی کی ہے

سب کا وہی خدا ہے خدائی اوسی کی ہے
جو کام بن گیا ہے بنایا اوسی کا ہے
اپنی ہے کوئی شے نہ پرائی اوسی کی ہے
غافل جو اوس سے ہے وہ برا اور بہت برا
مشکل مین یاد دل مین جو آئی اوسی کی ہے
بندہ کو کیون پکارتے ہین لوگ اے خلیل

ہر چیز مین ہے پرتو انوار کبریا
جو بات بن گئی ہے بنائی اوسی کی ہے
جلوہ ہر ایک رنگ مین دیکھا اوسی کا ہے
جو اوسکی یاد مین ہے بھلائی اوسی کی ہے
اوسکی رہ طلب کا جو ادنیٰ فقیر ہے
سچا اوسی کا نام دہائی اوسی کی ہے

کبت حمدیہ

جا اون کی دھوپ نیکو ۔ سندر سروپ نیکو
ورکے سوٹیس نیکو ۔ نیکو گیان سیام کو

کہن سون چوپ نیکو ۔ دھیر نیکو کام کو
رہے تو ہر دم نیکو ۔ بیچے تو دھرم نیکو

اوتم اسیس نیکو ۔ جھکے سو سیس نیکو
خلیل کرم نیکو ۔ نیکو ریت اسلام کو

چلن کو پاؤن نیکو ۔ رہن کو ٹھاون نیکو
چین کو ناون نیکو ۔ ناون نیکو رام کو

مناجات

ہے اک تو ہی تو خالق ذوالجلال
نہ ثانی ہے کوئی نہ کوئی مثال

سوا تیرے باقی ہے سبکو زوال
خدائی کرے کیا خدا کی صفت

تری ذات ہے وحدہ لاشریک
نہ طاقت ہے اتنی نہ اتنی مجال

پڑی ہے گناہون کی مجھ بار رہین
سوا تیرے کس سے کرون مین سوال
کمی کچھ نہین تیری سرکار مین
شرف تونے بخشا علی الاتصال
بنائے ہین مٹی سے کیا کیا بشر
نہین کام دیتی یہان دیکھ بھال
تو چاہے تو سب رنج و حسرت ہون دور
اوسی کا ہے دنیا مین چہرہ بحال
بہت ناتوان ہین خدا ای کریم
تو ہی سب کے سر سے بلاؤن کو ٹال

الٰہی تو توبہ [illegible]
بڑا دینے والا ہے تو اے کریم
تری دین مشہور ہے ذوالجلال
بڑھاتا ہی تو ہے گھٹاتا بھی تو
اوگائے ہین مٹی سے کیا کیا نہال
سہارا ہے سب ڈوبتون کو ترا
تو چاہے تو مٹجائین رنج و ملال
اوسی کے لیے عیش و راحت ہین سب
تو بندون پر اپنے مصیبت نہ ڈال
تو ہی سب کی سنتا ہے یارب پکار

مصیبت مین ہے اک تو ہی دستگیر
دیا تو نے سب کچھ مجھے بے سوال
دیا چاند کو ہر مہینے عروج
ہے قبضہ مین تیرے کمال و زوال
سمجھتا نہین کوئی قدرت کے بھید
بچاتا ہے سب کو تو ہی بال بال
تری یاد ہے جسکے دل مین نہان
ہے تیری محبت جسے ذوالجلال
ترے ظل رحمت کے محتاج ہین
تو ہی سب کے کرتا ہے پورے سوال

گنہگار بندہ ہے تیرا خلیل — کرم کر کرم خالق ذوالجلال

نعت شریف

یاد خالق ہے غم احمد مختار بھی ہے
حامی دین بھی ہے دنیا کا مددگار بھی ہے
قافلہ امت عاصی کا پریشان نہو
کہ رضامند کیے جانے کا اقرار بھی ہے
سچ ہے خاک قدم حضرت والای عرب
کہ خدائی متحمل ہی نہین زار بھی ہے
قرن ای امت عاصی کہ رسول اکرم
رہی رسوا بھی ہے بدنام بھی ہے خوار بھی ہے
آپکے پای مبارک پہ فدا ہونے کو

دل مین اللہ ہی اللہ کا دلدار بھی ہے
جلوۂ نور مبارک تو عیان ہے ہرسو
یاد رکھے کہ کوئی قافلہ سالار بھی ہے
دل وہی دل ہے جسے شوق لقا پکا ہو
سرمۂ چشم و دوائی دل بیمار بھی ہے
ذات پاک نبوی کو یہ شرف جسنے دیا
شافع حشر بھی ہے اور طرفدار بھی ہے
عرصۂ حشر مین کیونکر نہو رحمت کا ورود
سر شوریدہ بھی ہے اور دل زار بھی ہے

دونون عالم مین محمد کا سہارا ہی مجھے
چشم باطن سے کوئی طالب دیدار بھی ہے
آپکی مرضی سے ہوگی دم محشر بخشش
آنکھ وہ آنکھ جسے حسرت دیدار بھی ہے
نار دوزخ سے بچاتا اسے محبوب خدا
واقف حال بھی ہے محرم اسرار بھی ہے
آپ پر جو کوئی ایمان نہ لایا ای دل
کہ وہان آپ بھی ہین داور دادار بھی ہے
روز و شب یاد محمد مین بسر کرتا ہون

عشق گیسو بھی ہے الفت رخسار بھی ہے
غم عصیان مجھے کیون ہو کہ نہایت پہ خلیل
رحمت حق بھی ہے لطف شہ ابرار بھی

نو لہای عاشقانہ

صاحب حسن بھی ہے دل کا خریدار بھی ہے
مست کے قبضہ مین چلتی ہوئی تلوار بھی ہے
اوسکی عادت سے دل از خبر دار بھی ہے
کہ تعلق بھی نہین اور سروکار بھی ہے
اوسکے عارض سے ہے نیرنگی گلشن پیدا
کیون یہ پیشانی پہ قشقہ بھی ہے زنار بھی ہے
جسطرح جاتی ہے دل لیکے چلی آتی ہے
اپنے گھر مین بھی ہے اور جانب کہسار بھی ہے
دل کو گیسو سے عجب واسطۂ الفت ہے
دیدۂ تر بھی ہے اور ابر گہر بار بھی ہے

یار مطلوب بھی ہے اور طلبگار بھی ہے
بیخبر بھی ہے مرے دل سے خبردار بھی ہے
جسکو تو یار سمجھتا ہے وہ عیار بھی
خوشنما گل ہے تو ہوا ونسے بھلا کیا نسبت
شیفتہ گل ہی نہین بلبل گلزار بھی ہے
منہ سے کہتے تو وہ سب کچھہ مین فنا ہی تو کرین
نگہ ناز مین کیا شوخی رفتار بھی ہے
نہین ممکن کہ جہان مین دل بے رنج نہو
کہ یہ آزاد بھی ہے [illegible] جدا بھی ہے
سنکے وہ حال دل [illegible] لتے مین خلیل

چشم میگون کے قریب ابروی خمدار بھی
چشم مخمور تری مست بھی ہشیار بھی
اسمین کچھہ بھید ہے ورنہ یہ تغافل
گل کے پہلو مین تو چبھتا ہوا اک خار بھی
طرز کیا ای بت کافر یہ نکالی تو
یونتو پیمان بھی ہے وعدہ بھی ہے اقرار بھی
پوچھتے کیا ہو کسی دل وحشی کا
چمن دہر مین کوئی گل بے خار
ہجر مین کون برستا ہے معا
یہ کچھہ بناوٹ بھی ہے کچھہ شوق کا اظہا

دیگر

ای شوق جستجو ہی سہی کچھہ نہ کچھہ تو ہو
گر گل نہین تو بو ہی سہی کچھہ نہ کچھہ تو ہو
راحت ملی نہ عشق مین اونکے تو غم نہین
ملنے کی آرزو ہی سہی کچھہ نہ کچھہ تو ہو
کل تک جو عندلیب تجھے دسترس نہین
خیر اوسکی جستجو ہی سہی کچھہ نہ کچھہ تو ہو

اوسکا طواف کو ہی سہی کچھہ نہ کچھہ تو ہو
بیداد گر ہو تم تو سہینگے جفائین اسم
ای یاس یاس تو ہی سہی کچھہ نہ کچھہ تو ہو
گر ہم کلام مجھہ سے وہ غنچہ دہن نہین
گلشن مین اوسکی بو ہی سہی کچھہ نہ کچھہ تو ہو
لطف و کرم کی اونکو جو عادت نہین خلیل

کانٹا اوٹھا کے کہتی ہے گلشن مین عندلیب
صبر و رضا کی خو ہی سہی کچھہ نہ کچھہ
مانا کہ اپنے پاس وہ دلبر نہین
قاصد سے گفتگو ہی سہی کچھہ نہ کچھہ تو
ملنا کٹھن ہے اوسکا یہ مین جانتا ہون
جور و ستم کی خو ہی سہی کچھہ نہ کچھہ تو

دیگر

الفت نہین جفا ہی سہی کچھہ نہ کچھہ تو ہی
اچھا وہ بے وفا ہی سہی کچھہ نہ کچھہ تو ہے
آپس مین میل جول کی باتین نہین

شکوہ سہی گلا ہی سہی کچہہ نہ کچہہ تو ہے
ارمان ہزار ہا مرے دلمین نہین نہون
ظالم کو حوصلا ہی سہی کچہہ نہ کچہہ تو ہے
الفت کے واسطے فقط اک لاگ چاہئے
اک آدہ مدعا ہی سہی کچہہ نہ کچہہ تو ہے
حاضر ہمارا دل ہے تو حجت سے فائدہ
وہ خوش نہین خفا ہی سہی کچہہ نہ کچہہ تو ہے
کرتا نہین وفا نہ کرے اس کا رنج کیا
اچہا نہین برا ہی سہی کچہہ نہ کچہہ تو ہے
اچہے ہین وہ خلیل برے دل مین کیون رہین
غیراونکا مدعا ہی سہی کچہہ نہ کچہہ تو ہے

یا ویل فؤادی فی التعب — بکن از سر لطف تو رنجہ قدم
یجاز الصب کما لنت — انصاف بکن اے عربدہ جو
سکران بلحاظک کم یعمو — نہ بجام نظر نہ نظر بسبو
تحبت یعفوک فی السقم — نہ سزد کہ بخواب بمن نرسی
خابت املی والظن — از جور و جفائے تو اے بدخو
ما طول لیل الہجران — ہمہ حیرتم ای غم بے وطنی
حتی م ابیت علی السہر — وقتست بیا بت رشک پری
[illegible] تاسلت — تا جذبہ عشق شود سالک
[illegible] خیال یکفی — کہ بقلب توئی بنگاہ توئی
[illegible] من بسک — ہمہ حال خراب و زبون و دوئی
[illegible] ذا الوصال [illegible] — مگر این دل من بہ ہزار خوشی
[illegible] الہجر کفا بعدک — چہ زبار فراق شویم سبک
[illegible] زمان الوصل — اے ہجر بگو وجہ اصل
[illegible] وقات الہجر — اینک چہ تمنا و چہ خوشی
[illegible] والہجی — نظر از سر لطف چرا نکنی
[illegible] باللہ تحیاتک — بکن از غم و دید نزار مرا
[illegible] زمان الوصل اتی — گذر از سر جرم و قصور و خطا

کہ قرار ہو دل کو ذرا تو کبہی نہ رہے یہ قلق نہ رہے یہ الم
یہ تو سچ کہ جفا کا مجاز ہے تو مگر ایسا ہی کیا کہ ستم پہ ستم
نظر آتا ہے چارون طرف توہی تو نہ خوشی کی خوشی نہ الم کا الم
ترا وصل جو ہو تو یہ جاگے ابہی جو یہ جاگے تو دور ہون حسرت و غم
مری حسرتِ دلکو نکالے گا تو تجہے دیکہہ لیا مجہے دے نہ یہ دم
یہ بڑہی تو گہٹی یہ گہٹی تو بڑہی یہ گہٹے تو بڑہے یہ بڑہے تو ہو کم
مرے حال سے کیون ہے یہ بیخبری اسے چہوڑ کہ چین ملے کوئی دم
ترے ہاتہہ گیا تو نہین ہون مین یک کہ مین جاگون تو چین سے سوئے صنم
یہی حال رہا تو گہٹے گا کبہی نہ یہ ذوقِ وفا نہ یہ لطفِ ستم
یہ نکالی ہے تو نے کہانکی بدی کہ ہے چاہ پہ جور وفا پہ ستم
اسے لذتِ ہجر ہے جب سے ملی یہ وصال کی کہائے ہوئے ہے قسم
جو خیال مین باندہین وصال کی ٹہکسا دہی جہیلین یہ دکہہ وہی کہائین یہ غم
کیون جانے پہ اس نے کمر کسلی ہوئی کونسی مجہسے خطا ہیہم
دستور زمانے کا جب ہے یہی تو پہر اسکے گذرنے کا رنج نہ غم
ترے دل مین یہ کیا ہے بتا تو سہی تو بتا تو سہی کہ یہ کیا ہے ستم
کہ بڑا ہے ستم ترا شوقِ لقا ترے شوق لقا کا ستم ہے ستم
بت عربدہ مجہے اب نہ ستا مجہے اب نہ ستا تجہے میری قسم

عشق گیسو بھی ہے اور الفت رخسار بھی ہے
غم عصیان مجھے کیون ہو کہ نہایت پہ خلیل
رحمت حق بھی ہے لطف شہ ابرار بھی ہے

غزلہای عاشقانہ

صاحب حسن بھی ہے دل کا خریدار بھی ہے
مست کے قبضہ مین چلتی ہوئی تلوار بھی ہے
اوسکی عادت سے دل از خبر دار بھی ہے
کہ تعلق بھی نہین اور سروکار بھی ہے
اوسکے عارض سے ہے نیرنگی گلشن پیدا
کیون یہ پیشانی پہ قشقہ بھی ہے زنار بھی ہے
جسطرح جاتی ہے دل لیکے چلی آتی ہے
اپنے گھر مین بھی ہے اور جانب کہسار بھی ہے
دل کو گیسو سے عجب واسطۂ الفت ہے
دیدۂ تر بھی ہے اور ابر گہربار بھی ہے

یار مطلوب بھی ہے اور طلبگار بھی ہے
بیخبر بھی ہے مرے دل سے خبردار بھی ہے
جسکو تو یار سمجھتا ہے وہ عیار بھی ہے
خوشنما گل ہے تو ہو اوسنے بھلا کیا نسبت
شیفتہ گل ہی نہین بلبل گلزار بھی ہے
منہ سے کہتے تو وہ سب کچھ مین فنا ہی کرین
نگہ ناز مین کیا شوخی رفتار بھی ہے
نہین ممکن کہ جہان مین دل بے رنج نہو
کہ یہ آزاد بھی ہے اور گرفتار بھی ہے
سنکے وہ حال دل زار الٹتے ہین خلیل

چشم میگون کے قریب ابروئی خمدار بھی ہے
چشم مخمور تری مست بھی ہشیار بھی ہے
اسمین کچھ بھید ہے ورنہ یہ تغافل کیسا
گل کے پہلو مین تو چبھتا ہوا اک خار بھی ہے
طرز کیا ای بت کافر یہ نکالی تو نے
یون تو پیمان بھی ہے وعدہ بھی ہے اقرار بھی ہے
پوچھتے کیا ہو کسی دل وحشی کا پتا
چمن دہر مین کوئی گل بے خار بھی ہے
ہجر مین کون برستا ہے مقابل یکین
کچھ بناوٹ بھی ہے کچھ شوق کا اظہار بھی ہے

دیگر

ای شوق جستجو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو
گر گل نہین تو بو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو
راحت ملی نہ عشق مین اونکے تو غم نہین
ملنے کی آرزو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو
گل تک جو عندلیب تجھے دسترس نہین
خیر اوسکی جستجو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو

اوسکا طواف کو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو
بیداد گر ہو تم تو سہینگے جفائین اسم
ای یاس آس پاس تو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو
گر ہم کلام مجھسے وہ غنچہ دہن نہین
گلشن مین اوسکی بو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو
لطف و کرم کی اونکو جو عادت نہین خلیل

کانٹا اوٹھا کے کہتی ہے گلشن مین عندلیب
صبر و رضا کی خو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو
مانا کہ اپنے پاس وہ دلبر نہین نہو
قاصد سے گفتگو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو
ملنا کٹھن ہے اوسکا یہ مین جانتا ہون خوب
جور و ستم کی خو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو

دیگر

الفت نہین جفا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہے
اچھا وہ بے وفا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہے
آپس مین میل جول کی باتین نہین نہون

شکوہ سہی گلا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہے
ارمان ہزار ہا مرے دل میں نہیں نہوں
ظالم کو حوصلا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہے
الفت کے واسطے فقط اک لاگ چاہیے
اک آدہ مدعا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہے
حاضر ہمارا دل ہے تو حجت سے فائدہ
وہ خوش نہیں خفا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہے
کرتا نہیں وفا نہ کرے اس کا رنج کیا
اچھا نہیں برا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہے
اچھے ہیں وہ خلیل برے دل میں کیوں رہیں
خیر اونکا مدعا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہے

یا ویل فؤادی فی اللھب — بکن از سر لطف تو رنجہ قدم
ایجاز الصب کمالک — انصاف بکن اے عربدہ جو
سکران لحاظک العمو — نہ بجام نظر نہ نظر بسبو
خفی جفونک فی النوم — نہ سزد کہ بخواب بمن نرسی
خابت امالی والظن — از جور و جفائے تو اے بدخو
ما اطول لیل الھجرانی — ہمہ حیرتم ای غم بے وطنی
حتی م ابیت علی السھر — وقت ست بیایت رشک پری
شبہ اجفانک من تاسلتا — تا جذبہ عشق شود سالک
یا حسن خیال یمضی بی — کہ بقلب توئی بنگاہ توئی
کھوائی ھجرک من جسدی — ہمہ حال خراب و زبون مری
من ذالوصالک غیر شھی — مگر این دل من بہ ہزار خوشی
لعذیم الھجر کما بعدک — چہ زبار فراق شویم سبک
ما اشھر ازمان الوصل — اے ہجر بگو وجہ اصلی
الوصل او یقات الھجر — اینک چہ تمنا و چہ خوشی
یا عمدۃ قلبی والمھجی — نظر از سر لطف چرا نہ کنی
ارنی باللہ محیاک — بکن از غم دید نزار مرا
یا لیت زمان الوصل اتی — گذر از سر جرم و قصور و خطا
در گذر تو خیال جرم و قصور و خطا سے

کہ قرار ہو دل کو ذرا تو کبھی نہ رہے یہ قلق نہ رہے یہ الم
یہ تو سچ کہ جفا کا مجاز ہے تو مگر ایسا ہی کیا کہ ستم پہ ستم
نظر آتا ہے چاروں طرف تو ہی تو نہ خوشی کی خوشی نہ الم کا الم
ترا وصل جو ہو تو یہ جاگے ابھی جو یہ جاگے تو دور ہوں حسرت و غم
مری حسرت دلکو نکالے گا تو تجھے دیکھ لیا مجھے دے نہ یہ دم
یہ بڑھی تو گھٹی یہ گھٹی تو بڑھی یہ گھٹے تو بڑھے یہ بڑھے تو ہو کم
مرے حال سے کیوں ہے یہ بیخبری اسے چھوڑ کہ چین ملے کوئی دم
ترے ہاتھ گیا تو نہیں ہوں میں بلکہ میں جاگوں تو چین سے سوئے صنم
یہی حال رہا تو گھٹے گا کبھی نہ یہ ذوق وفا نہ یہ لطف ستم
یہ نکالی ہے تو نے کہاں کی بدی کہ ہے چاہ پہ جور وفا پہ ستم
اے لذت ہجر سے جب کہ ملی یہ وصال کی کھائے ہوئے ہے قسم
جو خیال میں باندھیں وصال کی ہم کسا دہی جھیلیں یہ دکھ وہی کھائیں یہ غم
کیوں جانے پہ اس نے کمر کسلی ہوئی کونسی مجھسے خطا ہیہم
دستور زمانے کا جب ہے یہی تو پھر اسکے گذرنے کا رنج نہ غم
ترے دل میں یہ کیا ہے بنا تو سہی تو بتا تو سہی کہ یہ کیا ہے ستم
کہ بڑھا ہے ستم ترا شوق لقا ترے شوق لقا کا ستم ہے ستم
بت عربدہ مجھے اب نہ ستا مجھے اب نہ ستا تجھے میری قسم

بمیونزلت قلبی مستشط نظرے چہ کنم سوی این سوی او | گر جو تو ب رہ ہین ہون جو ہین ہون رہ تو کبھی ہوش جدا ہوا یسے ہم

اکحد بخیلبلک ما یرجس۔ تو بیا بر او تو بیا بر او

جو جفا ہے تو وا و وفا ہی دے تو کہ بھی سے ہے رسم وفا کا بہم

ٹھمری بہار

رسین رسیا گن بجے رے	ت بسنت مہا رنگ بارے	پر تریا نے بس کر راکھے
سنین سوچ کرت سکھیا رے	ابراہیم کہا پکھو کیجے	جون ہو وے پل بسنت سبیرے

ٹھمری بہار سوا

رنگ بینے آج بسنت چلے رے	کچھ لتون مین کسم کھل رے	کویل کو نج بہنور گنجت ہین
پون مدر مکرند چلی رے	ابراہیم سجن سبجنے دو د	ہل مل پہول بہار لہی رے

ترانہ

توم تنوم توم تادر دانی تادر دانی اودانانا تنا توم اودادانی   درد ر ور ردیم تادیم اودانانا تنا توم

اودانانا توم تنا تا ریدانی تلی لانا تنا درنا توم تنا نا توم   تادردانی اودانانا اودانانادیم تادردانی درتوم

مستزاد

دل خود رفتہ کو الفت مین سنبہالا تو بہت۔ پر یہ سنبھلا ہی نہین
اسکو انجام محبت کا بتایا تو بہت۔ کچھ یہ سمجھا ہی نہین

دل کی تقدیر مین کاکل ہی کا رہنا تہا بدا۔ نہوا اس سے رہا
دام گیسو سے اسے ہمنے چھڑایا تو بہت۔ پر یہ چھوٹا ہی نہین

مائل اوس شوخ کو اقرار پہ ہرچند کیا۔ نہوا پر نہوا
راہ پر اپنی اوسے ہمنے لگایا تو بہت۔ پر وہ آیا ہی نہین

اللہ اللہ یہ نخوت یہ تکبر یہ غرور۔ نہ خطا کچھ نہ قصور
چھیڑنے کو بت مغرور کو چھیڑا تو بہت۔ منہ سے بولا ہی نہین

اوس نے جھنجھلا کے خلیل اپنا جو منہ پہیر لیا۔ یہ ہی قسمت کا لکھا
میرے قاصد نے خط شوق دکھایا تو بہت۔ اوس نے دیکھا ہی نہین

فیروزہ۔ کلاش مہر عالم افروز۔ جناب وزارت مآب امیر مکرم رئیس معظم افتخار الامرا فخر الملک۔ صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ۔ سی ایس آئی۔ نائب اگریاد والیس پریزیڈنٹ محکمہ حشمتہ کونسل دربار ٹونک ادام اللہ اقبالہ واجلالہ

خلف حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ و ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر آسودہ جنت الفردوس مورث اعلی ریاست ٹونک
شاگرد سر آمد شعرا استند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی۔ آپکا سال میلاد ۱۲۶۳ ہجری ماہ شوال ۲۳ تاریخ ہو جنا نچہ
زیب افزای انجمن فخر الملک۔ سے تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے آپکی علو ہمتی و بیدار مغزی و نیک نیتی ورود اورد ور السلطنۃ
و کوائف انقطاع بدعت و فساد تاریخ ہذا سے ظاہر ہے۔ چونکہ ملک شداد دین براہ داد انتظام ملکی و مالی فرمایا ہے اس سے
ہر ایک ادنی و اعلی ماہر ہے بقول شخصی عیان را چہ بیان۔ آپ حسب الحکم حضور یا بتفریح خاطر قدسی بشرط الفراغ امور سرکاری گاہے ماہے غزل فرما لیتے ہیں۔ یہ آپکا کلام پر تنویر ہے۔ ماشاء اللہ یہ تصویر ہے۔

غزل غیر طرح

ہوئی جب سے نصیب جدائی تری مرا چین گیا مری نیند گئی
نہ جگر کو قرار نہ بس میں ہے جی مرا چین گیا مری نیند گئی

میں ہوں طالب دید ترا بخدا یوں اگر نہیں آتا تو خواب میں آ
مرا مان کہا مری جان کبھی مرا چین گیا مری نیند گئی

یہ انوکھے غمزے نرالے ستم کبھی دیکھے نہ بھالے خدا کی قسم
تمہیں چاہ کے ناک میں دم ہے ابھی مرا چین گیا مری نیند گئی

رخ یار پہ جب سے نظر ہے پڑی وہی شکل ہے پیش نگاہ گھڑی
کبھی آنکھ لگی نہیں ایک گھڑی مرا چین گیا مری نیند گئی

کبھی وصل سے دل مرا شاد کرو کبھی آ کے مجھے پر [illegible] شاد کرو
کبھی غم کے عوض میں تو پاؤں خوشی مرا چین گیا مری نیند گئی

کسی دم مرے دل کو قرار تو ہو کبھی بندہ پہ دیدۂ زار تو ہو
کبھی آنکھ دوچار ہو یوں ہی سہی مرا چین گیا مری نیند گئی

تمہیں یاد وہ دن تو ہونگے صنم کہ جو راتوں کو سوتے تھے ملکے ہم
نہیں اب وہ نگاہ کرم کی رہی مرا چین گیا مری نیند گئی

بت پردہ نشین سے جو آنکھ لڑی دل و دین کی خبر مجھے کچھ نہ رہی
رہی رنج و تعب میں یہ جان پھنسی مرا چین گیا مری نیند گئی

ہوا سنتے ہی آگ وہ رشک پری یہ تو غصے کی بات ہی کوئی نہ تھی
ابھی فیروز اتنی زبان تھی ہلی مرا چین گیا مرا نیند گئی

رسا۔ کلامش چون در بے بہا۔ امیر الامرا امین الملک جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خانصاحب بہادر ثابت جنگ
ابن حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ۔ برادر حقیقی جناب وزارت مآب
بالقابہ۔ شاگرد سر آمد شعرا استند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی عمر ۴۴ سالہ۔ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف کبھی کبھی
باصرار تمام و استدعا بالا کلام شعر فرما لیتے ہیں واقعی آپکی طبیعت رسا ہے [illegible] کا یہ نمونہ ہے۔ غزل طرح

ہے ترے فضل سے یہ صورت تدبیر میری
دے نہ دشمن کو بھی اللہ مصیبت میری
بے مروت ہین یہ سب جان حسینون پہ نہ دے
ہوگی اللہ سحر کب شب فرقت میری
ہجر مین ہوگئے اپنے بھی پرائے دیکھو
مین انہین دیکھتا ہون وہ نہ صورت میری

ورنہ جز خاک نہین کچھ بھی حقیقت میری
ہار جاتی ہی جو الفت سے طبیعت میری
مان لے ایدل ناکام نصیحت میری
شکل وصل اس کے کبھی خواب مین ہوجاتی ہی
ہے کہین جان کہین دل کہین حسرت میری
آرزو وصل کی رکھتا ہون وہ نہین لیتے ہین بسا

صبح ہوتی نہین شام شب فرقت میری
شوق دل اور بڑھا دیتا ہی ہمت میری
روز محشر سے بھی افزون ہی درازی اسکی
میری ہشیاری سے بہتر ہی یہ غفلت میری
فرط شادی سے شب وصل مین دونون حیران
روز دشمن سے جو کرتے ہین شکایت میری

فدا۔ ناظم بے ہمتا۔ جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب بہادر ماموں حضور پرنور دام اقبالہ خلف اکبر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خانصاحب بہادر رشرق ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر آسودۂ جنت الفردوس مورث اعلی ریاست ٹونک عمر ۵۲ سالہ شاگرد سرآمد شعرا مستند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی۔ صاحبزادہ صاحب موصوف گاہے ماہے شعر فرماتے ہین فن سپاہ گری مین یکتای روزگار ہین آپکے طبعزاد یہ اشعار ہین اور بہ حسن سیرت مزید بران خوبی صورت۔ غزل غیر طرح

فضل تیرا ہی ہر اک حال مین شامل میرا
کسی دشمن کو بھی اللہ نہ دے دل میرا
نہ کسی دوست کا شکوہ نہ گلا دشمن سے
سر جھکائے ہوئے روتا رہا قاتل میرا
تم شب عیش دعائین نہ سحر کی مانگو
قافلہ لٹ گیا آکر سر منزل میرا
اپنی شکل آئنہ مین دیکھ کے وہ کہتے ہین
سینۂ یار سے سینہ بھی گیا مل میرا

کام آسان ہی مشکل سے بھی مشکل میرا
کس طرح مہر جمال رخ جانان دیکھون
جان آفت مین پھنساتا ہی مری دل میرا
اپنی آنکھون سے دم گریہ بہ کنارا [illegible]
وصل فرقت مین ہوا جاتا ہی شامل میرا
قتل کے بعد بھی ہی شوق شہادت باقی
ڈھونڈلاتا ہے کہان سے یہ مقابل میرا
اور دن سے ہی شب وعدہ زیادہ بیتاب

ہوکے یہ مونس جان بنگیا قاتل میرا
شوق نظارہ ہوا جاتا ہے حائل میرا
جرم میرا جو پس قتل کسی نے پوچھا
تم سلامت ہو تو ٹوٹے گا کبھی دل میرا
کھو گئے وصل کی شب صبر و خرد ہوش و حواس
آب شمشیر مین اب خون ہی شامل میرا
دل لئے آغوش تصور مین یہانتک پہنچا
آگئے جلد کہ پہلو سے چلا دل میرا

بحر غم جوش مین آکے یہ کہتا ہی فدا
تہ ملتی ہے شناور کو نہ ساحل میرا

وافی۔ بہ کلام سطرو دنافی جناب صاحبزادہ محمد عبدالرؤف خانصاحب بہادر خلف الرشید جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر آفی مرحوم ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر خلد مکان مورث اعلی ریاست ٹونک عمر ۴۲ سالہ۔ صاحب دیوان شاگرد

سر آمد شعرا مستند نسترا استاد لکھنوی سلمہ اللہ القوی - یہ طرز سخن سے ہے شعر شعر مین بانکپن ہے - غزل طرح

اوس مین یہ مہر و مروت نہ حمیت میری
باعث نفرت و اغماز ہے چاہت میری
چھائی دل پہ تمہارے یہ کدورت میری
دیکھے ول گیسوی شبرنگ کو شامت میری
دیکھ زاہد کہ قیامت مین گناہون کے سبب
کہ سرشت ازلی ہو گئی الفت میری
آج مقتل مین وہ شمشیر بکف آتے ہین
در رو ہے کیا مرے اللہ مصیبت میری

غیرت رکھتی ہے اغیار سے غیرت میری
مر مٹے پر بھی ہے یہ شان یہ شوکت میری
کہ مل جاتی ہے سب خاک مین حسرت میری
کیون کسطرح کہ ہے داب شریعت مانع
لب اعجاز پہ کس کے ہے شفاعت میری
زندہ در گور رہا و رشک سے ہو جاتے ہین
المدد المدد ای جرات و ہمت میری
وہ بھی مجبور ہین دشمن بھی ہے شاکی مین بھی

پھیر لیتے ہین وہ منہ دیکھ کے صورت میری
کہ زیارت گہ عشاق ہے تربت میری
دیکھتا آنکھ سے ہون روز سیہ کیا کیا کچھ
ورنہ مین جانتا ہون جو ہے حقیقت میری
جائے فہمائش ناصح سے یہ ممکن ہی نہین
روندتے ہین جو کبھی آکے وہ تربت میری
ایک جا بیٹھنے دیتی نہین دم بھر مجھکو
اب کرین ہا وہ کی مروت کہ مروت میری

دیکھنا تفرقہ پردازی گردون وافی
مین تڑپتا ہون کہین یہ کہین حسرت میری

تضمین بر غزل والد خود حضرت آفی مرحوم

اینک کشد سر بر فلک ای سرو قد غوغائی تو
طوبای گلزار جنان پست است از بالائی تو
دارد بسر آہوی چین سر رشتہ سودائی تو

ای عیسی سحر نفس شرمندہ لبہائی تو
بنگر کہ چون جان میدہم بوراز رخ زیبای تو

ایجان بے مردہ دلان ای شادی رنج و الم
ای منکر عہد وفا اے بانی بیداد و ستم
ای موجد جور و جفا وی بانی ظلم و ستم

گیرم نداری ایصنم با من سر مہر و کرم
شبہای من در کنج غم یاد مہ سیمای تو

ایجان ز عجز بیریا میگویمت درد نہان
کاہے نگاہ مہر کن بر حال زار بیکسان
از قصۂ ہجرت چہ می پرسی دمے از بیدلان

از محنت درد نہان یارب چہ آرد بر زبان
چون می نگنجد در بیان حال غم شیدای تو

خوئی تو از لطف و غضب ہم گلشن و ہم خار من
ہر دم مگر بے مہر و کین ہم عیش و ہم آزار من
ایجان من ایثار تو ای یار من دلدار من

ای دلربا عیار من و کسرو خوش رفتار من
گرد آفتے در کار من قد قیامت زای تو

ای لعل لب جان پرورت فخر دو عالم افسرت
ز بندگان من کمترت چند ار کنم جا بر درت
گوئی کہ ریزم پیکرت گفتم کہ من قربان برت

گفتی کہ آیم در برت از تو چہ پروا دم سرت
ہیچم نیاید در نظر جز اینک سرم در پای تو

گر چہ وفا گوید مرا آن فتنۂ آشوب جان | از دو رشتہ الدشود و آفی نہایت غم عیان | در دل چہ فکر این و آن ہمچشمش ہمین مقطع بخوان

آفی کہ در بزم جہان گردند دار ارمغان | تا جان بود ای جان جان دارد لبم سودای تو

سعید۔ کلامش قابل دید۔ جناب صاحبزادہ محمد سعید خانصاحب بہادر ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خانصاحب بہادر شرق منفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ مورث اعلیٰ ریاست ٹونک عمر ۴۵ سالہ۔ جناب صاحبزادہ صاحب شاگرد کسی کے نہیں ہیں۔ علم موسیقی میں مہارت کافی و مداخلت وافی ہے طبیعت کی یہ جودت صورت کی یہ کیفیت ہی۔ غزل طرح

شرکت عیش نہیں چاہتی غیرت میری
غیر کی ہو شب فرقت شب وصلت میری
بھیس میں غیر کے ملتے ہیں وہ مجھ سے یارب
شب فرقت سے ہو بدتر کہ شب وصلت میری
رشک آتا ہے بہت اپنی محبت سے بھی تو
منہ نہ کعبے کو کرونگا یہ ہے نیت میری
کیا کہوں حال میں اپنا کہ عیاں ہے جو بیان
نہ تو غیرت مری ایسی نہ طبیعت میری

یا تو اغیار کی ہو یا شب وصلت میری
نہیں معلوم اسے کتنی ہے الفت میری
میری ہو غیر کی اور غیر کی صورت میری
مانع وصل خیالی تو نہیں ہے کوئی
دل میں اپنے جو وہ رکھتے ہیں محبت میری
شب فرقت بھی بہت کرتی ہے مجھ سے الفت
بے کہے خود ہی کہے دیتی ہے صورت میری
تم سے الفت ہی نہیں جب تو بھلا تم سے پھر

غیر کی ہو شب وصلت شب فرقت میری
اپنے دل میں جو وہ رکھتا ہے کدورت میری
جب بھی نکلے نہ کچھ ارمان مرے دل کا اگر
دشمن جان ہوئی پر انکی نزاکت میری
اب خدا چاہے تو بت کو نہیں چاہونگا کبھی
شب فرقت کا میں عاشق ہے شب فرقت میری
غیر کو منہ تو لگائے ہیں لگاؤں تجھے منہ
غیر کیوں کرتے ہیں بیوجہ شکایت میری

ہیں سعید اور وہ کافر ہیں ہم دونوں ضد | کونسی شکل سے ہو وصل کی صورت میری

شمشیر جنگ۔ تیغ نیام کلام رنگا رنگ۔ خاص الامرا اعتماد الملک جناب صاحبزادہ محمد ضیا خانصاحب بہادر شمشیر جنگ خلف جناب صاحبزادہ فیض محمد خانصاحب بہادر ابن حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر آسودہ جنت [illegible] سالہ شاگرد جناب مولوی محمد صاحب غفرلہ مرحوم۔ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف غزل کبھی کبھی فرماتے ہیں۔ مرقع نگاری کا شوق [illegible] طبیعت کی یہ جودت ہے [illegible] کی یہ [illegible]

غزل [illegible]

ترے عشاق ہیں صورتمیں سیرت دیکھنے والے
بہت کم ہیں مگر عاشق کی محنت دیکھنے والے
نہیں ای بخت برگشتہ رسائی اندنوں لیکن

وہی ہیں کچھ حقیقت ہیں [illegible]
[illegible] ایسا وصلت ہو کہ جان و دل
الٰہی تم بھی ہو ان کی بزم خلوت دیکھنے والے

زمانہ میں بہت ہیں اپنی حالت دیکھنے والے
[illegible] منتظر ہیں تیری جرأت دیکھنے والے
الٰہی کیا تعجب ہے [illegible] ابرو کو

مجھی پر آزماتے ہین یہ طاقت دیکھنے والے
چھپاؤ لاکھ درد دل نہین چھپتا نہین چھپتا
تعجب مین کھڑے ہین میری صورت دیکھنے والے

مرا دل ہی کبھی آئینۂ رخسار جانان تھا
مریجان تار ہو جاتے ہین یہ حالت دیکھنے والے
بھلا موقع ہوا ای شمشیر جنگ درس تکلم بخشش کا

بہت سے ہین ابھی اہل محبت دیکھنے والے
الٰہی اجنبی کیسا بنا ہون بزم جانان مین
کہ مارے ست بیٹھے ہین سخاوت دیکھنے والے

محمود - مانی کلام مطرود - شمس الامرا انتظام الملک جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ خلف اکبر جناب صاحبزادہ نصیر محمد خانصاحب بہادر مرحوم ابن حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ عمر ۵۲ سالہ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف نہایت پابند شرع ہین جب کبھی غزل کہنے کا اتفاق ہوتا ہے حمد و نعت مین فرماتے ہین - یہ کلام تحریر سے ہے - یہ تصویر سے ہے - غزل غیر طرح -

کب ای محمود حمد حق ادا ہو
وہی ہی پیش عاقل مرد کامل
بقا باللہ کہتے ہین اوسی کو
نہو تیرے کرم کا گر اشارہ

نبی نے جبکہ لا احصی کہا ہو
جو ہر دم شاغل ذکر خدا ہو
تری جو ذات مطلق مین فنا ہو
کسی کا بھی نہ حاصل مدعا ہو

وہان کیا دخل شرک و مثل و تشبیہ
کرے ذکر الٰہی کا جو شیوہ
نہو گر جلوہ افگن نور تیرا
نظر تیری عنایت کی ہو جس پر

جو ذات پاک بے چون و چرا ہو
تو اوسکا طائر قسمت ہما ہو
تجلی مہ و خورشید کیا ہو
اگر ذرہ ہو خورشید سما ہو

پرستش کے وہی لائق ہی محمود
ہو جبتک زندگی یاد خدا ہو

صفی - واقف نکات جلی و خفی - جناب صاحبزادہ محمد صفی اللہ خان صاحب بہادر الملقب بہ سید القیوم ابن حضرت نواب یمین الدولہ بہادر مرحوم ابن حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر عمر ۳۰ سالہ صاحب دیوان شاگرد سرآمد شعرا حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی - جناب صاحبزادہ صاحب موصوف حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب مرادآبادی کے مرید ہین - شعر کا رنگ ڈھنگ سب سے جدا ہے مصرع مصرع درم تیغ ادا ہے - حسن سیرت کا کیا کہنا صورت شباب خود گواہ ہے -

شرم عصیان سے یہی چاہتا ہی دل میرا
کام آسان تمہارا ہے تو مشکل میرا
ٹھوکرین کھا ہی یہ پامال رہا کرتا ہے
ٹوٹ جاتا ہے تجھے دیکھتے ہی دل میرا
رنگ اوڑا دیتی ہے گوش گل تر مین کہکر

عکس بھی آئنہ مین ہو نہ مقابل میرا
تیرگی بخت کی رونے سے کہین جاتی ہے
ہاتھ مین آپنے رکھا نہ کبھی دل میرا
کھو گیا ہاتھ سے مٹ مٹ کے جو دیکھی شوخی
حال بانگ پر پرواز عنا دل میرا

اک نہین رہ بھی گئی عرض تمنا کا جواب
یہ سپید آنکھ مین تل بھی ہوا تل میرا
پھوٹ بہتا ہے وہین آبلہ آسا اے یاس
بنگیا اوس کا ہر اک نقش قدم دل میرا
سے ہے زمین کوچۂ جانان کہ ازبس الفت خیز

لوٹ کے جو دانہ پڑا اور نہین بنا دل میرا
دلبری کا اوسے دعویٰ ہے جانبازی کا

دیکھا دبت نہ گرا ناکہین نظر دن سے اسے
دلربا دلپہ فدا اوسپہ فدا دل میرا

حامل عرش اوٹھالے نہ کوئی دل میرا
و بالاہی رہا گرد کدورت کے سبب

صورتِ شیشۂ ساعت ہی صفی دل میرا

رفیق۔ کشّاف مضامین دقیق جناب صاحبزادہ محمّد رفیق خانصاحب بہادر خلف اصغر حضرت نواب یمین الدولہ بہادر مرحوم ابن حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مبرور۔ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف ۱۲۸۱ھ ہجری مین متولد ہوئے ہین کتب تواریخ وغیرہ سے نہایت شوق ہی اور علم سیر کا شوق اس سے بہی مافوق ہی کبھی کبھی غزل فرماتے ہین اس پر ستم ڈہاتے ہین کیا کہنا کیا طبیعت ہے ترہ بران یہ صورت ہے۔ غزل غیر طرح

ذرا ہین تیغ اوٹہادین اپنی صورت دیکھنے والے
ہمیشہ سے ہین ہم ہی اچھی صورت دیکھنے والے
سنائینگے وہ اپنا قصۂ غم وصل کی شب مین
ذرا مین تاملہ جاتے ہین محبت دیکھنے والے

کرینگے حسن کی سب ادن کے شہرت دیکھنے والے
برہمن دیکھ لین تصویر تیری گر بتِ کافر
ملینگے آپ سے جسوقت فرقت دیکھنے والے
رہین قائم رفیق اپنے رئیس ٹونک تا محشر

حسین دیکھے بہت ہمنے نہ دیکھا آپسا کوئی
تو مورت توڑ کر ہون تیری مورت دیکھنے والے
چھپاکے لاکہہ دل مین پر چھپائے سے نہین چھپتی
یہی ہین صورتِ انسان مین سیرت دیکھنے والے

شرر۔ شاعر نامور جناب صاحبزادہ محمد بشیر علیخانصاحب بہادر خلف الرشید جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر شرت مرحوم ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مبرور۔ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف ۱۲۸۲ھ ہجری مین تولد ہوئے ہین چنانچہ مولف نے حسب ایمائے پدر بزرگوار مولود مسعود کا اسم تاریخی۔ عبد الشکور خان تجویز کیا اور یہ قطعہ تاریخ ولادت کہا ؎

یافت عبد الرحیم خان شرف
پور خوش رو بسان بدر دوجہا
فکر تاریخ آں برو چو نمود
گفت ہاتف کہ۔ اعظم الامرا

پہر جناب صاحبزادہ صاحب موصوف نے ابتدا سے کتب درسیہ وغیرہ مولف سے پڑہکر خط تعلیق و نستعلیق کی مشق بہم پونہچائی خط خوبان شہر انکے خط کے روبرو گرد ہے۔ خطاطانِ مشاق کا دم انکے سامنے سرد ہے فی الواقع اہل خاندان مین ایسا خوشنویس خوش قلم کوئی نہین ہوا ہے علی ہذا القیاس رنگ سخن کا بہی یہی ڈہنگ ہے جسکے طرز کلام سے فکر شعرا دنگ ہے سبحان اللہ کیا طبیعت ہے ماشاء اللہ کیا صورت ہے۔ مصرع۔ خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے۔ غزل طرح

اب حجاب نگہ شوق ہے غفلت میری
آس ٹوٹی ہے بندھا جاتی ہے ہمت میری

عشق نے تفرقہ ڈالا ہے بہم فرقت مین
ابھی چھپ جائین جو آجائے طبیعت میری

ان وفاؤن پہ مجھے وہم و گمان ہوتے ہین
یہی ارمان یہی چاہت یہی حسرت میری

ہر جگہ ایک ہی صورت کے ہین سو سو پردے

تم ہوئے پردہ تو پردہ مین ہے حسرت میری
کہین بڑھ کر ہے نزاکت سے نقاہت میری

کہین مین ہون کہین دل ہے کہین حسرت میری
میری بگڑی ہوئی صورت ہے خرابی کا بناؤ

انکو دیوانہ بنا دے کہین الفت میری
دل مین آکر کبھی نہ آیا تمھین انداز وفا

سو طرح ایک تماشا ہے کہین ہے صورت میری

دل ہی کہتے کچھ تو دم رخصت میری
نیچی نظر نہ یہ بھی جچتی نہین صورت میری

گو تصور مین وہ بے پردہ ہین مدت سے آگے
غم کی تصویر ہے اتری ہوئی مرجھاتا ہے

تم اگر چاہو تو سب کچھ ہے نہین کچھ سوز مین
رہ کے آنکھون مین بھی سیکھی نہ مروت تو نے

وہی چالین ہین کسی فتنہ دوران کی نہ پھیرکی

اہل محشر پہ بھی بھاری ہے قیامت میری

غزل غیر طرح

ہے برق طور یا دل شوریدہ بر مین ہے
آنسو و اشک حلقہ چشمان تر مین ہے

پیسا ہے حسرتون نے دل پائمال کو
ثابت ہوا کہ ریگ روان تک سفر مین ہے

مین جانتا ہون لاکھ چھپائین دل و جگر
کیا برق کی چمک مرے زخم جگر مین ہے

کہتی ہے چشم یار کہ جلاد ہون مگر
لغزش چھپی ہوئی قدم راہبر مین ہے

پہنچے گا خط شوق سے پہلے پیام وصل

شوخی تری نگاہ کی میری نظر مین ہے
شامل یہ جب سے فیض دعائے سحر مین ہے

بستی خراب اسکی تری رہگذر مین ہے
رہ رہ کے اوٹھ رہا ہے جراحت کے دل مرے

ناوک نگاہ ناز کا میری نظر مین ہے
لا انتہا ہے نشہ جام مے شباب

تم کا بھی چسکا مرے پائے نظر مین ہے
دیتا ہے کچھ شتاب روی کا مری پتہ

جلتی ہوئی زبان دہن نامہ بر مین ہے

فرقت مین جوش مجلس ماتم نظر مین ہے
نالِ فغان کو بھی یہ سمجھا اثر مین ہے

قابل نہین قیام کے یہ دل سرائے دہر
ناسور سے بھی پہلوئے زخم جگر مین ہے

حد سے گذر گئی ہین جو یہان بیقراریان
بیدھب سرور چشم تغافل اثر مین ہے

یہ رعب و داب کوچۂ قاتل کا دیکھنا
بس ماندہ جو نشان قدم رہگذر مین ہے

ہوتے ہین آب آب بتان جہان کے دل

وہ درد جانگداز کلام شرر مین ہے

چھپانا تھا تمہارا راز نہان کا
دل الجھا ہے کسی سے رازدان کا

جگر تک چھن گیا ہے رازدان کا
خدا حافظ مرے راز نہان کا

شب فرقت خیال اس جان جان کا
محبت اور دل مجھ ناتوان کا

لپٹنا تھا مرے وہم و گمان کا
اوٹھانا اور اس بار گران کا

سلام اون رکو اپنا دور سے ہے
اٹھ مین آمادہ کرتا ہون پہلے قتل
دکھتے ہین کہ دل پر کیسے جبر
ستم - گستاخ [illegible] اندرون نے
حضرت تو دیا پر ہین نازان
ہوا تولد ہوا گر انکار سے وصل

جہان ہو پاس خاطر پاسبان کا
کہ مجھکو شوق ہے خود امتحان کا
نیا سوجا ہے پہلو امتحان کا
عبث جھگڑا ہے نام آسمان کا
نگاہین کام دیتی ہین زبان کا
تو ہم منہ چوم لین جھوٹی زبان کا

ادسے کیون فوق ہی اہل وفا پر
بڑا تہمت کے اور رہ رہ کے اوٹھا
مین دل کو روکتا ہون وہ نظر کو
عیان ہے گفتگو سے بدگمانی
ستم ایجادیان وقف ستم ہین
مقرر کا نہین اونکے پڑا ہے

کہ دشمن دست ہے ایسا کہان کا
جنازہ درد تھا مجھ ناتوان کا
ہے ارمان دیر تون جانب امتحان کا
کہ دل لیتے ہو میرے رازدان کا
گمان بد ہے حصہ بدگمان کا
شہر نقرہ قینچیونکی زبان کا

[illegible] - لائق وفائق جناب صاحبزادہ احمد سعید خانصاحب بہادر خلف اکبر جناب صاحبزادہ محمد سعید خانصاحب بہادر رامپور حضور پرنور دام اقبالہ ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خانصاحب بہادر شرق مرحوم ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مغفور - صاحب دیوان شاگرد حضرت حالی و داغ و ظہیر دہلوی - جناب صاحبزادہ صاحب موصوف سنہ ۱۲۸۲ ہجری مین تولد ہوے ہین بیت فرخ ۱۲۸۲ مادہ تاریخ ولادت ہے یہ سجع ہے - احمد سعید ابن محمد سعید خان - صاحبزادہ صاحب موصوف نے ابتدا کتب درسیہ مولف سے پڑہکر فن شاعری کو منشی نیاز علیخانصاحب سے حاصل کیا بعد ازان حضرت حالی و داغ و ظہیر دہلوی سے وقتاً فوقتاً غزلیات پر اصلاح لیکر فن شاعری مین استعداد بہم پہنچائی - ماشاءاللہ غزل مین چوچلا لکھنا انکا حصہ ہے بنابر ناظرین انکی غزل مع شبیہ درج تذکرہ ہے - شبیہ کشی مین اوستاد ہین تصویر کی رنگ آمیزی مین رشک بہزاد ہین - غزل طرح

اوسے کس طور سے ہو جائے محبت میری
یون ہے دشمن سے گریزان شب فرقت میری
نہو قسمت ہی مین ملنا تو ہے کوشش بیکار
آنکے اغیار ہی کرتے ہین زیارت میری
ہے مرے دعوئ الفت پہ یہ سوائی دلیل
سن کے فرقت نے بدلدی ہے یہ صورت میری
تمنے پیمان وفا غیر سے جو باندہا ہے
آج وہ پوچھتے پہرتے ہین جو تربت میری

یہ تمنا ہی جو سمجھو تو ہے وحشت میری
دیکھو اسبات مین اک عشق کا پہلو ہے نہان
نہ تمہاری کوئی غفلت ہے نہ غفلت میری
غیر پامال کرین اس لئے الطاف ہین یہ
کچھہ نہین ہون تو یہین ہوگئی شہرت میری
سخت جان وہ ہون کسی شکل نہین آنے پاتی موت
اوس سے کمزور نہین عشق مین ہمت میری
یہ بری شکل ہی کام آئی کہ آج آئینہ مین

آئی صحبت سے مری اونمین بھی غیرت میری
تو نکرنا کہین اعدا سے شکایت میری
اللہ اللہ مرے عشق و وفا کا شہرہ
اپنے کوچہ مین بناتے ہین جو تربت میری
میری تصویر کا دہوکا ہے جو انکو مجھہ پر
ہے تری تیغ کے قبضہ مین شہادت میری
کیا کوئی تازہ ستم بعد فنا یاد آیا
ہنس پڑے دیکھ کے بیساختہ تصویر میری

لیکے دشمن کو وہ آجائین وہین تو کیا ہو
پیٹ بھر جائیگا بھرتی نہین نیت میری
وصل کیا خاک ہو تدبیر جب الٹی پڑ جائے
بات رکھ لے وہ اگر روز قیامت میری
اب نہ چھیڑو کہ مجھے سچ مین کچھ ہوش نہین
خاک مقبول ہو پھر سچ تو ہے طاعت میری
غیر او حسرت خونابہ فشانی توبہ
اس بھری بزم مین دیکھے کوئی خلوت میری
تم مجھے پیار کرو اور محبت سے ہٹو

نہ بتانا نہ بتانا کہین تربت میری
دل لیے دل مین یہان شوق وہان دامنگیر
تو پسند آئی تو کیا پھر یہ سنت میری
لیکے دشمن سے اوسے جلد کہین چاک کرو
بس مرے دل ہی مین رہنے دو شکایت بھی
نہین ملتا ہے مری عرض تمنا کا جواب
کیا ہوس مین بھی ہے تاثیر محبت میری
نذر پر ہو فاتحہ یہ سب ہین شہیدان وفا
ابھی آجائیگی مجھپر ہی طبیعت میری
ایخدا مجھپہ ہی آجائے طبیعت میری

یہ بھی کچھ ساغر و مینا و سبو ہے ساقی
پھر نہو وصل یہ تقدیر یہ قسمت میری
مین نہ چاہون کبھی بیداد کا بدلا ہرگز
آگئی آپکی تصویر مین حیرت میری
نہ لگے دل تو ہر اک کام بگڑ جاتا ہے
چپ شب وصل مین تکتے ہین وہ صورت میری
جس سے کہتا ہون وہی بات سمجھتا ہے یہان
آپ ہر قبر ہی کو جانئے تربت میری
ہو کے عاشق نہ کہین صید مژہ جانکاہ ہون

احسان - سحربیان - جناب صاحبزادہ محمد احسان اللہ خانصاحب بہادر ہمشیرہ زادہ و خویش حضور انور دام اقبالہ خلف الرشید مفخر الامرا ممتاز الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد عنایت اللہ خانصاحب بہادر صفدر جنگ مغفور ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب بہادر مرحوم ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر رمبرور مورث اعلی ریاست ٹونک - شاگرد رشید جناب صاحبزادہ احمد سعید خان صاحب عاشق - مولف نے تاریخ ولادت صاحبزادہ صاحب موصوف یہ کہی ہے

بشگوی سروار والا نژاد — شد احسان لعد کہ پورے بزاد
چو کرد آبرو فکر تاریخ سال — کہ ماند بعالم بطور مثال
بیک مصرع دو گفت تاریخ آن — بلند اختر و اشرف خاندان
۱۲۸۶ھ

انکے کلام کا یہ رنگ ہے تصویر کا یہ ڈھنگ ہے - غزل طرح

تو زمانے کو خدا بانٹ دے قسمت میری
بس یہی سمجھو کہ تم سے ہے طبیعت میری
دل مضطر کو ہو تسکین یہ ممکن ہی نہین
ہنسنے سے چونک کے وہ لوٹتی ہمت میری

دیکھتا ہون کہ جہانکو ہے شکایت میری
کیا ترے ملنے نہ ملنے کی نہین ہے پروا
تم سے بیچین یہ آلے جو طبیعت میری
رنج سے میرے بہت رنج اوٹھائے ہونگے

خیر مین کیا کہون تم سے تو ہے حالت میری
لطف دیتی ہے مجھے صرف محبت میری
خواب مین بھی نہ جتانا وہ محبت تیری
نہ مکدر کرے اور ونکو کدورت میری

ہو رسائی ہی جہان مشکل حصولِ مطلب
یون نہیں کہتے کہ لین نہ محبت میری
یون تو ہر حال مین ہے خاطرِ دشمن پہ نظر

آئی اور آئی کہان ہای طبیعت میری
اب سنبھالے سے تمہارے ہی نہ سنبھلینگے کبھی
امتحان کے لئے ہوتی ہے مروت میری
کام آجائیگی اک روز یہ شہرت میری

بیوفائی کہین بنجائے نہ امین سے یہ ڈر
اپنے وعدہ پہ وہ لیتے ہین ضمانت میری
مفت بدنام نہین ہوتین جہانین احسان

حنیف۔ مخزن مضامین لطیف جناب صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب بہادر خلف شمس الامرا انتظام الملک جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ ابن جناب صاحبزادہ نصیر محمد خانصاحب بہادر مرحوم ابن حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مبرور عمر ۲۴ سالہ شاگرد حضرت بسمل و مضطر خیرآبادی - اچھی طبیعت ہے اور یہ صورت ہے غزل غیر طرح

ہمین ہین ناتوانِ عشق صورت دیکھنے والے
قیامت مین تو لاکھون ہونگے صورت دیکھنے والے
ہمارا دل نہ دیکھین اسکا ایسا مول ہی کیا ہی
ذرا شکل اپنی دیکھین میری صورت دیکھنے والے
ذرا ہشیار اے دل آج تیرا امتحان لینگے
کئے ہین بند آنکھین تیری صورت دیکھنے والے
مری رسم وفا کا نام کیا دہرنے کو آئے ہین

ادہر تو دیکھ ادا اپنی نزاکت دیکھنے والے
یہ شغل خودنمائی پہر سہی پہلے یہان آکر
اگر دیکھین تو دیکھین اپنی ہمت دیکھنے والے
یہ دونون کان ہین تیری باتین سننے والے ہین
محبت مین تماشائی محبت دیکھنے والے
تماشا میری حیرت نے دکھایا آئنہ بنکر
ذرا عادت تو دیکھین اپنی عادت دیکھنے والے
حنیفا ایسے کہانکے آپ صورت دیکھنے والے

وفائے وعدۂ دیدار کا وہ کون موقع ہی
ہمارا حال دیکھین اپنی صورت دیکھنے والے
وہ بولے نامہ بر سے آئنہ دیکر کہ یہ لیجا
یہ دونون دیدۂ تر تیری صورت دیکھنے والے
تجھے دیکھا تو اب کچھ دیکھنے کو جی نہین ہوتا
مرا منہ تک رہے ہین اپنی صورت دیکھنے والے
وہ کہتے ہین تقاضہ حیرت دیدار کا سنکر

وفا۔ فصاحت انتما جناب صاحبزادہ محمد حسن خانصاحب بہادر خلف اصغر خاص الامرا اعتماد الملک جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب بہادر شمشیر جنگ ابن جناب صاحبزادہ فیض محمد خانصاحب بہادر مرحوم ابن حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر خلد مکان۔ شاگرد جناب سید محمد ناظر حسین صاحب ناظر سکندر آبادی جلیلہ جلیل صدر ریاست ٹونک تلمیذ مولف۔ صاحبزادہ صاحب موصوف ۱۲۸۵ ہجری مین تولد ہوئے ہین انکی تصنیف سے دو دیوان ہین ایک بزبان فارسی دوم بزبان اُردو شعر گوئی مین پختہ کار ہین یہ انکے اشعار مین تصویر سے ظاہر فراست ہے دیکھئے یہ صورت ہے - غزل غیر طرح

یہ کیا کہا کہ جائیے ایسا نہین ہون مین
انداز کہہ رہا ہے اچھوتا نہین ہون مین
ہان ہان مزہ تو پاک ہی الفت مین ہے مگر

انسان ہون حضور فرشتا نہین ہون مین
پیدا ہوا ہون خاک اڑانے کے واسطے
سمجھی ہو کیا یہ ناز کسیکا نہین ہون مین
ملتا ہون تم سے خاک مین ملنے کے واسطے
در پر پڑا ہی رہنے دو پردا نہین ہو نہین
میرا عدم وجود سراپا خیال ہے
اوس چتکبھی نظر کا اشارا نہین ہو نہین
یہ سب سہی کہ مجھپہ بھی اوٹھتی ہین اونگلیان
آجاؤن محفل مین آپکی ایسا نہین ہون مین
کیون دل کے ساتھ مجھکو ملاتے ہو خاک مین

مین تو وہی ہون پر مری حالت نہین ہو وہ
جھونکا اگرچہ بادِ صبا کا نہین ہون مین
تم ایک بوسہ دیکے اوڑ گئے ہو لاکھ بار
گرنے کی جستجو ہو سنبھلتا نہین ہون مین
بالکل غلط گمان ہو بیجا خیال ہے
ہون اسطرح جہان کہ گویا نہین ہو نہین
وہ عہد توڑتے ہین تو کہتا ہو اون سے عہد
لیکن تمہاری طرح تو رسوا نہین ہون مین
مین دیکھتا ہون دیکھنے دیتا نہین تمھین
ملنے کی آس آس کا نقشا نہین ہون مین
کیا کہہ رہا ہو کچھ بھی سمجھتا نہین ہون مین

کس سوچ مین پڑے ہو اچنبا نہین ہو نہین
بزم جہان سے رت اوٹھاتی ہو کیون مجھے
دل دیکے ایکبار اوگٹتا نہین ہون مین
کیا فائدہ ہے مجھکو اوٹھاتے ہو کس لئے
دم بھر کا کردن حضور سے ایسا نہین ہو نہین
دل کہہ رہا ہو غم سے نہ رکھہ مجھکو بیقرار
کیون توڑتے ہو مجھکو کھلونا نہین ہو نہین
الفت کبھی جتاؤن تو ملتا ہے یہ جواب
پھر کیا ہون گر حضور کا پردا نہین ہو نہین
کرتا ہون عرض حال تو کہتے ہین وہ وفا

شمیم۔ ہمزبان نسیم جناب صاحبزادہ محمد عبد الکبیر خانصاحب خلف اکبر جناب صاحبزادہ محمد منیر خانصاحب مرحوم نواسہ حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ عمر تخمیناً ۵۵ سالہ۔ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف شعر بہت کم فرماتے ہین بخاطر احباب گاہے ماہے کہنے کا اتفاق ہوتا ہے یہ رنگ طبیعت ہے یہ تصویر کی صورت ہے۔ غزل غیر طرح

چمن ہو گل ہو قمری نغمہ زن بلبل غزلخوان ہو
کہ جسکو دیکھ کر گل کھائے گل گل شمع سوزان ہو
سنوارو زلف کو اپنی دکھاؤ حسن چوٹی کا

گھٹائین چھا رہی ہون ہم بغل وہ جان جانان ہو
ہمین بھی وصل جانا کی ہوائین اب تو آتی ہین
کبھی تو مطمئن اپنی بھی یہ خاطر پریشان ہو
شمیم اپنی بھرین دن محتسب نادم پشیمان ہو

بھرے وہ پھول دے ساقی پیالے پھولے تر اگلشن
در میخانہ وا ہو جشن جمشیدی کا سامان ہو
الٰہی ساعد جانان گلے کا ہار ہو جائے

صابر۔ برانواع سخن قادر جناب صاحبزادہ محمد ایوب خانصاحب خلف اکبر جناب صاحبزادہ محمد امان خانصاحب داماد و برادرزادہ اشرف الامرا عمدۃ الملک جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ عمر تخمیناً ۲۰ سالہ شاگرد مولف۔ صاحبزادہ صاحب موصوف گاہے ماہے شعر فرماتے ہین یہ اونکا کلام حسب النعام ہے

کم نگاہی سے تری ہو گئی شہرت میری
سنہ چھپانے سے ترے کھل گئی الفت میری
روز روصلت سے جو بدلی شب فرقت میری

آئین وہ خیر سے جائے یہ مصیبت میری
آپ ہی حضرت دل ہین کوئی طرفہ معجون
پاس ہستے ہی رہی دہر مین عزت میری
خاک شون کا اثر اتا نہین اسوجہ سے ستم
تیغ قاتل کی زبان پر ہے شہادت میری

راتدن یار کا رہتا ہے تصور ان مین
اپکی مہر سے اچھی ہو طبیعت میری
چال کیون بدلے ہو آتا ہے جو چلنے بن کی چال
قد آدم ہے مجسم یہ کدورت میری
وصف جس منہ سے وہ کرتے تھے مرا اے صبا کہہ
اب اوسی منہ سے وہ کرتے ہین شکایت میری

کیون کرین لوگ نہ آنکھونکی زیارت میری
پاس آنے سے مرے آپکو آتی ہے جو عار
غیر اوڑا سکتا ہے کب طرز محبت میری
کیون لگا کر مین لہو جا کے شہید نہین ہاون
اب اوسی منہ سے وہ کرتے ہین شکایت میری

افسر۔ سر تاج فرق اقبال برتر جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خانصاحب نبیرہ خلف اشرف الاولاد عمدۃ الملک جناب صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ داماد حضرت امین الدولہ وزیر الملک جناب نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر صولت جنگ دام اقبالہ۔ سنہ ۱۲ سالہ شاگرد مولف۔ کبھی کبھی حسب استدعاے بعض بعض احباب شعر کہنے کا اتفاق ہوتا ہے ورنہ مدتون شعر وسخن کیطرف ملتفت ہی نہین ہوتے۔ صاحبزادہ صاحب موصوف کا یہ کلام پر تنویر ہے یہ شباب کی تصویر ہے۔ غزل طرح

تم جو بدلے تو بدل جائیگی حالت میری
شرم تیری ہی تجھے اور مجھکو مروت میری
کیون شب وصل پریشان ہو ذرا دیکھو تو
اے بتو جائیگی تم سے یہ مصیبت میری
دیکھ کر دیگی یہ بدنام جہان دونون کو
آپکو پھر اسی منہ پر ہے محبت میری

غم سے کچھ اور ہی ہو جائیگی صورت میری
زلف کی یاد کسی کی نہین آتی ہے اگر
مین وہی ہون وہی صورت ہی سیرت میری
نامہ بر تجھ سے جو خط لیکے گیا چاک اوس نے
دشمنی تیری تجھے مجھکو مروت میری
دیکھکر مجھکو وہ حیران ہوا اے افسر

مانع وصل ہے دونو نکو خب خلوت مین
کیون پریشان ہوئی جاتی ہے طبیعت میری
جز خدا کوئی نہ ٹالے گا بلا یہ سر سے
میری تقدیر یہ لکھا تھا قسمت میری
شکوہ جور یہ ہر بار یہ کہنا اون کا
آئنہ ہو گئی اوس شوخ پہ حیرت میری

رنگین۔ مضامین آفرین جناب صاحبزادہ محمد عبد اللطیف خانصاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خان بہادر مغفور ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خان بہادر مرحوم ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر خلد مکان۔ صاحبزادہ صاحب موصوف کا سال ولادت سنہ ۱۲۷۹ ہجری ہے اولا صاحبزادہ صاحب نے کتب درسیہ وغیرہ مولف سے پڑہکر اکتساب فن شاعری کا شوق کیا چند روز کی مشق مین اس فن کو بھی حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی سے حاصل کر لیا یہ نتیجہ طبع ہی صورت کی یہ وضع ہے

قائم اک شکل پہ کیونکر ہو طبیعت میری
مونے کی شب غم آکے عیادت میری

شان ہفتاد و دو ملت ہے محبت میری
ذلتین دیجے محفل مین نہ دیکر دشنام

اوسنے دیکھی نہ کبھی جبکہ اذیت میری
پاس الفت ہے تو کچھ کیجے عزت میری

عشق کیا شے ہے سمجھ مین نہین آتا کچھ بھی
ورنہ جو شکل ہو انکی وہی صورت میری

حسن کیا چیز ہے جس پہ ہے طبیعت میری
عہد طفلی مین یہ کہتی ہے کسی کی شوخی

دلکشی ان مین خدا جانے یہ ایسی کیون ہے
شعلہ بن جائیگی اک روز شرارت میری

تم عیسیٰ کا اثر رکھتے ہین نالے رنگین
عشق سے دہر مین قائم ہے کرامت میری

شیدا۔ مذاق انکا جناب صاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خان بہادر جنرل لشکر خیر پیکر حضور پرنور دام اقبالہ۔ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف کا سال ولادت ۱۲۹۷ھ ہجری ہے۔ صاحبزادہ صاحب نے درسیہ کتابین مولف سے پڑھکر خط نستعلیق کی مشق کی اور خط عربی کی اصلاح جناب مولوی احمد نور خانصاحب خوشنویس خط عربی شاگرد رشید حضرت میانجی عبد اللہ صاحب رامپوری سے لی۔ حسب فرمائش بعض احبای صادق الوداد کبھی شعر بھی فرما لیتے ہین اچھی طبیعت ہے یہ نتیجہ طبع کی صورت ہے۔ یہ صورت تصویر تنویر ہے۔

نقش تسخیر حسینان ہوئی تربت میری
بعد مرنے کے کھلی سب پہ محبت میری

رنج و غم مین ہوئی ساتھی مری غیرت میری
لی خبر کس نے بتاؤ شب فرقت میری

ناؤ کاغذ کی ہمیشہ سے ہے ممکن ہی نہین
اشک خطاونکا مٹائے یہ ہے غفلت میری

ایسے ویسونکی سنون کس لیے ایسی ویسی
ایسی کیا اوڑ گئی دنیا سے ہے غیرت میری

چمکا کس اوج پہ ہے اختر حسن دلدار
پونچی کس شان پہ ہے شان محبت میری

پونہچا اون تک ہے مرا تذکرہ ذہن رسا
چل گئی چال رسائی کی بلاغت میری

اونکی زلفون کی طرح دل ہے پریشان شیدا
ایک آفت ہے بلائے شب ہجران میری

سحر۔ سحر اثر جناب صاحبزادہ محمد شفیع خانصاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خان بہادر مرحوم ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خان بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ۔ صاحبزادہ صاحب موصوف کا سال ولادت ۱۲۹۵ھ ہجری ہے۔ صاحبزادہ صاحب نے درسیہ کتابین مولف سے پڑھکر دیگر فنون مثل شناخت و ساخت کبوتران پری پرواز و مرغان جنگ باز وغیرہ وغیرہ کماحقہ حاصل کیے۔ شعر اردو کم کہتے ہین بھاکا زبان مین اچھی مداخلت رکھتے ہین چنانچہ یہ رنگ طبیعت سے

ٹھمری راگنی تلک کامود

استائی شروع تال تیسری سے

پیا بن تڑپت ہون دن رتیان

انترہ خالی تال سے

اون بن جیا گھبراوے - چین نہین آوے - کاسے کہون ہین سکی ری اپنے من کی بتیان

انترہ خالی تال سے

نس اندہیاری کاری جیارا دراوے - سحر پیا پردیس سدہارے - جا می کہو کو ئی اتنی عرجوا۔

دہرکت ہین موری چھتیان

ٹھمری

استائی شروع خالی تال سے

جاؤ جی ستیان تم نپٹ اناری رے | باتین نہ بناؤ بہولی پیاری پیاری رے

انترہ خالی تال سے

پیت کی ریت تمہے سمجھت نا ہین | سگرو جتن کرہین ہاری ہاری رے

انترہ خالی تال سے

سحر پیا تم کا ہو کی نہ مانو | سب سکھیان سمجھائین نیاری نیاری رے

ہوری

استائی شروع خالی تال سے

موری رنگ سے بہجوئے ڈاری سگری چنک

شروع تال سم سے

لیسو چھل تمہے کیوا ایسو نا تہی جانت - تمکو شیام سندر

انترہ خالی تال سے

سحر پیا تم سے ہوری نہ کہیلون - جات رہے اجی دیکہو سور مندر

ملار

استائی شروع خالی تال سے

آئی گہٹا جہوم ات پیاری پیاری | کاری کاری بادل چہائے چمکے دامنی نیاری نیاری

انترہ خالی تال سے

ہا کہات واکے پتیان پرت ہون - بار بار واکی منتی کرت ہون

انترہ خالی تال سے

سحر پیا موری مانت ناہین - توہی سکھی سمجھاری جاری -

خوش گفتگو جناب صاحبزادہ محمد یونس خانصاحب عرف چھٹن صاحب خلف اصغر جناب صاحبزادہ محمد یار خانصاحب بہادر مرحوم جنرل فوج ظفر موج حضور پرنور دام اقبالہ - صاحبزادہ صاحب ممدوح سنہ ۱۲۸۰ ہجری مین تولد ہوئے ہین - صاحبزادہ صاحب موصوف نے کتب درسیہ وغیرہ مولف سے پڑہکر شعر وسخن کیطرف توجہ کی چند روز مین کیا سے کیا ہو گئے انکا ایک دیوان مکمل موجود ہے مگر ابھی شکل انطباع مفقود ہے کلام کا یہ رنگ ہے تصویر کا یہ ڈہنگ ہے

غزل طرح

روز افزون ہے تم پر بھی محبت میری
چل گئی چال کسی سے نہ جو نقاہت میری
تا قیامت جو نہ برآئے وہ ہے میری مراد
خود ڈبوتی ہے عزیزو مجھے چاہت میری
درد اوٹھتا ہے تو پہلو مین یہ دل بیٹھتا ہے
قابل داد ہے مانی یہ نقاہت میری

بردباری نے بگاڑی ہے یہ عادت میری
گوشۂ دل مین جو بیٹھا تو نہ نکلا باہر
حشر تک جو کہ نہ نکلے وہ ہے حسرت میری
ہون وہ کم دوست رہا وصل کے دن بھی یہ خیال
اور گھٹتا ہے تو بڑہتی ہے نقاہت میری
روز سنتے ہین مکرر مری تقریر کو وہ

تیرے قدمون سے کبھی سر نہ اوٹھانے دیگی
او کمان دار بنا تیر بھی حسرت میری
دل سے اوس یوسف ثانی کا نہین جاتا عشق
آج کس جا پہ رہیگی شب فرقت میری
ساتھ تصویر کے مین خود بھی کھنچا جاتا ہون
نقش تسخیر ہے ای آرزو لکنت میری

اشرف برادرزادہ حضرت شرف جناب صاحبزادہ اشرف احمد خانصاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد عبدالحکیم خانصاحب بہادر مرحوم خلف اکبر جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیرالدولہ بہادر خلد مکان صاحبزادہ صاحب موصوف آخر سنہ ۱۲۸۵ ہجری مین تولد ہوئے ہین چنانچہ مولف نے حسب ایماے پدر بزرگ مولود مسعود - اشرف احمد خان ۱۲۸۵ اسم تاریخی تجویز کیا انہون نے درسی کتابین مولف سے پڑہکر چند روز مشق سخن کی یہ نتیجہ طبع کی صورت ہے - غزل طرح

ایکدم وہ جو خبر لین شب فرقت میری
تو رحمت سے بدل جائیگی زحمت میری

آٹھ آٹھ آنسو دل کیون نہ رلائے حسرت میری
دل سے ہے دل کو جو لاگ اوسی نسبت سے اب

منفعل ہے جو گنہ ہو نہ ندامت میری
بڑھ گیا رنج ترا گھٹ گئی الفت میری

ہاتھ رہ رہ کے کمر پر نہیں کرتے ہیں خرام
تنگ حسرت سے ہے دوبھر ہر شب وصلت میری
روپ بدلے ہوئے پھرتی ہے نقاہت میری
ایک مدت سے ہیں زندان الم میں ہوں اسیر
اختر بخت چمک پر ہے برنگ خورشید
خیر سے آگے بڑھائے کوئی منت میری

آئی اشرف رخ گلرنگ کی جو ہمیں یاد
کھل گئی صورت گل اور طبیعت میری

ظہور - کلامش نور علیٰ نور جناب صاحبزادہ ظہور احمد خانصاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خانصاحب بہادر مرحوم ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر خلد مکان - صاحبزادہ صاحب موصوف [illegible] میں تولد ہوئے ہیں انہوں نے ابتدائی کتابیں مولف سے پڑھکر شعر گوئی کیطرف توجہ کی مگر گاہے ماہے شعر کہنے کا اتفاق ہوتا ہے انکا کلام فصاحت انضمام ہے - غزل طرح

کہتے ہیں ضعف میں وہ دیکھ کے حالت میری
خیر خواہوں پہ مصیبت ہے مصیبت میری
توبہ توبہ یہ کوئی قبلۂ حاجات ہیں بت
کس قیامت کی بلا خیز ہے شامت میری
آپ نے خوب اڑائی ہے نزاکت میری
جیسے کو تیسا زمانے میں ہے مشہور مثل
بندہ رکھیگا وہ اللہ نہ حاجت میری
بولے شوخی سے پری وش جو کہا میں نے انہیں
جگر و دل پہ مرے آگئی آفت میری
جھوٹ وعدہ ہے ترا جھوٹی ہے منت میری
یاں ہے دم عشق قد و گیسوی جاناں سے مرا
منہ یہ پری کیا ہے کہاں ہم میں شرارت میری

لو میں کرتا ہوں سفارش دل برشتہ ظہور
مدعی دیتا ہے خود آکے ضمانت میری

عیش - کلامش چون نیش جناب صاحبزادہ محمد عبد الشکور خانصاحب خلف الرشید جناب صاحبزادہ محمد عبد الغفور خانصاحب بہادر ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد اکرم خانصاحب بہادر مرحوم ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر خلد مکان - صاحبزادہ صاحب موصوف سنہ ۱۲۹۴ ہجری میں تولد ہوئے ہیں شاعری میں حافظ عالمگیر خان کیف کے شاگرد ہیں - یہ طرز کلام ہے - غزل طرح

روز کمبخت بدل دیتی ہے حالت میری
اور سنکے جاتے ہی کل زرد جاتی ہے صورت میری
اک تری زلف کے اندھیر نے دور انگیز
ہیں لبشرہ کہ نکلتی ہے محبت میری
بنکے آنسو شب غم دل سے لہو ہی نکلا
کسکے کی کون ہے وہ کیا ہے شکایت میری
یہ فلک ہے کہ زمانہ ہے کہ قسمت میری
میری الفت سے ترے ظلم کا جی بڑھتا ہے
ہے شب وصل عدو کی شب فرقت میری
سو بلاؤں کا نزول ایک دل زار پہ ہے
کس بُرے وقت میں تنہا ہی ہے حسرت میری
سو نہ پائے تو سحر ہوتے ہی اٹھتے ہیں عیش
وہ مجھے رنج کی تصویر بنا جاتے ہیں
ورنہ ترے ظلم سے گھٹتی نہیں الفت میری
تو لبشرہ کہ ترا ظلم بھی کار آمد ہے
رشک اغیار ترے جور مصیبت میری
تم نے کیوں مان لیا کیوں تمہیں باور آیا
حشر کی نیند مگر سوئی ہے قسمت میری

یاس - براعت اساس جناب صاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب خلف اصغر جناب صاحبزادہ محمد ایوب خانصاحب صابر ابن جناب صاحبزادہ محمد امان خان صاحب ابن خانصاحب بخشی محمد زمان خان شاگرد مولف عمر تخمیناً ہفدہ سالہ - کتب درسیہ مولف سے پڑہکر آجکل محکمۂ فوجداری کی کارروائی سیکھتے ہین - شعر گاہے ماہے کہتے ہین یہ طرز تقریر اور یہ تصویر ہے - غزل طرح

عشق مین ناصح نادان یہ شکایت میری
وہ بہی دیکہے کبہی یارب یہی صورت میری

ہین ہی تو جاتا ہون اغیار سے ملنے ہر شب
اپنے مطلب کی ہی ہشیار یہ وحشت میری

آپ روپوش ہوگیا کہ جہان ہی پنہان
بر سر خاک ہوگیا خاک یہ تربت میری

تری عادت ہی تری میری طبیعت میری
دین وہ کاندہا مری میت کو یہ امید نہین

تم ہی تو کرتے ہو ہر روز شکایت میری
بعد مردن بہی رہا ساتہہ مرے تربت مین

میری آنکہون سے بہی معدوم ہی صورت میری
فرط شادی سے کہین جان نہ نکلے شب وصل

آج جسطرح مین تکتا ہون کسی کی صورت
جیتے جی جب نہ نکالی کوئی حسرت میری

دل ٹھہرتا نہین اوس در کے سوا اور کہین
کی غم یار نے اس درجہ رفاقت میری

ہستی تار نظر سے بہی ہون پنہان مین زار
کہ ترقی پہ ہوئی یاس یہ حسرت میری

حمید - کلامش قابل دید جناب صاحبزادہ محمد عبد الحمید خان خلف جناب صاحبزادہ محمد عبد المجید خانصاحب مرحوم تخلص رسا ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد بخت بلند خانصاحب مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر آسودہ جنت الفردوس - عمر ۲۳ سالہ افسوس صاحبزادہ صاحب موصوف کے والد ماجد نے عین شباب مین سفر آخرت اختیار کیا - بنا بر ناظرین قیافہ شناس اونکی تصویر ذیل مین درج ہے اور اونکا کلام بسبب نایابی کے نایاب ہوگیا ہے - غزل نعتیہ غیر طرح

مومنو فکر فنا کر لو بقا سے پہلے
عشق احمد مین عجب کیا ہی جو ہوتا شیر
مہر احمد نہین جبتک نہین ایمان کامل

وہی زندہ ہین کہ ریان جو قضا ہی پہنے
کہ پہونچ جاؤن مدینہ مین دعا سے پہلے
چاہئی حب نبی عشق خدا سے پہلے

عاشق و شیفتہ ہون اوس شہ والا کا مین
اب یہ حالت ہی کہ بیتاب ہوا ہوتا ہی
لب کے پیاسے تہے کاش کہ ذکر ہی تو خون نہر

نور جسکا کہ بنا نور خدا سے پہلے
دل کو تہا چین مدینہ کی ہوا سے پہلے
کوئی آیا ہی تہا مجہہ آبلہ پا سے پہلے

نعت احمد جو لکھی خلد مین جائیگا حمید
قصد بادشہ ہر دوسرا سے پہلے

زار - فصاحت شعار صاحبزادہ احمد نور خان خلف اکبر جناب صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان صاحب اسسٹنٹ جنرل افواج ریاست ٹونک شاگرد مولف - عمر ۱۷ سالہ - زبان انگریزی مین اچھی مداخلت ہے انکے کلام کا یہ رنگ ہی تصویر کا یہ ڈہنگ ہے - غزل نعتیہ غیر طرح

رسول پاک کی جو یاد مین آنسو بہاتا ہے
وہی تو شعلۂ نار جہنم کو بجہاتا ہے

سویدا ہین کے صورت مہر کی جلوہ دکہاتا ہے
خیال روی پاک مصطفےٰ جس دل مین ہی ہر دم

بلا شک وہ ہی مقرون اجابت ہو دعا اوسکی
درود پاک کے جو ساتہہ ہاتہہ اپنے اوٹھاتا ہے

نکیوں عشق رسول اللہ سے ہوں مشکلیں آسان
یہ وہ شعلہ ہے جو خرمن گناہونکا جلاتا ہے
اوسے شمع تجلی کا نظارہ برملا ہوگا

جو پروانہ کی صورت آپ پر جلکر جلاتا ہی
رواں ہی آپکا دریای فیض و کرم ایسا
کہ ہر نزہت فزا ہر پھول غنچہ مسکراتا ہے

اوسے ای زار حاصل کیوں نہ دیدار ہوتی ہی
رسول پاک کے جو آستان تک بار پاتا ہے

انور ۔ متانت مظہر صاحبزادہ محمد انور خان خلف جناب صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب اسسٹنٹ جنرل فوج حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ ۔ شاگرد مولف عمر ۱۴ سالہ ۔ انکا یہ کلام اور تصویر ہے ۔ غزل نعتیہ غیر طرح

دل کو خیال روی شہ دوسرا ہوا
مسعود مہر و غیرت بدر الدجیٰ ہوا
روز ازل سے آپ ہیں مختار دو جہان

محبوب ذوالجلال لقب آپ کا ہوا
عشق جناب سید عالم ہوا جسے
خاطر سے اوسکی دور غم ما سوا ہوا

احکام دین پاک سے تہی کچھہ نہ آگہی
دین کیطرف وہ قبلۂ دین رہ نما ہوا
انور جو روی پاک نبی پر ہوا فدا

زنگ ہوس سے آئنہ دل صفا ہوا

حافظ ۔ بکلام ربانی محافظ ۔ صاحبزادہ حافظ محمد واجد نور خان خلف اکبر جناب صاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب شیدا شاگرد مولف ۔ عمر ۱۴ سالہ ۔ انکا یہ کلام اور تصویر ہے ۔ غزل غیر طرح

ترا گیسو جو خم در خم نہوتا
ہمارا حال یوں برہم نہوتا
قیامت تہی اگر یہ صبح شب ہجر
طلوع نیر اعظم نہوتا

گذرتی زندگی عیش و طرب میں
جو پہلو میں دل پر غم نہوتا
تو دیتے تم سے گر ناقدر کو دل
تو یوں رتبہ ہمارا کم نہوتا

جو ملجاتی دوائی وصل جانان
تو دل اپنا مریض غم نہوتا
نہ ہوتا زخم تیغ فرقت یار
جو حاصل وصل کا مرہم نہوتا

اگر خواہاں نہوتا اونکا حافظ
تو شیدا اونپہ یوں عالم نہوتا

نور ۔ سراپا شعور صاحبزادہ محمد حبیب نور خان خلف جناب صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان صاحب شیدا شاگرد مولف عمر ۱۲ سالہ یہ انکا کلام ہے یہ تصویر ہے ۔ غزل غیر طرح

تمہارا دھیان جو ہر دم نہوتا
تو حسن لینے ہمارا دم نہوتا
نہوتی آدمی کو عیش کی قدر
اگر پیدا جہاں میں غم نہوتا

نہوتا ایک پر گر ایک کو فضل
مقدر کوئی بیش و کم نہوتا
جو دیتا یار جام می شب وصل
تو ہر گز کم اوس سے جام جم نہوتا

مزا کچھہ وصل کا ہوتا نہ حاصل
اگر فرقت کا درد و غم نہوتا
نہ رہتی جان تنہا میں یاں شب ہجر
اگر مونس تمہارا غم نہوتا

نہوتا از دل ای نور افشا
رہیں گر اشک چشم نم نہوتا

صابر۔ کلامش نادر جناب صاحبزادہ محمد صابر علی خانصاحب وکیل ریاست ہذا متعینہ رزیڈنسی جیپور خلف جناب صاحبزادہ محمد مختار علیخان صاحب مرحوم رامپوری خسر جناب صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ عمر ۳۰ سالہ شاگرد و برادرزادۂ سرآمد شعرای مستند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی۔ صاحب دیوان۔ ماشاء اللہ عجب رنگ ہی سخن کا طرز ڈھنگ ہے غزل طرح

اوج پر ہی بہرو عشق میں نحوست میری
ہو بہو صورتِ دلدار ہے صورت میری
صورتِ عکس جو بنکر مرے دل میں بیٹھے
ملتی جلتی ہے مرے یار سے عادت میری
بیقرار آپ کی صورت نے کیا ہے مجھکو
ورنہ کب تھی یہ مجال اور یہ قدرت میری

کہ عیاں رنگِ شفق سے ہی شہادت میری
سحر و خمار بنایا کرمِ ساقی نے
رو برو اونکے بنی آئنہ حیرت میری
بے رخی اونکی ہی جب رہبر نقصِ الفت
آپکو رکھتی ہے بے چین محبت میری
غنیمت غیر میں پیدا ہوئی آخر صابر

پونچی ہی فیضِ تصور سے یہ حالت میری
ورنہ ہے قطرۂ ناچیز حقیقت میری
بے خبر مجھسے ہی وہ اپنے سے میں بیگانہ
شکوۂ یار ہے پھر عین شکایت میری
اضطرابِ دلِ مضطر نے بنایا گستاخ
دشمنِ غیر ہیا تنگ ہوئی غیرت میری

خاور۔ سخن پرور جناب صاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب خلف الرشید جناب صاحبزادہ بخشی صالح محمد خانصاحب مرحوم عمر ۲۹ سالہ۔ صاحب دیوان۔ صاحبزادہ صاحب موصوف نے ابتدا میں حضرت تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی سید مظفر علی خان بہادر بہادر جنگ اسیر مرحوم لکھنوی کی شاگردی اختیار کی بعد انتقال اون کے سرآمد شعرا مستند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی کے شاگرد ہوئے۔ ماشاء اللہ طبیعت کیا مضمون خیز ہے دیکھئے یہ کلام کیا فصاحت انگیز ہے۔ غیر طرح

دیر تک پہرے سرہانے رہا قاتل میرا
کہ ہوا نالۂ غم سننے کے قابل میرا
ایک کو دو بہت اور دو کے لئے چاہیت
تم سمجھتے ہو نہیں کوئی مقابل میرا

کہ کرے کوئی وصیت مجھے بسمل میرا
نشترِ غم تجھے کیوں اس سے خلش ہی ہر دم
سوادائیں ہیں اودہر اسطرف اک دل میرا
صیدِ خائف ہوں گذرتا ہی گمان صیاد

ایک شب پاس بلا کر مجھے تم بھی تو سنو
نہ تو پھوڑا نہ کوئی آبلہ ہے دل میرا
آئنہ تمکو دکھا کر میں کروں گا نادم
دل اوڑا دیتی ہے پروازِ عنادل میرا

حضرتِ خضر کا لوں کس لئے احسان خاور
جبکہ ہو غوث جہاں رہبر کامل میرا

ضبط۔ معدن کلام باربط جناب صاحبزادہ محمد حبیب اللہ خانصاحب مصنف دیوان خونابۂ خیال خلفِ اصغر جناب صاحبزادہ محمد عظیم اللہ خان صاحب عرف بنی میان۔ عمر ۳۱ سالہ۔ انہوں نے ابتدا سے کتب درسیہ وغیرہ مولف سے پڑہکر فن شاعری میں خانصاحب محمد سیف الدین خانصاحب سیف کی شاگردی اختیار کی اور اپنا تخلص حیث بروزن سیف رکھکر غزلیات پر

اصلاح لی۔ بعد ازان حضرت سیّت نے اپنے اوستاد سر آمد شعرا مستند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی کی خدمت مین انکو تفویض کر دیا پھر انھون نے اپنا تخلص تبدیل کر کے ضبط تخلص رکھا کیا کہنا اچھی طبیعت ہی۔ یہ رنگ سخن کی صورت ہے۔

دور ہو شیشۂ دل سے جو کدورت میری
مین وہ مجنون ہون کہ لیلی کو ہی چاہت میری

بزم دشمن مین بلایا ہے پئے تعزیر وفا
ابھی بن جائیگی بگڑی ہوئی قسمت میری

دم تو آنکھون سے ترا دید رخِ قاتل مین
چُھب گئی ہے تری آنکھون مین مروت میری

آگے دو پھول چڑھا جاؤ کسی دن تم بھی
بیکسی ڈھونڈتی پھرتی رہی تربت میری

ناتوانی سے مین ہون عاشقِ معشوق مزاج
جھوٹی قسمونکی ہمیشہ سے ہے عادت میری

غیر پھر غیر مین بدنام کرینگے تم کو
دیکھ لین حضرتِ واعظ جو کرامت میری

واہ ین وادیِ جہانِ گذران مین آنکھین
داورِ حشر کے آگے ہے شکایت میری

جلوہ گستر ہو پری بن گئے طبیعت میری
میری دہلیز پہ سمجھائے قناعت میری

آخر کار پڑی اونکو ضرورت میری
تنگ اتنا نکرائے کشمکشِ غم مجھکو

بیکسی دیکھ نکلتی ہے وہ حسرت میری
دل مرا چشم فسون ساز سے کہتا ہے ربط

کہ مرادونکا محل آج ہی تربت میری
دردِ الفت سے ہوا ہے یہ مری رسم فرق

غش نہ آجائے تمھین دیکھکے صورت میری
عاشقون سے کمر یار کا ایما ہے یہی

یاد آئیگی پس مرگ محبت میری
آتے ہی فصل بہاری گل تازہ یہ کھلا

کیون تماشا گہ عالم نہ ہو حیرت میری
باغ عالم مین اوڑائی ہے دم نالہ کشی

چشم جانان ہے ہوا خواہ محبت میری
پاؤن اس حرص کے ٹوٹین جو بدولت میری

ہاتھ رکھنے دو نہین سر پہ برائی سوگند
دل سے گھبرا کے نکلجائے نہ حسرت میری

نازنے سرمہ کو در پردہ کیا ہے بدنام
نگہِ شوخ سے ملتی ہے طبیعت میری

کی ہوئے پر بھی مری خاک صبا نے برباد
رنگ کے ساتھ بدلجاتی ہے صورت میری

خوگر وعدہ خلافی تو نہین آپ کی خو
ملتی جلتی ہے رگِ جان سے نزاکت میری

بزم رندان مین کرین دست سبو پر بیعت
لے اوڑی مجھکو پری بنکے طبیعت میری

دیکھنا اوس بت کافر کے جگر کو واللہ
بلبلِ زمزمہ پیرا ہے فصاحت میری

عوضِ ضبط وہ کہنے لگے رسوا مجھکو
رفتہ رفتہ یہ ہوئی عشق مین شہرت میری

شائق۔ مطبوع خلائق جناب صاحبزادہ محمد یوسف علیخان صاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد یعقوب علیخان صاحب قلعہ دار قلعۂ امیر گڈھ ریاست ٹونک عمر ۲۵ سالہ۔ صاحب دیوان۔ شاگرد حضرت عاشق۔ بشکل نام خود طبیعت بھی حسین ہے دیکھئے کلام کیا متین ہے۔ غزل طرح

غیر کو ہنس کے جتاتے ہین محبت میری
کسقدر پیار سے کرتے ہین شکایت میری

مجھسے کہتے ہین کوئی شعر سناؤ اپنا

دیکھتے ہیں اسی پہلو سے طبیعت میری
نہ گیا دل سے نہ جائیگا ارمان تیرا
انجمن ہی کے برابر ہے یہ خلوت میری
نہ گھٹائے سے گھٹے گا کوئی ارمان میرا
بات بگڑے کہ بنے روز قیامت میری

ناامیدی نہ سہی رشک وعداوت نہ سہی
کبھی نکلی ہے نہ نکلے گی یہ حسرت میری
دل گیا جان گئی شوق گیا رنج گیا
نہ مٹائے سے مٹے گی کوئی حسرت میری
میں تو شائق ہوں فقط آپ یہ کہئے کہا

سو بلاؤں سے سوا ہے شب فرقت میری
آپ میں شوق ہے ارمان ہے تنہائی ہے
دیکھئے جائے کہ رہجائے محبت میری
کچھ ہو کہنا ہی پڑیگا مجھے اونکی سی زبان
توبہ توبہ جو ذرا بھی ہو طبیعت میری

واقف - رموز سخن راکاشف صاحبزادہ عبدالغفار خانصاحب خلف صاحبزادہ عبدالعزیز خانصاحب مرحوم خلف صاحبزادہ بخت بلند خانصاحب مغفور خلف حضرت نواب امیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ مورث اعلیٰ ریاست ٹونک عمر ۲۲ سال شاگرد حضرت ظہیر دہلوی - یہ طرز سخن ہے - تصویر کا یہ رنگ و روغن ہے - غزل طرح

کیا برے طور سے آئی ہے طبیعت میری
کہ ٹپکتی ہے نگاہوں سے محبت میری
یہ قیامت کی ادا ہے یہ غضب کی شوخی
آہی آئیگی کبھی تیرے سے صحبت میری
ایسی کمبخت ہلی ہے مرے گھر سے کہ کبھی
رازداں کرنے لگے دن سے شکایت میری
تم ہو ہم گلہ غیر یہ ہیں رشک سے چپ

دن پہ دن ہائے بدلنے لگی حالت میری
بیوفا کون بنے رشک عدو سے مرکر
چلتے پھرتے وہ ہلا دیتے ہیں تربت میری
غیر کے ایک ہی فقرہ میں مجھے کھو بیٹھے
غیر کے پاس نہ بہٹکی شب فرقت میری
دیکھنا رحم بھی آیا ہے تو کب آیا ہے
یہ مروت ہے تمہاری کہ مروت میری
بڑھ گئی اور مٹانے سے کدورت میری

تم سے ہرگز نہ چھپے گی کبھی الفت میری
کاش ہو آپکے ہاتھوں سے شہادت میری
گھر میں دشمن کے ذرا سوچ سمجھ کے جانا
مہرباں اتنی ہی تھی لائق محبت میری
ہائے اظہار محبت کا برا ہو یارب
نزع میں کرنے کو آئے ہیں عیادت میری
خود پریشان ہے وہ واقف مجھے کرکے پامال

محزون - بلاغت مشحون جناب صاحبزادہ محمد حسن رضا خانصاحب عرف نواب دولہا صاحب - عمر تخمیناً ۱۹ سال جنرل افواج ریاست رامپور خلف جناب صاحبزادہ احمد رضا خانصاحب عرف پیارے صاحب بہادر خویش حضرت نواب یکین الدولہ بہادر مرحوم ابن حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ مورث اعلیٰ ریاست ٹونک - جناب صاحبزادہ صاحب موصوف پہلے ایک عرصہ تک مقیم ریاست ہذا رہے اور برفاقت جناب منشی محمد ابراہیم خانصاحب رمز مذاق شعروسخن اختیار کرکے سرآمد شعرا مستند حضرت اسد لکھنوی کے شاگرد ہوگئے حسن اتفاق سے مشاعرہ ہذا میں بھی شریک جلسہ ہوئے - اگرچہ اکثر میں

مگر ابھی سے یہ رنگ سخن ہے کہ ہر شعر مین قیامت ادا غضب کا بانکپن ہے - غزل طرح

کشش دل سے اوسے کھینچ لے جاہت میری
آئنہ بن گئی اوس شوخ کا حیرت میری

آئنہ دیکھ کے کہتا ہی وہ کم سن مجھ سے
اب وہ اگلی سی ہے صورت ہی نہ سیرت میری

کھیل لڑکون کا نہین ہی اسے آسان نہ سمجھ
کیا ہی مین وہ انہین کو ہی محبت میری

ہو شب وصل الٰہی شب فرقت میری
تو بھی ظالم کسی بیدرد کا شیدائی ہے

کون ہی یہ جو تکا کرتا ہے صورت میری
دیکھنا حشر کے دن حشر بپا کر دونگا

بت ناوان یہ طبیعت ہی طبیعت میری
رمز کی بات ہی کہتے ہین وہ یہ مخزون سے

ہر گھڑی دیکھتا رہتا ہے وہ صورت میری
کہ نزاکت نے تری لی ہی نقاہت میری

حال میرا بھی دگرگون ہی تلون سے ترے
ہو گی فریاد قیامت مین قیامت میری

دیکھکر مجھکو سر بزم عدو سے کہتے ہین
کہ تمہین یاد بھی ہو گی نہ رفاقت میری

اسد - شیر بیشہ سخنوری سرآمد شعرا استند اوستاد مکرمی جناب نواب محمد سلیمان خانصاحب بہادر لکھنوی سلمہ اللہ القوی عمر ٤٥ سالہ

جناب موصوف کا حال غزل طرح کے ہمراہ مفصل لکھا جائیگا -

اوڑی یہ گلشن عالم مین گفتگو میری
کہ روح تن سے کھنچ آئی سوی گلو میری

وہ عندلیب خوش الحان ہون باغ ہستی مین
اوسے بھی ہو تم عیسیٰ سے ہے گفتگو میری

کہا یہ قالب خاکی نے روح سے دم نزع
جہان بھر کے دلون مین سے آرزو میری

زمین سے تا بفلک ایک ہو کا عالم ہو
تری زبان پہ قاصد سے ہے گفتگو میری

بتو نیہ جان خدا کی بلحاظ ایمان سے
برآئے آج الٰہی یہ آرزو میری

بتون کے سامنے کچھ بات بن نہین پڑتی
عبث ہی ہمتکو نکیرین جستجو میری

کسی مین رنگ ہی میرا کسی مین بو میری
دکھادے سیف زبانی کا لطف حُسن بیان

کہ بلبلون نے اوڑائی ہے گفتگو میری
دکھادے فصل خزان مین بھی جوش رنگ بہار

نہ مین ہون آج یہ تیر انداب سے تو میری
مٹے پہ خاک بھی میری ہو تو وہ اکسیر

نہو بلند جو ستانہ ہاؤ ہو میری
کسی کی تیغ نے دم بت کر دیا ایسا

پڑی ہو دیر مین بھی لاش قبلہ رو میری
نئی طرح سے ہے درد دل و جگر کا بیان

مجھی کو کرتی ہے قائل یہ گفتگو میری
کسی کے وصل کی جتنی مجھے تمنا ہے

ہوئی ہے تیغ جفا کار کیا عدو میری
سخن کے معرکے مین رکھ لے آبرو میری

سنے تو چونک پڑے خواب مرگ سے سحبان
گھٹا نہ دیدۂ خونبار آبرو میری

تمہارے وصل کی حسرت ہی اک زمانے کو
دُر خوش آب ہو ڈوبے جو آبرو میری

کچھ اسطرح سے بیان ہو کہ رحم اوسے آجائے
کہ سانس رہ گئی آ آ کے تا گلو میری

سمائی شیشۂ دل مین وہ بت پری بنکر
نوائی نے ہے صدائے رگ گلو میری

ملیگا قبر مین مجھ ناتوان کا خاک نشان
الٰہی اوسکو بھی اوتنی ہو آرزو میری

رکے نہ دستِ کرم دور رہو سے پیرِ مغان
جو وقتِ نزع ہی نیت سبوئے وضو میری
کسی کے قامتِ موزون پہ جان دیتا ہون
یہ چشم بن گئی گویا حبابِ جو میری

شکست پائے نہ یہ بیعتِ سبو میری
رخِ فلک پہ شفق کیون خوشی سے پہولی آج
بپا کریگی قیامت یہ آرزو میری
کہان سے لائیگا وہ یہ زبانِ کام و دہن

ڈہلے ہین اشکِ ندامت ہی بنکے آنکہ سے نیل
کہین شہید ہوئی ہو نہ آرزو میری
سرشک اس سے جو تل ہوتے ہی بہتے ہین
اوڑائیگا ہی اگر کوئی گفتگو میری

مٹائے سے وہ کسی کے بہی مٹ نہین سکتی
اسدؔ یہ ہو کہ خداداد آبرو میری

زاہدِ سالوس را در کوی عرفان راہ نیست
در دلم صد گونہ درد و بر زبانم آہ نیست
پاس ایمان نیز ملحوظ است در یادِ بتان
خضرِ راہ و غولِ صحرائی کسے گمراہ نیست

خود نمائی میکند او از خدا آگاہ نیست
نورِ وحدت سایۂ از سینۂ زاہد نتافت
در رہِ لیہا یم کرا ای رقبِ الا اللہ نیست
بندہ و محتاج تو ہستند درویش و غنی

جان بلب آمد ولے با کس نگویم رازِ عشق
سالہا بگذشتہ و بر آسمانش راہ نیست
ہادی و مضل بکارِ خویش از حکمِ قضا
جملہ ہستند از گدایانت کدامی شاہ نیست

از کہ خواہم دادِ بیدادِ بتانِ سنگدل
ای اسدؔ فریاد رس مارا بجز اللہ نیست

بسملؔ - ہم خیال بیدل - ملک الشعرا لسان الملک جناب حافظ سید محمد حسین صاحب خیرآبادی سابق میر منشی ریاست ہذا عمر ۴۴ سالہ شاگرد حضرت مولوی منشی مفتی سید امیر احمد صاحب امیر مینائی لکہنوی سلمہ اللہ القوی - ماشاء اللہ سخن کا عجب رنگ ہے سبحان اللہ کلام کا طرفہ ڈہنگ ہے - انکے دو دیوان یکے بزبان فارسی و دوم بزبان اردو یادگار ہین - انکے یہ اشعار ہین - غزل غیر طرح

دل ہستی سے جائیگا ہی باعز و شان ہو کر
احد ظاہر ہوا ہی میمِ احمد مین نہان ہو کر
نہ وقتِ نزع ہی کوئی وصیت کر سکے اوس سے
نکل جائے ترا دیوانہ او ظالم جہان ہو کر
بنایا ہے سبو مٹی کا میری بادہ نوشون نے
محبت تیری آئی ہے مرے قالب مین جان ہو کر

کرے نام و نشان حاصل جو بے نام و نشان ہو کر
نہ تیرا ساتہہ بعد از مرگ بہی چہوڑونگا او قاتل
رکین باہین جو کہنی تہین گلے مین ہچکیان ہو کر
نہین گر سائبان تربت پہ مجہ بیکس کی کیا غم ہے
رہا یہ مرتبہ خاکِ رہِ پیرِ مغان ہو کر
نہین کروٹ تلک بہی تجہ سے لیجاتی ہے ای بسملؔ

دکہایا جلوۂ وحدت کو کثرت مین عیان ہو کر
ترے دامن سے لپٹوگا غبارِ ناتوان ہو کر
تماشا گاہِ طفلان ہے زمین کیونکر نہ بن جائے
مرادِ دردِ جگر سایہ کئے ہے آسمان ہو کر
جفا و جور کرنے سے کبہی الفت نہ جائیگی
ضعیف اور یہ ناطاقتی ایسے جوان ہو کر

مضطرؔ - سرآمدِ شعرا رامپور - افتخار الشعرا اعتبار الملک مولوی سید محمد افتخار حسین خان بہادر افتدار جنگ - استاد حضور نواب صاحب بہادر والی ریاست ٹونک دام اقبالہٗ - کلکٹر و مجسٹریٹ نیماہیڑہ علاقہ ٹونک - برادر خورد حضرت بسملؔ خیرآبادی عمر ۳۲ سالہ صاحب دیوان

شاگرد حضرت امیر مینائی لکھنوی علیہ الرحمۃ القوی - انکے کلام مین عجب روزمرہ وطرفہ چوچلا ہے طبیعت اصناف سخن پر حاضر - تناسب الفاظ خوبی مضامین پر قادر - بربستی ترکیب شستگی الفاظ پر قادر - بندش و ترکیب بسان لازم و ملزوم دست وگریبان - درستی و چستی اشعار برنگ عاشق و معشوق باہم آویزان - انکے کلام کا یہ رنگ ہی تصویر کا یہ ڈھنگ ہے - غزل غیر طرح

ہو نہ چاہیں کے دل جان بھی رہبر کر دے
غم کی تعداد بھی لے دیکھے برابر کردی
ہائے بچپن کہ شب وصل کا خود دھیان کہا
موت نے اسکی بھی میعاد مقرر کردی
کشتۂ ناز کا کچھ ڈھیر سا آتا تہا نظر
جب سب نکنے لگے جان کے اندر کردی
وہ جفا غیر پہ کیون کی کہو وہ کون جفا
زندگی تو نے مری موت سے بدتر کردی
جیتے جی جان انہین دین کہ مرنا م تو ہو
صبح ہوتے ہی شکایت مری گھر گھر کردی
کچھہ تو شرماؤ کرنے پہ دم خواہش وصل
آئے اور روز کے منہ بھی برابر کردی
تو ہی دنیا مین تو سنا کہ خدا نے اکدن
وہ جفا دو - جو جفا آپنے مجھ پر کردی
کر لیا ہمنے انہین رنج محبت مین شریک
ورنہ یہ ہوگا کہ یون زندگی بسر کردی
زندگی مانگ کے لائے تھے خدا کے گھر سے
اوسکا یہ پہل ہی کہ جو بات کہی کر کردی
پہلے آنکھون تھی اب لبین ہی تصویر تری
سب خدائی ترے اوپر سے نچھاور کردی
صدقے اوس آنسون والے کے کہ جس نے مضطر
روتے روتے مری تربت کی زمین تر کردی

فصیح - مخزن کلام بلیغ و فصیح - فصیح الملک جناب کپتان سید محمد نور الدین احمد صاحب خلف اصغر سید محمد مسعود الدین احمد صاحب مرحوم اہل کار اعلی حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ - عمر ۴۸ سالہ - جناب موصوف اکثر غزل کم فرماتے ہین حسب الحکم حضوری گاہے ماہے غزل کہنے کا اتفاق ہو جاتا ہے چنانچہ یہ غزل حمد یہ انکی طبعزاد ہے یادگار صنعت ایجاد ہے - غزل غیر طرح

یاد کرنے کے لئے کافی ہے نام اللہ کا
پڑھتی ہو ساری وظیفہ صبح و شام اللہ کا
کوئی سمجھا ہے نہ سمجھے گا جو کچھ کرتا ہے وہ
رات دن جاری ہی کیا انعام عام اللہ کا
ہے وہی مشکل کشا سب کا وہی حاجت روا
اوس پہ ہو رحمت مدام اور ہو سلام اللہ کا
اور پڑھنے کے لئے بہتر کلام اللہ کا
ٹوٹ جاتا ہی جہان والونکا سب نظم و نسق
سب کے فہم و وہم سے باہر ہی کام اللہ کا
عرش سے تا فرش سب کچھ جس کے ہی زیر نگین
ذکر یون کرتے ہین ہر دم خاص و عام اللہ کا
یاد اوسکی ساری باتین ذہن تیرا ہی فصیح
جسقدر مخلوق ہی اوسکو ہی سب کرتی ہی یاد
ہان وہی رہتا ہے جو ہی انتظام اللہ کا
ہے در نعمت کشادہ کا فروزین اور پر
شرق سے تا غرب قبضہ ہے تمام اللہ کا
احمد مرسل کو ہی چارہ نمائی کے لئے
کیون نہ لین پہر نام ہم دل سے مدام اللہ کا

گرامی - ہمزبان نظامی - مسیح الدولہ اعجاز الملک سلطان الشعرا مولوی حکیم محمد سلطان محمود خان بہادر مظفر جنگ - جناب موصوف کو

نظم و نثر فارسی مین دستگاہ کافی اور علم طبابت وغیرہ مین بہرۂ وافی ہے۔ ترجمہ نظم صولت فاروقی اور ایک کتاب حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری رحمۃ اللہ علیہ کی منقبت مین لکھی ہے۔ آپکا سلیس مشہورِ عام ہے یہ طرز کلام ہے۔

دوزخ شرارہ ایست ز دودِ چراغِ ما
تا گم نشد ز وادیِ صورت سراغِ ما

قرابۂ فلک نشود چون تہی ز مے
آتش کم افسرد ز سرِ چوب تاغِ ما

گر جنبشِ ازل نہ رفیقِ سفر بود
صورت نہ بند و از غمِ دنیا فراغِ ما

جنت نظارہ ایست ز گلگشتِ باغِ ما
نارِ سقر چو برق درخشید بر فرد

اہلِ من مزید جوشش زند از ایاغِ ما
در کامِ اژدریم و ہم از خویش فارغیم

کے میتوان رسید بمنزل الاغِ ما
بادِ لبش گرامی اگر بے اثر بود

کس بے بینی ناز رہ مقصد زمانے برد
از زہر خندہ دو سر شمع داغِ ما

کے سکہ بست زر ز سرِ نقرۂ درم
در کوچہ کہ آنچہ بود جائے زاغِ ما

ہر چند روز و شب ہمی سعی و کوششیم
چون لالہ بشگفد ز دروشتِ دراغِ ما

رشکی۔ جوہرِ عرض نازک خیالی۔ مولوی محمد عبد الصمد خانصاحب خلفِ اکبر مولوی فقیر اللہ خانصاحب قوم ازبک۔ ہمشیرزادہ حقیقی مولوی عبد الملک خانصاحب ملک امرحوم و مغفور اہلکار اعلیٰ حضرت یمین الدولہ بہادر آسودۂ جنت الفردوس آپ حضرت غوث علی شاہ صاحب کے مریدانِ خاص ارادت اختصاص سے ہین پابندی امورِ دنیوی سے آزاد۔ اہل اللہ سے کمال اتحاد تصوف کا شوق ملفوظات کا ذوق۔ گاہے ماہے حسب استرضائے احباب شعر بھی فرماتے ہین مگر فارسی مین اکثر۔ اُردو مین کمتر۔ آپکا یہ کلام تصوف انضمام ہے۔

عاشقان را شغلِ خود دیدن بود
در رہِ توحید لغزیدن بود

اندران دیدن مژہ برہم زدن
خود حجابِ خویش گردیدن بود

بر خودش از خویش بالیدن بود
دیدہ ہا چون آئنہ وا داشتن

کیف و وجد و رقص غلطیدن بود
رشکیا این تیرگی در تیرگی

سنگہای تفرقہ چیدن زراہ
دیدہ ور را حیرتِ دیدن بود

آرزوئے جلوہ ہائے بیحجاب
آفتابِ فقر رخشیدن بود

آپ کے یہ اشعار متفرقات ہین

در عالمِ تنہائی صد انجمن آرائی
یکتائی و ہرجائی ہرجائی و یکتائی

پیدائی و پنہانی پنہانی و پیدائی
از فرطِ خود آرائی در شوخیِ زیبائی

ایضاً

عتاب تبسم چون برزند بال | پرد عنقائے وحدت را بچنگال

ایضاً

در طریق عشق رسم کافری در کار نیست | جوش ہوشم کفر و دو شم خستہ زنار نیست

ایضاً

عشق را میرم کہ با این بیکسی فرہاد را | بہر شیرین جوئی شیر از تیغ کہسار آورد

ایضاً

از لبان و زلف میریزد دمادم بار بار | قند و شکر تنگ تنگ مشک و عنبر بار بار

اشعار اردو

وہ رشک حور لیبن آج اک ہنس اوتاری ہے | ادہر دیکھو تو کچہ ملتی ہوئی صورت تمہاری ہے

ولہ

آپ کے انداز سرتا سر مرے دیکہے ہوئے | آپکی عادت مری دیکھی مری جانی ہوئی

باوجود شوق اپنی آپ اتنی احتیاط | یہ تو خودداری نہ ٹھہری اک نگہبانی ہوئی

سیماب۔ موجد کلام نایاب جناب مولوی حکیم سید احمد علی صاحب مولف گلدستۂ خرد و مترجم توزک جہانگیری و فتوح الشام حضرت امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ شیر ہم عمر ۰ ۵ سالہ۔ جناب مولوی صاحب موصوف قصائد و غزل وغیرہ زبان فن میں فرماتے ہیں۔ بنا بر یادگار یہ غزل درج تذکرہ ہے گویا طبع صافی کا نتیجہ ہے۔ غزل غیر طرح

نظر زد دیدہ و از شوق تو ایجانانہ میرقصد | بسودائی سر زلف دل دیوانہ میرقصد | ز شوخی مردم چشم تو اندر خانہ میرقصد

برقص از گردش چشمت ہمہ کاشانہ میرقصد | بہنگام نشید نغمہ خاک کشتۂ یارش | بسان گرد باد دشت بیتابانہ میرقصد

بہر جا شمع رخسار تو بزم افروز گیرد | گداز شمع برگرد سرت پروانہ میرقصد | کشیدی چون بدامم خود بعشرت پر بشانم را

مگر زلفت بدین شادی چنین بر شانہ میرقصد | تو پا کوبان و دست افشان ز رای گریہ نجانہ | ز شور انگیزی نازت بت و بتخانہ میرقصد

گدائی شعلۂ رو سیماب گرد آہنگ رقصیدن | کہ برق از طرز شوخیہاش بیتابانہ میرقصد

اسعد۔ ناظم و ناثر بیجد و عد۔ جناب سید سعید احمد صاحب مترجم امیر نامۂ فارسی خلف اکبر جناب حکیم مولوی احمد علی صاحب سیماب

عمر ۴۰ سالہ۔ زبان فارسی و اُردو مین شعر خوب فرماتے ہین انکا کلام سنکر اچھے اچھے شعرا داد دیتے ہین۔ قدرے کلام فارسی و اردو درج تذکرہ ہے۔ جامعیت و فصاحت اُنکی مسلمہ ہے۔

ہینے زور زور زاری کیہا د بتہار کھا ہے
اب ترے واسطے کیا دستِ دعا رکھا ہے
غیر کے ہاتھ نہ لگجائے یہ اندیشہ ہے
تمنے کس چیز کو برقع مین چھپا رکھا ہے

یہ تو فرمایئے اغیار مین کیا رکھا ہے
حق نے اون ہو تو ہمین کیا آپ نے پیار کھا ہو
وہ یہی دیدہ و سجے جو ظالم و بتہار کھا ہے
نامہ بر تجھپہ اور امید پہ رحم آتا ہے

غیر کے ہاتھ کو وان ہار بنا رکھا ہے
ایک مدت پہ مجھے کب سے جلا رکھا ہے
حسن انداز ادا چال سے سب کچھ ہی عیان
نامۂ شوق کئی دن سے لکھا رکھا ہے

شعر گوئی کے وہ ساماں کہاں اب اسعد
رنجِ بیوقت کو کچھ درد لگا رکھا ہے

بہ شیخ شہر بنمائی اگر این روے زیبا را
بلب بخشی حیات تازہ اعجاز مسیحا را
باسید تجلی محشرے برپاست در کویت
بلے یوسف چہ داند لذت خواب زلیخا را

بعد حجت کند ثابت بہشت این اردنیا را
جہان پر حسن بے عشق ست یک بلبل چو مجنون نیست
سرت گردم قیامت کرد و قصد تماشا را
چو از حسن و کلام ست دو نبود بہرہ عاشق را

تو ئی کز رخ بیاری حجتے معراج موسیٰ را
چو لیلی صد ہزاران گل بدامان ست صحرا را
حسین ست از شیون حسن باصد آگہی غافل
نجوید چشم بینا را نخواہد گوش شنوا را

ہمیں زادہ راہ در خور نباشد تحیہ دو نان
بہر خار و خس نپذیرم اسعد زال دنیا را

معجز۔ اعجاز نما بکلام موجز۔ جناب حافظ قاضی مولوی حکیم عبد الحلیم خانصاحب خلف جناب حافظ قاضی مولوی عبد الکریم خانصاحب مرحوم عمر ۵۰ سالہ۔ قاضی صاحب موصوف ابتدا مین شعر بزبان اُردو کہتے تھے پھر اشعار اُردو یکلخت ترک کرکے ایک عرصہ تک اشعار بزبان فارسی کہتے رہے پھر چند روز سے شعر گوئی بالکل ترک کرکے علم حکمت و ترکیب مطلب جناب حکیم سید علی حسن صاحب خلف اصغر جناب حکیم سید نثار علی صاحب مرحوم ساکن امروہہ سے حاصل کیا۔ اب بلا تکلف مریضان شہر کا علاج کرتے ہین ان کا یہ کلام بطور یادگار درج تذکرۂ ہذا ہے۔

شب بہ بزمیکہ در آن با تو جز اغیار نبود
کہ کسے را فلک اندر پئے آزار نبود
عشق در جرم پرستاری بت آوردش
ورنہ مُردن بغمِ عشقِ تو دشوار نبود

گر کنم نالہ مقرر باکہ سزاوار نبود
طاقت ما نبود کز ستمش منع کنیم
برہمن در کمر آویختہ زنار نبود
ذکر من آمد و تنہا بر قیبت نگذاشت

من ازان روز بموئی ستمت خو کردم
این قدر ہست کہ گوئیم سزاوار نبود
کے لے سندم کہ کنی جور پس من بر قیب
گرچہ شب بر سر بزم تو مرا بار نبود

بجواب غزل خواجہ نظیری مخمس | صد سخن گفت کرشائستہ اظہار نبود

جرمی - کلاش از سقم بری - نواب سلطان احمد خان عرف نواب بہادر خلف اکبر سر آمد شعرا مستند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی عمر ۲۸ سالہ - غزل غیر طرح -

ہماری فکر سے مضمون یون ڈہلکر نکلتے ہین
کہ پرزے جیب و دامن کے گھر سے گھر نکلتے ہین
بھلائی اور برائی کام سے معلوم ہوتی ہے
کہ اشک آنکھوں سے آخر آب ہو ہوکر نکلتے ہین
بپا عالم مین تھی ہلچل خرام ناز سے جنکے
کہ نالے بھی گلے سے اونکے گھنگھر نکلتے ہین
غضب کے تیر اون ناوک فگن کے موے مژگان ہین
شجر ایسے بھی ہین اکثر کہ جو چہلکر نکلتے ہین
جلالو ہی میکشان عشق وقت ناؤ نوش آیا
قضا آتی ہے چیونٹی کی تو اوسکے پر نکلتے ہین

کہ جیسے بعد صیقل تیغ کے جوہر نکلتے ہین
نکیونکر جہلملائین آسمان پر رنگ سے تارے
پڑے جب کہیت تو شمشیر کے جوہر نکلتے ہین
رہا ہونے نہین پاتے جو وحشی موسم گل مین
قیامت اور دیکہو وہ سر محشر نکلتے ہین
نکیونکر خانۂ دل مین ہمارے ہو قیام اون کا
کہ سینے کو جگر کو دل کو برما کر نکلتے ہین
نظر آتا نہین جب شب شبہت مین ایک ہی تہا سا
کہ میدان جزا مین ساقی کوثر نکلتے ہین
جرمی پوچھے تو کوئی حال اونکی بیقراری کا

بہار آتے ہی ہم در راہ جنون کا کس قدر پہیلا
کہ رہ جاتے ہین افشان انکو چہنکر نکلتے ہین
رولایا مدتون ایسا مجہے قاتل کی فرقت نے
تو مانند صدا زنجیر سے باہر نکلتے ہین
گلوگیر اسقدر بیری کمند زلف جانان ہے
کہین اہل حیا کے بھی قدم باہر نکلتے ہین
عجب کیا ہے دل سوزان سے نخل آہ کا ہونا
تو قید چار عنصر سے بھی ہم باہر نکلتے ہین
ہوا مین کیسے استادون سے کم ظرف اوڑتے ہین اکثر
اسیران قفس کے جب قفس مین پر نکلتے ہین

ممتاز - کلاش اعجاز - منشی محمد ممتاز الدین خلف پیرجی محمد امین الدین صاحب میر منشی ریاست - عمر ۳۸ سالہ صاحب دیوان شاگرد دولت - انکو سرکار والا سے چند عہدے مرۃً بعد اخریٰ بہ تفصیل ذیل عطا ہوئے - بتاریخ پانزدہم ماہ فروری ۱۸۸۸ء نائب منشی خاص کے عہدے پر مامور ہوئے بتاریخ بست و دوم ماہ ربیع الاول ۱۳۰۲ ہجری اہلکاری مرافعہ پر مقرر ہوئے بتاریخ بست و ششم ماہ جمادی الاول ۱۳۰۲ ہجری مطابق چہاردہم ماہ مارچ ۱۸۸۵ء عیسوی مطبع محمدی ٹونک کے اڈیٹر قرار دیئے گئے بتاریخ دہم ماہ جولائی ۱۸۹۲ء عہدہ نائب ناظمی عدالت دیوانی صدر پر مامور ہوئے - انکا جیسا نام ہے ویسا ہی کلام ہے غزل غیر طرح

انداز تجہ مین کونسا ای دلربا نہین
کیا تیرے ہجر مین ہمنے سہا نہین
اک بوسہ پر تم آگ بگولہ ہوئے عبث

شوخی نہین، کہ ناز نہین یا ادا نہین
اللہ رے تجاہل شوخ جفا شعار
اے جان یہ مدام رہیگی ہوا نہین

گردون کے ظلم جہیلے او تہائے عدو کے جور
قصہ کو میرے سنکے کہا کچھہ سنا نہین
بیجا گلے ہین آپ کے بیجا شکایتین

وہ کونسا ستم ہے کہ مجھپر ہوا نہین
جنس وصال کا مین خریدار کب نہین
وہ کونسا ہے دل کہ جو اسمین پھنسا نہین

پژمردہ اپنا غنچۂ خاطر نہ کیون رہے
کسدن خیال تیرا مجھے مہ لقا نہین
اوس شاہ دوسرا کی ہو ممتاز کیا صفت

خوشبوئی زلف یار بہی لالی تہا نہین
زلف سیاہ دیار مین لٹکا بلا کا ہے
عالم مین جسکا ثانی کوئی دوسرا نہین

اثر۔ فصاحت مظہر۔ فدا احمد خانصاحب خلف الرشید جناب حکیم احمد حسین خانصاحب مرحوم ابن حکیم محمد مظفر حسین خانصاحب مغفور دہلوی عمر ۲۲ سالہ۔ انہون نے درسیہ کتابین مولف سے پڑہکر فن شاعری کو سرآمد شعرا مستند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی سے حاصل کیا۔ برسون شعر نہین کہتے گاہے ماہے احباب کی خاطر سے غزل کہہ لیتے ہین انکا یہ کلام فصاحت انضمام ہے

غزل غیر طرح

خبر ہے تجھکو ہوا اے مہ تابان کیا ہے
اے خوشا روز ہوا سے چمنستان کیا ہے
دل اغیار ہے یا ہے دل محزون میرا
جان عیسیٰ بہی تصدق ہو مری جان کیا ہے

تو اور اوس رخ کے مقابل ہو یہ امکان کیا ہے
ہر کبھی دل کی جو لیتی ہے تو مجھ وحشی سے
سچ بتا دے تری مٹھی مین مری جان کیا ہے
جان کو ہو نکا جگر و قلب جلائے تو نے

باغ سرسبز ہے جوبن پہ ہے پتہ پتہ
کچھ تو کہہ دل مین ترے زلف پریشان کیا ہے
بخدا اوس لب جان بخش پہ ای حضرت دل
اب ارادہ ترا ای سوزش پنہان کیا ہے

ای اثر آپ کہین دل کو پہنسا بیٹھے ہین
کچھ تو کہیے سبب نالہ و افغان کیا ہے

غزلہای طرح بقید حروف تہجی

مصرع طرح

نہین منظور لب یار کو صحت میری

اسد۔ سرحلقۂ اہل خرد۔ شیر بیشۂ سخنوری سرآمد شعرائے مستند حضرت اُستاد مکرمی جناب نواب محمد سلیمان خانصاحب بہادر لکھنوی سلمہ اللہ القوی جناب مکرم الدولہ حافظ الملک نواب حافظ رحمت خانصاحب بہادر نصیر جنگ والی سابق ملک روہیلکھنڈ نور اللہ مرقدہ کے پوتے ہین جب نواب حافظ الملک بہادر بتاریخ یازدہم ماہ صفر المظفر سنہ ۱۱۸۸ ہجری مطابق ۲۸ اپریل سنہ ۱۷۷۴ء روز شنبہ بجنگ نواب شجاع الدولہ بضرب گولۂ فوج سرکار انگریزی مقام فتح گنج مین کہ شہر بریلی سے بجانب شرق پندرہ کوس کے فاصلہ پر واقع ہے شہید ہوئے چنانچہ کسی شاعر نے صنعت مین یہ تاریخ کہی ہے۔

شہادت یافت نواب فلک قدر
بضرب گلۂ توپ علی الصدر
زبس در جنگ آن شیر نر سہ

دلاور بہ سپیر نمود سینہ | خطابش حافظ الملک است مشہور | باکناف جہان نزدیک شد ہم دور
قلم سالش بطرز نو رقم کن | دو انگشت از چہار انگشت خم کن

تب نواب محبت خان بہادر کو بسبب ولیعہدی ریاست قانون نے گرفتار کر کے بطور حراست لکھنؤ مین رکھا اور اجازت قیام
ملک روہیلکھنڈ کی نہ دی بنا بر علیہ مسقط الراس وقیام گاہ جناب موصوف زائد عرصہ صد سال سے شہر لکھنؤ ہے سنہ ۱۱۸۷ھ ہی مین
نواب شجاع الدولہ نے بماہ شوال بمقام فیض آباد انتقال کیا اور نواب آصف الدولہ مسند نشین ریاست ہوئے۔ بعد ازان
بہ تقاضای سرکار انگریزی بتاریخ ہفتم ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۱۸۹ ہجری مطابق نہم ماہ اکتوبر سنہ ۱۷۷۵ء نواب محبت خان بہادر نے
حراست سے رہائی پائی اور سرکار نواب آصف الدولہ سے قریب ایک لاکھ روپیہ کے سالانہ بضمانت سرکار انگریزی
بہ سرپرستی نواب صاحب ممدوح بنا بر حمایہ خاندان حافظ الملک بہادر مقرر کیا گیا۔ بتاریخ چہارم ماہ شعبان سنہ ۱۲۱۲ ہجری
مطابق بست و یکم ماہ جنوری سنہ ۱۷۹۸ عیسوی بہنگام مسند نشینی نواب سعادت علیخان بہادر ملک روہیلکھنڈ وغیرہ سرکار نواب
اودھ سے نکل کر سرکار انگریزی کے قبضہ مین آیا جب سے مشاہرہ مذکور تا زمانہ غدر یعنی سنہ ۱۲۷۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۵۷ء
نواب صاحب موصوف کو نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطن سرکار انگریزی سے ملتا رہا بعد ایام غدر بوجہ مسند نشینی نواب
خان بہادر خان بشہر بریلی سرکار انگریزی نے مشاہرہ مرقوم الصدر باستناد بغاوت بلا وجہ ضبط فرمایا بعد ازان سنہ ۱۲۸۴ ہجری
مین بعہد حضرت یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خان صاحب بہادر صولت جنگ جناب موصوف بطور سیر ٹونک مین تشریف
لائے اور صاحبزادہ محمد خان صاحب بہادر شمشیر جنگ کے مکان پر قیام فرمایا اور نواب صاحب بہادر والی ٹونک سے ملازمت حاصل
کر کے واپس لکھنؤ تشریف لے گئے اسی اثنا مین جناب موصوف حضرت وزیر اعظم امیر معظم بالقابہ و دیگر حضرات اہل خاندان
و شرفای ٹونک سے ملاقی ہو چکے تھے۔ حسب الطلب جناب صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بعہد عقد ثانی جناب
ممدوح الصدر پھر ٹونک مین تشریف لائے اور ایک عرصہ تک قیام پذیر رہے اس درمیان مین جناب صاحبزادہ صاحب بہادر
نائب الریاست و بعض حضرات اہل خاندان و شرفای شہر ٹونک فن شاعری مین جناب موصوف کے شاگرد ہو گئے ازان بعد
سنہ ۱۳ ہجری مین تشریف لائے اور بعنایات حضور فیض گنجور جناب نواب صاحب بہادر دام اقبالہ ملازم ہوئے پھر بعہدہ اجنٹی
جناب میو صاحب بہادر آپکا اسم تخفیف مین آگیا ازان بعد بتاریخ چہاردہم ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۴ء بنظر عنایت حضوری بعہدہ مشیر سخن
ملازم ہوئے بعدہ بتاریخ بستم ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۱۴ ہجری مطابق یکم ماہ اگست سنہ ۱۸۹۶ء بعہدہ وکالت اجنٹی بھوپال مامور

فرمائے گئے جناب موصوف نے بعد حصول پروانہ ماموری خود بمقام سیہور پہونچکر بکمال ہوشیاری و خیرخواہی و دیانت و امانت کار وکالت کو انجام دیا اور نیکنامی کی چٹھیان وقتاً فوقتاً صاحبان ایجنٹ بہادر سے حاصل کین چنانچہ اون چٹھیات کی نقلین جو نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر رزیڈنٹ اندور و میجر ایم جی میڈ صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ بھوپال و کپتان سی۔ آئی کیمبال صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ بھوپال و ایل ایس کپتان نیومارچ صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ بھوپال کی جانب سے عطا ہوئین مع وجہ برخاستگی عہدۂ وکالت جناب موصوف سنہ ۱۳۱۵ ہجری مین درج ہونگی طرز کلام بے نظیر ہے طرح مین آپکی یہ غزل اور یہ تصویر ہے۔

بھیس اس شکل سے بدلے کبھی قسمت میری
دل مرا دل ہے محبت ہے محبت میری
کچھ سمجھتے نہین یہ بت ہی حقیقت میری
کہ تری شکل کا آئینہ ہے صورت میری
شکر صد شکر کہ پہونچی تو لبون تک تیرے
پوچھنے آئے وہ کسوقت طبیعت میری
وحشت مین خاک بسر پھرتے ہین چکرائے ہوے
ہے فزون اونکی نزاکت سے نقاہت میری
وہ شب وصل ہر اک بات پہ اونکا انکار
نازکی اونکی اونکی ہے زور و نیہ نقاہت میری

کہ حسینون سے ہو چکے وصل کی تصویر میری
مجھکو رسوائے جہان کرتی ہے شہرت میری
اب یہ صورت ہوئی اسکی قدرت میری
یہ تری طرح سے ہرجائی نہین آخر شب وصل
میری تعریف سے بڑھکر ہے شکایت میری
شوخیون نے کہا [illegible] کہ باہر باہر
کچھ نگہ لیلے نے اڑائی ہے جو وحشت میری
آئنہ دیکھ کے [illegible] سے یہ کہتے ہین وہ
اور ہو منت وہ لجاجت سے [illegible] میری
ہائے بیچارہ مجھے کہتے ہین جو نالائق ہین

ظلم وہ ہٹا کر ترے دونی ہوئی چاہت میری
ذلتین دیتی ہے کیا کیا مجھے عزت میری
طرفہ نیرنگ دکھاتی ہے یہ حیرت میری
غیر سے ہے متنفر شب فرقت میری
دم لبون پر ہے زبان بند ہے آنکھین بے نور
کبھی اون آنکھون مین آئی جو مروت میری
باردان جنبش لب جان بہان ہونٹون پر
اسمین کسطرح اوتر آئی ہے صورت میری
نہین آغوش تصور مین ہے [illegible] آسکتے
جانتے اہل لیاقت ہین لیاقت میری

دین و ایمان کا خدا حافظ و ناصر ہے اسیر
آگئی اک بت کافر پہ طبیعت میری

احسن۔ مخزن مضامین نو و کہن جناب حافظ آغا جان صاحب دہلوی عمر تخمینا ۵۰ سال خلف میرزا نور اللہ بیگ صاحب مرحوم کابلی عم بزرگوار جناب حسن مرزا خانصاحب دہلوی پرنسپل اسکول صدر دربار ٹونک۔ یہ صاحب بھی حسن اتفاق سے فائز ریاست ہذا ہوکر جلسہ بزم مشاعرہ مین شریک ہوے اشعار کی اچھی بندش ہے کلام کی یہ روش ہے۔ غزل طرح

رشک سے غیر مرین دیکھ کے حسرت میری
زیر پا یار کے آجائے جو تربت میری
اوسکو وہ لوگ سناتے ہین حکایت میری

داغ فرقت سے ترے رشک مہ ہو سینہ
دیکھہ اغیار کرین خلق مین غیبت میری

دیکھہ اوتر لگی افشانی بخت میری
یعنی یاد کسی کی نہین آتی ہو اگر

وہی ہوتا ہی جو قسمت کا لکھا ہوتا ہی
کیون پریشان ہوئی جاتی ہی طبیعت میری

رات دن نالۂ اکبر سے رہا ہو افغان
پہیر دے اوس بت کا فرسے طبیعت میری

تمکین - فصاحت آگین محمد عبدالرحیم خان خلف جناب احمد خانصاحب ابن جناب زردار خانصاحب مرحوم برادر عم زاد وشاگرد منشی محمد ابراہیم خان - رمز - انکا سال پیدائش ۱۲۹۳ ہجری ماہ شوال المکرم چہارم تاریخ روز سہ شنبہ بعد نصف شب ہے - انکا یہ طرز کلام یادگار رعام ہے - غزل طرح

تیری الفت مین یہ ابتر ہوئی حالت میری
تیری چاہت مین جوانی ہوئی غارت میری
صحبت غیر سے دم بہر نہین فرصت انکو

دیکھہ سکتا نہین آئینہ بہی صورت میری
میرے منہ سے تو کوئی بات نکلتی ہی نہین
پوچھنے آئین وہ کسوقت طبیعت میری
فیض اُستاد سے تمکین ہے یہ شہرت میری

رحم کر اتو خدارا بت کم سن مجھہ پر
مہربان آپکو کیونکر ہو شکایت میری
سچ اگر پوچھو تو مین کیا ہون مرے شعر مین کیا

ثاقب - شہاب ثاقب آسمان سخن صائب جناب مولوی نجم الدین احمد صاحب بدایونی ساکن بڑودہ عمر ۲۳ سالہ شاگرد حضرت داغ وظہیر دہلوی - یہ صاحب بہی حسن اتفاق سے فائز دارالریاست ہوکر بزم مشاعرہ مین شریک ہوئے منکر ہوکر حسال [illegible] یہ نتیجۂ طبع ہے - غزل طرح

رشک سے [illegible] غیرت [illegible] میری
آئنہ بزم [illegible] کا ہے [illegible] میری
لن ترانی کے عوض خود مجہے دیتی ہو جواب
عہد لشکستہ ہی ہوئی ہوئی قسمت میری
جا بگڑا ہو نہ غم دوری یاران وطن
آئنہ تیرے تغافل کا ہی حیرت میری
پوچھتے ہین وہ حساب غم روز فرقت
ہی شب وصل بہی گویا شب فرقت میری

دل نشین ہے ترے [illegible] بات میری
کیون [illegible] بدلتی ہی نہین
[illegible] کلفت میری
جہیلتا ہون ستم یار گران الفت
ہو کہین خانہ برانداز نہ غربت میری
حسن اور عشق مین الجہاؤ ہوئے مین پیدا
ہو شب وصل نہ فردائے قیامت میری
رکھدیا کس نے زلیخو نپہ وفا کا الزام

[illegible] صورت [illegible]
ہی تری چشم جفا چشم مروت میری
اوس جفا جو سے پہر امید وفا ہو کیونکر
کہ نزاکت سے نہ اٹہ جائے نقاہت میری
جذبۂ عشق نے کچہہ فرق نہ رکھا باہم
زلف برہم ہی پریشانی قسمت میری
صورت دیدۂ بیخواب ہی بخت بیدار
سر اوٹہانے نہین دیتی مجہے غیرت میری

ملک الموت و مسیحا نہیں ہوتے باہم
ہیں یہ سمجھا کہ ہے پھوٹی ہوئی قسمت میری
دیکھ کر آئنہ وہ شوخ حسین کہتا ہے
ہے رگِ گل میں تپِ غم کی حرارت میری

کیجیے ساتھ عدو کے نہ عیادت میری
فاتحہ کو کبھی دیکھے سے دو ہاتھ اٹھائیں
ملتی ہے حضرت یوسف میں شباہت میری
دم دلاسے شبِ فرقت رہے دونوں دیتے

میکشی میں جو کبھی گر کے صراحی ٹوٹی
خم کی قبر کے پہلو میں ہو تربت میری
بے سبب باغ کے غنچوں کا چٹکنا یہ نہیں
ہے طبیعت کو حسن مجکو مناسبت میری

حسرت - مرجع الفصاحت جناب مولوی محمد عبد الوحید خانصاحب خلف اصغر جناب مولوی عبد الغنی خانصاحب مرحوم سابق سیشن مجسٹریٹ فوجداری حیدر آباد ملک دکن و نبیرہ جناب مولوی حکیم عبد العلی خانصاحب مغفور مصطفی آبادی شاگرد رشید حضرت زبدۃ الفضلا قدوۃ الحکما جناب مولوی حکیم سید محمد انور علی صاحب مرحوم والد ماجد مولف تاریخ ہذا عمر ۴۲ سالہ انکو آجکل پسند ملک دکن ہے یہ رنگ سخن ہے - غزل طرح

شکر الحمد ہوئی وصل کی صورت میری
قطع ہونے کی نہیں زیست میں حجت میری
خونِ ناحق تو چھپاتا ہے عبث اے قاتل
مردمِ دیدۂ عالم میں ہے صورت میری

تکتی ہے غیر کے منہ کو شبِ فرقت میری
کیا کہوں کس سے کہوں حالتِ دردِ فرقت
خود زبانِ تیغ کی دیتی ہے شہادت میری
آبِ شمشیر سے کرتے ہیں عدو کو سیراب

ذبح کر دے مجھے قاتل کہ یہ جھگڑا چک جائے
ہوش ہے سر نہ بجا ہیں نہ طبیعت میری
میں وہ ہوں خاک کا پتلا کہ بغورا دیکھیں
سرِ مقتل ہی ڈبوتے ہیں وہ غیرت میری

جان دی منتِ غمِ عشق پہ پر دیان میں
حسرت افسوس نہ نکلی کوئی حسرت میری

خرد - بہ جرگہ شعرا امر آمد - سید نیاز احمد خلف جناب سید حسین احمد صاحب مرحوم عمر ۲۶ سالہ - انہوں نے ابتدا سے کتب درسیہ وغیرہ مولفیا سے پڑھکر فن شاعری کو سر آمد شعرا استاد حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی سے حاصل کیا واہ کیا کہنا کیا طبیعت پائی ہے سحر بیانی انکی ادنی طبع آزمائی ہے - ایک دیوان ان سے یادگار ہے یہ رنگ اشعار ہے ملتی جلتی رنگ طبیعت سے صورتِ معنی ہے طبع روان کی یہ روانی ہے -

مرضِ عشق میں اچھی نہیں حالت میری
وہ اگر آپکی خو ہے تو یہ عادت میری
غیر کے پاس ٹھہر گئی کبھی تم نہ ڈرو
بوئی گل بنکے اڑی خلق میں شہرت میری

ضعف بڑھتا ہے گھٹی جاتی ہے طاقت میری
جان بھی ساتھ وہ لیں گے دمِ رخصت میری
میرا دل چھوڑ کے جائیگی نہ حسرت میری
داغ وہ دل کے مٹاتے ہیں غضب کرتے ہیں

شکوۂ جور پہ کیوں ہے یہ شکایت میری
دیکھتے جاتے ہیں مڑ مڑ کے جو صورت میری
بسکہ عاشق تھا ازل سے میں گل اندامونکا
انہیں پھولوں سے بہلتی تھی طبیعت میری

لٹ گیا ایمان و دل و جان دو جیسو پہ نثار
تجھکو رسوا نہ کرے خلق میں وحشت میری

میں بناؤں بھی تو کچھ اور بگڑ جاتی ہے
ہڈیاں پھونک دے سوزِ تپ فرقت میری

ہان نگاہ ستم آمیز ستم اور سہی
اونکی ضد تو ہے آفت ہے طبیعت میری

تم نہیں ہوش نہیں صبر نہیں ضبط نہیں
لٹ رہی ہے سر بازار یہ دولت میری

جسے چاہا اوسے چاہا جدہر آئی آئی
تم بگاڑو بھی تو بن جاتی ہے قسمت میری

لاکھ دامن کو مرے عقل نے تھاما لیکن
ہان مرے شوق بڑہا اور بڑہی ہمت میری

نہ خوشامد مری مقبول نہ طاعت منظور
آج کس طرح کٹیگی شب فرقت میری

جوشش عشق یہ ترتیب جنون خوب نہیں
ٹھہری موت ہے آفت ہے طبیعت میری

دل جلانے سے تو بالکل نہوا کام تمام
لے اوڑی سوی بیابان مجھے وحشت میری

یہ بتائے نہ بنے اور وہ گھٹائے نہ گھٹے
واہ ری قدر تری واہ ری قسمت میری

سینے ہمسایون کے سن سنکے تڑپ بیٹھے ہیں
ناشکیبا نہ صدا ہے شب فرقت میری

راقم۔ بے بدل ناثر و ناظم جناب خواجہ میر محمد قمر الدین خانصاحب عرف خواجہ مرزا خان دہلوی مترجم بوستان خیال نبیرہ حضرت نجم الدولہ دبیر الملک نواب مرزا اسد اللہ خان غالب دہلوی مرحوم صاحب دیوان۔ عمر ۵۰ سال یہ صاحب بھی حسن اتفاق سے جلسۂ بزم مشاعرہ میں شریک ہوئے۔ اچھی طبیعت ہے طبیعت کے رنگ کی یہ صورت ہے غزل طرح

مژدہ اے عشق تمنا ہوئی رخصت میری
غیر نے جاکے سنبھالی نہ ہو قسمت میری

ایکدن بزم عدو غیر میں جائیگی ضرور
خاک میں پھر نہ ملائے مجھے حسرت میری

ناز اور نازِ جفا روز ادا نا آسیرا
حسرتیں دل کی مرے دینگی شہادت میری

اوسکا وعدہ نہیں پیمان نہیں اقرار نہیں
ہان تو بن بن کے بگڑ جاتی ہے صورت میری

اب کوئی دن کی ہے مہمان شب فرقت میری
شادمان غیر نہو کھل گئی قسمت میری

آبروے غیر کی شرم آپکی غیرت میری
سایہ قامت کا سہی ساتھ تمہارے کیوں ہو

واہ رے عشق گرانباری ہمت میری
صبر اے نالۂ شبگیر دوہائی موقوف

منتظر رہنے کی کچھ ہوگئی عادت میری
وصل کی رات عجب حال رہا وقت وداع

اوبھی اوبھی کئی دن سے ہے طبیعت میری
دیکھ رکھے وہ بلائے شب فرقت میری

لیچلی پھر اوسی کوچہ میں یہ امید وصال
شرکت غیر سے آزردہ ہے غیرت میری

آپکی روز جزا غیر گواہی دینگے
وان پشیمانی خاطر نہو شہرت میری

ایسی ہوگی کوئی صورت جو بگڑ کر بن جائے
میں اونہیں دیکھتا تھا اور وہ صورت میری

دوست کے پاس لئے جاتے ہو مجھکو راقم
ساتھ اپنے نہ ڈبونا کہیں حسرت میری

رمز۔ رموز دان غوامض عمر منشی محمد ابراہیم خان خلف منشی ڈاکٹر محمد خان مرحوم سابق داروغہ اسارہ بنشی صاحب مرحوم

بتاریخ سیزدہم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۸۴ ہجری مطابق ہفتم ماہ اپریل سنہ ۱۸۶۸ء ور[illegible]ل حضرت وزیر اعظم بالقابہ سائر امیر گنج کے د[illegible]روغہ قرار دئے گئے اور تاحیات اوسی عہدہ پر برقرار رہے [illegible] جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری روز پنجشنبہ اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت گزین ہوئے۔ اب[illegible] سال پیدائش سنہ ۱۲۹۱ ہجری بست ودوم ماہ شوال المکرم ہے اور انکا اسم تاریخی اشرف جہانخان ہے ا[illegible]ت والد خود و بعد انتقال آن ابتدا سے کتب فارسی و طب وغیرہ مولف سے پڑہکر فن شاعری کو ر[illegible]د شاگرد مولف سے حاصل کیا۔ جب سید موصوف کو بیرونجات مین رہنے کا اتفاق ہوا تو انہون نے [illegible]ابسد لکھنوی کی خدمت مین تفویض کیا از آن دم تا این دم جناب موصوف کی خدمتمین فیضیاب ہوتے ہیں[illegible]ن تاریخ گوئی مین خوب استعداد بہم پہنچائی ہے خوش بیانی انکی طبع آزمائی سے ہے انکی تصنیفات۔ یکے بزبان فارسی و دوم بزبان اردو مکمل و مرتب ہین نشست کرسی الفاظ بے نظیر ہے طرح مین انکی [illegible]

مہر لب بن گئی فرقت مین نقاہت میری
رنگ لائی جو کسی روز طبیعت میری
تیر انداز ترا ناز و ادا مین تیری
غیر کی لاگ تری شرم طبیعت میری
آئنہ دیکھکے بولے وہ دم آرایش
ٹیک رہی ہے نہین کس یاس سے حسرت میری
قاصد اس طرح سے کہنا کہ وہ پوری ہے [illegible]
مجھسے اچھی ہے بہر کیف کدورت ہم
صبر تیغ ست و لیکن بہ شمشیر
منہ ترا یاس سے تکتی ہے تمہا[illegible]
گر یہی دل کی صفائی ہے تو اذ
میرا ایمان مرے جان طبیعت مر[illegible]

دل [illegible]ت کے [illegible]شکایت میری
[illegible] غاہت سے ہون
[illegible]مری وحشت میری
[illegible]ل ہے اوس محفل مین
[illegible]یہی گھر کر گئی صورت میری
[illegible] طرح الفت گلرویان مین
[illegible]د ہوگئے مین حکایت میری
[illegible]یہت کچھ مین اب آ گئے ای دل
[illegible]دیگی ثمر [illegible]ک قناعت میری
[illegible]ن اک جان و قالب مین شب فرقت مین
[illegible]ل آئینہ کوئی دیمین ہے صورت میری
[illegible]ین معشوق تو مین عاشق معشوق مزاج

گل نئے اور کہلائیگی محبت میری
میری آنکھون سے نہان آپ ہے صورت میری
سچ تو یہ ہے کہ محبت مین مزا دیتی ہے
ہان نہین ہے تو فقط ایک اجازت میری
دامن تیغ نظر اور بڑھاؤ للہ
رگ گل کہتے ہین جسکو وہ ہے تربت میری
ولمین اوس ساقی مینوش کے رہتی ہے مدام
ہے یہ تقدیر یہ مقسوم یہ قسمت میری
وار ادہر بھی کوئی شمشیر نظر کا قاتل
چھوڑ کے تنہا مجھے کس طرح مصیبت میری
عشق مین جا کے آئے تجھے کیا ای ناصح
مل گئی اونکی نزاکت سے نقاہت میری

جسکو سمجھی [illegible] ہی یہ غبار خاطر
ایک کاغذ بہرا اوتر جاتی ہی صورت میری

جسکو سمجھے ہین ترے تن پہ کدورت میری
روز افزون ہی خیال بت کمسن دلمین

ضعف کی ہی یہ ترقی کہ دم عکس کشی
کیون نہو رمز او سنگدنیہ طبیعت میری

رعنا۔ فی الواقع جوان رعنا اسم باسمی۔ جناب سید حمید الدین صاحب سررشتہ دار نظامت مال صدر ٹونک خلف جناب سید محمد سعید صاحب اہلکار ریاست۔ صاحب دیوان برادر خرد و شاگرد حضرت کلامی۔ انکی طبیعت مذاق کا مخزن ہے یہ طرز سخن ہے۔

کام آجائے الٰہی کہین الفت میری
سیر ہوتی ہی نہین اس سے طبیعت میری
خلش خار الم صدمۂ درد پیہم
ضبط یہ ضبط محبت یہ محبت میری
واعظا شورش محشر تو ہی تسلیم مگر
کون کہتا ہی کہ نکلے گی نہ حسرت میری
میرا ہر شعر ہی اک ساغر میخانۂ عشق
مست ہی بادۂ الفت سے طبیعت میری

کاش بن جائے مری [illegible] ہین تربت میری
حال دل مجھ [illegible] بری صورت دیکھو
یہ دل زار [illegible] ت میری
کسکے جلوہ نے کیا [illegible] ایسا
کونسی بات مین کم ہی [illegible] یری
ضعف سے گھٹ گئے [illegible]
میرے قابو مین نہین ہای طبیعت میری

کیا مزہ ہے غم الفت مین الٰہی توبہ
میری صورت ہی کہے دیتی ہی حالت میری
آہ نکلی نہ لبون سے نہ اوٹھا دل سے دھوان
رشک تصویر بنی جاتی ہی صورت میری
جان کے ساتھ ہی یہ جان کا نکلنا ہی ضرور
تیری فرقت مین ہوئی اب تو یہ حالت میری
الفت یار نے مجبور کیا ہے رعنا

راغب۔ بعلوم سراپا طالب۔ محمد سعید خان خلف جناب محمد شریف خان رسالہ دار مرحوم انہون نے کمسنی مین کچھ کتابین مولف سے پڑہی تہین اب بعد مرور دو سہ سال علم کا شوق ہوا ہی زبان کی صرف نحو حاصل کرکے علم فلسفہ منطق و معانی و بیان و فقہ حاصل کر رہے ہین۔ گاہے ماہے شعر کہتے ہین وہ بھی شعر و سخن مین کسی کے شاگرد نہین صاحبزادہ احمد سعید خان صاحب عاشق کی رفاقت مین مجبور ہو کر یہ مذاق اختیار کیا [illegible]ق کا بے لطف کرنا گوارا نہ جانا یہ رنگ طبیعت ہے۔ غزل طرح

اوہین اپنی ہی نہین خاک ہو غیرت میری
بیشک اتنی تو مجھے بھی ہی شکایت میری
کیا کرون میری تو مٹی ہی مین وفا کا ہی خمیر

کیا گلا غیر سے گر اب ہو شکایت میری
سب ترے حسن کو حیرت سے کھڑے تکتے ہین
تم بدل جاؤ نہ بدلے گی یہ عادت میری

ہای شوخی کہ وہ کہتی ہین مرے شکوہ پر
کون فریاد سنے روز قیامت میری
اوسکی پرسش پہ یہ راغب نے کہا حسرت سے

حال کیا پوچھتے ہو دیکھلو حالت میری

سیف - شاعر و ماہر پھکیت - جناب نواب صاحب محمد سیف الدین خانصاحب خلف خانصاحب محمد شاہ دین خان صاحب مرحوم خسر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ مورث اعلیٰ ریاست ٹونک عمر ۹۵ سالہ صاحب دیوان شاگرد سر آمد شعرا مستند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی

پھر ستم پیشہ پہ آئی ہے طبیعت میری
غیر کے منہ سے وہ سنتا ہے حکایت میری
جب سے مخلوق نے جانا ہے تمہارا عاشق
وہ جو خصلت ہے تمہاری تو یہ عادت میری
دست رنگین کی محبت میں اگر دم نکلا
اپنی صورت سے ملاتے ہیں وہ صورت میری
کچھ لطف اد ہر ہو تو میں اچھا ہو جاؤن
اونیہ جس روز سے آئی ہے طبیعت میری
آبلہ پائی نے عالم میں کیا ہے مشہور
پھر مصیبت کی طلبگار ہے راحت میری
اوڑ گئی وحشت سے اکدم میں کھوا مانند
کونسا دل ہے کہ جسمین نہیں الفت میری
عمر بھر گیسوے پر پیچ کی بیڑی پہنی
خون رولائیگی ہزاروں کو شہادت میری
وہ نظر باز ہوں دنیا میں کہ بعد مردن
چشم بیمار کے قبضہ میں ہے صحت میری
لاکھ چھیڑا و نہین پر منہ سے نکلی نہین بات
میرے قدموں سے لگی رہتی ہے شہرت میری
ابتو کچھ رنگ دکھانے لگی الفت میری
دیکھہ پائی جو کبھو لوں نے کدورت میری
تم جفا دوست ہو اور میں ہوں وفا پر مائل
موت لینے آکے پڑہائی ہے یہ منت میری
مرض عشق یہاں وان غم کو نہین نہین
آکے جو بین گے حسین آنکھوں سے تربت میری
دل جگر دشمن جانی ہیں معاذ اللہ
بے دہانی یہ ہوئی مہر یہ حجت میری
جب سے رکھا ہے قدم کوچۂ محبوب میں سیف
بس اوسی دم سے ہوا خواہ ہے جنت میری

سراغ - خورش دماغ - جناب محمد حضرت نور خانصاحب خلف اصغر حافظ محمد جمال خانصاحب رسالدار مرحوم ابن ہمت خانصاحب رسالدار مغفور عمر ۳۲ سالہ گاہے ماہے کسی مشاعرہ میں مجبوراً احباب کی خاطر سے غزل کہہ لیتے ہیں انکو پہلے تلمذ صاحبزادہ محمد رفیع الدین خانصاحب دانش سے تہا بعد انتقال اونکے غزل حضرت داغ دہلوی کو دکھاتے ہیں - مولف کے خسرال کے رشتہ سے پھوپی زاد بھائی ہوتے ہیں - ورزش کا شوق بکثرت ہے یہ رنگ طبیعت ہے - غزل طرح

کچھ زمانے سے نرالی ہے طبیعت میری
اوسکی تقدیر ہے اوسکی مری قسمت میری
نہین سنتے نہین سنتے وہ حقیقت میری
روز ہوتے ہو کے بدلجاتے ہیں وہ عدو اون سے
کیوں کروں غیر کے گھر جانے کا شکوہ اون سے
روز بن بن کے بگڑ جاتی ہے قسمت میری

اوسکی تصویر ہی لادے تو مجھے اے قاصد
اور وفا غیر سے ہو خوبیِ قسمت میری

کچھ تو نکلے گی شبِ ہجر مین حسرت میری
چلبلا جب کوئی معشوق نظر آتا ہے

آپ یون وعدہ کرین اور قسم بھی کھائین
گدگداتی ہے مرا رنج اب بھی طبیعت میری

سہا - اخترِ برجِ سخن بے بہا جناب مولوی امیر حسن خانصاحب مدرس اسکول صدر ٹونک خلفِ جناب مولوی محمد غضنفر علی خانصاحب مرحوم ابن جناب مولوی نجف علی خانصاحب مغفور عمر ۳۲ ساله فارسی شعر اکثر اُردو کمتر کہتے ہین - انکے اشعار کی کیا بندش چست ترکیب درست ہے -

مجھکو الفت ہے تری تجھکو محبت میری
آپ کس بات پہ کرتے ہین شکایت میری
مین اور اوس شوخ کا محشر مین ہون شاکی توبہ
نظر آتی نہین مُٹھی مین امانت میری
یاالٰہی مین تری شانِ کریمی کے نثار
اسکے بننے سے بگڑتی ہے طبیعت میری
لطف ہے بندۂ بیدام بناتے ہین مجھے

اور اگر اب بھی نہو وصل تو قسمت میری
مین رہون ناکام ہون مرجاؤن جو ناکامی مین
کہین وہ ہی نکرے جاکے شکایت میری
بعد مرنے کے وہ میت پہ تو کیا آئیگا
وہ رقیبون سے لڑے لڑ گئی قسمت میری
دیکھلی شرم و حیا منہ پہ نہ آنچل ڈالو
مول لیکر بھی وہ دیتے نہین قیمت میری
جسجگہہ مین ہون سہا ساتھ ہے قسمت میری

مین تو یون کرتا ہون شکوہ کہ نہ بولے برسون
سارے ناکام کرین آکے زیارت میری
طائرِ رنگِ حنا اوڑ گیا لیکر دلِ زار
زندگی مین ہی نہ کی جسنے عیادت میری
مین متانت سے بھی بیٹھون تو وہ فرماتے ہین
صاف کہدو کہ بُری لگتی ہے صورت میری
یہین ملجائیگا جو کچھ مجھے ملنا ہوگا

سوز - کلاشِ تیرِ جگر دوز - منشی لچھمی سہای ولد منشی راج کنوار صاحب نمبردار قصبہ بلکیہ ضلع کول علیگڈھ عمر ۲۱ سال شاگرد سرآمد شعرا استاد حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی -

جان لے لیگی کسی دن شبِ فرقت میری
مجکو یہ فخر کہ یکتا ہے طبیعت میری
شکوہ کرتا ہون تو شوخی سے وہ کہتے ہین
اونکی آنکھون مین کرے گھر جو مروت میری
کشش دل مین جو کہاؤن وہ جگر تھامے آئین
ہر گھڑی دیکھ کے روتے ہین وہ تربت میری

رائیگان جائیگی اگر وزیہ دولت میری
جھلکی صورت پہ پھسلتی ہے ندیدونکی طرح
واہ واہ واہ مجھی سے ہے شکایت میری
غیر کے ساتھ ان آنکھون سے مین دیکھون اونکو
رائیگان جائے الٰہی نہ یہ محنت میری
اہل محفل کے نہ آجائین کلیجے منہ کو

اونکو یہ ناز کہ بے مثل ہے صورت میری
کچھ انوکھی ہے نرالی ہے طبیعت میری
بھولکر جانبِ اغیار نہ دیکھین وہ کبھی
واہ رے بخت مرا واہ رے قسمت میری
آبرو بخشتے ہین بعد فنا بھی مجھکو
محفل عیش مین پوچھو نہ مصیبت میری

سو نہ استاد میں ہے اسد نام آور | کس لئے اہل سخن میں نہو شہرت میری

شاکر۔ ناظم و ناثر۔ محمد علیخان نبیرۂ جناب غلام اکبر خانصاحب مرحوم ساکن قدیم سنبھل ڈپٹی کلکٹر ملازم ریاست جیپور۔ عمر ۲۰ سال۔ شاگرد مولف۔ انہون نے ابتدا سے کتب درسیہ مولف سے پڑھکر انشا پردازی کے شوق کو بڑھایا پھر تحریرات کارروائی محکمہ جات کا کام سیکھا آخر بصیغۂ وقت استعمال کارروائی فوجداری و اکتساب امور لابدی و تحقیقات مقدمات سخت و دشوار و انصرام معاملات سرکار بتدریج عہدہ ڈپٹی کلکٹری ریاست جیپور پر فائز ہوئے۔ کبھی کبھی احباب کی خاطر سے شعر بھی کہہ لیتے ہیں یہ اشعار ان کے طبعزاد ہیں۔

آئینہ دیکھوں تو کھل جائے نقاہت میری
وائے کاوش سے مٹی صورت راحت میری
ہے وہی دل کہ ہے جس دل میں غم عشق ترا
ایک میں ہوں کہ بھری غم سے طینت میری
ظلم نے تجھکو گھٹایا تو مجھے الفت نے
کر نہیں دیکھتے دیکھو تو طبیعت میری

اونکا اوترا ہوا نقشہ ہے کہ صورت میری
یہ ہوئی طاق تری ہجر میں طاقت میری
ہے وہی آنکھ کہ جسمیں ہے مروت میری
میں ہی تو جور و جفا کرتا ہوں اک عالم پر
رنگ تیرا ہے نہ اب وہ نہ ہے صورت میری
وہ خوشی سے مجھے دیتے ہیں الم ای شاکر

ہائے رنجش سے گئی لذت وصلت میری
ضعف سے نقش بدیوار ہے صورت میری
ایک وہ ہیں کہ جتاتے نہیں الفت کا مزہ
اک زمانے کی زبان پر ہے شکایت میری
گر نہیں سنتے مری شعر تو ؛ بیچارے سنو
مایۂ راحت صد جان ہے مصیبت میری

شاد۔ فصاحت بنیاد منشی جگن ناتھ پرشاد اہلمد نظامت مال صدر ٹونک خلف منشی لالہ رشک بہاری لعل صاحب عمر ۲۰ سال۔ آبا و اجداد انکے قصبۂ سورون ضلع ایٹہ مین منجانب سرکار گورنمنٹ سات گاؤں مثل شام سرونگری سیٹرو درام پور وغیرہ کے نمبردار تھے انکے والد بتاریخ ہیزدہم ماہ رمضان المبارک ۱۳۰۶ ہجری مطابق نوزدہم ماہ مئی ۱۸۸۹ء داخل دارالریاست ٹونک ہوئے اور بتوسل جناب صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ بتاریخ بستم رجب المرجب ۱۳۰۷ ہجری مطابق ۱۲ مارچ ۱۸۹۰ عیسوی بعہدۂ سیاہہ نویسی نظامت مال صدر پرگنہ ٹونک پر مقرر ہوکر بعد چندے حسن کارگزاری عہدۂ جمع خرچ نویسی نظامت موصوفہ پر مامور ہوئے اور تا حال کار مفوضۂ خود کو بخوبی انجام دیتے ہیں۔ انہون نے بعد حصول علم فارسی و انگریزی و ناگری فن شاعری مین منشی محمد ابراہیم خان رمز کی شاگردی اختیار کی اور تاحال اصلاح لیتے ہیں

غزل طرح

آپ کرنے لگے غیروں سے شکایت میری | ابھی ایسی تو نہ بہکی تھی طبیعت میری | نہ کھنچی مانی و بہزاد سے صورت میری

کھیل کر کون کا نہ کیا کوئی حشر میری
آپ کیون آئے ہین کیا شوق ہے عیادت میری
جائیے جائیے اب غیر ہے حالت میری
واسطہ شیخ سے مجھکو نہ برہمن سے غرض
دیر و کعبہ سے مبرا ہے عبادت میری
تمنے دیکھا ہے کہان چاہنے والا کوئی
آنکھین کھل جائینگی یا دیدہ گئے جو تصویر میری
مجھسے دکھتے ہین ان سب کی حفاظت رکھنا
برہمن دل مین ہے جلن جان مین ہے الفت میری
آئنہ دیکھکے چپ کیون ہوئے شکل تصویر
تمتو کہتے تھے کہ بے مثل ہے صورت میری
کیا عداوت مین عداوت ہے عداوت اونکی
کیا محبت مین محبت یہ محبت میری
اس دشمن کی بھی توڑی نہین جاتی صاحب
یہ نزاکت ہے تمہاری یہ نقاہت میری
تجھ مین شوخی ہے غضب مجھ مین بلا دلسوزی
فتنہ ہے چال تری آہ قیامت میری
دل کو بہلاتا ہون اس سے ہی مین تنہائی مین
تو نہین ہے تو نہو ہے تری الفت میری
چاک دامن سے بری ہوگئی پہلے ہی قبا
بند و بست اپنا عبث کرتی ہے وحشت میری
اسقدر جبکہ تلون ہے ترقی پہ ترا
ایک صورت رہے ممکن نہین سیرت میری
دیکھکر شکل صنم منہ سے کہا الا اللہ
بت پرستی بھی ہے واللہ عبادت میری
دھیان قاتل کا بھی ہے شوق شہادت بھی ہے
یہ محبت ہے مری اور وہ ہمت میری
مرتے پر بھی نہ اس دل سے ہوا دور غبار
ہے عیان شیشۂ ساعت سے کدورت میری
صدقہ حضرت استاد سے دیکھو ای شاد
ہے بکیا شہرۂ آفاق ہے شہرت میری

طپش - مذاق منش - منشی لالہ امراؤ لال جمع خرچ نویس محکمہ نظامت سائرات دربار ٹونک شاگرد مولف عمر تخمیناً ۴۰ سال اچھی طبیعت ہے کلام کی یہ صورت ہے -

رفتہ رفتہ یہ ہوئی ہجر مین حالت میری
کہ نہ پہچانی احبا نے بھی صورت میری
یکبیک آگئی زور و نپہ جو قسمت میری
خود بخود اسکو گوارا ہوئی صحبت میری
آپتو جور و ستم کچھ نہین کرتے مجھپر
مفت بدنام کیا کرتی ہے وحشت میری
تجھکو کیا سمع خراشی سے ہے ناصح مطلب
کہین اسطرح بہلتی ہے طبیعت میری
مشکلین سخت پڑین کیون نہ عدو کو ہیہم
آپسا دوست کرے جبکہ حمایت میری
بے بلائے مرے گھر آپ چلے آئین گے
آگئی جذبہ مین جس روز طبیعت میری
ای طپش سوز محبت کی طپش ہے آفت
طپش مہر سے بھی بڑھ چلی حدت میری

ظہیر - فصاحت و بلاغت تخمیر - جناب سید ظہیر الدین حسین صاحب مصنف قصۂ ممتاز سابق داروغہ ماہی مراتب شاہ دہلی حال ملازم سرکار ٹونک - عمر تخمیناً ۵۷ سال - صاحب دو دیوان شاگرد حضرت ابراہیم ذوق دہلوی - خلف اکبر صلاح الدولہ مرصع رقم خان سید جلال الدین حیدر خان مرحوم بخطِ نسخ استاد بادشاہ دہلی - ماشاء اللہ اچھا رنگ طبیعت ہے صفحہ تاریخ پر

بنا بریادگار یہ صورت ہے ۔

دل مین کس پیار سے رکھتے ہو عداوت میری
ٹپکی پڑتی ہو عداوت سے محبت میری

ہون بھی دنیا مین نہین بھی ہون برنگ عنقا
دل مین تم خوب سمجھتے ہو محبت میری

حشر آیا غضب آیا جدہر آئی ظالم
بند و پرور ہی مرے ساتھہ ہی قسمت میری

ٹوٹنے ہی کے لئے ہے مری توبہ زاہد
گل مین نکہت ہی نہ غنچہ مین نزاکت میری

میگسارو مری توبہ کا بھروسہ کیا ہے
چھین لی روز ازل غیر نے قسمت میری

مجھسے بہتر ہی بہرحال کدورت میری
ناتوانی سے وہ نازک ہی طبیعت میری

لے اُڑتی ہی مجھے آفاق مین شہرت میری
خواب مین بھی تو پس مرگ نظر آتا ہون

ملتی جُلتی ہی تری حسن سے طبیعت میری
عرض مطلب پہ کبھی منہ سے نکلتی ہی نہین

باندھنے ہی کے لئے رو دتر ہی ہمت میری
داور حشر سے کہنے کی تو گنجائش ہو

دیر لگتی نہین بھرتے ہوئے نیت میری
وہ نہون پاس نہون رشک تو ہی دلمین ظہیر

آپ اور غیر سے کرتے ہین شکایت میری
تم سے پہلے ہی بدلنے لگی حالت میری

یہ تو کہنے ہی کی باتین ہین بہت ہین تم سے
روز ہوتی ہی رقیبونکو زیارت میری

آپ دشمن کے طرفدار ہوئی تو ہوجائین
آپ کی ہان ہی یہ کمبخت کہ حسرت میری

آئنہ دیکھہ کے اک اک سے وہ فرماتے ہین
غیر کے ہاتھہ سے ہو کاش شہادت میری

جو کہے سچ ہی وہ جو ناز کرے ہی وہ بجا
دخل اغیار سے خالی نہین خلوت میری

عنایت ۔ مرکز دائرۂ درایت جناب مولوی عنایت حسین خانصاحب خلف مولوی سیف اللہ صاحب اخوند باشندۂ رامپور افغانان مقیم حال ٹونک ۔ عمر تخمیناً ۴۹ سال ۔ آبا و اجداد انکے ہمیشہ سے ملازم سرکار ٹونک رہے اور دیہات پرگنہ ٹونک سے بطور جاگیر پاتے ہین ۔ انہون نے بزمانۂ سابق فن شاعری کو جناب شیخ امداد علی صاحب بحر لکھنوی سے رامپور مین حاصل کیا بعد انتقال انکے فائز دارالریاست ہو کر سرآمد شعرا مستند حضرت اسیر لکھنوی سلمہ اللہ القوی کی شاگردی اختیار کی اور کتب متداولہ و متعارفہ درسیہ مولف سے دیکھین ۔ بنظر توجہات سرآمد شعرا مستند حضرت اسیر لکھنوی سلمہ اللہ القوی چند روز مین صاحب دو دیوان ہوگئے دیوان اول بطور سراپا یعنی از فرق تا قدم دو دیوان دوم مانند دواوین شعرا مکمل و مرتب ہین انکا یہ کلام یادگار عام ہے ۔

بنکے مرنے بعد فنا برسے گی رحمت میری
حال دل صاف کہے دیتی ہی صورت میری

مرکے بھی اپنا اسے دنیا سے لئے جاتا ہون
مجھکو مقتل مین لئے جاتی ہی ہمت میری

خاک اورا یگی مری قبر پہ حسرت میری
زاہد خشک کا دل کیون نہو جل جلکے کباب

دفن ہوتی ہی مری ساتھہ ہی حسرت میری
اپنی آنکھونمین انہین رکھتا ہون پتلی کیطرح

نہین بیگانہ سے کوئی حقیقت میری
آتش تر سے جو ساقی ہو ضیافت میری

آج مشتاق شہادت کے بہرنے ہین صد شکر
کرتے ہین طفل سرشک اسپہ شکایت میری

جان اسی واسطے انکی ہی لبون پر آکر
شوخیان آپکی ہین یہ کہ شرارت میری
کیا پڑے فاتحہ وہ فتنۂ محشر آیا
پاؤن پچھراتی ہی اوس بت کے طبیعت میری

کہ دم مرگ بھی سن لین نہ وصیت میری
دھیان اوس زلفِ مسلسل کا بہت رہتا ہی
زلزلہ مین ہی پس مرگ جو تربت میری
کیون برا جانتے مجھکو یہ حسینان جہان

بزم مین دخل ہو یا غیر کو کسنے کہیے
کہین پابند جنون ہو نہ طبیعت میری
ہاتھ ایمان سے اوٹھا کر سجدۂ الفت مین
اچھی تقدیر اگر ہوتی عنایت میری

عشق - سراسر رونق - منشی سید برکت علی خلفِ سید علی محمد صاحب ساکن قدیم بھوپال حال خوشباش ریاست ٹونک عمر ۲۱ ساله ملازم نظامت سائر و مارہ - انہون نے کتب درسیہ وغیرہ مولف سے پڑھکر خط تعلیق و نستعلیق کی مشق اسدرجہ بہم پہنچائی کہ بڑے بڑے خطاطان خوشنویس کی سر مشق سے مشق ملادی مولف کے کہنے سے کبھی کبھی شعر بھی کہہ لیتے ہین یہ انکے اشعار ہین۔

خوب ہوا ن سے جو پھر جائے طبیعت میری
کیا بتاؤن مین تمہین دیکھ لو صورت میری
لب پہ آتے ہی دو عالم کو جلا ڈالے گی
مانے حضرت ناصح جو نصیحت میری
مجھکو تو آپ کی جانب سے نہین کچھ شکوہ
کوئی آفت سی ہی آفت شبِ فرقت میری

کہ حسینونکو ذرا بھی نہین الفت میری
تیرا چرچا جو ہوا بھی تو مرے صدقے مین
تھرے آتشِ آہ شبِ فرقت میری
یون نہوتا اگر آتا تو وہ چھپکر آتے
آپ کس وجہ سے کرتے ہین شکایت میری
بعد مردن بھی نہ آئے وہ کبھی تربت پہ

مجھسے کیا پوچھتے ہو ہجر مین حالت میری
تیری شہرت جو ہوئی بھی تو بدولت میری
یون نکر کبھی بک بک سے مرا سر خالی
کچھ بھی ہوتی انہین قدر جو محبت میری
کاٹے کٹتی ہی نہ ٹالے سے کبھی ٹلتی ہے
مل گئی خاک مین اے عشق محبت میری

غمگین - فصاحت آگین شیخ محمد خلفِ شیخ نور محمد - تاجر - عمر تخمینا ۳۰ سال انہون نے بعد مطالعہ کتب درسیہ وغیرہ شعر گوئی کا شوق کیا اور فن شاعری مین منشی محمد ابراہیم خان رمز کے شاگرد ہوئے۔

عشقِ گیسو مین پریشان ہی طبیعت میری
بعد مردن بھی ہی منظور انہین ذلت میری
لالہ سان داغِ محبت ہی ترا اس دل مین
دیکھ لے آکے کسی دن جو نقاہت میری
میرے دل سے نہین جاتا ہی تصور تیرا
مجھکو چلنے نہین دیتی ہی نقاہت میری

کیا دکھائیگی الٰہی مجھے قسمت میری
کہتے ہین دیدۂ آہو مین ہی میری شوخی
دیکھنا ترکِ گل افشانی ہمت میری
اس سے نکلے گی تو یہ کس کے یہان جائیگی
تیرے دل مین نہین آتی ہی محبت میری
اسکے دل مین ہی کدورت ہی اوسی بت کیطرح

عوض فاتحہ ٹھکراتے ہین تربت میری
اور دلِ سنگ مین در پردہ شرارت میری
بھول جائے بخدا سب وہ نزاکت اپنی
میرے دل ہی مین ہے پر چین سے حسرت میری
کالے کوسون ہی ابھی کوچۂ قاتل صد حیف
کہ مجھے خاک کیے دیتی ہی تربت میری

تاریخ ولادت ... منسوب ہے ...

... سب ... سادات قطبی سے ہین - اور سادات قطبی قطب الاقطاب میر قطب الدین غازی رحمۃ اللہ علیہ سے ... تواریخ ... مین لکھی ہین مثنوی صمصام الاسلام ترجمہ فتوح الشام ان سے یادگار عام ہے - یہ طرز کلام ہے -

فرقت یار مین ... میری
خاک نکلے گی ... میری
مین ہون اور کوی ... قسمت
یہی آئے ہین ... میری
کہتے ہین دیکھہ کے ... مری
شکل یہ شکل ہے حسرت ... میری
وصل چاہون تو یہ کہتے ... ہین
دو لیاقت ہے تمہاری ... میری
ذکر جانان سے ہے کثرت ... عالم
بڑہ کے بدبخت سکندر سے ... میری

آشنا بہی نہین پہچانتے صورت میری
حسرت دید نکلنے پہ بڑہی جاتی ہے
آپکا باغ ارم ہے تو یہ جنت میری
وہ دغاباز ہے کافر ہین مسلمان شیدا
یہ ستا جاتا ہے کیون دیکھکے صورت میری
مین نہ کہتا تہا غم ہجر مین مر جاؤن گا
روز کمبخت کیا کرتا ہے منت میری
آئنہ دیکھکے کہتے ہین کہ آفت ہون مین
کیا تصور ہے کہ جلوتمین ہے خلوت میری
میکش خمکدہ حضرت نازش ہون مین

کم نہین انکی نزاکت سے نقاہت میری
جان لیکر بہی نہ جائیگی یہ حسرت میری
یار کے پای نگارین ہین غبار آلودہ
وای قسمت کہ گری کس سے ہے قسمت میری
تمسا معشوق جہان مین ہے نہ عاشق مجھہ سا
ای ستمگر تری غفلت ہے کہ غفلت میری
تم مری شکل سے بیزار مین قربان تم پر
کس طرح جیتے ہو تم دیکھہ کے صورت میری
وہ سنورتے ہین اور آئینہ دکہاتا ہون مین
کیون کلامی نہو مستانہ طبیعت میری

کیف - زبانش چوک ... حافظ عالمگیر خان خلف جہانگیر خان عمر تخمیناً ۴۲ سال صاحب دو دیوان یکے عاشقانہ دوم نعتیہ شاگرد سرآمد شعرا استند حضرت ... مولوی ... علیہ اللہ القوی - انہون نے اگرچہ مولف سے کچھہ برای نام پڑہا ہے مگر شعر گوئی مین اسقدر ملکہ بڑہا ہوا ہے کہ انکی طبیعت خداداد شعرا کے نزدیک قابل تحسین ... دیوان ... انکی طبعزاد ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ شخص صاحب استعداد ہے -

غیر کی شکل رہے یار ہے ... میری
تیری خوبن گئی بگڑی ہوئی ... میری
منہ چہپاتے ہو عبث دیکھکے صورت میری
ناامیدی کی ہے تصویر کہ صورت میری
دلکو اوٹہنے نہ دیا اشک کو گرنے نہ دیا
رو رہی ہے مرے لکھنے کو یہ قسمت ... مری

خود مٹے ورنہ مٹا دے مجھے حسرت میری
خاک اوڑائیگی مرے بعد کدورت میری
غیر مین تو نہین گر غیر ہے حالت میری
کچھہ نہ آیا مجھے لیکن تری الفت آئی
واہ رے ضعف مرا واہ رے طاقت میری
سامنے غیر کے کب پردہ نشین آتے ہین

پڑ گئی اور خرابی مین مصیبت میری
پہر کے گھر گھر مجھے ڈہونڈہے گی مصیبت میری
میری ناکامی کا پتلا ہے کہ مین ہون یارب
سب کچھہ آیا تجھے آئی نہ محبت میری
عرق اور چین جبین پر نہین غصہ کے سبب
دل مین چہپ جاؤ گے آتے ہی طبیعت ...

رات پر وہ بت کم سن جو نہ آئے شب وصل
کوئی حصہ ہو توٹ جائے طبیعت میری

تجھ سے جوبن ہے تر اتنگ قبا جوبن سے
ٹھوکرین کھائیگی آآکے قیامت میری

یاس وانا رہ کا میلا سا ہے میلا دل میں
کل کے دن کی وہ نکالی ہوئی حسرت میری

گور سے حشر کے دن خاک اوٹھونگا یارب
پاؤن تک مجھکو نہ چھونے دو یہ قسمت میری

صبح کو ہو کے جدا ساتھ لگی رہتی ہے
میں کہیں ہون پس مردن کہیں تربت میری

اسکے آئینہ میں بال اوسمین تم خط شکست
ناز کرتی ہے نکالی ہوئی حسرت میری

یار تصویر تصور ہے تصور تصویر
میں ...

پاؤن پھیلا کے مچل جائے طبیعت میری
منہ بنائے ہوئے روٹھا ہوا بیٹھا ہے کوئی

دل سے میں تنگ ہون اور مجھسے طبیعت میری
دل سے نکلے گی یہیں پر تو کہاں جائیگی

کیونکر اس بھیڑ میں نکلے کوئی حسرت میری
بات اتنی ہے کہ موت آج نہیں کل آئے

دابکر بیٹھ گئی ہے مجھے تربت میری
کم ہونگے وہ اگر تو نہ گھٹے گی یہ بھی

بنکے پرچھائیں شب شب فرقت میری
چوس لیتا ہے زبان یار کی شکوہ میرا

دل ہے ٹوٹا ہوا پھوٹی ہوئی قسمت میری
دل دیا میں نے تمہیں تم نے زبان تک بھی دی

سکتہ حیرت میں ہے سکتے میں ہے حیرت میری
رنگ انکو کہا ہے نرالی ہے طبیعت میری

ہو کوئی طفل تو بہلاؤن دل ... کو
سامنے بیٹھی ہے بگڑی ہوئی قسمت میری

تنتنہ آسا قدم اوٹھا اوٹھکے یہ کہتا ہے ترا
میں بھی خوش ہون نکالے کوئی حسرت میری

آج اغیار کا ارمان بنی بیٹھی ہے
ایک دو دن کی ہے مہمان مصیبت میری

غیر کو سر پہ چڑھا ؤ یہ خدا کی قدرت
ہے جواب اونکی جفاؤن کا محبت میری

ہون وہ مضطر کہ مری خاک بنی ریگ روان
منہ ملا دیتی ہے ہونٹون سے شکایت میری

فخر ہے خواہش دشمن کو تری ملت پر
ہوشیاری وہ تمہاری ہے یہ غفلت میری

بات میں بات ہی کیوں نہ ہویدا ہوئی ...

گوہر ـ سخن گستر منشی شیخ احمد محافظ دفتر محکمہ نظامت سائرات خلف اکبر جناب منشی شیخ محمد یوسف صاحب ابن شیخ کلو صاحب مرحوم کارپرداز جناب صاحبزادہ احمد علیخانصاحب بہادر متخلص بہ رونق مغفور عمر تخمیناً ۲۸ سال ـ بزرگ انکے دہلی کے رہنے والے ہیں بعہد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ مورث اعلی ریاست ہذا دہلی سے یہاں آکر قیام پذیر ہوئے ـ انہوں نے کتب درسیہ وغیرہ علی رضا ہمشیرزادہ مولف سے پڑھکر فن شاعری کو لطف سے حاصل کیا نعتیہ غزل اکثر عاشقانہ کمتر کہتے ہیں مجبور ہوکر بباعث رفاقت منشی محمد ابراہیم خان رمز یہ مذاق اختیار مزاج میں دور اندیشی و سہولیت بدرجۂ انتہا ہے انکی یہ غزل طرح ہے

تیرے افضال ... تاج پہ سمت میری
شافع حشر کرے [illegible] شفاعت میری

تیرے اکرام سے جاگیر ہے جنت میری
جنگی میدان قیامت میں دہائی ہوگی

کیوں مرا منہ نہ تکے خلق خدا محشر میں
میرے آقا ہیں وہ اللہ رے قسمت میری

تیر ہوتا ہے اگر خنجر عصیان مجھ پر
کر مدد بہر خدا شافع امت میری

نہ بال بچاتی ہی اگر تیری رحمت میری
کچھ نہ ہستی تھی مری ہان مگر اب کیہ ہون

حشر کا دن ہے یا رب عاجز و بیکس ہون مین
ہو نزول ہی سے مدد پر تری رحمت میری

ہر جو مطلوب خداوند جہان ای گوہر
اوسکا طالب ہون مین اے سید رحمت میری

مائل - جوونت شائل حافظ حمید اللہ خانصاحب صوبہ دار رلپٹن خاص حضوری عمر تخمیناً ۲۰ سال - انہون نے ابتدا مین جناب منشی نیاز علی خانصاحب سے غزل پر اصلاح لی بعد ازان حضرت عاشق کو غزل دکھائی انکا یہ کلام ہے -

غیر سے اونکو سوا ہے مگر الفت میری
کیجئے کیجئے اللہ سے شکایت میری

ہون وہ مظلوم گواہونکی ضرورت ہی نہین
رنگ پر رنگ بدلنے لگی صورت میری

اچھی صورت نظر آتی ہے تو کیسا کیسا
کر خدا اب نہ دکھائے انہین صورت میری

آپکو غیر اوسے آپ مبارک ہین کون

دم بدم رہتی ہی لب پر جو شکایت تیری
تو وفادار سہی مین ہون وفا سے عاری
بیگناہی مری وان دیگی شہادت میری

غیر سے ملکے ملین مجھ سے وہ توبہ توبہ
گدگداتی ہی مرے دلکو طبیعت میری

جان لے تجھکو ہی رکھے گی صدا چکر مین
مہربان آپکو کیون ہوگی محبت میری

آئنہ سے بھی بکدر رہی کدورت میری

سر بسجدہ وہ مجھے دیکھ کے فرماتے ہین
رحم کی خو ہی تری ظلم کی عادت میری

ہائی جب وصل کی شب ہونے لگی آخر ہائے
مین ہی جاہون تو نہ جا کبھی غیرت میری

بے تکلف جو ہوا مین تو وہ جلکر بولے
ایسی ویسی نہین ای چرخ مصیبت میری

مائل آئینہ رخسار ہوا ہون جب سے

مشتاق - بکلام اردو مشتاق - مشتاق احمد عطار خدمتگزار حضوری خلف محمد عبدالقادر چوبدار سرکاری شاگرد حافظ عالمگیر خان کیف تلمیذ سر آمد شعرا استاد حضرت استاد لکھنوی سلمہ اللہ القوی - عمر تخمیناً ۲۵ سال انکا یہ کلام ہے -

غیر اس رنج سے کیونکر نہو حالت میری
سب پہ کھل جائیگی اک روز حقیقت میری

نام لیلیٰ نہ رہا ہے ترا چرچا گھر گھر
آئی اور آئی بھی کیسے پہ طبیعت میری

تارے گنتا ہون سحر تک تری زلفونکی قسم
جان نکلتی ہی کسی طرح نہ حسرت میری

کہ وہ اغیار سے کرتے ہین شکایت میری
مجھکو کمبخت کہین غیر کو اچھا سمجھین
دہوم مجنونکی تھی ہوگئی شہرت میری

جیتے جی دل سے یہ نکلے مجھے امید نہین
آنکھ دم بھر نہین لگتی شب فرقت میری

یون نہ دیکھا تو نہین خواب مین دیکھا جاکر
شکل آئینہ بنے گی یہی صورت میری

بوالہوس سمجھے وہ تقدیر ہی یہ قسمت میری
جا چلین باقی بیداد جفا جو بد کیش

جان کے ساتھ گیا نہ حسرت میری
یاس اسی لئے آتے ہین غم نہ کھاتے ہے

ہوشیار رہے جبکہ آ ملت میری

تصویر صاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب شہید خلف صاحبزادہ محمد سیف یار خان بہادر

دل بھی دل ان دو ابھی نام خدا کمسن ہے
اب سنے بھی تو سنے کون نصیحت میری
نامہ بر سے مرے وہ شوخ یہ ہنسکر بولا
کیا بہت شاق ہے مشتاق کو فرقت میری

ماہر۔ خوش فکر شاعر۔ غلام قادر خان خلف اصغر حافظ احمد خان ملازم سرکار ٹونک عمر تخمیناً ۲۲ سال شاگرد منشی محمد ابراہیم خان رمز

کچھ نرالی ہی یہ تاثیر محبت میری
وہ جو ہے آپکی عادت تو یہ عادت میری
دیکھکر اونکو جو ہو جاتا ہون سکتے مین
ورنہ وہ کرتے رقیبون سے شکایت میری
دل کو تھامے ہوئے تم آپ چلے آؤگے
رو برو بیٹھکے لڑتے ہین بت دیکھکے صورت میری
رخ پھرا جاتے ہین وہ دیکھکے صورت میری
ظلم ہے آپکی خو صبر ہے خصلت میری
راستی پر جو کبھی آئیگی قسمت میری
ہو نہ ہو کچھ تو ہے ماہر کہ جہان سنتے ہین

ناظر۔ موجد کلام نادر۔ سید محمد ناظر حسین خلف جناب سید برکت علی صاحب مرحوم سکندرآبادی جیلر جیل صدر دربار ٹونک۔ صاحب دو دیوان یکے عاشقانہ دوم نعتیہ۔ عمر تخمیناً ۲۵ سال۔ انہون نے کتب درسیہ وغیرہ مولف سے پڑھکر فن شاعری کے اکتساب کا شوق کیا چنانچہ بعد اکتساب نکات شاعری و استحصال علم عروض و قوافی و تحفظ نوزدہ بحور متعارفہ و ارکان و اوزان و اوتاد و اسباب وغیرہ سے بخوبی واقف ہوکر ہر ایک طرز و رنگ مین قصائد و غزل و قطعات و رباعیات وغیرہ کہے۔ ماشاءاللہ اچھی طبیعت ہے نتیجہ طبع کی یہ جودت ہے

رہے اک ڈھنگ پہ کس طرح محبت میری
تم ستم پر جو تلے بڑھ گئی ہمت میری
کیسی افتاد پڑی زور نقاہت میری
چلبلی ہوگئی در پردہ طبیعت میری
وصل کی رات تو یکجا تھی بہم شام و سحر
تو وہ نازک کہ نکلتی نہین حسرت میری
اب بھی ہو جائے صفائی تو بہت بہتر ہے
ٹھوکرین کھانے کو خود آئیگی تربت میری
ہے کوئی دشمن دین رہزن جان و ایمان
اس سے مجبور ہون لڑتی نہین قسمت میری
دیکھین سو رنگ بدلتی ہے طبیعت میری
ہے بس لیے ہوئے کسکا ہے نقاہت میری
کہ نظر مین بھی تو پھرتی نہین صورت میری
غیر سے کرتے ہو کس منہ سے شکایت میری
آج ہی ہے چمین حائل شب فرقت میری
نامرادی کے گلے پر ہو عبث چین بجبین
دلکو دہتا نہ لگا دی کہین کلفت میری
منزل عشق کٹھن ہے اد کڑی کالے کوس
میرے اللہ ترے ہاتھ ہے عزت میری
اسکے پہلو کو بچائے ہوئے ہے ناوک یاس
ظلم سہہ کے جفا جو ہوئی خصلت میری
اجنبی مجھکو نظر آتی ہے صورت میری
شوخ چشمون سے رہی گرم جو صحبت میری
آج اثبات دہن مین ہے یہ حجت میری
ہین وہ لاغر کہ بر آتے نہین دل کے ارمان
تم سے نکلے تو نکالو کوئی حسرت میری
دو قدم آپ سے گور غریبان تو چلین
ناتوانی کا یہ زور او سپہ یہ غربت میری
جنگجو ہین وہ مگر صلح کے خواہان ہوتے
دل مین کچھ تجھسے کھٹک جائے نہ حسرت میری

کثرت یاس سے مطلق نہیں جو یاے جمال
لا کہہ کی ایک گواہی ہے شہادت میری
رمز کی بات اشارونمین وہ کہہ دیتے ہین
دل جو دیدون تمہین کیا آتی ہے شامت میری
دونون جانب سے جو ہو لطف ہے اوس الفت کا
لگگئی سنگ در یار سے قسمت میری
کعبۂ دل کو اجاڑا تو صنم کچہہ نہ کیا
مین ہوا دفن تو شق ہو گئی تربت میری

کسک ٹوٹی ہوئی امید ہے ہمت میری
آپکے عشق مین وہ رنگ ہے رنگت ہی نہین
نہین جلوت ہی مین ہو جاتی ہے خلوت میری
جو نکلتا ہے منہ سے وہ ہے اقرار جمال
چاہیے آپ تو پہر دیکھیے چاہت میری
وائی قسمت کہ مسیحا ہے مرا دشمن جان
یہ نہ سمجھے کہ کہان جائیگی الفت میری
اونکے پیکانکو نہ سینے سے نکال اے جراح

خون ناحق مرا ثابت ہے مرے قاتل پر
میری آنکھون سے ذرا دیکھیے صورت میری
قہر ہو فتنہ ہو آفت ہو غضب ہو صاحب
جو نکلی ہے مرے دل سے وہ ہے حسرت میری
سجدہ شکرانہ کے کعبہ مین ہوئے مجہپر فرض
نہین منظور لب یار کو صحت میری
چاک دل کی نہ گئی بعد فنا بہی تا ثیر
وہ کبہی یہ نہ کہین لاؤ امانت میری

تو ہونا دم کا دم مرگ ہے مشکل ناظم | کثرت ضعف سے نازک ہے یہ حالت میری

یاس - بلاغت اساس - سید شرف الدین احمد خلف سید نظام الدین ابن سید محمد اسحٰق صاحب ساکن قدیم مصطفیٰ آباد عرف رامپور حال خوشباش ریاست محمد آباد عرف ٹونک شاگرد رشید مولوی حکیم سید سعید احمد صاحب اسعد عمر ۴۰ سالہ پیش ازین تحصیلدار علاقۂ ریاست ٹونک کے سات برس مدرس ہے اب چند روز سے مدرسۂ ناصریۂ اسلامیہ کے مدرس ہین طبیعت کا عجب رنگ ہے کلام کا طرفہ ڈہنگ ہے -

چارہ گر غیر کی نفرت سے ہے غیرت میری
اور کچہہ حد سے سوا بڑہ گئی ہمت میری
درد درمان ہے مرا رنج ہے راحت میری
ورنہ سو بار نکل آتی ہے صورت میری
اب نہ کچہہ وصل کی لذت ہے نہ آزار فراق
ہمنشینون سے بہی ہر وقت شکایت میری
خود ہون گم گشتہ مگر ڈہونڈ رہا ہون تجکو
ہے تری بزم سے بہتر کہین خلوت میری
ہم سمجھتے ہین نہ آئینگے دم آخر وہ

غیر ہوتی نہین حالت شب فرقت میری
سخت حیرت ہے او نہین دیکہکے حیرت میری
غم سے خوش رہتی ہے ہر وقت طبیعت میری
جان نہین خون نہین اشک نہین آہ نہین
دل ہے وہ دل نہ طبیعت وہ طبیعت میری
جان نکلی تو مرے دل نے کہا ملکر ہاتہہ
ہین وہ کچہہ ہوش کہ حیرت مین ہے حیرت میری
مین تو لے بیکسی عشق تجھے مان گیا
اپنی آنکھون سے نہ دیکھین گے یہ حالت میری

کی کسی نے جو نہ الفت مین خیانت میری
آئینہ بن گئی بگڑی ہوئی صورت میری
ہائی غیرت نے مجھے حال بدلنے نہ دیا
دل سے کسطرح نکل سکتی ہے حسرت میری
مین خفا مجہہ سے مگر صبر نہین ہو سکتا
تو چلی اور رہی جاتی ہے حسرت میری
تو ہی تو یان ہے فقط غیر کیا مین بہی نہین
کیا کہون تو نے بڑہائی ہے جو ہمت میری
یاس سو رنگ سے زمانے کو بدلتے دیکھا

اگر بدل تو یہ کیجئے طبیعت میری

آبرو۔ خاکسار ازلی بے گفتگو۔ سید محمد اصغر علی۔ بعد حمد پروردگار عالم و نعت جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم اپنا کچھ حال بطور اجمال نوک ریز قلم ضراعت رقم کرتا ہے کہ والد ماجد خاکسار عمدۃ العلما زبدۃ الفضلا قدوۃ الحکما حضرت مولانا حکیم سید محمد انور علی صاحب مرحوم و مغفور مصطفیٰ آبادی نے ۱۲۱۴ھ ہجری میں رامپور سے آکر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر شمشیر جنگ آسودہ جنت الفردوس سے ملازمت حاصل کی۔ اور اسی سال میں مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر اور حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کی ملاقات بمعرض وقوع آئی۔ چنانچہ تاریخ ملاقات اس قطعہ سے ظاہر ہے؎

چو بر خورد تا امیر و راؤ ہولکر - معاہد مہر و رزی را بہر حال + ز ہاتف خواست تاریخش خرد گفت ÷ قران ترک و ہند حل اقبال ۱۲۱۴

بعد ازاں والد ماجد مؤلف بہمرکابی حضور نواب امیر الدولہ بہادر اکثر جدال و قتال میں شریک حال رہے۔ ۱۲۲۱ھ ہجری میں حضرت نواب امیر الدولہ بہادر برفاقت مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر پرگنہ ٹونک وغیرہ پر قابض ہوئے۔ چونکہ اوسوقت تعداد فوج حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کا نمبر ۲۵۰۰۰ ہزار پر پہونچ چکا تھا یہ جایداد منبوعہ اس فوج کثیر التعداد کے لئے کافی و وافی نہو سکی آخر سپاہ نواب امیر الدولہ بہادر نے مجبور ہوکر راجپوتانہ و مالوہ و بندیلکھنڈ کے راج کو تاراج کیا۔ ۱۲۲۲ھ ہجری میں نواب وزیر الدولہ بہادر عالم ارواح سے عالم اجسام میں ظہور پذیر ہوئے بعد مرور مدت چہار سال و چہار ماہ حسب آئین اہل اسلام بموجب حکم قضا شیم حضرت نواب امیر الدولہ بہادر والد ماجد مؤلف نے نواب وزیر الدولہ بہادر کو بسم اللہ پڑہائی ازاں بعد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے والد ماجد خاکسار سے جمیع علوم دینی و دنیوی وقتاً فوقتاً حاصل کئے ۱۸۰۶ء میں مہاراجہ جگت سنگہ والی جیپور حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سے دربار و تنبیہ رئیس جودہپور کے بسبب نسبت دختر مہاراجہ جگت سنگہ منسوبہ مہاراجہ بہیم سنگہ متوفی والی جودہپور باہم ناچاقی سخت و تنازعہ شدید ہوگیا تھا مستدعی استمداد ہوا چونکہ پیش ازیں حضرت نواب امیر الدولہ بہادر و مہاراجہ مانسنگہ رئیس جودہپور میں بذریعہ رسل و رسائل اندریں باب عہد و پیمان ہو چکے تھے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے عہد شکنی کو کہ عین دل شکنی تھی ناجائز تصور کرکے والی جیپور کی فوج کا سخت قافیہ تنگ کیا۔ چنانچہ ان واقعات سے ایک جہان واقف کار ہے۔ مؤلف کو اس قدر خلاصہ سے سروکار ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جب حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے ملک راجپوتانہ و مالوہ وغیرہ کو سخت عاجز کرکے راجستان کو قابض ہونا چاہا تو منجانب برٹش گورنمنٹ ۱۸۱۷ء میں حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کو بذریعہ صلح نامہ ہر شش پرگنات مقبوضہ سابقہ یعنی ٹونک ٹیلکہنڈ۔ سرونج۔ پڑاوہ۔ چہبڑہ گوگور۔ نیماہیڑہ۔ سندہ و بارہ عطا ہوئی حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے ملک گیری کے خیالات کو

پیش ازین سر اقتدار میں سودا ہنگر سمائے ہوئے تھے سر اسر نکالڈالے اور اپنے اسی ملک خداداد پر قانع رہے سنہ ۱۲ ہجری میں جب
حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے بامراض چند در چند اس دار ناپایدار سے رحلت فرمائی حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے مسند ریاست کو
اپنے قدوم میمنت لزوم سے زینت بخشی اور نہایت بیدار مغزی سے امور ریاست کا انتظام شروع کیا اور والد ماجد مؤلف کو بخطاب
عمدۃ العلما زبدۃ الفضلا معزز و مفتخر فرمایا اور اپنا معالج خاص مقرر کر کے بہت کچھ اعزاز بخشا جتنی کہ بجز والد ماجد کے محلات زنانہ حضور میں
بنا بر علاج اندر جانے کا کسی حکیم کو حکم نہ تھا۔ بعد وفات حضرت نواب امیر الدولہ بہادر والد ماجد مؤلف نے تئیس ۲۳ سال تک اپنی کار مفوضہ کو
بآئین بہین و طرز خوشترین انجام دیا اور بجلدوی حسن خدمات شائستہ و بالحضوص معالجہ ہای گران بہا انعامات متکاثرہ تا حین حیات خود
سرکار والاتبار سے پاتے رہے اور بڑے بڑے سخت موقعوں پر ایسے ایسے علاج کئے کہ مورد تحسین و آفرین ہوئے سنہ ۱۲۶۹ ہجری میں خاکسار
عالم غیب سے عالم شہود میں آیا۔ چنانچہ قطعۂ تاریخ ولادت مؤلف یہ ہے منقول از حکیم دہم سید ؎ یافت فرزند مثل دُرِّ نجف
ہاتفے گفت از پئے تاریخ ؎ کہ بگو۔ آفتاب برج شرف ؎ ابتدائی سنہ ۱۲۷۳ ہجری میں کہ یہی سال غدر ہندی ہے خاکسار کو
جناب صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خانصاحب خلف حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مغفور کی والدہ صاحبہ نے کہ والد ماجد مؤلف کو برادر
خواندگی سے معزز فرمایا تھا باجازت والد ماجد متبنّٰی کر لیا۔ اسی سال کے آخر میں حضرت والد ماجد مؤلف نے بعارضۂ ذات الصدر
و ذات الجنب اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی۔ اوسوقت مؤلف کم سن تھا۔ سن بلوغ کو نہیں پہنچا تھا جسقدر
زر نقد والد خاکسار نے بنظر مآل اندیشی مردانے مکان میں مدفون کیا تھا کامداران ناعاقبت اندیش حق فراموش نے براہ نمک حرامی
[illegible] پامال رہا۔ ازان بعد جناب صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خانصاحب کی والدۂ ماجدہ نے اس سرای فانی سے کوچ کیا
جناب [illegible] بیگم صاحبہ اہلیہ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف نے حسب وصیت خوشدامن صاحبہ مرحومہ خود خاکسار کی تعلیم
کیواسطے ایک معلم اور ایک اتالیق مقرر کیا۔ خاکسار نے تھوڑی مدت میں درس قرآن شریف و کتب ابتدائیہ سے انفراغ حاصل
کیا [illegible] ہجری میں [illegible] ریاست رامپور کہ وطن مالوفۂ خاکسار ہے فائز ہو کر اکتساب علوم و استحصال فنون میں سعی کی اور
حضرت [illegible] سید [illegible] المخاطب بہ نادر رقم خان شاگرد رشید معجز رقم خان قندہاری سے خط تعلیق و نستعلیق
کی مشق [illegible] پہنچائی [illegible] آخر کار [illegible] استاد [illegible] نے باجتماع جمیع شاگردان عقیدت منش و خطاطان خوش روش خاکسار ہیچمقدار
کو خطاب جواہر رقم [illegible] عنایت فرمایا [illegible] کشی کے پیچوں کی مہارت حسب ترتیب و ترکیب حضرت میر امام علی صاحب
بریلوی پیدا کی جب خاکسار نے [illegible] مہارت [illegible] تنومند نامی گرامی کے پنجے پھیرے اور ایک آدہ کی انگلی کا بل

ضرب پونچپائی تو جناب استاد مسلم الثبوت غفران آب نے خاکسار ہیمقدار کو میر پنجہ شکن کے خطاب سے معزز فرمایا۔ بعد ازان خاکسار نے ترکیب ورزش و کشتی و بنوٹ ہای عجیب و غریب مین مشق بہم پونچپائی چنانچہ فی زماننا فنون متذکرہ بالا مین اکثر شاگردان خاکسار کامیاب ہوگئے بتاریخ ہشتم ماہ ذی الحجہ ۱۲۸۰ھ ہجری خاکسار نے رامپور سے تا نائرہ دار الریاست ہو کر حضرت میر نواب صاحب مرحوم سے کہ مولف کے بہنوئی ہوتے تھے علوم باقی ماندہ کی تکمیل اور ترکیبات تعویذات و عملیات کی تحصیل کی۔ بتاریخ سیزدہم ماہ محرم الحرام ۱۲۸۱ھ ہجری روز یکشنبہ دو بجے دن کے حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر رہگرای منزل ناگزیر ہوگئے اور بجائے حضرت نواب غفران آب کے حضرت یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان بہادر صولتجنگ مسند آرای ریاست خداداد ہوئے۔ اسی ایام مین خاکسار نے فن حکمت جناب مولانا حکیم عبد الحلی صاحب سے کہ والد ماجد کے شاگرد رشید تھے سیکھنا شروع کیا۔ اولاً مطب کا ڈہنگ جناب حکیم سید نثار علی صاحب مغفور امروہوی سے سیکھا بعد ازان حکیم احمد جان خانصاحب خلف حکیم مرزا جان خانصاحب مرحوم دہلوی سے مطب کیا بعد ازان خاکسار ذرہ بیمقدار نے رسالہ انتشار صغیر تصنیف کیا۔ بتاریخ بست و نہم ماہ شعبان ۱۲۸۴ھ ہجری مطابق بست و ششم ماہ اگست سنین صدر حضرت نواب یمین الدولہ بہادر بالقابہ بتجویز صاحبان انگریز راہی بلدۂ بنارس ہوئے۔ اسی ایام مین والدۂ خاکسار نے انتقال فرمایا۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ رجب المرجب ۱۲۸۵ھ ہجری مطابق بست و یکم ماہ اکتوبر ۱۸۶۸ع حضور بندگان عالی متعالی حضرت نواب امین الدولہ بہادر بالقابہ نے نواب لارڈ آف مئو صاحب گورنر جنرل بہادر و بسرائے کشور ہند سے اول ملاقات بمقام دار الخیر اجمیر فرمائی۔ اسی سال مین خاکسار کے اول شادی معرض ظہور آئی۔ ۱۲۸۵ھ ہجری مین مولف وطن مالوفہ کو گیا اثنای راہ مین چند افغانان نکبت توامان نے رفیق طریق بنکر جو روپیہ کہ نقد خاکسار کی کمر مین تہا اور وہ سامان جو سفر کی حالتین موجود تہا اوسپر براہ طمع دانت لگایا اور یکبارگی ٹوٹ کر خاکسار پر آگرے اس واقعۂ ناگاہ اور حادثۂ جانکاہ مین دست بخیر خاکسار کے ہاتہ مین کئی جگہہ ضرب آئی اور سر مین ایسی چوٹ لگی کہ بیہوشی طاری ہوگئی ایسی غیر حالت مین اون عیاروں نے غنیمت کو غنیمت سمجہا پہر خاکسار بصد دقت وطن مالوفہ مین پہنچا اور وہان سے ایک نامہ بنام ایسے سردار صاحب مروت صاحب فہم و ذکا کے لکہا کہ خاکسار سے ایک گونہ خصوصیت تہی چنانچہ اوس نامہ کی یہ نقل ہے۔ ~

صبا گو از من بآن یار جانی ۔ کہ با دستان این چنین سرگرانی
بکارست آن ارتباط و محبت ۔ چہ شد التفات و چہ شد مہربانی
نہ خلق و سلوک و نہ لطف و مروت ۔ نہ اخلاص ماند و نہ آن قدردانی
دگر با کدامی مئے ناب ہستی ۔ کہ بر طاق غم شیشہ را می نشانی
فراموشی از من چنین نیست لازم ۔ تو آنی کہ در کار کس در نمانی
نگر دست مشق سخن چونتو دیگر ۔ بر وی تو بازست باب معانی

حلاوت ز نظم تو خوش می تراود / بکلک تو ختم است شیرین زبانی
شود مردہ ور بغرقۃ العین زندہ / بکامش ازان قطرہ گر چکانی
ز بس داشتم طبع موزون ازان من / چو نیسان شعرم بایل رفشانی
ہر آنکس کہ بر جاگہ خود کردہ باشد / بآئین خوش مدتے زندگانی
نخواہم ازین بعد گان خوانِ نعمت / ہمائیم و قانع بیک استخوانی
نمی داشتم با کسے جز تو ربطے / ازان آمدم بر سر نکتہ رانی
زبیدادِ افغانیانِ ستمگر / سزد گر تخلص نمایم فغانی
مرا بست در دل کنم ترکِ دنیا / کہ باقی جہان و ہمہ ہست فانی
بنثر تو معنی چنانست پنہان / کہ در تیرگی مایۂ زندگانی
مرا نیست از شاعری ہیچ فخرے / کہ ننگ منست اینچنین نکتہ رانی
من و این نوائی سرودن چہ امکان / سزد کار من نیست باہیچ خوانی
کجا سر فرا آورد پیش و نان / نریزد بخاک آبرو یک زمانی
ولیکن مرا زو ثنا و آزمائش / کہ تا گیرم از دوستان امتحانی
چہ گویم کہ آمد چہا بر سر من / درین دور از گردش آسمانی
بطول کلام آبرو نیست حاجت / بیک نکتہ کوتاہ کن داستانی

سنہ ۱۲۹۱ ہجری مین خاکسار کو خداوند کریم نے فرزند عطا فرمایا اوسکا اسم تاریخی اظفر علی ۱۲۹۱ھ عرفاً اشرف علی نام رکھا مگر گھر والون نے سید جان کے نام سے مشہور کیا یہ اوس فرزند کے اسم تاریخی کا قطعۂ تاریخ ہے ؎

چون تولد گشت پور نیک فال / رو نمودہ راحت و سور دلی
در خیال اسم او بودم کہ طبع / بے تامل گفت گو - اظفر علی ۱۲۹۱

اسی ایام مین مفخر الامرا امتیاز الملک صاحبزادہ محمد عنایت اللہ خان بہادر صفدر جنگ نے بذریعہ جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان صاحب شرف فرمائش دو تا قطعات تاریخ ہر دو فرزندان خود خاکسار سے کی مولف نے بدیہہ اوسی وقت یہ ہر دو قطعات تاریخ کہکر صاحبزادہ صاحب موصوف کے حوالے کئے وہ ہر دو قطعہ یہ ہین - قطعۂ تاریخ ولادت صاحبزادہ محمد انعام اللہ خان سے ؎

یافت از انعام اللہ پور نیک / سرور بود الا گہر عالی مکان
آبرو چون کرد فکر سال او / تا بماند یادگار اندر جہان
ملہم غیبی براہ فخر گفت / انتخار جد - بگو تاریخ آن ۱۲۹۱ھ

قطعۂ تاریخ ولادت صاحبزادہ محمد اکرام اللہ خان سے ؎

بفضل خالق چون عنایت اللہ خان / چہ پور یافتہ شد جان با دل شاد
نو آبرو چون فکر سال تاریخش / سروش غیب بگفتا - بلند اختر باد ۱۲۹۴ھ

بتاریخ بست و ہشتم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۹۲ ہجری مطابق بست و پنجم ماہ جنوری سنہ ۱۸۷۶ء حضور بندگان عالی متعالی نے شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر ولیعہد ملکہ معظمہ سے بمقام اکبرآباد ملاقات فرمائی - اسی تاریخ اللہ تعالیٰ نے مولف کو فرزند عنایت فرمایا مگر اوسکا کم سنی مین انتقال ہوگیا - بتاریخ بست و چہارم ماہ دسمبر سنہ ۱۸۷۶ء حضور والا نے جناب ویسرائے بہادر کشور ہند سے بمقام دہلی ملاقات فرمائی - اسی ایام مین خالق لایزال نے خاکسار کو فرزند عطا فرمایا اوسکا اسم تاریخی مظاہر الدین احمد ۱۲۹۳ھ عرفاً غضنفر علی نام رکھا مگر گھر والون نے

میان جان کے نام سے مشہور کیا بتاریخ بست و یکم ماہ نومبر ۱۸۷۹ء حضور والا نے بمقام دار الخیر اجمیر نواب لارڈ لٹن صاحب
بہادر نائب السلطنت گورنر جنرل بہادر کشور ہند سے ملاقات فرمائی۔ اسی سال میں مولف نے کتاب قرابادین آبرو
تالیف کی سنہ ۱۲۹۶ ہجری میں میرے استاد مکرم و معظم حضرت میر نواب صاحب نے بامراض چند در چند انتقال فرمایا چنانچہ مولف نے
یہ قطعۂ تاریخ کہا ؎ حامی شرع و ہادی ملت ٭ قبلۂ دین و کعبۂ اعظم ٭ عالم عصر و ماحی بدعت
فاضل دہر و اکمل و اکرم ٭ بود از بود او وجود کمال ٭ رفت از رفت او کمال بدم ٭ زرد رخ آفتاب از حسرت
بار غم کرد پشت چرخ بخم ٭ ماہ را گشت از و تور غمش ٭ حلقہ ہا حلقۂ ماتم ٭ چون زنم سر از سپہر قبرش
میر نواب رفت زین عالم ــــ چونکہ عالم اسباب میں والدین و استاد سے کوئی شفیق زائد نہیں ہوتا ہے خاکسار اکثر محزون
و متألم رہتا تھا اور بسا اوقات سب سے تنہا ہو کر شعر و سخن کی طرف راغب ہوتا تھا آخر دل میں یہ خیال آیا کہ کوئی ایسی تاریخ
لکھنا چاہئے کہ یادگار رہے معًا اس خیال کے آتے ہی یہ خیال بھی آیا کہ ؎ حریفان بادہ ہا خوردند و رفتند ٭ تہی خمخانہا
کردند و رفتند۔ اسی کشمکش تردد و کشاکش تفکر میں تھا کہ عقل و دل سے یوں گویا ہوئی کہ خیال کا یہ محض خیال خام ہے
تصنیف و تالیف سے تو مصنف و مولف کا جہان میں نام ہے خاکسار نے بتائید قول دانش اوسی روز سے تاریخ ٹونک کو
بزبان فارسی لکھنا شروع کیا چنانچہ ایک ہفتہ میں چار جزو مرتب کر کے بطور نمونہ حضرت وزیر اعظم بالقابہ کے ملاحظہ میں پیش
کئے حضرت ممدوح المدح نے ملاحظہ فرما کر یہ ارشاد فرمایا کہ اس تاریخ کو نہایت عرق ریزی و سرگرمی کے ساتھ مرتب کرو انشاء اللہ
تعالیٰ اسکے صلہ میں ریاست سے تمہاری پرورش کافی عمل میں آئیگی پھر وہی چار جزو مرتب شدہ پیشگاہ حضور والا میں پیش ہوئے
حضور انور نے خوشنودی مزاج کا اظہار فرما کر مزید قدردانی و وقار افزائی یہ پروانہ جسکی نقل درج ذیل ہے خاکسار کو عطا
فرمایا ــــ سیادت مآب شرافت انتساب سید محمد اصغر علی بعافیت باشند بعد سلام مسنون واضح باد آغاز کتاب یعنی تاریخ اہل خاندان
ریاست ملاحظۂ حضور انور میں گذرا استعداد و لیاقت علمی تمہاری بظہور ترتیب کتاب مسطورہ نسبت تمہاری منظور ہوئی چاہئے کہ
با تمام تاریخ مذکور مستحق پرورش و عنایات حضوری رہو انشاء اللہ تعالیٰ پیشگاہ ما بدولت و اقبال سے پرورش کافی تمہاری
عمل میں آویگی۔ چونکہ والد تمہارے عمدۃ العلما زبدۃ الفضلا حکیم سید انور علی مرحوم عہد نواب امیر الدولہ بہادر و نواب وزیر الدولہ بہادر
مرحوم و مغفور سے ممتازین ریاست میں شمار کئے جاتے تھے بخیال پاس و لحاظ والد مرحوم تمہارے کے حضور کو پورا پورا خیال نسبت
تمہارے ہے مطلع و مطمئن رہو اور پروانہ ہذا کو سند خوشنودی مزاج تصور کر کے اپنے پاس رکھو فقط مرقوم ۲۶ شعبان سنہ ۱۲۹۷ھ

بموجب حکم حضور پرنور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ - بقلم حافظ محمد ممتاز الدین - سنہ ۱۲۹۸ ہجری مین مولف سخت بیمار ہوا
کہ جینا دشوار ہوا جب حاضری حضور سے مقصر رہا تب یہ قصیدہ بحالت بیماری لکھکر حضور مین بھجوایا ہے

دلستان وزدیدہ سوئی من نظر می افگند
شمع گردش سے شود پروانہ پر می افگند

گر کنم با یار شرح سوزناک دل رقم
پاروانش میسازد و در رہگذر می افگند

تا لباس تازہ دیوانہ را بخشد بہار
گر طپیدن در بیابان شور و شر می افگند

من کجا و سیر جوش گل کجا ای عندلیب
ہر زمان در ورطۂ خون جگر می افگند

تہمت سودا طبیب بیمروت بستہ است
زور رقم در ورطہ چندین خطر می افگند

این قدر غافل ز فریاد دل سوزان مباش
سنگ بر مینائی ارباب ہنر می افگند

کاشکے بر آستان او دہد جایم مدام
آنکہ بر ذرات از رحمت نظر می افگند

روی دل افروز تو چشمے کہ بیند صبح و شام
آبروی خویش با صد کر و فر می افگند

ہمت تو در جہان ہمچون نگین بنشاند نقش
بیخ و بنیاد ستمگر زود تر می افگند

گر مقابل با سگ کوئی تو گردد رستمے

مژدہ باد ای دل کہ خوش طرح دگر می افگند
یشود چین زخش قربان بہر یک نگاہ او

تا دمادم آتش بجان نامہ بر می افگند
گر بزور پنجۂ تازہ آن کمان ابرو بجاست

کہنہ پیراہن بہر خاری ز بر می افگند
کرد کام کوہکن گر تلخ شیرین کردہ است

نخل من پیش از بہاران برگ و بر می افگند
مینماید طرۂ آشفتۂ لیلی خیال

کار زخم جان من بر نیشتر می افگند
یا جرای نوح از خود باش و از کشتی خویش

آتشے در ہر دو عالم یک شرر می افگند
بر سلوک او مباش ایمن کہ چرخ سفلہ خو

آسمان گر این چنینم در بدر می افگند
ای مہ گردون رفعت تیر چرخ کرم

کے نظر بر جانب شمس و قمر می افگند
در جہان گردید تا دست نوالت سربلند

سر بپائی جود تو ہر نامور می افگند
گر بر آید خشمگین روباہ تو از بیشہ شیر

از نہیب او ز کف تیغ و سپر می افگند

حسن گرم او برافروزد اگر محفل شبے
جعد مشکین را چو آن مہ بر کمر می افگند

می دہد جانان جواب نامۂ من این چنین
بر نشان تیرے باندازِ دگر می افگند

یارب این نخچیر پیکان خوردۂ از تیر کیست
زہر در پیمانہ اش جای شکر می افگند

آرزوی بوسۂ لبہای رنگینش مرا
قیس کے بوجہ بر سنبل نظر می افگند

دوستان گوئید بسم اللہ مجر بیا کہ عشق
طرح طوفان بر جہانم چشم تر می افگند

ناتوان بر آسمان عیب جو افتادہ است
ہر کرا بر پا کند زود ش بسر می افگند

والی ٹونک آفتاب آسمان برتری
بر در ت خورشید خود را ہر سحر می افگند

ہر زبے حساب توقیر بر خاک درت
کیمیا گر نسخہ ہاے سیم و زر می افگند

آورد طبع تو ہر گہ جانب انصاف میل
بر زمین خون دل ہر شیر نر می افگند

گر شود سنجیدہ علم تو بمیزان دو کون

کوہ گر پا سنگ گردد از کمر می افگند
نیست از پا یم طاقت کہ برخیزم ز جا
طائر دل از طپیدن بال و پر می افگند
در دبستان رانجنش یادکردن ہمت است

آبرو امکان تو حیفش ندار واند کہ
آرے بر بستر مرا این درد سر می افگند
یاد بیت میرزا صائب مرا آمد کہ او
ورنہ ہر نخلے بپائی خود ثمر می افگند
در دعای من خدا رنگ اثر می افگند

زین سبب طرح کلام مختصر می افگند
زان سبب ہم منتظر آستان بوسی تو
از سحاب کلک گوہر زا گہر می افگند
پایہ کرسی تو با دا بر فعت آسمان

سنہ ۱۸۸۷ع مین حسب تجویز صاحبان انگریز کونسل کا محکمہ دار الریاست مین قائم ہوا اسی سال کے آخر مین خاکسار کو سرکار والا سے خرائط نگاری و وقائع نگاری کے عہدے مرحمت ہوئے۔ سنہ ۱۸۸۸ع کے شروع مین ہر دو فرزندان خاکسار نے جنکو۔ سید جان ۔ میان جان کہتے تھے اس جہان فانی سے بلک جاودانی انتقال کیا مولف کو ہجوم رنج والم نے پائمال کیا۔ ایک مدت خاکسار قید علائق سے آزاد رہا۔ ایک زمانہ شعر و سخن سے نا آشنا رہا۔ اسی اثنا مین خبر وحشت اثر انتقال وارتحال ندیر الدولہ مدبر الملک منشی سید مظفر علیخان بہادر بہادر جنگ اسیر لکھنوی گوش زد ہوئی مولف نے یہ ترکیب بند تعزیت مین لکھکر لکھنو روانہ کیا۔ ترکیب بند

دلم از فکر شعر محزون شد
بر زمین آسمان نظم افتاد
گشت مسدود راہ وحی امروز
رانہ جنازہ لیلی معنی
چشم از گریہ کرد طوفانے
سنگ بر شیشہ سخن افتاد
مرد در لکھنو مدبر ملک

سہو چندین ہزار مضمون شد
مرگش اندوہ طبع موزون شد
مصطفائی سخن بگردون شد
گلبن خامہ بید مجنون شد
کاسمانش حباب جیحون شد
بادہ کم شد خمار افزون شد
لونک در دیدہ ام گر گون شد

مہر افتاد بر دہان دوات
نقش شیرین دگر کہ بنشاند
دود دل خامہ بر زبان دارد
گریہ کن کہ چشم غم ناکان
نظم من خونچکان ز مردن او ست

خامہ در ماتم سخن گرید
تیشہ در مرگ کوہکن گرید
شمع سان نادر انجمن گرید
پیشتر بر گریستن گرید
بشنود ہر کہ شعر من گرید

خاک از ماتمش بسر دارم
پای در گل ز چشم تر دارم

گل بدامن ز چشم تر گیرید
از دل خونفشان جگر گیرید

بلبل امروز در چمن گرید
خاک بر سر نسیم افشاند

گل کند چاک پیرہن گرید
سنبل و سوسن و سمن گرید

غم گلشن چو بار بکشاید
خار شیون ز دیدہ بلبل
چشم تر بر رخم ز گریہ دری
بہ تمنائی کس محال بود

غنچہ از کف نگار بکشاید
رگ ابر بہار بکشاید
از جدائی یار بکشاید
سر خم روزگار بکشاید

دهن خنده را فرو بندد — لب هر سوگوار بگشاید
عقده از طرهٔ عروس سخن — کیست تا شانه وا بگشاید
گویی سنبل که تا بماتم گل — طره تا بدار بگشاید

چون شگفتم بهار آخر شد — عمر در انتظار آخر شد

کارم آخر بگریه بار گذاشت — گوهر اشک در کنار گذاشت
رو چو طوطی بآئنه چه کنم — او مکدر بروزگار گذاشت
مرغ روحش سبک پرید از تن — داشت بر خود جسم بار گذاشت
روز حشر ست وعدهٔ دیدار — دوستان را در انتظار گذاشت
از پی امتحان نکته وران — نظم تر شعر آبدار گذاشت
سخن خوب و معنی روشن — در همه خلق یادگار گذاشت
بیخزان گلشن روائی او — داغ خجلت بنوبهار گذشت

بلبل باغ نغمه زائی مرد — مرد چون او سخن سرای مرد

خسرو نظم مرد و افریاد — تاج معنی ز فرق شعر افتاد
گشت بے او خراب ملک سخن — این قلمرو که میکند آباد
ماند بیوه عروس اندیشه — هیچ او کے بهمرسد داماد
مرغ معنی کرا بدست آید — رفت بگسسته دام اصیاد
بر نفس اعتبار نتوان کرد — که بنایش نهاده اند بباد
گر بماند هزار سال آخر — خانهٔ زندگیست بے بنیاد
طائر روح چون طپید شکند — قفسش گرچه باشد از فولاد

جرس کاروان یارانم — ناله پرداز دستندارانم

ماتمش باعث خروش شده — آفت دل بلای هوش شده
آفتاب سخن غروب نمود — صبح معنی سیاه پوش شده
نوحه پروانگان بلند کنید — شمع بزم بیان خموش شده
سبک از بستر آنکه بر می خاست — خوابش امروز بار دوش شده
چون گهر داد آبرو بجهان — هر که از وی سخن نیوش شده
ساغر مغفرت باو دادند — رفت در خلد و باده نوش شده
زهر قاتل اجل بکامش ریخت — غافل از کار نا و نوش شده

از خمارم خبر نمیدارد — صندل درد سر نمیدارد

امشب آشفتگی دل دگر ست — تیره از طرهٔ الم سحر ست
در جگر ریزه ریزه الماس ست — هر قطره پاره پارهٔ جگر ست
شعله در کاغذ افگند ز صریر — خامه در ماتمش که نوحه گر ست
سوی معنی نمی کشاید بال — عندلیب سخن شکسته پر ست
می کند خامه همچو نے فریاد — خالی این انجمن ز نکته ور ست
نالهٔ خستگان نمی شنود — گوش چرخ ستیزه کار گر ست
آسمان از همیشه دارد رشک — در پئے دفع صاحب هنر ست

خامشی و من و دل تنگے — نیست بر لب ز گفتگو رنگے

لب چو پری سوی باده رو چه کنم — شیشه و ساغر و سبو چه کنم

چاک دامن اگر بود دوزم
دل صد چاک از تو چہ کنم

طوطی از آئینہ شود گویا
بے خرش سیل گفتگو چہ کنم

گر میسر شود مرا وصلش
در جہان دیگر آرزو چہ کنم

دشمن ست آسمان با اہل زمین
شکوہ از چرخ جنگجو چہ کنم

قصۂ غم چو زلف بس طول ست
شرح تسطیر مو بمو چہ کنم

نامہ در سینہ ام شکست سنان
لب ز نبندم من آبرو چہ کنم

غنچہ سان لب ز گفتگو بستم
دہن خونچکان فرو بستم

گفتگو من بمدعا کردم
حق اوستادیش ادا کردم

بر مزارش بہ لکھنؤ شدم
بسکہ در لکھنؤ گریہ ہا کردم

صرف در خدمتش نشد عمرم
در جہان من ہمین خطا کردم

بر نیامد ز دست من کارے
من چنین زندگی چرا کردم

کار زخم مرا مرہم نیست
بنمک من کہ اکتفا کردم

غم او بحر بے کنارے بود
من در و مدحتے ثنا کردم

ہرچہ آموختم سخن از دے
ہرچہ آئینہ ... دعا کردم

آبرو مختصر سخن بہتر
... دل بہ ... دعا کردم

نالہ در خواب طپیدہ می آید
بر اجابت دویدہ می آمد

تا سخن ہست تا کہ پائش باد
بر زبان قلم ثنائش باد

ملک معنی ہست تا کہ آبادان
تاج اشعار شعر ہائش باد

تا ابد در صریر خامۂ من
فیض از کلک نغمہ زائش باد

بود او بادشاہ ملک سخن
علم خامہ پیشوائش باد

رشحۂ کلک اوست آب حیات
باعث شہرت بقائش باد

روشنائی ز شمع خامۂ او
محفل افروز مدعائش باد

از خدا مغفرت طلب دارم
گلزمین بہشت جائش باد

مرکبا از سطح سخن راندم
آستین بر دو عالم افشاندم

سنہ ۱۳۰۵ ہجری میں خاکسار نے یہ قصیدہ بمدح حضور انور دام اقبالہ حضرت ابراہیم ذوق کے قصیدہ پر لکھکر پیشگاہ حضور پر انوار میں پیش کیا۔

فروغ صبح جبتک مطلع خورشید پر نور ہو
سواد شام جبتک صورت زلف معنبر ہو
قران مشتری و ماہ جبتک سعد اکبر ہو
درخشان نجم دولت تا بہ زنگ مہر انور ہو

کف نواب ابراہیم خان گنجینۂ زر ہو
ضیا بار حشمت آفتاب ذرہ پرور ہو

ریاض دہر تا جلوہ گہ صناع اکبر ہو
دماغ اہل عالم بوی گل سے تا معطر ہو
نہال آرزو جبتک جہان میں بار آور ہو
قد خوبان دلجو تا کہ محسود صنوبر ہو

ترا باغ جوانی ابر جوشش عیش سے تر ہو
انگونہ بہار سبزۂ رخسار انور ہو

دہن میں تا زبان ہے اور زبانیں تا ہے لسانی
کرے مخلوق تا قیامت کہ خالق کی ثنا خوانی
فلک پر تا ہیں اختر اور اختر میں حسن المعانی
ہر کون میں ہیں جبتک باقی نشان دانی

ترے جلوے سے مہر عطا عالم منور ہو
حشم کو اوج ہو اوج پہ طالع کا اختر ہو

ہمیشہ تا کہ گل ہو اور گل رنگ سے ہو اظہر
اور ابر اشک سے شبنم بنے اور تاک گوہر
گلو پر پیالہ و شیشہ ہو جب تک بلبل مضطر
جہاں میں حسن اور الفت کا چرچا ہو گھر گھر
ہو خوان لذت زر و دو کا ترے دل تازہ و تر ہو
نہال تا ترا ہمیشہ سدا سرسبز مشجر ہو

رہے جب تک جبین آسمان تاروں سے پرافشان
رہے جب تک ضیائے مہر کا تا ذرہ بے جان
رہیں افلاک کے تا ہفت اختر تابع فرمان
عروس گل بنا باد بہاری کر کے ہو قربان
تری بزم بنا شمع طرب سے نور گستر ہو
ترنم قلقل شیشہ ہو اور پروانہ ساغر ہو

ہے گیسوئے سنبل گلستان میں تا کہ جوبن پر
پڑے جب تک کہ چشم نرگس بیمار گلشن پر
لگائے تازیانہ برق تا بادل کے توسن پر
کمان چرخ پہ ہو قوس تیر تا کہ دشمن پر
تری خود و دولت فوج عشرت پر مظفر ہو
ترا بدخواہ ابتر ہو ترا ہمسر نگون سر ہو

رہے آمرزش ایزد کا جب تک موج زن دریا
ہر مخلوق پر تا رحمت خالق کا ہو سایا
رہے تا لحن داؤدی کا شہرہ سامعہ پیرا
خلیل اللہ کی مہمان نوازی کا رہے تا چرچا
ترا خوان ضیافت خوان گردون سے بھی برتر ہو
ترا جشن مبارک جشن جمشیدی سے بہتر ہو

رخ خوبان پہ تل جب تک مثال سنگ اسود ہے
دل عشاق تا پابند گیسوئے مجعد ہے
بپا تا عالم ہستی میں ذو القرنین کی سد ہے
عرب میں شہرہ تا برش تیغ مہند ہے
تری تیغ دو دم شمشیر دکن کے حق میں قہر داور ہو
جو ہو سینہ سپر اسکا مثا و غدہ برابر ہو

رہے دو دستی مہر و مہ کی تا فلک مشغول گردش میں
دکھائے اوج کے ستارہ گشارندہ کو تا جوبن
رہیں مست باد بہاری تا رہے گلشن
گھر زہرہ کی بزم سے تا ہو جا بجا خرمن
تری تیغ نظر میں آبرو بخشی کا جوہر ہو
تری شمشیر ہمت سے سدا املاک بخا سر ہو

سرکار والا نے یہ قصیدہ سماعت فرما کر بوفور قدر دانی و قدر افزائی خوشنودی مزاج کا اظہار نسبت خاکسار فرمایا خاکسار نے جو عنایت حضوری ابذول بحال خود تصور کی تو ایک عرضداشت باستدعائی عطائی خطاب و اظہار استحقاق و کارگزاری خود حضور والا میں پیش کی پیشگاہ حضور انور سے جو بہ مثبتۂ ناصیۂ عرضداشت مرقوم الصدر حکم نافذ ہوا اوسکی نقل بجنسہ درج ذیل ہے ۔

نقل حکم حضور انور دام اقبالہ مثبتۂ ناصیۂ عرضداشت سید محمد اصغر علی آبرو معروضہ ۳ ر رجب سنہ ۱۳۰۵ ہجری مطابق ۱۷ ر مارچ سنہ ۱۸۸۸ء باستدعائی عطائی خطاب بعد مدح سرکاری کہ میرے والد کو بھی حضور کے جد امجد حضور نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ نے بخطاب عمدۃ العلماء زبدۃ الفضلاء حکیم سید انور علی اوستاد و معالج خاص معزز فرمایا تھا چونکہ فدوی بھی ہمیشہ سے حضور کا نمک خوار رہا ہے اور اپنی نیک چلنی کو انتہا پر پہونچا دیا ہے اور میری کارگزاری سے حضور خوش بھی ہیں امیدوار ہوں کہ بنظر عزت افزائی پیشگاہ حضور سے مناسب الفاظ میں خطاب سے اعزاز بخشا جاوے بادیگر مراتب ۔

حکم ہوا کہ

چونکہ تمہارے والد عمدۃ العلماء زبدۃ الفضلاء حکیم سید انور علی بعہد حضور جنت آرامگاہ عمائدین میں سے تھے اور تم بھی ایک عرصہ سے وابستگان و نمک خواران ریاست سے ہو حضور تمہاری کارگزاری سے خوش ہیں نصیبہ پیش کردہ تمہارا حضور نے سماعت فرمایا طبیعت مابدولت واقبال خوشنود ہوئی لہذا الصلہ مع مرات پیشگاہ حضور سے بخشش قدردانی خطاب (فخر الشعراء استاد الممالک) سے تمکو معزز فرمایا گیا لازمہ نمک حلالی و خیر خواہی یہ ہے کہ عزت افزائی و قدر دانی مابدولت سے ہر آئینہ مطلع ہو کر مدام مشغول بدعا گوئی ازدیاد دولت و اقبال رہو فقط اصل عرضی دفتر میں رہے اور نقل حکم عارض کو دیجاوے فقط ۔ رجب سنہ ہجری مطابق مارچ سنہ عیسوی ۔ سنہ ہجری میں حضرت وزیر اعظم بالقابہ نے خاکسار کو دفتر دارالانشاء سے محکمہ عالیہ کونسل میں متعین فرمایا دو روز تک خاکسار نے کام مفوضہ خود کو محکمہ موصوفہ میں انجام دیا تیسرے روز حضور والا نے خاکسار کو طلب فرما کر ارشاد فرمایا کہ تمکو مابدولت واقبال نے دفتر خاص دارالانشاء میں بوجہ حسن کارگزاری و امانت داری مامور فرمایا ہے بدستور اپنے کار مفوضہ کو انجام دیتے رہو ۔ حسب الحکم حضور پرنور دام اقبالہ خاکسار ذرہ بے مقدار خدمت سرکاری کو بدستور سابق انجام دیتا رہا بعد چندے حسب الارشاد قوانین نیاد تین جلدین قانون کی بصیغہ ہای مختلف مرتب فرمائیں ۔ بعد ازان ترجمہ توزک بابری و امین اللغات مصنفہ حضوری کو لکھا ما آخر سنہ مذکور الصدر میں حسب الحکم حضوری خاکسار نے یک جلد میلاد شریف کہ بقدر دس جز کے ہے اور ہر ماہ میں اسکی مجلس ہوتی ہے لکھی ۔ ابتدای سنہ ہجری میں باصرار و استبداد بعض محبان صادق الوداد و دوستان واثق الاتحاد خصوصاً جناب سید محمد سعید صاحب اہلکار ریاست دوسری شادی خاکسار کی خانصاحب نیاز محمد خان نبیرہ خانصاحب عبداللہ خان قدیمی کی دختر سے کہ جناب صاحبزادہ محمد شیر علیخان صاحب بہادر شمشیر کے حقیقی نانا ہوتے ہیں بمعرض ظہور آئی چنانچہ اس تقریب میں جناب صاحبزادہ احمد سعید خانصاحب بہادر عاشق نے یہ سہرا اور مبارکباد اور رنگ اور تاریخ شادی لکھکر لائے اور شریک جلسہ شادی ہوئے ۔ سہرا ۔

ہو مبارک تجھے ترا سہرا
رخ نوشہ سے اب اوٹھا سہرا
ترا سہرا ہے باوفا سہرا

سر نوشاہ پر بندھا سہرا
پہلا سہرا بندھا تھا اچھی گھڑی
رہے آپس میں الفت و اخلاص
یہ خدا سے دعا ہے عاشق کی

جامہ زیبی سے کیا کھلا سہرا
کہ بندھا آج دوسرا سہرا
کرتا جھک جھک کے ہے دعا سہرا
کہ مہکتا رہے سدا سہرا

سب یہ کہتے ہیں سید اصغر علی
کھڑے ہیں یہ سب تماشائی
آیا تجھ سے ایک مدت میں
مبارکباد

نیا نیا یہ دوسرا مبارک ہو
تم ہی استاد سید اصغر علی

اک نیا دلربا مبارک ہو
سچ تو یہ ہے کہ کیا مبارک ہو

ہمنشین کہہ رہی ہیں دلہن سے
تم نے دلہن کی کھولدی قسمت

تجھے یہ مہ لقا مبارک ہو
جب یہ سب نے کہا مبارک ہو

اے دلشاد ہون عدو پامال — تیری عاشق دعا مبارک ہو

دیکھئے رنگ کا کچھ عجیب رنگ ہے

الٰہی آج کیا یہ چھا گیا رنگ — ہے شاید شادی اوستاد کا رنگ
لب شوق مین بھی اب نہین ہے — تری شادی مین کچھہ اتنا اڑا رنگ
کوئی افشان گلابی ہے کوئی یہان — جسے دیکھو تو دیکھو گے نیا رنگ
مذاقا کہتے ہین نوشہ سے ہمدم — کرو خوشیان کہ یہ ہے دوسرا رنگ
کرو تسلیم عاشق تم سے اُستاد — یہ کہتے ہین کہ اچھا تو کہا رنگ

قطعۂ تاریخ

بنے دولہا جو سید اصغر علی — دہوم شادی کی ہوگئی گھر گھر
مین کہاک خوشی جشن دل نہ تھا — مجھہ مین کچھہ بھی نہ تھا کوئی جوہر
جیسی کچھہ ہو سکے ابھی کہہ دے — یہ بری ہو اگر تو مین ہون بشر
لکھہ کے لایا کہ خوش ہون پڑھکر — کوئی سہرا کوئی مبارکباد
اسمین بھی ناتمام تھا احقر — آخرالامر شکر سال ہوئی
سال شادی بتاتا ہے یکسر — شعر آخر کا مصرع ثانی
سن کوئی پوچھے تو ابھی کہدو — اہل اخلاص شادی دیگر

اسی سال مین حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ نے اپنے والد بزرگوار حضرت یمین الدولہ بہادر بالقابہ سے بمقام ٹونک ملاقات فرمائی۔ اسی سال کے آخر مین خانصاحب نیاز محمد خان کی دختر سے اللہ تعالی نے خاکسار کو فرزند نرینہ عطا فرمایا۔ سنہ ۱۳۰۲ ہجری کے آغاز مین حسب الحکم حضور نوابصاحب بہادر دام اقبالہ خاکسار نے علاوہ اپنے فرض منصبی کے ہر ایک کار مرجوعہ سرکاری کو باحسن وجوہ انجام دیا۔ خاکسار بر وفق پروانۂ فیض کاشانہ حضور پرنور مورخہ ہفتدہم ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۲ ہجری مطابق یکم ماہ جون سنہ ۱۸۸۵ع جو پیشگاہ بندگانعالی متعالی سے خاکسار کو عطا ہوا تھا چنانچہ اوسکی نقل بجنسہ دیباچہ تاریخ ہذا مین درج ہے کاربند ہوکر مورد تفضلات حضوری ہوا یعنی حضور پرنور دام اقبالہ نے کارروائی احقر العباد اصغر الافراد سے خوش ہوکر خاص اپنے نج کے کام سے اعزاز بخشا۔ بماہ اکتوبر سنہ ۱۸۹۰ع حضور والا نے نواب ویسرائے کشور ہند سے بدار الخیر اجمیر ملاقات فرمائی۔ اسی سال کے آخر مین مولف تاریخ نے حسب الحکم حضور فیض گنجور دام دولتہ کتاب میلاد شریف حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو جسے حضور والا نے بنفس نفیس بہت کچھہ شرح و بسط کے ساتھہ تصنیف فرمایا ہے از ابتدا تا انتہا لکھی یہ کتاب کثیر الحجم ساٹھہ جز سے کچھہ زائد تر ہے اور اسکی سات جلدین ہین ہر روز متواتر بوقت شب ایک جلد پڑہی جاتی ہے اس کتاب میلاد شریف کی کیا تعریف کیجائے کہ قلم اسکے اوصاف سے عاجز اور زبان اسکے بیان سے قاصر ہے

تمامہ انگشت بدندان کہ اسے کیا لکھئے ٭ ناطقہ سر بگریبان کہ اسے کیا کہئے ٭ واضح ہو کہ حضور پرنور دام اقبالہ نے
چند سال سے ہر ماہ ربیع الاول میں اس محفل عظیم مجلس تعظیم میلاد شریف کا التزام لازمی طور سے مقرر فرمایا ہے۔ ناظرین کو غور پر
یہ خیال ہوگا کہ ہر جگہ عموماً اس محفل کی بیٹھک ایک ہی وقت اور ایک ہی جلسہ پر محدود ہوا کرتی ہے نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ یہ محفل بارہ
متواتر بیاسات روز تک بوقت شب حسن انعقاد پاتی ہے اس میں روایات عجیب و حکایات غریب معتبر و مستند طور پر علمائے کرام کے
مشورہ سے جمع کی گئی ہیں اور بدلائل قاطعہ و براہین ساطعہ ثبوت ہر ایک روایت کا دیا گیا ہے حق تو یہ ہے کہ علم سیر میں یہ
کتاب لاجواب ہے اور غزلیات حمد و نعت موقع بموقع حضور والا ہی کی تصنیف سے چسپاں کی گئی ہیں جب مؤلف تاریخ نے
بروفق حکم حضوری کتاب میلاد شریف کو تمام و کمال لکھکر حضور میں پیش کی بیشگاہ حضور والا سے بنظر عنایت و مزید قدردانی
خلعت ہفت پارچہ و سہ صد روپیہ نقد مرحمت ہوا چنانچہ ابراہیم خان رفعت خلف منشی محمد خان مطوطہ اکٹر داروغہ سائر امیر گنج نے عطائی
خلعت خاکسار کی یہ تاریخ کہی ہے ٭ جو خلعت دیا اپنے نواب نے ٭ فزون کرنے کو عزت آبرو ٭ کہا ہاتف غیب نے رفعت سے
پئے سال کہہ۔ خلعت آبرو۔ ۱۳۰۹ھ آجتک مولف خاص حضور پرنور دام اقبالہ کے نج کے کام پر مامور ہے۔ ۱۳۱۱ھ ہجری میں خاکسار نے
چند رسالے جدا جدا علوم و فنون میں تالیف و تصنیف کئے اونکے نام علاوہ مثلث ادراک۔ و باغ افکار کے یہ ہیں۔ بحر الفیوض
تشریح المصادر۔ تصریح القواعد۔ واحد نامہ۔ گنجینۂ نصیحت۔ کارآمد طلبا۔ منتخب التواریخ ۱۲۹۶ھ۔ گلزار آبرو ۱۳۰۵ھ۔ جوہر آبرو۔ گوہر آبرو۔
قرابادین آبرو۔ دستور المطلب۔ خلاصۃ الاخبار فی ذکر الاخیار۔ علاج ہندی۔ انکے سوا اور چھوٹے چھوٹے چند رسالے ہیں۔ اسی
سال میں بتاریخ ہجدہم ماہ ذی الحجہ افسوس صد افسوس میرا وہ فرزند دلبند کہ خانصاحب موصوف کی دختر کے شکم سے تولد
ہوا تھا اور جس سے میرے دل کو سرور میری آنکھوں کو نور میرے جسم کو طاقت میری جان کو قوت حاصل تھی رہگرائے منزل ناگزیر ہوا۔
رہ جشن عشرت فرط غم سے بدل گیا ٭ درین حدیقہ بہار و خزان ہم آغوش است ٭ زمانہ جام بدست و جنازہ بردوش است
زان پس بعد اخراج حافظ محمد یوسف میر منشی ریاست حسب الحکم بندگان عالی متعالی چند سے مولف نے کار میر منشی گری
کو بانجام پونچایا۔ بتاریخ سوم ماہ جمادی الثانی ۱۳۱۲ھ ہجری بخانۂ کمترین فراغت گزین دختر فرخندہ اثر تولد ہوئی اوسکا نام
سعیدہ خاتون رکھا۔ بتاریخ شانزدہم ماہ صفر المظفر ۱۳۱۳ھ ہجری مطابق نہم ماہ اگست ۱۸۹۵ء حضرت یمین الدولہ وزیر الملک
نواب محمد علیخان بہادر صولتجنگ نے بمقام بنارس انتقال فرمایا۔ اسی ماہ و سال میں خاکسار نے تاریخ ٹونک کو کہ پہلے زبان
فارسی میں لکھی تھی حسب استدعائے بعض احبائے صادق الوداد بزبان اردو کہ فی زمانہ نارائج ہے اور زبان فارسی نافہمون کے

دائرۂ درایت سے خارج ہے عبارت سلیس عام فہم مین لکھا۔ اسی سال مین بتاریخ نہم ماہ ربیع الاول بخانۂ خاکسار سراپا انکسار دختر نیک اختر تولد ہوئی اوسکا نام زبیدہ خاتون رکھا۔ اسی ایام مین بتقریب محفل میلاد شریف حضور سرور کائنات علیہ افضل التحیات خاکسار کو خلعت فاخرہ و زر نقد سرکار والا سے مرحمت ہوا اور یہ عطای خلعت کا شیوہ بطور علی الدوام مقرر کیا گیا اللہ تعالی اس رئیس دریادل کیوان منزل آبرو بخش فلک رخش کو تا صد وسی سال سلامت باکرامت رکھے۔ مصرع۔ این دعا از من واز ہمہ جہان آمین باد۔ بتاریخ دوازدہم ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۱۴ ہجری مطابق بست و چہارم ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۶ع حسب ارشاد فیض بنیاد بندگان والاشان بزم مشاعرہ جوبکان جناب صاحبزادہ محمد شیر علیخان صاحب بہادر منعقد ہوئی تہی اون شعرای نامی گرامی کا کلام مطروحہ بیش ازین خاکسار ترتیب وار درج تذکرہ کر کے اندراج کلام خود مین بمصداق شعر ہذا ؎ حریفان بادہا خوردند و رفتند ؛ تہی خمخانہا کردند و رفتند۔ مقصر تہا مگر حسب ارشاد جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف بانی مشاعرہ اپنا کلام خرافات انضمام سب سے آخر مین درج تذکرہ کرتا ہے۔

نوٹ

یونتو سوانح عمری کے لئے ایک عمر نوح درکار ہے علاوہ ازین طوالت کلام باعث سمع خراشی صغار و کبار ہے بنا علیہ غزل مطروحہ درج ذیل ہے۔ طفیل طبع روان کشت زار مضامین مین آبیاری ترکیبات کی ریل پیل ہے۔ تصویر کی یہ صورت ہے۔ یہ صورت طبیعت ہے۔

رائگان جائے یہ ممکن نہین محنت میری
بلبے تقدیر مری واہ رے قسمت میری
صورت آئنہ تکتے ہین وہ صورت میری
قصہ دلچسپ ہے پہر او سپہ فصاحت میری
دل مین اون کے بسی گہر کر گئی الفت میری
غیر حالت ہو جو دیکہے کوئی حالت میری
کیا کہون کیا ہے ترے ہجر مین حالت میری
رنگ لائی ہے یہ شوخی طبیعت میری

ای جفا دوست محبت ہے محبت میری
کر گئی دل مین جگہہ ہو نہو الفت میری
اپنے مطلب کی ہے ہشیار یہ حیرت میری
آپ آئینہ مین دیکہین جو وہ صورت میری
نقش پتہر کا ہے صاف محبت میری
صاف کلفت کا نمونہ ہوئی الفت میری
نالہ آفت ہے تو فریاد قیامت میری
شاق ہے خاطر دشمن پہ رفاقت میری

پوچہتے اپنی زبان سے ہین وہ حالت میری
رک گئے غیر سے سنکر وہ شکایت میری
گوش دل سے نہ سنین کیون وہ حکایت میری
کہول دے حسن کی قلعی ابہی حیرت میری
یہ بہیانک ہے ترے ہجر مین صورت میری
صاف محنت کی ہے شکل محبت میری
شکل گل ہنستے ہین وہ دیکہہ کے صورت میری
کچہہ نہین یونتو بقول اونکے حقیقت میری

تو دو رنج و الم بسکہ ہے تربت میری
گرد دامانِ مصیبت ہے کدورت میری

جو ترے دل مین رہے وہ ہے کدورت میری
آئے آندہی کی طرح وہ ہے طبیعت میری

جو زمانے مین ہے افواہ وہ ہے حسن ترا
جس سے نیند آئے اونہین وہ ہے حکایت میری

جو نہ آئے تری خاطر مین وہ ہے میرا خیال
کان تک تیرے نہ پونہچے وہ ہے حالت میری

جو نہ نکلے مرے منہ سے وہ ہے میرا مطلب
دل جو الفت مین بڑہائے وہ ہے جرأت میری

اوج پر جو رہے ہر دم وہ ہے تیری تقدیر
جسپہ پژمردگی چہائے وہ ہے صورت میری

میری عادت کو پسند آگئی اونکی عادت
ایک وہ تم ہو کہ کرتے ہو شکایت میری

پانی بن بنکے برس جاتی ہے حسرت میری
آگئی دس بت کہ بن پہ طبیعت میری

جو مرے دل سے نہ نکلے وہ ہے حسرت میری
جس سے خفت ہو مجہے وہ ہے تری شرم و حیا

جو ہے افسانۂ الفت وہ ہے شہرت میری
جو مٹائے نہ مٹے وہ ہے مرا حرف وفا

جو نہ جائے مرے دل سے وہ ہے کلفت میری
جو بڑہائے نہ بڑہے وہ ہے ترا وصف دہن

لب تک آئے نہ ترے وہ ہے حکایت میری
ٹہنڈا دل غیر کا ہو وہ ہے شرارت تیری

جسکو پستی ہو میسر وہ ہے قسمت میری
صاد آنکہون سے کرے تو وہ مین میرے فقرے

آگئی حسن طبیعت پہ طبیعت میری
کر دیا عشق نے دونونکو جہا نمین رسوا

حسرت دیدار نکر کہ ہے طبیعت میری
آبرو بات نہ کرنے سے ہے عزت میری

جو زمانے کو پسند ہے وہ ہے تیرا مزاج
غیر کو جس سے ہو خجلت وہ ہے غیرت میری

جو مجہے راتون جگائے وہ ہے فرقت اونکی
جو ہٹائے نہ ہٹے وہ ہے طبیعت میری

جو نہ آئے مرے لب تک وہ ہے تیرا شکوہ
جو گہٹائے نہ گہٹے وہ ہے طبیعت میری

گذرے جو وقت کے مانند وہ ہے تیرا شباب
جو پڑے بہار مین وہ ہے تپ فرقت میری

ہے او منگو نپہ وہ جوبن جو ہٹا پڑتا ہے
نقش ہو دلپہ ترے وہ ہے عبارت میری

ایک وہ مین ہون کہ لاتا نہین تک فریاد
آپکی اب وہ حیا ہے نہ وہ غیرت میری

آبرو آپ گہر رو برو میرے ڈبو بی
عشق دندان نے بڑہائی ہے یہ عزت میری

غیرتِ غیر سے کچہہ غیر ہے غیرت میری
سو زیستی ہے بلائین شبِ فرقت میری

واہ رے بخت رسا واہ ری قسمت میری
ایک تصویر خیالی ہوئی صورت میری

مجہپہ معشوق ہی عاشق ہین ہو عاشق زار
مجہہ سے خود آنکہہ چراتی ہے مروت میری

غیر حالت ہو عبث کیون شب فرقت میری
یاس ٹکرائیگی سر پہوڑیگی حسرت میری

غیر کو خود وہ جتاتے ہین محبت میری
لب پہ رہتی ہے سدا اونکے کسی کی صورت

اپنی تاثیر مین کامل ہے محبت میری
آگئے وہم گمان مین تری یاد کے ساتہ

غیر سے بڑہ کے جو پاتی ہے یہ غیرت میری
شکل دیوار بنی دل مین کدورت میری

جسم گہٹ گہٹ کے بڑہا زور تپ ہستی میرا
رنگ لائی ہے انکو کہانیہ شکایت میری

بیوفائی کو تری دیکہکے ای بانی جور
بڑہ گئی جلوت سے بہی اب ہو گئی خلوت میری

قاسمِ طبعِ عدد کار ہی گو اون پہ اثر
صورتِ حرفِ غلط مٹ گئی کلفت میری
بھول جاے ابھی سب آنکھہ اڑانا وہ شوخ
نکلی کچھہ خواب مین ہی وصل کی صورت میری
کشتۂ ناوکِ مژگانِ ستمگار ہون مین
کام آئی یہی پھوٹی ہوئی قسمت میری
اے دلِ زار بنے کام تو کس طرح بنے
گلشنِ حسن نزا بوسے محبت میری
وہ نہین آنتے تو آجاے تصور اون کا
یاس سے تشنگیِ پس پس گئی حسرت میری
جوہرِ تیغِ ستم ہی کہ تغافل اونکا

گولیان کچی نہ کھیلے گی مروت میری
ہوگیا مقدمِ دلدار سے مین شادی مرگ
اوسکی آنکھون مین جو آجاے مروت میری
میری الفت سے ہوا حسن کسی کا دو چند
تو وہ رشکِ ستم کیون نہو تربت میری
ماہِ کامل کی طرح بڑہکے گھٹے مین دونون
ٹوٹی ہمت ہی تری پھوٹی ہی قسمت میری
کھینچ لائی بتِ عیار کو بے منتِ غیر
دل بہل جائیگا ٹھہرگی طبیعت میری
ہان مین ہان نہ ملائیگا تو لطف آئیگا
عرضِ جوہر کلفت ہے کہ الفت میری

خط کے آنے سے ترے آگئی راحت دلمین
خاک مین مل گئی صد حیف مسرت میری
ای خوشا طالعِ بیدار زہے بختِ رسا
غازۂ روئے مصفا ہوئی حیرت میری
اوسلئے تقدیر سے لکھا ہی مجھے خطِ شکست
نہ وہ صورت ہی تمھاری نہ وہ الفت میری
وہ بہار ونہ ہی یہ دوشِ صبا پر ہے سوار
کشش دل کا مزہ دے گئی الفت میری
آیا جب دل مین ترے بیوفائی جفائی کا خیال
اور بھی تمکو مزہ دیگی شکایت میری
دیتے ہین بت بھی مجھے دادِ سخن خوش ہو کر

آبرو ہی یہ خداداد طبیعت میری

ڈھونڈتی جسکو نظر ہی وہ ہی صورت تیری
لب تک آتی ہی نہین وہ ہی شکایت تیری
جس سے آزردہ ہو نہین وہ ہی ترا لطف و کرم
جسکا سر پیر نہین وہ ہی شکایت تیری
کرتی ہی حشر بپا وہ ہی مری آہِ رسا
جس سے زندہ ہی مرا دل وہ ہی الفت تیری
ایکدم ایک جگہہ کب ہے ٹھہرنے دیتی
اوسپہ آئی دلِ نادان ہی طبیعت تیری
نیچا آہون نے دکھایا ہی جو وہ کہتے ہین

جسکی جویا ہی طبیعت وہ ہی سیرت تیری
بیٹھتی ہی جسے حسرت وہ ہی میری قسمت
جس سے اغیار ہین خوش وہ ہی عنایت تیری
بیکسی جسپہ برستی ہی وہ ہی پاس مری
ڈھاتی ہی دم مین قیامت وہ ہی قامت تیری
ہوگیا مین ترا مہمان تو اب مان نہ مان
مجھکو بیتابیِ دل تجھکو شرارت تیری
لب پہ لاتا نہین ای دردِ تجھے شکلِ گلہ
اور میری دل سے بین کرتا ہون شکایت تیری

دل سے جاتی ہی نہین وہ ہی محبت تیری
جس سے بیخود ہی زمانہ وہ ہی غفلت تیری
جو سراپا ہی مدلل وہ ہی میرا شکوہ
شوخیان جس سے عیان ہین وہ ہی صورت تیری
مردنی چھائی ہی جسپر وہ ہی میری صورت
ای غمِ عشقِ صنم وہ ہی حقیقت تیری
وہ جو عالم مین ہی مشہور ستمگر عیار
دلمین کہتا ہون نہان یہ ہی حفاظت تیری
داغِ دل سے مرے خورشیدِ فلک مٹ جاے

چاند تارا ہوا بہی دیکھ کے صورت تیری
تو بنا آئنہ اے دل تو مرا کام بنا
لائی کیا کیا ہی حرارت تپ فرقت تیری
آئنہ دیکھ لیا سونگھ لیا پہولون کو
اے کبوتر گئی بیکار بشارت تیری
لینگے دم کوچۂ دلدار مین ہم بعد فنا
دیکہی جاتی نہین کمبخت مصیبت تیری

اپنی تقدیر کے لکھے کے سوا کیا سمجھون
چھا گئی اوس بت خود کام پہ حیرت تیری
شکوۂ جور پہ وہ ناز سے فرماتے ہین
اوسمین صورت ہے تری اوسمین ہے سیرت تیری
مین نہین قفل دہن کو ترے جہوٹا کہتا
تجہکو رضوان یہ مبارک رہے جنت تیری
تیری تو یہ دل میخوار ہی کیا عہد اونکا

شکوۂ خط پہ وہ کہتے ہین کہ قسمت تیری
دل الگ جلتا ہے پہنتا ہے کلیجہ یہ جدا
نہین جاتی ارے کمبخت شکایت تیری
اڑتی چڑیا کا بہی وان تک ہے گذر نا ممکن
کہل گئی آپ ترے سر سے حقیقت تیری
باز آ اے دل غم دوست وفا سے باز آ
بدلی آتے ہی بدل جاتی ہے نیت تیری

آبرو کہتے ہین رہ ڈوب نہ جائے لیکن
مجکو غیرت یہ مری تجکو یہ عزت تیری

جس رات کو یہ مشاعرہ ہوا اس شب کی صبح کو یعنی بتاریخ ستر ہم ماہ صفر المظفر ۱۳۱۴ھ ہجری مطابق بست و پنجم ماہ جولائی ۱۸۹۶ء جناب صاحبزادہ محمد شیر علیخانصاحب بہادر نے بعد اوس کا تذکرۂ شعرا مولفہ سے یہ ارشاد فرمایا کہ پیش ازین تم نے شغل شعر و سخن یک لخت ترک کر دیا تہا اب جو حسب الحکم بندگان عالی متعالی حضور پر نور دام اقبالہ چند مشاعرون مین تمہارا غزلین کہنے کا اتفاق ہوا ہے تو انہین مشاعرون کے پتہ سے اس تذکرۂ شعرا کے آخر مین لگا دینا مناسب ہے۔ خاکسار حسب ایمار جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف انہین مشاعرون کے پتے سے غزلہای مشاعرہ درج تذکرۂ شعرا کرتا ہے۔ غزلہای بزم مشاعرۂ حضرت وزیر اعظم امیر مفخم افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبیداللہ خان صاحب کہ عین ساون بہادون مین منعقد ہوئی تہی یہ ہین —

تا نعم آمد دلدار ہین ساون بہادون
سبب درد دل زار ہین ساون بہادون
صورت دیدۂ عشاق جو ہین یہ گریان
نہین آنکہون سے گرانبار ہین ساون بہادون
ساتہ روتے ہین مرے وہی تو صبح شب وصل
آجکل اونکے طرفدار ہین ساون بہادون
میری آنکہونکو ہے حسن نگین کا لپکا

باعث فرحت اغیار ہین ساون بہادون
فرقت یار مین بیکار ہین ساون بہادون
کس کشمکش کے عزادار ہین ساون بہادون
آؤ بہی ابر بہاری کا تماشا کیسا
دیکہیے دو کہوئے چار ہین ساون بہادون
ابر باران کہین دیدۂ گریان ہین سوا
خوگر لذت دیدار ہین ساون بہادون

حجت عذر ستمگار ہین ساون بہادون
خو د مرے دیدۂ خونبار ہین ساون بہادون
بجتے سے نظر آتے ہین یہ اک تہیلی کے
دیکہو یہ دیدۂ خونبار ہین ساون بہادون
عذر بارش ہے وہ آتے نہین ورنہ ہے بہی
آنسوؤنکی مری بوچہار ہین ساون بہادون
ہجر مین دل کی لگی ان سے بہڑک جاتی ہے

بدلے بوندون کے شرربار ہین ساون بھادون
آنکھین موتی ہین خیال رخ گلگون کرکے
بستۂ رشتۂ زنار ہین ساون بھادون
زلف شبگون تری ای یار ہی بادل کا جواب
میری آنکھون سے نگونسار ہین ساون بھادون
برق تلوار ہی ہر بوند ہی بوندی کی کٹار

برق کچھ مال نہین نالۂ سوزان کے حضور
جوش زن کیا سر گلزار ہین ساون بھادون
کشتی ابر مین کس بحر کے موتی لائے
اور مرے دیدۂ خونبار ہین ساون بھادون
چشم گریان کا اثر اوس بت کافر پہ ہوا
مجھ پہ باندھے ہوئے ہتھیار ہین ساون بھادون

چشم کے سامنے نادار ہین ساون بھادون
الفت موی کمر مین ہین گرفتار آنکھین
کر لگاتار گہربار ہین ساون بھادون
ساونی پرہی پڑی اوس دوپٹے سے ترے
کیا ہی بر سر کہسار ہین ساون بھادون
آبرو رہتے ہین یہ ایک برس تک بچھڑے

روتے دل کے جو ہر بار ہین ساون بھادون

خط شبگون سے ہمسر مشک اذفر ہو تو بیجا ہی
قیامت سے ترے قامت کی برابر ہو تو بیجا ہی
محبت دلمین رکھ شکل سویدا بوالہوس پنہان
تمہاری گر شکایت میرے لب پر ہو تو بیجا ہی
زمین و آسمان کا ذرہ و خورشید مین بل ہی
تمہارے دلمین اب بھی غیر کا گھر ہو تو بیجا ہی
لب رنگین جانان سے کہان ہی لعل کو نسبت
جو آئینہ بشکل دیدۂ تر ہو تو بیجا ہی
اَلَا یَا اَیُّہَا السَّاقِی اَدِرْ کَاسًا وَّنَاوِلْہَا

مقابل گیسوئی پیچان کے عنبر ہو تو بیجا ہی
دم قتل عدو یارب جھپکے آنکھ قاتل کی
جو چرچا یار کی الفت کا گھر گھر ہو تو بیجا ہی
نہ پھیرے نامہ بر آنکھین الٰہی دیکھکر اوسکو
تمہارے خال سے ہمسر جو اختر ہو تو بیجا ہی
تصور چشم میگون کا رہے دلمین مرے ہر دم
جو ہمسنگ جواہر کوئی پتھر ہو تو بیجا ہی
لگا رکھا ہی ہمنے اوسکی خاطر آئنہ دل کا
الم مین کشتی مے کا جو لنگر ہو تو بیجا ہی

لب شیرین سے تیرے بہرہ شکر ہو تو بیجا ہے
شکستہ فوج مژگان کا جو سنگر ہو تو بیجا ہی
گلہ شکوہ تمہارا سب بجا ہی جو کہو ایجان
جو طوطا دان ہو نچکر یہ کبوتر ہو تو بیجا ہی
تمہارے عشق مین ہم خانہ ویران ہو گئے ایجان
مئے الفت سے گر خالی یہ ساغر ہو تو بیجا ہے
وہ آب منجمد ہی اور یہ بحر روان ای دل
خیال یار اسپر بھی مکدر ہو تو بیجا ہی
بجا ہی آبرو خاموش جو ہشیار رہتے ہین

کہ اس عہد عوض مین عرض جوہر ہو تو بیجا ہی

اس غزل کی طرح نہین دی گئی تھی صرف فرمائش پر لکھی گئی ہے لہذا ان ہر دو غزل کا رنگ جدا جدا ہے۔

غیر بھی تیری طرح ای دل ناشاد رہے
زخم ہنستے رہین روتا ہوا جلاد رہے
نہ سہی لطف محبت ستم طنز سہی

آہ بڑھتی ہوئی چڑھتی ہوئی فریاد رہے
دل غمکش کی رعایت ستم ایجاد رہے
نہ سہی داد وفا کاوش بیداد رہے

مجھ ستمکش پہ ستم وہ ستم ایجاد رہے
لطف گھٹتا ہوا بڑھتی ہوئی بیداد رہے
حسرتین دل کی شہید آپسے ہو جائین گی

باڑ پر کچھ تو ترا خنجرِ بیداد رہے
دمِ فنا ہوتے رہین حسرت واران ہون شہید
داد کے بدلے جو دل مین تری بیداد رہے
دل دُکھاتے تو ہو عشاق کے ای بندہ نواز
تیری صورت سے وہ کمبخت بھی ناشاد رہے

دل سے جائے نہ کبھی کاوشِ مژگانِ صنم
دم سلامت ترا ای خنجرِ جلاد رہے
مانی نقشہ کو ترے دیکھ کے حیران ہو جائے
سگھہ نہ پاؤ گے کبھی یہ بھی ذرا یاد رہے
امتحان مُ سینے مین رہ رو کے ایسے لیسے

رگ مین ہر دم خلش نشترِ فصاد رہے
او ستمگر تجھے دین دادِ وفا کس منہ سے
شکل تصویر ترے سامنے بہزاد رہے
شاد ہو غیر بھی اوس بت سے نہ مکر یارب
کچھ ترے اسمین بھی اہم او ستم ایجاد رہے

آبرو آپکا عزت مین کسی دن دیتا | عشق بازی نہین اچھی ہو ذرا یاد رہے

تا کجا ضبطِ محبت دلِ ناشاد رہے
صورتِ نکہتِ گل عشق مین برباد رہے
نام کو کچھ بھی نہ بیداد کی بنیاد رہے
دیکھو آنکھو نپہ وہ لگے ہوئے وہ صاد رہے
تا کجا خندہ زنی تیری رہیگی ای شوخ
ہمتو پابندِ بلا ہو کے بھی آزاد رہے
تیرے الطاف سے محروم ہین عاشق تیرے
جا گزین اس مین مگر یادِ پریزاد رہے

شورِ محشر سے نکلتی ہوئی فریاد رہے
تیری ہر دم جو نہ بیداد پہ بیداد رہے
وقتِ بیداد اگر یاد تمہین داد رہے
خاطرِ تنگ مین ہر وقت رہے یادِ بتان
تا کجے لب پہ مرے نالہ و فریاد رہے
میری دیوانگی گر دشت و جبل مین دیکھین
نامراد ای ستم ایجاد یہ ناشاد رہے
ہوا مشکو نپہ جوانی رہے جوبن پہ شباب

ہم گلستان جہان مین نہ کبھی شاد رہے
کیون نکلتی لبِ فریاد سے فریاد رہے
بیت ابرو بھی کسی کی نہ رہی اب نظری
چھوٹی بستی یہ الٰہی یونہین آباد رہے
یادِ گیسو مین رہا سروِ قدِ یار کا دھیان
قیس مجنون ہے سر پھوڑتا فرہاد رہے
جان پر دلِ دیوانہ بلا سے کھیلے
اوج پر نام فدا حُسنِ خداداد رہے

آبرو کہتے ہین وہ سیدھی غزل کو سنکر | کیا کہون آپ تو ہر رنگ مین اوستاد رہے

غزلہائے بزمِ مشاعرہ جو شمس الامرا نظام الملک جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ کے مکان پر منعقد ہوئی تھی۔ یہ ہین۔

دل سے ہے خالِ رخِ دلدار پہ آنے والا
شکلِ دل کسکا تصور ہے یہ آنے والا
کیون غمِ یار کو ہر وقت نہ دل مین رکھون
وہ وہ ہے پاؤن چلا آنکھ بتانے والا
آج ہی کل مین وہ اوٹھتا ہوا جوبن اونکا

گولی یہ سینہ سپر آپ ہے کھانے والا
المدد طالعِ بیدار بتنگ آیا ہون
یہی مونس ہے مرا گلے زمانے والا
دل وہ چٹکی سے مسل کر یہ دلاسے بولے
کشورِ حسن پہ سکہ ہے بٹھانے والا

صورتِ ہوش مری جان ہے جانے والا
بختِ خفتہ ہے مری نیند اوڑانے والا
دل مین قائل ہوا خود حال مرے ناصح
ہے یہی رمز سرِ دست کا پانے والا
میرے آنے کی خبر سنکے کہا دربان سے

اونہہ مری جانے بلا کون ہو آنے والا
چل گئی آج زبان اپنی ہی خنجر کیطرح
شعلۂ حسن یہ جھونکا ہی بجھانے والا
ای نسیم سحری ہجر میں جھونکا تیرا
سنکہہ اوٹھاتا ہی نہیں دل کا دکھانیوالا

طشت از بام ہوئی بات وہ ہونیوالی
کٹ گیا دل ہی میں خود میرا ستانیوالا
دلِ وارفتۂ رفتار کا حال ابتر ہے
موت کی نیند ہی عاشق کو سلانیوالا
آبرو کی تمہیں عزت کا ذرا دھیان رہے

دل یہ جا کر ہی رہا گو کہ تہا آنے والا
سرد مہری سے تری بند ہو گئی نالے کی ہوا
ہائی آتے ہی یہ ہاتھوں سے ہو جانے والا
کبھی ہوتی کسی ظالم کی نہیں عمر دراز
ایسا دیا نہیں سید ہی گہرانے والا

دیکھتا ہجر بھی ہو وصل کا پانے والا
ہائی یہ دل ہو کسی شوخ پہ آنے والا
نشۂ بادۂ الفت نہو کیونکر دونا
پردہ جوبن ہی نہیں اگلے زمانے والا
نہ رہی ہائی مجھے آنکھہ اوٹھانے کی جگہہ
آنیوالا ہو کوئی کوئی ہو جانے والا
شکوۂ جور پہ مجھسے وہ یہ فرماتے ہیں
سرنگوں آپ ہوا سر کا اوٹھانے والا
وہ سکت اگلی سی لیمن ہو نہ وہ تاب و توان
پٹیان یہ ہی سید وہی پڑہانے والا

جھیلتا رنج بھی ہو عیش اوٹھانیوالا
تیرا کوئی نہ بنا یارِ دلِ مہر طلب
پینے والا ہے کوئی کوئی پلانیوالا
ہیں سنو انکی شکایت ابھی توبہ توبہ
ملگیا غیر سے وہ آنکھہ ملانے والا
ایک آفت ہو بلا ہے وہ نگہہ متوالی
پہر کیا تمنے گلا گلے زمانے والا
شکوۂ جور پہ یہ اوس بت کافر نے کہا
کیا کہوں بیٹھہ گیا بوجہ اوٹھانے والا
آبرو چاہے عزت تو نہ اوچھوں سے ملو

اف طبیعت مری قابو سے ہو جانیوالی
ٹہرا کوئی نہ ہوا درد بٹانے والا
چشم بد دور ہزاروں میں ہے آج اک یکہ
منہ کی خود کہائیگا یہ جھوٹ بنانے والا
اوسکے مقدم سے نہو کیوں غم دل شادیٔ مرگ
اک قیامت ہو وہ قد فتنے اوٹھانے والا
گر پڑا چاہ زنخدان میں دلِ وارفتہ
لوگ ناحق مجھے کہتے ہیں ستانے والا
کان سے اونکے لگا رہتا ہے گیسو شب روز
ڈھونڈو معشوق کوئی اچھے گہرانے والا

روٹھے جاتے ہیں بلا وجہہ وہ آنا کیسا
وہ بدل جاتے ہیں نیرنگ زمانا کیسا
وصل میں رخ پہ ہیں یہ دوہری نقابیں کیسی
اونکی زلفوں میں ہو او بجھا ہوا شانا کیسا
جب وہ ملتے ہی نہیں پہر یہ حیا ہے کیسی
پہونکتی جان ہو لگی کی بجھانا کیسا

ہمکو دشوار ہوا دل کا لگانا کیسا
سنکے اوس بت نے مرے نغمۂ الفت کو کہا
آج کہل کھیلے منہ کا یہ چھپانا کیسا
شکوۂ جور پہ وہ ناز سے فرماتے ہیں
جب ملاتے نہیں دل آنکھہ ملانا کیسا
حالِ زارِ دلِ بیمار کو سنکر یہ کہا

وہ پلٹ جاتے ہیں تقدیر کی گردش کیسی
یہ تو اک رام کہانی ہے فسانا کیسا
نہیں جاتا نہیں جانا مری تقدیر کا پیچ
پیشتر ہمنے کہا آپ کا مانا کیسا
گر موئی حسینان جہان کیا کہئے
ایسی حالت میں محبت کا جتانا کیسا

نام لکھ لکھ کے مرا آپ مٹاتے ہین عبث
ورنہ اوس شوخ کا گھر پر مرے آنا کیسا
میرے گھر آئین نہ وہ خانۂ دل مین آئین
پر سمجھ لیجیے یہ ہے دل کا ستانا کیسا
قول تو وہ یہ ہے ہان آج سے کل ہی نزدیک
جان کا جانا ہے کیا دل کا ہی آنا کیسا
ڈالی ڈالی ہین اگر وہ تو ہین پتے پتے
کیا غرض اس سے کہ ہو رنگ زمانا کیسا

خود مٹا ہو جو کوئی اوسکا مٹانا کیسا
روٹھکر وہ جو چلے ہین ہوا دلکا طالب
دیکھہ تو لین کہ ہے رہنے کا ٹھکانا کیسا
ہم بھلے اپنا بھلا گھر یہ کہا قاصد سے
یہ تو ہم جانتے ہین آپ کا آنا کیسا
یار جانا کو کہین رہنے کی تکلیف نہو
پھر تو ہر اون کا لگاتار یہ آنا کیسا
آپ بیتی ہی کہانی یہ نہین جگ بیتی

ہنسکے شدا ہے اثر جذب محبت کا ضرور
بولے وہ یہ کسے کہتے ہین دلانا کیسا
آبھی جان یہ مری آ کے ہو جانسے دور
جانا کیا تو نے نہین یان نہ آنا کیسا
رہ کہین آتے کو نہ جاتے کو کبھی ہم مکین
حسرتون نے یہ کیا دل مین ٹھکانا کیسا
ہی غرض یار کی یاری سے نہین فعل سے کام
آبرو کو وہ ڈبوتے ہین رلانا کیسا

آ کے ہمت وہ گھٹاتے ہین بڑہانا کیسا
ورنہ مرقد پہ مرے پھول چڑہانا کیسا
ناز اوٹھاتے ہین ہمین کہتے ہین حسرت سے نیاز
مثل سر پھر گیا اے وائے زمانا کیسا
اک نظر دیکھو تو جائینگے لاکھون عاشق
سو سنا جانتے ہین وہ حال سُنانا کیسا
آگئی نیند او نہین وصل کی شب وے نصیب
رل گیا بیٹھے بٹھائے یہ بہانا کیسا
آپ تو ڈوبے تھے ساتھ اپنے مجھے لے ڈوبے

مجھکو در پردہ رولاتے ہین ہنسانا کیسا
جان جائیگی کسی روز ہماری اسمین
بزم خلوت سے ابھی ہمکو اوٹھانا کیسا
میری قسمت کی طرح بدلی ہی اون کی نظر
دل لڑا اونسے ابھی آنکھ لڑانا کیسا
وعدہ بھولا تو کیا عذر رہا بندی کا
بخت بیدار کو آتا ہے سُلانا کیسا
قصۂ غم کو مرے سنکے اوڑی ان کی نیند
جانا ہے حضرت دل آپ کا آنا کیسا
آبرو لیتا ہی عزت کا بڑہانا کیسا

بعد مردن وہ چڑہاتے ہین مہ بستر سہرا
بزم اغیار مین دلدار کا جانا کیسا
نکل دل آ گئی جان پر مصیبت کیسی
بدلے لیتا ہے یہ ہر پھر کے زمانا کیسا
کیا کہون کیا نہ کہون ہین تو کشمکش پیچ مین ہون
یار اوس شوخ کو ہے دل کا جلانا کیسا
پینے آنسو جو بہائے تو اٹھے پاس سے وہ
بخت خفتہ کو ہی آتا ہی جگانا کیسا
تیری ہٹ دہرمی سے اسے بچائے او بت

ہر صورت مٹے اوس بت کی صورت دیکھنے والے
سنبھل جا اے دل غمگین مصیبت دیکھنے والے
یہ کیا کہتے ہو ہم آزار سے کب جی چراتے ہین

بظاہر ہے حقیقت ہین حقیقت دیکھنے والے
نگاہ شوق اتنا شوق سے نظارہ بازی کر
مصیبت چاہتے ہین خود مصیبت دیکھنے والے

عیادت کو تری آئے وہ راحت دیکھنے والے
ہوئے خوش ہم تیری بدولت دیکھنے والے
نہ ہٹ جانا تو اے دل غمزۂ انداز جانان پر

ہین بناتو نزاکت دیکھنے والے
رخ گلرنگ پر تل ہی کہ ہی باروت کا دانہ
قیامت ڈہانا اک عالم پہ قامت دیکھنے والے
خط شبگون کیسے مائل ابرو نہ کیون دین ہانین
تمہین اچہا ہی کہتے ہین قباحت دیکھنے والے
تمہاری دوستی مین ہوگئے ہین دوست دشمن
شرارت سے ہوئے ہین یہ شرافت دیکھنے والے

ترے قامت کے شیدائی تری آنکھون کے متوالے
کہین اسکو نہ پہر کیونکر کرامت دیکھنے والے
چڑہاؤ تم نہ ابرو غیر کی جا بزم دشمن مین
لکہین پڑتین ہی یہ خط کی عبارت دیکھنے والے
ہوئے رحمت کی لائق کس لئے ہم قابل رحمت
رقابت دیکھتے ہین اب رفاقت دیکھنے والے
نہوائی آبرو یا یوں انکی کم نگاہی سے

مین آفت دیکھنے والے ... دیکھنے والے
زمین پر آرہیگا آسمان اور دل نہ کرنا لے
اشارہ اسکو سمجہین گے اشارت دیکھنے والے
برائی ہی تمہاری ہی بہلائی انکی نظرون مین
سزاوار رضا ہین کیون عنایت دیکھنے والے
شہیدونکا نہ پوچہو حال کچہہ اشراف گروی ہے
کہ گر گر چڑہتے ہین نظرون پہ عزت دیکھنے والے

سبزو تمہین عارض کا دکہانا ہی تو آئے
پیچون مین کبہی زلف کے شانا ہی تو آئے
آجائین بصد شوق وہ پہلو مین ہمارے
مقتل مین تمہین رنگ جمانا ہی تو آئے
مانا تری قلقل مین ہی شور قیامت
ان ٹہنڈی ہوا ونکو سلانا ہی تو آئے
آتا ہے تمہین آنکہہ ملانا ہی ادا سے
اس بادۂ الفت سے چہکانا ہی تو آئے
وزدیدہ نگاہون سے کیون وہ مجہے دیکہین
زلفونکو تری دام بچہانا ہی تو آئے

طوطے مرے ہاتہون کے اوڑانا ہی تو آئے
یہ رنج ہی راحت ہو نہو کوئی شکایت
لیکن صفت دل انہین آنا ہی تو آئے
رونے پہ مرے کیون نہون افروختہ خاطر
خوابیدہ نصیبونکا جگانا ہی تو آئے
گو قتل مین مشتاق تری تیغ ہی قاتل
ایجان جہان دل کا ملانا ہی تو آئے
کیا حاجت شمشیر ہو جب تیغ ادا سے
عاشق سے ذرا آنکہہ چرانا ہی تو آئے
چمکے سر دشمن پہ وہ شمشیر دو دستی

یہ کیا کہ دل اپنا ہی گرفتار بلا ہو
دل اونکو سلیقے سے وہ کہانا ہی تو آئے
سر تن سے اوڑا جاؤ مرا رنگ کی صورت
پانی مین اوسے آگ لگانا ہی تو آئے
سرد آہین اوڑا دیتی ہین کیون نیند ہماری
پر آپ مرے سینہ مین چہوانا ہی تو آئے
متوالی نگاہون سے مجہے دیکہتے جاؤ
بے لاگ نہین سر کا اوڑانا ہی تو آئے
پہنسنے کے لئے طائر دل اپنا ہے موجود
ہاتہہ اپنے کبہی ایسا زمانا ہی تو آئے

ہے رحمت حق آبرو جویائے بہانہ — بندے کو مگر اشک بہانا ہی تو آئے

مرا جو دم ہی لینا ہی تو آجائے ادا بنکر
اوڑہا یا اونکی خاطر کی کدورت نے ہوا بنکر
نہو ہم سے بتو نا آشنا تم آشنا بنکر

خیال یار آتا ہی عبث تیغ قضا بنکر
رہی بعد فنا یہ صلح کل النقش وفا بنکر
لگا دو گہاٹ پر بیڑا خدارا نا خدا بنکر

ملا کیا خاک دلکو شکل خاک نقش پا بنکر
شریک رنج ہین اغیار بہی اہل عزا بنکر
وہ آئی بات میری اونکے ہونٹون پر گلا بنکر

یہ پہندو دری صاحب محمل کے لئے ہو
وہ کھینچے شمشیر وہ دم نازسے بولے
بیچارہ نقطۂ بحث مسائل کے لئے ہے
دیوانہ ترا قیدِ تکلف سے ہے آزاد
یہ کارہ یہ گویا خبر دل کے لئے ہے
اچھی ہے کہیں بیخودی اے یار خودی سے
کب عقدہ کشا عقدِ انامل کے لئے ہے

بہتر دمِ خنجر کا ہو دم کیا دمِ بسمل
دو چلّو یہ پانی مرے بسمل کے لئے ہے
بے یادِ رخِ یار ہوا دل مرا ویران
مخصوص یہ رسمِ ادب عاقل کے لئے ہے
اوس زلف گرہ گیر مین دل کیون نہو نالان
ہشیاری یہ دیوانگی عاقل کے لئے ہے
ہمراہ نہ غیرون کے یہان لائیے تشریف

مضطر دمِ خنجر دمِ بسمل کے لئے ہے
کیا جانے بھلا مسئلۂ عشق کو واعظ
او جڑا یہ علاقہ اسی عامل کے لئے ہے
جی پر جو گذرتی ہو زبان کہتی ہے اوسکو
آسان یہ عمل عقدۂ مشکل کے لئے ہے
ہر چند کہ ہو تیز مگر ناخنِ تدبیر
کیا حلقۂ ماتم مری محفل کے لئے ہے

ای آبرو انصاف ہے یان باعث رونق
وان عرش کا سایہ شہ عادل کے لئے ہے

غزلہای بزم مشاعرہ جناب صاحبزادہ محمد احسان احمد خان صاحب بہادر

دل آئے ترے مائل لیکر
اوڑ گئے پھول عنادل لیکر

وان سے تسکین دل عاشق کو
قاصد آیا خط باطل لیکر

ہجر نے تا لب مرگ پونہچایا
مرگ آیا سرِ منزل لیکر

حال دل سنکے وہ یہ کہتے ہین
آج آپ آئے ہین نالہ دل لیکر

روبرو عارضِ روشن کے ترے
رہ گیا منہ مہ کامل لیکر

تیغ ابرو کے مقابل تو ہوا
دم مرا خنجرِ قاتل لیکر

گئے دنیا سے عدم کیجانب
عشق ابروئے ترے گھائل لیکر

پھل ملا یہ شجرِ الفت کا
داغ دیتے ہین وہ اب دل لیکر

کئے اس ردّ و بدل سے حاصل
پھیر دے کیون ہو مرا دل لیکر

دوست ہوکر وہ بنے دشمنِ جان
سیکڑون دیتے ہین وہ دم دل لیکر

آبرو اب وہ اسے پھیر تے ہین
ہم کہین چھوڑ دیتے ہین دل لیکر

نجد سے ناقۂ لیلی ای قیس
کیا ہوا ہو گیا محمل لیکر

خال رخ دل کو مری لیگا ضرور
جان چھوڑیگا یہ حاصل لیکر

پھر آرائشِ روے رنگین
میری آنکھون کے لگا تل لیکر

کثرتِ اشک بھی ہے آہ کے ساتھ
رہبر آیا ہے قوافل لیکر

آئنہ مینے دکھایا تو کہا
آئے ہو میرا مقابل لیکر

جان کیون اوس بتِ کافر پہ نہین
کیون میں ہم مرضِ سل لیکر

نازسے آؤ مرے پہلو مین
شوق سے جاؤ مرا دل لیکر

مر گئے ہم یاد تری جان کیساتھ
تو وہ ہے بھول گیا دل لیکر

گل تازہ یہ محبت سے کھلا
ہنس دیے ہین وہ مرا دل لیکر

مجھکو لوٹا ہے ابھی ہاتھون ہاتھ
کیوں کرتے ہو مرا دل لیکر

مربع مشتمل بر چہار زبان

بروکی آگ نے پھونکا من تن سگرا | راتشہ رافتہ صنما مادر اگلول ورکا | نیس ٹونیس ٹوکنو رس فرنشاں انکیا

صاف صاف اتو ہوا اردوی معلّیٰ قلمی

زبان اردو

ہاے اوس بحر لطافت نے غضب موڑا | ہاے غم سے مرے سینے مین بنا دل ہوڑا | توڑ گیا کہ ہوا پانی کا بالکل توڑا

نہ رہی نام کو ای آبرو آنکھو نمین نمی

رخ پہ تیرے زلف سیہ فام ہے
پورے جو کرتے ہو مرا خط شوق
تیرے سوا اور یہ مرتا ہے کون
پریون کا سایہ ابھی ہو جائیگا
چھائی ہے گھنگور گھٹا چار سو

طائر دل اپنا تہ دام ہے
غیر سے کیا نامہ و پیغام ہے
مفت کا ای یار یہ الزام ہے
بال نہ کھولو کہ سر شام ہے
رو برو جام مے گلفام ہے

پھیرنا ای شوخ تری آنکھ کا
منہ مین جو آئے وہ کہو ای شوخ
غیرت یوسف ہے تو ای سیم تن
سیب ذقن ہے تو جبین ہے انار
عام تخلص ہے مرا آبرو

اپنے لئے گردش ایام ہے
مہر مین تلخی و دشنام ہے
تیرا جہان بندۂ بیدام ہے
پستہ ہے لب آنکھ جو بادام ہے
اصغر علی خاص مرا نام ہے

آمدم بر سر مدعا۔ بفضل خدا۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۶ء بابو دامودر داس ستتم خزینہ و سپرنٹنڈنٹ محکمۂ تعمیرات جو بحصول رخصت وطن مالوفہ کو گئے تھے واپس آئے۔ اسی ایام مین بشکوی صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا اسم تاریخی محمد رشد اللہ خان رکھا گیا۔ بتاریخ بستم ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۱۴ ہجری مطابق یکم اگست سنہ ۱۸۹۶ء نواب محمد سلیمان خان بہادر راسد لکھنوی سرکار سے بعہدۂ وکالت سیہور ممتاز فرمائے گئے۔ بتاریخ بست و دوم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۴ ہجری محفل میلاد شریف کا آغاز بعد اختتام ہوا پہلی محفلون سے کچھ بیشتر انتظام ہوا جو سال گذشتہ مین اس محفل مبارک کی تعریف و توصیف نوک بر خامہ ہوئی ہے بہ نسبت اوس محفل کے اس محفل مین دہ چند سامان تزک و احتشام تصور کرنا چاہیے۔ سات روز متواتر میلاد شریف کی محفلین منعقد رہین اور ہر روز بعد اختتام ہر جلسہ شیرینی وغیرہ بدستور سابق بصد حسن انتظام تقسیم ہوتی رہی بعد اختتام جلسۂ ختم میلاد شریف پیشگاہ حضور والا سے اشخاص مفصلۂ ذیل کو خلعت و زر نقد مرحمت ہوا آٹھوین روز زنانہ محفل میلاد شریف منعقد ہوئی اس محفل کا بندوبست سرکار والا سے عورات منتظمہ کے تفویض فرمایا گیا۔ اکثر شہر کی مسلمان عورات شریک جلسہ محفل میلاد شریف ہوئین۔ بعد اختتام میلاد شریف شیرینی بڑے انتظام کے ساتھ بعورتین تقسیم آئی۔ تفصیل اسماء جنکو پیشگاہ حضور والا سے خلعت و زر نقد عطا ہوا۔ شید سعید الدین احمد صاحب خلف اکبر فصیح الملک کپتان سید نور الدین احمد صاحب حسب الحکم قاری میلاد شریف

تصویر صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان صاحب خلف صاحبزادہ محمد عنایت اللہ خان صاحب مرحوم و ہمشیرزادہ و داماد حضور پُرنور والی ٹونک

مطبوعہ مطبع ستارۂ ہند آگرہ

محمد شیر علیخان افغان ملازم اردلی خاص حضوری قاری نظم میلاد شریف ۔ مولوی محمد عبد الغفار خان صاحب کاتب میلاد شریف ۔
سید اصغر علی مولف تاریخ ہذا ۔ بتاریخ نہم ماہ اگست سنہ ۱۸۹۶ء نواب محمد سلیمان بہادر راشد لکھنوی پیشگاہ حضور پر نور سے بملازمت
ایجنسی بھوپال مامور ہو کر روانہ ہوئے بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور سنہ صاحبزادہ احمد رضا خانصاحب عرف پیارے صاحب
مقام رامپور سے فائز ریاست ہذا ہوئے چونکہ صاحبزادہ صاحب سلسلہ دامادی ریاست مین داخل ہین بنا بر علیہ منجانب ریاست
رسم استقبال عمل مین آئی ۔ سید ظہیر الدین نائب ناظم عدالت دیوانی شاگرد مولف خلف اصغر جناب سید زین العابدین صاحب مرحوم
میر منشی ریاست مع سواران اردلی و چوبدار و ہرکارہ بنا بر استقبال حد مقررہ تک گئے اور صاحبزادہ صاحب ممدوح کو شہر میں لا ئے
بتاریخ بست و سوم ماہ مذکور سنہ صدر ایک بجے دن کے مسٹر گر صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک فائز ریاست ہذا ہوئے
بروز فائزی بوجہ یکشنبہ سلامی اتواپ سر نہوئی دوشنبہ کے روز علی الصباح سلامی اتواپ عمل مین آئی ۔ پانچ بجے دن کے
حضرت وزیر اعظم امیر کریم بالقابہ بنا بر ملاقات صاحب بہادر ممدوح بنگلہ پر تشریف فرما ہوئے بتاریخ بست و ششم حضور پر نور دام اقبالہ
بنا بر ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے سرداران ریاست سے کوئی ہمرکاب نہ تہا بتاریخ بست و ہفتم ماہ مذکور سنہ صدر
کنور بجے سنگہ پسر راؤ کیسری سنگہ استمرار دار بہونتہ مع برادر خرد کیسری سنگہ سرکار مین بغرض سلام حاضر ہوئے ۔ بجے سنگہ نے پانچ روپیہ
اور دوسرے سنگہ نے دو روپیہ ایک شمشیر نذر کی ۔ اسی تاریخ سری مل نیب ساہوان اجمیر واقع دوکان نیماہیڑہ حضور مین حاضر ہوئے دو
روپیہ نذر کئے ۔ بتاریخ ہشتم ماہ ستمبر سنہ صدر حضور انور مع نائب صاحب بہادر بنا بر ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے
سوای نائب صاحب بہادر کے اور کوئی سردار ہمراہ نہ تہا ۔ اسی تاریخ صاحبزادہ احمد رضا خان عرف پیارے صاحب کو چار سو روپیہ
بطور رخصتانہ سرکار سے عطا ہوئے ۔ صاحبزادہ صاحب رامپور کو روانہ ہوئے ۔ بتاریخ چاردہم ماہ مذکور سنہ مذکور کامدار ریاست
بوندی بغرض ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر ریاست ہذا مین آئے نائب صاحب کے باغ کی کوٹھی مین ٹھہرائے گئے دربار سے
چندی مع ہمراہیان وکیل بوندی مقرر کی گئی اور ایک چوبدار سرکاری معین کیا گیا سرکار سے ملاقات نہین ہوئی نائب صاحب سے
ملاقات ہوئی بوقت رخصت ایک پگڑی اور ایک تہان دوریہ اور سات روپیہ نقد چوبدار کو کامدار بوندی نے دئے ۔ بتاریخ بست و ششم
ماہ مذکور صاحب ایجنٹ بہادر نے جیل و شفاخانہ کو معائنہ کیا ۔ بتاریخ بست و یکم ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۴ ہجری مطابق سی ام ماہ
ستمبر سنہ ۱۸۹۶ء ڈاکٹر الٰہی بخش خان بہادر اجمیری کو بعہدہ گرداوری شفاخانہ جات پرگنات چہبڑہ و پڑاوہ و نیماہیڑہ و بشاہرہ
مبلغ پانصد روپیہ سالانہ مامور فرمایا گیا ۔ بتاریخ چہارم ماہ اکتوبر صاحب ایجنٹ بہادر روانہ دیولی ہوئے ۔ بتاریخ دہم ماہ مذکور

سنہ صدر حسب درخواست راو کیسری سنگھ استمرار دار جوتہ دربار سے تہنیت بیجے سنگھ منظور فرمائی گئی سرکار والا سے خلعت دیا گیا۔ دستار یک سیسہ یک دوشالہ یک۔ بیجے سنگھ نے پانچ روپیہ نذر کئے پیشگاہ سرکار سے پروانہ دیا گیا۔ بتاریخ بست و چہارم ماہ اکتوبر سنہ صدر سرکار والا نے دیوانخانہ خاص آئین دربار عام بغرض انتظام مردمان قحط زدہ فرمایا حاضرین دربار نے شریک ہوکر چندہ دیا بتاریخ سی ام ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے فائز ٹونک ہوئے۔ بتاریخ سی و یکم ماہ مذکور سنہ صدر روانۂ دیولی ہوئے بتاریخ ہفتم ماہ نومبر حضور انور بغرض ملاقات ویسرای کشور ہند اجمیر کو روانہ ہوئے۔ بتاریخ ہشتم ماہ مذکور سری نگر علاقۂ اجمیر مین ٹھہرے۔ بتاریخ نہم ماہ مذکور فائز دار الخیر اجمیر ہوئے پیشوائی معمولی اور سلامی سر ہوئی۔ بتاریخ دہم ماہ نومبر ۱۸۹۶ء مع سرداران ہمراہی مفصلۂ ذیل بغرض استقبال ویسرای اسٹیشن پر تشریف لے گئے۔ صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ نائب الریاست۔ صاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب سطوت جنگ صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر مظفر جنگ۔ صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ۔ صاحبزادہ محمد عبد الحفیظ خانصاحب ولیعہد۔ صاحبزادہ سعادت علی خانصاحب۔ صاحبزادہ محمد عبد الرشید خانصاحب۔ صاحبزادہ عبد اللہ خانصاحب۔ صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب دس بجے حضور ویسرای کشور ہند آئے اور سب رئیسون سے ملاقات کی پھر سب اپنے اپنے خیمون پر گئے ساڑھے دس بجے دربار ویسرای کشور ہند کی ملاقات کو تشریف لے گئے چند منٹ ٹھہر کر ایک سو ایک اشرفی حضور والا نے ویسرای کشور ہند کو کھڑے ہوکر نذر کی ویسرای کشور ہند نے نذر پر ہاتھ رکھدیا صاحب اجنٹ بہادر کے ایما سے ہر ایک سرداران ہمراہی نے ایک ایک اشرفی نذر کی ویسرای کشور ہند نے ہر ایک پر بھی ہاتھ رکھکر معاف فرمائی اوسی دن شام کو پانچ بجے ملاقات بازدید ویسرای کشور ہند قرار پائی چنانچہ قریب لب شاہراہ چار سرداران مفصلۂ ذیل بنابر استقبال ویسرای کشور ہند گئے۔ صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب بہادر سطوت جنگ۔ صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ۔ صاحبزادہ محمد عبد الحفیظ خانصاحب ولیعہد۔ صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب۔ پھر سرداران ہمراہی نے ایک ایک اشرفی نذر کی وہ نذرین ہاتھ رکھکر معاف ہوئین پھر ویسرای کشور ہند نے میو کالج اجمیر دیکھا انعام دیا سرکار والا بارہ بجے دن کے ملاقات کرکے درگاہ مین گئے خدام وغیرہ کو مبلغ سہ صد و ہشتاد و پنج روپیہ انعام دیا۔ بتاریخ چہاردہم ماہ نومبر سنہ صدر سرکار دار الخیر اجمیر سے روانہ ہوکر فائز ٹونک ہوئے سلامی اتوپ عمل مین آئی۔ بتاریخ بست و چہارم ماہ مذکور سنہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر وارد ٹونک ہوئے۔ پیشوائی نہین ہوئی گیارہ فیر سلامی کے سر ہوئے۔ بتاریخ بست و ششم ماہ نومبر سنہ صدر سرکار والا بنابر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ نومبر سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر جانب موضع بروڑی گئے۔ بتاریخ ہشتم ماہ دسمبر سنہ مذکور واپس ٹونک آئے۔ بتاریخ دہم ماہ دسمبر سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر بنابر ملاقات سرکار والا نظر باغ مین تشریف لائے

اسی روز براہ جیپور بمبئی کو تشریف لے گئے۔ بتاریخ بست وچہارم ماہ دسمبر سرکار روالا بتقریب شکار موضع دمہوان کو تشریف لے گئے
اور دمہوان سے بہور کہو و محمد گڈہ ہوتے ہوئے علیگڈہ کو تشریف فرما ہوئے۔ بتاریخ یکم ماہ جنوری ۱۸۹۷ء واپس ٹونک
تشریف لائے۔ بتاریخ سوم ماہ جنوری صاحب اجنٹ بہادر مع یک یوروپین کے دیولی سے فائز ٹونک ہوئے۔ بتاریخ
چہارم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر مع یوروپین سرکار کی ملاقات کو نظر باغ مین تشریف لائے۔ بتاریخ ہشتم ماہ جنوری
سنہ صدر آٹھ بجے صبح کے بتقریب دورہ صاحب اجنٹ بہادر پڑاو وعلاقہ ریاست ٹونک کو تشریف لے گئے۔ بتاریخ چہارم ماہ مئی
۱۸۹۷ء صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے فائز ٹونک ہوئے بتاریخ نہم ماہ مذکور سنہ صدر سرکار روالا مع نائب صاحب بہادر
بنگلہ پر بنابر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر تشریف لے گئے۔ بتاریخ ہفدہم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر واسطے ملاقات
دربار کے نظر باغ مین تشریف لائے سوای نائب صاحب بہادر کے اور کوئی سردار نہ تھا۔ بتاریخ بست وسوم ماہ مذبور سنہ صدر
صاحب اجنٹ بہادر دیولی کو تشریف لے گئے بتاریخ بست وچہارم ماہ مذکور جشن سالگرہ ملکہ معظمہ بمعرض ظہور آیا دربار معمولی
ہوکر برخاست ہوا۔ بتاریخ بست وپنجم ماہ مئی سنہ صدر جشن سالگرہ حضور انور دام اقبالہ بصد تزک واحتشام بمعرض ظہور آیا دربار
ہوکر برخاست ہوا رسوم معمولی ادا ہوئین۔ بتاریخ سی ام ماہ مئی سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے فائز ٹونک ہوئے
آخر سنہ ۱۳۱۴ ہجری مین سیح الدولہ اعجاز الملک سلطان الشعرا مولوی حکیم محمد سلطان محمود خان بہادر مظفر جنگ نے انتقال کیا۔
اسی سال مین ملک الشعرا لسان الملک سید حافظ محمد حسین صاحب بسمل نے اس جہان فانی سے ملک جاودانی انتقال کیا۔
بتاریخ دوازدہم ماہ جون سنہ صدر حضور انور مع نائب صاحب بہادر بنابر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے بتاریخ
پانزدہم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر دیولی تشریف لے گئے۔ بتاریخ ہیجدہم ماہ مذبور سنہ صدر راو نار سنگھ جاگیردار دنگاری
جو بغرض تیرتھ گئے تھے وارد ٹونک ہوئے باغ رانا نندلال جنہ مین ٹھہرے حضور مین اطلاع ہونے پر ایک بگھی ہمراہی کے واسطے
تعین کی گئی اور چندی دی گئی۔ بتاریخ نوزدہم ماہ مذکور سنہ صدر سید سعید الدین احمد صاحب تحصیلداری قصبہ ڈونگلہ پرگنہ
نیماہیڑہ پر مقرر ہوئے بتاریخ بست ودوم ماہ مرقوم الصدر سنہ صدر احمد اللہ خان خلف فیض اللہ خان ابن عبد اللہ خان
ملازم جودہپور دیولی سے فائز ٹونک ہوئے فیروز باغ کی کوٹھی مین ٹھہرائے گئے چونکہ عبد اللہ خان مرحوم جد احمد اللہ خان کا
مکان عسکر فیروزی مین ہی خان مذکور فیروز باغ سے اپنے مکان پر جاکر فروکش ہوئے ریاست سے ایک بگھی اور دو فراش
مقرر ہوگئے اور دو وقتہ کھانا باورچیخانہ سے مقرر ہوگیا اور سامان پلنگ وغیرہ توشک خانہ سرکاری سے بھیجا گیا۔ اسی تاریخ

صاحبزادہ محمد عبدالقیوم خان خلف صاحبزادہ عبداللہ خان صاحب سنبھلی نے اس جہان فانی سے ملک جاودانی انتقال کیا۔
بتاریخ شانزدہم ماہ شعبان المعظم سنہ مذکور مولوی محمد حسن خانصاحب خلف الصدق بیان خان رسالدار مرحوم نے بامراض چند
در چند انتقال کیا۔ اسی سال مین بمشکوی صاحبزادہ عبدالمجید خان خلف صاحبزادہ عبدالحمید خانصاحب فرزند تولد ہوا قطعہ تاریخ
ولادت باسعادت یہ ہے سہ گشت مولود چو فرزند ہمایون اقبال ؎ ساعتے بود حمید و خوش و بس نیک زمان
فکر تاریخ جو کرد آبرو از چرخ بر بن ؎ ملہم غیب بگفت - اختر امید جہان - اسی سال مین صاحبزادہ محمد خانصاحب
حضور کے ماموں نے موضع کلکراج مین باغ نو احداث فرمایا چنانچہ محمد ابراہیم خان مرحوم نے یہ قطعہ تاریخ بصنعت بلیغ جسکے اعداد
سے سمت بکرمی ظاہر ہوتے ہین لکھا سہ

چون محمد خان بہادر افسر اعلی لباخت	گلشن نو غیرت باغ ارم رشک بہار
ہاتفے گفتا بمن ای رمز در صنع بلیغ	از پے تاریخ سالش - باغ گفتم یادگار

حروف مادہ — غ ا ب
اعداد حروف مادہ لفظوں مین — ہزار یک دو
اعداد بالا کے عدد لفظون مین - چہار - شش - دو - بست - پنج - ہفت - یک - دو صد
حروف بالا کے عدد ہندسوں مین - ۲۰۹ - ۴۰۰ - ۹ - ۶۲۴ - ۵۵ - ۸۵ - ۴ - ۳۰ - ۴ - ۱۰۱
کل میزان - سمت ۱۹۵۴ بکرمی -

سنہ ۱۳۱۵ ہجری مین جو بعہد وکالت نواب محمد سلیمان خان اسد لکھنوی واقع چھاونی سیہور خرابی مقدمہ محمود خان تہانہ دار کا
مقتولی لچھما باگری ڈاکو ساکن موضع محمود اعلاقہ کو روائی - نیومارچ صاحب بہادر ایجنٹ ریاست بھوپال کے ذہن میں یہ
بات سماگئی کہ محمود خان تہانہ دار ضرور مرتکب خطا ہے بعد ازان تحریرات مرۃ بعد اخرٰی وکیل صاحب موصوف حسب اجازت
جناب وزارت مآب بہادر بانقابہ بخیال درستی و تدبیر مقدمہ مذکور بالا صدر عالیقدر مین تشریف لائے - لیکن اتفاقات تقدیر و
شدنی امر اسکو کہتے ہین کہ فیما بین رائے حضرت وزیر اعظم بہادر و وکیل صاحب کے اختلاف واقع ہوا اور بسر دربار
کچھہ گفتگو نیز رنجش آمیز آگئی کہ جسکی وجہ سے جناب نائب صاحب بہادر کو بھی ملال گذرا اور وکیل صاحب نے مقام وکالت پر
جانے سے انکار کیا۔ مگر اسکے دوسرے روز حسب ایمائے حضور نوابصاحب بہادر وکیل صاحب کو بمصداق الامر فوق الادب

سیہور ملا ہی پڑا بعد ازان بحکم سرکار والا افتخار الشعرا اعتبار الملک وکیل اپیل مقدمۂ مذکور مامور فرمائے گئے اور نسبت وکیل صاحب سیہور حکم بندگان عالی یون صادر ہوا کہ بمقدمۂ مرقوم الصدر شریک سید افتخار حسین رہین چنانچہ وکیل صاحب بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ بتاریخ سوم ماہ مئی ۱۸۹۸ء مطابق دہم ذی الحجہ ۱۳۱۵ ہجری بروز عید الضحیٰ فائز اندور ہوئے اور تا امکان ہر امر مین سید افتخار حسین کو مدد دی اور ہنگام ملاقات کالون صاحب بہادر کہ حسب منظوری نواب صاحب بہادر باجرت اپیل مقدمہ مذکور اٹھارہ ہزار روپیہ پر مامور ہوکر اندور آئے تھے خلاصہ کیفیت مقدمہ تھانہ دار ناگور جناب کالون صاحب بہادر کے ذہن نشین کی اللہ تعالی کے فضل سے فتحیابی و سرسبزی اپیل بعرصۂ ظہور آئی بعد ازان وکیل صاحب بعد رہائی محمود خان تھانہ دار وغیرہ بخیال وجوہات چند در چند و بخدمت حضرت وزیر اعظم اطلاع دیکر سیہور سے ٹونک مین آگئے اور سید حبیب حسین صاحب وکیل سیہور مقرر ہوئے۔ لیکن حضور انور دام اقبالہ نے از راہ قدر دانی و قدیم نوازی وکیل صاحب کو ٹھہرالیا اور یہ وعدہ فرمایا کہ ۱۸۹۲ء مین جو انکے بطور مشاہرہ مبلغ چالیس روپیہ جیب خاص سے مامور ہوئے تھے بدستور سابق مقرر ہو جائینگے۔ وکیل صاحب خاص مہر عہد و منوسل حضور والا ہین۔ بتاریخ بستم ماہ رجب المرجب ۱۳۱۵ ہجری مطابق پانزدہم ماہ دسمبر ۱۸۹۷ء سید افتخار حسین صاحب مضطر کو حضور انور سے خطاب مفصلۂ ذیل عطا ہوا اور حضور والا نے براہ قدر دانی و قدر افزائی حضرت مضطر کو اپنا مشیر شعر و سخن قرار دیا چنانچہ نقل پروانہ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے۔ سیادت و شرافت انتساب فضائل و شرائف مآب سید افتخار حسین بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ چونکہ براہ حسن لیاقت و سخن گوئی تمہاری کے حضور بدولت شعر و سخن مین تم سے مشورہ فرماتے ہین لہذا از راہ مزید مراسم تفضلات و بنظر قدر افزائی و توجہات بخطاب (افتخار الشعرا اعتبار الملک) تمکو معزز و ممتاز فرمایا جاتا ہے چاہیے کہ پروانہ ہذا کو سند اپنے پاس رکھو فقط بستم ماہ رجب المرجب ۱۳۱۵ ہجری مطابق پانزدہم ماہ دسمبر ۱۸۹۷ء بموجب حکم حضور دام اقبالہ زبانی شمس الامرا انتظام الملک صاحبزادہ محمود خان بہادر تہور جنگ بقلم فیض احمد اہلمد دفتر دار الانشاء حضوری دربار ٹونک۔ بتاریخ بست و دوم دسمبر ۱۸۹۷ء صاحب اجنٹ بہادر حضور کی ملاقات کو نظر باغ مین آئے اور اسی تاریخ براہ جیپور سرونج کو صاحب اجنٹ بہادر قریب بارہ بجے کے روانہ ہوئے۔ اور اسی تاریخ کلو چوبدار و کلیان بخش سپاہی مع خریطۂ رئیس الور بطلب حضور انور بتقریب شادی رئیس فائز ٹونک ہوئے جنکی یومیہ ریاست سے مقرر ہوئی پھر خریطہ جوابی دیکر رخصت کیا گیا۔ ہنگام رخصت سرکار سے یہ خلعت دیا گیا ہے۔

بنام کلو چوبدار
دستار یک صہ
سید یک عہ
نقد ...

بنام کلیان بخش سپاہی
دستار یک ؏
دوپٹہ یک عہ
نقد صہ

بتاریخ پنجم ماہ جنوری ۱۸۹۹ء نواب حاتم علیخان رئیس محمدگڈھ مع بیگم خود ٹونک میں آئے چندی یومیہ مقررہ موافق بتاریخ نہم ماہ مذکور سنہ صدر نواب صاحب موصوف بنابر ملاقات حضور والا نظر باغ میں آئے حضور پرنور نے تابلب فرش مشایعت کی نواب صاحب نے مع ہمراہیان خود نذر کی نواب صاحب نے ایک دینار دس روپیہ اور ماموں نواب صاحب نے پانچ روپیہ کلدار اور قلعدار محمدگڈھ نے دو روپیہ اور میر منشی نے دو روپیہ نذر کئے۔ بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور سنہ مذکور نواب صاحب موصوف بنابر رخصت سرکار میں آئے بدین تفصیل خلعت دیا گیا

نواب صاحب لنگشتی	اہل خانہ نواب صاحب	ماموں نواب صاحب	میرمنشی	قلعدار	مصاحب نواب صاحب۔
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اور اسی تاریخ صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے ٹونک میں فائز ہوئے بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور حضور پرنور مع نائب صاحب بہادر بنگلہ پر بنابر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر تشریف لے گئے۔ بتاریخ چہاردہم ماہ جنوری سنہ مذکور سرکار بغرض ملاقات صاحب کلان بہادر کہ جو بمقام چورو پرگنہ علیگڈھ قیام پذیر تھے علاگا روانہ ہوئے اور علیگڈھ میں پہونچکر بعد تناول خاصہ چورو تشریف لے گئے اور ہمراہی میں نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ تھیں اور ہمرکاب یہ سرداران مفصلہ ذیل تھے۔ نائب الریاست صاحب بہادر صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب بہادر مظفر جنگ صاحبزادہ عبدالرحمن خان خلف صاحبزادہ احمدیار خان صاحب بہادر فتح جنگ صاحبزادہ محمد صدیق خان صاحب بہادر دلیر جنگ صاحبزادہ محمد حنیف خان صاحب صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب و صاحبزادہ ہدایت اللہ خان صاحب و صاحبزادہ محمد عبدالحفیظ خان صاحب و صاحبزادہ محمد سعادت علیخان صاحب و صاحبزادہ محمد عبداللہ خانصاحب و صاحبزادہ عبدالرشید خانصاحب پسران حضور پرنور۔ بتاریخ پانزدہم ماہ جنوری حضور نے چورو میں قیام فرماکر دو ہرن شکار کئے۔ بتاریخ شانزدہم ماہ مذکور صاحب کلان بہادر کا چورو میں پیش خیمہ آیا۔ بتاریخ ہفدہم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب کلان بہادر تشریف لائے پیشوائی معمولی عمل میں آئی اور بعد ملاقات صاحب کلان صاحب بہادر جانب اونیارہ تشریف لے گئے بعد ازان حضور پرنور کوہ آملی پر تشریف فرما ہو چہار روز تک حضور والا مشغول شکار رہے اسی مقام پر معتمدان اندرگڈھ آئے سرکار سے چندی اور خلعت دیا گیا۔ معتمدان چوبدار و ہرکارہ۔ بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور حضور والا علی گڈھ میں تشریف لائے۔ بتاریخ بست و سوم ماہ مذکور حضور پرنور فائز ٹونک ہوئے۔ بھیم جی پاسبان ریاست جودہپور باطلاع ولادت فرزند رئیس جودہپور ٹونک میں آیا چندی دی گئی صاحب اجنٹ بہادر بتاریخ ششم فروری سنہ صدر دیولی سے فائز ٹونک ہوئے حسب دستور

پیشگاہ حضور با بدولت سے تمکو مشاہرہ دوسَو روپیہ ماہوار کہ جو پہلے سے ملتے تھے بعہدۂ نظامت ال پرگنہ ٹونک مامور فرمایا گیا اور محکمۂ نزول بھی بدستور تمہاری سپردگی و ماتحتی مین رہا۔ چاہیے کہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ سے چارج نظامت کا حسب قاعدہ لیکر کام نظامت کا بمستعدی و ہوشیاری آبادی کاشتکاران وافزونی آمدنی پرگنہ کو ہمیشہ پیش نظر رکھکر باحسن وجوہ انجام دیتے رہو اور خوشنودی مزاج فیض امتزاج مابدولت واقبال کو سرمایہ بہبودی اپنی کا تصور کرتے رہو اور ایسا بندوبست کرو کہ رعایا پرگنہ کی تم سے خوش وخورم رہے اور مقدمات مرجوعہ نظامت کا بنظر احقاق حق فیصلہ واجبی کرتے رہو کہ حضور بابدولت کو دادرسی خلق اللہ ہر وقت ملحوظ خاطر رہے اور زر مال واجب سرکاری وقت مقررہ پر وصول ہوتا رہے اور تحصیلداران اور گرداوران وپٹواریان کے کامون کی پوری نگرانی و سنبھال کیجاوے فقط ۲۰ شوال ۱۳۱۵ھ ہجری مطابق ۲۲ مارچ ۱۸۹۹ء بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ شانہ۔ اور اسی تاریخ ممتاز الامرا اعظم الملک جناب صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ پیشگاہ حضور انور سے عہدۂ نظامت پرگنہ سرونج علاقہ ریاست ٹونک پر مقرر فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ حضوری موسومہ صاحبزادہ صاحب موصوف بجنسہ درج ذیل ہے۔

برادر بجان برابر عزیز اللہ سعادت نشان بدل عزیز وافر تمیز ممتاز الامرا اعظم الملک صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ طال عمرہ۔ بعد دعوات وافیات مطالعہ نمایند۔ چونکہ تمنے از ابتدا سن شعور تا ایندم باطاعت وفرمانبرداری حضور بابدولت کار خدمات مفوضہ ریاست متعلقہ نظامت ٹونک کو باحسن وجوہ بعہدہ تمام انجام دیکر سرمایۂ خوشنودی مزاج فیض امتزاج حضور بابدولت واقبال حاصل کیا لہذا بپاداش لیاقت وہوشیاری وکارکردگی تمہاری کے پیشگاہ مابدولت واقبال سے تمکو مشاہرہ پانسو روپیہ ماہوار بعہدۂ نظامت پرگنہ سرونج مامور فرمایا گیا۔ چاہیے کہ جلد پرگنہ سرونج مین پہونچکر کار نظامت پرگنہ مذکور کو بمستعدی وہوشیاری انجام دیتے رہو اور اپنی کارروائی مستعدانہ سے ہمیشہ حضور بابدولت کو رضامند وخوش رکھو اور آبادی پرگنہ مین کوشش بلیغ کرکے افزونی پیداوار پرگنہ کو ہر وقت پیش نظر رکھو کہ جسکی وجہ سے پرگنہ آباد ہو کر لگان مین روز بروز افزونی ہوتی رہے اور چوری ڈکیتی وسرقت مویشی ورہزنی ودیگر امور ناجائز کا پرگنہ مین ایسا انتظام کیا جاوے کہ جس سے رعایای سرکار کو امنیت حاصل ہو اور دار وگیر مجرمان وبدمعاشان مین سرگرمی رہے اور جس کسی پر جو قصور ثابت ہو سزای قانونی سے وہ شخص ہرگز محفوظ نہ رہے تمہاری سعادت اور لیاقت سے پوری امید ہے کہ تم دکھ درد غربا اور ہر ایک کا عذر سنو گے اور سب کام ایسے کروگے کہ پرگنہ مین آبادی کی ترقی ہو اور دست برد رہزنان سے رعایا کو پوری امنیت حاصل رہے اور جو

اپنا دکھہ درد عرض کرے اوسکا تصفیہ بنظر احقاق حق عمل مین آئے اور واضح رہے کہ سرونج کے پرگنہ مین صدہا کھاتہ پڑت
ہو گئے اور کاشتکار فرار ہو گئے ہین کاشتکاران قدیم و جدید کو علاقہ غیر سے بلاکر آباد کیا جائے اور پڑت کھاتے آباد کیجائین
اس کام کو بہت سرگرمی اور اہتمام سے کیا جائے اور تین سو روپیہ جو اضافہ ہوئے ہین وہ اوسوقت سے ملین گے کہ جب تم
سرونج پہونچکر کام نظامت کا انجام دو گے فقط المرقوم ۲۹ شوال ۱۳۱۵ھ ہجری مطابق ۲۳ مارچ ۱۸۹۸ء بموجب حکم
حضور انور دام اقبالہ شافہتہً۔ اور اسی تاریخ صاحبزادہ محمد حنیف خان خلف اکبر شمس الامرا انتظام الملک صاحبزادہ محمود خان
بہادر تہور جنگ عہدۂ نظامت سائرات پر پیشگاہ حضور والا سے مقرر فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے
عزیز القدر سعادت و اقبال نشان صاحبزادہ محمد حنیف خان طال عمرہ بعد دعوات وافیات مطالعہ نمایند۔ بلحاظ ہوشیاری
ولیاقت ذاتی و اطاعت و فرمانبرداری پیشگاہ حضور بابدولت سے تمکو بمشاہرۂ سو روپیہ ماہوار بعہدۂ نظامت سائرات مقرر و
مامور فرمایا گیا۔ چاہیے کہ سید عبدالرحمن ناظم سائرات سے حسب سررشتہ چارج نظامت لیکر خدمات مفوضہ اپنی کو مستعدی
و ہوشیاری و نگرانی انجام دیتے رہو اور چودہریان و قانون گویان مامورۂ نظامت و نیز دیگر کارکنان متصرم و گرداور وغیرہ کا
خیال رہے کہ جسکی وجہ سے ان لوگون کو موقع دست اندازی کا نہ ملے اور مفاد سرکاری کو ہمیشہ پیش نظر رکھکر بانجام ہی
کار مفوضہ بعمدیت تمام کارگزاری اپنی سے خوشنودی مزاج اقدس حضور بابدولت حاصل کرتے رہو اور تاریخ لینے چارج
سے تمکو تنخواہ ملیگی اور ہر سال دورۂ پرگنہ صدر و دیگر پرگنات کا کیا جائے فقط المرقوم ۲۹ شوال ۱۳۱۵ھ ہجری مطابق ۲۳
مارچ ۱۸۹۸ء بموجب حکم حضور انور مشافہتہً۔ بتاریخ بست و چہارم ماہ مارچ سنہ صدر حضور والا مع نائب صاحب بہادر
و صاحب اجنٹ بہادر مدرسۂ ریاست ہذا مین تشریف لے گئے اور طلبا مدرسہ کو انعام دیا۔ بتاریخ بست و ششم ماہ مارچ
صاحب اجنٹ بہادر حضور انور کی ملاقات کو آئے۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر نے مع حضور انور
و نائب صاحب بہادر بالقابہ و الاثر شفاخانہ کو معائنہ فرمایا۔ بتاریخ بست و نہم ماہ مذکور وکیل جہالاواڑ پاٹن دربار کے سلام
کو دربار مین حاضر ہوا اور پانچ روپیہ نذر کئے۔ سرکار والا سے بالعوض خلعت یک صد روپیہ نقد وکیل مسطور کو عطا ہوا۔
بتاریخ سی و یکم ماہ مرقوم الصدر صاحب اجنٹ بہادر سرکار انور کی ملاقات کو آئے اور بعد ملاقات راہی چھاونی نیولی
ہوئے۔ بتاریخ دہم ماہ مئی سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر وارد ٹونک ہو کر بنگلہ پر فروکش ہوئے مشایعت و مدارات
و ملاقات حسب معمول عمل مین آئی۔ بتاریخ یازدہم ماہ مئی سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر نے شفاخانہ و جیلخانہ

وغیرہ معائنہ کیا۔ اور اسی تاریخ صاحب ایجنٹ بہادر حضور انور کی ملاقات کو نظر باغ مین تشریف لائے۔ بتاریخ دوازدہم ماہ
مئی سنہ مذ صاحب ایجنٹ بہادر ریماونی دیولی کو تشریف لے گئے۔ بتاریخ بست و سوم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۲ ہجری مطابق چہارم
ماہ مئی جشن سالگرہ حضور انور دام اقبالہم بصد تزک و احتشام بعرض ظہور آیا۔ اسی ایام مین بشکوئی صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان صاحب
دختر نیک اختر تولد ہوئی افتخار النسا بیگم نام رکھا گیا۔ افسوس اس دختر کا کم سنی مین انتقال ہو گیا۔ بتاریخ بست و چہارم ماہ مئی جشن
سالگرہ ملکہ معظمہ بنہایت دھوم دھام سے ہوا۔ بتاریخ دوم ماہ جون سنہ مذ حضور دام اقبالہ مع نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ
محمد اسحٰق خان صاحب بہادر سطوت جنگ بتقریب شکار بمقام آملی تشریف لے گئے۔ بتاریخ دوازدہم ماہ جون سنہ ۱۸۹۶ء سید محمد جلال الدین احمد
صاحب خلف اکبر فصیح الملک کپتان سید نور الدین احمد صاحب سرکار والا سے عہدۂ سپرنٹنڈی پولس پرگنہ نیماہیڑہ پر متعین ہوگئے
اور پانزدہم ماہ نومبر سنہ ۱۸۹۶ء تک اپنی فرض منصبی کو بکمال دیانت و امانت انجام دیتے رہے بوجہ نااتفاقی و نفاق باطنی منشی
رامچند ر ناظم پرگنہ نیماہیڑہ حسب ایمای حضوری سید صاحب موصوف حاضر دربدولت ہوئے اور اس نااتفاقی اور ناچاقی کی کیفیت
آئندہ لکھی جائیگی۔ بتاریخ شانزدہم ماہ جون حافظ محتشم الدین تحصیلدار فیروز بغرض سلام دربار مین حاضر ہوئے پانچ روپیہ
نذر کئے اور تحفے پیش کئے سرکار والا سے خلعت دو سو روپیہ کا معزی الیہ کو دیا گیا۔ بتاریخ سوم ماہ صفر سنہ ۱۳۱۴ ہجری مطابق بست و سوم
ماہ جون سنہ ۱۸۹۶ء کپتان سید محمد پیشگاہ حضور والا سے عہدۂ نظامت پرگنہ پڑاوہ علاقہ ریاست ٹونک پر مامور فرمائے گئے چنانچہ نقل
پروانہ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے۔ خلاصۂ خاندان مصطفوی سلالۂ دودمان مرتضوی کپتان سید محمد سلامت ۔ بعد سلام مسنون
واضح باد۔ پیشگاہ حضور با دولت و اقبال سے براہ پرورش و قدر دانی تمکو بجای صاحبزادہ محمد خان بہادر منصور جنگ بعہدۂ نظامت
پرگنہ پڑاوہ مامور فرمایا گیا چاہیے کہ بہت جلد پڑاوہ مین پہونچکر اور چارج نظامت کا حسب ضابطہ لیکر کار متعلقہ اپنے کو بکمال
مستعدی و عرق ریزی و ہوشیاری و دیانت داری انجام دیتے رہو اور رعایا پرگنہ پڑاوہ کو کارروائی منصفانہ اپنی سے
رضامند و خوش رکھو اور جو کوئی بندگان خدا پر ظلم کرے اوسکی داد رسی بعد تحقیقات کامل بلا رعایت احدے عمل مین لاتے رہو
اور بخیال آبادی پرگنہ و افزونی لگان سرکاری حسب ضابطہ دیہات متعلقہ نظامت پڑاوہ کا دورہ کرتے رہو جس قدر
زمین پرت ہو اوسکی آبادی مین کوشش بلیغ کرکے افزونی لگان سرکاری کا ہر وقت خیال رکھو اور دار و گیر سارقان و بدمعاشان
مین پوری پوری کوشش کرتے رہو اور زر بالواجب سرکار بلا تامل قسط بقسط وام و رقم داخل خزینہ عامرہ ہوتا رہے اور کام مال کا
بموجب تجویز بندوبست ہوتا رہے اوسکے خلاف نہو چونکہ پرگنہ پڑاوہ مین پہلے سے انتظام منوتی داران تھا اور زمینداران کا دادستد

اورنیز ہوتا تھا اب بھی اوسی طور سے ہوتا رہے کہ منوتی دار کسی زمیندار و آسامی پر بے قاعدہ کارروائی نکرنے پاوے اور کوئی کام پرگنہ کا کسی ماتحت کی رای پر چھوڑ کر غافل نہونا چاہیے بلکہ اوسکا سنبھال بمعائنہ مستعدی و ہوشیاری کے ساتھ اپنی ذات خاص سے رکھنا چاہیے اور اگر کاشتکاران کیطرف سے ادای زر منوتی مین نادہندی و تمردی ہوا درو لوگ نظامت سے امداد چاہین تو اون منوتی دارونکو مناسب مدد دیجاوے اور جو کاشتکار بالکل نادار ہین اور نہ اونکی کوئی منوتی داری کر سکتا ہو ایسے کاشتکار کو کھاد تقاوی کے دینے مین نظامت سے مدد دیجاوے۔ اور جو کھاتہ پڑت ہین اونکی آبادی مین بکوشش بلیغ ایسا انتظام کیا جاے کہ وہ کل کھاتہ آباد ہوجاوین اور واضح رہے کہ پرگنہ پڑاوہ مین بہت بڑا عذر زیادتی لگان کا تھا وہ عذر رفع کردیا گیا ہے اون لوگون سے روپیہ جواب جمع تجویز ہوئی ہو حسب شرشتہ بلا عذر وصول کرتے رہو فقط مرقوم ۳ صفر ۱۳۱۶ھ ہجری ۲۲ جون ۱۸۹۸ء بموجب حکم حضور پرنور دام اقبالہ مشاہدہ شد بقلم محمد زمان خان محافظ دفتر۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ ربیع الاول ۱۳۱۶ھ ہجری مطابق چہاردہم ماہ اگست ۱۸۹۸ء بیشگاہ حضور پرنور سے صاحبزادہ محمد صابر علیخان صاحب وکیل سرکار عہدہ مجسٹریٹی درجہ دوم پرگنہ سرونج علاقہ ریاست ٹونک پر ممتاز فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے۔ خصوصیت نشان شرافت عنوان صاحبزادہ محمد صابر علیخان وکیل سرکار بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ بلحاظ حسن کارگزاری و امانت داری خدمات ریاست کہ جو آجتک یوم ملازمت سے بعہدہای مختلف تمنے انجام دئے تقرری تمہاری اوپر عہدہ مجسٹریٹی درجہ دوم پرگنہ سرونج بماتحتی صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ ناظم پرگنہ سرونج بدرماہا مبلغ ایکسو پانچروپیہ کی گئی ہو تمکو چاہیے کہ کار متعلقہ مجسٹریٹی درجہ دوم پرگنہ سرونج کو بہت ہوشیاری و مستعدی سے بدیانت و امانت انجام دو تاکہ آئندہ باعث بہبودی تمہاریکا متصور ہو اور تاریخ کارکردگی سے تنخواہ تمکو دیجاویگی فقط المرقوم ۲۵ ربیع الاول ۱۳۱۶ھ ہجری ۱۴ اگست ۱۸۹۸ء بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ زبانی افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست و وائس پریزیڈنٹ محکمہ کونسل۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ ربیع الثانی ۱۳۱۶ھ ہجری مطابق سیزدہم ماہ ستمبر ۱۸۹۸ء تقرری منشی راجچند ربعہدہ نظامت پرگنہ نیماہیڑہ علاقہ ریاست ٹونک عمل مین آئی چنانچہ نقل پروانہ حضوری بجنسہ درج ذیل ہی شرافت پناہ نجابت دستگاہ منشی راجچند ربعافیت باشند۔ چونکہ تمنے معتمدی میو کالج کی عرصہ تک مستعدی کے ساتھ انجام دی اور صدر مین بھی خزانہ و مال و جانچ کا کام خوش عنوانی کے ساتھ انجام دیا لہذا تمکو بلحاظ ہوشیاری و انجام دہی خدمات سابقہ بجای محمد افضل یار خان ناظم پرگنہ نیماہیڑہ بمشاہرہ مالی ۱۸۰ بعہدہ نظامت مامور و معزز فرمایا گیا چاہیے کہ

بہت جلد بندوبست نظامت ٹیاہیڑہ ہوچکا ہے اور محمد افضل علی خانسے حسب سررشتہ چارج نظامت لیکر کار متعلقہ نظامت کو بمستعدی و
ہوشیاری و دیانت داری و نگرانی کارروائی اہلکاران نظامت اس عمدگی سے انجام دیتے رہو کہ مزاج فیض امتزاج
حضور پر نور بدولت تمہاری کارکردگی سے خوش رہے اور دیہات متعلقہ نظامت ٹیاہیڑہ کا حسب قانون مال و ہدایت مجریہ
سابقہ دورہ کرکے جو زمین پڑت ہے اوسکی آبادی کی باسلوبی اس غور سے کارروائی کیجاوے کہ آراضیات پڑت سرکاری
بہت جلد آباد ہوجائین اور بابت ادای لگان سرکاری ایسا انتظام کیا جاوے کہ جملہ کاشتکاران سے زر لگان
مقررہ قسطوار وصول ہوتا رہے۔ کسی کاشتکار کے ذمہ زر مالواجب سرکاری باقی نرہے اس کارروائی کو مقدم سمجھکر
آبادی و افزونی مال واجب سرکاری مین وقتاً فوقتاً کوشش کرتے رہو اور اپنے ماتحتون کی کارروائی جانچ دیپڑتال
بموقع مناسب کرتے رہو۔ دارو گیر سارقان و بدمعاشان کا ایسا انتظام رکھو کہ اس قسم کے لوگ گرفتاری سے محفوظ
نرہکر اپنی کردار کی سزا پاتے رہین رعایا سرکاری پر منجانب اہلکاران نظامت و یا دیگر اشخاص کوئی قسم کا تشدد
و بیجا زیادتی نہو اور اگر کسی کی جانب سے ایسا وقوع مین آوے تو مستغیث کے استغاثہ کرنے پر نظر باحقاق فیصلہ واجبی
بلا رعایت عمل مین لاتے رہو اور اگر کام نظامت کا خوش اسلوبی و مستعدی کے ساتھ انجام نہ دوگے تو تمہارے واسطے
نتیجہ اچھا نہوگا۔ وبحالت انجام دہی کار متعلقہ خود باسلوبی تمام متوقع بہبودی و ترقی رہو اور نگرانی میوکالج اجمیر کی تمہارے
ذمہ کی گئی اوسکی بھی سنبھال کرتے رہو بقایای سنین ماضیہ مین پوری کوشش کیجاوے اور جو سنہ ۱۳۰۵ فصلی مین پرگنہ مین
رقم باقی رہی ہے وہ بھی وصول کیجاوے جہانتک ممکن ہو پوری کوشش کیجاوے فقط المرقوم ۲۰ ربیع الثانی
سنہ ۱۳۱۶ ہجری م ۱۳ ستمبر سنہ ۱۸۹۸ع بموجب حکم حضور پر نور جناب نواب صاحب بہادر دام اقبالہ و اجلالہ مشافہتہً بقلم کرپا نرائن روزنامچہ
نویس دفتر دار الانشاء دربار ٹونک۔ اسی ایام مین اشرف الامراء عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ
ممبر کونسل و جنرل فوج نے بوجہ پیرانہ سالی و عارض ہونے امراض چند در چند اپنے عہدہ ممبری و جنریلی سے دست بردار
ہوکر حضور پر نور مین استعفا پیش کیا پیشگاہ حضور سے اونکی پیرانہ سالی پر خیال ہوکر استعفا منظور فرمایا گیا اور بلحاظ قدامت
صاحبزادہ صاحب بہادر کی یکصد روپیہ ماہوار پنشن مقرر فرمائی گئی۔ اور بتاریخ یکم جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ ہجری م ۱۱ ستمبر سنہ ۱۸۹۸ع
عہدہ ممبری و جنریلی صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان صاحب بہادر کو پیشگاہ حضور سے عطا فرمایا گیا چنانچہ نقل پروانہ حضوری بجنسہ
درج ذیل ہے۔ برادر بجان برابر عزیز القدر سعادت نشان بدل عزیز و افر تمیز نجم الامراء احتشام الملک صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان

بہادر صفدر جنگ طال عمرہ - بعد دعوات وافیات مطالعہ نمایند - تمنے روز تقرری سے بعہدۂ نظامت بعدالت شرع شریف
کار متعلقہ اپنے کو نہایت مستعدی وہوشیاری سے بنظر احقاق حق انجام دیکر اپنی کارروائی مستحسنانہ و انصافانہ سے ہمیشہ طبیعت
فیض طویت حضور با بدولت کو خوش ورضامند رکھا لہذا ابواد یہ کارکردگی وہوشیاری بجای اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان
صاحب بہادر فتح جنگ ممبر صیغۂ فوج بعہدہ جرنیلی وممبری فوج تمکو مامور ومعز ز فرمایا گیا چاہیے کہ صاحبزادہ احمد یار خانصاحب
بہادر فتح جنگ سے چارج ممبری فوج وجرنیلی حسب سررشتہ لیکر کار سرکار متعلقہ اپنے کو بہ مستعدی وہوشیاری انجام دیتے رہو
اور تعداد مشاہرہ خدمت مفوضہ عنقریب اطلاع دیجاویگی فقط - یکم جمادی الاول ۱۳۱۶ھ ہجری م ۱۹ ستمبر ۱۸۹۸ء بموجب حکم حضور شاہانہ
والدہ جناب نواب اسمٰعیل خان بہادر مرحوم رئیس جاورہ بتقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ فیروز محمد خان کہ جو دختر صاحبزادہ عبدالغفور خان
خلف صاحبزادہ محمد اکرم خان صاحب مرحوم سے قرار یاب ہوئی تھی بتاریخ سیزدہم ماہ اکتوبر ۱۸۹۸ء انگلش آبادی عرف جاورہ سے
مع برات داخل ٹونک ہوئین اور وہ برات صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان صاحب کے مکان مین ٹھہرائی گئی ریاست سے
مدارات بعرض ظہور آئی پیشگاہ حضور لامع النور سے مولوی سید عبدالرحمٰن صاحب مہتمم چندیخانہ بتاریخ دوازدہم ماہ جمادی الثانی
۱۳۱۶ھ ہجری مطابق بست ونہم ماہ اکتوبر ۱۸۹۸ء بعہدۂ نظامت پرگنہ علی گڈہ علاقہ ریاست ٹونک پر مقرر فرمائے گئے چنانچہ نقل
پروانہ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے - سیادت مآب شرافت انتساب سید عبدالرحمٰن مہتمم چندیخانہ بعافیت باشند - بعد سلام
مسنون واضح باد - تمنے روز ملازمت سے خدمات مختلف ریاست کو ہوشیاری ومستعدی ودیانت داری کے ساتھ
انجام دیکر اپنی کارروائی مستعدانہ وخیر خواہانہ سے مزاج فیض امتزاج حضور با بدولت کو خوش رکھا اس لئے بواد یہ
ہوشیاری وکارکردگی پیشگاہ حضور سے براہ پرورش وقدردانی تمکو بمشاہرہ نو للعہ روپیہ بجاے صاحبزادہ شیر علیخان
ناظم پرگنہ علیگڈہ بعہدۂ نظامت مامور فرمایا گیا چاہیے کہ بہت جلد پرگنہ علیگڈہ مین پہونچکر اور چارج نظامت حسب
سررشتہ لیکر کار سرکار متعلقہ نظامت کو بہ مستعدی وہوشیاری وعرق ریزی ودیانت داری ونگرانی اہلکاران نظامت
عمدہ طور سے انجام دیتے رہو اور دیہات متعلقہ نظامت پرگنہ علیگڈہ کا حسب قانون مال وہدایات مجریہ سابقہ دورہ کرکے
ہر ایک موضع کے متعلق جسقدر زمین ہے اوسکو دیکھو کہ اوسمین کسقدر مزارعان کاشت کرتے ہین اور کسقدر پڑت ہے
جو زمین پڑت ہو اوسکی آبادی مین بہ تدبیر مناسب اس طور سے کارروائی کیجاوے کہ وہ آراضیات سرکاری جلد آباد
ہوجاوین اور بابت ادائے زر لگان سرکاری کہ جسکے ادا کرنے مین قسط پر بعض بعض کاشتکار عذر کرتے ہین ایسا انتظام

صاحبزادہ محمد عبدالکبیر خان تخلص شمیم پسر حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر ریاست ٹونک

کر دیا جاوے کہ جملہ کاشتکاران سے زر لگان مقررہ قسطوار وصول ہوتا رہے کسی کاشتکار کے ذمہ زر مال واجب سرکاری
باقی نہ رہے اس کارروائی کو لازم و مقدم سمجھکر آبادی پرگنہ و افزونی مال سرکاری مین وقتاً فوقتاً کوشش کرتے رہو۔ واگیر
سارقان و بدمعاشان و رہزنان کا کہ جنکے ظلم و تعدی سے مخلوق خدا کو نقصان پہونچتا رہتا ہے ایسا انتظام کامل رکھو کہ اس قسم کے
لوگ گرفتار ہوکر اپنی کردار کی سزا پاتے رہین اور ہر ایک معاملات متعلقہ نظامت مین بلحاظ ضابطہ مقررہ ہوشیاری سے کارروائی
کرتے رہو اور رعایای سرکار پر منجانب اہلکاران نظامت و یا دیگر اشخاص کوئی قسم کا ظلم و بیجا زیادتی نہونے پاوے اگر کسی
کی جانب سے ایسا وقوع مین آوے تو مستغیث کے استغاثہ پیش کرنے پر تحقیقات کامل تصفیہ واجبی بلا رعایت عمل مین لاتے رہو فقط
المرقوم ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۱۶ھ و ۲۹ اکتوبر ۱۸۹۸ء بموجب حکم حضور پرنور دام اقبالہ شافہتہً بقلم محمد فصیح اللہ نائب میرمنشی۔ بالاخط شد
دستخط نائب صاحب بہادر = نواب اسمعیل خانصاحب مرحوم رئیس جاورہ بتقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ فیروز محمد خان کہ جو دختر
صاحبزادہ محمد عبدالغفور خان کے خلف صاحبزادہ محمد اکرم خان صاحب مرحوم سے قرار پایا ہوئی تھی بتاریخ سیزدہم ماہ اکتوبر ۱۸۹۸ء
گلشن آباد عرف جاورہ سے والدۂ نواب مرحوم مع برات داخل ٹونک ہوئین اور صاحبزادہ ہدایت اللہ خانصاحب کے مکان مین
ٹھہرائی گئی ریاست سے مدارات بمعرض ظہور آئی۔ بتاریخ دہم ماہ نومبر ۱۸۹۸ء والدۂ نوابصاحب مرحوم بعد انفراغ شادی
جاورہ کو روانہ ہوئین۔ بتاریخ بست و سوم ماہ نومبر ۱۸۹۸ء مطابق ۸ رجب ۱۳۱۶ھ صاحبزادہ محمد حنیف خان ناظم سائرات کو
خطاب عطا ہوا چنانچہ نقل پروانۂ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے۔ عزیز القدر سعادت و اقبال نشان صاحبزادہ محمد حنیف خان ناظم سائرات
طال عمرہ۔ بعد دعوات و اقبیات مطالعہ نمایند حسب منظوری درخواست تمہاری کے تمکو بنظر مراحم خسروانہ بخطاب (احسن الامرا
محسن الملک بہادر رفعت جنگ) پیشگاہ حضور بادولت سے معزز و ممتاز فرمایا گیا چاہئے کہ اس قدردانی و پرورش حضور انور کو ذریعہ
بہبودی خود سمجھکر پروانۂ ہذا بسند اپنے پاس رکھو فقط ۸ رجب ۱۳۱۶ھ م ۲۳ نومبر ۱۸۹۸ء ثبت شد ناصیہ عرض عارض۔ بتاریخ دوازدہم ماہ
جمادی الثانی ۱۳۱۶ ہجری مطابق بست و ششم ماہ نومبر ۱۸۹۸ء حضور پرنور بجانب پرگنہ نیماہیڑہ روانہ ہوئے نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ
ہمراہ تھین اور صاحبزادگان مفصلۂ ذیل ہمرکاب تھے۔ صاحبزادہ عبدالحفیظ خان صاحب و صاحبزادہ عبدالرشید خان صاحب و صاحبزادہ
عبدالواحد خانصاحب و صاحبزادہ سعادت علیخانصاحب صاحبزادگان حضور پرنور و نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ محمود خانصاحب
بہادر تہور جنگ و صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب و صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خانصاحب کپتان توپخانہ وغیرہ بتاریخ بست و ہفتم نومبر
سنہ صدر حضور پرنور بسواری ریل پرگنہ نیماہیڑہ مین رونق افروز ہوئے سلامی بدستور سر ہوئی۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ نومبر سنہ مذکور

جملہ ملازمان و رعایا سرکاری نے نذرین پیش کین حضور انور نے ان ہنود کو سروپا تعظیم دی اور دربار مین نائب صاحب بہادر کے برابر بیٹھے۔ بتاریخ یکم ماہ دسمبر سنہ مذکور حضور انور نے جیل و شفاخانہ وغیرہ ملاحظہ فرما کر سات قیدی رہا کئے۔ بتاریخ ششم دسمبر صاحب ایجنٹ بہادر بہاہیرہ مین داخل ہوئے اور بتاریخ ہفتم ماہ مذکور سنہ مذکور حضور پرنور مع نائب صاحب بہادر بنابر ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے۔ بتاریخ ہشتم ماہ دسمبر صاحب ایجنٹ بہادر حضور کی ملاقات کو آئے۔ بتاریخ دوازدہم ماہ دسمبر بسواری ریل صاحب ایجنٹ بہادر بیکانیر کو روانہ ہوئے۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ دسمبر حضور پرنور بجانب ٹونک روانہ ہوئے اور قریب مغرب نماز وارد الخیر اجمیر ہوئے اور ریذیڈنسی مہمان اجمیر کی کوٹھی پر ٹھہرے اور پانچ بجے صبح کے بنابر زیارت درگاہ تشریف لے گئے اور خادمان درگاہ کو نعام دی الٹ ۔۔۔ تقسیم کیا اور بتاریخ بست و ششم حضور انور مع نائب صاحب بہادر بنابر ملاقات بیچارہ ہر صاحب اسسٹنٹ کمشنر اجمیر تشریف لے گئے وہان سے حضور والا بنابر تعزیت سیٹھان اجمیر کی کوٹھی پر تشریف لائے اور اسی روز اسسٹنٹ کمشنر اجمیر حضور والا کی ملاقات کو آئے اور کمشنر اجمیر دورہ پر تشریف لے گئے تھے اس لئے ملاقات نہین ہوئی۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ مذکور حضور پرنور ٹونک مین داخل ہوئے سلامی سر ہوئی۔ بتاریخ دوم ماہ جنوری ۱۸۹۹ء صاحبزادہ محمد خان صاحب بہادر شمشیر جنگ کو جاگیر حسب تفصیل ذیل سرکار والا سے عطا ہوئی۔

سونوان خاص ۔ محمد نگر مزرعہ سونوان ۔ گوہر پورہ ۔ بینڈواس ۔ احمد نگر عرف جمیہ پورہ ۔ عثمان پورہ ۔ اسد پورہ

بتاریخ یازدہم ماہ جنوری ۱۸۹۹ء صاحب ایجنٹ بہادر دیولی سے فائز ٹونک ہوئے۔ بتاریخ دوازدہم ماہ مذکور سرکار والا بنگلہ پر بنابر ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر تشریف لے گئے۔ بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور صاحب ایجنٹ بہادر واسطے ملاقات حضور انور کے نظر باغ مین آئے۔ بتاریخ ہیجدہم ماہ جنوری ۱۸۹۹ء گورنر جنرل راجپوتانہ مع میم صاحب وغیرہ داخل ٹونک ہوئے بتاریخ نوزدہم ماہ جنوری سنہ صدر صاحب کلان بہادر بنابر ملاقات حضور پرنور نظر باغ مین تشریف لائے حسب معمولی عطر و پان ہوکر دربار برخاست ہوا گیارہ بجے سرکار والا بنابر ملاقات بازدید صاحب کلان بہادر تشریف لے گئے بعدہ دربار برخاست ہوا چار بجے صاحب کلان بہادر نے شفاخانہ و جیلخانہ و مدرسہ وغیرہ کو ملاحظہ فرمایا طلبا مدرسہ کو انعام دیا نائب صاحب بہادر بھی ہمراہ تھے شب کو منجانب حضور دعوت ہوئی اس دعوت مین حضور والا و نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ شریک تھے۔ بتاریخ بست و یکم ماہ جنوری ۱۸۹۹ء بمقام متصل علاقہ جیپور تشریف لے گئے۔ بتاریخ دوم ماہ فروری ڈپٹی پوسٹ ماسٹر ڈاکخانہ جات فائز ٹونک ہوئے اور سرکار سے ملاقات کو آئے حسب معمول عطر و پان ہوا پھر رخصت ہوئے بتاریخ ہشتم فروری سنہ

کپتان ہنگ بستند صاحب اجنٹ بہادر راٹوتی وٹونک وارد ٹونک ہوئے اور اسی تاریخ حضور انور سے ملاقات کی حضور والا
بنا بر ملاقات صاحب موصوف تشریف لے گئے۔ بتاریخ نہم ماہ فروری صاحب اجنٹ بہادر دیولی گئے۔ بتاریخ بست ویکم شوال
۱۳۱۶ھ مطابق چہارم ماہ مارچ ۱۸۹۹ء سید محمد سعید الدین احمد صاحب کو پیشگاہ حضور انور سے پروانۂ خوشنودی مزاج اقدس
عطا ہوا چنانچہ نقل پروانہ بجنسہ درج ذیل ہے۔ سیادت مآب شرافت انتساب سید محمد سعید الدین سلامت۔ بعد سلام مسنون واضح باد
از انجا کہ حضور بابدولت نے بدین خیال کہ تمہارے آبا و اجداد نے ہمیشہ معزز عہدہ ہائے ریاست پر مامور رہکر نہایت دیانت و امانت
سے کارہائے مفوضہ انجام دئے ابتدائے عمر تمکو خاص اپنی خدمت مین مامور کیا گیا چنانچہ تم نے حسب خیال حضوری اپنے زمان ماموری کو
اوسی دل آویز ثابت قدمی اور خیر آمیز ہوا خواہی کے ساتھ جیسا کہ حضور بابدولت نے خیال فرمایا تھا بسر کیا۔ اور بعد اسکے بلحاظ خوش
اعمالی و نیک خصالی تمکو خدمات تحصیلداری و سپرنٹنڈنٹی پولیس ریاست پر یکے بادیگرے مامور فرمایا جاکر کار مفوضہ لیا گیا کہ اوسکو بجا
تم نے پوری دلجمعی اور کامل اطمینان کے لائق انجام دیا اس آخر دورہ ماموری عہدہ سپرنٹنڈنٹی پولیس نظامت نیماہیڑہ مین جو
الزام حصول اجر ناجائز معرفہ دفعہ ۱۶۱ مجموعہ تعزیرات ہند بمقدمہ خزانہ موضع آرنود و منجانب رامچند ناظم تمپر بذریعہ رپورٹ تار برقی
مرسلہ ۵ ماہ نومبر ۱۸۹۸ء ڈالا گیا تھا اوسکی تحقیقات پیشگاہ حضور بابدولت سے بتقرر کمیشن فرمائی گئی تو ثابت ہوا کہ تم ویسے ہی نیک کردار
جیسا کہ حضور بابدولت نے تمکو تصور فرمایا تھا اور تمہارا دامن عزت الزام استعمال بابہ الاختطاف کے بدنما داغ سے بالکل کورا اور
صاف ہے۔ نظر بران پیشگاہ حضور بابدولت سے یہ پروانہ متضمن خوشنودی مزاج تمکو مرحمت ہوتا ہے کہ بطور سند برأت اپنے پاس
رکھو اور ہمیشہ اپنے معزز اکابر کے خوشنما طریقون اور واجب الاعزاز اصول کی پابندی مدنظر رکھکر اپنی عمر کو نامزا امور واجب الحقارت
سے محفوظ گذارو فقط المرقوم ۲۱ شوال ۱۳۱۶ھ م ۴ مارچ ۱۸۹۹ء بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ شاقہ بقلم کرپا رام رزنامچہ
نویس دفتر دار الانشارت۔ ۵ نومبر ۱۸۹۸ء کو منشی رامچند صاحب ناظم نیماہیڑہ نے بذریعہ تار برقی حضور انور دام اقبالہم کو اطلاع
دی کہ قصبہ ارنود و مین سمی بہاگیرتہ کے مکان مین بڑا خزانہ نکلا مگر سید سعید الدین پولیس سپرنٹنڈنٹ و عبد اللہ خان کوتوال نے تین سو پچاس
روپیہ رشوت کے لیکر تمام دولت کو پوشیدہ کر دیا اور بہاگیرتہ ایک حصہ دولت کے نکلنے اور مبلغ ۳۵۰ رشوت کے دینے کا مقر تہا اس
مقدمہ نے نہایت طول پکڑا اور آپس مین نہایت ناچاقی ہوئی بعد تحقیقات جو نتیجہ بر آمد ہوا اور جسپر عدالت نے حکم نافذ کیا اوسکی
نقل درج ذیل ہے۔ حکم ہوا کہ ملزم نمبر ۱ و ۲ و ۳ در وجہ عدم اثبات وجود خزانہ و حصول اجر ناجائز جرم دفعہ (۱۶۱) مجموعہ تعزیرات ہند
سے بغیر طلب برأت بلا جواب بری کئے جاوین اور رمال محصلہ ناظم نیماہیڑہ حسب افراد شمولہ مثل شناختہ وارثان ذاتی مستدعیہ عدالت کو بعد اخذ

رسیدات ضابطہ واپس دیا جاکر جملہ اسامیان موجودہ کو رخصت کیا جائے۔ اور مسمی نگ جی ساکن بڑولی گھاٹہ کا مکان جسکو ناظم نے
بلا وجہ مقفل کر رکھا ہے بعد دئے جانے اوسکے ذاتی مال شناختہ کے کھلوا دیا جائے اور بہ ترتیب یادداشت اظہارات گواہان شمولہ
مثل عزیز اللہ خان تھانہ دار زیر دفعہ (۱۰۹) مجموعہ تعزیرات ہند بحیثیت مجسٹریت طلب کیا جاکر تحقیقات ضابطہ عمل میں آوے
اور تجویز نسبت منشی رامچند ناظم نیماہیڑہ زیر دفعہ (۳۲۷) مجموعہ تعزیرات ہند مرضی و منشائی اعلیٰ حضرت حضور انور دام اقبالہم پر منحصر
رکھی جائے۔ تجویز ہذا مجوزہ عدالت کمیشن مع مثل مقدمہ بنابر صدور حکم پیشگاہ حضور انور دام اقبالہم میں پیش ہو۔ از پیشگاہ حضور

انور دام اقبالہم — حکم ہوا کہ —

تجویز کمیشن بابت براءت بہاگیرتھ و سید سعید الدین و عبد اللہ خان در وجہ عدم اثبات جرائم متعلق الذات و واپسی مال متحصلہ ناظم
بہ اشخاص مستحقین منظور ہے۔ نسبت رامچند ناظم کہ اوس نے اس عہدہ نظامت کا کام ابتدا اختیار کیا تھا اور اس سے پہلے کوئی ایسی
خدمات مالی و فوجداری انجام نہیں دی تھی وغیرہ وہ مسئلات قانونی سے محض ناواقف ہے پیشگاہ حضور والا دولت سے اسی قدر
کافی سمجھا جاتا ہے کہ وہ اپنی خدمت سے علٰحدہ کیا جاکر عہدہ سابقہ معتمدی میو کالج اجمیر پر بھیجدیا جائے۔ لہٰذا النقل افراد شمولہ
مثل ہذا النقل حکم و نقل تجویز بنابر تفویض تحقیقات مال بعد اخذ رسیدات ضابطہ پاس افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ
محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ۔ سی۔ایس۔آئی۔ نائب الریاست و وائس پریزیڈنٹ کونسل مرسل ہو۔ مثل
مقدمہ نمبری (۱۰۳) مرجوعہ ۱۰ اپریل مرتبہ نظامت واپس کیجاوے اور مثل عدالت کمیشن نمبر باقیات سے خارج ہوکر داخل
دفتر ہو۔ فقط المرقوم ۱۶ شوال ۱۳۱۶ہجری مطابق ۲۷ فروری ۱۸۹۹ء۔ دستخط نائب صاحب بہادر۔

بتاریخ بست و دوم ماہ شوال المکرم مطابق دوم ماہ مارچ سنین صدر عقد نکاح مسماۃ فخر النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد نور الدین خان
خلف جناب صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان صاحب مرحوم و مغفور با صاحبزادہ محمد عبد الصمد خان خلف حضور انور دام اقبالہم بمہر تعدادی
یک لاکھ روپیہ مؤجل ابعرض ظہور آیا۔ بتاریخ ہشتم ماہ مارچ ۱۸۹۹ء صاحب ایجنٹ بہادر دیولی سے ٹونک آئے۔ بتاریخ
بست و یکم ماہ مارچ حضور پر نور بنابر ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے شام کو صاحب ایجنٹ بہادر حضور کی
ملاقات کو آئے۔ بتاریخ بست و سوم ماہ مارچ صاحب ایجنٹ بہادر دیولی گئے۔ بتاریخ دہم ماہ ذیقعدہ ۱۳۱۶ہجری مطابق
بست و سوم ماہ مارچ ۱۸۹۹ء پیشگاہ حضور انور سے افتخار الشعرا اعتبار الملک سید محمد افتخار حسین صاحب معتمد عہدہ نظامت
پرگنہ نیماہیڑہ علاقہ ریاست ٹونک پر مامور فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے۔ سیادت و شرافت انتساب

فضائل و شرائف مآب افتخار الشعرا اعتبار الملک سید افتخار حسین بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ چونکہ و حضور بابدولت سے برابر یہ ہوشیاری و کارکردگی و لیاقت ذاتی کہ جو تمنے سابق ازین بعہدہ وکالت رزیڈنسی میواڑ و نیز رزیڈنسی راجستان کار سرکار نہایت ہوشیاری و دیانت داری سے باظہار لیاقت ذاتی و خیر خواہانہ عمدہ طور پر انجام دیکر اپنی کارکردگی خیر خواہانہ سے ہمیشہ مزاج فیض امتزاج حضور بابدولت کو خوش و رضامند رکھا تمکو بعہدہ نظامت پرگنہ نیماہیڑہ بمشاہرہ ایک سو اسی روپیہ ماہانہ معزز و ممتاز فرمایا گیا ہے کہ بہت جلد بہ نظامت نیماہیڑہ پہونچکر اور حسب ضابطہ چارج لیکر کار متعلقہ نظامت کو بمستعدی و ہوشیاری و دیانت داری و نگرانی کارروائی اہلکاران نظامت اسی اسلوبی سے انجام دیتے رہو کہ مزاج فیض امتزاج حضور بابدولت تمہاری کارکردگی سے خوش رہے علاوہ ازین دیہات متعلقہ نظامت نیماہیڑہ کے حسب قانون مال و ہدایات مجریہ کاربند رہو اور دورہ کرکے جو زمین پڑت ہے اوسکے آباد ہونے کی باسلوبی اس طور کی کارروائی کیجاوے کہ اراضیات پڑت سرکاری جلد آباد ہو جائے اور بابت ادائی لگان سرکاری ایسا انتظام کیا جاوے کہ جملہ کاشتکاران سے زر لگان تقررہ قسطوار وصول ہو کر داخل خزینہ ہوتا رہے کسی کاشتکار کے ذمہ زر مال واجب سرکاری باقی نرہے اس کارروائی کو مقدم سمجھکر آبادی دیہات و افزونی مال واجب سرکاری مین وقتاً فوقتاً کوشش بلیغ کرتے رہو اور اپنے ماتحتون کی کارروائی کو بہ موقع مناسب جانچ پڑتال کرتے رہو پولیس کی پوری نگرانی رہے کہ کسی بندگان خدا پر زیادتی نکرے دار و گیر سارقان و بدمعاشان کا ایسا انتظام رکھو کہ اس قسم کے لوگ گرفتاری سے محفوظ نرہکر اپنی کردار کی سزا پاتے رہین رعایا سرکاری پر منجانب اہلکاران نظامت و دیگر اشخاص کوئی قسم کا تشدد و بیجا زیادتی نہو اور اگر کسی کی جانب سے ہو تو مستغیث کے استغاثہ کرنے پر نظر باحقاق حق فیصلہ واجبی بلا رعایت عمل مین لاتے رہو اور تنخواہ عہدہ نظامت تاریخ لینے چارج سے تمکو ملیگی فقط المرقوم ۱۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۶ ہجری مطابق ۴ ماہ مارچ ۱۸۹۹ع

بموجب حکم حضور پر نور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ۔ زبانی افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ نائب الریاست و والیس پریزیڈنٹ محکمہ کونسل رقم محمد فصیح اللہ نائب میر منشی۔ بتاریخ ہجدہم ماہ اپریل سنہ ۱۸۹۹ع صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے ٹونک آئے۔ بتاریخ نوزدہم ماہ مذکور حضور انور مع نائب صاحب بہادر بنگلہ پر بنابر ملاقات تشریف لے گئے۔ بتاریخ بستم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر حضور پر نور کی ملاقات کو نظر باغ مین آئے اور اسی تاریخ ٹونک سے دیولی واپس گئے بتاریخ سوم مئی سنہ ۱۸۹۹ع جشن سالگرہ حضور انور دام اقبالہ العہد تزک و احتشام

بعرض رقوع آیا۔ بتاریخ بست و چہارم ماہ مئی جشن سالگرہ ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند بعرض ظہور آیا۔ بتاریخ ہشتم ماہ جون ۱۸۹۹ء عیسوی حضور پرنور مع صاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب و صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب علیگڈھ علاقہ ریاست تشریف لے گئے قریب گیارہ بجے رات کے فائز علیگڈھ ہوئے بتاریخ بست و یکم ماہ جون بعد تناول خاصہ بموضع دیولی تشریف لے گئے وہاں سے نو بجے واپس تشریف لائے اسی تاریخ مرزا محمد علیخان صاحب ممبر کونسل معیتہ حضرات ٹونک سے آکر شرفیاب ملازمت اقدس ہوئے۔ بتاریخ بست و دوم ماہ جون ۱۸۹۹ء حضور پرنور بسواری فیل بموضع کرواڑیہ تشریف لے گئے اور ہمراہی میں صاحبزادہ محمد عبدالحفیظ خانصاحب و صاحبزادہ سعادت علیخانصاحب و صاحبزادہ عبدالرشید خانصاحب و صاحبزادہ عبداللہ خانصاحب فرزند حضور پرنور دام اقبالہ و صاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب و صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب و مرزا محمد علیخانصاحب ممبر کونسل بہ نسبت ہمراہیان حضوری یہ حکم ہوا کہ آملی جائیں بہر دوسرا سوار آیا کہ علیگڈھ میں اور خود بدولت نے آملی میں قیام فرمایا۔ بتاریخ بست و سوم ماہ جون حضور پرنور انتظام رکھت سکار وغیرہ کر کے واپس علیگڈھ تشریف لائے۔ بتاریخ بست و چہارم ماہ جون حضور نے دربار فرمایا بعد برخاست دربار و انفراغ نماز وغیرہ آرام فرمایا۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ جون علیگڈھ سے روانہ ہوکر مع الخیر داخل ٹونک ہوئے اور اسی تاریخ نو غوزے گھاٹ دریاے بناس میں کشتی غرق ہوئی سرکار والا یہ خبر وحشت اثر سنتے ہی فوراً دریای بناس پر تشریف لے گئے مگر مشیت ایزدی سے کیا چارہ عجب کشتی اڑی کوئی تدبیر نہ بن پڑی کچھ آدمی صحیح سالم نکلے باقی غرق ہوئے۔ بتاریخ ہشتم ماہ جولائی ۱۸۹۹ء منجانب سرکار والا حکیم موسیٰ رضا خلف حکیم علی حسن صاحب امروہوی حسب الطلب مہاراجہ اندرگڈھ مع چوبدار بھیجے گئے دو روپیہ روز چندی اندرگڈھ سے تا واپسی ملتے رہے بعد صحت راجہ موصوف واپس آئے مہاراجہ اندرگڈھ نے خلعت بدین تفصیل دیا۔

خلعت حکیم صاحب

دوشالہ یک — سیلہ پلودار یک — دستار یک — چکن یک تھان — کمخواب نصف تھان
سیلہ یک — ململ یک تھان — نقد کلدار عامہ

خلعت چوبدار

سیلہ یک — دستار یک — جامدانی یک تھان — نقد کلدار دہ — پابو یک راس — ایک دستار چار روپیہ نقد راجہ صاحب نے دیئے

بتاریخ چہاردہم ماہ جولائی صاحب ایجنٹ بہادر دیولی سے فائز ٹونک ہوئے سلامی ہوئی پیشوائی نہیں ہوئی۔ بتاریخ سیزدہم ماہ جولائی حضور پرنور بنابر ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے اور اسی تاریخ صاحب بہادر موصوف بنابر ملاقات سرکار والا نظر باغ میں تشریف لائے۔ بتاریخ پانزدہم ماہ مذکور شفاخانہ کو دیکھا۔ بتاریخ نوزدہم [19] ماہ مزبور مدرسہ کو

معائنہ کیا۔ بتاریخ بستم ماہ مرقوم الصدر سیٹھ امید مل بن سامیوان اجمیر سے ٹونک آئے سید احمد نائب بخشی الملک مع چھ سوار
اور ایک ہرکارہ بسواری بگھی پیشوائی کو گئے اور اونکو لاکر اونکی کوٹھی مین جو ٹونک مین واقع ہے پہنچایا سیٹھ جی کے واسطے ایک
بگھی ریاست سے بنا بر سواری مقرر ہوئی۔ بتاریخ بست و یکم ماہ جولائی سیٹھ جی بغرض سلام دربار مین حاضر ہوئے ایک اشرفی
پانچ روپیہ نذر کئے اور سری مل نے ایک اشرفی پانچ روپیہ نذر کئے اور اسی تاریخ صاحبزادہ احمد رضا خان عرف پیارے صاحب
داخل ٹونک ہوئے حافظ محمد یوسف میر منشی کے مکان مین ٹھہرائے گئے چندی دربار سے اکو دی گئی۔ بتاریخ
بست و سوم ماہ مذکور صاحبزادہ احمد رضا خان بغرض سلام سرکار مین آئے دس روپیہ نذر کئے۔ بتاریخ پنجم ماہ اگست ۱۸۹۹ء
صاحب ایجنٹ بہادر دیولی گئے سلامی سر ہوئی۔ بتاریخ ششم ماہ مذکور صاحبزادہ احمد رضا خان بغرض رخصت سرکار مین آئے
سرکار سے رخصتانہ بعوض خلعت مبلغ پانصد روپیہ نقد اور ایک فیل مادہ عنایت ہوئی بتاریخ دہم ماہ اگست ۱۸۹۹ء سید
سعید الدین احمد صاحب بمزید پرورش و قدردانی افسر کارخانہ جات مثل بگھی خانہ و رتھ خانہ و فیلخانہ و اصطبل خاص وغیرہ
مقرر ہوئے بتاریخ چہاردہم ماہ اگست سنہ صدر صاحب ایجنٹ بہادر دیولی سے فائز ٹونک ہوئے۔ بتاریخ پانزدہم
ماہ مذکور صاحب ایجنٹ بہادر بنابر ملاقات نظر باغ مین آئے سرکار والا نے بوجہ ناسازی مزاج استقبال نہ فرمایا۔ بتاریخ بست
یکم ماہ مذکور صاحب بہادر موصوف براہ جیپور بجانب دار الخیر اجمیر روانہ ہوئے۔ بتاریخ یکم ماہ اکتوبر ۱۸۹۹ء احمد اسد خان پسر
فیض اسد خان حاضر دربار ہوئے دربار نے براہ قدردانی تعظیم دی خان مذکور نے پانچ روپیہ نذر کئے اور دو روپیہ نچھاور کئے
بتاریخ بست و ہفتم ماہ جمادی الاول ۱۳۱۷ھ ہجری مطابق چہارم ماہ اکتوبر ۱۸۹۹ء پیشگاہ حضور سے مولوی سید عبد الرحمن صاحب
ناظم پرگنہ علیگڈہ عہدہ نظامت سائرات پر ممتاز فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ بجنسہ درج ذیل ہے۔ سیادت مآب شرافت انتساب
سید محمد عبد الرحمن ناظم پرگنہ علیگڈہ بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ جو کہ تمنے قبل ازین کار سرکار متعلقہ نظامت سائرات
کو نہایت ہوشیاری مستعدی و دیانت داری سے انجام دیکر مزاج فیض امتزاج حضور مابدولت کو اپنے حسن تدابیر و دیرینہ
چاکری خیر خواہانہ سے خوش رکھا لہذا بوادید ہوشیاری و کارکردگی پیشگاہ حضور مابدولت سے تمہارا تبادلہ از نظامت علیگڈہ
بعہدہ نظامت سائرات فرمایا گیا چاہیے کہ بہت جلد حاضر صدر ٹونک ہوکر اور صاحبزادہ محمد حنیف خان بہادر رفعت جنگ ناظم
سائرات سے چارج نظامت حسب ضابطہ لیکر کار متعلقہ خود کو بکمال ہوشیاری و دیانت انجام دیتے رہو اور چودہریان
نظامت و ناکہ داران وغیرہ کا ایسا انتظام رکھو کہ کسی کارکن کو کوئی موقع تغلب کرنے رقم سرکاری کا نہ ملے اور کارروائی

عملہ نظامت و نیز منصرم سائر کی وقتاً فوقتاً جانچ و پڑتال کرتے رہو کہ امین ہر نوع اسلوبی کار سرکار متصور ہے فقط المرقوم ۲۰ رجمادی الاول ۱۳۱۷ھ مطابق چہارم اکتوبر ۱۸۹۹ء بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ مثبتہ ناصیۂ عرضداشت افتخار الامراء فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ - سی - ایس - آئی نائب الریاست و والیس پریزیڈنٹ کونسل بقلم فیوض احمد اہلمد دفتر دار الانشاء دربار ٹونک - اور اسی تاریخ پیشگاہ حضور سے صاحبزادہ محمد حنیف خان بہادر کو عہدۂ نظامت عدالت دیوانی عطا فرمایا گیا چنانچہ نقل پروانہ بجنسہ درج ذیل ہے - عزیز القدر سعادت و اقبال نشان احسن الامراء محسن الملک صاحبزادہ محمد حنیف خان بہادر رفعت جنگ ناظم سائرات طول عمرہ - بعد دعوات وافیات مطالعہ نمایند - تمنے مدت ایک سال پانچ ماہ تک خدمات نظامت سائرات ریاست کو پسندیدہ طریق سے انجام دیا ہے لیکن چونکہ مولوی عبد الرحمن ناظم سابق سائرات نے قحط سالی ۱۸۹۷ء میں علاوہ اپنی خدمت مفوضہ کے امور انتظامی قحط سالی میں کافی مدد دی تھی اور اب مشیت ایزدی پھر ہی موقع انتظام ضروریات قحط سالی درپیش ہے اس لئے مولوی عبد الرحمن کا تبادلہ نظامت سائرات پر مناسب متصور ہو کر تمہارا تبادلہ ازراہ وفور عنایت و انشراح خاطر بعہدہ نظامت عدالت دیوانی فرمایا گیا چاہیے کہ مولوی عبد الرحمن کو کہ جنکی تقرری بعہدۂ نظامت سائرات فرمائی گئی ہے چارج نظامت کا دیکر اور چارج نظامت عدالت دیوانی حسب سررشتہ نائب ناظم عدالت دیوانی سے لیکر کار سرکار متعلقہ نظامت دیوانی کو بہ ہوشیاری و مستعدی بہ پابندی ضوابط مقررہ انجام دیتے رہو اور جو مقدمات کہ پہلے سے زیر تحقیقات ہیں یا آئندہ دائر ہوں اونکی تکمیل باضابطہ کیجا کر بعد تحقیقات کامل و سماعت عذرات فریقین مقدمہ بر روئداد محققہ نظر بر احقاق حق تصفیہ مقدمات عمل میں لا کر مورد تحسین و آفرین کرتے رہو فقط ۲۷ رجمادی الاول ۱۳۱۷ ہجری مطابق ۴ اکتوبر ۱۸۹۹ء بموجب حکم حضور مثبتہ ناصیۂ عرضداشت نائب صاحب بہادر - اور اسی تاریخ پیشگاہ حضور سے حکیم عبد المجید ناظم عدالت دیوانی کو عہدۂ نظامت پرگنہ علیگڈہ پر مامور فرمایا گیا چنانچہ نقل پروانہ بجنسہ درج ذیل ہے - شرافت انتساب حکیم عبد المجید ناظم عدالت دیوانی بعافیت باشند - بعد سلام مسنون واضح باد پیشگاہ حضور با دولت سے بوادیہ ہوشیاری و کارکردگی و دیرینہ چاکری از نظامت عدالت دیوانی تمہارا تبادلہ بعہدۂ نظامت پرگنہ علیگڈہ فرمایا گیا - چاہیے کہ بہت جلد پرگنہ علیگڈہ میں پہونچکر اور مولوی عبد الرحمن ناظم سے چارج نظامت کا حسب سررشتہ لیکر کار نظامت متعلقہ خود کو بکمال ہوشیاری و سرگرمی و دیانت داری انجام دیتے رہو اور بموجب ہدایات مجریہ صیغۂ مال پرگنہ علی گڈہ کا دورہ کر کے حالت کاشتکاران و آراضی مزروعہ و غیر مزروعہ کو دیکھو اور جو آراضی قابل زراعت پڑت ہو اوسکی

آبادی کا بہ تدبیر مناسب ایسا انتظام کرو کہ جسکی وجہ سے اراضی پرت آباد ہو جائے پیگان سرکاری مین افزونی واقع ہو اور حالات متعلقہ مال مین بموجب دستور العمل مال کارروائی کرتے رہو۔ کارروائی عملۂ نظامت کی جانچ پڑتال وقتاً فوقتاً کرتے رہو اور رعایاے پرگنہ عملیسگڈہ کو اپنی کارروائی انصافانہ سے ہمیشہ رضامند و خوش رکھو۔ کہ مخلوق خدا کا خوش و رضامند رکھنا باعث خوشنودی مزاج فیض امتزاج حضور پرنور بدولت ہے اور اگر کسی اہلکار نظامت وغیرہ کیجانب سے کسی پر بیجا تشدد و زیادتی وقوع مین آوے تو اوس مظلوم کی داد خواہ ہونے پر بعد تحقیقات کامل بلا رعایت فیصلہ واجبی کرتے رہو اور جو لوگ رہزن و بدمعاش پرگنہ مین موجود ہون اونکی گرفتاری کا ایسا انتظام رکھو کہ وہ لوگ گرفتار ہو کر اپنے کردار بد کی سزا پاتے رہین اور چونکہ یہ وقت قحط سالی کا ہے رعایاے پرگنہ کے ساتھ ایسا برتاؤ رکھو کہ وہ لوگ پریشان نہو کر باطمینان اپنی بسر کرین۔ اور چوکیداران دیہات کو بنا برگشت و گرداوری کہ جسکی وجہ سے سارقان باشندگان دیہات کو نقصان پہنچانے سے خائف رہین بتاکید اکید وقتاً فوقتاً ہدایت کرتے رہو فقط، ۲ جمادی الاول ۱۳۱۷ہجری مطابق ۴ اکتوبر ۱۸۹۹ء شقہ ناصیہ عرضداشت نائب صاحب بہادر۔ بتاریخ پنجم اکتوبر ۱۸۹۹ء نرائن داس مالک کارخانہ پنچ پنبہ واقعہ نیماہیڑہ کو خلعت سرکار والا سے عطا ہوا دو شالہ یک۔ سپید یک۔ دستار سفید یک۔ تھان چکن۔ نرائن داس مذکور نے گیارہ روپیہ نذر کئے جو قبول ہوئے۔ اسی تاریخ محمد سلیمانخان عرف اچھے صاحب بھوپال سے بنا بر شادی خود کہ دختر شیخ محمد نذیر اتالیق سے قراریاب ہوئی تھی نائز ٹونک ہوئے اور سرکار مین بغرض سلام مع ہمراہیان خود حاضر ہوئے بعد سلام نذرین پیش کین۔

محمد سلیمان	مولوی عبدالہادی خان قاری	لطیف اللہ خان	مولوی ظہور علی احمد
ایک اشرفی تار پانچ روپیہ نچھاور	صہ	صہ	صہ

سرکار سے چندی دی گئی۔ بتاریخ ہشتم ماہ اکتوبر محمد سلیمان خان نے سرکار کی دعوت کی حضور نے دعوت کو کہ طریقہ سنت ہے منظور کیا اور مبلغ چار صد روپیہ نقد بطور رخصتانہ سرکار سے محمد سلیمانخان کو دیا گیا۔ بتاریخ شانزدہم ماہ اکتوبر صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے ٹونک آئے۔ بتاریخ ہفتدہم ماہ اکتوبر سنہ صدر حضور پرنور بنا بر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے شام کو صاحب اجنٹ بہادر بنا بر ملاقات حضور انور تشریف لائے۔ بتاریخ بستم ماہ اکتوبر ۱۸۹۹ء صاحب اجنٹ بہادر دیولی کو واپس گئے۔ بتاریخ دہم ماہ نومبر سنہ مذکور صاحب ایجنٹ ولیجرٹن کوپ سنہ صاحب بہادر کمشنر قحط سالی نائز ٹونک ہوکر سرکار والا شام کو بغرض ملاقات بنگلہ پر تشریف لے گئے۔ بتاریخ یازدہم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر مع صاحب

کمشنر قحط سالی بنابر ملاقات حضور انور نظر باغ مین آئے اور اسی تاریخ کمشنر قحط سالی بجے پور کو روانہ ہوئے اور صاحب اجنٹ
بہادر جانب دیولی گئے۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ نومبر سنہ ۱۸۹۹ء عبد العزیز خان بارکزئی ساکن کوئٹہ بلوچستان بنابر ملاقات سرکار مین
آئے نذر نہین پیش کی نشست معمولی ہوئی سرکار سے چندی یومیہ مقرر کی گئی تین سو روپیہ بطور رخصتانہ سرکار سے دئے گئے
پیر خان مرقوم الصدر نے صاحب اجنٹ بہادر سے ملاقات کر کے اپنے وطن کی راہ لی۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ نومبر سنہ ۱۸۹۹ء
نصیر محمد چوبدار منجانب رئیس محمد گڈہ مع خریطہ موسومۂ حضور انور دام اقبالہم دربارۂ شرکت شادی دختر رئیس موصوف دربار
مین حاضر ہوا سرکار سے چندی یومیہ مقرر کی گئی اور ہنگام رخصت تیس روپیہ اور ایک دستار اور ایک دوپٹہ چوبدار مذکور کو دیا گیا
اور منجانب ریاست ہذا غلام غوث خان جاگیردار سرونج کو مع چار صد روپیہ نقد و خریطہ بنام رئیس محمد گڈہ بھیجا گیا۔ بتاریخ ششم
ماہ دسمبر سنہ ۹۹ء لفٹنٹ ایل ایچ ہورڈ صاحب اسسٹنٹ کمشنر قحط سالی فائز ٹونک ہو کر بنگلہ پر فروکش ہوئے۔ بتاریخ بستم ماہ مذکور
سنہ صدر مسٹر اسٹارڈ انجیر راج جیپور بغرض ملاقات حضور انور دام اقبالہم نظر باغ مین تشریف لائے نائب صاحب بہادر بالقابہ
اوسوقت دربار مین حاضر تھے اسی ایام مین عقد نکاح صاحبزادہ محمد ضیاء الدین خان خلف صاحبزادہ محمد نور الدین خان کا مسماۃ
وحید الزمانی بیگم بنت صاحبزادہ محمد عبد القیوم خان مرحوم خلف صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان صاحب بمہر تعدادی پنجہزار روپیہ منعقد ہوا
انہین دنون مین مشکوی صاحبزادہ محمد خان خلف اکبر صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خان بہادر کپتان توپخانہ نمبر اول۔ دختر
تولد ہوئی۔ اور ان اختر برج عصمت کا نام رضیۃ النساء بیگم رکھا اسی زمانہ مین بخانۂ خاکسار مولف فرزند تولد ہوا محمد علی نام رکھا۔
بتاریخ دوم ماہ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء صاحب اجنٹ بہادر چھاؤنی دیولی سے فائز ٹونک ہوئے۔ مشایعت و سلامی حسب معمول عمل مین آئی
بتاریخ سوم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر بنابر ملاقات حضور انور دام اقبالہم نظر باغ مین تشریف لائے سرداران و اہلکاران
مفصلۂ ذیل موجود تھے۔ [۱] افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ نائب الریاست
و وائس پریزیڈنٹ محکمۂ عالیہ کونسل۔ [۲] امیر الامرا معین الملک۔ جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان بہادر غالب جنگ۔ [۳] جناب
صاحبزادہ محمد اسحق خان بہادر سطوت جنگ۔ [۴] جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان بہادر مظفر جنگ۔ [۵] جناب صاحبزادہ محمود خان بہادر
تہور جنگ۔ [۶] جناب صاحبزادہ محمد عبد الوہاب خان بہادر صفدر جنگ [۷] جناب صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ۔ [۸] جناب صاحبزادہ
عبد الحمید خان۔ [۹] صاحبزادہ محمد عثمان خان بہادر شمشیر جنگ۔ [۱۰] صاحبزادہ محمد خان صاحب ماموں حضور انور دام اقبالہٗ۔ [۱۱] صاحبزادہ محمد الیاس خان
[۱۲] صاحبزادہ محمد عبد السمیع خان۔ [۱۳] صاحبزادہ عبد الوحید خان۔ [۱۴] صاحبزادہ عبد التواب خان۔ [۱۵] صاحبزادہ عبد المجید خان۔ [۱۶] صاحبزادہ محمد حنیف خان

بہادر رفعت جنگ۔ صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان۔ صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان خلف صاحبزادہ احمد رضا خانصاحب بہادر فتح جنگ۔ صاحبزادہ
حافظ محمد عبدالرؤف خان۔ صاحبزادہ محمد سلیمان خان۔ صاحبزادہ نظام علیخان۔ خانصاحب محمد نجف خان ممبر کونسل۔ بخشی الملک بہادر۔
سید احمد نائب بخشی الملک۔ مولوی عبدالرحمن سکرٹری۔ مرزا محمد نواب علیخان صاحب۔ فخر الزمان محمد قادر سیادت شاد حسین خانصاحب بعد عطر و پان برخاست ہوا
اسی تاریخ بوقت شام حضور پرنور والا نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ عبدالرحمن خان بہادر غالب جنگ۔ صاحبزادہ محمد اسحٰق خان بہادر سطوت جنگ۔ صاحبزادہ عبدالرحیم خان بہادر
مظفر جنگ و صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ و صاحبزادہ عبدالوہاب خان بہادر صفدر جنگ و صاحبزادہ محمود خان بہادر تہور جنگ
و صاحبزادہ محمد خان ماموں حضور بنا بر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے بعد اختتام کلام اشتیاق عطر و پان
عمل میں آکر دربار برخاست ہوا۔ بتاریخ چہارم جنوری سنہ ۱۹۱۲ء دربار کی جانب سے صاحب اجنٹ بہادر کی دعوت ہوئی
حضور والا و نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ محمد اسحٰق خان بہادر سطوت جنگ و صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ
شریک دعوت تھے آتشبازی وغیرہ کا تماشا رہا گیارہ بجے رات کے جلسہ موقوف ہوا۔ بتاریخ پنجم ماہ جنوری سنہ ۱۹۱۲ء
صاحب ایجنٹ بہادر براہ موضع لوا در بوندی کو روانہ ہوئے۔ بتاریخ شانزدہم ماہ مذکور چھوگالال پسر امرچند کو ریاست
سے بتقریب نکاح خلعت ہوا۔ دوشالہ یک۔ سیلہ یک۔ دستار یک۔ تھان جامدانی یک۔ اور نائب صاحب بہادر
امرچند کے مکان پر تشریف لے گئے چھوگالال نے گیارہ روپیہ نذر کئے جو نذر پر ہاتھ رکھکر معاف کئے گئے۔ بتاریخ
پنجم فروری سنہ صدر ہائی نس تاجدار بیگم فائز ٹونک ہوئیں چندی وغیرہ نہیں دی گئی اور پیشوائی بھی نہیں ہوئی یہاں
نواب خاتون زمانی بیگم صاحبہ کے ہاں مہمان رہیں۔ بتاریخ ششم ماہ فروری سنہ صدر کپتان الیف ای ہنگ ہسنڈ
صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے ٹونک میں آئے پیشوائی نہیں ہوئی سلامی سر ہوئی۔ بتاریخ ہفتم ماہ مذکور حضور انور
مع نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ بنگلہ پر بنا بر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر کے تشریف لے گئے
بتاریخ نہم فروری سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر بغرض ملاقات حضور انور نظر باغ میں تشریف لائے و بتاریخ دہم فروری
سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر دیولی کو واپس گئے سلامی سر ہوئی۔ بتاریخ چہاردہم فروری سنہ صدر سردار
مہتاب سنگھ عرف شمس الدین خان جاگیردار علاقہ ریاست منڈی داخل ٹونک ہوکر نائب صاحب بہادر کے مکان پر ٹھہرے
سرکار سے چندی مقرر ہوئی۔ بتاریخ پانزدہم ماہ مذکور سنہ صدر ریاست سے جاگیردار مذکور کو سو روپیہ رخصتانہ
دئے گئے حضور سے ملاقات نہیں ہوئی اسی تاریخ حضور والا نے بغرض ملاحظہ حال قحط زدگان رعایای نیماہیڑہ

وسر دینج پہ جہبرہ ٹونک سے روانہ ہوکر بمقام کہیڑہ قیام فرمایا۔ بتاریخ شانزدہم ۱۶ ماہ مذکور سنہ مذبور کہیڑہ سے روانہ ہوکر
قریب انیہ علاقہ جہیپو۔ پونہچے صاحب اجنٹ بہادر نے مع دیگر صاحبان پیشوائی کی اور بگہی سے اوترکر حضور سے ہاتھ
ملایا پہر بگہی مین سوار ہوگئے پہر قریب ساڑہے دس بجے کے دیولی پونہچے۔ اور بنگلہ ٹونک واقع دیولی مین قیام کیا
نائب صاحب بہادر وصاحبزادہ محمد الیاس خان ہمرکاب حضور انور تہے دیولی کی فوج نے سلامی دی حضور نے پچاس روپیہ
انعام فوج کو دیا۔ ساڑہے بارہ بجے حضور انور بنابر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے اور بعد رسم
عطر و پان واپس تشریف لائے قریب تین بجے کے کرنیل نیروز صاحب کمان افسر واجنٹ ڈوگری صاحب اجیٹن
فوج دیولی برای ملاقات دربار تشریف لائے بعد رسم عطر و پان رخصت ہوئے قریب ساڑہے چار بجے کے حضور
انور بنابر ملاقات کرنیل موصوف تشریف لے گئے قریب پانچ بجے کے واپس تشریف لائے پہر حضور بعد ادائے نماز
مغرب شب ہفتدہم فروری سنہ ۱۹۱۰ء کو دیولی سے نصیرآباد روانہ ہوئے دو بجے شب کے گوئیلہ پونہچے ڈاک بنگلہ مین
قیام فرمایا گیا صبح کو ہنگام روانگی دس روپیہ تہانہ دار کو انعام دئے پہر دس بجے دن کے اسٹیشن نصیرآباد پونہچے
اسٹیشن پر سلامی حضور کی ادا ہوئی وہین حضور انور نے خاصہ تناول فرمایا اسی اسٹیشن پر صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان
صاحب بہادر مظفر جنگ وصاحبزادہ محمد حنیف خان بہادر رفعت جنگ وصاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خانصاحب کپتان
توپخانہ نمبر اول وصاحبزادہ محمد حمید اسد خانصاحب آکر شرفیاب خدمت ہوئے گیارہ بجے دن کے حضور انور بسواری
ریل نیماہیڑہ کو روانہ ہوئے جسوقت ریل اسٹیشن چتورگڈہ پر پونہچی مسٹر مارٹنڈیل صاحب بہادر اجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
نے تاقیام گاڑی ملاقات کی نائب صاحب بہادر بہی شریک ملاقات تہے پہر اسی وقت حضور انور ریل پر سوار ہوکر نیماہیڑہ
روانہ ہوگئے اور بعد مغرب اسٹیشن نیماہیڑہ پر داخل ہوئے پیشوائی حسب معمول عمل مین آئی۔ اور اسی سال سنہ ۱۳۲۸ ہجری
مین خانصاحب رحیم اسد خان جاگیردار نے بمرض ذات الصدر اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال کیا۔ اور
بماہ رجب سنہ ۱۳۲۸ھ مین جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب ماموں حضور کی والدۂ ماجدہ نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی
کوچ کیا۔ اسی ایام مین مولوی محمد عبد الصمد خان صاحب رشکی ہمشیرہ زادہ مولوی محمد عبد الملک خان صاحب
مرحوم نے بامراض چند در چند انتقال کیا۔ بتاریخ نوزدہم ماہ فروری سنہ ۱۹۱۰ء حضور انور نے محتاج خانہ کو ملاحظہ
فرمایا نائب صاحب بہادر وصاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان صاحب مظفر جنگ وصاحبزادہ محمد حنیف خان صاحب رفعت جنگ

ناظم سائرات و ناظم نیماہیڑہ ہمرکاب تھے تحصیلدارگان مین سے چار آدمی انکے امدادی کام کے تعلق کیے گئے اور نسبت تالاب نیماہیڑہ
یہ حکم نافذ ہوا کہ کام اختتام کو پہونچا دیا جائے - اور قبل دوپہر حضور پرنور خیمہ گاہ پر واپس تشریف لائے - بتاریخ بستم فروری
سنہ صدر دربار نے جیل کو ملاحظہ فرمایا سی و یک کس قیدی رہا کیے اور بعد ملاحظہ جیل اسی تاریخ دربار ہوا جمیع ملازمین متوسلین و
رعایا و برہمنوں نے جمع ہو کر نذرین پیش کین جو قبول ہوئین - بتاریخ بست و یکم فروری سنہ حضور پرنور نے منگرول کا محتاج خانہ
معائنہ فرمایا وہان سے قریب دس بجے کے واپس تشریف لائے اور اسی تاریخ کپتان ایف ای ینگ ہسبنڈ صاحب بہادر اجنٹ
دیولی نیماہیڑہ مین داخل ہوئے نائب الریاست بہادر و ناظم نیماہیڑہ بست فارم تک استقبال کو گئے سلامی کی توپین سر ہوئین بتاریخ
بست و دوم ماہ فروری سنہ ۱۹ء صاحب اجنٹ بہادر و جیکب صاحب بہادر و مسٹر ڈکفیلڈ صاحب اسسٹنٹ اجنٹ بہادر مع نائب صاحب بہادر و ناظم
نیماہیڑہ بغرض ملاحظہ محتاجخانہ و کار امدادی مانگرول کو تشریف لے گئے اور بعد گیارہ بجے کے واپس تشریف لائے چار بجے
شام کے حضور پرنور مع نائب صاحب بہادر صاحب اجنٹ بہادر کے فرودگاہ پر بنا بر ملاقات تشریف فرما ہوئے اور قریب ساڑھے
سات بجے کے صاحب اجنٹ بہادر مع صاحبان مسبوق الوصف واسطے ملاقات حضور والا کے تشریف لائے صاحب اجنٹ بہادر
ساڑھے گیارہ بجے کی ریل پر سوار ہو کر اودے پور تشریف لے گئے اور وہان سے دیولی گئے توپین سلامی کی معمولی سر ہوئین
بتاریخ بست و سوم ماہ فروری سنہ ۱۹ء دربار نے شفاخانہ کو ملاحظہ فرمایا - بتاریخ بست و چہارم ماہ فروری سنہ سرکار والا اقتدار
موضع اونچہ تشریف لے گئے وہانکا کام ملاحظہ فرما کر بموضع باڑی بغرض شکار تشریف فرما ہوئے - نائب صاحب بہادر و ناظم نیماہیڑہ
موضع اونچہ تک ہمرکاب رہے پھر وہان سے دربار کے ہمراہ صاحبان مفصلہ ذیل ہوئے - صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب
مظفر جنگ صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب رفعت جنگ و صاحبزادہ محمد عبدالحفیظ خان صاحب و صاحبزادہ محمد سعادت علیخان صاحب
فرزندان حضور قریب شام سرکار والا واپس تشریف لائے کچھ شکار نہوا - بتاریخ بست و پنجم ماہ فروری دربار منعقد ہوا کاغذات پیش ہوئے
اور محمد حسین خان جو مقام جاورہ سے آئے تھے بغرض سلام دربار مین حاضر ہوئے حضور اون سے بغلگیر ہو کر ملے اوس کے
بعد سیتارام معتمد بلرام پور ملک اودہ و بھیرون سنگھ و پرتاب سنگھ مع خریطہ راوت ناہر سنگھ ٹھکانہ دار کانوڑ علاقہ میواڑ
حاضر ہوئے نذرین پیش کین جو قبول ہوئین اور اسی تاریخ فیض احمد چوبدار جو جاورہ سے کچھ تحفے لایا تھا حاضر دربار ہوا
سرکار سے چندی مقرر ہو گئی اور اسی تاریخ دربار ریل پر سوار ہو کر بطریق سیر رتلام تشریف لے گئے اور سیٹھونکی کوٹھی پر قیام پذیر
ہوئے چونکہ سیٹھ جی از حد بیمار تھے سلام کو حاضر نہو سکے حضور عیادت کو خود تشریف لے گئے - بدین تفصیل نذرین پیش ہوئین

سبیجہ دیپ چند ایک اشرفی پنجروپیہ - ملازمان سیہ ایک اشرفی عہ اور علاوہ اسکے پنصد روپیہ عمار سرکار کے پاؤن کے نیچے رکھے گئے جو قبول ہوسے تمام پختہ سامیوان رتلام کے ان سے آ آنتا تفصیل اسمای ہمراہیان حضور یہ ہے - جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خانصاحب مظفر جنگ - صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب و صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب بہادر رفعت جنگ و صاحبزادہ عبدالحمید خانصاحب کپتان سید محمد ناظم پیادہ و سید احمد نائب بخشی الملک و حافظ محمد یعقوب داروغہ توشک خانہ حضوری و حافظ صفی اللہ خدمتگار - پھر اسٹیشن سے واپس نیماہیڑہ آئے - بتاریخ بست و ششم ماہ فروری سیتارام متعد بلرامپور کو خلعت حسب تفصیل ذیل دیا گیا - دوشالہ یک - پگڑی یک - سیدہ یک - نقد

عہ ۔ صہ ۔ وعہ ۔ مادہ عہ ۱۲۵

بعد عطای خلعت معلوم ہوا کہ یہ متعد جعلی ہے چنانچہ اوسی وقت گرفتار کیا گیا - اور فیض احمد چوبدار جاورہ کو یہ رخصتانہ دیا گیا - چوبدار - کہار - ہرکارہ - بتاریخ بست و ہفتم ماہ فروری حضور نے دربار منعقد فرمایا استمرار داران پرگنہ نیماہیڑہ حاضر ہوئے اور نذرین پیش کین اور اسی تاریخ محمد حسین خان ساکن جاورہ کو سو روپیہ عمار رخصتانہ عنایت کیے گئے - بتاریخ دوم ماہ مارچ سرکار والا موضع اونچہ کے تالاب پر بناء بر ملاحظہ نصب سنگ تشریف لے گئے ہمراہی مین مسٹر ویکفیلڈ صاحب بہادر و جنگبصاحب بہادر و نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ و صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب بہادر رفعت جنگ و صاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب و ناظم نیماہیڑہ و سید وحید الدین پیشکار و مرزا امجد علی پیشکار و مرزا واجد علی بیگ وکیل - و نیز دیگر معززین ریاست تھے اور مسٹر ویکفیلڈ نے پتھر بنیادی بموجب حکم نصب کیا اور تالاب کا نام ویکفیلڈ ساگر رکھا اور وقت شام حضور انور نیماہیڑہ مین تشریف لائے اور ناظم نیماہیڑہ کو بدین تفصیل خلعت دیا - دوشالہ - سیلہ - تھان کمخواب - دستار - تھان جامدانی عدد صہ صہ اسکے بعد حضور انور مع لشکر بسواری ریل جہیرہ کو روانہ ہوئے جسوقت ریل جاورہ کے اسٹیشن پر پہونچی صاحبزادہ شیر علیخان و صاحبزادہ اصغر علیخان پسران نواب محمد اسمعیل خان مرحوم رئیس جاورہ و کمالدین محمد خان سلام کیلئے اسٹیشن حاضر ہوسے جبتک ریل ٹھہری رہی وہ موجود رہے - بتاریخ سوم ماہ مارچ سنہ ۱۹ وقت جسوقت ریل سیہور کے اسٹیشن پر پہونچی تو میجر جونسل صاحب کمان افسر فوج چھاونی سیہور بنا بر ملاقات حضور انور اسٹیشن پر آئے جبتک ریل ٹھہری رہی صاحب موصوف موجود رہے بتاریخ چہارم ماہ مارچ گیارہ بجے دن کے حضور پر نور رونق افزای جہیرہ ہوسے صاحبزادہ محمد شیر علیخان صاحب بہادر و شہر ناظم جہیرہ و پیشکار وغیرہ نے پیشوائی ادا کی اور سلامی سر ہوئی حضور پر نور قادری باغ مین فروکش ہوسے - بتاریخ ہفتم ماہ اپریل سنہ ۱۹ع

الملکاران و معززین سے نذرین پیش کین قبول ہوئین - بتاریخ ہشتم و نہم ماہ مارچ حضور انور بنا بر شکار تشریف لے گئے ایک نیل اور تین نیل گای شکار ہوئین - بتاریخ دہم ماہ مارچ سرکار والا بجانب گوگو شکار کیواسطے تشریف لے گئے ایک تیندوا شکار ہوا - اسی تاریخ لیڈی اسنتھ کی فتحیابی کی خبر پونہچی اس خوشی مین دربار منعقد ہوا اور آتشبازی ہی گئی فیر ی بھی ہوئے - بخدمت حضور ویسرای کشور ہند تار مبارکباد کا دیا گیا - بتاریخ یازدہم ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مسٹر وکیفیلڈ صاحب افسر قحط سالی نیماہیڑہ سے چہپرہ مین آئے اور بنگلہ مین فروکش ہوئے - بتاریخ دوازدہم صاحب موصوف بغرض ملاقات حضور انور قادری باغ مین تشریف لائے - بتاریخ چہاردہم ماہ مارچ دربار منعقد ہوا بتاریخ پانزدہم ماہ مذکور سرکار والا بنا بر ملاقات مسٹر وکیفیلڈ صاحب بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے اور شام کو واپس آئے - بتاریخ شانزدہم ماہ مسطور چند کاغذات ملاحظہ فرمائے اور صاحبزادہ محمد شیر علیخان صاحب بہادر شمشیر ناظم پرگنہ چہپرہ کو خلعت بتفصیل ذیل عطا فرمایا - سرپیچ - مالای مروارید - دوشالہ - شال رومال - سیلہ - مندیل - کمخواب - چوغہ - تہان جامدانی

[illegible]

علاوہ اسکے پانصد روپیہ دینے کا آئندہ حکم دیا - مولف نے یہ قطعہ تاریخ عطاے خلعت کہا

خلعت فاخرہ یا شیر علیخان شمشیر	مرحمت گشت ز سرکار حضور انور	آبرو باد و سال چو کرد ی مفہوم
	لازم انست بگو - خلعت اقبال لزوم	

اور اسی تقریب عطای خلعت مین مولف نے یہ اشعار کہے

به لطف شیر علیخان زمان بیارائی
همیشه قامت والا ازان بیارائی
چو گل ز باد بهاران شگفته خاطر باش
که عالمی بجگر زعفران بیارائی
وگر تو بر صفت اعدا خدنگ اندازی
بمهر و لطف جهان آنچنان بیارائے
هزار سال تراایچنین مبارک باد

بجشن بزم همایون جهان بیارائی
چو آفتاب برای بخلق سایه فگن
برنگ و بوی خوش بوستان بیارائی
اگر دل تو کند میل بزم افروزی
شکارگاه به تیر و کمان بیارائے
ترا بجود و کرم آفریدہ رب عباد
به لبس خلعت همچنان بیارائی

بار وش پاک تو زیباست خلعت نواب
بمهر بزم که آسمان بیارائی
چنان بخنده شادی بسر بری اوقات
جهان بجام مے ارغوان بیارائی
ز رنج هیچ نماند بدهر آثار ے
به بذل ساحت کون و مکان بیارائی
دعای عمر تو پیران دیرسال کنند

تو زمِ عیش بہ بخت جوان بیارائی ۔ ہمین دعا بشب و روز آبرو سازد
بعیش و عشرت دائم جہان بیارائے
تو در حفاظت حق باش و در حفاظت خود ۔ جمیع خاطر وابستگان بیارائے

اور اسی سال مین صاحبزادہ صاحب موصوف کے اہتمام سے پرگنہ چھبڑہ مین سرای خوش قطعہ تعمیر ہوئی چنانچہ مولف نے یہ دو قطعات تاریخ کہے ؎

شرر و بنا سرای عجب حضرت شرر ۔ واجب کند جزای ہمین واجب الوجوب
چون فکر سال آبرو ہمنود خاستفے ۔ برگفت - جانفزا سرای عجب خوب
۱۲۷۱

شرر نے بنائی یہ طرفہ سرا ۔ مسافر کو راحت ہوئی بانصیب
ایضاً
عبث آبرو فکر تاریخ ہے ۔ یہ کہدو کہ جای عجیب و غریب
۱۲۷۱ھ

بتاریخ ہفدہم ماہ مارچ جواہر لال کو بوجہ قائمی دکان بقصبہ چھبڑہ خلعت دیا گیا - دو شالہ - یک رسیلہ - یک دستار - جامدانی دو تھان اسی تاریخ قریب آٹھ بجے دن کے حضور انور ریل پر سوار ہو کر سرونج کو روانہ ہوئے اور تین بجے شب کے اسٹیشن باسورہ پر پونہچے صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب دلیر جنگ ناظم سرونج وپیشکار موجود تھے - بتاریخ ہیجدہم نو بجے دن کے سرکار والا داخل سرونج ہوئے - بتاریخ بستم ماہ مارچ دربار نے دربار منعقد فرمایا معززین و اہلکاران پرگنہ مذکور نے نذرین پیش کین وہ قبول ہوئین - بتاریخ بست و ہفتم سرکار والا نے کاغذات سنکر حکم مناسب صادر فرمائے - بتاریخ بست و ہشتم ماہ مارچ پہر دربار منعقد ہوا - بتاریخ بست و نہم ماہ مارچ حضور پرنور بجانب ٹونک روانہ ہوئے - بتاریخ سی و یکم مارچ حضور انور داخل ٹونک ہوئے اتواپ سلامی سر ہوئین - بتاریخ بست و سوم ماہ اپریل ۱۹۰۰ء جشن سالگرہ حضور پرنور دام اقبالہ بصد تزک و احتشام بعرص ظہور آیا - اسی تاریخ صاحب اجنٹ بہادر ٹونک آئے پیشوائی نہین ہوئی سلامی ہوئی حضور پرنور بنا بر ملاقات صاحب موصوف بنگلہ پر تشریف لے گئے اور اسی تاریخ صاحب اجنٹ بہادر کی دعوت منجانب دربار عمل مین آئی - بتاریخ بست و چہارم اپریل صاحب اجنٹ بہادر دربار کی ملاقات کو نظر باغ مین تشریف لائے - بتاریخ بست و ششم اپریل صاحب اجنٹ بہادر نے شفاخانہ کو دیکہا بتاریخ بست و ہشتم ماہ اپریل صاحب اجنٹ بہادر دیولی کو روانہ ہوئے - اور اسی سال مین شیخ کریم بخش میر سامان نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی کوچ کیا مولف نے یہ قطعہ تاریخ وفات کہا ؎

از دہر برفت میر سامان صد حیف ۔ تاریخ وفات او نوشتم سر دست
شنبہ بود بست و ششم بد شوال

اندر مشغلۂ تعمیر جنت بہ نشست　　ای آبرو بے شک - نیر اسے فانی　　سامان حیات میر سامان بر بست

بتاریخ ہشتم ماہ مئی سنہ ۱۹۱۲ء مسٹر میکفیلڈ صاحب بہادر بغرض ملاقات دربار نظر باغ میں آئے۔ بتاریخ ہشتم ماہ مذکور صاحبزادہ منصور علیخان
کہ جو ٹونک میں قیام پذیر تھے بنا بر ملاقات دربار نظر باغ میں آئے اور دس روپیہ نذر کئے چندی معمولی سرکار سے مقرر ہوئی۔ بتاریخ ہفتدہم
ماہ مئی سنہ صدر مسٹر میکفیلڈ صاحب بہادر بنا بر ملاقات دربار نظر باغ میں تشریف لائے اور اسی تاریخ اودیپور کو روانہ ہوگئے اور بجائے صاحب موصوف
مسٹر ایل ایچر لفٹنٹ ایبٹ صاحب بہادر تشریف لائے اور بنگلہ پر فروکش ہوگئے۔ بتاریخ بست ویکم ماہ مذکور کپتان لفٹنٹ ایبٹ صاحب بہادر
بغرض ملاقات دربار نظر باغ میں آئے۔ بتاریخ بست وچہارم ماہ مذکور جشن سالگرہ ملکہ معظمہ قیصر ہند منعقد ہوا دربار معمولی ہوکر برخاست ہوا۔ بتاریخ
پانزدہم ماہ جون بوجہ اسکے کہ فوج برٹش انڈیا پٹیالہ میں داخل ہوگئی تعطیل ہوئی۔ بتاریخ ہفتم ماہ جولائی لفٹنٹ ایبٹ صاحب بہادر بغرض
ملاقات دربار نظر باغ میں تشریف لائے۔ بتاریخ ہفتم ماہ اگست دربار نے عدالت دیوانی میں اجلاس فرمایا۔ بتاریخ دہم ماہ اگست دربار ٹونک سے
روانہ ہوکر قریب چار بجے دن کے سانگانیر کے اسٹیشن پر پہونچے اور وہیں فروکش ہوئے بعد ادائے نماز عشا بسواری ریل نیماہیڑہ کو روانہ ہوگئے
بتاریخ یازدہم ماہ اگست حضور انور دار الخیر اجمیر پہونچے سیٹھ امید مل مہریل موجود تھے امید مل نے ایک اشرفی پانچ روپیہ اور مہریل نے پانچ روپیہ
نذر کئے حافظ محمد حسین برادر کلان منشی عبد الرحیم سکرٹری دربار نے حاضر ہوکر دو روپیہ نذر کئے جو قبول ہوگئے پھر حافظ محمد حسین و مہمان اجمیر کی جانب سے
حضور کی دعوت ہوئی سرکار نے قریب ۹ بجے کے خاصہ تناول فرمایا بعد دس بجے کے ٹرین پر سوار ہوکر نیماہیڑہ کو روانہ ہوئے اور چھ بجے
شام کے نیماہیڑہ کے اسٹیشن پر پہونچے پلیٹ فارم پر کپتان ایف ای ہنگ صاحب بہادر اجنٹ دیولی کہ جو ایک روز قبل نیماہیڑہ آگئے تھے
اور افتخار الشعرا اعتبار الملک سید محمد افتخار حسین صاحب ناظم نیماہیڑہ و صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ ناظم سرونج کہ بموجب حکم دربار
پیشگی نیماہیڑہ آئے تھے نیز دیگر معززین شہر موجود تھے حضور انور صاحب اجنٹ بہادر سے ملاقات کرکے بسواری بگھی نیماہیڑہ کو روانہ ہوئے۔
اول صاحب اجنٹ بہادر کو بنگلہ پر پہونچاکر حضور انور شہر میں تشریف لائے تفصیل ہمراہیان حضور یہ ہے۔ صاحبزادہ محمد عبد الحفیظ خان صاحب
صاحبزادہ محمد سعادت علیخان صاحب و صاحبزادہ عبد الرشید خانصاحب و صاحبزادہ عبد اللہ خانصاحب فرزندان حضور پرنور و صاحبزادہ
محمد حنیف خان صاحب رفعت جنگ و صاحبزادہ محمد عبد المجید خان صاحب و صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خانصاحب کپتان توپخانہ نمبر اول
و منشی عبد الرحیم پرائیوٹ سکرٹری دربار و سید احمد نائب بخشی الملک و محمد فصیح اللہ نائب میر منشی وغیرہم۔ بتاریخ سیزدہم ماہ اگست سنہ ۱۹۱۲ء
حضور انور بنگلہ پر صاحب اجنٹ کی ملاقات کو تشریف لے گئے اور اسی تاریخ صاحب اجنٹ بہادر ٹرین پر سوار ہوکر روانہ دیولی ہوگئے
بتاریخ چہاردہم ماہ اگست سرکار والا مع جیکب صاحب بہادر و ناظم صاحب نیماہیڑہ بنا بر معائنہ تالاب مانگرول تشریف لے گئے

ای دریغا زجہان شد نوجوان | ابن صاحبزادۂ ایوب خان | از سر افسوس دل گفت آبرو | موت صاحبزادۂ الیاس خان
۱۳۱۹

اسی ایام مین بشگوی صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا اسم تاریخی محمد سماحت اللہ خان ۱۳۱۹ھ رکھا گیا۔

بتاریخ سی ویکم اگست سنہ ۱۹۰۱ع جشن جوبلی اعلیٰ حضرت سلطان المعظم بڑی دہوم دہام سے قسطنطنیہ مین بمعرض ظہور آیا۔ مولف نے محض بہمدردیٔ اسلام اشعار بطور تاریخ جشن یون موزون کیے ؎

ای عالمے بسایۂ فر ہمای تو
در عالم ست شہرہ بخوف و رجای تو
از من بستان نیز نیستان و سیستان
روشن بود جہان ز فروغ و ضیای تو
نبود ز شور ہمت تو خالی سر سپہر
ہر ذرہ ہست نیز ز فیض لقای تو
چون مس نمی برم سوی اکسیر التجا
این خاص از برای من آن برای تو

در روزبان خلق دعا و ثنای تو
برکن چہ سرکشی کند و پیرس و چہ روس
فرمان پذیر ہمت کشور کشای تو
باد فرنگ قہر تو چون در فرنگ شد
لبریز خاکدان جہان از ہوای تو
مذکور کے ز حاتم و نوشیروان کنند
امیدوارم از نظر کیمیای تو
این سال بست و پنج جلوس مبارکت

سلطان روم نام تو عبدالحمید خان
اقبال و بخت تابع فرمان رای تو
جشن تو آفتاب صفت ذرہ پرورست
لندن ز مہر شد بدوای لقای تو
چشمک بمہر می زند از راہ افتخار
آسودہ است ہر کہ ز عدل و سخای تو
کارم دعا و شیوۂ تو دستگیری است
جز و سلامت ست بشرط جزای تو

با فر خرمی ز سر جشن آبرو | تاریخ گفت۔ جشن جمعیت فزای تو
۱۳۱۹ھ

اسی تقریب مین صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان صاحب کرنیل تخلص افسر خلف اشرف الامرا عمدۃ الملک جناب صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ داماد حضور نواب صاحب بہادر والی ریاست ٹونک شاگرد مولف نے یہ اشعار بطور مبارکباد کہے ؎

شاہ و را جشن ملوکانہ مبارک باشد
فرحت و عیش امیرانہ مبارک باشد
باد در دست تو ہر دم دل اہل عالم

توزک و عشرت شاہانہ مبارک باشد
شہرۂ شان تو بود ست بروس و بفرنگ
برکفت این چنین پیمانہ مبارک باشد
این ارادت چو مریدانہ مبارک باشد

این چنین جشن بصد سال ہمایون بادا
این ہمہ شوکت مردانہ مبارک باشد
خواہی افسر مہر خود دوا بپای سلطان

بتاریخ ششم ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۹ ہجری مطابق دوم ماہ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ع سید اعجز علی خلف مولوی عبدالرحمن صاحب ناظم سائرات شاگرد و ہمنام مولف عہدۂ پیشکاری پرگنہ علیگڈہ و علاقہ ریاست ٹونک پر مقرر فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانۂ حضوری درج ذیل ہے

صاحبزادہ محمد عبد العلیم خاں صاحب خلف والا گہر حضرت وزیر اعظم ریاست ٹونک
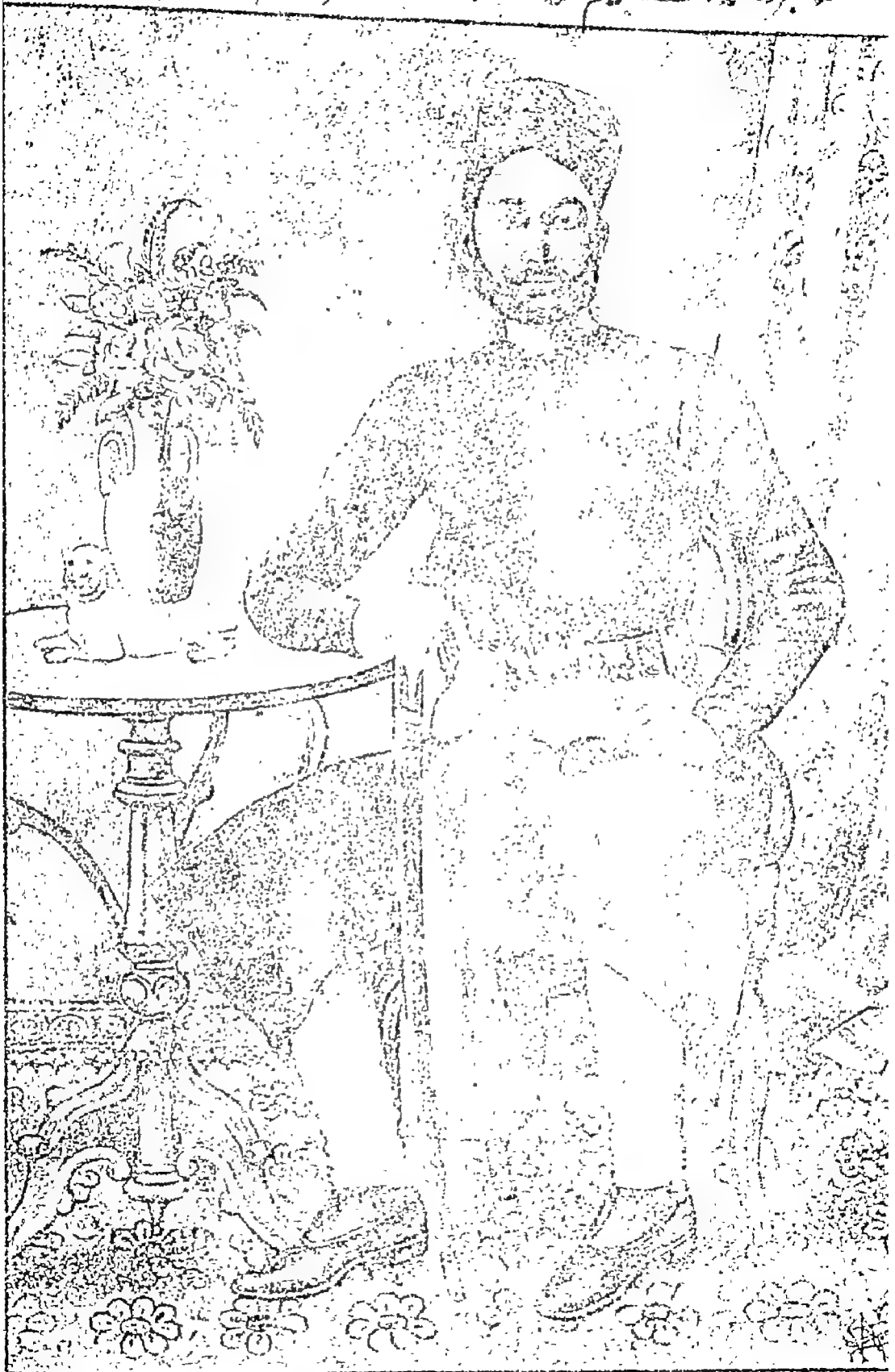
سیادت آب شرافت انتساب سید اصغر حسین بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ در یندولا چونکہ حضور ما بدولت بلو پرورش و اعزاز افزائی نظر بقدامت تمکو بعہدہ پیشکاری نظامت پرگنہ علیگڈہ بمشاہرہ پچاس روپیہ ماہوار معزز و ممتاز فرمایا گیا چاہیئے کہ بہت جلد بہ نظامت پرگنہ علیگڈہ پہونچکر اور کام متعلقہ کا بضابطہ چارج لیکر بما تحتی ناظم پرگنہ کار سرکار متعلقہ اپنے کو مستعدی و ہوشیاری و دیانت داری باظہار لیاقت ذاتی انجام دیتے رہو اور کارروائی پیمائش و سیاق سے جلد تر جزوی واقفیت حاصل کرو کیونکہ عرصہ چند ماہ تک اس عہدہ کی تنخواہ تیس روپیہ ماہوار ملینگے بعد انقضای میعاد ششماہہ بحالت واقفیت از کار پیمائش و سیاق چالیس روپیہ ماہوار ملتے رہینگے فقط المرقوم ششم ماہ جمادی الاول ۱۳۱۸ ہجری مطابق دوم ماہ ستمبر ۱۹۰۰ء مثبتہ ناصیہ صدارت نائب صاحب بہادر۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ جمادی الاول ۱۳۱۸ ہجری مطابق بستم ماہ ستمبر ۱۹۰۰ء روز پنجشنبہ تین بجے دن کے حضرت وزارت مآب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی۔ وائس پریزیڈنٹ محکمۂ عالیہ کونسل نے بمرض اسہال کبدی اس جہان فانی سے عالم جاودانی انتقال فرمایا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ مولف نے یہ قطعۂ تاریخ وفات کہا ؎ نائب ذیشان عبید اللہ خان ٭ رفت زین خمخانۂ بے بود و ماند ٭ گفت سال رحلتش این آبرو ٭ آن قدح بشکست و آن ساقی نماند ٭ یہ قطعۂ تاریخ وفات نائب الریاست مرحوم حضرت اسد لکھنوی سے یادگار رہے ؎

آہ فیروز جنگ فخر الملک ٭ نائب ٹونک صاحب رتبا
چھوڑ کر اس جہان فانی کو ٭ ہوئے رونق فزای ملک بقا
بست و پنجم جمادی الاول ٭ پنجشنبہ کا پہر بھر دن تھا
اس قلق میں جو اُداس مجلو ٭ پھر تاریخ کچھ خیال ہوا
بے کم و کاست کلک قدرت نے ٭ داخل خلد ہوئے، لکھا
۱۳ ۱۹

اور عبارت (فخر الملک بجز انند) سے بھی تاریخ وفات برآمد ہوتی ہے۔ چونکہ صاحبزادہ محمد عبد العلیم خانصاحب خلف اکبر حضرت وزیر اعظم غفران پناہ بسبب نااتفاقی پدر بزرگوار خود چند عرصہ سے بھوپال مین قیام پذیر تھے بتاریخ یکم ماہ جمادی الثانی مطابق بست و پنجم ماہ ستمبر سنہ مذکور روز چہارشنبہ فائز ریاست ہذا ہوکر شرفیاب ملازمت حضور پرنور ہوئے حضور انور نے براہ تفضلات و خداوندی پروانۂ خوشنودی مزاج بعطائے خطاب معزز و مفتخر فرمایا چنانچہ نقل پروانۂ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے۔ یادگار عزیز القدر عزیز از جان سعادت نشان بدل عزیز و انور تمیز صاحبزادہ عبد العلیم خان طال عمرہ۔ بعد دعوات وافیات مطالعہ نمایند۔ پیشگاہ حضور ما بدولت سے بلو پرورش خسروانہ و عنایت شاہانہ تمکو بعطای الفاظ خطابیہ (فخر الامرا افتخار الملک صاحبزادہ محمد عبد العلیم خان بہادر فیروز جنگ) معزز و ممتاز فرمایا گیا۔ چاہیئے کہ اس عنایت و نوازش حضوری کے بدل شاکر ہوکر ہمیشہ باطاعت و فرمانبرداری و رضامندی حضور ما بدولت

مستعفی ہوگئے ہیں بکہ پروانہ اسناد اپنے پاس کھو فقط بموجب حکم حضور انور مشتبۂ ناصیہ عرضی عارض - شانزدہم ماہ جمادی الثانی ۱۳۱۸ھ
مطابق یازدہم ماہ اکتوبر ۱۹۰۰ء - واضح ہو کہ حضرت وزارت مآب غفران ماب نے نجم الامرا احتشام الملک جناب صاحبزادہ حافظ
محمد عبدالوہاب خان بہادر صفدر جنگ کو اپنی بیماری کی حالت میں اپنا انچارج کر دیا تھا چنانچہ صاحبزادہ صاحب موصوف نے حسب
ہدایت حضوری اولوا العزمی کے ساتھ کار نیابت کو انجام دیا اور بعد انتقال نائب صاحب بہادر منجانب حضور پرنور دام اقبالہ عہدۂ نیابت
پر مستقل فرمائے گئے - کیوں نہو - حضور والا بھی خدا ترس - دحق آگاہ - مثل ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور نائب الریاست رحاکم با ادب
صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان بہادر رحم دل درویش دوست ہیں بمصداق شعر ہذا - وزیرے چنین شہریارے چنان ؛ جہان چون نگیرد
قرار چنان - پھر نائب الریاست بہادر نے بر طبق حکم حضوری عہدۂ جرنیلی اپنے برادر معظم صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان اہل دام کو تفویض
فرمایا - بتاریخ سوم ماہ رجب المرجب ۱۳۱۸ہجری مطابق بست ونہم ماہ اکتوبر ۱۹۰۰ء چار بجے دن کے جناب جہان آرا بیگم صاحبہ والدہ ماجدہ
جناب صاحبزادہ محمد عبدالصمد خان بہادر نے بمرض لقوہ اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال کیا بعد چندے اونکی دختر یعنی اہلیہ
جناب محمد عبدالعلیم خان بہادر فیروز جنگ نے اپنی والدہ صاحبہ مرحومہ کی رفاقت اختیار کی - اور اسی اثنا میں صاحبزادہ محمد کمال الدین خان
صاحب ابن اخوند محمد ایاز خان بہادر ثابت جنگ خسر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر شمشیر جنگ اور اونکے فرزند و دختر یعنی صاحبزادہ محمد
واہلیہ جناب صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ نے انتقال کیا - اسی ایام میں خلف صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب ابن اعظم الامرا
وقار الملک جناب صاحبزادہ محمد اسحق خان بہادر سطوت جنگ وخلف و دختر صاحبزادہ حافظ حامد خان ابن جناب صاحبزادہ احمد خان
بہادر شوکت جنگ وخلف صاحبزادہ امین الدین خان صاحب ابن جناب صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب مرحوم وخلف صاحبزادہ
محمد عبدالمجید خان ابن جناب صاحبزادہ عبدالحمید خان بہادر دلاور جنگ نے سفر آخرت اختیار کیا - بتاریخ پنجم ماہ رجب ۱۳۱۸ھ
مطابق سی ام ماہ اکتوبر ۱۹۰۰ء سید نصیر الدین احمد منصرم سائر صدر خلف فصیح الملک کپتان سید محمد نور الدین احمد صاحب منجانب
سرکار دولتمدار بعہدۂ نائب ناظم سائرات مقرر فرمائے گئے چنانچہ پروانۂ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے - سیادت مآب شرافت انتساب
سید نصیر الدین احمد منصرم سائر صدر بعافیت باشند - بعد سلام مسنون واضح باد - جو کہ تم کار سرکار متعلقہ صدر منصرمی نظامت سائرات کو
از یوم ماموری عمدہ طور سے انجام دے رہے ہو اس لئے بوجہ ہوشیاری وکارکردگی پیشگاہ حضور با بدولت سے تمکو بعہدۂ نائب
ناظم سائرات معزز و مامور کیا مگر کار سرکار متعلقہ صدر منصرمی نظامت سائرات بدستور تم سے لیا جائیگا دو سرا منصرم نہوگا چاہیے کہ کار متعلقہ
اپنے کو جسکا انجام دینے کے تم ہر طور ذمہ دار ہو ہمیشہ مستعدی و ہوشیاری و دیانتداری انجام دیکر خوشنودی مزاج فیض امتزاج

حضور را بدولت حاصل کرتے رہے ۔ سواد رپیہ پروانہ جو شکوک فرمایا گیا سند اخیر میں رکھو قبضہ الرقوم مورخہ ۲۵ تاریخ ماہ رجب سنہ ۱۳۱۲ ہجری ہو جب حکم حضور پر نور دام اقبالہ مثبت اصیہ چونکہ اخت نجم الامرا اعتضاد الملک صاحبزادہ محمد عبد الوہاب خان بہادر مسعود جنگ ۔ بقلم کرپا ازین روزنامچہ نویس دفتر دار الانشا روبکار ٹونک ۔ بتاریخ ہشتم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر رحمت علی بیگ جیمین مولف نے انتقال کیا ۔ خدائی بغیر ماده تاریخ وفات ہے ۔ اسی ایام عبرت التمام مین معتمد خاص فخر الزمان جناب حاجی مولوی محمد ارشاد حسین خانصاحب و حکیم مولوی سید احمد علی صاحب سیماب و جناب مولوی سید علی احمد صاحب مرادآبادی و منشی محمد شجاع الدین صاحب وغیرہ وغیرہ متواتر بعد دیگرے راہی منزل ناگزیر ہوئے ۔ علاوہ انکے اور بہت سے اشخاص نو عمر و نوجوان پیران دیرین سال بدانش جوان رفتگان ملک عدم کے پیچھے ہولیے ۔ الحاصل ایک مدت تک بازار ممات گرم رہا اس قافلہ رفتنی کا تانتا بندھا رہا سلسلہ توجہ تفصیل کو ایک دفتر درکار ہے اور یہان نظر باختصار ہے ۔ الحمد للہ در مہولا الفضل بفضل حقیقی قحط سالی ارزانی سے بدل گئی اور شب تکالیف خلق اللہ مبدل بصبح نورانی راحت تازہ ہوئی ۔ اب چند قطعہ تاریخ وفات مرحومین نامی و گرامی اس موقع پر درج کیے جاتے ہین ؎

ان سید و مولوی و حاجی | ارشاد حسین خان مکرم
شد سوی ارم ز دار فانی | غم داد بدوستان ہمدم
چون فکر نمودم از پے سال | ہاتف گفتا کہ اسعد بگو شم
حرف از مرثیت مصرع برگیر | تاریخ وفات کن فراہم

دریغا حسرتا زین دہر بگذشت | شجاع الدین کہ منشی بود مشہور
چہ آئین داشت آن پابند ملت | چہ خلقے داشت آن مرحوم مغفور
بفکر سال ہستی آبرو گر | مشو چندان ز شورش شو نہ مجبور
ہمانا از لب افسوس تاریخ | بگو منشی شجاع الدین مبرور

اسی ایام مین جناب صاحبزادہ حافظ محمد امان خان صاحب برادر خورد اشرف الامرا احمد الملک صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ نے موضع ارنیان مین یک دہن چاہ کندہ کرایا چنانچہ مولف نے یہ قطعہ تاریخ کہا ؎

دل انہار سے لکھو تاریخ | آبرو جو کنوین کا پانی ہے
ہر زمان وہ امان مین حق کی رہے | چشمہ فیض جاودانی ہے

بتاریخ بست و یکم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر روز جمعہ تقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ حافظ احمد خان خلف اصغر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خان بہادر کپتان توپخانہ نمبر اول با دختر نیک اختر جناب صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر

دلیرجنگ - بمعرض ظہور آئی - بتاریخ بست و ہشتم ماہ نومبر سنہ ۱۹۰۱ء صاحب کلان بہادر و ایلی صاحب فائز دارالریاست ہوئے
حسب دستور شایعت و ملاقات و مدارات عمل میں آئی - بعد ازان صاحب کلان بہادر نے اسکول ریاست کو معائنہ
فرمایا - صاحبان مفصلہ ذیل ہمرکاب حضور والا تھے - نجم الامرا احتشام الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان بہادر
صفدر جنگ - نائب الریاست اعتبار الامرا مدبر الملک صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان بہادر افسر جنگ - کرنیل فوج - مرزا
محمد علیخان صاحب ممبر کونسل صیغہ سررشتہ دارات و جنگات وغیرہم - روبروے صاحبکلان بہادر و موصوف طلبای مدرسہ نے
یہ اشعار پڑھے ؎ آج ہوں علم و ہنر و نو فدای مدرسہ ٭ والی صاحب ہوئے رونق فزای مدرسہ ٭ آفتاب شان و شوکت جب ہوا
سایہ فگن ٭ بڑھ گئی خورشید تاباں سے ضیای مدرسہ ٭ اب ہوا خواہان دولت ہیں ہوا خواہان علم ٭ بندہ گئی ہے آج عالم میں ہوای مدرسہ
خاک پائے حضرت نواب والاجاہ سے ٭ غیرت خورشید ہے نور و بہای مدرسہ ٭ یا الٰہی دولت و اقبال روز افزوں رہے
اپنے آقا کے لئے یہ ہو دعای مدرسہ ٭ مدرسہ یارب یونہیں پایندہ ہے رونق مدام ٭ اوج عزت پر رہے ہر دم لوای مدرسہ
حاکمان وقت جب ہوں قدردان علم و فن ٭ کیوں نہ بڑھ جائے بہا و عز و علای مدرسہ = تباریخ بست و دوم ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۱۹ھ
شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد عبدالشکور خان خلف اکبر صاحبزادہ محمد عبدالغفور خان باسماۃ الیاس بیگم دختر نیک اختر
جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خان بہادر کپتان توپخانہ نمبر اول - حسب آئین اہل خاندان بمعرض ظہور آئی - تباریخ
بست و نہم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر تقریب شادی صاحبزادہ محمد عبدالصبور خان خلف اصغر صاحبزادہ محمد عبدالغفور خانصاحب
باسماۃ عصمت النسا بیگم دختر فرخندہ اختر نجم الامرا احتشام الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان بہادر صفدر جنگ
نائب الریاست حسب آئین اہل خاندان منعقد ہوئی بعد ازان عقد نکاح حسب استرضای حضور انور دام اقبالہم بہ تفصیل ذیل
بمعرض وقوع آئے - عقد نکاح (۱) صاحبزادہ محمد افتخار علیخان خلف حضور انور دام اقبالہ باسماۃ شمس النسا بیگم بنت صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان
بہادر غالب جنگ - تعداد مہر ــــ ہزار روپیہ = عقد نکاح (۲) صاحبزادہ محمد تراب علیخان خلف حضور انور دام اقبالہ
باسماۃ حمیدالنسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد عبدالغفور خانصاحب - تعداد مہر ــــ ہزار روپیہ = عقد نکاح (۳) صاحبزادہ محمد بشیر علیخان
خلف حضور انور دام اقبالہ باسماۃ لطیف النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد مسعود خان مرحوم خلف اکبر صاحبزادہ محمود خان بہادر تہور جنگ
تعداد مہر ــــ ہزار روپیہ = عقد نکاح (۴) صاحبزادہ احمد نور خان خلف اکبر صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان بہادر افسر جنگ - باسماۃ
رفیقۃ النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد یونس خانصاحب آرزو تعداد مہر پنجہزار روپیہ = عقد نکاح (۵) صاحبزادہ محمد نور خان خلف اکبر

صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان صاحب باسماۃ حمید النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد یونس خانصاحب آرزو تعداد مہر پنجہزار روپیہ = عقد نکاح صاحبزادہ محمد عبد الباسط خان خلف اصغر صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان باسماۃ وحید النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد یونس خانصاحب آرزو تعداد مہر پنجہزار روپیہ = عقد نکاح صاحبزادہ محمد صفدر یار خان خلف اکبر صاحبزادہ محمد یونس خانصاحب آرزو باسماۃ سعید النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد عنایت اللہ خانصاحب بہادر ظفر جنگ تعداد مہر پنجہزار روپیہ = عقد نکاح صاحبزادہ محمد اکبر یار خان خلف اصغر صاحبزادہ محمد یونس خان صاحب آرزو باسماۃ زکیۃ النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان صاحب تعداد مہر پنجہزار روپیہ = عقد نکاح صاحبزادہ حافظ محمد احمد نور خان خلف الکبر صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان صاحب شیدا باسماۃ صدیقۃ النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد یونس خانصاحب آرزو - تعداد مہر پنجہزار روپیہ = انہی ایام مین جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خان بہادر کپتان توپخانہ نمبر اول بعطائی پروانہ خوشنودی مزاج حضور انور (خطاب زبدۃ الامرا اعتماد الملک صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خان بہادر ناصر جنگ) معزز و ممتاز فرمائے گئے - اور انہین دنون مین جناب صاحبزادہ محمد شیر علی خان بہادر کو بیشگاہ حضور والا سے پروانہ خوشنودی مزاج فیض امتزاج حضور اقدس و خطاب مستطاب (بدر الامرا اضیار الملک صاحبزادہ محمد شیر علیخان بہادر سرور جنگ) عطا ہوا - تاریخ ہشتم ماہ رمضان المبارک ۱۳۱۸ ہجری مطابق سی ام ماہ دسمبر ۱۹۰۰ء احمد علیخان تخلص شاگرد ڈپٹی ساکن ٹونک ملازم ریاست جیپور شاگرد رشید مؤلف فائز ریاست ہو کر مؤلف سے ملاقی ہوئے اثنای گفتگو مین انطباع تاریخ ٹونک کی گفتگو آئی معزی الیہ گویا ہوئے کہ برٹش گورنمنٹ تاریخ کی قدردان ہے چونکہ آجکے دن عیسوی صدی تمام ہوئی ہے آج آپ بھی د تاریخ ٹونک؛ اختتام کو پہونچائین - اور کل کی تاریخ عیسوی صدی شروع ہوگی آپ بھی تاریخ وکٹوریہ کی ترتیب شروع فرمائین - خاکسار نے مومی الیہ سے جواباً یہ کہا کہ مؤلف بعد انطباع مؤلفہ خود یہ چاہتا تھا کہ شغل فن طبابت مین مشغول ہو کر اوقات سنجار بسر کرے کیونکہ پیشہ طبابت میرے خاندان مین قدیم سے چلا آتا ہے اور میرے والد ماجد کے بڑے بڑے نامی گرامی شاگرد علی الخصوص بریاست رامپور و علی العموم بریاست ہذا گذرے ہین چنانچہ پیش ازین ایک نامہ مہری میرے نام حکیم غلام احمد صاحب قادری کا آیا تھا جسکی نقل درج ذیل ہے - سید صاحب والامناقب عالی مناصب خلاصہ خاندان مصطفوی سلالہ دودمان مرتضوی سید محمد اصغر علی صاحب آبرو سلمہ اللہ تعالی - بعد سلام سنت الاسلام واضح رای شریف باد - فقیر غلام احمد قادری شاگرد والد ماجد آن برگزیدہ بارگاہ صمدیت نسخہای مجرب عطیہ والد آن مکرم کہ این خادم تجربہ کردہ وا ما تا زندہ خود دارد و این معتقد دیرینہ چراغ سحری ست زود از زود تشریف ارزانی فرمودہ

دو بیت را بر ہند زیادہ والسلام مع الاکرام فقط راقم الحروف۔ فقیر غلام احمد قادری عفی عنہ۔ معزی الیہ نے اس نامہ کو پڑھکر یہ جوابدیا کہ آپ تاریخ وکٹوریہ کو تو کچھ دنوں میں مرتب کر سکتے ہیں بعد اختتام تاریخ ہند کو یہ جوامر مرکوز خاطر عاطر ہے عین مناسب و مصلحت وقت ہے چنانچہ مولف نے حسب اشارہ مشار الیہ آجکی تاریخ کہ نہم ماہ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ و یکم ماہ جنوری ۱۸۹۵ء ہے تاریخ وکٹوریہ کو قلم برداشتہ لکھنا شروع کردیا ہے رب العالمین بطفیل خاتم النبیین یہ تاریخ بھی تاریخ ٹونک کیطرح اختتام کو پونہچائے۔ آمین ثم آمین۔

شکر خدای کریم کہ این کتاب (مطلع فیض ابراہیم) درین ایام میمنت التیام کو الف انصرام ماند و بود آغاز روئیداد انجام صورت اختتام پذیرفت۔ ابتدای طبع اسم تاریخی آن (تواریخ محمد آباد) ۱۳۱۱ھ نہادم و (حدیقۂ راجستان ٹونک) ۱۳۱۱ھ اسم تاریخی اختتام طبعش کردم و این قطعہ تاریخ برگفتم

ناس و رہ امین الدولہ جی سی آئی ای	فخر راجستان و فخر ہند و فخر کل دول	ساختم آئینہ تاریخ دراز دو۔ کز و
آشکار اگشت جملہ صورت حسن امل	ملہم غیب آبرو گفتا بیک مصرع دو سال	واردات خاندان۔ و۔ و انقلاب ششش عمل ۱۳۱۱ھ

قطعہ تاریخ من نتائج افکار گہربار شاعر مستند نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی۔

کتاب بے بدل ہمو تصنیف	بلاشک آبروئے صاحب فن	برای سال طبع او دم فکر
اسد گفتم۔ تاریخ مزین ۱۳۱۱ھ		

ایضاً

رقم کئے ہیں جو حالات ٹونک اہل زمن	تو آبرو نے بڑی محنت و مشقت کی	بسال طبع قلم کر کے گردن خامہ
اسد یہ کہدو کہ۔ تاریخ لاجواب لکھی ۱۳۱۱ھ		

تقریظ تاریخ ٹونک۔ منجانب منشی محمد سعید خان سعید ولد حافظ عظیم اللہ خان ساکن ٹونک ملازم نظامت سائرات صدر شاگرد فخر الشعرا معتمد الملک مہر پنجہ شکن جواہر رقم خان جناب مولوی سید محمد اصغر علی صاحب آبرو خلف اصغر عمدۃ العلما زبدۃ الفضلا قدوۃ الحکما مولانا حکیم سید محمد انور علی صاحب استاد و معالج خاص حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ۔

سبحان اللہ کتاب تاریخ ٹونک کہ جسکا تاریخی نام۔ حدیقۂ راجستان ٹونک ۱۳۱۱ھ ہے تہذیب نفس و سیاست مدن کے لئے ایک دستور العمل سترگ ہے جسکا ہر ادنی فقرہ ایک تذکرۂ کار آمد بزرگ ہے۔ عروس استعداد کی آراستگی پیراستگی کیواسطے زیور گرانبہاے قابلیت ہے۔ اور شوکت و عظمت فرمانروایان نامدار کے لئے ایک معقول صورت ہے۔ تاریخ دانی و انشا پردازی میں استاد مسلم الثبوت بلیغ و ادیب کا حصہ ہے۔ اور تعریف بیرون از قیاس لکھنا محض قصہ ہے۔ تاریخ ہذا بمین متانت بر ملا ہے

بقول شخصے ہاتھہ کنگن کو آرسی کیا ہے ۔ قطعہ تاریخ طبع عرض کرتا ہون اس مختصر سے مطول کا کام لیتا ہون ۔

نوشتہ چہ تاریخ اوستاد من ۔ کہ در شستن مت ثابت نامی گرامی ۔ چو شد فکر تاریخ طبعش شتیبد ۔ بگفتا خرد گو ۔ تواریخ نامی

تقریظ تاریخ ٹونک ۔ من جانب منشی شیخ احمد صاحب متوز الہند پیشی محکمہ سیاہ و دار الریاست ٹونک خلف منشی شیخ محمد عبد الکریم صاحب کارپرداز اشرف الامراء عمدۃ الملک جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ شاگرد مصنف تاریخ ٹونک ۔

ماشاء اللہ کتاب تاریخ ٹونک جسکا تاریخی نام (مطلع فیض ابراہیم) ہے ۔ فی الواقع اسم باسمی لطبع سلیم ہے ۔ کیا کہنا ہے چہار روساء ذو الاقتدار کے حالات مختصر مطول کی کیفیت دکھلا رہے ہین بلاغت و معانی کی اس دریاے آبرد مین موجین جوش زن ہین کیون نہو میرے اوستاد مسلم الثبوت المخاطب بہ فخر الشعراء معتمد الملک جواہر رقم خان بیر پنجہ شکن ۔ ہین جسقدر توصیف و تعریف لکھی جائے بجا ہے جسقدر مدح سرائی مین مبالغہ کیا جائے روا ہے بقول شخصے یہی قول صادق آئیگا کہ چھوٹا منہ بڑی بات اسی بات سے تقریظ مین کچھہ تقریر نہین کرسکتا ہون قطعہ تاریخ عرض کرتا ہون ؎

چہ تاریخ اوستاد من رقم کرد	خرد گویم چو مہر عالم افروز
چو کردم فکر سال ای سوز دل گفت	بگو تاریخ این ۔ تاریخ دلسوز ۱۳۱۹ھ

قطعہ تاریخ من نتائج افکار گہر بار جناب سید محمد عبد الرزاق صاحب کلامی خلف اکبر جناب سید محمد سعید صاحب مرحوم اہلکار ریاست ٹونک ۔ مصنف صمصام الاسلام ترجمہ فتوح الشام ۔

تیری مشفق آبرو نے یہ کتاب	خوب اور عمدہ لکھی بے قیل و قال
واہ کیا انشا ہے کیا انشاد ہے	انکہ سے دکھلا دیا لکھا جو حال
اس سے جو مردہ تھے وہ زندہ ہوئے	آب حیوان اسکے آگے کیا ہے مال
نثر طائر نثر پریون کی صدا	نظم کے فن مین ہے یا اہل کمال
یہ کوئی تاریخ ہے یا جام جم	کیون نہ اسپر جان خسرو ہو نڈھال
ای کلامی شاد مین اس سے ہوا	اور یہ چاہا کہ لکھئے اس کا سال
بولا ہاتف از سر بام فلک	واہ یہ تاریخ ہے بس بے مثال ۱۳۱۹

قطعہ تاریخ در صنعت نادر و نو تشیخ از نتائج طبع موزون رموزدان عواطف عمر منشی محمد ابراہیم خان المتخلص بہ رمز خلف ڈائرکٹر منشی محمد خان صاحب مرحوم داروغہ سائر ریاست ٹونک شاگرد جناب سید نیاز احمد صاحب خرد شاگرد حضرت اسیر لکھنوی

ترود بھلا کیونکر نہو نگی اب تواریخ جہان	قول ہر اک اسکا ادنکو باعث تشنیع ہے
غور اسمین کا ہیکی ہے رمز تمکو اسقدر	حق جو کہنا ہے تو کہدو ۔ بے بہا تاریخ ہے ۱۳۱۹

(حروف مادہ) ب ی ب ہ ا ت ا ر ی خ ہ ی ۔

(اعداد بحروف) دو دو دو پنج یک چارصد یک دوصد ده ششصد پنج دو

(اعداد) ۴-۶-۴-۵-۴-۶-۴-۵۰-۴-۵-۴-۱۰-۲۰-۳-۵-۱-۲۰۰-۹۰-۴-۱۰-۲۰-۴-۶-۹۰

۴-۴-۵-۲۰۰-۴۰۰-۹۰-۴-۲-۵۰-۴-۴-۵- میزان کل ۱۳۱۸ ہجری

ایضاً در صنعت توشیح و معنوی

تاریخ ٹونک کا جو ہوا اختتام طبع | ثابت ہوا یہ مجکو کہ تاریخ ہی یہی
ارشاد سے مصنف نیکو خصال کے | شعور اور فکر مجکو تاریخ کی ہوئی
ناگاہ آسمان سے مسیحا نے یون کہا | لا ریب بے عدیل ہی تاریخ ٹونک کی

۱۳۱۹ھ

قطعہ تاریخ من نتائج افکار گہربار جناب مولوی عنایت حسین خانصاحب تخلص عنایت شاگرد حضرت اسد لکھنو سلمہ اللہ القوی۔

مولوی اصغر علی تصنیف این تاریخ کرد | کاندران درج ست حال بزم رزم و غزو ٹونک
فکر سالش بہر عنایت از سر ادراک گفت | این یکتا۔ دلربا مجموعہ حالات ٹونک

۱۳۱۸ھ

قطعہ تاریخ موزون کردہ لالہ کنہیا لال نرائن تخلص شوق ملازم سرکار ریاست ٹونک شاگرد مصنف تاریخ ہذا

اسکا پرتو نہ کیون ہو نور امکان | یہ تو ہے آفتاب ہند تاریخ
شوق نے بھی سر ورق سے لکھی | واہ کیا لاجواب ہے تاریخ

۱۳۱۸ھ

قطعہ تاریخ طبع از نتائج افکار نامہ نگار المتخلص بہ شاد خلف جناب منشی لالہ رنگ بہاری لال صاحب جمع خرچ نویس نظامت مال صدر پرگنہ ٹونک شاگرد منشی ابراہیم خان رقم۔

دیکھا جو میں نے اسکو تو یہ | بس ہے یہ انتخاب نایاب
تم شاد یہ اسکا سال کہدو | تاریخ لاجواب نایاب

۱۳۱۸ھ

قطعہ تاریخ طبع از نتائج شکر بار جناب سید محسن حسین صاحب سخی امروہوی برادر جناب ناطق الملک سید یوسف حسین صاحب جعفری

آبرو سا ہو لکھنے والا جب | کیون نہو انتخاب یہ تاریخ
اے سخی تم بھی سال طبع لکھو | چھپ گئی لاجواب یہ تاریخ

۱۳۱۹ھ

خاتمہ

الحمد للہ کہ کتاب تاریخ ٹونک تالیف فخر الشعرا معتمد الملک جواہر رقم خان مینجہ شکن سخنور نامجو جناب سید محمد اصغر علیخان صاحب آبرو مطبع ستارہ ہند واقع شہر آگرہ مین باہتمام کارپردازان مطبع ۲۵ ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۱۹ ہجری مطابق ۱۳ جون سنہ ۱۹۰۱ع خیر و برکت کے ساتھ چھپ کر باعث فرحت قلوب ناظرین ہوئی۔

Nawab of Tonk

S. Nazeerally

تصویر نواب حافظ الملک حافظ رحمت خان بہادر نصیبت جنگ والی ملک روہیلکھنڈ ❖
S. Wazeer ally

وزیر مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ جنرل فوج حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ

S. Wazeer Al

تصویر صاحبزادہ محمد عبدالکریم خان مرحوم خلف الصدق حضرت نواب امیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ

تصویر صاحبزادہ محمد اکرم خان مرحوم خلف اصغر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر شمشیر جنگ جنت آرامگاہ

تصویر وزیر الدولہ امیر نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ والی ریاست ٹونک

Nawab of Tonk

تصویر حضرت یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ والی ریاست ٹونک

Nawab of Tonk

(مطبوعہ مطبع ستارۂ ہند آگرہ)

صاحبزادہ محمد عبدالعلیم خان صاحب خلف اکبر حضرت وزیر اعظم ریاست ٹونک

(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ)

صاحبزادہ محمد عبداللطیف خان مرحوم خلف اصغر حضرت وزیر اعظم۔ ریاست ٹونک

(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ)

تصویر صاحبزادہ محمد رفیق خان صاحب برادر حضور نواب صاحب بہادر والی ٹونک

(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگ

تصویر صاحبزادہ عبدالحمید خاں صاحب برادر حقیقی حضور نواب صاحب بہادر والی ٹونک

صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ برادر خورد نواب صاحب بہادر والی ٹونک دام اقبالہ

مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ

تصویر صاحبزادہ محمد صفی اللہ خانصاحب تخلص صفی برادر حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہٗ ریاست ٹونک

(مطبوعہ مشین ستارہ ہند آگرہ)

تصویر صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان صاحب بہادر سطوت جنگ برادر حقیقی حضور نواب صاحب بہادر والی ٹونک دام اقبالہ

ستارہ ہند آگرہ

تصویر صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ برادر حقیقی حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ

مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ

تصویر صاحبزادہ محمد حفیظ خان صاحب بہادر خلف اکبر حضور نواب صاحب بہادر والی ریاست ٹونک دام اقبالہ

تصویر صاحبزادہ محمد سعادت علیخان صاحب خلف حضور نواب صاحب بہادر والی ٹونک

تصویر صاحبزادہ عبدالرشید خان صاحب بہادر خلف حضور نواب صاحب بہادر والی ریاست ٹونک دام اقبالہ

تصویر صاحبزادہ محمد عبدالواحد خان صاحب خلف حضور نواب صاحب والی ٹونک

تصویر صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب خلف حضور نواب صاحب بہادر والیٔ ٹونک

تصویر صاحبزادہ محمد عبدالکریم خان مرحوم خلف الصدق حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ

تصویر صاحبزادہ محمد خان صاحب ماموں حضور نواب صاحب بہادر ریاست ٹونک

(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ)

تصویر صاحبزادہ حامد خان صاحب خلف الرشید صاحبزادہ عبدالکریم خان صاحب مرحوم

(مطبوعہ مطبع ستارۂ ہند آگرہ)

تصویر صاحبزادہ محمد سعید خانصاحب خلف صاحبزادہ عبدالکریم خانصاحب مرحوم ریاست ٹونک

(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ)

تصویر صاحبزادہ محمد اکرم خان مرحوم خلف اصغر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر شمشیر جنگ جنت آرامگاہ

تصویر صاحبزادہ محمد عبدالغفور خان صاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد اکرم خان صاحب خلف اصغر نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ

مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ

مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ

تصویر صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ

تصویر سرآمد شعرا مستند نواب سلیمان خان صاحب بہادر اسد لکھنوی

تصویر افتخار الشعرا اعتبار الملک مولوی سید محمد افتخار حسین خان بہادر افتخار جنگ استاد حضور پرنور ہز ہائینس والی ریاست دام ملکہ و مشیر خاص ریاست ٹونک

تصویر صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب اسسٹنٹ جنرل لشکر ریاست ٹونک خلف صاحبزادہ اسفندیار خان بہادر

تصویر صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب بہادر جنرل فوج ظفر موج ریاست ٹونک برادر صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ

(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ)

تصویر اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خاں صاحب بہادر فتح جنگ - ریاست ٹونک

(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ)

تصویر صاحبزادہ محمد الیاس خان خلف صاحبزادہ ایوب خان صاحب ابن صاحبزادہ حافظ و حاجی محمد امان خان صاحب

مطبوعہ مطبع ستارہ ہند

تصویر صاحبزادہ محمد حمید اللہ خاں صاحب شیدا خلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خان بہادر

تصویر صاحبزادہ عبدالحمید خان خلف صاحبزادہ عبدالمجید خان مرحوم بن صاحبزادہ محمد بخت بلند خان مغفور

تصویر صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان صاحب خلف الصدق اشرف الامراء عمدۃ الملک جناب صاحبزادہ امیر یار خان صاحب اقبال فتح جنگ

سطح عکسیہ مطبع ستارہ ہند آگرہ

تصویر صاحبزادہ محمد یونس خانصاحب آرزو خلف اصغر صاحبزادہ محمد سیف یار خانصاحب جنرل فوج

تصویر صاحبزادہ محمد حمید اللہ خاں صاحب شیبا خلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خاں بہادر

تصویر صاحبزادہ محمد خان خلف اکبر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خان بہادر کپتان توپخانہ ریاست ٹونک

تصویر صاحبزادہ حافظ احمد خان خلف اصغر جناب صاحبزادہ محمد عبدالرؤف خان بہادر کپتان توپخانہ ریاست ٹونک

تصویر صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان صاحب خلف صاحبزادہ محمد عنایت اللہ خان صاحب مرحوم و ہمشیر زادہ و داماد حضور پرنور والی ٹونک

مطبوعہ مطبع ستارۂ ہند آگرہ

تصویر جناب صاحبزادہ محمد شیر علی خانصاحب خلف الصدق جناب صاحبزادہ ابو محمد عبد الرحیم خانصاحب [illegible]

مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ

صاحبزادہ محمد عبدالکبیر خان تخلص شمیم پسر حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر ریاست ٹونک

(مطبوعہ محسن شاہ ورندہ گڑھ)

تصویر صاحبزادہ محمد شاہ زمان صاحب مرحوم برادر خرد صاحبزادہ حمید یار خان صاحب بہادر فتح جنگ
S. Nazeerali

تصویر صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خانصاحب خلف صاحبزادہ محمد شاہ زمان خان صاحب کپتان توپخانہ
S. Nazeer Ali

تصویر جناب سید اصغر علی صاحب متخلص بہ آبرو مصنف تاریخ ہذا

مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ

نقشہ اسمائے اہل خاندان امیریہ مع تاریخ حیات و ممات وغیرہم

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد مع تفصیل اناث و ذکور	کیفیت
۱	حضرت امیرالدولہ امیرالملک نواب محمد امیر خان بہادر [illegible] جنگ	سنہ ۱۱۸۲ ہجری	۲ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۰ ہجری	چہار دہ پسر بلند اختر و دختر خجستہ سیر جملگی بست و سہ کس بموجب تفصیل ذیل - از نمبر ۲ تا نمبر ۲۴	
۲	حضرت وزیرالدولہ امیرالملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ	۹ جمادی الثانی سنہ ۱۲۲۳ ہجری	۱۳ محرم الحرام سنہ ۱۲۸۱ ہجری	ہفت پسر و ہشت دختر جملہ پانزدہ کس بموجب تفصیل ذیل - از نمبر ۲۵ تا نمبر ۳۹	
۳	صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خان صاحب	۲۳ ربیع الثانی سنہ ۱۲۲۳ ہجری	۱۲ ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۶ ہجری	سہ پسر و ہفت دختر جملگی دہ کس مفصلہ ذیل از نمبر ۹۹ تا نمبر ۱۰۹	
۴	صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان صاحب	سنہ ۱۲۲۷ ہجری	۲۳ جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۴ ہجری	یک پسر یعنی صاحبزادہ احمد اللہ خان و تفصیل اولاد آن از نمبر ۱۰۷ تا نمبر ۹۸ [illegible] پسر [illegible] و دو دختر	
۵	صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صاحب	سنہ ۱۲۲۹ ہجری	۱۴ ذی قعدہ سنہ ۱۲۹۱ ہجری	سہ پسر و سہ دختر جملگی شش کس مفصلہ ذیل از نمبر ۱۰۹ تا نمبر ۱۱۴	
۶	صاحبزادہ حافظ محمد جلال خان صاحب	سنہ ۱۲۳۰ ہجری	۲۴ ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۴ ہجری	دو پسر و سہ دختر جملگی پنج کس مفصلہ ذیل از نمبر ۱۱۵ تا نمبر ۱۱۹	
۷	صاحبزادہ محمد کمال خان صاحب	سنہ ۱۲۳۱ ہجری	۵ رمضان المبارک سنہ ۱۲۵۴ ہجری	+	لاولد فوت ہوئے

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۸	صاحبزادہ احمد یار خان صاحب تخلص آنی	سنہ ۱۲۳۳ ہجری	۲۵ رمضان المبارک سنہ ۱۲۷۰ ہجری	یک پسر و دو دختر ہمگی سہ کس مفصلہ ذیل از نمبر ۱۲۰ تا نمبر ۱۲۲	
۹	صاحبزادہ احمد علی خان صاحب	۲۰ رجب سنہ ۱۲۳۴ ہجری	سنہ ۱۳۰۰ ہجری	سہ پسر و سہ دختر ہمگی شش کس مفصلہ ذیل از نمبر ۱۲۳ تا نمبر ۱۲۸	
۱۰	صاحبزادہ محمد بخت بلند خان صاحب	سنہ ۱۲۳۵ ہجری	۶ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۰ ہجری	پنج پسر و چہار دختر ہمگی نہ کس مفصلہ ذیل از نمبر ۱۲۹ تا نمبر ۱۳۷	
۱۱	صاحبزادہ محمد منیر خان صاحب	سنہ ۱۲۳۶ ہجری	۱۶ محرم الحرام سنہ ۱۲۹۱ ہجری	یک پسر و یک دختر جملہ دو کس مفصلہ ذیل از نمبر ۱۳۸ تا نمبر ۱۳۹	
۱۲	صاحبزادہ حافظ محمد اکرام صاحب	۱۵ رمضان المبارک سنہ ۱۲۳۹ ہجری	سنہ ۱۳۱۰ ہجری	یک پسر و پنج دختر ہمگی شش کس مفصلہ ذیل از نمبر ۱۴۰ تا نمبر ۱۴۵	
۱۳	صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان صاحب	÷	÷	÷	انہوں نے صغر سنی میں روبروئے والد ماجد خود انتقال کیا۔
۱۴	صاحبزادہ محمد جہانگیر خان	÷	÷	÷	ایضاً
۱۵	صاحبزادہ فتح میر خان	÷	÷	÷	ایضاً
۱۶	حیات بیگم عرف حجم بی بی منکوحہ صاحبزادہ بخشی محمد کریم اللہ خان صاحب خلف صاحبزادہ بخشی صالح محمد خان صاحب مرحوم	÷	۲۸ محرم الحرام سنہ ۱۲۷۲ ہجری روز پنجشنبہ	یک پسر و یک دختر یعنی صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان جانی بیگم المخاطب بہ نواب ہو بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد نصیر خان صاحب مرحوم	نواب ہو بیگم لاولد فوت ہوئیں

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
١٠	فیض بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد یشان بہادر فتح جنگ مرحوم	+	+	اکرام النساء بیگم متوفی منکوحہ صاحبزادہ محمد ایوب خانصاحب خلف اکبر صاحبزادہ محمد امن خانصاحب	ان بیگم کے اولاد دختری ہوئی سے ایک دختر پیدا ہوکر کے اکرام النساء بیگم نام رکھا اور اس دختر نیک اختر کی شادی صاحبزادہ محمد ایوب خانصاحب کی انکے بطن سے دو پسر یعنی صاحبزادہ محمد ادریس خان و الیاس خان تولد ہوئے افسوس میں عنفوان شباب میں دونون راہی ملک بقا ہوئے انکی پیدائش کی تاریخ پہلے تاریخ ہذا میں آچکا ہے ۱۳۱۰ھ ہجری میں صاحبزادہ محمد الیاس خان کی شادی صفیۃ النساء بیگم دختر صاحبزادہ محمد یعقوب خان سے ہوئی انکے بطن سے دو لڑکیان عالم وجود میں آئین صاحبزادہ محمد ادریس خان کی شادی ۱۳۱۲ھ ہجری میں سعیدۃ النساء بیگم بنت صاحبزادہ محمد یعقوب علیخان قلعہ دار سے بعرض ظہور آئی انکے بطن سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۱۸	فاطمہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب مرحوم	+	+	صاحبزادہ محمد امداد اللہ خان صاحب مرحوم۔ صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان صاحب اعتبار الامراء مدبر الملک صاحبزادہ ہدایت اللہ خان بہادر افسر جنگ صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان صاحب صاحبزادہ محمد یونس خان صاحب آرزو بلقیس زمانی بیگم منکوحہ صاحبزادہ عبدالغفور خان۔ خاص زمانی بیگم منکوحہ صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خان صاحب۔	
۱۹	گلشن بیگم منکوحہ محمد نادر شاہ خان صاحب مسرور	+	+	صاحبزادہ شاہ احمد شاہ خان مرحوم	صاحبزادہ احمد شاہ خان کو انکے والد نے بسبب نافرمانی کے [illegible] انکی ایک دختر مسماۃ محمد زمانی بیگم منکوحہ صاحبزادہ حامد خان صاحب اصغر خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خان بہادر یادگار ہے
۲۰	اشرف بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد امیر شاہ خان صاحب مغفور			صاحبزادہ محمد یوسف خان۔ صاحبزادہ محمد ایوب خان۔ صاحبزادہ محمد یعقوب خان مرحوم۔ فردوس جہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ علی محمد خان صاحب ادریس جہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد صفی اللہ خان صاحب خلف دوم صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب۔	
۲۱	رحمت بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد قاسم علیخان صاحب قلعہ دار مرحوم	+	سنہ ۱۳۱۶ ہجری	صاحبزادہ محمد نظام علیخان صاحب صاحبزادہ محمد عبدالغفار خان صاحب	
۲۲	بشارت بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد ابراہیم علیخان صاحب قلعہ دار	+	سنہ ۱۳۱۹ ہجری	دو پسر سہ دختر [illegible] برین تفصیل صاحبزادہ محمد یعقوب علیخان قلعہ دار صاحبزادہ محمد عبدالعلی خان۔ ممتاز بیگم منکوحہ صاحبزادہ امداد اللہ خان مرحوم۔ راحتی بیگم نامزد صاحبزادہ محمد نظام علیخان۔ نور جہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبدالغفار خان صاحب قلعہ دار۔	

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۲۳	گلبونہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ غلام قادر خان صاحب	+	+	سہ پسر و پنج دختر جملگی ہشت کس بدین تفصیل صاحبزادہ محمد عبد السبحان خان صاحبزادہ محمد غلام غوث خان مرحوم بہادر صاحبزادہ محمد نصیر خان بخشی بیگم - آشیانہ بیگم نواب بیگم - بادشاہ بیگم - سکندر بیگم	
۲۴	عمدہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ علی محمد خان صاحب	+	سنہ ۱۲۸۳ ہجری	+	یہ بیگم لاولد فوت ہوئیں
	اسمائے فرزندان حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر				
۲۵	صاحبزادہ محمد نصیر خان صاحب	۲۳ ربیع الاول سنہ ۱۲۴۴ ہجری	۲۵ رجب سنہ ۱۲۶۲ ہجری	شمس الامراء النظام الملک صاحبزادہ محمود خان بہادر نصرت جنگ - اعزاز الامراء اعزاز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ مرحوم -	
۲۶	صاحبزادہ محمد نذیر خان صاحب	۲۳ جمادی الثانی سنہ ۱۲۴۶ھ	۴ جمادی الاخری سنہ ۱۲[illegible]ھ		لاولد فوت ہوئے -
۲۷	صاحبزادہ فیض محمد خان صاحب	۷ ربیع الثانی سنہ ۱۲۴۵ ہجری	یکم صفر سنہ ۱۲۶۵ ہجری	یک پسر و دو دختر یعنی صاحبزادہ محمد خان بہادر شیر جنگ مرحوم - صدیقہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ مغفور شیرین بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد خان بہادر منصور جنگ مرحوم	
۲۸	نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ	۵ رجب سنہ ۱۲۴۸ھ	سنہ ۱۳۱۳ ہجری	دوازدہ پسر و پنج دختر جملگی ہفدہ کس مفصلہ ذیل از نمبر [illegible] تا نمبر [illegible]	
۲۹	صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان صاحب	۲۳ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۹ ہجری	۱۱ ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۲ ہجری	دو پسر و دو دختر یعنی صاحبزادہ محمد نور الدین خان ۱۲۷۲ صاحبزادہ محمد [illegible] خان مرحوم - روشن آرا بیگم زبدۃ النساء بیگم عرف علایتی بیگم	روشن آرا بیگم صاحبزادہ حبیب اللہ خان کے عقد نکاح میں آئیں - زبدۃ النساء بیگم وقار الامراء اعتماد الملک صاحبزادہ محمد عبد الحسین خان بہادر دلاور جنگ کے عقد نکاح میں آئیں
۳۰	صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ	۲۳ شوال سنہ ۱۲۶۳ ہجری	۲۵ جمادی الاول ۱۳۱۸ھ روز پنجشنبہ	سہ پسر و یک دختر بدین تفصیل صاحبزادہ محمد عبد العلیم خان بہادر فیروز جنگ صاحبزادہ محمد عبد اللطیف خان مرحوم - صاحبزادہ امانت اللہ خان - از بطن دیگر -	[illegible]
۳۱	صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان بہادر غالب جنگ	۱۵ رمضان المبارک سنہ ۱۲۷[illegible]ھ	+	یک دختر مسماۃ آختی بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد رفیق خان صاحب برادر حضور انور -	
۳۲	عالیہ بیگم المخاطب نواب بیگم منکوحہ نواب غوث محمد خان بہادر رئیس جاورہ	+	۱۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۹ھ روز چہارشنبہ		لاولد فوت ہوئیں

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۳۳	نورجہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب	+		دو دختر یعنی معصوم بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد خان صاحب خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خانصاحب مرحوم - دختر دوم کلثوم بیگم مرحومہ لاولد فوت ہوگئیں -	
۳۴	آفتاب بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد قمر خان صاحب	+	سنہ ۱۳۱۴ ہجری	ایک پسر و دو دختر بدین تفصیل صاحبزادہ جمال احمد خان - کیسر آرا بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد ذوالفقار علیخان - کشور آرا بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد شیر علیخان بہادر	
۳۵	سکینہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد منیر خان صاحب	+	+	دو پسر و چہار دختر بدین تفصیل صاحبزادہ محمد عبدالکبیر خان صاحب صاحبزادہ محمد عالمگیر خانصاحب انفس جہان بیگم جہانگیر بیگم - فاروق زمانی بیگم - اختر جہانی بیگم	
۳۶	فاطمہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ عبدالمجید خانصاحب نوشہ میاں	+		دو دختر بدین تفصیل زبیدہ بیگم مرحومہ منکوحہ صاحبزادہ محمد عبدالکبیر خانصاحب میمونہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبدالعلیخان قلعہ دار -	
۳۷	ولایتی بیگم منکوحہ صاحبزادہ وزیر محمد خان صاحب	+		ایک پسر و یک دختر بدین تفصیل - صاحبزادہ محمد سعید خانصاحب مرحوم - جہان بیگم الخاطب بہ ملکہ زمانی بیگم محل اوّل حضور نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ فرمانروائے دارالاسلام ٹونک	
۳۸	زہرہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب	+	+	ایک پسر یعنی صاحبزادہ محمد عبدالقیوم صاحبزادہ محمد عبدالقیوم خان مرحوم کے دو پسر ہیں یعنی صاحبزادہ خان مرحوم داماد جناب صاحبزادہ محمد حسام الدینخان داماد حضور امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان حافظ محمد اکرم خان صاحب بہادر صولت جنگ صاحبزادہ احمد الدین خان ناظم الاوقاف المغفور صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خان بہادر سطوت جنگ -	
۳۹	مریم بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد امان خان صاحب	+		[illegible]	صاحبزادہ محمد امان خانصاحب کی دوسری شادی انفس جہان بیگم دختر صاحبزادہ محمد منیر خانصاحب مرحوم سے بغرض ظہور آئی ان سے چار فرزند اور دو دختر تولد ہوئیں بدین تفصیل صاحبزادہ محمد ایوب خان - صاحبزادہ محمد یعقوب خان صاحبزادہ حافظ محمد یوسف خان - صاحبزادہ محمد عبدالغفار خان مغفور - بشیر بیگم مرحومہ منکوحہ صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان - خدیجہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان خلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب مرحوم

فرزندان نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ

نمبر شمار	تفصیل اسما	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۴۰	امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ جی سی آئی ای	۲۲- ذی الحجہ سنہ ۱۲۶۵ھ	÷	چہار دو پسر یک دختر دوازدہ دختر فرخندہ بیگم بمی بست رشش کس بموجب تفصیل از نمبر ۵۷ تا نمبر ۸۲	
۴۱	اعظم الامرا وقار الملک صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان بہادر سطوت جنگ	۲۰- شوال سنہ ۱۲۶۸ ہجری	÷	چہار پسر و پنج دختر بدین تفصیل - صاحبزادہ محمد الیاس خان داماد حضور پرنور دام اقبالہ صاحبزادہ محمد ادریس خان مرحوم صاحبزادہ محمد لیاقت علیخان مغفور - صاحبزادہ سردار محمد خان حمیرا بیگم مرحومہ حبیبہ منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد الحفیظ خان حبیبہ منکوحہ صاحبزادہ محمد سعادت علیخان حبیبہ منکوحہ صاحبزادہ احمد الدین خان خلف صاحبزادہ عبد القیوم خان مرحوم	
۴۲	افضل الامرا منتظم الملک صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان بہادر مظفر جنگ	۲۱- رجب سنہ ۱۲۷۱ ہجری	÷	چہار پسر و سہ دختر بدین تفصیل - صاحبزادہ محمد عبد السمیع خان - صاحبزادہ رضاء الدین خان مرحوم صاحبزادہ عبد الستار خان مغفور - صاحبزادہ محمد عبد النعیم خان - عالم آرا بیگم - سرير آرا بیگم - شوکت آرا بیگم -	
۴۳	نجم الامرا احتشام الملک صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خان بہادر صفدر جنگ	۲۰- ذی الحجہ سنہ ۱۲۷۲ ہجری	÷	دو پسر و چہار دختر بطن قمر الزمانی بیگم مرحومہ سے عالم وجود میں آئے بدین تفصیل صاحبزادہ محمد عبد الوحید خان داماد حضور پرنور دام اقبالہ صاحبزادہ محمد عبد التواب خان داماد صاحبزادہ عبد الرؤف خان آئی - ہر چہار دختر ناکتخدا ہیں -	[illegible]
۴۴	ممتاز الامرا معظم الملک صاحبزادہ محمد صدیق حسن خان بہادر دلیر جنگ	۲۵- جمادی الاول سنہ ۱۲۷۳ ہجری	÷	سہ فرزند و سہ دختر بدر الزمانی بیگم سے عالم وجود میں آئے بدین تفصیل صاحبزادہ عبد الشکور خان صاحبزادہ عطاء اللہ خان صاحبزادہ عبد المنعم خان کلثوم بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد حنیف خان بہادر رفعت جنگ رضیہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد المجید خان - آسیہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ حافظ احمد خان خلف اصغر صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرب خان صاحب	

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۴۵	وقار الامراء اعماد الملک صاحبزادہ محمد عبد الحمید خان بہادر دلاور جنگ	۳۰ رجب سنہ ۱۲۷۴ ہجری	+		ایک فرزند اور دو دختر بطن زبدۃ النسا بیگم سے تولد ہوئے بدین تفصیل - صاحبزادہ عبد المجید خان عرف آغا میرزا کیبیگم مرحومہ منکوحہ صاحبزادہ عبد القدوس خان ملکہ شمس تاجدار بانو بیگم منکوحہ صاحبزادہ سردار محمد خان ابن صاحبزادہ محمد اسحق خان بہادر سطوت جنگ - اور صاحبزادہ صاحب ممدوح کے چند اولادین بطن چند عورات سے عالم وجود مین آئین - بدین تفصیل ذیل صاحبزادہ محمد عبد السعید خان صاحبزادہ محمد عبد الشہید خان - صاحبزادہ محمد حامد سعید خان - احسن النسا بیگم منکوحہ محمد گوہر علیخان جاگیردار پرگنہ پڈاوہ -
۴۶	صاحبزادہ محمد عبد الصمد خان بہادر غضنفر جنگ	۲۱ ذی قعدہ سنہ ۱۲۷۰ ہجری	+		یک فرزند بطن فاروق زمانی بیگم سے پیدا ہوا یعنی صاحبزادہ محمد عبد الرشید خان اور صاحبزادہ عبد القدوس خان شکم دیگر عورت سے عالم وجود مین آیا -
۴۷	صاحبزادہ محمد صفی اللہ خان صاحب	۱۹ رمضان المبارک سنہ ۱۲۷۶ ہجری	+		دو فرزند بطن حمیرا بیگم سے تولد ہوئے یعنی صاحبزادہ محمد شفیع اللہ خان صاحبزادہ محمد سمیع اللہ خان -
۴۸	صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ	سنہ ۱۲ ھ	+		
۴۹	صاحبزادہ محمد رفیق خان صاحب	۵ شوال سنہ ۱۲۸۰ ہجری	+		یک فرزند بطن آئینہ بیگم سے عالم وجود مین آیا یعنی صاحبزادہ محمد عتیق خان دو فرزند اور ایک دختر غوثیہ بیگم مرحومہ سے پیدا ہوئے - ایک دختر بطن بانو بیگم سے عالم وجود مین آئی -
۵۰	صاحبزادہ محمد عتیق اللہ خان مرحوم	یکم رجب سنہ ۱۲۷۴ ہجری			ان تینون صاحبزادون نے کم سنی مین انتقال کیا -
۵۱	صاحبزادہ محمد عبد المجید خان صاحب مغفور	+	+		ایضاً
۵۲	صاحبزادہ محمد دین خان صاحب مبرور	+	+	+	ایضاً

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
بنات نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ					
۵۳	قدسیہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عنایت اللہ خان بہادر صفدر جنگ	÷	÷	یک فرزند ذکور صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان تخلص احسان ... حضور انور دام اقبالہ	صاحبزادہ احسان اللہ خان صاحب کی اولاد کی تشریح کتاب ہذا میں موجود ہے۔
۵۴	کافیہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد امیر الدین خان صاحب	÷	÷	دو پسر و چہار دختر	
۵۵	امۃ اللہ بیگم منکوحہ شاہزادہ ثریا جاہ بہادر دہلوی	÷	÷	÷	یہ بیگم لاولد ہیں انہوں نے اپنے ہمشیرہ کافیہ بیگم کے فرزند کو متبنیٰ کیا تھا افسوس وہ بھی ۱۳۱۵ھ میں بمرض ... فوت ہو گیا۔
۵۶	امۃ الرحمن بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد العلیم خان بہادر فیروز جنگ	÷	سنہ ۱۳۱۸ھ	÷	لاولد فوت ہوئیں
۵۷	رشتی جہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عنایت اللہ خان صاحب رامپوری	÷	÷	یک دختر ناکتخدا مسماۃ بیگم	
فرزندان حضرت اعلیٰ امیر الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ					
۵۸	صاحبزادہ محمد عبد الحفیظ خان صاحب فرزند اکبر ولیعہد	۱۳ محرم الحرام سنہ ۱۲۹۳ ہجری	÷		صاحبزادہ صاحب کے دو بیٹے ... لاولد ہو کر فوت ہوئیں
۵۹	صاحبزادہ محمد سعادت علی خان صاحب	۲۰ صفر المظفر سنہ ۱۲۹۶ ہجری	÷	÷	صاحبزادہ صاحب کے کوئی اولاد نہیں ہے۔
۶۰	صاحبزادہ محمد عبد الرشید خان صاحب	۵ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۷ ہجری	÷	÷	صاحبزادہ صاحب کی ابھی تک کوئی اولاد نہیں ہوئی ہے۔
۶۱	صاحبزادہ محمد فاروق علیخان صاحب	۱۴ ذی قعدہ سنہ ۱۳۰۳ ہجری	÷	÷	ایضاً

نمبر شمار	تفصیل اسمار	تاریخ ولادت	تاریخ فوت	تعداد اولاد	کیفیت
۶۲	صاحبزادہ محمد عثمان علیخان صاحب	۱۹-رجب سنہ ۱۳۰۶ ہجری	✣	✣	صاحبزادہ صاحب کی ابھی تک کوئی اولاد نہین ہے
۶۳	صاحبزادہ محمد عبدالواحد خانصاحب	۴-رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۱ ہجری	✣	✣	ایضاً
۶۴	صاحبزادہ محمد مسعود علیخانصاحب	۱۳-ذی قعدہ سنہ ۱۳۰۳ ہجری	✣	✣	صاحبزادہ صاحب کی ابھی شادی نہین ہوئی ہے۔
۶۵	صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب	۱۱-ربیع الثانی ۲-ذی الحجہ سنہ ۱۲۹۶ ہجری	✣	✣	ان صاحبزادہ کی شادی فخرالنسا بیگم بنت صاحبزادہ محمد نورالدین خان سے بتاریخ بست و دوم ماہ شوال سنہ ۱۳۱۶ھ بمعرض وقوع آئی۔
۶۶	صاحبزادہ محمد افتخار علیخانصاحب مرحوم	سنہ ۱۲۷ ہجری		✣	ان صاحبزادہ کی شادی بتاریخ دہم ماہ شوال سنہ ۱۳۱۸ ہجری شمس النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد عبدالرحمٰن خان بہادر غالب جنگ سے بمعرض ظہور آئی
۶۷	صاحبزادہ محمد تراب علیخانصاحب	۱۸-ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۴ بروز پنجشنبہ	✣	✣	ان صاحبزادہ کی شادی بتاریخ دہم ماہ شوال سنہ ۱۳۱۸ھ حمیدالنسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد عبدالنصیر خان صاحب سے بمعرض وقوع آئی۔
۶۸	صاحبزادہ محمد زبیر علیخانصاحب	۹-شوال سنہ [illegible]ھ	✣	✣	ان صاحبزادہ کی شادی بتاریخ دہم ماہ شوال سنہ ۱۳۱۸ھ لطیف النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد مسعود خان مرحوم خلف اکبر صاحبزادہ محمد عثمان بہادر تہور جنگ سے ہوئی
۶۹	صاحبزادہ محمد یونس علیخان مرحوم	سنہ ۱۲۸۶ ہجری	سنہ ۱۲۹۹ ہجری	✣	یہ صاحبزادے کم سنی مین فوت ہوے۔
۷۰	صاحبزادہ محمد غیاث الدین خان مغفور	سنہ ۱۲۹۱ھ	سنہ ۱۲۹۰ھ	✣	ایضاً
۷۱	صاحبزادہ محمد علاؤالدین خان مرحوم	سنہ ۱۲۹۲ھ	۱۰ شعبان سنہ ۱۲۹۳ھ	✣	یہ صاحبزادے صغر سنی مین فوت ہوے۔

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۷۲	اختر النساء بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب	۵ شعبان سنہ ۱۲۹۰ ھ	+	+	انکے ایک فرزند ہوا تھا سنہ ۱۳۰۳ ہجری میں بعمر چند روز چند راہی ملک بقا ہوا۔
۷۳	ابرار النساء بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان صاحب	۱۰ ذی قعدہ سنہ ۱۲۹۰ ہجری	+	صاحبزادہ محمد تمکین احسان خان ۱۳۰۸ھ صاحبزادہ الطاف احسان خان مرحوم ۱۳۰۹ھ صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان ۱۳۱۱ھ مستفید اللہ خان ۱۳۱۲ھ صاحبزادہ محمد سلامت اللہ خان ۱۳۱۴ صاحبزادہ محمد رشید اللہ خان ۱۳۱۸ھ افتخار النساء بیگم ۱۳۱۵ھ بتول ۱۳۱۷ھ	صاحبزادہ الطاف احسان خان سوا مہینے کے ہوکر گزر گئے افتخار النساء بیگم سنہ ۱۳۱۶ھ میں بعمر یکسال فوت ہو گئیں باقی اولاد بفضلہ تعالیٰ زندہ ہے
۷۴	احمر النساء بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد اللطیف خان صاحب مرحوم	۳ محرم الحرام سنہ ۱۲۹۱ ھ	+	صاحبزادہ محمد عبد اللطیف خان روبرو سے والد ماجد لاولد فوت ہو گئے	انکے کوئی اولاد نہیں ہے
۷۵	حمیدۃ النساء بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد الوحید خان صاحب خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خان بہادر صفدر جنگ	۱۷ صفر سنہ ۱۲۹۵ ھ	+	یک پسر	
۷۶	سعادت النساء بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد خان صاحب خلف صاحبزادہ محمد عبد الروف خان صاحب	۱۸ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۷ ہجری	+	یک دختر مسماۃ رضیۃ النساء بیگم	
۷۷	زکیۃ النساء بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد القیوم خان صاحب خلف صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ	۱۹ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۰ ہجری	+		
۷۸	افخر النساء بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد المجید خان صاحب خلف صاحبزادہ محمود خان بہادر تہور جنگ	۲۲ رجب المرجب سنہ ۱۳۰۲ ھ	+	یک دختر	

نمبر شمار	تفصیل اسمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۷۸	صدقۃ النساء بیگم ۔ ناکتخدا	۲۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۰[illegible]ھ	÷		ان بیگم کی ابھی شادی نہیں ہوئی ہے
۷۹	صبیہ ناکتخدا				
۸۰	صبیہ ناکتخدا				
۸۱	ابصار النساء بیگم منکوحہ صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحمن خان خلف صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ	۳ ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۱ھ		دو دختر مثلِ دو پیکر	
۸۲	رشید النساء بیگم عرف بوٹہ بیگم	۲۲ ذی القعدہ سنہ ۱۳۰۱ھ	÷		
۸۳	عزیز النساء بیگم مرحومہ	۴ شوال سنہ ۱۲۹۷ھ	یکم شعبان سنہ ۱۳۰۲ھ		کم سنی میں فوت ہوئی
۸۴	افضل النساء بیگم	۲۷ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۹ھ	÷		
۸۵	صاحب النساء بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد حسام الدین خان خلف صاحبزادہ محمد عبد القیوم خان صاحب مرحوم	۲ ذی القعدہ سنہ ۱۳۰۲ھ	÷		
۸۶	صفیۃ النساء بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمود علی خان خلف صاحبزادہ علی محمد خان ابن صاحبزادہ محمد عمر خان صاحب		÷		
	فرزندان حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مع اولاد شان				
۸۷	صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب خلف صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان صاحب مرحوم	سنہ ۱۲۵۵ھ	÷	نہ فرزند و سہ دختر جملگی دوازدہ کس تفصیل مفصلہ ذیل از نمبر ۸۷ تا نمبر ۹۷	
۸۸	صاحبزادہ محمد حبیب اللہ خان خلف صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب از بطن امراؤ بیگم گوالیاری	۱۵ رجب سنہ [illegible]ھ	سنہ ۱۳۱۸ھ	یک پسر مسمی [illegible] خان داماد افتخار الامراء فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست مرحوم۔	

نمبر شمار	تفصیل اسمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۸۹	صاحبزادہ محمد حسن خان خلف اصغر صاحبزادہ احمد یار خان صاحب ایضاً	سنہ ۱۲۷۹ھ	+	دو پسر از بطن جورت دیگر	
۹۰	صاحبزادہ محمد عبداللہ خان مرحوم از بطن دیگر	سنہ ۱۲۸۹ھ	سنہ ۱۳۱۰ھ	یک پسر یعنی صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان	انکی شادی دختر صاحبزادہ فخر الدین خان گوالیاری سے ہوئی تھی جنت سمیت بزنوج روز چہار شنبہ عین ایام شباب میں انتقال کیا۔
۹۱	صاحبزادہ احمد خان ایضاً	سنہ ۱۲۹۳ھ	+	انکی شادی بھی دختر صاحبزادہ فخر الدین خان گوالیاری سے ہوئی	
۹۲	صاحبزادہ احسان اللہ خان ایضاً	ابتدائے سنہ ۱۲۹۵ھ	+	انکا عقد بتاریخ ۲۲ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۲ھ حمیدہ بیگم بنت صاحبزادہ حبیب اللہ خان مغفور سے بمہر دو ہزار روپیہ معرض ظہور آیا۔	
۹۳	صاحبزادہ اسد اللہ خان ایضاً	آخر سنہ ۱۲۹۷ھ	+		
۹۴	صاحبزادہ محمد رفیق اللہ خان از بطن صغرا بیگم دختر حکیم محمد حسین خان مرحوم ابن حکیم مظفر حسین خان مغفور دہلوی	سنہ ۱۳۰۸ھ	+		
۹۵	صاحبزادہ محمد صدقۃ اللہ خان از بطن خورشید بیگم بنت حسن خان ولد غلام دستگیر خان رسالدار مرحوم	سنہ ۱۳۱۳ھ			
	صاحبزادہ عزیز اللہ خان از بطن دیگر	سنہ ۱۳	+		
۹۶	معصوم بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد خان صاحب خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خان صاحب مرحوم از بطن نور جہان بیگم مغفورہ	سنہ ۱۲۸۰ھ	+		
۹۷	کلثوم بیگم مرحومہ ایضاً	سنہ ۱۲۶۲ھ	سنہ ۱۲۸۳ھ		

نمبر شمار	تفصیل اسما	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۹۸	ایک دختر از بطن دیگر منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان خلف اکبر صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خان صاحب مرحوم		+	دو پسر بدین تفصیل - صاحبزادہ محمد نعیم خان - صاحبزادہ محمد سلیم خان -	
۹۹	ضیاء الرحمن بیگم دختر صغری بیگم بنت حکیم احمد حسین خان خلف حکیم محمد مظفر حسین خان صمصام مرحوم	سنہ ۱۳۱۱ھ	+		
	فرزندان صاحبزادہ حافظ محمد عبد الکریم خان صاحب مغفور				
۱۰۰	صاحبزادہ محمد خان صاحب تخلص فدا	سنہ ۱۲۶۲ھ	+	چہار فرزند و دو دختر ہوگی شش کس صاحبزادہ عباس خان و دو صاحبزادی نامعلوم الاسم فوت ہوئے تو اُسامہ میان - موجود - ہین - ہر دو دختر کا انتقال ہوگیا۔	معصوم بیگم سے صرف ایک دختر قدسیہ بیگم ہوئی تھی اوس دختر نے کم سنی مین انتقال کیا باقی اولاد عورت دیگر کے بطن سے ہوئی تھی منجملہ انکے اُسامہ میان موجود ہے
۱۰۱	صاحبزادہ حامد خان صاحب	سنہ ۱۲۶۶ھ	+	یک پسر و یک دختر ہوگی دو کس بدین تفصیل صاحبزادہ محمد حیات خان حمیدہ بیگم مرحومہ منکوحہ صاحبزادہ محمد حنیف خان بہادر نصرت جنگ خلف اکبر شمس الامرا بہادر تہور جنگ۔	
۱۰۲	صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب تخلص سعید	سنہ ۱۲۶۱ھ	+	شش پسر و چہار دختر بدین تفصیل صاحبزادہ محمد سعید خان تخلص عاشق - صاحبزادہ محمد افضل خان - صاحبزادہ محمد عبد القدوس خان - صاحبزادہ محمد شریف خان صاحبزادہ محمد اشرف خان صاحبزادہ محمد اختر خان مرحوم - مظفر الجہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد یعقوب خان ابن صاحبزادہ محمد امان خان صاحب - قمر الجہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ عزیز الرحمن خان شمس الجہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ حبیب الرحمن خان - سعید الجہان بیگم ناکتخدا	

نمبر شمار	نسبت	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۱۰۳	عشرت بیگم المخاطب بہ نواب خسرو زمانی بیگم منکوحہ اولین صاحبزادہ فیض محمد خان صاحب مرحوم		٭	چہار دختر - دو دختر از صاحبزادہ فیض محمد خان صاحب مرحوم یعنی رضیہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد خان بہادر شوکت جنگ - دیگر شیریں بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد حیدر خان برادر منصور جنگ - و دو دختر از نواب محمد سبحان بہادر صولت جنگ - یکے امۃ السبحان بیگم منکوحہ شاہزادہ ثریا جاہ بہادر دہلوی - دیگر بخشی جہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد رضا خان رامپوری -	
۱۰۴	خورشید بیگم المخاطب بہ ملکہ زمانی بیگم مرحومہ منکوحہ نواب محمد علیخان بہادر مغفور			شش فرزند ارجمند و دو دختر فرخندہ اختر یعنی ہشت کس منصارفین نمبر ۵۰ تا نمبر ۵۵ و از نمبر ۵۲ تا نمبر ۵۳ -	
۱۰۵	آبادی بیگم المخاطب فیروز زمانی بیگم مغفورہ منکوحہ اولین شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خان بہادر تہور جنگ			یک دختر مسماۃ خجستہ بیگم مرحومہ	یہ بیگم لاولد فوت ہوئیں
۱۰۶	زبیدہ بیگم المخاطب بہ یوسف زمانی بیگم منکوحہ دومین نظام الملک بہادر تہور جنگ			دو پسر و دو دختر بدین تفصیل صاحبزادہ محمد حنیف خان بہادر رفعت جنگ داماد صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ - صاحبزادہ محمد عبد المجید خان داماد حضور انور دام اقبالہ - سعیدہ بیگم منکوحہ دومین جناب صاحبزادہ محمد عبداللہ خان بہادر صفدر جنگ نائب ریاست - صفورہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد السمیع خان صاحب خلف اکبر جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان بہادر مظفر جنگ جنرل فوج ظفر موج حضور پر نور دام اقبالہم و اجلالہم -	
۱۰۷	محمدی بیگم المخاطب نواب زمانی بیگم منکوحہ افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ			یک فرزند ارجمند یعنی فخر الامرا افتخار الملک صاحبزادہ محمد عبد العلیم خان بہادر فیروز جنگ داماد نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ مرحوم -	
۱۰۸	حجاب بیگم المخاطب مظفر زمانی بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان صاحب مرحوم دختر از بطن دیگر			یک دختر مسماۃ النساء بیگم منکوحہ وقار الامرا اعتماد الملک صاحبزادہ عبد الحمید خان بہادر دلاور جنگ -	

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۱۰۹	امانی بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد علیم اللہ خان صاحب خلف اکبر حافظ محمد عظیم اللہ خان بہورا از بطن دیگر			یک پسر و یک دختر یعنی محمد جمیل اللہ خان عرف بہورا خان۔ دختر ناکتخدا مرحومہ	یہ دختر عین ایام شباب میں بامِ چند روز چند راہی ملکِ عدم ہوگئے۔
۱۱۰	زمانی بیگم مرحومہ منکوحہ صاحبزادہ محمد حبیب اللہ خان قسیط خان مرحوم خلف محمد نعیم اللہ خان مغفور از بطن دیگر			دو پسر محمد حفیظ اللہ خان و محمد سعید اللہ خان	محمد حفیظ اللہ خان بے مرض تپ دق انتقال کیا
	فرزندان صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صاحب مرحوم				
۱۱۱	معتمد الامراء ممتاز الملک صاحبزادہ محمد عنایت اللہ خان بہادر صفدر جنگ	سنہ ۱۲ھ	سنہ ۱۲۹۹ھ	یک پسر یعنی صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان خاص احسان و الا حضور از دوام اقبالہ۔	بطن عورت دیگر سے فرزند ہیں بدین تفصیل صاحبزادہ انعام اللہ خان صاحبزادہ اکرام اللہ خان صاحبزادہ اعزاز اللہ
۱۱۲	معتمد الامراء انتظام الملک صاحبزادہ محمد خان بہادر منصور جنگ	سنہ ۱۲ھ	سنہ ۱۳۱۸ھ	یک دختر ناکتخدا۔	بطن شیرین بیگم منکوحہ صاحبزادہ صاحب موصوف سے کوئی اولاد نہیں ہے بطن عورت دیگر سے ایک دختر ناکتخدا ہے
۱۱۳	صاحبزادہ محمد حفیظ اللہ خان صاحب از بطن دیگر	سنہ ۱۲ھ	+	پنج فرزند و یک دختر بطن خدیجہ بیگم دختر محمد علیخان قلعہ دار سے تولد ہوئے بدین تفصیل۔ صاحبزادہ عزیز اللہ خان صاحبزادہ ہدایت اللہ خان صاحبزادہ حبیب اللہ خان صاحبزادہ سعید اللہ خان صاحبزادہ کرامت اللہ خان۔ حمیرا بیگم منکوحہ صاحبزادہ عبد القیوم خان خلف صاحبزادہ محمد بشیر خان صاحب۔	
۱۱۴	منزاہی بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب مرحوم خلف معتمد الامراء اعظم الملک صاحبزادہ وزیر محمد خان بہادر غضنفر جنگ			چہار فرزند و سہ دختر تولد ہوئی بدین تفصیل صاحبزادہ امیر الدین خان۔ صاحبزادہ محمد سعید الدین خان۔ صاحبزادہ محمد ابو سعید خان۔ صاحبزادہ محمد اسمٰعیل خان۔ گیتی آرا منکوحہ صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان بہادر مظفر جنگ ملکہ آرا بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد المجید خان بہادر دلاور جنگ حسن آرا بیگم منکوحہ صاحبزادہ بہادر علیخان۔	

نمبر شمار	اسمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۱۱۹	محمد زمانی بیگم منکوحہ نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ	سنہ ۱۲۵۳ھ	✣	دو فرزند ارجمند بسان دو پیکر نیک اختر بدین تفصیل ممتاز الامرا معظم الملک صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ ـ صاحبزادہ محمد رفیق اسد خان صاحب ۔	
۱۲۰	عنایت بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد شاہ زمان خانصاحب ابن بخشی محمد زمان خانصاحب مرحوم	سنہ ۱۲۵۹ھ	✣	ایک پسر نرینہ یعنی زبدۃ الامرا اعتماد الملک صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خان بہادر ناصر جنگ کپتان توپخانہ نمبر اول داماد جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب مرحوم	صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خان بہادر کے دو فرزند اور دو لڑکیاں ہیں تفصیل صاحبزادہ محمد خان داماد حضور دام اقبالہ ـ صاحبزادہ حافظ احمد خان دلیر جنگ ـ زاہدہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ شیر علیخان بہادر ـ الیاس بیگم منکوحہ صاحبزادہ عبدالشکور خان ابن صاحبزادہ عبدالغفور خان صاحب ۔
۱۲۱	کفایت بیگم منکوحہ خانصاحب احمد حسین خانصاحب برادر خورد خانصاحب نیاز محمد خان خسر مولف تاریخ ہذا دختر عبداللہ خان قدیم کا	سنہ ۱۲۶۲ھ	✣	سہ فرزند بدین تفصیل محمد حسین خان ـ فضل حسین خان ـ عنایت حسین خان ہر سہ نواسہ داماد بخشی محمد زمان خان صاحب مرحوم والدہ ماجدہ صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ ۔	

فرزندان صاحبزادہ احمد یار خان صاحب مرحوم متخلص آفی

نمبر شمار	اسمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۱۲۲	صاحبزادہ محمد عبدالرؤف خان صاحب متخلص وارثی	سنہ ۱۲۶۹ھ	✣	ایک دختر مسماۃ سرور جہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبدالتواب خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان صاحب بہادر صفدر جنگ ـ نائب الریاست	
۱۲۳	زبیدہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ احمد سعید خان صاحب خلف صاحبزادہ محمد بخت بلند خان صاحب مرحوم			ایک پسر سہ دختر بدین تفصیل صاحبزادہ ابو سعید خان ـ حبیبہ منکوحہ صاحبزادہ محمد عبدالحمید خان صاحب عرف کلو میان ـ حبیبہ منکوحہ صاحبزادہ حافظ محمد یوسف خان خلف صاحبزادہ محمد ایمان خان صاحب ـ دختر سوم منکوحہ محمد علیخان سنبھلی ۔	